



# صحیح بخاری شریف

جميع حقوق الطبع محفوظة للناسخ  
جميع حقوق النشر محفوظة من

منتخب

علامہ ابوالتراب  
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

تصنیف  
امام ابوالبخاری محمد بن اسماعیل البخاری  
سنة ۲۵۵ھ و ۲۵۶ھ و ۲۵۷ھ

جلد دوم

باراول ..... نومبر 2016

پرنترز ..... آر۔ آر پرنترز

سردق ..... النافع گرافکس

تعداد ..... 1100/-

ناشر ..... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول

..... میاں شہزاد رسول

قیمت ..... =/ روپے

ملنے کے پتے

ملیت پبلی کیشنز

Ph: 042-37112941  
0323-6636776

ملیت پبلی کیشنز

فیصل مسجد اسلام آباد 051-2254111

E-mail: millat\_publication@yahoo.com

شوروم ملیت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464  
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس  
پلاٹ نمبر ۵، سٹریٹ ۵، غزنی سٹریٹ  
اردو بازار لاہور  
فون 042-37124354 فکس 042-37352795



## فہرست

| صفحہ   | عنوانات                 | صفحہ   | عنوانات |
|--|-------------------------|--|---------|
| 47   | جھوٹی گواہی کے بارے میں | 52- کِتَابُ الشَّہَادَاتِ                            |         |
| اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا یا |                         | اس کے متعلق کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے          | 37      |
| کسی کا نکاح کر دینا یا اُس کا خرید و فروخت کرنا یا اذان      |                         | جب کوئی کسی کی حمایت کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو          |         |
| وغیرہ اُن چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی          |                         | اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا |         |
| ہیں  | 48                      | ہوں  | 38      |
| عورتوں کی گواہی  | 50                      | چھپے ہوئے آدمی کی گواہی                              | 39      |
| لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی                                  | 51                      | گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو معلوم        |         |
| دودھ پلانے والی کی گواہی                                     | 51                      | نہیں، ان حالات میں گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا    |         |
| عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا                       | 52                      | جائے گا  | 40      |
| جب ایک شخص کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے                   | 59                      | انصاف پسند لوگوں کی گواہی                            | 41      |
| تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے                               | 60                      | پارسائی کب ثابت ہوتی ہے؟                             | 42      |
| جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے                                   | 60                      | نسب، رضاعت، مستفیض اور پُرانی موت کی گواہی           |         |
| بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی                           | 60                      | دینا   | 43      |
| حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس             |                         | تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی               | 44      |
| گواہ ہیں؟  | 61                      | ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے      | 46      |



| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 75   | کروانے کے بارے میں  | 62   | اموال اور حدود میں قسم مدعی علیہ پر ہے  |
| 77   | لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے  | 63   | جھوٹی قسم کا وبال   |
| 77   | امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کرائیں  | 64   | جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے |
| 78   | ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے  | 64   | عصر کے بعد قسم کھانا  |
| 78   | اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے  | 65   | مدعی علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لے جائے اور اُسے دوسری نہیں لے جانا چاہیے                    |
| 78   | کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے                    | 66   | جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے پر سبقت کریں   |
| 79   | مشرکین سے صلح   | 66   | جو اللہ کے عہد و راہنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں                                      |
| 81   | دیت میں صلح کرنا  | 67   | قسم کس طرح لی جائے  |
| 83   | حضور ﷺ نے امام حسن بن علی کے بارے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروادے گا | 68   | جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے  |
| 83   | کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے  | 69   | جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے   |
| 85   | لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت   | 70   | مشرکین سے گواہی وغیرہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے   |
| 86   |   | 71   | دشواری میں قرعہ ڈالنا   |
|      |   | 75   | 53۔ کتابُ الصُّلحِ<br>لوگوں کے درمیان صلح   |



| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
| 97   | لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا   | 86   | امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے               |
| 98   | آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط معین کرنا   | 87   | قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور اندازے سے دینا                           |
| 99   | مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں  | 88   | قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا   |
| 101  | حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں مقرر کرنا اور شرائط کا لکھنا                                  | 54   | کِتَابُ الشُّرُوطِ  |
| 112  | قرض میں شرط عائد کرنا  | 89   | اسلام، احکام اور تجارت میں کون سی شرطیں جائز ہیں                                      |
| 113  | مکاتب پر ناجائز شرائط عائد کرنا جو قرآن کے خلاف ہیں  | 90   | جب کوئی بیہوش لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے   |
| 113  | جائز شرطیں لگانا اور اقرار اور شرائط میں استثناء، متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو سے سوا سو درہم | 91   | بیع میں شرائط رکھنا   |
| 114  | وقف میں شرائط عائد کرنا  | 91   | جب فروخت کرنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے         |
| 55   | کِتَابُ الْوَصَايَا  | 93   | معاملات میں شرائط کرنا  |
| 116  | وصیت کے بارے میں اللہ اور رسول کی ہدایات، حدیث میں ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے             | 93   | نکاح کے وقت مہر میں شرائط رکھنا   |
| 118  | دارثوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس بات سے کہ انہیں لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے                        | 94   | مزارعت میں شرائط رکھنا  |
|      |  | 94   | جو شرائط نکاح میں جائز نہیں ہیں   |
|      |  | 95   | جو شرائط حدود میں جائز نہیں ہیں   |
|      |  | 96   | مکاتب کے ساتھ کون سی شرائط جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو |
|      |  | 97   | طلاق میں شرائط رکھنا  |



| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
|      | بیان نہ کرے کہ غریبوں یا دوسروں کے لیے ہے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دیدے یا جس کو دینے کا ارادہ ہو  | 118  | تہائی کی وصیت کرنا  |
| 128  |  | 119  | وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے  |
|      | جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے                         | 120  | مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا                         |
| 129  |  | 120  | وارث کے لیے وصیت نہیں   |
| 129  | مال، لونڈی، غلام یا جانور صدقہ یا وقف کرنا   | 121  | موتے وقت کی خیرات   |
| 130  | اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر   |      | ارشاد خداوندی ہے: وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد حصے تقسیم کیے جائیں گے         |
| 130  | وکیل کا اُسے واپس کر دینا  | 121  |   |
|      | اللہ تعالیٰ کے فرمان: ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹنے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو (پ ۴، النساء ۸) کے بارے میں | 123  | ارشاد باری تعالیٰ: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ ذَيْنَ کی تاویل |
| 131  |  | 125  | عزیز و اقرباء کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیز و اقرباء کون نہیں؟         |
|      | میت کی جانب سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب   | 126  | کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں                                       |
| 131  |  |      | کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا فائدہ لے سکتا ہے                           |
| 132  | وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا   | 127  |   |
| 132  | اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں   |      | اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے حوالے نہ کرے تب بھی جائز ہے                |
| 134  | اللہ تعالیٰ کا فرمان:  | 128  |   |
|      | وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے مطابق کھانا جائز   |      | جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ                              |



| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|------|--|------|--|
| 144  | سکتا ہے  | 134  | ہے   |
|      | 56۔ کتاب الجہاد والسییر                                      |      | ترجمہ کنز الایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں    |
| 146  | جہاد اور سیرت رسول عربی                                      |      | وہ تو اپنے پیٹ میں زری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دام         |
|      | افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان اور مال سے راہِ خدا        | 135  | جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے                      |
| 148  | میں جہاد کرے   | 136  | ارشاد باری تعالیٰ ہے:                                    |
| 149  | جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دُعا کرنا                    |      | یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر ہو یا حضر |
|      | اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات (عربی               | 137  | اور مقصود جبکہ اس کی بھلائی ہو                           |
|      | میں) ہٰذِہٖ سَبِیْلُہٗ اور ہٰذِہٖ سَبِیْلُہٗ دونوں طرح بولنا | 137  | زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں                   |
| 150  | درست ہے  | 138  | اجتماعی طور پر مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے        |
|      | صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر    | 139  | وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے؟                            |
| 152  | جگہ مل جانا  | 139  | غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا                          |
|      | حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات، انہیں دیکھ کر آنکھ حیران     | 140  | مسجد کے لیے زمین وقف کرنا                                |
|      | ہو جائے گی، ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور           |      | جانور، گھوڑے، سامان اور نقدی یا سونا چاندی وقف           |
| 152  | اسی طرح سفیدی بھی  | 140  | کرنا   |
| 153  | شہادت کی تمنا کرنا   | 141  | وقف کی ہوئی جائیداد سے نگران کی اجرت                     |
|      | جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور               | 141  | وقف کی چیز سے خود بھی نفع اٹھانا جائز ہے                 |
| 154  | مجاہدین میں شمار ہے  | 142  | فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے                            |
| 155  | راہِ خدا میں کسی عضو کو تکلیف پہنچنا                         | 143  | ارشاد باری تعالیٰ ہے:                                    |
| 157  | اللہ کی راہ میں زخمی ہونا                                    |      | ورشہ کی غیر موجودگی میں بھی وصی میت کا قرضہ ادا کر       |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات  |
|------|---|------|--|
| 166  | جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا                       |      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: ”تم ہم پر کس      |
| 167  | بزدلی سے پناہ مانگنا                                  |      | چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا، اور     |
| 167  | اپنی جنگی کارکردگی بیان کرنا                          | 157  | جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے                                     |
| 168  | جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیت نیک ہو              |      | فرمان الہی ہے: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ      |
|      | کافر مسلمانوں سے قتال کرے، پھر مسلمان ہو کر کفار      |      | مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان   |
| 169  | کے ہاتھوں قتل ہو جائے                                 |      | میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور |
| 170  | روزے پر جہاد کو ترجیح دینا                            | 158  | وہ ذرا نہ بدلے   |
| 170  | قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں                | 159  | جنگ سے قبل نیک عمل کرنا                                    |
| 171  | ارشاد باری تعالیٰ ہے:                                 | 160  | نا معلوم آدمی کا تیر لگنے سے مر جانا                       |
| 172  | جنگ کے وقت صبر سے کام لینا                            | 161  | کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے جہاد کرنا                       |
| 172  | جہاد کی ترغیب   | 161  | جس کے قدم راہ خدا میں گرد آلود ہوں                         |
| 173  | خندق کھودنا   |      | اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہونے والے کے سر کو              |
| 174  | جو جہاد میں کسی عذر کے سبب شریک نہ ہوا                | 162  | پونچھنا  |
| 175  | راہ خدا میں روزہ رکھنا                                | 162  | جنگ اور گرد آلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا                     |
| 175  | اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت                     | 163  | ارشاد باری تعالیٰ ہے:                                      |
|      | غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر گیری | 164  | شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں                                |
| 176  | کرنا  | 164  | شہید دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرتا ہے                    |
| 177  | جنگ کے وقت خوشبو لگانا                                | 165  | جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے                              |
| 177  | جاسوسی کے دستوں کی فضیلت                              | 165  | جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا                              |



| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات  |
|------|---|------|--|
| 187  | گھڑ دوڑ کی حد مقرر کرنا                                 | 178  | کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے     |
| 188  | نبی کریم ﷺ کی اونٹنی (قصو) کا ذکر                       | 178  | دو کاہل کر سفر کرنا                              |
| 189  | نجر پر غزوہ کا باب                                      |      | گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے بھلائی رکھ |
| 189  | نبی کریم ﷺ کا سفید نجر                                  | 178  | دی گئی   |
| 189  | عورتوں کا جہاد  | 179  | جہاد جاری رہنا چاہیے                             |
| 190  | عورتوں کا بحری جہاز                                     | 179  | امیر خواہ نیک ہو یا بد                           |
| 191  | دوسری بیوی کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا      | 180  | جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کو پالے                 |
| 191  | عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا                 | 180  | گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا                      |
| 192  | جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا       | 182  | بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں                         |
| 192  | جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی                            | 182  | گھوڑے کے تین مقاصد                               |
| 193  | مرہم پٹی کرنا   | 183  | جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا                 |
|      | عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کر مدینہ منورہ | 184  | شریر جانور اور زہر گھوڑے پر سواری کرنا           |
| 193  | لے جانا   | 185  | مال غنیمت میں گھوڑے کا حصہ                       |
| 193  | جسم سے تیر نکالنا                                       | 185  | میدان جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا           |
| 193  | جہاد میں نگرانی کرنا                                    | 186  | جانور کے رکاب تسمے                               |
| 195  | جہاد میں مجاہدین کی خدمت و فضیلت                        | 186  | گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا                 |
| 196  | سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت                  | 186  | ست رفتار گھوڑا                                   |
| 196  | جہاد میں ایک دن کی نگرانی کا درجہ                       | 186  | گھوڑوں کی دوڑ کرانا                              |
| 197  | خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا                | 187  | دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا اسدھانا                   |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 212  | رومیوں سے قتال                                      | 198  | سندری سفر   |
| 213  | یہود سے قتال  | 199  | لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی معاونت               |
| 213  | ترکوں سے قتال                                       | 200  | یہ نہ کہو کہ فلاں شہید                              |
| 214  | بالوں کے جوتے پہننے والوں سے قتال                   | 202  | تیر اندازی کی رغبت دلانا                            |
|      | ہزیمت کے وقت صف بندی کرنا اور سواری سے اتر کر       | 202  | نیزہ بازی کرنا                                      |
| 215  | اللہ سے مدد مانگنا                                  | 203  | ساتھی کی ڈھال سے کام لینا                           |
| 215  | مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا           | 204  | ڈھال سے کھیلنا                                      |
|      | اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی تعلیم    | 205  | گردن میں تلوار لٹکانا                               |
| 217  | دینا  | 206  | تلوار پر کام  |
| 218  | تالیف کی غرض سے مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا          | 206  | سفر میں قیلولہ کے وقت تلوار درخت سے لٹکانا          |
|      | یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام اور ان سے کیوں قتال کیا | 207  | خود پہننا   |
|      | جائے، اور جو نبی کریم ﷺ نے قیصر و کسریٰ کو قتال     | 207  | موت کے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں                |
| 218  | سے قبل اسلام کی دعوت دی                             |      | قیلولہ کے وقت لوگوں کا امام سے جدا ہو جانا اور درخت |
|      | رسول اللہ ﷺ کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ  | 207  | کے سائے میں ہو جانا                                 |
| 219  | اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں           | 208  | نیزہ بازی کے متعلق                                  |
| 227  | جنگ کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا     | 209  | رسول خدا ﷺ کی زہرہ اور جنگی قمیص                    |
| 228  | ظہر کے بعد سفر شروع کرنا                            | 211  | سفر اور لڑائی میں ختہ پہننا                         |
| 228  | مہینے کے آخر میں سفر کرنا                           | 211  | جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا                            |
| 229  | رمضان شریف میں نکلنا                                | 212  | چھری کا ذکر   |



| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|------|--|------|--|
| 241  | میری مدد فرمائی گئی                                | 229  | الوداع کہنا  |
| 242  | جہاد میں زاوراہ لے جانا                            | 230  | امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا                    |
| 243  | گردنوں پر زاوراہ اٹھانا                            | 230  | امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا     |
| 244  | عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا              |      | جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے |
| 244  | جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا   | 231  | کہ مر جانے تک کی بیعت کرنا                         |
| 245  | کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا                     | 233  | امام کا لوگوں پر طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا          |
| 246  | رکاب وغیرہ تھامنا                                  |      | نبی ﷺ اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے      |
| 246  | قرآن پاک لے کر دشمنوں کے ملک میں سفر               | 233  | سے پہلے آغاز نہ فرماتے                             |
| 246  | لڑائی کے وقت تکبیر کہنا                            | 234  | امام سے اجازت مانگنا                               |
| 247  | تکبیر میں زیادہ آواز اونچی کرنا مکروہ ہے           |      | دولہا کا جہاد میں شامل ہونا جس کی ابھی شادی ہوئی   |
| 248  | وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا                 | 236  | ہے   |
| 248  | بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا                      | 236  | جہاد میں شب زفاف گزار کر جانا چاہیے                |
|      | مسافر کی عبادت اقامت کی عبادت کے مثل لکھی جاتی ہے  | 236  | خطرے کے وقت امام کی خستی                           |
| 249  | تنہا چلنا پھرنا                                    | 237  | خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا      |
| 250  | چلنے میں تیزی                                      | 237  | خوف کی حالت میں اکیلے نکل جانے کا بیان             |
|      | جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے فروخت ہوتا ہوا | 237  | اللہ کی راہ میں اجرت اور ہبہ کئے ہوئے جانور کا باب |
| 251  | دیکھنا   | 239  | مزدوری کا باب                                      |
| 252  | والدین کی اجازت سے جہاد کرنا                       | 239  | نبی کریم ﷺ کا پرچم                                 |
|      |  |      | فرمان رسالت کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے       |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|------|--|------|--|
| 261  | سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا   | 252  | اونٹ کی گردن میں کھنٹی وغیرہ باندھنا   |
| 263  | دشمن سے ٹکرانے کی آرزو نہ کرنا   | 253  | مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد کسی عذر کا آجانا                                    |
| 264  | جنگ میں چال بازی   | 253  | جاسوس  |
| 265  | جنگ میں جھوٹ بولنا   | 255  | قیدیوں کو لباس پہنانا  |
| 265  | حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا   | 255  | جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو اس شخص کی فضیلت                                       |
| 266  | دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا  | 256  | قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑنا  |
| 266  | جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت بلند آواز سے حمد و نعت پڑھنا   | 256  | اہل کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والے اہل کتاب کی فضیلت                              |
| 267  | جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے  | 257  | حملے کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا؟                            |
| 267  | زخمیوں کے لیے فوری امداد، ٹاٹ کر جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا | 257  | جنگ میں بچوں کو قتل کرنا   |
| 267  | جنگ میں آپس کا تنازعہ و اختلاف پسندیدہ نہیں اور امام کی نافرمانی کا وبال   | 258  | جنگ میں عورتوں کو قتل کرنا   |
| 268  | جب رات کو خطرہ محسوس ہو  | 258  | اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب نہیں دینا چاہیے  |
| 270  | دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا جیسے بلند آواز سے پکارنا:   | 259  | احسان کر کے یا فدیہ لے کر قیدی رہا کرنا  |
| 271  | ”اے ساتھیوں“ حتیٰ کہ لوگ سن لیں  | 259  | مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے |
| 272  | آباؤ اجداد پر فخر کرنا   | 260  | مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو کسی بھی جائدار کو جلا نا                             |
|      |  | 260  | مکانات اور باغات کو آگ لگانا   |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات  |
|------|---|------|--|
|      | جنگ میں دشمن کے شر سے بچنے کے لیے بغیر بنائے                    | 272  | کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے آنا  |
| 285  | امیر بننا   | 273  | قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا                                      |
| 286  | افراد مدد   |      | خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا اور قتل ہونے سے پہلے دو گانہ پڑھنا             |
|      | دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان میں                  | 273  |  |
| 286  | ٹھہرنا  | 276  | قیدی کو رہا کرنا   |
| 287  | جہاد یا سفر کے دوران مال غنیمت کی تقسیم                         | 277  | مشرکین کا فدیہ   |
|      | مشرک مسلمانوں کا مال لوٹیں، پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ آجائے       | 278  | حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو  |
| 287  |   | 278  | ذمیوں کے لیے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا  |
| 288  | فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا                               | 278  | قاصد کو انعام دینا   |
| 290  | مال غنیمت میں خیانت کرنا  |      | کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک                                   |
| 291  | مال غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا                                  | 279  |  |
|      | مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا                      | 279  | دُفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا  |
| 291  | مکروہ ہے  | 280  | بچوں پر اسلام پیش کرنے کی کیفیت  |
| 292  | فتح کی بشارت دینا   |      | یہود کو دعوت اسلام، نبی کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامتی پاؤ گے |
| 293  | بشارت دینے والے کو انعام دینا                                   | 282  | حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے                     |
| 293  | فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی                                      |      | امام کا مردم شماری کروانا  |
|      | جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو برہنہ دیکھنے پر مجبور ہو جائے | 282  |  |
| 294  |   | 284  | اللہ تعالیٰ فاجر سے بھی دین کی مدد لیتا ہے                                       |
| 295  | غازیوں کا استقبال کرنا  | 284  |  |



| صفحہ | عنوانات   | صفحہ                         | عنوانات  |
|------|---|------------------------------|--|
|      | نبی کریم کا فرمان ہے کہ غنیمت تمہارے لیے حلال فرما دی گئی ہے                                | 295                          | جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا کہے  |
| 315  | غنیمت اس کے لیے ہے جو جہاد میں موجود ہو   | 297                          | سفر سے واپسی پر نماز پڑھے  |
| 318  | جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے                                    | 298                          | سفر سے واپسی پر لوگوں کو کھانا کھلانا  |
|      | امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب وغیرہ حاضر کے لیے بچا کر رکھنا                            | 57- کِتَابُ فَرَضِ الْحُمْسِ |  |
| 319  | بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور نبی کریم ﷺ کا اپنی حاجت میں خرچ کرنا           | 299                          | خمس کی فرضیت   |
| 319  | زندگی میں اور بعد وفات غازیوں کی برکتیں   | 305                          | خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے   |
| 320  | جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ                                   |                              | رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ  |
| 323  | خمس مسلمانوں کی حاجات کے لیے ہے   | 306                          | ازواج مطہرات کے مکانات کی جگہ اور وہ ان کی جانب ہی منسوب ہوتے تھے  |
| 323  | رسول خدا ﷺ کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ لینا   | 307                          | نبی کریم ﷺ کے تبرکات: یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی، جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا، اور آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی |
| 329  | مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے، اس میں خمس بھی نہیں، اور اس کے متعلق امام کا حکم | 309                          | اس کی دلیل کہ خمس نبی کریم ﷺ اور مساکین کے لیے ہے  |
| 330  | تالیفِ قلوب کے لیے رسول خدا ﷺ کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا                                      | 312                          | خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول کے لیے ہونا ہے  |
| 332  |   | 313                          |  |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ                    | عنوانات   |
|------|---|-------------------------|---|
| 350  | کا بیان   | 338                     | دارالحرب میں غذائی اشیاء ملنے کا حکم                      |
|      | کافروں سے مال کے عوض معاہدہ یا مصالحت کرنا اور        | 58۔ کِتَابُ الْجُزْیَةِ |   |
| 351  | معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ                           | 340                     | حربی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کروانا            |
| 351  | ایفائے عہد کی فضیلت                                   | 343                     | امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان                         |
| 352  | ذقی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے          | 343                     | تمام لوگوں کی طرف سے ہے                                   |
| 352  | معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے                            |                         | نبی کریم ﷺ کی امان میں آنے والوں سے حسن                   |
| 353  | معاہدہ کس طرح فسخ کیا جاسکتا ہے                       | 343                     | سلوک  |
| 354  | معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ                            |                         | فے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے جو نبی     |
| 355  | کافروں سے صلح   |                         | کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین                 |
| 357  | تین دن یا کسی معینہ مدت تک مصالحت کرنا                | 344                     | کے مال اور جزیہ سے وعدے فرمائے                            |
| 358  | غیر مقررہ مدت کے لیے معاہدہ                           | 346                     | جرم کے بغیر معاہدہ کے قتل کرنے کا گناہ                    |
| 358  | مشرکین کا لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا    | 346                     | یہود کو جریرہ عرب سے نکالنے کا حکم                        |
| 358  | نیک اور فاجر کو دھوکا دینے کا گناہ                    |                         | کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا     |
|      | 59۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ                          | 347                     | جائے  |
| 361  | جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:                     | 348                     | امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا            |
|      | ترجمہ گنز الایمان: اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے | 349                     | عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان                      |
| 361  | دوبارہ بنائے گا                                       |                         | مسلمان کا ذمہ لینا دینا گویا ایک بات ہے، ہر مسلمان        |
| 363  | سات زمینوں کا بیان                                    | 350                     | اس کا لحاظ کرے  |
| 365  | ستاروں کے بارے میں                                    |                         | کافروں کا یُحْسِنُوا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَّانَا کہنے |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
| 414  | پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں    | 366  | سورج و چاند اور ان کی گردش کا بیان                    |
|      | اگر کبھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے اس صورت میں  |      | ہواؤں کا بیان جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ترجمہ           |
|      | اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں       |      | کنز الایمان: اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی     |
| 416  | بیماری اور دوسرے میں شفا ہے                          | 369  | رحمت کے آگے مژدہ سناتی                                |
| 60   | کِتَابُ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ                    | 370  | فرشتوں کا بیان  |
| 419  | حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق        |      | آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت جب تم میں سے کوئی      |
| 425  | روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں                            |      | آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین کی   |
|      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم |      | ان سے موافقت ہو گئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے      |
| 425  | نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا                     | 380  | گئے   |
|      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک       | 386  | جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے                   |
|      | ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا     | 392  | جنت کے دروازوں کا بیان                                |
|      | اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے (پ               | 393  | دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے                 |
| 426  | ۲۹، نوح ۱) تا آخر سورہ نوح                           | 397  | ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان                          |
|      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور عادی    | 408  | جنات اور ان کے ثواب و سزا کا بیان                     |
|      | طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا کہا اے میری         | 409  | اور اللہ عزوجل کا ارشاد:                              |
|      | قوم اللہ کی بندگی کرو (پ ۸، الاعراف ۶۵) اور          |      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور زمین میں |
|      | ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو عاد | 409  | ہر قسم کے جانور پھیلائے                               |
|      | کے ہم قوم --- تا --- ہم ایسی ہی سزا دیتے             |      | مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ        |
| 429  | ہیں مجرموں کو (پ ۲۶، الاحقاف ۲۵)                     | 410  | تپھاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے                             |



<https://t.me/faizanealahazrat>

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|------|--|------|--|
| 488  | عطا فرمائی   | 474  | طوفان اور دیگر عذاب  |
|      | نمازِ داؤدی اور صومِ داؤدی اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند     | 474  | حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام                           |
|      | ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے پسند ہے، وہ    | 480  | بنی اسرائیل کے اعمال                                       |
|      | آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس             |      | ترجمہ کنز الایمان: اپنے بتوں کے آگے آسن مارے               |
|      | کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے، وہ ایک روز روزہ           | 481  | تھے  |
| 490  | رکھتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے                          |      | ترجمہ کنز الایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا      |
|      | ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں            | 482  | خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو                  |
|      | والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا               | 482  | حضرت موسیٰ کا وصال اور اس کے بعد کے حالات                  |
| 491  | ہے فَضْلُ الْخُطَابِ تک                                  |      | ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ مسلمانوں کی   |
|      | ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: "اور ہم نے     |      | مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی --- تا --- اور          |
|      | داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع | 484  | فرمانبرداروں میں ہوئی (پ ۹، الاعراف ۱۳۸)                   |
| 492  | لانے والا، لٹوٹنے والا، رجوع کرنے والا                   | 485  | ترجمہ کنز الایمان: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا          |
|      | ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک       |      | ترجمہ کنز الایمان: اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم            |
|      | ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر         | 485  | شعیب کو  |
|      | --- تا --- کوئی اتراتا فخر کرتا (پ ۲۱،                   |      | ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک یونس          |
| 495  | لقمان ۱۲-۱۸)   |      | پیغمبروں سے ہے --- تا --- وہ اپنے آپ کو ملامت              |
|      | ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: ان کے لیے      | 486  | کرتا تھا (پ ۲۳، الصافات ۱۳۲)                               |
| 496  | گاؤں والوں کی مثال بیان کرو                              | 488  | ارشادِ ربانی ہے:   |
|      | ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: یہ مذکور ہے    |      | ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور |

| صفحہ | عنوانات                                     | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 518  | بعض حالات و واقعات                          |      | تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھا پے کا بھبھوکا پھوٹا۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا (پ ۱۶، مریم ۷) 497 |
|      | 61- کِتَابُ الْمَنَاقِبِ                    |      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی 498  |
| 528  | ہے  |      | باب 499   |
| 530  | قربت اور کچھ اچھی بُری چیزوں کا بیان        |      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: 500   |
| 531  | قریش کے مناقب                               |      | ارشاد ربانی ہے: 501   |
| 534  | قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے       |      | ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی 502  |
| 534  | یمن کی نسبت حضرت اسماعیل کی جانب ہے         |      | حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نزول 508   |
| 535  | نسب بدلنا گناہ ہے                           |      | بنی اسرائیل کا ذکر 509  |
| 537  | اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر |      | بنی اسرائیل کے کوڑھی، اندھے اور گنجه کا واقعہ 513   |
| 538  | قبیلہ قحطان کا ذکر                          |      | ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے غار کا واقعہ 516  |
| 539  | دور جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت           |      |   |
| 540  | قبیلہ خزاعہ کا ذکر                          |      |   |
| 541  | ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ                |      |   |
| 541  | آب زمزم کا واقعہ                            |      |   |
| 543  | زمزم کا واقعہ اور اہل عرب کی بیجاہات        |      |   |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات  |
|------|---|------|--|
| 592  | بوجھ کر حق چھپاتے ہیں   | 543  | زمزم کا واقعہ اور اہل عرب کی جہالت   |
|      | شق القمر کا معجزہ، مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے | 544  | منسوب ہونا   |
| 593  |   | 545  | بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے   |
| 595  | نبی کریم ﷺ کے دیگر معجزات   |      | حبشیوں کا ذکر اور رسول خدا ﷺ کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا   |
|      | 62- كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ                      | 545  |  |
| 601  | مہاجرین کے فضائل و مناقب  | 546  | جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو برا نہ کہا جائے   |
|      | فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ تمام دروازے بند کر دو   | 546  | رسول خدا ﷺ کے اسمائے گرامی   |
| 604  | سوائے درابو بکر کے  | 547  | رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہوتا   |
| 605  | حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں  | 548  | رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک   |
| 605  | اگر نبی کریم ﷺ کسی کو خطیل بناتے تو ابو بکر کو بناتے  | 548  | رسول اللہ ﷺ کی کنیت  |
| 606  | حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دیگر فضائل   | 549  | رسول اللہ ﷺ کی دعا کی تاثیر  |
|      | حضرت عمر بن خطاب ابو حفص قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  | 549  | مُہرِ نبوت کا ذکر  |
| 617  |   | 550  | رسول خدا ﷺ کے اوصافِ عالیہ کا ذکر  |
|      | حضرت عثمان بن عفان ابو عمر قرشی رضی اللہ عنہ ہے   | 558  | رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا  |
| 626  |   | 559  | اسلام میں علاماتِ نبوت   |
|      | حضرت عثمان بن عفان کی بیعت اور اس پر اتفاق اور حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بارے میں              |      | ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان |
| 630  | حضرت علی بن ابوطالب قرشی ہاشمی ابو الحسن رضی اللہ   |      |  |



| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات  |
|------|---|------|--|
|      | حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                           | 636  | تعالیٰ عنہ   |
| 655  | مناقب   |      | حضرت جعفر بن ابوطالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب   |
| 655  | مصعب بن عمیر کا ذکر   | 640  | مناقب  |
| 655  | امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب                           |      | حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر  |
|      | حضرت بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب                   | 641  | رسول اللہ کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب  |
| 658  | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر   | 642  | حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب  |
| 658  | حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب   | 644  | حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب   |
|      | حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب                               | 646  | حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب  |
| 659  | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مناقب                                    |      | رسول خدا ﷺ کے نسبتی فرزندوں کا ذکر، ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک ہیں |
| 659  | حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر   | 646  | حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب  |
| 661  | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب   | 648  | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر   |
| 662  | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت   | 649  | حضرت محمد بن اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر  |
| 663  | 63- بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ  | 650  | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب                                      |
|      | انصار کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا | 652  | حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب                                  |
| 667  | مہاجرین و انصار کی بھائی چارہ قائم فرمانا                                       |      | حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب                                  |
| 668  | انصار کی محبت   | 653  | رسول خدا ﷺ نے فرمایا: مجھے انصار سب لوگوں سے   |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
|      | رسول اللہ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت | 670  | سارے ہیں  |
| 684  | حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر  | 671  | انصار کی اتباع کا بیان  |
| 687  | حضرت خذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر   | 672  | انصار کے گھرانوں کی فضیلت   |
| 688  | حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر  | 673  | رسول اللہ ﷺ کا انصار سے کلام: صبر کرو، حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو |
| 688  | زید بن عمرو بن نفیل کا بیان  | 674  | رسول اللہ ﷺ کی دعا: اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما        |
| 689  | تعمیر کعبہ   | 675  | آیت وَيُؤْتُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ کا بیان                              |
| 691  | جاہلیت کا عہد  | 676  | انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو                         |
| 692  | دور جاہلیت کی قسامت  | 678  | حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                           |
| 696  | رسول خدا ﷺ کی بعثت کا بیان   | 679  | حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے مناقب              |
| 700  | مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے سلوک  | 680  | حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                           |
| 701  | حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام  | 680  | حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت                          |
| 704  | حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام   | 680  | حضرت اُمی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                           |
| 704  | جنات کا ذکر  | 681  | حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                           |
| 704  | حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا   | 682  | حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب                                      |
| 705  |  | 682  | حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب                      |

| صفحہ                    | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|-------------------------|--|------|--|
| 756                     | اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے   | 707  | حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنا                    |
| 756                     | نبی کریم ﷺ کی اپنے صحابی کے لیے دعائے مغفرت  | 708  | حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام                         |
| 758                     | رسول خدا ﷺ نے اپنے صحابہ میں کس طرح اخوت قائم فرمائی   | 710  | معجزہ شق القمر   |
| 759                     | باب  | 711  | ہجرت حبشہ  |
| 761                     | رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہود کا آنا یعنی جب آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی          | 716  | نجاشی کی وفات  |
| 762                     | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام   | 717  | مشرکین کا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر قسمیں کھانا                             |
| 64۔ کِتَابُ الْمَغَازِی |  | 717  | قصہ ابوطالب  |
| 764                     | غزوہ عسیرہ یا عسیرہ  | 719  | معراج شریف   |
| 764                     | نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے مقتولین بدر کا ذکر   | 724  | انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ   |
| 766                     | غزوہ بدر کا بیان   | 727  | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح اور مدینہ میں رخصتی |
| 767                     | آیت اذ تستغيثون ربکم کا بیان   | 728  | رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کا مدینہ کی طرف ہجرت                           |
| 769                     | بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں   | 750  | رسول خدا ﷺ کی صحابہ سمیت مدینہ منورہ میں تشریف آوری                        |
| 769                     | اصحاب بدر کی تعداد   | 756  | حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا                         |
|                         | رسول اللہ ﷺ کا سردارانِ قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن |      |  |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|------|--|------|--|
| 836  | باب  | 770  | ہشام وغیرہ ہیں                                       |
| 837  | آیت: الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان  | 771  | ابو جہل کا قتل                                       |
| 837  | شہیدانِ احد کا بیان  | 779  | اصحابِ بدر کی فضیلت                                  |
| 837  | نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے   | 781  | جنگِ بدر کے متعلق ضروری باتیں                        |
| 840  | غزوہٴ رَجِیع اور رعل، ذکوان، بَر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ | 786  | غزوہٴ بدر میں فرشتوں کا آنا                          |
| 841  | غزوہٴ خندق یا غزوہٴ احزاب  | 788  | غزوہٴ بدر کے بعد کی باتیں                            |
| 851  | غزوہٴ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا   | 801  | شرکائے بدر کے اسمائے گرامی                           |
| 860  | غزوہٴ ذات الرقاع کا بیان   | 802  | بنی نضیر کا بیان                                     |
| 864  | غزوہٴ بنی مصطلق کا بیان، بنی مصطلق بھی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہٴ مرسیع کہتے ہیں                             | 809  | کعب بن اشرف کا قتل                                   |
| 870  | غزوہٴ انمار کا بیان  | 811  | ابورافع عبد اللہ بن ابوحقیق کا قتل                   |
| 871  | بہتان تراشی کا واقعہ   | 816  | غزوہٴ اُحد کا بیان                                   |
| 871  | غزوہٴ حدیبیہ (اور بیعتِ رضوان)   | 823  | آیت اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ كَا بَيَان    |
| 885  | عُکَل اور غرینہ قبائل کا واقعہ   | 828  | آیت: اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ كَا بَيَان |
| 903  | غزوہٴ ذات القرد  | 830  | آیت: اِذْ تَصْعَدُوْنَ وَالْاَتْلُوْنَ كَا بَيَان    |
| 905  |  | 830  | آیت: مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمْنَةٌ كَا بَيَان        |
|      |  | 831  | آیت: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ كَا بَيَان    |
|      |  | 832  | اُمِّ سُلَيْمٍ کا ذکر                                |
|      |  | 833  | حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت               |
|      |  | 835  | رسولِ خدا ﷺ کا غزوہٴ اُحد میں زخمی ہونا              |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
| 966  | غزوہ اوطاس   | 906  | غزوہ خیبر   |
| 968  | غزوہ طائف کا بیان                                    | 929  | رسول خدا ﷺ کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا              |
| 977  | مجد کی طرف سریہ بھیجنا                               | 930  | نبی کریم ﷺ کا اہل خیبر سے معاملہ                      |
| 977  | بنی جذیمہ کا خالد بن ولید کو بھیجنا                  | 931  | خیبر میں نبی کریم ﷺ کو زہرا لودہ گوشت کھلایا گیا      |
|      | سریہ عبداللہ بن حذافہ، حضرت علقمہ بھی اس میں شامل    | 931  | غزوہ زید بن حارثہ                                     |
| 978  | تھے اور اسے سریہ انصار بھی کہتے ہیں                  | 931  | غمرۃ القضاء کا ذکر                                    |
|      | ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی      | 936  | سرزمین شام میں غزوہ موتہ                              |
| 979  | طرف بھیجنا   |      | حراقات قوم کے لیے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا |
|      | حضرت علی اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حجۃ  | 939  | تعیین، یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے                    |
| 983  | الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانہ کرنا                 | 940  | فتح مکہ کا بیان                                       |
| 987  | غزوہ ذی الخلصہ کا بیان                               | 942  | غزوہ فتح مکہ جو ماہ رمضان میں ہوا                     |
| 989  | غزوہ ذات السلاسل کا بیان                             |      | فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جھنڈا کہاں           |
|      | حضرت بریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن کی جانب         | 944  | نصب فرمایا؟   |
| 990  | روانگی   | 949  | نبی کریم ﷺ کا مکہ میں بالائی طرف سے داخلہ             |
|      | غزوہ سیف البحر کا بیان، یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا | 950  | فتح کے دن نبی کریم ﷺ کی قیام گاہ                      |
| 991  | اور اس کے امیر لشکر ابو عبیدہ تھے                    | 951  | فتح مکہ نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر تھی                 |
| 993  | حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج کیا           | 954  | فتح مکہ کے وقت نبی کریم ﷺ کی قیام گاہ                 |
| 994  | بنی تمیم کے وفد کا بیان                              | 954  | فتح مکہ کے اثرات                                      |
| 994  | بنو عنبر پر شب حملے کا بیان                          | 961  | غزوہ حنین کا بیان                                     |



| صفحہ                             | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|----------------------------------|--|------|---|
|                                  | نبی کریم ﷺ کا مرض وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا       | 995  | عبدالقیس کے وفد کا بیان                         |
| 1052                             |  | 999  | بنی حنیفہ کا وفد اور شامہ بن اٹال کا ذکر        |
| 1053                             | وصال کے بعد ایک واقعہ  | 1002 | اسود غنسی کا قصہ                                |
| 1053                             | نبی کریم ﷺ کے غزوات کے تعداد                                     | 1003 | اہل نجران کا قصہ                                |
| 65- کِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ |  | 1004 | عمان اور بحرین کا قصہ                           |
| 1055                             | سورۃ فاتحہ کی تفسیر  | 1006 | اشعریوں اور اہل یمن کی حاضری                    |
| 1056                             | غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان                            | 1009 | دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ                |
|                                  | سورۃ البقرہ  | 1010 | قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان                |
| 1056                             | وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر                   | 1011 | جنتہ الوداع                                     |
| 1058                             | سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم                                | 1020 | غزوہ تبوک یا غزوہ عسرت                          |
|                                  | فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَدْدًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ کی تفسیر | 1023 | حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ          |
| 1059                             |  | 1033 | رسول خدا ﷺ کا مقام حجر میں قیام فرما ہونا       |
| 1060                             | وَضَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر                      | 1033 | باب   |
| 1060                             | وَأَذَقْنَا اَدْخُلُوا۔۔۔۔۔ کی تفسیر                             | 1035 | نبی کریم ﷺ کے قیصر اور کسریٰ کے نام مکتوب       |
| 1061                             | قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْحَبْرِیْلِ کی تفسیر                 | 1036 | نبی کریم ﷺ کی علالت اور وصال                    |
| 1062                             | مَا نُنْشِغُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْشِهَا۔۔۔۔۔ کی تفسیر             | 1050 | نبی کریم ﷺ کا آخری کلام                         |
| 1063                             | وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَہ کی تفسیر            | 1051 | نبی کریم ﷺ کا وصال                              |
| 1063                             | وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی کی تفسیر        |      | وصال کے وقت نبی کریم ﷺ کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی |
| 1064                             | وَاذْیَرَفْعَ إِبْرٰہِیْمَ۔۔۔۔۔ کی تفسیر                         | 1052 |   |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 1079 | لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا---- کی تفسیر                            | 1065 | قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا کی تفسیر           |
| 1080 | قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ-- کی تفسیر                              | 1065 | سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر                         |
| 1082 | وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ---- کی تفسیر                               | 1066 | وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر                      |
| 1082 | فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّاسِهِ کی تفسیر  | 1067 | وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر         |
| 1083 | فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ کی تفسیر                  | 1068 | قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ کی تفسیر                 |
| 1083 | لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا لِّرَبِّكُمْ کی تفسیر | 1068 | مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ کی تفسیر                                      |
| 1084 | ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر                   | 1069 | الَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ-- کی تفسیر                           |
| 1085 | رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر                                 | 1069 | لِكُلِّ وُجْهَةٍ هُوَ مَوَّلِيهَا کی تفسیر                            |
| 1085 | وَهُوَ الَّذِي لِحَصَامِ کی تفسیر                                       | 1070 | قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر                |
| 1085 | وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِينَ كَلَّوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر | 1070 | وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ کی تفسیر                       |
| 1086 | نِسَاءُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ کی تفسیر                                     | 1071 | إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کی تفسیر          |
| 1087 | مطلقة کا پہلے خاوند سے نکاح   | 1072 | وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا کی تفسیر |
| 1088 | وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ کی تفسیر                 | 1073 | كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر                                 |
| 1091 | قَوْمُوا لِلّٰهِ قَانِدِينَ کی تفسیر، قاندين مطبع                       | 1074 | كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کی تفسیر                                 |
| 1092 | نماز خوف کا بیان  | 1076 | أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ کی تفسیر                         |
|      | وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَرْوَاجَ                | 1077 | فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر                |
|      |   | 1077 | أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ کی تفسیر                           |
|      |   | 1078 | كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ کی تفسیر                        |

| صفحہ   | عنوانات   | صفحہ          | عنوانات   |
|--|---|---------------|---|
| 1107   | لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ-----کی تفسیر                        | 1093          | کی تفسیر  |
| 1109   | قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاتِهِ-----کی تفسیر                 | 1094          | وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُنحِي الْمَوْتَى<br>کی تفسیر |
| 1110   | كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ-----کی تفسیر                        | 1094          | أَيُّدَا أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ کی تفسیر                      |
| 1110   | إِذْ هَبَّتْ طَائِفَتَيْنِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر | 1095          | لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا کی تفسیر                                |
| 1111   | لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر                  | 1096          | أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا کی تفسیر                       |
| 1112   | وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ کی تفسیر           | 1096          | يَمَحَقُ اللَّهُ الرِّبَا کی تفسیر، بمعق مٹانا                              |
| 1112   | أَمَنَةٌ تَعَالَى کی تفسیر                                  | 1096          | فَأَذْنُوا بِحَرْبٍ کی تفسیر، فذنبوا سے مراد آگاہ<br>ہو جاؤ                 |
| 1112   | الَّذِينَ اسْتَجَابُوا-----کی تفسیر                         | 1096          | وَأِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ کی تفسیر  |
| 1113   | إِنَّ النَّاسَ-----کی تفسیر                                 | 1097          | وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ کی تفسیر                 |
| 1113   | باب   | 1097          | وَأَنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر                              |
| 1114   | باب   | 1098          | أَمِنَ الرَّسُولُ يَوْمَ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ کی تفسیر            |
| 1117   | لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا کی تفسیر | سورۃ آل عمران |   |
| 1118   | إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ کی تفسیر          | 1099          | مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ کی تفسیر  |
| 1119   | الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ-----کی تفسیر                  | 1100          | وَالَّذِي أُعِيذُكَ وَذَرِيَّتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ<br>الرَّجِيمِ کی تفسیر |
| 1120   | رَبَّنَا إِنِّ أَصْبَحْتَ-----کی تفسیر                      | 1101          | إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ-----کی تفسیر                                    |
| ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے ایک<br>منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے خدا فرماتا ہے کہ اپنے رب<br>پر ایمان لاؤ (پ ۴ آل عمران ۱۹۳)؛ کی تفسیر | 1121  | 1103          | يَا أَهْلَ الْكِتَابِ-----کی تفسیر  |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ   | عنوانات |
|------|---|--|---------|
| 1134 | وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ ---- کی تفسیر                        | سورۃ النساء  |         |
|      | وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فِجْرًا أَهْ جَهَنَّمَ | وَأِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي الْيَمِينِ کی تفسیر  | 1122    |
| 1135 | کی تفسیر  | مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر     | 1124    |
|      | ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو      | ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم      |         |
| 1135 | کہ تو مسلمان نہیں (پ ۵ النساء ۹۴) کی تفسیر                    | اور مسکین آجائیں (پ ۴ النساء ۸۷) کی تفسیر                    | 1124    |
| 1136 | لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ کی تفسیر                          | يُؤْصِيكُمْ اللَّهُ کی تفسیر                                 | 1125    |
| 1138 | إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمْ --- کی تفسیر                     | وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر            | 1125    |
| 1139 | إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ ---- کی تفسیر                       | لَا يَحِلُّ لَكُمْ ---- کی تفسیر                             | 1126    |
| 1139 | عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُوا عَنْهُمْ کی تفسیر                 | لِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ ---- کی تفسیر                    | 1127    |
| 1140 | وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ---- کی تفسیر                        | إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر        | 1128    |
| 1140 | وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ کی تفسیر                     | فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا ---- کی تفسیر                         | 1130    |
|      | ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی             | إِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى ---- کی تفسیر                          | 1130    |
|      | زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ ۵ النساء                  | أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر                           | 1131    |
| 1141 | ۱۲۸) کی تفسیر   | فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ کی تفسیر | 1132    |
| 1141 | إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ کی تفسیر      | فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ ---- کی تفسیر                     | 1132    |
| 1142 | اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:                                      | وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ کی تفسیر                       | 1133    |
| 1143 | يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ کی تفسیر                         | ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے            |         |
|      | سورۃ المائدہ  | بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا             |         |
| 1143 | حُرْمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے                                     | کردیا (پ ۵ النساء ۸۸) کی تفسیر                               | 1134    |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 1159 | تفسیر   | 1144 | الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی تفسیر                              |
| 1159 | قُلْ هُوَ الْقَائِدُ کی تفسیر   | 1145 | فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا کی تفسیر                                |
| 1160 | وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر  | 1146 | فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ کی تفسیر   |
| 1160 | ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (پ ۷ الانعام ۸۶) کی تفسیر | 1147 | باب   |
| 1161 | فِيْهَذَا هُمْ اقْتَدِيْهِ کی تفسیر   | 1149 | وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ کی تفسیر   |
| 1161 | وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا کی تفسیر  | 1149 | يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ کی تفسیر |
| 1162 | وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر                        | 1150 | لَا يَأْخُذُكُمْ اللَّهُ بِاللُّغُوِّ فِيْ إِيمَانِكُمْ کی تفسیر            |
| 1163 | وَكَيْلٌ يٰهٰذَا حَفِيْظٌ اور مُحِيْظٌ کے معنی میں ہے   | 1150 | لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ کی تفسیر              |
| 1163 | هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ کی تفسیر  | 1151 | إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ کی تفسیر                                   |
| 1163 | لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا کی تفسیر   | 1152 | لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا کی تفسیر                                     |
|      | سورۃ الاعراف  | 1153 | لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ کی تفسیر        |
| 1166 | قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ کی تفسیر  | 1154 | مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ کی تفسیر                                  |
| 1167 | وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِبِيعَاتِنَا کی تفسیر   | 1156 | وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر                                       |
| 1168 | الْمَنِّ وَالسَّلْوَى کی تفسیر  | 1157 | إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَلَهُمْ عِبَادُكَ کی تفسیر                              |
| 1168 | إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ کی تفسیر  |      | سورۃ الانعام  |
| 1169 | وَقُولُوا حَقَّهٗ کی تفسیر  |      | وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ کی               |
|      | ترجمہ کنز الایمان: اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ   |      |   |



| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 1183 | يَوْمَ يُخْفَىٰ عَلَيْهَا كِتَابُهَا                        | 1170 | ۱۹ الاعراف (۱۹۹) کی تفسیر   |
| 1184 | إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ كِتَابُهَا                         |      | سورۃ الانفال  |
| 1184 | قَالِ ائْتِنِي اِثْنَيْنِ اِثْمَانِي الْغَارِ كِتَابُهَا    | 1171 | يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ كِتَابُهَا                              |
| 1187 | وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ كِتَابُهَا                     | 1172 | إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ كِتَابُهَا                       |
| 1187 | الَّذِينَ يَلْمِزُونَ كِتَابُهَا                            | 1172 | اِسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ كِتَابُهَا                          |
| 1188 | اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ كِتَابُهَا | 1173 | فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً كِتَابُهَا                               |
| 1190 | وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ اَحَدٍ كِتَابُهَا                      | 1174 | وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ كِتَابُهَا                          |
| 1191 | سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ كِتَابُهَا                   |      | وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ           |
| 1192 | وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا كِتَابُهَا                           | 1175 | كُلُّهُ لِلَّهِ كِتَابُهَا  |
| 1192 | أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ كِتَابُهَا              | 1177 | حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ كِتَابُهَا                                       |
| 1193 | لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ كِتَابُهَا            | 1178 | أَلَنْ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ كِتَابُهَا                              |
| 1194 | وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ كِتَابُهَا                   |      | سورۃ التوبہ   |
| 1196 | وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ كِتَابُهَا                     | 1179 | بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ كِتَابُهَا                                       |
| 1197 | لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ كِتَابُهَا                         | 1180 | فَسِيخُوا فِي الْأَرْضِ كِتَابُهَا                                      |
|      | سورۃ یونس   | 1181 | وَإِذَا نَزَلَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ كِتَابُهَا                      |
| 1199 | باب   | 1182 | إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كِتَابُهَا             |
| 1200 | وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ كِتَابُهَا                |      | فَقَاتِلُوا أَمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ كِتَابُهَا |
|      | سورۃ ہود  | 1182 | تفسیر   |
|      | باب   | 1183 | وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ كِتَابُهَا                            |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات  |
|------|--|------|--|
|      | سورۃ الحجر   | 1202 | وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کی تفسیر         |
|      | إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَى السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ  | 1203 | باب  |
| 1220 | مُبِين کی تفسیر  | 1204 | وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ کی تفسیر                  |
|      | وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ کی | 1205 | وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر               |
| 1222 | تفسیر  | 1206 | وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ کی تفسیر  |
| 1222 | وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا کی تفسیر                    |      | سورۃ یوسف  |
| 1223 | الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ کی تفسیر                 | 1208 | وَيَتِمُّ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ کی تفسیر           |
| 1224 | وَاعْبُدْ رَبَّكَ کی تفسیر                             | 1208 | لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ کی تفسیر                |
|      | سورۃ النحل   | 1209 | بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ کی تفسیر                   |
| 1225 | وَمِنْكُمْ مَنْ يُدْرِي أَرِخْلُ الْعُمَرِ کی تفسیر    | 1211 | وَرَأَوْدُهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا کی تفسیر |
|      | سورۃ بنی اسرائیل                                       | 1213 | فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ کی تفسیر       |
| 1226 | باب  | 1213 | حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر      |
| 1226 | باب  |      | سورۃ الرعد                                       |
| 1227 | رسول اللہ ﷺ کا واقعہ معراج                             | 1216 | اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر           |
| 1228 | وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ کی تفسیر               |      | سورۃ ابراہیم                                     |
| 1229 | وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ کی تفسیر               | 1217 | كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا کی تفسیر          |
| 1229 | خُرَيْجَةٍ مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ کی تفسیر         | 1218 | يُفَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا کی تفسیر     |
|      | اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور     | 1219 | أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ کی تفسیر             |
|      | داؤد کو زبور عطا فرمائی (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۵) کی       |      |  |

| صفحہ | عنوانات   | صفحہ | عنوانات   |
|------|---|------|---|
| 1254 | تفسیر   | 1233 | تفسیر   |
| 1254 | أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا کی تفسیر                 |      | ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا |
|      | سورۃ مریم   |      | گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دو       |
|      | ترجمہ کنز الایمان: "اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن   |      | رکرنے اور نہ پھیر دینے کا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۶) کی        |
| 1256 | کا کی تفسیر   | 1234 | تفسیر   |
| 1256 | وَمَا نَنْزِلُ کی تفسیر                               | 1234 | أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر                    |
| 1257 | أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ کی تفسیر                  | 1235 | وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي کی تفسیر               |
| 1257 | أَطَّلَعَ الْغَيْبِ أَمِ اتَّخَذَ کی تفسیر            | 1235 | إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کی تفسیر                          |
| 1258 | كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ کی تفسیر                | 1236 | عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ کی تفسیر                            |
| 1259 | وَنَرِيهِ مَا يَقُولُ کی تفسیر                        | 1237 | وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ کی تفسیر                            |
|      | سورۃ طہ   | 1237 | وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ کی تفسیر                    |
|      | ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا | 1238 | وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ کی تفسیر                       |
| 1261 | (پ ۶ طہ ۴۱) کی تفسیر                                  |      | سورۃ الکہف  |
| 1262 | وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى کی تفسیر            |      | ترجمہ کنز الایمان: "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو     |
| 1262 | فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ کی تفسیر       | 1240 | ہے" کی تفسیر  |
|      | سورۃ الانبیاء   | 1241 | وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ کی تفسیر                    |
| 1263 | باب   | 1245 | فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر            |
|      | ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا (پ ۱۷)     | 1250 | فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ کی تفسیر                |
| 1264 | (۱۷ الانبیاء ۱۱) کی تفسیر                             |      | قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا کی    |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
| 1294 | ترجمہ کنزالایمان: "اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں"               | 1266 | سورۃ الحج وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ كِتَابِ                                  |
| 1295 | سورۃ الفرقان   | 1267 | وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ كِتَابِ                                  |
| 1296 | الَّذِينَ يُحْشَرُونَ كِتَابِ  | 1268 | ترجمہ کنزالایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پ ۱۷، ا ج ۱۹) کی تفسیر |
| 1297 | وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ كِتَابِ                         |      | سورۃ المؤمنون   |
| 1298 | يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ كِتَابِ                                      |      | سورۃ النور  |
| 1299 | إِلَّا مَن تَابَ كِتَابِ   | 1271 | وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ كِتَابِ                                   |
| 1300 | فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا كِتَابِ                                      | 1272 | وَالْحَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ كِتَابِ                                 |
|      | سورۃ الشعراء   | 1273 | وَيَذَرُ أَغْثَهَا الْعَذَابُ كِتَابِ   |
| 1303 | وَلَا تُخْزِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ كِتَابِ                               | 1275 | وَالْحَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ كِتَابِ                                   |
|      | سورۃ النمل   | 1275 | إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ كِتَابِ                                   |
|      | سورۃ القصص   | 1275 | لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كِتَابِ  |
| 1305 | إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَن أَحْبَبْتَ كِتَابِ                             | 1286 | وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ كِتَابِ                                   |
|      | ترجمہ کنزالایمان: "بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا" کی تفسیر             | 1286 | إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ كِتَابِ                                   |
|      | سورۃ العنکبوت  | 1286 | وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كِتَابِ  |
|      | سورۃ الروم   | 1287 | يَعْظُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا كِتَابِ  |
| 1307 | ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا (پ ۲۱، الروم ۳۰) کی تفسیر | 1288 | وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ كِتَابِ                                  |
|      |  | 1288 | إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ كِتَابِ  |

| صفحہ | عنوانات  | صفحہ | عنوانات   |
|------|--|------|---|
| 1327 | إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ کی تفسیر      |      | سورۃ لقمان  |
|      | سورۃ فاطر کی تفسیر                             | 1308 | باب   |
|      | سورۃ یس کی تفسیر                               |      | ترجمہ کنز الایمان: "بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا    |
| 1328 | وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ کی تفسیر     | 1308 | علم کی تفسیر  |
|      | سورۃ الصافات                                   |      | سورۃ خم سجدہ  |
| 1330 | وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر | 1310 | فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ کی تفسیر                      |
|      | سورۃ ص کی تفسیر                                |      | سورۃ الاحزاب  |
| 1331 | باب  |      | ترجمہ کنز الایمان: "یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے |
| 1332 | هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي کی تفسیر        | 1311 | زیادہ مالک ہے کی تفسیر                              |
| 1333 | وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر    | 1312 | ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر                    |
|      | سورۃ الزمر کی تفسیر                            | 1312 | فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ کی تفسیر            |
| 1335 | يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر    | 1313 | قُلْ لَا زَوْجَ لَكَ کی تفسیر                       |
| 1336 | وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ کی تفسیر | 1314 | وَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ کی تفسیر         |
| 1336 | وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ کی تفسیر       | 1315 | وَتُخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ کی تفسیر                    |
| 1337 | وَنُفِخَ فِي الصُّورِ کی تفسیر                 | 1316 | تُرْجَىٰ مَنْ تَشَاءُ کی تفسیر                      |
|      | سورۃ المؤمن کی تفسیر                           | 1317 | اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:                             |
|      | سورۃ الخم السجدة کی تفسیر                      | 1322 | إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا کی تفسیر                      |
| 1343 | وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر          | 1323 | إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ کی تفسیر              |
| 1343 | باب  | 1324 | لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ کی تفسیر                  |
| 1344 | باب  |      | سورۃ سبا  |
|      | ❖❖❖❖❖  | 1326 | حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ کی تفسیر     |



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 52- کِتَابُ الشَّهَادَاتِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ

عَلَى الْمُدَّعِي

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكُتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكُتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكُتُبْ وَلْيَمْلِكِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسَ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكَُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَخْتَى أَنْ لَا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ لَا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فَسُقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّبُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَابِلَهُ أُولَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## گواہی کا بیان

اس کے متعلق کہ گواہ پیش کرنا

مدعی کا ذمہ ہے

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھاک لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیے اور جس پر حق آتا ہے لکھا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔ پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتوان ہو یا نہ لکھا سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا اس کی معیاد تک لکھت کرلو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے اور نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا

ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔“ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۸۲)  
 نیز ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان  
 والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ، اللہ کے لئے گواہی  
 دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا  
 رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔  
 بہر حال تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو  
 خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم  
 ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر  
 ہے۔“ (سورۃ النساء، آیت ۱۳۵)

جب کوئی کسی کی حمایت کرتے ہوئے  
 کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں  
 تو اس میں بھلا ہی ہی دیکھتا ہوں

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید  
 بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے  
 حدیث عائشہ کے متعلق بتایا کہ ان میں سے بعض کا  
 بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ افترا  
 پردازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ  
 نے حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے  
 آنے میں تاخیر ہو گئی تھی اور آپ اپنی بیوی کو جدا  
 کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔  
 حضرت اسامہ نے عرض کی کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ  
 نہیں جانتے بریرہ نے کہا کہ میں نے تو اس کے سوا اور  
 کچھ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر  
 سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے پس رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری  
 مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے معاملے میں مجھے

تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ تُعْرِضُوا، فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا  
 تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (النساء: 135)

2- بَابُ إِذَا عَدَلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ:  
 لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، أَوْ قَالَ: مَا  
 عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا

2637- حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 عَمْرِو التَّمِيمِيِّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، وَقَالَ: اللَّيْثُ،  
 حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
 عَزْرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ  
 وَقَّاصٍ، وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ  
 بَعْضًا حِينَ - قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ: مَا قَالُوا:  
 قَدْ عَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا،  
 وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَسَ الْوُحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي  
 فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ: أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ  
 إِلَّا خَيْرًا، وَقَالَتْ بَرِيرَةُ: إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا  
 أَعْجُضُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنْهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ،  
 تَنَامُ عَنْ عَجْمِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ، فَتَأْكُلُهُ،  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے فرد کے بارے میں یہ کہا جس کو میں اچھا ہی جانتا ہوں۔

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی

عمرو بن حویش نے اسے جائز رکھا اور کہا کہ جھوٹے اور دغا باز کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین، علاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ میں نے دیکھا تو کچھ نہیں لیکن ایسا سنا ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کو آپ کی آمد کا معلوم نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر تان کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی والدہ نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صیاد! یہ محمد ہیں پس ابن صیاد خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اسی حال پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نے

يَعْنِدُنَا فِي رَجُلٍ بَلَّغْنِي آذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا

### 3- بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

وَأَجَازُهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَقَتَادَةُ: السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ، وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا

2638- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يُؤَمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتَلِ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَتَى صَافٍ، هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَا ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَ كُنْتُهُ بَيِّنٌ

2639- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

2638- راجع الحديث: 1355

2639- انظر الحديث: 6084, 5825, 5792, 5317, 5265, 5261, 5260، صحيح مسلم: 3512، سنن

ترمذی: 1118، سنن ابن ماجہ: 193

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ  
رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي، فَأَبَتْ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِمَّا مَعَهُ مِنْهُ هَذِهِ الثُّوبُ،  
فَقَالَ: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى  
تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقِي عُسَيْلَتِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ  
جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَاصِ  
بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا  
تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ  
میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی  
جب مجھے طلاق ہو گئی تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے  
شادی کر لی اور اُن کے پاس کپڑے کے بھند نے کی  
طرح سے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا  
چاہتی ہو لیکن یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم  
اُس کا اور وہ تمہارا مذہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابو بکر اُس  
وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد  
بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار کر رہے تھے  
چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابو بکر! کیا آپ اس عورت  
کی بات نہیں سُن رہے ہیں جو نبی کریم کے حضور آواز  
بلند کر رہی ہے۔

4- بَابُ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ  
بِشَيْءٍ، وَقَالَ آخَرُونَ: مَا عَلِمْنَا ذَلِكَ،  
يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ  
قَالَ الْحَمِيدِيُّ: هَذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ: أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ،  
وَقَالَ الْفَضْلُ: لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ  
بِلَالٍ "كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى  
فُلَانٍ أَلْفٌ دِرْهَمٍ، وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِينَ  
مِائَةً يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ"

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ  
ہمیں تو معلوم نہیں، ان حالات میں گواہ  
کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا  
حمیدی نے کہا کہ یہ اُسی طرح ہے کہ حضرت بلال  
رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں  
نماز پڑھی ہے اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، لوگوں نے  
حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح دو گواہوں  
نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں  
اور دوسرے حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ  
سودرہم ہیں تو فیصلہ زیادہ پر کیا جائے گا۔

2640 - حَدَّثَنَا جَبَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،  
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ  
تَزَوَّجَ ابْنَةَ لَأَبِي إِيَّابِ بْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے  
مروی کی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی  
سے نکاح کیا۔ پس اُن کے پاس ایک عورت آئی اور  
اُس نے کہا کہ میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اُسے



بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا معلوم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا پھر انہوں نے ابواہاب والوں کے پاس ایک شخص صورت حال جاننے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اُس کے دودھ پلانے کا معلوم نہیں۔ پس ایک سوار کو مدینہ منورہ کی طرف نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں روانہ کیا گیا اور اُس نے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح کیسا؟ پس اُس عورت کو جدا کر دیا گیا اور اُس نے دوسرے شخص سے شادی کر لی۔

### انصاف پسند لوگوں کی گواہی

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو (پارہ ۲۸، الطلاق: ۲) اور ترجمہ کنز الایمان: ایسے گواہ جن کو پسند کرو (پارہ ۳، البقرة: ۲۸۲)۔

عبداللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب ختم ہو گیا ہے اور اب تمہارے اعمال کا جو ظاہر ہوں گے ہم تمہارا مواخذہ کریں گے۔ چنانچہ جس سے ہمیں اچھائی ظاہر ہوگی تو اُس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کر لیں گے اور ہمیں کسی کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس سے ہم بُرائی ظاہر ہوئی تو اُسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اُس کا باطن اچھا ہے۔

فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ، وَالْيَتَى تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتَنِي، وَلَا أَخْبَرْتَنِي، فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، فَقَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

### 5- بَابُ الشَّهَادَةِ الْعُدُولِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنْكُمْ) (الطلاق: 2) وَ (مَنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشَّهَادَةِ) (البقرة: 282)

2641 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنَّ أَكْثَرَنَا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمْ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا، أَمَّنَّا، وَقَرَّبَنَا، وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سِرِّيَّتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سِرِّيَّتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنَهُ، وَلَمْ نُصَدِّقْهُ، وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سِرِّيَّتَهُ حَسَنَةٌ"



## 6- بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ؟

2642- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى، فَأَثْنُوا عَلَيْهَا شَرًّا - أَوْ قَالَ: غَيْرَ ذَلِكَ - فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ، وَلِهَذَا وَجَبَتْ، قَالَ: شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شَهَادَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

2643- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَأَثْنَى خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى، فَأَثْنَى خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَأَثْنَى شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا مُسْلِمُ شَهِدْ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ، قَالَ: وَثَلَاثَةٌ، قُلْتُ: وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

## پارسانی کب ثابت ہوتی ہے؟

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا، یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پس لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی اور اُس کے لیے کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ اہل ایمان کی گواہی جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

عبداللہ بن بُریدہ کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اُس کی بدگوئی کی تو فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کی کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین پر بھی۔ میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں معلوم نہیں کیا۔

## نسب، رضاعت، مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ کو  
تو یہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارجح نے مجھ سے اندر  
آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ  
دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں  
تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں  
میری بھالہ نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا۔  
پس انہوں نے کہا کہ میں کے متعلق میں رسول  
اللہ ﷺ سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ ارجح نے  
سچ کہا، اُسے اجازت دے دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی  
کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے  
کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو  
نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ تو میری رضاعتی بیٹی ہے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ  
نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس تھے کہ  
انہوں نے ایک شخص کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے

## 7- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ،

### وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيزِ،

### وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
أَرْضَعْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبَةَ وَالثَّثْبُثُ فِيهِ  
2644- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا  
الْحَكَمُ، عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الرُّبَيْعِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحَ فَلَمْ أَذْنُ لَهُ، فَقَالَ:  
أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمَّكَ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟  
قَالَ: أَرْضَعْتِكَ امْرَأَةً أَخِي بَلْتَنَ أَخِي، فَقَالَتْ:  
سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَدَقَ أَفْلَحُ إِذْ ذُنِيَ لَهُ

2645- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: لَا تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ  
مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي  
مِنَ الرِّضَاعَةِ

2646- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَّجَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرْتُهَا: أَنَّ رَسُولَ

2644- انظر الحديث: 6156, 5239, 5111, 5103, 4796 'صحیح مسلم: 3564' سنن نسائی: 3318, 3301

2645- انظر الحديث: 5100 'صحیح مسلم: 3569, 3568' سنن نسائی: 3306, 3305 'سنن ابن ماجه: 1938

2646- انظر الحديث: 5099, 3105 'صحیح مسلم: 3553' سنن نسائی: 3313

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دروازے پر اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ نے عرض کی کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! غور سے دیکھ لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے۔ کیونکہ رضاعت تو بچپن کے دودھ سے ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح ابن مہدی نے سفیان سے مروی کی ہے۔

تہمت لگانے والے،

چور اور زانی کی گواہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں (پارہ ۱۸، النور: ۴-۵) اور حضرت عمر نے ابوبکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جاری کی جنہوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرے تو میں اُس کی گواہی قبول کر لوں گا۔ اور اسے عبد اللہ بن

اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَتَتْهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَرَأَهُ فَلَاكَ لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، إِنَّ الرِّضَاعَةَ تَحْتَرِمُ مَا يَحْتَرِمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

2647 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي مَنْ إِخْوَانُكَ، فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْبَجَاعَةِ، تَابِعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ

8- بَابُ شَهَادَةِ الْقَاضِي

وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا) (النور: 5) وَجَلَدَ عُمَرُ، أَبَا بَكْرَةَ، وَشَبْلَ بْنَ مَعْبُدٍ، وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ، وَقَالَ: مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْبَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ،

وَتَاوُسَ، وَمُجَاهِدٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَعِكرَمَةُ،  
وَالزُّهْرِيُّ، وَمُحَارِبُ بْنُ دِقَارٍ، وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ  
قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا  
رَجَعَ الْقَاضِي عَنْ قَوْلِهِ، فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ، قُبِلَتْ  
شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَقِتَادَةُ: إِذَا أَكْذَبَ  
نَفْسَهُ جُلِدَ، وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: "إِذَا  
جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَإِنْ  
اسْتَقْضَى الْمُخْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ: "لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاضِي وَإِنْ تَابَ ثُمَّ  
قَالَ: لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ، فَإِنْ تَزَوَّجَ  
بِشَهَادَةِ مُخْدُودَيْنِ جَازَ، وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ  
عَبْدَيْنِ لَمْ يَجْزُ، وَأَجَازَ شَهَادَةُ الْمُخْدُودِ وَالْعَبْدِ  
وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَاةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ  
تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ: كَلَامِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ حَتَّى مَطَى  
خُمْسُونَ لَيْلَةً

عَنْهُ، عَمْرُو بْنُ الْعَزِيزِ، سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، طَاوُسٌ، مُجَاهِدٌ، شُعْبِيُّ،  
عِكْرَمَةُ، زُهْرِيُّ، مُحَارِبُ بْنُ دِقَارٍ، شُرَيْحٌ، مُعَاوِيَةُ بْنُ  
قُرَّةٍ نَے جائز شمار کیا ہے۔ ابوالزناد کا قول ہے کہ  
ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں یہ ہے کہ تہمت لگانے  
والا اگر اپنے بیان سے مکر جائے اور اپنے رب کے  
حضور توبہ کر لے تو اُس کی شہادت قبول کی جائے گی۔  
شعبہ اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو  
جھٹلائے تو اُسے کوڑے مارے جائیں گے اور اُس کی  
گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ  
جب غلام کو کوڑے مارے گئے، پھر آزاد کر دیا گیا تو  
اُس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافتہ کو قاضی بنا  
دیا جائے تو اُس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا  
قول ہے کہ تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے  
اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح  
جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی سے  
نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے  
شادی کی تو جائز نہیں ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور  
لوٹڈی کی شہادت کو رمضان کا چاند دیکھنے میں جائز رکھا  
ہے اور کسی کی توبہ کا کیسے علم ہوگا اور نبی کریم ﷺ نے  
غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا اور  
نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے  
دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت  
فرمادی تھی، حتیٰ کہ پچاس دن گزر گئے۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے مروی کی ہے  
کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے دنوں میں چوری کی تو  
اُسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ پھر

2648- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ

وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ،  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ

2648- انظر الحديث: 3475، 3732، 4304، 6787، 6788، 6800، صحيح مسلم: 4387، سنن

ابوداؤد: 4396، سنن نسائي: 4917، 4918

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



آپ نے حکم فرمایا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اُس نے خوب توبہ نہائی اور شادی کر لی۔ اس کے بعد جب وہ عورت میرے پاس آتی تو میں اُس کی ضرورت رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

عُبَید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا

جائے تو گواہی نہ دے

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والد محترم سے اُن کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا۔ چنانچہ جب اُن کے دل میں آیا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم ﷺ کو گواہ نہ بنا لیا جائے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس کی والدہ یعنی بنت رواحہ مجھ سے کہتے ہیں کہ کوئی چیز اس کو ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ کی ہوئے کہ ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔

أَمْرًا سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا، فَقُطِعَتْ يَدُهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعُسِدَتْ تَوْبَتُهَا، وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

2649 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى، وَلَمْ يُحْصَنْ بِجُلْدٍ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبٍ عَامٍ.

9- بَابُ: لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةٍ

جَوْرًا إِذَا أُشْهِدَ

2650 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَأَلْتُ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَوَهَبَهَا لِي، فَقَالَتْ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ، فَأَتَى بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ بِنْتُ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ لِهَذَا، قَالَ: أَلَيْكَ وَلَدُ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرَاهُ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

ابو حریز نے شعبی سے مروی کی ہے کہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو ان کے نزدیک ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں گے اور امانتدار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ منت مانیں گے لیکن اُسے پوری نہیں کرے گے۔ اُن کے جسوں سے موٹا پا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو لوگ ان کے نزدیک ہیں، پھر جو لوگ اُن کے نزدیک ہیں اور پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ اُن کی گواہی اُن کی قسم سے آگے بڑھے گی اور اُن کی قسم اُن کی گواہی سے۔ ابراہیم خنی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پٹا جاتا تھا۔

### جھوٹی گواہی کے بارے میں

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (پارہ ۱۹، الفرقان: ۷۲) اور گواہی چھپانے کے بارے میں فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو

2651- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَهْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُصْطَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَكْرَى أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُنْذِرُونَ، وَيُتَشْهَدُونَ وَلَا يُنْذِرُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السِّتْنُ

2652- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيئُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَ عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

### 10- بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ) (الفرقان: 72) وَكَثْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهِ: (وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ، وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) (البقرة: 283) تَلَوْا أَلَسْتُمْ كُمْ بِالشَّهَادَةِ

2651- انظر الحديث: 6695, 628, 3650 'صحیح مسلم: 6423, 6422

2652- انظر الحديث: 6658, 6429, 3651 'صحیح مسلم: 6416 'سنن ترمذی: 3859 'سنن ابن ماجہ: 2362



جانتا ہے (پارہ ۳، البقرة: ۲۸۳) کے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے ہو۔

عبید اللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اسی طرح غنڈر، ابو عامر، بہز، عبدالصمد نے شعبہ سے مروی کی ہے۔

عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ اسماعیل بن ابراہیم، جریری نے عبدالرحمن سے اسی طرح مروی کی ہے۔

اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اُس کا خرید و فروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں

2653- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ، وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِبَائِرِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابِعَهُ غُنْدَرٌ، وَأَبُو عَامِرٍ، وَبَهْزٌ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ شُعْبَةَ

2654 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَنْتُمْ كُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؛ ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ - إِلَّا وَقَوْلُ الزُّورِ، قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

11- بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينَ وَغَيْرِهِ وَمَا

2653- انظر الحديث: 6871, 5977، صحيح مسلم: 257, 256، سنن ترمذی: 3018, 1207، سنن نسائی: 4882, 4021

2654- انظر الحديث: 6919, 6274, 6273, 5976، صحيح مسلم: 2559

## يُعْرِفُ بِالْأَصْوَاتِ

وَأَجَارَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ، وَالْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَالزُّهْرِيُّ، وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ: رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتُ تَرُدُّهُ؟ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ، وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ سَلِيمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَعَرَفْتُ صَوْتِي، قَالَتْ: سَلِيمَانُ ادْخُلْ، فَإِنَّكَ تَمْلُوكُ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَارَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ

## کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں

قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری اور عطاء نے اُس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابن عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہیں تو کیا اُسے رد کر دو گے؟ اور ابن عباس ایک شخص کو بھیجا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا تو افطار کرتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہوگئی تو دو رکعت پڑھا کرتے۔ سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سلیمان اندر آ جاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ عمر بن جندب نے نقاب والی (پڑھ پوش) عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروادیں جو میرے ذہن سے محو ہوگئی تھیں۔ عباد بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ سے جو مروی کی اُس میں یہ اضافہ ہے نبی کریم ﷺ میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

2655- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ،

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال تو رات میں اذان پڑھتا ہے لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، حتیٰ کہ اذان ہو یا فرمایا کہ حتیٰ کہ تم ابن اُم مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابن اُم مکتوم نابینا تھے لہذا اُس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ بتانہ دیں کہ صبح ہو گئی ہے۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد محترم حضرت مخزمہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں چلو شاید آپ اُن میں سے ہمیں بھی عطا فرما دیں۔ میرے والد ماجد دروازے پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن کی آواز کو پہچان لیا، لہذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبائیں تھی۔ چنانچہ آپ نے اُس کی خوبیاں دکھائیں اور پھر فرماتے ہیں۔ یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی، یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی۔

### عورتوں کی گواہی

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (پارہ ۳، البقرة: ۲۸۲)۔“

عیاض بن عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی

2656- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَدِّنُ بَلِيلَ، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَدِّنَ- أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ- ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُؤَدِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ: أَصْبَحَتْ

2657- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ، عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا، فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ، فَتَكَلَّمَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَخَاسِنَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: حَبَّاتُ هَذَا لَكَ حَبَّاتُ هَذَا لَكَ

### 12- بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (فَإِنْ لَمْ يَكُنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ) (البقرة: 282)

2658- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

2656- راجع الحديث: 617

2657- راجع الحديث: 2599

2658- راجع الحديث: 2658, 304

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اُس کی عقل کی کمی کے سبب ہے۔

بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ يَصْفٍ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ عَقْلِهَا

### لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی

حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور شریح و زرارہ بن اوفی نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اُس کی گواہی جائز ہے، سوائے اس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی باتوں میں جائز کہا ہے۔ شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

### 13- بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

وَقَالَ أَنَسٌ: شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزَرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ، وَابْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ الثَّانِيهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ: كُلُّكُمْ بَنُو عِبِيدٍ وَإِمَاءٍ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی یا میں نے اُن سے سنا کہ انہوں نے اُم یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس اس بات کا نبی کریم ﷺ سے میں نے ذکر کیا تو آپ نے میری جانب سے منہ پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض کی۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرما دیا۔

2659- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، قَالَ: فَجَاءَتْ أُمَّةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْرَضَ عَلِيٌّ، قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ رَعِمْتَ أَنْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَتَنَاهَا عَنْهَا

### دودھ پلانے والی کی گواہی

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن

### 14- بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

2660 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ



حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ کیونکر ہو جبکہ یہ کہا جاتا ہے اُسے اپنے سے جدا کر دیا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

### عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا

زہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص، اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی کی ہے جبکہ افترا پردازوں نے اُن پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اُس سے بری فرمایا۔ زہری کا بیان ہے کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض اُن میں سے دوسرے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابل اعتبار ہے اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث کو یاد رکھا ہے جو انہوں نے حضرت عائشہ سے مروی کی ہے اور اُن کے بیانات ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اُن کا گمان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلنے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، لہذا جس کا نام نکل آتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ کوچ کے دن آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکم پردہ سے بعد کی بات ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور اُسی میں اُتارا

سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعَاهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ

### 15- بَابُ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا

2661- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَأَفْهَمُنِي بَعْضُهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِنْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتَ لَهُ أَفْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَرْوَاجِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا، خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَيُسَرَّتَا حَتَّى إِذَا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ بَلَكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذِنَ

لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ،  
فَتَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ  
شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَنْدِي، فَإِذَا  
عَقْدٌ لِي مِنْ جَزَعِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ،  
فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَأَقْبَلَ  
الَّذِينَ يَزْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي، فَرَحَلُوهُ  
عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَزْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي  
فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ  
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ،  
فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلُ الْهَوْدَجِ  
فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَّةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا  
الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ  
الْجَيْشُ، فَحُمْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، فَأَحْمَتُ  
مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ  
سَيَفْقِدُونَنِي، فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ  
غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ، فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ  
الْبَعْظَلِ السَّلَمِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ مِنَ وَرَاءِ الْجَيْشِ،  
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ،  
فَاتَّانَى وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ  
بِاسْتِزْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتُهُ فَوَطِئَ يَدَهَا،  
فَرَكِبْتُهَا، فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا  
الْجَيْشَ بَعْدَ مَا تَزَلُّوا مُعْتَرِسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ،  
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ،  
فَأَشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ  
قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكَ، وَيَرِيئُونِي فِي وَجْعِي، أَيْ لَا أَرَى  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي  
كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ

جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ  
اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ  
منورہ کے قریب آ پہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا  
گیا تو میں اٹھی اور لشکر سے ایک طرف چلی گئی۔ جب  
میں رفع حاجت سے بعد اپنی جگہ واپس آئی اور اپنے  
سینے پر ہاتھ بھیرا تو دیکھا کہ میرا ہارٹوٹ کر گر گیا ہے جو  
اظفار کے ٹکڑوں کا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو ڈھونڈنے لگی  
تو اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا پس وہ لوگ آئے  
جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور انہوں نے میرے ہودج  
کو اٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی  
تھی۔ وہ سمجھے کہ میں اُس کے اندر موجود ہوں اور اُن  
دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں۔ نہ بھاری ہوتیں  
اور نہ اُن پر گوشت چڑھتا کیونکہ خوراک بہت کم کھاتی  
تھیں۔ لہذا جب اُن لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں  
بوجھ کی کمی کا احساس نہ ہوا، پس انہوں نے ہودج اٹھا  
کر رکھ دیا اور اُن دنوں میں نو عمر لڑکی تھی، پس وہ اُونٹ  
کو اٹھا کر روانہ ہو گئے مجھے بار اُس وقت ملا۔ جب لشکر  
روانہ ہو گیا۔ میں اُن کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ  
تھا میں نے اپنی اُسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں میں تھی۔ میرا  
گمان تھا کہ جب وہ مجھے نہیں پائیں گے تو میری تلاش  
میں واپس لوٹیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند مجھ پر  
غالب ہوئی اور میں سو گئی۔ اور حضرت صفوان بن معطل  
سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ صبح کے وقت  
میری جگہ کے پاس آئے اور سوئے ہوئے انسان کی  
سیاہی دیکھی تو میرے قریب آئے اور انہوں نے  
پردے کے حکم سے پہلے مجھے دیکھا تھا اُن کے اِنَّا لِلّٰہ  
وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے سے میں بیدار ہو گئی۔  
انہوں نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا اور اُس کا پیر دبائے رکھا



فَيُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُولُ: كَيْفَ تَبِيعُكُمْ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقُفْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرِّزًا لَا تَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُنْفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمَرْنَا أُمَّ الْعَرَبِ الْأُولَى فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي الثَّنَاءِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِذُنُ أَبِي رُحَيْمٍ تَمْشِي، فَعَثَرْتُ فِي مَرِّطِهَا، فَقَالَتْ: تَعَسَّ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتَ، أَلَسْتَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَهِدَ بَدْرًا، فَقَالَتْ: يَا هَنَتَاءُ، أَلَمْ تَسْبَحِي مَا قَالُوا؟ فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، فَأَزْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْفَ تَبِيعُكُمْ، فَقُلْتُ: ائْتَنِي إِلَى أَبِي، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: مَا يَتَخَدُّ بِهِنَّ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوْنِي عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ، فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِئَةً عِنْدَ رَجُلٍ مُحِبِّهَا وَلَهَا صَرَائِرُ، إِلَّا أَكْثَرَنَ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَقَدْ يَتَخَدُّ النَّاسُ بِهَذَا، قَالَتْ: فَبِكُ يَلُوكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرُوقَالِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبَتِ الْوُحْيُ، يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فَرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

تو میں سوار ہو گئی۔ پس وہ سواری کی مہار پکڑ کر چلتے رہے حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین ظہر کے وقت پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور بہتان لگانے والوں کی سرپرستی عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور میں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی بات پھیلتی رہی اور مجھے علالت کے دوران شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مجھ پر لطف و کرم حسب معمول نہ رہا تھا۔ آپ اندر تشریف لاتے، سلام کرتے اور فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے۔ باقی مجھے اس بارے میں کچھ علم نہ تھا۔ میں کمزوری کی حالت میں اُم مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی رفع حاجت کے لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور قدیم اہل عرب کے مطابق ہی پاکیزگی کی خاطر ہم میں یہی دستور تھا۔ پس میں اور اُم مسطح بنت ابورہم جارہی تھیں تو وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں تو انہوں نے کہا: مسطح کا برا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بری بات کہی، کیا آپ اُس شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا انہوں نے کہا کہ محترم! کیا تم نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری مزید بڑھ گئی۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دیجئے میرا ارادہ اُس وقت یہ تھا کہ اُن کے سامنے اس خبر کی تصدیق کر دوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت عطا

لَمْ يُضَيِّعِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ،  
وَسَلَّ الْجَارِيَّةُ تَصَدَّقُكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ  
فِيهَا شَيْئًا يَرِيْبُكَ؟ فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا وَالَّذِي  
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتِ مِنْهَا أَمْرًا أَغْضَبُهُ عَلَيْهِمَا  
قَطْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَكْثَرِ جَارِيَّةٍ حَدِيقَةُ الشَّيْءِ، تَنَامُ  
عَنِ الْعَجِينِ، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ،  
فَاسْتَعْنَدَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْإِبْرَاهِيمِ سَلُولَ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعْنُدُنِي  
مِنْ رَجُلٍ بَلَّغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى  
أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذُكِّرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ  
إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي، فَقَامَ  
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا وَاللَّهُ  
أَعْلَمُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عَنْقَهُ،  
وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزَرَجِ أَمَرْتَنَا،  
فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ - وَهُوَ  
سَيِّدُ الْخَزَرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا  
وَلَكِنْ اخْتَبَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ - فَقَالَ: كَذَبْتُ لَعَنَهُ اللَّهُ،  
لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ  
حُضَيْرٍ فَقَالَ: كَذَبْتُ لَعَنَهُ اللَّهُ، وَاللَّهُ لَنَقْتُلَنَّكَ،  
فَأَنَّكَ مُتَافِقٌ مُجَادِلٌ عَنِ الْمُتَافِقِينَ، فَقَارَ  
الْحَيَّانِ الْأَوْسِ، وَالْخَزَرَجِ حَتَّى هَمُّوا، وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِنْدِيِّ، فَتَنَزَّلَ  
فَنَقَضَهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا  
يَزِيدُنِي دَمْعًا، وَلَا أَكْتَعِلُ بِنَوْمٍ، فَأَصْبَحَ عِنْدِي  
أَبَوَاتِي، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ  
الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ

فرمادی تو میں اپنے والدین کے پاس گئی۔ میں نے  
اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے پھر رہے ہیں؟  
فرمایا کہ بیٹی! باتوں کی پروا نہ کرو۔ خدا کی قسم، کوئی  
حسینہ ہو، خاوند بھی اُسے چاہے اور اُس کی سوکنیں ہوں تو  
اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: سُجَّانَ اللہ، لوگ ایسی  
بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے  
گزاری کہ آنسو رکتے نہ تھے اور نیند قریب نہ آتی تھی  
جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ابن  
ابوطالب اور حضرت اُسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی آنے  
میں دیر ہو گئی تھی۔ اُن سے اپنی بیوی کو بخدا کر دینے کے  
بارے میں مشورہ کرنا تھا۔ حضرت اُسامہ نے ایسا اشارہ  
کیا جو ازواجِ مطہرات سے حضور ﷺ کی محبت کا علم  
ہونے کی بنا پر تھا۔ چنانچہ حضرت اُسامہ نے عرض کی کہ  
یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ میں خدا کی قسم ہم  
اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ رہے حضرت علی بن  
ابوطالب تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ  
تعالیٰ آپ پر نہیں دشواری کرے گا اور عورتیں ان کے  
سوا بھی بہت ہیں، باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی  
پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: اے  
بریرہ! کیا تو نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے  
غضب میں ڈالے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم ہے اُس بات  
کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے  
ان میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں۔ بات  
صرف اتنی ہے کہ یہ نوعمر لڑکی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ  
آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری آکر اُسے کھا جاتی  
ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور اُس  
دن عبد اللہ بن ابی بن سلول کے مقابلے میں مدد طلب  
کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو

عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي، إِذِ اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنَتْ لَهَا، فَجَلَسْتُ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمٍ قَبْلَ فِيمَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ، قَالَتْ: فَتَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتَ بِرِيئَةً، فَسَيَبْرُئُكَ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُؤَيِّ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَاتَهُ، قَلَصَ دُمُعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لِأَبِي: أَحِبَّ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا آدِرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَحِبِّي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِمَا قَالَ: قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا آدِرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ الشَّيْءِ، لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِلَيَّ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، وَوَقَرْتُ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِلَيَّ بَرِيئَةٌ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِلَيَّ لَبْرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِلَيَّ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِي، وَاللَّهِ مَا أَجْدِي وَلَكُمْ مَثَلًا، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: (فَصَبْرٌ بَجِيلٍ، وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبْرِئَنِي اللَّهُ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا، وَلَا كَأَنْ أَحَقَرُ فِي

اُس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس شخص کا ذکر کرتے ہیں میں اُس میں بھی اچھائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے خزر جی بھائیوں سے ہے تو آپ ہمیں جو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے پس حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے جو خزر جی کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ نیک شخص تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں ابھارا اور کہنے لگے کہ تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم، تم اُسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ اس بات پر قدرت رکھتے ہو۔ پس حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم اُسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ پس اوس اور خزر جی کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور بھڑنے کو تیار ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر آئے اور انہیں چُپ کرانے لگے، حتیٰ کہ وہ چُپ ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ پھر اُس دن بھی میں روتی رہی کہ نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے اور مجھے روتے ہوئے دوراتیں اور ایک دن گزر گیا تھا، میں حتیٰ خیال کرتی تھی کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائیگا انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی

اجازت مانگی۔ میں نے اُس کو اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے دن سے لے کر آج تک میرے پاس اس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک ماہ گزر گیا تھا کہ آپ کی جانب اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے تشہد پڑھ کر فرمایا: اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔ اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اُس کی طرف تائب ہو جاؤ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے، پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو رک گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں وہ فرماتی ہیں کہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآن کریم کا زیادہ حصہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ پس میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم مجھے علم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ بات سُن لی ہے جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں سا گئی ہے اور آپ حضرات نے اُس خبر کو سچی جان لیا ہے۔ اس حالات اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں ضرور بری ہوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا آپ سے اعتراف کر لوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کر دیں گے۔ خدا کی قسم، میں اپنی اور آپ کی مثال نہیں پاتی

نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَيِّنُنِي اللَّهُ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فَمَجْلِسُهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْخَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَلَّدُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَابٍ، فَلَمَّا سُرِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا، أَنْ قَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ اخْتَدِي اللَّهَ، فَقَدْ بَرَأَتْكَ اللَّهُ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَخُذُ إِلَّا اللَّهَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ) الْآيَاتِ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحَ بْنِ أَثَّاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لَا أَتْفِقُ عَلَى مِسْطَحَ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا) إِلَى قَوْلِهِ (عَفْوَرٌ رَجِيمٌ) (البقرة: 173) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحَ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: يَا زَيْنَبُ، مَا عَلِمْتَ مَا رَأَيْتُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي، فَعَصَّهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا



فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ

مگر حضرت یوسف کے والد محترم والی جبکہ انہوں نے کہا تھا: ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پارہ ۱۲، یوسف: ۱۸) ”پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور میں اُمید رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ ہاں مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ پس خدا کی قسم آپ نے اُس جگہ سے حرکت بھی نہ کی تھی اور نہ گھروالوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہوئی جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرہ انور سے موتیوں کی طرح مبارک پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اُس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ سے صادر ہوا یعنی مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تمہیں بری فرمایا دیا ہے۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں ان کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر ادا کروں گی سوائے خدا کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے (پارہ ۱۸، النور: ۱۱) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وحی نازل فرمادی

تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو اُن کے ساتھ اپنی قرابت کے تعاون مالی کیا کرتے تھے، خدا کی قسم، اب میں کبھی مسطح کی مالی مدد نہیں دوں گا، اس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں (پارہ ۱۸، النور: ۲۲) پس حضرت ابو بکر نے کہا: کیوں نہیں، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ پس جو وظیفہ یہ مسطح کو دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش سے بھی میرے بارے میں پوچھا کرتے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کو محفوظ رکھتی ہوں، میں تو اُن میں اچھائی ہی دیکھتی ہوں۔ حضرت صدیقہ صدیقہ نے فرمایا کہ وہی میری ہم عمر تھیں لیکن اُن تقویٰ کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ فلیح، ہشام بن عروہ حضرت عائشہ سے اور عبد اللہ بن زبیر نے اسی کے مثل مروی کی ہے۔ فلیح، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن اور یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابو بکر سے اسی طرح مروی کی۔

جب ایک شخص کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے۔

ابو جلیلہ کا بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک لڑکا ملا جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہ کہیں یہ مصیبت نہ بن جائے، گویا مجھے متہم ٹھہراتے تھے۔ عریضی نے کہا کہ یہ تو نیک آدمی ہیں۔ فرمایا یہ بات ہے تو لے

16- بَابُ: إِذَا رَأَى

رَجُلٌ رَجُلًا كَفَّاهُ

وَقَالَ أَبُو جَبِيلَةَ، وَجَدْتُ مَنْبُودًا فَلَمَّا رَأَى عُمَرَ، قَالَ: عَسَى الْغَوِيُّ أَبُو سَا كَأَنَّهُ يَتَّبِعُنِي، قَالَ غَرِيفِي: إِنَّهُ رَجُلٌ صَاحِحٌ، قَالَ: كَذَّاءُ أَذْهَبَ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ



جاؤ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہی متعدد بار فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اُس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اُس کے بارے میں کچھ جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے  
جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے

برید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اُس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

بچوں کا بالغ ہونا اور اُن کی گواہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں (پارہ ۱۸، النور: ۵۹)“ اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہونا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال تھی اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقِي صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقِي صَاحِبِكَ مَرَارًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُرَى عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ

17- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ

فِي الْمَدْحِ، وَلِيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ، فَقَالَ: أَهْلَكُكُمْ - أَوْ قَطَعُكُمْ - ظَهَرَ الرَّجُلُ

18- بَابُ بُلُوغِ الصَّبِيَّانِ وَشَهَادَتِهِمَا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمْ الْحُلُمَ، فَلْيَسْتَأْذِنُوا) (النور: 59) وَقَالَ مُغِيرَةُ: اخْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاللَّائِي يَدُسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ)

2662- انظر الحديث: 6162، 6061، صحيح مسلم: 7427، 7426، سنن ابو داود: 4805، سنن ابن ماجه: 3744

2663- انظر الحديث: 6060، صحيح مسلم: 7429

ارشاد ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیس (پارہ ۲۸، الطلاق: ۴)“ حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس سال کی عمر میں نانی یاد دی ہو گئی تھی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور غزوہ اُحد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی پھر میں نے اپنے آپ کو غزوہ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا، تو مجھے اجازت عطا فرمادی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عمال کے لیے لکھ بھیجا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اُسے فوج میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اُن تک نبی کریم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟

(الطلاق: 4) إِلَى قَوْلِهِ (أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)  
(الطلاق: 4) وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: أَخَذْتُ  
جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِهَذَا أَحَدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً

2664- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
نَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ  
أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجْزِئْهُ ثُمَّ  
عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً،  
فَاجَازَنِي، قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ:  
إِنَّ هَذَا لَحَدُّ بَيْنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَكُتِبَ إِلَى  
عَمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا الْبَيْنَ بِلَغِ خَمْسِ عَشْرَةَ

2665 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ  
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ  
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

19- بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعَى: هَلْ  
لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس قسم میں جھوٹا ہوتا کہ اُس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ تو میرے بارے میں ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں تنازعہ تھا۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔“

### اموال اور حدود میں

### قسم مدعی علیہ پر ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اُس کی قسم ہوگی۔ قتیبہ، سفیان، ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ابوالزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں بات کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

2667 و 2666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَفِيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، قَالَ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَعَلَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَاكَ بَيِّنَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

### 20- بَابُ: الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

### فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ، كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعَى، فَقُلْتُ: قَالَ اللَّهُ

ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے (پارہ ۱۳، البقرہ: ۲۸۲) میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اس بات کی کیا حاجت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلانے؟ اصد دوسری عورت کو یاد دلانے کا کیا بنایا جائے گا؟

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

### جھوٹی قسم کا وبال

ابوداؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال کھا جانے کے لیے قسم اٹھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پارہ ۱۳، آل عمران: ۷۷) پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبد الرحمن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ پس ہم نے بیان کر دیا جو انہوں نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ

تَعَالَى: (وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى) ، قُلْتُ: إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَتَمِيمٍ الْمُدْعَى، فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَضُنُّ بِذِكْرِ هَذِهِ الْأُخْرَى

2668- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

000- باب

2670 و 2669- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَا لَا لَهِيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، ثُمَّ أُنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: (لَا الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ) (آل عمران: 77) إِلَى (عَذَابٍ أَلِيمٍ) (آل عمران: 77) ، ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثَنَا بِمَا قَالَ: فَقَالَ صَدَقَ، لَفِيَ أَنْزَلْتُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ، فَأَخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ إِذَا يَخْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

2668- راجع الحديث: 2514, 1514

2669, 2670- راجع الحديث: 2357, 2356

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ  
لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، فَأَكْزَلَ اللَّهُ  
تَضَدِّيقَ ذَلِكَ ثُمَّ افْتَرَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ

سچ کہا، یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی کہ میرے اور  
ایک شخص درمیان کسی چیز پر تنازعہ تھا تو ہم اپنے  
جھگڑے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے  
گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم  
کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ اُسے تو قسم کھانے میں  
کوئی جھجک نہ ہوگی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا  
کہ جو قسم کھا کر اپنے آپ کو مال کا حقدار بنائے اور وہ  
اُس قسم میں جھوٹا ہو، تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے  
گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات  
کی تصدیق فرمائی اور پھر اس آیت کو پڑھا۔

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو  
گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے  
بھاگ دوڑ کرنا اُس پر ہے

عمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے مروی کی ہے کہ بلال بن امیہ نے نبی کریم ﷺ  
کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ تہمت  
لگائی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو  
یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس نے عرض  
کی کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی  
کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے  
لیے جائے؟ آپ متواتر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش  
کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان  
کی حدیث بیان فرمائی۔

عصر کے بعد قسم کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

21- بَابُ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ،

فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ،

وَيَنْظِلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

2671- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ، عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ  
أَمْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ  
ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا  
رَأَى أَحَدُنَا عَلَى أَمْرَأَتِهِ رَجُلًا، يَنْظِلِقُ يَلْتَمِسُ  
الْبَيِّنَةَ، فَيَجْعَلُ يَقُولُ: الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ  
فَذَكَرَ حَدِيثَ اللَّعَانِ

22- بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ

2672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

2671- انظر الحديث: 5307, 4747، سنن ابوداؤد: 2254، سنن ترمذی: 3179، سنن ابن ماجہ: 2076

2672- انظر الحديث: 2358، صحيح مسلم: 294، سنن ابوداؤد: 3475، سنن نسائی: 4474

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرمائے، نہ اُن کی طرف دیکھے اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اضافی پانی ہو اور وہ اُس کی مسافروں کے لیے ممانعت کر دے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اُسے دیتا ہے تو یہ وعدے پر قائم رہتا ہے ورنہ اُسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اُسے اتنی قیمت میں مل رہی ہے تاکہ وہ اُس خریدے۔

مدعی علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لے جائے اور اُسے دوسری نہیں لے جانا چاہیے

مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس کی اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کو خاص نہیں فرمایا ہے۔

ابو وائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ایسی قسم کھائے کہ اُس کے ذریعے کسی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

جَرِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ، يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسُلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا كَذًا وَكَذَا فَآخَذَهَا"

23- بَابُ يَخْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ، وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ

قَطِي مَرْوَانَ بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ: أَخْلِفْ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَخْلِفُ وَآبَى أَنْ يَخْلِفَ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يُخَصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ"

2673- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالًا، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ



## 24- بَابُ إِذَا تَسَارَعَ

## قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ

2674- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمِ الْيَمِينِ، فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسَهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَخْلِفُ

## 25- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ

الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا)

(آل عمران: 77)

2675 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَقَامَ رَجُلٌ بِلَعْنَتِهِ، فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ آعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا، فَتَزَلَّتْ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: النَّاجِشُ أَكَلُ رَبِّهَا حَائِرٌ

2676 و 2677 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَفَ

## جب قسم کھانے میں لوگ ایک

## دوسرے پر سبقت کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ ایک دوسرے پر جلدی کرنے لگے لہذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون اُن میں سے قسم کھائے گا۔

## جو اللہ کے عہد

اور اپنی قسموں کے

بدلے ذلیل دام

لیتے ہیں

ابو اسماعیل سکسکی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے بازو میں اپنا سامان لگایا اور اُس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اُس نے اتنے کی لی ہے حالانکہ اتنے کی لی نہ تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”پیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔“ حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ دلالی کھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہضم کر جائے یا یہ فرمایا کہ اپنے بھائی کا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا

2674- سنن ابوداؤد: 3617

2675- راجع الحديث: 2088

2676, 2677- راجع الحديث: 2357, 2356

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی: ”بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں“ (۷۷) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبد اللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ میں نے عرض کر دیا کہ یہ کچھ۔ فرمایا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔

### قسم کس طرح لی جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔“ نیز ارشاد ہے: ”پھر اے محبوب! تمہارے حضور ﷺ حاضر ہوں، اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل محبت ہی تھا۔“ کہا جاتا ہے باللہ و تآللہ واللہ واللہ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پیچھے سے آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض کی کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ

عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْطَعَ مَالَ رَجُلٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ "وَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ: (لَا الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) - الْآيَةُ إِلَى قَوْلِهِ: - (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)، فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فِيْ أَثَرِيْ

### 26- بَابُ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

قَالَ تَعَالَى: (يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ) (التوبة: 62)، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ثُمَّ جَاءُوكَ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا)، (وَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِيَّاهُمْ لِمَنْكُمُ) (التوبة: 56) وَ (يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضَوْكُمْ) (التوبة: 62)، (فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتَيْهِمَا) (البائدة: 107) يُقَالُ بِاللَّهِ وَتَأَلَّى وَوَاللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَخْلَفُ بِغَيْرِ اللَّهِ

2678- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہ میں اس میں زیادتی کروں گا اور نہ ان میں سے کم گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔

### جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو اچھے طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شریح کا قول ہے کہ سچی گواہی قبول کئے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ حقدار ہے۔

حضرت اہم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے پاس جمع ہوتے ہو تو شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ مستعد ہو، لہذا اُس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے

وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ، فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

2679- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، قَالَ: ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ خَالِفًا، فَلْيُخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيُضْمَتْ

### 27- بَابُ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ

#### بَعْدَ الْيَمِينِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَحْنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُوسٌ وَابْرَاهِيمُ، وَشَرِيحٌ: الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

2680- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَحْنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ بَحْتِ أَخِيهِ شَيْئًا، يَقُولُ: فَإِنَّمَا أَقْطَعُ

لَهُ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذُهَا"

رہا ہوں گا۔

## 28- بَابُ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ

وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ) (مريم: 54) وَقَطَّى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ وَقَالَ الْبُسُورِيُّ بْنُ حَزْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صَهْرًا لَهُ، قَالَ: وَعَدَنِي فَوَفَى لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعٍ

## جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخزومہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

## 2681- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْرَةَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، أَنَّ هِرْقَلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَرَعَمْتُ: أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقِ، وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيِّ

عبد اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ ہر قل نے اُن سے کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز، سچ بولنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اُس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

## 2682- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا أَوْثَمَنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ"

نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اُس کے حوالے کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ

## 2683- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

2681- راجع الحديث: 51,7

2682- راجع الحديث: 33

2683- راجع الحديث: 2296

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا تو حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علامہ بن الحضری کے پاس سے مال آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم ﷺ پر قرض ہو یا جس سے حضور ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال لوگوں کا چنانچہ انہوں نے تین دفعہ اپنے ہاتھ پھیلانے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کون سی مدت پوری کی تھی؟ مجھے تو علم نہیں حتیٰ کہ علامہ عرب کی خدمت میں پہنچ کر اُن سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے طویل اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے

بارے میں نہ پوچھا جائے

شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے متعلق جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: تو ہم نے اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک پیر اور بغض ڈال دیا (پارہ ۶، المائدہ: ۱۳) حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ

هَشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبْلُهُ عِدَّةٌ، فَلْيَأْتِنَا، قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدَيَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ.

2684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ،

أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُبَّانٍ، عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ أَيْ الْأَجَلَيْنِ قَطْعِي مُوسَى، قُلْتُ: لَا أَذْرِي، حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلُهُ، فَقَدِمْتُ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَطْعِي أَكْثَرَهُمَا، وَأَظْيِرْهُمَا إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ

29- بَابُ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ

الشَّهَادَةِ وَغَيْرَهَا

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَأَعْرِضْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ) (البائدة: 14) وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَلِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ) (البقرة: 136) الْآيَةَ"



مکذیب بلکہ یوں کہو ترجمہ کنز الایمان: کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پارہ ۱۱، البقرة: ۱۳۶)۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے میں تبدیلی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل دیا اور کہا کہ یہی اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اُن کے ذریعے ذلیل پونجی خریدیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اُس میں تمہیں اُن سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز اُن میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اُس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

### دشواری میں قرعہ ڈالنا

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷) حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم بہاؤ میں رُکا رہا۔ پس حضرت زکریا نے اُن کی پرورش فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۴۱)۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں سے قسم

2685 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ، تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبَّ، وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، فَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَفَلَا يَنْهَاكُمُ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ، وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ"

### 30- بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمَشِكَلَاتِ

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (أَذِيلُقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ) (آل عمران: 44) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اِقْتَرَعُوا فَجَرَتْ الْأَقْلَامُ مَعَ الْحَزِيَّةِ، وَعَالَ قَلَمُ زَكْرِيَّا الْحَزِيَّةَ، فَكَفَّلَهَا زَكْرِيَّا وَقَوْلِهِ: (فَسَاهَمَ) (الصافات: 141): اقْتَرَعَ، (فَكَانَ مِنَ الْمُنْخَضِينَ) (الصافات: 141): مِنَ الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينِ"



فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسَهَّمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَخْلُفُ"

کے لیے فرمایا تو اُن میں سے ہر ایک سبقت کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے گا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کشتی کے بارے میں قرعہ ڈالا تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو انہوں نے اسے مشقت شمار کرتے ہوئے ایک بولہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں ایک آدمی سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میرے سبب سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

زہری نے زید بن خارجہ انصاری سے مروی کی ہے کہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا جو اُن کی رشتہ کی عورتوں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے بارے میں قرعہ ڈالا گیا کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے حتیٰ کہ جب اُن کی وفات

2686 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْمُنْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ، وَالْوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَمْزُونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا، فَتَأَذُّوا بِهِ، فَأَخَذَ فَأَسَا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ، قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ انْجَوُوهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ

2687 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ - أُمْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ - قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتْ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أُمُّ الْعَلَاءِ: فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَاشْتَكَى، فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تَوَلَّى وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ، دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا السَّائِبُ، فَشَهِدَنِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُنْدِرُكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟، فَقُلْتُ: لَا أُخْرِى بِأَبِي أَلَيْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا عُمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهُ الْيَقِينُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللَّهُ مَا أُخْرِى وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا، وَأُخْرِئَنِي ذَلِكَ، قَالَتْ: فَنِمْتُ، فَأَرَيْتُ لِعُمَانٍ عَيْنًا تَجْرِي، فُحِثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَلِكَ عَمَلُهُ

ہوگئی تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا انہیں کفن دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے میں نے کہا کہ اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ پس نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر کرم فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم، عثمان کی تو وفات ہوگئی اور میں اُن کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن میں بھی خود سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس حادثہ سے مجھ رنج پہنچا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں سوگئی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے ایک چشمہ دیکھا جو جاری ہے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا تو فرمایا کہ یہ اُن کا عمل ہے۔

غزوہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے۔ پس جس کا اُن میں سے نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر زوجہ کے لیے ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم ﷺ کو دے رکھی تھی اور اس سے اُن کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی رضا مندی حاصل کرنا تھا۔

2688 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2689 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّغَبِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی طریقہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی اگر انہیں علم ہوتا کہ نماز کے لیے پہلے آنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر جلدی کرتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کتنا ثواب ہے تو اُن میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھنٹوں کے بل جانا پڑتا۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## صَلَح کا بیان

لوگوں کے درمیان صلح

کروانے کے بارے میں

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے (پارہ ۵، البقرة: ۱۱۳) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لڑائی کی جگہوں پر جانا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں تنازعہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اپنے چند صحابہ کو لے کر اُن کی طرف تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم ﷺ ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آگئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی چونکہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو انہوں نے حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ نبی کریم ﷺ کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابوبکر آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ آگئے اور آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آکھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں، حتیٰ کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 53- كِتَابُ الصَّلَاحِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ

النَّاسِ "إِذَا تَفَاسَدُوا،

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: (لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ، فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)، وَخُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ"

2690- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أَنَسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ خَضِرَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوُمَّ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ.

حضرت ابو بکر نماز میں ادھر ادھر دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے دیکھا تو نبی کریم ﷺ اُن کے پیچھے تھے چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انہیں اسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابو بکر نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر اٹے پاؤں پیچھے آگئے، حتیٰ کہ صف میں آئے اور نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جب نماز میں کوئی بات آجائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو اسے سُنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابو بکر! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا؟ عرض کی کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے۔ پس نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر اُس کی جانب روانہ ہو گئے اور کتنے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دیئے اور وہ زمین شور تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اُس کے نزدیک پہنچے تو اُس نے کہا کہ دُور رہیے۔ خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبونی نے مجھے ازیت پہنچائی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی بو تم سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ عبد اللہ کی قوم کا ایک شخص اس پر مشعل اٹھا اور دونوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی۔ پھر دونوں کے ساتھی اُن

فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا تَلَبَّكُمُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ تَلَبَّهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا التَّفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ"، فَقَالَ: "مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

2691- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبِي، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي، فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا، فَأَنْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِيغَةٌ، فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللَّهِ لَقَدْ أَذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللَّهِ لِحِمَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظْيَبُ رِيحًا مِنْكَ، فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَشَتَبَهُ، فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ،



کی حمایت میں اشتعال میں آگئے اور وہ ڈنڈوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات: ۹)۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے

حمید بن عبد الرحمن کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ اُس کی نیت اچھی ہے، یادہ اچھی بات کہتا ہے۔

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ صلح کرائیں

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اہل قبا آپس میں جھگڑنے لگے، حتیٰ کہ ایک دوسرے پر پتھر برسانے لگے۔ پس رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ اُن میں صلح کرائیں۔

ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ

فَبَلَّغْنَا آيَاتَهَا أَنْزَلْنَا: (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا) (الحجرات: ۹)

2- بَابُ: لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

2692 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلثُومٍ بِنْتُ عَقْبَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا

3- بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ:

ادْهَبُوا إِنَّا نَصْلِحُ

2693 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ، وَاسْتَحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: ادْهَبُوا إِنَّا نَصْلِحُ بَيْنَهُمْ

4- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَنْ يَصْالِحَا)

## دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پارہ ۵، النساء: ۱۲۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر وہ شخص اپنی بیوی میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی تکبر و غرور وغیرہ اور اُسے جدا کرنا چاہے تو عورت اُس سے کہتی ہو اور جو میری چیز آپ چاہیں تقسیم کر دیں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اگر دونوں رضا مند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو  
ایسی صلح مردود ہے

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اُس کے مخالف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ سچ کہا، ہمارے مابین اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور لونڈی کی صورت میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو

## بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ

2694- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128)، قَالَتْ: هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُحِبُّهُ، كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ، فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا، فَتَقُولُ: أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتُ، قَالَتْ: فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا

## 5- بَابُ إِذَا اضْطَلَحُوا عَلَى صُلْحٍ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ

2695 و 2696- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْجَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَقَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمَائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قِضَيْنَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا

الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدُّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَنْتَيْسُ لِرَجُلٍ فَأَغْدُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا، فَارْجُحْهَا، فَعَدَا عَلَيْهَا أَنْتَيْسُ فَرَجَحَهَا

سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی ہوگی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اے اُنیس! تم کل اس آدمی کی بیوی کے پاس جانا اور اُسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ دوسرے دن حضرت اُنیس اُس کے پاس گئے اور اُسے سنگسار کر دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی جدید بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ رد ہے۔ اسے عبد اللہ بن جعفر مخزومی اور عبد الواحد بن عون نے سعد بن ابراہیم سے مروی کیا ہے۔

2697 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَغْرَمِيُّ، وَعَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے

6- بَابُ: كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا: مَا صَاحَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ، وَفُلَانُ بْنُ فَلَانٍ، وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے اُن کے درمیان صلح نامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ تو مشرکوں نے کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نہ لکھو۔ اگر

2698 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: لَمَّا صَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحَدِيثِ، كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَهُمْ كِتَابًا،

آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے؟ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسے مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اسے کس طرح مٹا سکتا ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور اُن سے اس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور اُن کے صحابہ تین روز کے لیے (مکہ مکرمہ میں) داخل ہو سکتے ہیں اور اُس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ پس اُن سے پوچھا گیا کہ جُلُبَّانُ السِّلَاحِ کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ چمڑے کا تھیلہ اور جو اُس میں ہو۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرے کا قصد فرمایا تو آپ کے مکہ مکرمہ میں داخلے سے اہل مکہ رکاوٹ بنے حتیٰ کہ اُن کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ اُس میں صرف تین روز ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد نے فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے نہیں مانتے کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبد اللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو مٹا دو۔ عرض کی کہ کس طرح؟ خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے معاہدے کو لے لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلے میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کوئی آدمی ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان

فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ الْمُسِيرُ كُونَ: لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، لَوْ كُنْتُ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اُحْمُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَحْمَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَصَاحِحُهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ، فَسَأَلُوهُ مَا جُلْبَانِ السِّلَاحِ، فَقَالَ: الْقِرَابُ بِمَافِيهِ

2699 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: لَا نَقْرُؤُهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ، لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: اُحْمُ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَفْخُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ، إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَطَى الْأَجَلَ، اتَّوَا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ

کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے اور متعین مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو گئی ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نکل آئے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی اُسے چچا، اُسے چچا! کہتی ہوئی پیچھے آ رہی تھی۔ تو حضرت علی نے لے کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو انہوں نے اُسے سواری پر بٹھالیا۔ اُس کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر میں تنازعہ ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ مستحق ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میری بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ یہ میری بیٹی ہے پس نبی کریم ﷺ نے اُس کا خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر کے لیے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مماثلت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہمارے مددگار ہو۔

مشرکین سے صلح

اس بارے میں حضرت ابوسفیان سے مروی ہے۔ حضرت عوف بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ پھر تمہارے اور بنی صفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو جائے گی اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور ﷺ سے مروی کی۔

عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ: يَا عَمِّ يَا عَمِّ، فَتَنَّا وَلَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: ذُوْنِكَ ابْنَةُ عَمِّكَ، حَمَلَتْهَا، فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيُّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْيَى، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أُمِّي، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا، وَقَالَ: الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِثْلِي وَأَنَا مِثْلُكَ، وَقَالَ لَجَعْفَرٍ: أَشَبَّهْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي، وَقَالَ لَزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

## 7- بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

فِيهِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَكُونُ هَذِهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حَنْيَفٍ، وَأَسْمَاءُ، وَالْمِسُورُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



2700 - وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ رَدَّاهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَزِدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يُحْجِلُ فِي قُبُودِهِ، فَرَدَّاهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "لَمْ يَزِدُّكُمْ مَوْمِلٌ، عَنْ سُفْيَانَ: أَبَا جَنْدَلٍ، وَقَالَ: إِلَّا بِجُلْبِ السِّلَاحِ"

2701 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ

بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَتَحَرَ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَاحِحُهُمْ، فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

2702 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا

موسى بن مسعود، سفیان بن سعید، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین سے جو آئے گا اُسے اُن کی جانب واپس لوٹایا جائے اور مسلمانوں میں سے جو آئے گا اُسے لوٹایا نہیں جائے گا اور مکہ مکرمہ میں آئندہ سال داخل ہو گئے، اُس میں تین دن ٹھہر کر و گئے اور اُس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ہتھیاروں کو تھیلے میں ڈال کر، جیسے تلوار، کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑ کھڑاتے ہوئے آگئے تو انہیں اُن کی جانب واپس لوٹایا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ موئل نے سفیان سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور اَلَا بِجُلْبِ السِّلَاحِ کہا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے قصد سے نکلے تو کفار قریش اُن کے اور بیت اللہ کے درمیان مان ہو گئے، تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی، سرمنڈوا لیا اور اُن کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلوار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اُس میں قیام نہیں گے مگر جتنے دن کفار چاہیں۔ چنانچہ اگلے سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق اُس کے اندر داخل ہوئے۔ جب تین دن گزر گئے تو انہیں نے چلے جانے کے لیے کہا لہذا چلے آئے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن حشمہ رضی اللہ

2700 - انظر الحديث: 1781

2701 - انظر الحديث: 4252

2702 - انظر الحديث: 7192, 6898, 6143, 3173، صحيح مسلم: 4318, 4319, 4320، سنن

ابوداؤد: 4520, 4521, 4523، سنن ترمذی: 1422، سنن نسائی: 4724, 4725, 4733، سنن ابن

ماجہ: 2677

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محبہ بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے اور ان کے ساتھ صلح تھی۔

### دیت میں صلح کرنا

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا۔ یہ معافی کے عرض گزار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کہتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ اُسے سچا کر دیتا ہے۔ فزاری، حمید، حضرت انس۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے۔

حضور ﷺ نے امام حسن بن علی کے

بارے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے

اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے

دو عظیم گروہوں میں صلح کروادے گا

اور ارشادِ ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تو ان

يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، وَمُحَبِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بِنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ

### 8- بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

2703 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَنَّ أَنْسًا، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيْعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّظْرِ كَسَرَتْ ثِيَابَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْضَ، وَطَلَبُوا الْعَفْوَ، فَأَبَوْا، فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّظْرِ: أَتُكْسِرُ ثِيَابَ الرُّبَيْعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا تُكْسِرُ ثِيَابَهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ، فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَّوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ زَادَ الْفَرَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ

### 9- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ

يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)

(الحجرات: 9)

میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات: ۹)۔

2704 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: اسْتَقْبَلُ وَاللَّهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكِتَابَيْ أَمْثَالِ الْجَبَالِ، فَقَالَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كِتَابَيْ لَا تُؤَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهُ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَمَى عُمَرُو بْنُ قَتْلٍ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ، وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضِعْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَأَعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولَا لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتِيَاهُ، فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا، وَقَالَا لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَائَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا، قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ"

ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑ کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں اُن کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اُس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مد مقابل کا قلع قمع نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ اُن دونوں میں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے اُن کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے ان کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا؟ لہذا اُن کی جانب سے قریش کے بنو عبد شمس سے دو شخص عبدالرحمن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز بھیجے۔ پس اُن سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور انہیں صلح پر رضامند کرو اور اُن سے بات چیت کر کے اس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے، ان کے پاس پہنچے اور بات چیت کر کے صلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ اُمت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے اور چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے لیے فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس انہوں نے اُس سے صلح کر لی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی اُن کے پہلو

میں تھے چنانچہ حضور ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن کا حضرت ابو بکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، آواز بہت اونچی تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ اُن کی جانب نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اُسے دیتا ہوں۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ اُن کا کچھ قرض عبد اللہ بن ابو حدرداسلمی پر تھا جب یہ انہیں ملے تو انہوں نے انہیں الزام دیا حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں۔ پس نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں

10- بَاب: هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

2705 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ،

قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةِ أَصْوَاتِهِمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ، وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّنَ الْمُتَأَلَّى عَلَى اللَّهِ، لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَهُ أَثَى ذَلِكَ أَحَبُّ

2706 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ، فَلَقِيَهُ، فَلَزَمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ:



نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے

اور انصاف کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔

امام صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کرے  
تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے

غزوہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زبیر! تم پانی پلاؤ، پھر اپنے پڑوسی کی جانب بھیج دو۔ پس انصاری نے ناراض ہو کر کہا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر گیا اور فرمایا کہ پانی پلا لینا اور پھر روک لینا اور پھر روک لینا، حتیٰ کہ منڈیروں تک بھر ہو جائے پس اس مرتبہ اور پہلے رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر کو پورا حق دلوا دیا اور پہلے رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر کو ایثار کا حکم دیا تھا، جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔

الْيَصْفَ، فَأَخَذَ يَصْفَ مَا لَهُ عَلَيْهِ، وَتَرَكَ يَصْفًا

11- بَابُ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ

النَّاسِ، وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

2707- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْبَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَاطِمٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَغْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ

12- بَابُ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصَّلَاحِ

فَأَبَى، حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ

2708- حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الزُّبَيْرَ، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ، كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كَلَاهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أُرْسِلْ إِلَى جَارِكَ، فَعَصَبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ، فَتَلَكَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ أَحْبَسَ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَنْدَ، فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْتِدَ حَقَّةٍ لِلزُّبَيْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيِ سَعَةِ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ، فَلَمَّا أَحْفَظَ



جب انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زبیر کو اُن کا پورا حق دلوا دیا۔ غروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے: ”تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے ٹھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔“ (النساء: ۶۵)

### قرض خواہوں اور میراث

والوں میں صلح کرانا اور

اندازے سے دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اگر دو دیکوں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر فیصلہ کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا دیوالیہ ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے وفات پائی اور اُن پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ لگا ہوا پھل لے لیں تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ انہیں قرض کے برابر نظر نہ آیا۔ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم پھل توڑ کر کھلیاں میں رکھنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اُس پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس میں نے انہیں پورا حق دیا

الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ مَا أَحْسَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65) الْآيَةَ

### 13- بَابُ الصَّلَحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ

وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ

وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ، فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا، فَإِنْ تَوَيَّ أَحَدُهُمَا لَمْ يَزِجْ عَلَى صَاحِبِهِ

2709- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَوَيَّ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الثَّمَرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا وَلَمْ يَزُوا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ أَذْنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ غُرَمَاءَكَ، فَأَوْفِهِمْ، فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَّلَ

کہ اُن کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا بلکہ میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ سق کھجوریں باقی بچ رہیں جن میں سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ ﷺ سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ جاکر ابو بکر و عمر کو بھی بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اُسی وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی تھی کہ جلد یہی ہوگا۔ ہشام، وہب نے حضرت جابر سے نماز عصر مروی کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نماز عصر مروی کی ہے اور حضرت ابو بکر اور ہنسی کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والد ماجد نے تیس سق قرضہ چھوڑا تھا ابن اسحاق، وہب نے حضرت جابر سے نماز ظہر مروی کی ہے۔

### قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا

عبداللہ بن ابوکعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابن حدرود سے مسجد میں قرض کا تقاضہ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اُن پر تھا۔ پس اُن دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، حتیٰ رسول اللہ ﷺ نے اُسے سنا اور آپ در دولت میں رونق افروز تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس باہر تشریف لے آئے، حتیٰ کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پس کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دست مبارک سے ارشاد فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور ادا کر دو۔

ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَسُقَا سَبْعَةَ عَجُوَّةٍ وَسِتَّةَ لَوْنٍ - أَوْ سِتَّةَ عَجُوَّةٍ وَسَبْعَةَ لَوْنٍ - فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ، فَقَالَ: أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَأَخْبَرَهُمَا فَقَالَا: لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذَلِكَ، وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِيكَ، وَقَالَ: وَتَرَكْتُ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسُقَا دَيْنًا، وَقَالَ ابْنُ اسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ صَلَاةُ الظُّهْرِ

### 14- بَابُ الصَّلْحِ بِالْأَدْنَى وَالْعَيْنِ

2710 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاعَضَى ابْنُ أَبِي حَدَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا، حَتَّى كَشَفَ بَجْفِ حُجْرَتِهِ، فَتَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَقَالَ يَا كَعْبُ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ صَبَحَ الشُّطْرَ، فَقَالَ كَعْبُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ فَاظْضِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## شروطوں کا بیان

اسلام، احکام اور تجارت میں  
کون سی شرطیں جائز ہیں

عروہ بن زبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے مروی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ جس دن سہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھوایا اور سہیل بن عمرو نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اُسے ہماری جانب واپس لوٹنا ہوگا اور ہمارے اور اُس کے درمیان منع نہیں ہوگے مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزر رہی تھی اور وہ ناراض ہوئے اور سہیل نے اس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسی وجہ سے اُس دن حضرت ابو جندل کو اُس کے باپ سہیل بن عمرو کی جانب واپس لوٹا دیا تھا اور آدمیوں میں سے اس مدت کے اندر کوئی نہیں آیا مگر اُسے لوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں اور حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی انہیں میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جانب آئیں اور وہ نوجوان تھیں۔ پس اُن کے اہل آئے اور نبی کریم ﷺ سے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں اُن کی جانب نہیں لوٹایا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 54- کتاب الشروط

1- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ

فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

2711, 2712 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ،

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ وَآبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذَلِكَ، فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ، فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بِنْتِ أَبِي مَعِيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُزَجِّعَهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يُزَجِّعَهَا إِلَيْهِمْ، لِمَا أُنْزِلَ اللَّهُ فِيهِمْ: (إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَامْتَحِنُوهُنَّ) اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيهِمْ (الممتحنة):

(10) إِلَى قَوْلِهِ: (وَلَا هُمْ يَحْلُونَ لَهُنَّ) (المتحنة: 10).

2713 - قَالَ عُرْوَةُ: فَأُخْبِرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَّابٌ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ) (المتحنة: 10) إِلَى (عَفْوٌ رَحِيمٌ) (البقرة: 173). قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ بَايَعْتُكَ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ

2714 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشْتَرْتُ عَلَى: وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

2715 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

2- بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرِتْ

وَلَمْ يَشْتَرِ الشَّمْرَةَ

2716 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

آئیں تو اُن کا امتحان لے لیا کرو اور اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے سبب اُن کا امتحان لیا کرتے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اُن سے اس شرط کا اقرار لیا جاتا اور رسول اللہ ﷺ زبانی کلامی اُس سے فرما دیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے بوقت بیعت ہر گز کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا اور انہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کئی شرطوں پر بیعت کیا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان خیر خواہ رہوں۔

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد

کھجور کا درخت بیچے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

2713 - انظر الحديث: 7214, 5288, 4891, 4182, 2733 راجع الحديث: 2711

2714 - راجع الحديث: 58, 57

2715 - راجع الحديث: 57

2716 - راجع الحديث: 2204, 2203

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اُس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاعَ تَخْلًا قَدْ أُبْرِثَ، فَفَسَّرَ بِهَا الْبَائِعُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ

### 3- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبُيُوعِ

2717- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ، فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ، فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: ابْتَاعِي، فَأَعْتَقِي، فَيَأْتِيَا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

بیع میں شرائط رکھنا

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُن کے پاس بریرہ اپنی مکاتبت میں معاونت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کر لیں لیکن تیری ولاء ہماری لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

### 4- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ

#### ظَهَرَ الدَّابَّةَ إِلَى مَكَانٍ

#### مُسَمًّى جَاَزَ

2718- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَغْيَا، فَمَرَّ

جب فروخت کرنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ

2717- راجع الحديث: 2561

2718- راجع الحديث: 443، صحيح مسلم: 4078، 4077، 3627، سنن نسائي: 4653، 4655، سنن ابن

ماجه: 2205

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ  
 فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ بِسَيْرٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِغَيْبِهِ  
 بِوَقِيَّةٍ، قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: بِغَيْبِهِ بِوَقِيَّةٍ، فَبِعْتُهُ،  
 فَاسْتَعْنَيْتُ حُمَلَاءَهُ إِلَى أَهْلِي، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ  
 بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلِي  
 إِثْرِي، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَخُذَ جَمَلِكَ، فَخُذْ جَمَلَكَ  
 ذَلِكَ، فَهُوَ مَالُكَ، قَالَ شُعْبَةُ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ  
 عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَقَالَ إِسْحَاقُ:  
 عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ: فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ  
 ظَهْرِهِ، حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ، وَقَالَ عَطَاءٌ، وَغَيْرُهُ:  
 لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،  
 عَنْ جَابِرٍ: شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَقَالَ زَيْدُ  
 بْنُ أَسْلَمَ: عَنْ جَابِرٍ: وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ،  
 وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرَنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى  
 الْمَدِينَةِ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ:  
 تَبْلُغَ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، وَابْنُ  
 إِسْحَاقَ: عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ، وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ،  
 عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ  
 جَابِرٍ: أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَائِيرَ، وَهَذَا يَكُونُ وَقِيَّةً  
 عَلَى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ  
 الثَّمَنَ، مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنُ  
 الْمُثَنَّى، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ،  
 عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: وَقِيَّةٌ كَهَبٍ، وَقَالَ أَبُو  
 إِسْحَاقَ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: بِمِائَتَيْنِ دِرْهَمَ،  
 وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ،  
 عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ ثَبُوكَ، أَخْبَبَهُ قَالَ:

گزرے، اُسے مارا، پھر اُس کے لیے دُعا کی تو وہ ایسا  
 تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اسے ایک  
 وقیہ میں فروخت کرتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر  
 فرمایا کہ ایک اوقیہ میں فروخت ہو؟ پس میں نے اُسے  
 فروخت کر دیا اور اپنے گھروالوں تک اُس پر سوار ہو کر  
 پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں  
 اُونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما  
 دی۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو آپ نے میرے پیچھے  
 ایک شخص بلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اُونٹ  
 نہیں لیتے، لہذا اپنا اُونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال  
 ہے۔ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے مروی کرتے  
 ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی پیٹھ پر مجھے مدینہ  
 منورہ تک اجازت دی۔ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے  
 مروی کی ہے کہ پھر میں نے اُس کو فروخت کر دیا، اس  
 شرط پر کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سوار ہوں  
 گا۔ عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ  
 مدینہ منورہ تک ہے۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے  
 مروی کی کہ واپس پہنچنے تک اس کی پیٹھ تمہارے لیے  
 ہے۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی کہ تم مدینہ  
 منورہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرو۔ اعش، سالم،  
 حضرت جابر سے مروی کی کہ اس پر تم اپنے گھروالوں  
 تک پہنچو۔ عبید اللہ اور ابن اسحاق، وہب، حضرت جابر  
 نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اُسے ایک اوقیہ میں  
 خرید لیا۔ اسی طرح زید بن اسلم نے حضرت جابر سے  
 مروی کی ہے۔ ابن جریج اور عطاء وغیرہ نے حضرت  
 جابر سے مروی کی کہ آپ نے مجھ سے اُسے چار دینار  
 میں خرید لیا اور یہ دینار کے حساب سے ایک اوقیہ کے  
 برابر ہے جبکہ ایک دینار دس درہم کا ہو۔ مغیرہ، شعبہ،

حضرت جابر۔ اس مروی میں قیمت مذکور نہیں اور ابن  
المسکندر اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی۔  
اعمش، سالم نے حضرت جابر سے مروی کی کہ ایک اوقیہ  
سونا۔ ابواسحاق، سالم، حضرت جابر کی مروی میں دو سو  
درہم ہیں۔ داؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم، حضرت  
جابر فرماتے ہیں کہ اُسے مجھ سے تہوک کے راستے میں  
خریدا۔ شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ  
روایتوں میں ہے۔ اسی طرح شرط لگانا بھی زیادہ  
روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی یہی  
ہے، یہ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا۔

### معاملات میں شرائط کرنا

اعرج سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں  
عرض کی کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان  
کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے انکار فرما  
دیا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا کہ آپ محنت کی ذمہ  
داری لے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک  
کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا: ہمیں آپ کی بات  
قبول ہے۔

نافع سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو  
زمین دی کہ اُس میں کام اور کھیتی باڑی کریں، جس کے  
بدلہ پیداوار کا نصف حصہ اُن کے لیے ہوگا۔

### نکاح کے وقت مہر میں

بَارِئِجَ آوَايَ، وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ: عَنْ جَابِرٍ: اشْتَرَا  
يَعْمُرَ بْنَ دِينَارًا " وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ: يَوْفِيَّةُ أَكْثَرُ  
الْإِشْتِرَاطِ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

### 5- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

2719 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا  
النَّخِيلِ، قَالَ: لَا، فَقَالَ: تَكْفُونَا الْمَثُونَةَ  
وَنُشِيرُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

2720 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا  
وَيُزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يُخْرُجُ مِنْهَا

### 6- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ

2719 - راجع الحديث: 2325

2720 - راجع الحديث: 2285

## عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْبُسُورُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ فَأَتَتْهُ عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي

## شُرَا ئِط رَکھنا

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حقوق شرائط کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے شرط رکھی ہوگی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو بات کی اُسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے میرے ساتھ نبھایا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شرائط پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

2721- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَخَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

## 7- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَزَارَعَةِ

2722- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرْقِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا، فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ، وَلَمْ تُخْرِجْ ذِيهِ، فَتُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنَّهْ عَنِ الْوَرِقِ

## 8- بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ

## الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

2723- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

## مزارعت میں شرائط رکھنا

حفظہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اُسے کرائے پر دیا کرتے تھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہوئی اور اُس سے نہ ہوئی، پس ہمیں اُس سے روکا گیا ہوا اور نہ سکوں سے منع کیا گیا۔

## جو شرائط نکاح میں

## جائز نہیں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2721- انظر الحديث: 5151 'صحیح مسلم: 3457' سنن ابوداؤد: 2139 'سنن ترمذی: 1127' سنن نسائی: 3282, 3281 'سنن ابن ماجہ: 1954

2722- راجع الحديث: 2327

2723- انظر الحديث: 2140 'صحیح مسلم: 3446' سنن نسائی: 4519, 4514

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَاسًا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خُطْبَتِهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِيَ إِتَاءَهَا

## 9- بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

2725 و 2724 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْشَدَكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الْخَضَمُ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، نَعَمْ، فَأَقْبَضَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَذَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِأَمْرَاتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرِّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ، وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرِّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنْ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دلالی کھاؤ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کرو اور نہ اُس کی ممکن پر ممکن کرو اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق چاہے تاکہ اُس کے برتن کو بھی خود وہ سنبھالے۔

## جو شرائط حدود میں جائز نہیں ہیں

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرے فریق نے عرض کی جو اُس سے زیادہ عقلمند تھا کہ ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر چھڑا لیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اُس عورت کو سنگسار کیا جائیگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس

اعْتَرَفَتْ فَارْجُحَهَا، قَالَ: فَعَدَا عَلَيْهَا، فَأَعْتَرَفَتْ،  
فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَرُجِحَتْ

ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک  
سال کی جلا وطنی ہے اور اسے انیس! صبح تم اس عورت  
کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار  
کر دینا۔ رادی کا بیان ہے کہ صبح کو یہ اس کے پاس گئے  
تو عورت نے اعتراف کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ  
کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

## 10- بَابُ مَا يُجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتِبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ

مکاتب کے ساتھ کون سی شرائط جائز  
ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر  
بکنے کے لیے رضا مند ہو

2726- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ  
عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى  
بَرِيرَةَ وَهِيَ مُكَاتِبَةٌ، فَقَالَتْ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
اشْتَرَيْتَنِي، فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي، فَأَعْتَقْتَنِي قَالَتْ:  
نَعَمْ، قَالَتْ: إِنْ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا  
وَلَا أَلِي، قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ، فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَّغَهُ - فَقَالَ: مَا شَأْنُ  
بَرِيرَةَ؟ فَقَالَ: اشْتَرَيْتَهَا، فَأَعْتَقْتُهَا وَلَيْشْتَرِطُوا  
مَا شَاءُوا، قَالَتْ: فَاشْتَرَيْتَهَا، فَأَعْتَقْتُهَا  
وَاشْتَرِطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنْ اشْتَرِطُوا  
مِائَةَ شَرْطٍ

عبدالواحد بن ایمن نخعی کے والد ماجد نے فرمایا  
کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی  
خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے  
پاس بریرہ آئی جو مکاتبہ تھی اور اس نے کہا کہ اے ام  
المؤمنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجئے کیونکہ میرے  
مالک مجھے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہاں  
کر لی تو اس نے کہا کہ میرے مالک مجھے اس وقت  
تک فروخت نہیں کریں گے جب تک میری ولاء کی  
شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ فرمایا کہ پھر مجھے تمہاری کیا  
فروخت ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن لی یا  
کسی نے آپ تک پہنچائی تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا قصہ  
ہے پھر فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اگرچہ وہ لوگ جو  
چاہیں شرائط رکھیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ پھر  
میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا جبکہ اس کے مالکوں  
نے اس کی ولاء کی شرط رکھی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا کہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے،  
اگرچہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔



## 11- بَابُ الشَّرْوَطِ فِي الطَّلَاقِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ، وَالْحَسَنُ، وَعَطَاءٌ: إِنْ  
بَدَأَ بِالطَّلَاقِ، أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ

## طلاق میں شرائط رکھنا

ابن مسیب، حسن بصری، عطاء کا بیان ہے کہ  
طلاق کا لفظ شروع میں کہا یا بعد میں لیکن نفاذ شرط کے  
مطابق ہوگا۔

2727 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ، حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّلَقِ، وَأَنْ يَبْتَاعَ  
الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ  
أُخِيهَا، وَأَنْ يَسْتَأْمَرَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَنَهَى  
عَنِ النَّجِشِ، وَعَنِ التَّضْرِيَةِ تَابِعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ  
الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ:  
نُهِيَ، وَقَالَ آدَمُ: نُهِينَا، وَقَالَ التَّضَرُّ، وَحَاجَّاجُ بْنُ  
مِنْهَالٍ: نَهَى

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قافلے  
والوں سے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے بیع  
کرنے سے ممانعت فرمائی ہے اور اس سے کہ کوئی  
عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھے اور یہ کوئی آدمی  
اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے نیز دلالی لینے اور  
جانور کو بیچنے کے لیے تھنوں میں دودھ چھوڑنے سے منع  
فرمایا ہے۔ اسی طرح معاذ، عبد الصمد نے شعبہ سے  
مروی کی ہے۔ غندر اور عبد الرحمن نے کہا کہ منع فرمایا  
گیا ہے۔ آدم نے کہا کہ ہمیں ممانعت فرمائی گئی  
ہے۔ نصر اور حجاج بن نہال نے کہا کہ ممانعت فرمائی گئی  
ہے۔

## 12- بَابُ الشَّرْوَطِ مَعَ

## النَّاسِ بِالْقَوْلِ

2728 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
هَشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى  
بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،  
- يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - وَغَيْرُهُمَا، قَدْ  
سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّا  
لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي  
أَبِي بَنْ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## لوگوں سے زبانی کلامی

## شرطیں طے کرنا

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس اور حضرت ابی  
بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حضرت خضر سے  
ملاقات کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت موسیٰ  
علیہ السلام تھے۔ پھر یہ واقعہ بیان فرمایا (جبکہ حضرت  
خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا ترجمہ کنز الایمان: میں نہ  
کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے)

پ ۱۵، الکھف: ۷۲) (درحقیقت موسیٰ علیہ السلام) انہوں نے پہلی مرتبہ بھول کے سبب اعتراض کیا تھا۔ دوسری دفعہ بطور شرط اور تیسری مرتبہ دانستہ اعتراض کیا تھا۔ اسی لیے تو انہوں نے کہا تھا کہ میری بھول پر مواخذہ نہ کریں اور میرے (اس ملاقات کے) کام میں دشواری نہ کریں۔ (پھر) دونوں کو ایک لڑکا ملا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی، تو حضرت خضر نے اسے درست حالت میں کھڑا کر دیا۔ حضرت ابن عباس کی قرأت میں (وَرَاءَهُمْ مِّلْكٌ) کی جگہ (أَمَامَهُمْ مِّلْكٌ) ہے۔ (سورۃ الکھف، آیت ۶۰)

(۸۲۴)

### آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط معین کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے اس طرح نواوقیہ پر آزاد ہونے کا معاہدہ کیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا کروں گی تو آپ اس تعلق سے میری مدد فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ راضی ہو جائیں تو میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ہاتھوں ہاتھ ادا کر دوں کہ تمہاری میراث میرے لئے ہو۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں کے پاس جا کر یہ بات کہی تو وہ راضی نہ ہوئے یہ واپس حضرت صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی وہاں رونق افروز تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی کہی ہوئی بات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ - قَدْ كَرَّ الْحَدِيثَ - (قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) (الکھف: 72)، كَانَتْ الْأُولَى نِسْيَانًا، وَالْوُسْطَى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا، (قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُزِهْقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) (الکھف: 73)، (لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ) (الکھف: 74)، فَأَنْطَلَقَا، فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ، فَأَقَامَهُ) (الکھف: 77) "قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مِّلْكٌ

### 13- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

2729 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ، أَوْقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ: إِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُوا لِي، فَعَلْتُ، فَذَهَبْتُ بِرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ: فَأَبُوا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَبُوا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِي لَهَا الْوَلَاءَ،

فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، فَفَعَلْتُ عَائِشَةَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَعَبِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

مالکوں سے کہی تو وہ میراث کی شرط ماننے پر راضی نہیں ہوئے۔ چونکہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن لی۔ اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ نے پورا واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم بریرہ کو خود خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لئے ہی رہنے دو اس لیے کہ ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ نے اسی طرح کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ آزاد کردہ غلام کی میراث کے بارے میں وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں، حالانکہ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت سچا اور اللہ تعالیٰ کی شرط بہت قوی ہے۔ پس آزاد کردہ غلام کی میراث اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حب اہل خیبر نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں موڑ ڈالے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے متعلق ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں ان پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر قائم رکھے گا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں تھی تو رات میں ان پر یہ ظلم توڑا گیا

14- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْهَزَارَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ

2730 - حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مَرَّارُ بْنُ مَحْمُودٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِتَابِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فَدَّ عَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: نُفَرِّقُكُمْ مَا اقْتَرَكُمُ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ، فَعُدِّي عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَفَدَيْتَ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ، وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ

عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ، هُمْ عَدُوْنَا وَتُهَنَّتْنَا وَقَدْ رَأَيْتُ  
إِجْلَاءَهُمْ، فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي  
أَبِي الْحَقِيقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَتُخْرِجُنَا  
وَقَدْ أَقْرَبَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَامَلَنَا  
عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا، فَقَالَ عُمَرُ:  
أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ  
تَعْدُو بِكَ قُلُوبُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: كَأَنَّهُ  
هَذِهِ هُزَيْلَةٌ مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ، قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ  
اللَّهِ، فَأَجْلَاءَهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيبَةَ مَا كَانَ لَهُمْ  
مِنَ الثَّمَرِ، مَالًا وَإِبِلًا، وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ  
وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ، أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ  
عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ

کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں موڑ دیے  
گئے۔ اور وہاں یہودیوں کے علاوہ اور کوئی ہمارا دشمن  
نہیں ہے جس پر شک کریں، چنانچہ میں انہیں جلا وطن  
کرنا چاہتا ہوں۔ حب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابو حقیق یہودی کے  
خاندان سے کسی شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو  
کر عرض کی۔ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں کیوں نکال  
رہے ہیں جبکہ حضرت محمد ﷺ نے ہمیں برقرار رکھا تھا  
اور یہاں کی زمینوں کے متعلق ہم سے معاہدہ کیا تھا اور  
یہ ہمارے لیے شرط تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں رسول  
اللہ ﷺ کا وہ فرمان بھول گیا ہوں جبکہ انہوں  
نے تم سے فرمایا تھا کہ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا  
جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لیے  
ہوئے رات رات بھر گھومے گا۔ وہ کہنے لگا، یہ تو  
ابوالقاسم (رسول خدا) نے ازراہ تمسخر کہا تھا۔  
فرمایا، اے خدا کے دشمن! تم نے جھوٹ کہا۔ پھر  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا  
اور ان کے میوہ جات، اونٹوں، زرعی آلات،  
عماریوں اور رستیوں وغیرہ چیزوں کی قیمت ادا کر  
دی گئی۔ اس کی حماد بن مسلمہ نے عبید اللہ سے بھی  
روایت کی ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے نافع  
سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے حضرت عمر  
سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مختصر اس کی  
روایت کی ہے۔

حرابی کافروں کے ساتھ جہاد  
اور مصالحت کی شرطیں مقرر

15- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ  
وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ

## وَكِتَابَةُ الشُّرُوطِ

2731 و 2732 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْبُسَيْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ، قَالَا: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَيْمِ فِي حَيْلٍ لِقُرَيْشٍ ظَلِيعَةً، فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ، فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَفْزَةِ الْجَبِشِ، فَاَنْطَلَقَ يَزْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالنَّبِيعَةِ الَّتِي يُهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكْتُ بِهِ رَاجِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حُلْ حُلْ فَالْحَثُّ، فَقَالُوا: خَلَّاتِ الْقُضُوءُ، خَلَّاتِ الْقُضُوءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَّاتِ الْقُضُوءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْطَوْنَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ، قَالَ: فَعَدَلْتُ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى تَزْحُوهُ وَشَكَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشَ، فَاَنْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجْبِشُ لَهُمْ بِالرِّقِيِّ

## کرنا اور شرائط کا لکھنا

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

مردان سے مروی ہے دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کسی راستے میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ غنیم کے مقام پر خالد بن ولید غنیم کے مقام پر افواج قریش کے مقدمہ الجیش میں ہیں، تم دائیں طرف سے چلو کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کچھ پتہ نہیں حتیٰ کہ انہیں ہمارے لشکر کا غبار خبر دے۔ پس ایک شخص قریش کو خوفزدہ کرنے کے لیے چل پڑا، اور نبی کریم آگے چلتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ اس پہاڑی پر پہنچے جس سے ہو کر لوگ مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو اس پر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن وہ زمین پکڑ گئی۔ صحابہ کرام میں قصوا کے بیٹھے کا جرحہ ہونے لگا تو نبی کریم نے فرمایا: قصوا از خود نہیں بیٹھی۔ اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (ابرہہ کے) ہاتھی کو روکا تھا۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ وہ (کفار مکہ) کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے مطالبہ کریں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کر دوں گا۔ پھر آپ نے اسے (قصوا کو) لکھا کہ تو وہ اچھل کر پہلے کی طرح چل پڑی۔ حتیٰ کہ حدیبیہ کے بالکل نزدیک ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔ کہ وہ ختم ہو گیا۔



حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ فَبَيَّنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ دَبْلُ  
 بَنِي وَرَقَاءَ الْخَزَاعِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خَزَاعَةَ  
 وَكَانُوا عِيْبَةً نُصَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ يَهَامَةَ فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ  
 بَنِي لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بَنِي لُؤَيٍّ تَزَلُّوا أَعْدَادَ مِيَاهِ  
 الْحَدِيثِيَّةِ، وَمَعَهُمُ الْعُوْدُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ  
 مُقَاتِلُوكَ وَصَادِقُوكَ عَنِ الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ  
 أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ  
 تَهَكَّتْهُمْ الْحَرْبُ، وَأَضْرَتْ بِهِمْ، فَإِنْ شَاءُوا  
 مَا دَدْنَاهُمْ مُدَّةً وَيُخْلُوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ، فَإِنْ  
 أَظْهَرُ: فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ  
 النَّاسُ فَعَلُوا، وَإِلَّا فَقَدْ جِئُوا، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا،  
 فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَاتِلَ لَهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا  
 حَتَّى تَنْفَرِ دَسَالِقِي، وَلَيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ،" فَقَالَ  
 بُدَيْلٌ: سَأَبْلِغُهُمْ مَا تَقُولُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتَّى  
 أَتَى قُرَيْشًا، قَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ  
 وَنَمِغْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ  
 عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سَفْهَاءُ وَهُمْ: لَا حَاجَةَ لَنَا  
 أَنْ نُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذُوو الرِّأْيِ مِنْهُمْ:  
 هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا  
 وَكَذَا، فَخَذَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ  
 أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوَلَسْتُ  
 بِالْوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ تَتَّبِعُونِي؟ قَالُوا: لَا،  
 قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ  
 عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي  
 وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا قَدْ

لوگوں نے بارگاہ نبوت میں پیاس کی عرض کی تو آپ  
 نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے  
 فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا  
 کی کہ پانی فوراً اگلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اسی  
 دوران بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچھ  
 ایسے اشخاص کو لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو، جو  
 رسول اللہ ﷺ کے یہی خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ اس  
 نے عرض کی کہ میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی  
 کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر پڑاؤ ڈالے ہوئے  
 دیکھا، اور ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں اور  
 کافی زیادہ سامان ہے۔ وہ آپ سے قتال کرنے اور  
 آپ کو خدا کے گھر سے روکنے کے لیے، (وہاں) ہیں۔  
 رسول اللہ ﷺ نے (جواباً) فرمایا کہ ہم کسی سے  
 لڑنے کے لیے تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے  
 ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو جنگ و قتال ہی نے  
 کمزور کیا اور نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہتے ہوں تو میں  
 ان کے ساتھ کوئی مدت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں  
 کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ  
 آئیں۔ اگر میں غالب آ جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین  
 میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے لوگ داخل  
 ہوئے ہیں، اور دوسری صورت میں اپنی جگہ ڈٹے رہیں  
 اور اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات  
 کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں اپنے اس  
 امر (دین) کے بارے میں برابر ان سے لڑتا رہوں گا  
 خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ بے شک اللہ  
 تعالیٰ اپنے امر کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ  
 نے فرمایا ہے میں اسے جلد ان لوگوں تک پہنچا دوں گا،  
 پھر وہ چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس

شخص کے پاس سے تمہارے یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ احمق کہنے لگے کہ ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی حاجت نہیں لیکن معاملہ شناس لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کر دو (بدیل نے، کہا کہ اس نے فلاں فلاں بات کہی ہے، پس وہ سب کچھ کے بیان کر دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ عروہ بن مسعود کھڑا ہو گیا اور کہا، اے لوگو! کیا تم میرے لئے اولاد کی مانند نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں، عروہ نے پھر پوچھا۔ کیا میں تمہارے لیے باپ جیسا نہیں ہوں؟ جواب ملا کیوں نہیں، کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدگمانی ہے لوگوں نے نفی میں جواب دیا، کہا کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ جب میں نے اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لئے بلایا اور انھوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے اطاعت گزار اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس لے گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، ہاں ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے کہا تو میری یہ بات مان لو کہ اس شخص نے تمہارے سامنے نفع بخش بات رکھی ہے، لہذا تم اسے مان لو اور مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت دو، لوگوں نے کہا جانیے وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے بات کرنے لگا، نبی کریم نے وہی ارشاد دہرایا جو بدیل سے فرمایا تھا۔ اس پر عروہ نے کہا، اے محمد! اگر بالفرض تم اپنی قوم کی جزیں کھوکھلی بھی کر ڈالو تو کیا تم نے اپنی ذات سے پہلے کسی عربی کے بارے میں یہ دیکھا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو؟ اور اگر معاملہ برخلاف ہوا، جبکہ خدا کی قسم میں اسی کی علامات دیکھ رہا ہوں کیونکہ مجھے تمہارے ارد گرد بھانت بھانت کے لوگ نظر آتے ہیں

عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُسُودٍ، اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي اَتِيَهُ، قَالُوا: اَتِيَهُ، فَاَتَاهُ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ اَمِنْ قَوْلِهِ لِبَدِيلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: اَتَى مُحَمَّدٌ اَرَأَيْتَ اِنْ اسْتَأْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ، هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاخَ اَهْلَهُ قَبْلَكَ، وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرَى، فَاِنِّي وَاللَّهِ لَا اَرَى وُجُوهًا، وَاِنِّي لَا اَرَى اَوْشَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا اَنْ يَفِرُّوا وَيَدْعُوكَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: اَمْضُضْ بِبَطْنِ اللَّاتِ، اَتَحْنُ نَفِرُ عَنْهُ وَنَدْعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: اَبُو بَكْرٍ، قَالَ: اَمَّا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَا جَبْتُكَ، قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اخَذَ بِلَحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بِنْتُ شُعْبَةَ قَائِمَةٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْبَغْفَرُ، فَكُلَّمَا اَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ اِلَى لَحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَبَ يَدَهُ بِتَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ لَهُ: اَخْرِ يَدَكَ عَنْ لَحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بِنْتُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: اَتَى غَدْرُ الْاَسْتِ اسْعَى فِي غَدْرِكَ؟ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِيبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَاسْأَلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاقْبَلْ، وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ اَنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَزُمُّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَنْحَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَامَةً

إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَةٌ  
وَجِلْدَةٌ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ  
كَانُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا  
أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحَدِّثُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا  
لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةً إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ، وَاللَّهِ  
لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ،  
وَكِسْرَى، وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ  
يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، وَاللَّهِ إِنْ تَنَحَّيْتُ نَحَامَةً إِلَّا  
وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَةٌ  
وَجِلْدَةٌ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ  
كَانُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا  
أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحَدِّثُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا  
لَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةٌ رُشِدٍ فَاقْبَلُوهَا،  
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ: دَعُونِي آتِيهِ، فَقَالُوا:  
اأْتِيهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: هَذَا فُلَانٌ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ  
الْبُدْنَ، فَابْعَثُوا لَهُ فَبِعِثْتَ لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ  
النَّاسُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ،  
مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدَّوْا عَنِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا  
رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِدَتْ  
وَأُشْعِرَتْ، فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدَّوْا عَنِ الْبَيْتِ، فَقَامَ  
رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ، فَقَالَ:  
دَعُونِي آتِيهِ، فَقَالُوا: اأْتِيهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ،  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِكْرَزُ،  
وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ

تو تمہیں تنہا چھوڑ کر فرار ہو جائیں گے۔ اس پر حضرت  
ابوبکر نے درشت الفاظ میں اسے روکتے ہوئے فرمایا،  
کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور انہیں  
اکیلا چھوڑ دیں گے؟ اس (عروہ) نے پوچھا یہ کون ہیں؟  
لوگوں نے جواب دیا، یہ حضرت ابوبکر ہیں۔ وہ کہنے لگا  
اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا ابھی تک میں نے  
بدلہ نہیں چکایا ہے۔ تو میں تمہیں ضرور جواب دیتا۔ راوی  
فرماتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم سے باتیں کرنے لگا۔  
لیکن جب وہ کوئی بات کہتا تو آپ کی ریش مبارک کو  
ہاتھ لگاتا، حضرت مغیرہ بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے  
قریب ہی حاضر تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر  
خود تھا۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش  
مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر پہنچا اور  
فرمایا، عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ! کی ریش مبارک سے  
دور کر لے، عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا، یہ  
کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت مغیرہ بن  
شعبہ ہیں اس نے کہا اے دھوکے باز! کیا تیرا یہ خیال  
ہے کہ میں تیری غداری کا بدلہ لینے میں کوشاں نہیں ہوں،  
حضرت مغیرہ نے دور جاہلیت میں بعض لوگوں سے  
دوستانہ تعلقات پیدا کر لئے تھے، پھر انہیں قتل کر کے  
ان کا مال لوٹ لیا تھا، پھر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر  
اسلام قبول کر لیا تھا تو اس پر نبی کریم نے فرمایا تیرا  
اسلام تو میں قبول کرتا ہوں لیکن تیرے اس مال سے  
مجھے کوئی مطلب نہیں، پھر عروہ اصحاب رسول کو بغور  
دیکھنے لگا، راوی کا بیان ہے کہ یہ دیکھتا رہا کہ جب بھی  
آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا، جس  
کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ کسی  
بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی، جب

آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لئے جھپٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے، ہر ایک اس بات پر کوشاں رہتا کہ یہ پانی میں حاصل کروں، جب لوگ آپ کی خدمت میں عرض کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے سبب آپ کی جانب نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے، اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! واللہ! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے سبب وہ ان کی طرف نگاہ بھر کر دیکھ نہیں سکتے، انہوں نے تمہارے سامنے اچھی تجویز رکھی ہے پس اُسے قبول کر لو، پھر بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا جاییے، جب وہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے قریب پہنچا تو رسول خدا نے فرمایا: یہ فلاں آدمی ہے اور اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے

عَمْرُو، قَالَ مَعْمَرُ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَهَّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، قَالَ سُهَيْلُ: أَمَّا الرَّحْمَنُ، فَوَاللَّهِ مَا آخِرِي مَا هُوَ وَلَكِنْ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ سُهَيْلُ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ إِنْ لَرَسُولُ اللَّهِ، وَإِنْ كَذَبْتُمُونِي، اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ: لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أُعْطِيَتْهُمْ إِيَّاهَا - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى أَنْ تَحْلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَتَطُوفَ بِهِ، فَقَالَ سُهَيْلُ وَاللَّهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَتَا أَخِذْنَا صُغْطَةً، وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكُتِبَ، فَقَالَ سُهَيْلُ: وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، قَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ



ہیں، لہذا قربانی کے جانور اس کے سامنے سے گزارو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے لبیک کہتے ہوئے سنا تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا، جاییے، جب وہ نزدیک پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے، جو بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم سے بات کرنے لگا تو اسی دوران سہیل بن عمر آگیا۔ معمر فرماتے ہیں کہ مجھے ایوب نے عمرہ کے واسطے سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمر آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر فرماتے ہیں کہ زہری نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جب سہیل بن عمر آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو، پس نبی کریم نے ایک کاتب کو طلب فرمایا اور اسے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا حکم دیا۔ سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ رحم کون ہے؟ آپ یَا سَمِیْکَ اللّٰہم لکھیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوا کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے مگر نبی کریم نے فرمایا یَا سَمِیْکَ اللّٰہم ہی لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا: یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ سہیل نے کہا: خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ و قتال کیوں کرتے، پس اس جگہ محمد بن عبد اللہ لکھے، اس پر نبی کریم نے فرمایا: خدا کی قسم میں ضرور اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو محمد بن عبد اللہ ہی لکھ دو۔ زمری کا قول ہے کہ یہ باتیں آپ نے اس لیے منظور فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے

سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُبُورِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَدَنَ أَظْهَرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أَقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذَا لَمْ أَصَاحِبْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَجْزُهُ لِي، قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: بَلَى فَاَفْعَلْ، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مَكْرُزٌ: بَلْ قَدْ أَجْزَنَّاكَ لَكَ، قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَمَى مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَرَدْتُ إِلَى الشُّرَكِيِّينَ وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْلِمًا، أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ؟ وَكَانَ قَدْ عَذِبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّونَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطَى الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ: إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَسْتُ أَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي، قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كُنْتُ مُخْبِرُوكَ إِذَا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنُطَوِّفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ إِذَا تَأْتِيهِ الْعَامَ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّونَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطَى الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكَ بِغَزْوِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُخْبِرُنَا إِذَا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنُطَوِّفُ



یہ، قَالَ: بَلَى، أَفَأَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَّةُ؛  
قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُظَوِّفٌ بِهِ، - قَالَ  
الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ -: فَعَمِلْتُ لِدَلِّكَ أَحْمَالًا،  
قَالَ: فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا  
فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ  
رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ  
مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ  
مِنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَتُحِبُّ  
ذَلِكَ، اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتَّى  
تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُو خَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَخَرَجَ  
فَلَمْ يُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحْرَ بُدْنِهِ،  
وَدَعَا خَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا،  
فَتَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ  
بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا، ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ  
مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
إِذَا جَاءَ كُفْرُ الْمُؤْمِنَاتِ مُهَاجِرَاتٍ  
فَامْتَحِنُوهُنَّ) (الْمِتْحَنَةُ: 10) حَتَّى بَلَغَ بَعْضُهُنَّ  
الْكُوفِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ أَمْرَ اثْنَيْنِ، كَانَتَا لَهُ فِي  
الْيَتْرِكِ فَتَزَوَّجَ أَحَدَاهُمَا مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ،  
وَالْأُخْرَى صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ  
رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ  
رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا: الْعَهْدُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ  
إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ،  
فَتَزَلُّوا يَأْكُلُونَ مِنْ ثَمَرِ لَهْمٍ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ  
لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا  
فُلَانُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ، فَقَالَ: أَجَلٌ وَاللَّهِ

کہ میں ان کی ہر وہ بات قبول کر لوں گا جس میں اللہ کی  
حرام فرمائی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں۔ اس کے بعد نبی  
کریم نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ تم ہمارے اور  
بیت الحرام کے درمیان راستہ صاف کر دو کہ ہم اس کا  
طواف کر لیں تو سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہم اہل عرب کو  
یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ قریش مجبور ہو چکے ہیں،  
ہاں یہ کام آئندہ سال پر رکھ لو، پس یہی لکھ لیا گیا پھر  
سہیل نے کہا کہ جو بھی آدمی ہم میں سے تمہارے پاس  
آئے گا خواہ اس نے تمہارا دین قبول کر لیا ہو، لیکن  
تمہیں وہ ہماری طرف واپس لوٹانا ہوگا، اس پر اہل  
اسلام بول اٹھے، سبحان اللہ! بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ  
جو شخص مسلمان ہو کر آئے اسے مشرکوں کی طرف واپس  
لوٹا دیا جائے۔ اسی بات چیت کے دوران ابو جندل بن  
سہیل بن عمرو قید سے بھاگ کر بیڑیوں کو کے ساتھ مکہ  
مکرمہ کی ڈھلان کی طرف سے آ کر مسلمانوں کے  
درمیان آپہنچے۔ سہیل نے کہا، اے محمد! ہماری اس صلح  
کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ تم اُسے ہمارے حوالے  
کرو، نبی کریم نے فرمایا کہ ابھی تک صلحنامہ مکمل نہیں ہوا  
اور وہ مکمل ہو جانے پر نافذ العمل ہوتا ہے۔ اس  
(سہیل) نے کہا، تو ہم کسی بھی بات پر آپ سے ہرگز  
صلح نہیں کرتے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اچھا اس ایک کی  
مجھے اجازت دے دو، اس نے جواب دیا، میں آپ کو  
اس کی اجازت نہیں دیتا، آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کر لو،  
اس نے جواب دے دیا میں ایسا نہیں کروں گا، مگر نے  
کہا، میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں، ابو جندل  
رضی اللہ عنہ نے صدالگائی اے صحابہ رسول! کیا تم  
مجھے مشرکوں کی جانب واپس لوٹا دو گے حالانکہ میں  
مسلمان ہو کر آیا ہوں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مجھ پر کیا

گزری ہے اور راہ خدا میں مجھے کیسی کیسی مصیبتیں اور رنج و آلام پہنچے ہیں؟ پس حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، عرض کی، کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں عرض کی، پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم زرارہ گردانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے۔ انہوں نے عرض کی، کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت اللہ شریف جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے صدیق اکبر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، میں نے کہا پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے بندے وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے پس ان کی اطاعت پر پختگی سے قائم رہو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے عرض کی، کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت الاحرام جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے، میں نے عرض کیا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقین رکھو تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے، زہری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا مجھے اس عمل کے کفارے

إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَزَّ بَتْ بِهِ، ثُمَّ جَزَّ بَتْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَأَمَكْنَهُ مِنْهُ، فَطَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَقَرَّ الْآخَرُ حَتَّى آتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَغْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ: لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَتَجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ أُمِّهِمْ مَسْعَرُ حَرْبٍ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى آتَى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِكُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قَرْيَتَيْهِ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عَصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيْرِ خَرَجَتْ لِقَرْيَتَيْهِ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اغْتَرَضُوا لَهَا، فَفَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَأَرْسَلَتْ قَرْيَتَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ، فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) (الفتح: 24) حَتَّى بَلَغَ (الْحَبِيشَةَ حَيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَيَّةُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقَرِّوْا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَلَمْ يُقَرِّوْا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "مَعَرَّةُ الْعُرَى: الْحَرْبُ، تَزِيلُوا: تَمَيَّزُوا، وَحَيِّثُ الْقَوْمِ: مَنَعَتْهُمْ حَيَاةٌ،

وَأَحْمَيْتُ الْحِمَى: جَعَلْتُهُ حِمًى لَا يُدْخَلُ، وَأَحْمَيْتُ  
الْحَدِيدَ وَأَحْمَيْتُ الرَّجُلَ: إِذَا أَغْضَبْتَهُ إِحْمَاءً"

میں بہت کچھ کرنا پڑا ہے، راوی کا بیان ہے کہ صلح نامے سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں پیش کر کے اپنے سرمنڈاؤ، راوی کا بیان ہے کہ ایک بھی نہ اٹھ پایا حالانکہ آپ نے خدا کی قسم تین دفعہ فرمایا تھا، جب کوئی نہ اٹھا تو آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمانوں کی یہ حالت ذکر فرمائی، انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ! اگر آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے بھی کچھ نہ کہیں، حتیٰ کہ اپنی قربانی کے اونٹ ذبح کر لیے جائیں اور حجام کو بلا کر اپنا سرمنڈوا لیا جائے۔ پس آپ باہر تشریف لے گئے اور کسی ایک سے بھی بات نہ کی حتیٰ کہ اپنے جانوروں کی قربانی دے دی اور حجامت کرنے والے کو بلا کر سرمنڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے، قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کا سر منڈانے کے لیے یوں بھگدڑ مچی کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خدشہ ہونے لگا اس کے بعد کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس ایمان لانے والیاں حاضر ہوں تو ان کا امتحان لے لیا کرو تا کہ غلط فہمی میں کہیں کافروں کی عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھ بیٹھو، پس اسی دن حضرت عمر فاروق نے ایسی دو عورتوں کو طلاق دے دی جو ان کے نکاح میں تھیں اور انہیں شرک میں مبتلا پایا گیا ان میں سے ایک کو معاویہ بن ابوسفیان اور دوسری کو صفوان بن امیہ نے اپنی زوجیت میں لے لیا، اس کے بعد نبی کریم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے پس قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نامی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور وہ

مسلمان ہو گیا تھا، کفار مکہ نے اس کے پیچھے دو شخص روانہ کئے تھے اور پیغام بھیجا تھا کہ معاہدے کی رو سے اسے ان آدمیوں کے ساتھ واپس کر دیا جائے تو وہ اس کو لے کر نکلے اور جب ذوالخلفہ کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا اور اپنی کھجوریں کھانے لگے، ابوبصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا، خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری تلوار تو بہت بہترین ہے تو اس نے نیام سے نکالی اور کہا کہ خدا کی قسم واقعی یہ بہت بہترین ہے میں نے کئی بار اس کا تجربہ کیا ہے پس ابوبصیر نے فرمایا، ذرا دکھاؤ تو سہی، میں بھی تو اسے دیکھوں تو اس نے تلوار دے دی پس انہوں نے اسے ایک ہی وار میں موت کی نیند سلا دیا، اور دوسرا ساتھی فرار ہو گیا، حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ کچھ خوفزدہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ نبی کریم کے قریب پہنچ کر عرض گزار ہوا، حضور! خدا کی قسم میرا ساتھی تو قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہو چکا ہوتا، پس ابوبصیر بھی آپہنچے اور عرض گزار کی، یا نبی اللہ! خدا کی قسم آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور مجھے ان (کفار مکہ) کی طرف واپس لوٹا دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان (کفار) سے بچالیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تو تمہاری اس حرکت سے جنگ کی آگ بھڑک اٹھی، جب انہوں نے یہ ارشاد گرامی سنا تو جان گئے کہ کفار کی جانب پھر واپس لوٹا یا جاؤنگا، پس وہ بہاں سے نکل کر دریا کے کنارے چلے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ادھر ابوجندل بن سہیل بھی کفار کی قید سے بھاگ کر ابوبصیر سے آئے۔ اب یوں ہوتا کہ قریش کا جو آدمی بھی اسلام قبول کر کے وہاں

(مکہ مکرمہ) سے بھاگتا وہ ابولصیر سے آگیا۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھیوں کی اچھی خاصی جماعت بن گئی۔ پس خدا کی قسم، جب بھی وہ سنتے کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف جانے والا ہے تو اس کی گھات میں بیٹھ جاتے، لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ پس قریش نے ایک اپنا نمائندہ نبی کریم کی بارگاہ میں بھیجا، اللہ تعالیٰ اور قربت داری کا واسطہ دیا کہ اسے روکا جائے اور جو مسلمان ہو کر یہاں سے چلا جائے گا وہ ہماری جانب سے دامن دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم نے ان کو پیغام بھیج دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، (وہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی سرزمین میں روک دیئے۔) حتیٰ کہ ان کا تعصب محض بے جا تعصب بن کر رہ گیا اور یہ بے جا تعصب ہی تو تھا کہ وہ آپ کے نبی اللہ ہونے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے پر راضی نہ ہوئے اور مسلمانوں اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے۔

اور عقیل نے زہری سے روایت کی کہ عروہ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسی عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے اور ہمیں یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مشرکین مکہ کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائیں تو ان پر جو مشرکین کا خرچ ہوا تھا واداد کر دیا کرو نیز مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا کہ کافروں کی عورتوں کو اپنے پاس نہ روکنا، اس لیے حضرت عمر فاروق نے اپنی ایسی دو بیویوں کو طلاق دے دی تھی ایک قریبہ بنت ابوامیہ اور دوسری جرویل

2733 - وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَيَبْلُغُنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُسْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمَسِّكُوا بِعَصَمِ الْكُوفَرِ، أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ، قَرِيبَةً بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ، وَابْنَةَ جَرَّوِيلِ الْخَزَاعِيِّ، فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةً مُعَاوِيَةَ، وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ، فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقَرَّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ، أَنْزَلَ



اللَّهُ تَعَالَى: (وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقِبْتُمْ) (المستحنة: 11) وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتْ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ، فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّائِي هَاجَرْنَ، وَمَا نَعَلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيْمَانِهَا، وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ بْنُ أَبِي الثَّقَفِيِّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤِمِّنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ، فَكُتِبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

خزاعی کی بیٹی۔ قریبہ سے تو عادیہ نے شادی کر لی اور دوسری سے ابوجہم نے۔ جب کافروں نے اس بات کا انکار کیا کہ مسلمانوں کی جو عورتیں ان کے پاس چلی جائیں گی ان کا خرچ مسلمانوں کے حوالے کرنا ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تمہاری بیویاں کافروں کے پاس چلی جائیں تو تم بھی معاوضہ لے لیا کرو، معاوضہ یہ تھا کہ کافروں کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجاتی تو مسلمان اس کا خرچ ادا کر دیتے تھے۔ اب یہ حکم دیا کہ کافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے اہل اسلام کے پاس آئیں تو ان کا جو خرچ ادا کرنا ہے وہ ایسے مسلمانوں کو دے دیا جائے جن کی بیویاں کافروں کے پاس چلی گئی ہیں اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہم ایسی ایک بھی عورت کو نہیں جانتے جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو کر کافروں کے پاس گئی ہو، اور ہمیں یہ بھی بات پہنچی ہے کہ ابوبصیر بن اسید الثقفی نے جب اسلام قبول کیا تو ہجرت کر کے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے تو ان دونوں اخس بن شریق نے نبی کریم سے ابوبصیرہ کی واپسی کا تحریری مطالبہ کیا تھا پھر پوری حدیث بیان کی۔

### قرض میں شرط عائد کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ایک مقررہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت معین کرنا جائز

### 16- بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ

2734 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ

إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
وَعَطَاءُ: إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ

### 17- بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَجِلُّ مِنْ

الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي  
الْمُكَاتَبِ: شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، أَوْ  
عُمَرُ: كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ  
اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَيُقَالُ  
عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

مکاتب پر ناجائز شرائط عائد کرنا  
جو قرآن کے خلاف ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ مکاتب کے  
لیے شرائط ہیں جو آپس میں طے کی جاتی ہیں، حضرت  
ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط خلاف قرآن ہو  
وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں، امام بخاری فرماتے  
ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر دونوں نے یہ  
فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
بریرہ میرے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے آئی، انہوں  
نے فرمایا، میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ادا کر  
دیتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی، جب رسول  
اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر ہوا، نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا، اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ  
ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے پھر رسول  
اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: لوگوں کا  
کیا حال ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جو کتاب  
اللہ میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط عائد کرے کہ وہ  
کتاب اللہ میں نہیں تو اسے کچھ نہیں طے گا خواہ وہ سو  
شرطیں عائد کرے۔

جائز شرطیں لگانا اور اقرار اور شرائط میں  
استثناء، متعارف شرائط اور جب  
کوئی کہے کہ ایک یا دو سے

2735 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: آتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا  
فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتَ أُعْطَيْتُ أَهْلَكَ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ  
لِي، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَتْهُ ذَلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
ابْتَاعِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَى ثُمَّ  
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُطُونَ شُرُوطًا  
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

### 18- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِشْتِرَاطِ

وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ، وَالشُّرُوطِ الَّتِي  
يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ، وَإِذَا قَالَ:

## مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ رَجُلٌ لِكُرَيْبٍ: ارْجُلِ رِكَابَكَ، فَإِنْ لَمْ ارْجُلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةٌ دِرْهَمٍ، فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ ظَانِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنْ ابْنِ سِيرِينَ: إِنْ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا، وَقَالَ: إِنْ لَمْ آتِكَ الْارْبَعَاءُ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ، فَلَمْ يَحْجِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ

## سو اسودرہم

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر پر روانہ ہو جاؤ اگر میں فلاں اور فلاں تمہارے ساتھ نہ چل سکا تو تمہیں سو درہم دوں گا، وہ اس دن نہ گیا۔ شریح نے فرمایا۔ جو آدمی بغیر کسی جبر کے بخوشی کوئی شرط اپنے اوپر عائد کرے، وہ نافذ العمل ہے، ایوب، ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلہ فروخت کیا مشتری کہنے لگا، اگر میں بدھ کے دن تمہارے پاس نہ آیا تو ہمارا سودا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے دن نہ آیا۔ قاضی شریح نے مشتری سے کہا، تم نے وعدہ خلافی کی ہے، پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

2736 - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

## وقف میں شرائط عائد کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو وہ مشورہ لینے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے اچھی میرے پاس کوئی زمین نہیں، آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا چاہو تو اس کے درخت اپنے پاس رکھ لو اور پھل صدقہ کر دو، راوی کا بیان ہے

## 19- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ

2737 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ؟

2736 - انظر الحديث: 7392, 6410 سنن ابوداؤد: 3507

2737 - راجع الحديث: 2313 'صحیح مسلم: 4200' سنن ابوداؤد: 2878 'سنن قمری: 1375' سنن نسائی: 3601 تا 3603 'سنن ابن ماجہ: 2396

قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا  
 قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عَمْرٌ، أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ  
 وَلَا يُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْقُرْبَى  
 وَفِي الرِّقَابِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَابْنِ السَّبِيلِ،  
 وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا  
 بِالْمَعْرُوفِ، وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ  
 ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: غَيْرُ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کر دیئے کہ  
 انہیں فروخت کرنا، ہبہ کرنا، ورثے میں دینا ممنوع  
 ہے۔ یہ فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے  
 والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف ہیں۔  
 متولی کے لیے ممنوع نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت  
 کھائے اور غرباء کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ  
 حدیث سنائی تو کہنے لگے متولی مال سمیٹنے والا نہ ہو۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 55- کِتَابُ الْوَصَايَا

1- بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَّةُ

الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا، الْوَصِيَّةُ لِلْوَالدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ، فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ، إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا، فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) " جَنَفًا: مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ "

## وصیتوں کا بیان

وصیت کے بارے میں اللہ اور رسول کی ہدایات، حدیث میں ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کون سنا کر بدل دے اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ البقرة ۱۸۲) جَنَفًا سے کسی کی طرف طبعی میلان رکھنا اور متجانف کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ دو راتیں بھی گزارے مگر یہ کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2738- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوَصِّي فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَو، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2739 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ،

2738- سنن نسائی: 3718

2739- انظر الحديث: 4461, 3098, 2912, 2873، سنن نسائی: 3598, 3597, 3596

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مروی ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی یعنی حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ وقیع وصال رسول اللہ ﷺ نے ترکہ میں درہم دینار، اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید نچر، اپنے جتنی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے، جو آپ نے صدقہ فرمائی ہوئی تھی۔

طلحہ بن مصرف سے مروی ہے، انہوں نے عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (اپنے مال میں) وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے پوچھا، پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا، یا انہیں وصیت کرنے کا زبانی حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا، آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب وصیت کی گئی، حالانکہ آپ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا یہ فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا۔ پس آپ نے طشت طلب فرمایا لیکن اس وقت آپ میری گود ہی میں ڈھلک گئے۔ جبکہ مجھے علم نہ ہو سکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ ان حالات میں انہیں وصیت کب فرمائی؟

وارثوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ تَخَّرَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ ذِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ، وَسِلَاحَهُ وَآرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

2740- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ

هُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مَصْرُوفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى، فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمُرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ

2741- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، أَخْبَرَنَا

إِسْمَاعِيلُ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا، فَقَالَتْ: "مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ، وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي؟" - أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي - فَدَعَا بِالطَّسِيتِ، فَلَقَدْ انْتَحَبَ فِي حَجْرِي، فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ"

2- بَابُ أَنْ يَتْرَكَ وَرَثَتَهُ

2740- انظر الحديث: 5022, 4460 صحيح مسلم: 4203 سنن ترمذی: 2119 سنن نسائی: 3622 سنن ابن

ماجه: 2696

2741- انظر الحديث: 4459 صحيح مسلم: 4207 سنن نسائی: 3625, 3624 سنن ابن ماجه: 1626

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ

2742- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ  
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ،  
وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا،  
قَالَ: يَزُحُّمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
أَوْصِي بِمَا لِي كُلِّهِ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالْشَّطْرُ، قَالَ:  
لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ، قَالَ: فَالْثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ،  
إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ  
تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ،  
وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ، حَتَّى  
الْلَّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرٍ أَيْتَكَ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ  
يَرْفَعَكَ، فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ،  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ

## بات سے کہ انہیں لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے

عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ  
میری عیادت کے لیے تشریف لائے، اور اس وقت میں  
مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ فوت ہونا، ناپسند فرماتے  
ہیں جہاں سے ہجرت کی ہو، اسی لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ  
ابن عفراء پر رحم فرمائے، میں نے عرض کی، یا رسول  
اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا  
نہیں، عرض کیا، نصف کی؟ ارشاد فرمایا، نہیں، میں نے  
کہا، تہائی کی، فرمایا تہائی کا خوف نہیں، مگر تہائی انتہائی  
وصیت ہے۔ اگر تم اپنی وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ  
انہیں مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے  
سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ  
کرو، وہ صدقہ ہے، حتیٰ کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے  
منہ میں دو، وہ بھی صدقہ ہے۔ جلد اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی  
کردے گا، تو کتنے ہی لوگ تم سے نفع لینگے جبکہ کچھ لوگ  
نقصان پائیں گے ان دنوں اُن کی صرف ایک ہی بیٹی  
تھی۔

## تہائی کی وصیت کرنا

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ذی کے لیے بھی  
تہائی مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری  
تعالیٰ ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ اے مسلمان  
اللہ کے اتارے پر حکم کر (پ ۶، المائدہ ۴۹)

عروہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

## 3- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلْثِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا يَجُوزُ لِلذَّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا  
الْثُّلْثُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ) (المائدة: 49)

2743- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

2742- راجع الحديث: 56، صحيح مسلم: 4187، سنن نسائي: 3630، 3629

2743- صحيح مسلم: 4194، سنن نسائي: 3636، سنن ابن ماجه: 2711

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبْعِ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ

2744 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّضْتُ، فَعَاكَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا يَزِدَّنِي عَلَى عَقِي، قَالَ: لَعَلَّ اللَّهَ يَزِيدُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا، قُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ، وَإِنَّمَا ابْنَةُ، قُلْتُ: أُوصِيَ بِالنِّصْفِ، قَالَ: النِّصْفُ كَثِيرٌ، قُلْتُ: فَالْثُّلُثُ، قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ، قَالَ: فَأَوْصِيَ النَّاسَ بِالثُّلُثِ، وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ

فرمایا: کاش! وصیت کے معاملے میں لوگ چوتھائی مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تہائی تک کی اجازت عطا فرمائی لیکن تہائی کو کثیر یا کبیر بتایا ہے۔

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک دفعہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیے، اللہ تعالیٰ مجھے میری ایڑیوں پر نہ لوٹائے، آپ نے زبان حق ترجمان سے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی سرفرازی عطا فرمائے کہ تمہاری ذات سے کتنے ہی لوگوں کو بھلا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے جبکہ میری صرف ایک لڑکی ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نصف تو زیادہ ہے، عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا تہائی مال کی کر دو اگرچہ تہائی بھی کثیر یا کبیر ہے، پس تہائی مال تک وصیت کرنے لگے اور یہی ان کے لیے جائز ہو گیا۔

موصی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی

اعانت کرنا اور وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے  
عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعد کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنی تحویل میں رکھنا، جب مکہ مکرمہ فتح ہوا، تو حضرت سعد نے لڑکے کو لیا، اور

4- بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لَوَصِيِّهِ: تَعَاهَدُ

وَلَدِي، وَمَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي مِنَ الدَّعْوَى

2745 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ مِثْلِي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ،

أَخَذَهُ سَعْدُ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا لِي فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بَنٍ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ أُمِّ أَبِي وَلَدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ عَهْدًا لِي فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بَنٍ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنٍ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَتَارَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

فرمایا یہ میرا بھتیجا ہے۔ اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ یہ سن کر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے جو ان کی تحویل میں تھی۔ دونوں حضرات اس معاملے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت سعد نے بیان کیا، کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بستر والے کے لیے بیٹا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں، پھر آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس لڑکے کی عقبہ سے مشابہت ملاحظہ فرمائی تھی پس اس لڑکے نے حضرت ام المومنین کو آخری وقت تک نہیں دیکھا۔

مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ فلاں نے؟ حتیٰ کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا، نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

5- بَابُ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ

2746- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ، أَفَلَانٌ أَوْ فُلَانٌ، حَتَّى سَمِعَتِ الْيَهُودِيَّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَبَيَّنَ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ

## 6- بَابُ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

2747- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَلَسَعَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الشُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمْنِ وَالرُّبْعَ، وَلِلزَّوْجِ الشُّطْرَ وَالرُّبْعَ

## وارث کے لیے وصیت نہیں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی، پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرما دیا اور ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ معین فرما دیا، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلایا بیوی کا حق آٹھواں حصہ اور (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) چوتھائی بتایا، جبکہ خاوند کا نصف اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی معین فرمایا۔

## 7- بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

2748- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ مَا تَصَدَّقُ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ، تَأْمُلُ الْغَنَى، وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُنْمِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ، قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

## مرتے وقت کی خیرات

ابی زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی، یا رسول اللہ! کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کی جب تو تندرست ہو، مال جمع کرنے کی حرص ہو، مالدار ہونے کی خواہش ہو اور مفلسی سے ڈرتا ہو اور اتنی تاخیر نہ کر کہ جان حلق میں پہنچے اور پھر تو کہے کہ اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے وہ تو فلاں فلاں کا خود ہو چکا۔

## 8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مَنْ بَعَدَ

وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ

ذَيْنِ) (النساء: 11)

وَيَذْكُرُ أَنَّ هُرَيْرًا، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَطَاوُسًا، وَعَطَاءً، وَابْنَ أَدِيْنَةَ: أَجَازُوا إِقْرَارَ الْمَرِيضِ بِذَيْنِ وَقَالَ الْحَسَنُ: أَحَقُّ مَا تَصَدَّقُ بِهِ

ارشاد خداوندی ہے: وصیت

اور قرض کی ادائیگی کے بعد

حصے تقسیم کیے جائیں گے

اور ذکر کیا گیا ہے کہ شریح، عمر بن عبد العزیز، طاووس، عطاء اور ابن ادینہ نے اس بات کو جائز کہا ہے کہ مریض قرض کا اقرار کرے۔ امام حسن بصری نے



الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ  
الْآخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَالْحَكْمُ: إِذَا أَبْرَأَ  
الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرٍّ وَأَوْصَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ:  
أَنْ لَا تُكْشَفَ أَمْرَاتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ  
بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ: " إِذَا قَالَ لِمَنْ لَوْ كِهَ عِنْدَ  
الْمَوْتِ: كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ، جَازَ " وَقَالَ الشَّعْبِيُّ:  
" إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا: إِنَّ زَوْجِي قَاضِي  
وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ " وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا  
يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرِثَةِ، ثُمَّ  
اسْتَحْسَنَ فَقَالَ: يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ  
وَالْبِضَاعَةِ وَالْبُضَارَبَةِ " وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ  
أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ "  
لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " آيَةُ  
الْمُنَافِقِ: إِذَا أُوْتِمِنَ حَانَ " وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ  
اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا)  
(النساء: 58) فَلَمْ يُخْصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرُهُ فِيهِ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

فرمایا ہے کہ آدمی کو سب سے زیادہ سچا اس وقت سمجھنا  
چاہیے جب دنیا میں اس کا آخری اور آخرت کا سب  
سے پہلا دن ہو، اور ابراہیم (نخعی) (حکم ابن عتیبہ)  
نے فرمایا ہے کہ جب وارث کسی کو قرض سے بری قرار  
دے تو اسے بری شمار کیا جائے گا اور حضرت رافع بن  
خدیج نے یہ وصیت فرمائی کہ ان کی بیوی فزارہ یہ (مال  
لینے) دروازہ نہ کھولا جائے اور امام حسن بصری نے  
فرمایا ہے کہ کوئی آقا مرتے وقت اپنے غلام سے کہے کہ  
میں نے تجھے آزاد کیا تو جائز ہے اور شعبی نے فرمایا ہے  
کہ جب کوئی عورت موت کے وقت یہ کہے کہ میرا خاوند  
مجھے مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہے  
اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا اقرار جائز نہیں ہوگا  
کیونکہ یہ وارثوں کی بدگمانی کا سبب ہوگا۔ پھر وہ اسے  
پسند کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ وویعت، بضاعت،  
اور مضاربہ کا (کوئی بیمار) اقرار کرے تو وہ جائز  
ہوگا۔ اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ بدگمانی سے بچو کیونکہ  
بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور مسلمان کا مال (ناحق  
کھانا) حلال نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ  
منافق کی یہ علامت ہے کہ اسے جب امین بنایا جائے تو  
خیانت کرے گا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ترجمہ  
کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں  
جن کی ہیں انہیں سپرد کرو (پ ۵، النساء، ۵۸) اس حکم میں  
وارث اور دوسرے کی تخصیص نہیں ہے۔ اس بارے  
میں حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول خدا سے روایت کی  
ہے۔

2749- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ،

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ سے روایت  
کرتے ہیں، کہ منافق کی تین علامات ہیں۔ (۱) جب

بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ: مِنْ مَّبْعَدِ  
وَصِيَّةٍ تَوْصُونَهَا أَوْ  
ذِينَ كِتَابٍ

اور ذکر کیا گیا ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرو، اور ارشاد خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو (پ ۵، النساء ۵۸) پس امانت کی ادائیگی وصیت (مقابلے میں) بہت ہی اہم ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے سردار کے مال کی حفاظت کرنے والا ہے۔

حضرت حکیم بن خرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا۔ آپ نے مجھے مرحمت فرمایا میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے عطا فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے حکیم! بیشک مال دیکھنے میں دلکش اور ذائقے میں میٹھا ہے، جو کوئی اس کو نفس کی بے رغبتی سے حاصل کرے تو اس کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اس کو نفس کے لالچ کے سبب لے گا، اس کے لیے اس میں برکت

مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا أُؤْتِيَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ "

9- بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مِنْ

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذِينَ)

(النساء: 11)

وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58) فَأَذَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِأَدْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبْدُ رَاجِعٌ فِي مَالِ سَيِّدِهِ

2750 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُزْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ جَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ، بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ، لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا

نہیں رکھی جائے گی اور وہ اس آدمی کی طرح ہوگا جو کھانا چلا جائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہیں کروں گا حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں سالانہ وظیفہ دینے کے لیے بلایا، تب بھی انکار ہی کیا، حضرت عمر نے اعلان فرمایا، اے مسلمانو! گواہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں جو حضرت حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے، میں انہیں ان کا حصہ دے رہا ہوں لیکن اپنا حصہ لینے سے وہ خود ہی انکار کر رہے ہیں، غرض حضرت حکیم نے نبی کریم کے بعد کسی بھی شخص سے مال کا لینا منظور نہ کیا، حتیٰ کہ فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور جو اس کے ماتحت ہیں ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ امام بھی نگران ہے اور مقتدیوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے، اور ان لوگوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگران ہے اور اس سے اپنے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور جو چیزیں اس کے قبضے میں ہیں ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، راوی کا بیان ہے کہ غالباً

يَسْبَغُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِزُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ، فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْقَنْي، فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَزِرْ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوفِّيَ رَحِمَهُ اللَّهُ

2751 - حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے۔

عزیز و اقرباء کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ عزیز و اقرباء کون ہیں؟

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، یہ (باغ) اپنے نادار اقرباء کو دے دو، پس انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دے دیا اور انصاری ان کے والد ثمامہ سے حضرت انس سے حدیث ثابت کی مثل روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ (باغ) اپنے مفلس اقرباء کو دے دو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ انہوں نے وہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو دے دیا جو میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے۔ اور حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ان کا نام زید ہے (نسب یوں ہے) زید بن اہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمر بن مالک بن نجار۔ اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام۔ پس یہ دونوں (ابو طلحہ اور حسان) حرام پر جا کر مل جاتے ہیں۔ جو ان کے تیسرے باپ ہیں اور حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس حضرت حسان، حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی تینوں اپنے چھٹے باپ عمرو بن مالک پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا نسب یوں ہے: ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ پس عمرو بن مالک ایسے ہیں جو حضرت حسان، حضرت طلحہ اور حضرت ابی کو جمع کر دیتے ہیں، بعض

## 10- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى

### لِلْأَقَارِبِ بِهِ وَمِنِ الْأَقَارِبِ

وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: اجْعَلْهَا لِلْفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا حَسَّانَ، وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا حَسَّانَ، وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَأَةً حَسَّانَ، وَأَبِي مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ مَنَاةَ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ، فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّلَاثُ، وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ مَنَاةَ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ، وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ، إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أَبُو بَنٍ كَعْبٍ بْنُ قَيْسٍ بْنُ عَبِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَعَمَرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ

حضرات نے فرمایا ہے کہ جب قرابت داری کے لیے وصیت کی جائے تو ان کے مسلمان باپ دادا خود بخود اس میں شامل ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم اسے (اپنے باغ کو) اپنے اقرباء کو دے دو، حضرت ابو طلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا ہی کروں گا، پس ابو طلحہ نے وہ اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری: ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ذراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۳) تو نبی کریم نے قریش کی شاخوں میں سے بنی فہر اور بنی عدی کو پکارا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ذراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۳) (اُتری) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ!

کیا اقارب میں عورتیں  
اور بچے بھی شامل ہیں

ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (سورة الشعراء، آیت ۲۱۳) نازل فرمائی، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ قریش! یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ادا فرمایا، تم اپنی جانوں کو بچاؤ، میں اللہ تعالیٰ

2752 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أُنْسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَبَنِي عَدِيٍّ، وَابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَا نَزَلَتْ: (وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ، لِبَطْنِ قُرَيْشٍ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَنَا نَزَلَتْ: (وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ

11- بَابُ: هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ  
وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ؟

2753 - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، قَالَ: يَا

2752- راجع الحديث: 1461، صحيح مسلم: 2312

2753- انظر الحديث: 4771، 3527، صحيح مسلم: 503، سنن نسائي: 3648



کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا، اے بنی عبدمناف! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے مقابلے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے رسول خدا کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آسکتا، اے محمد کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اس حدیث کو اصبح ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے بھی روایت کیا ہے۔

کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا فائدہ لے سکتا ہے

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شرط عائد کی کہ جو انتظام کرے تو اس کے لیے اس میں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کبھی وقف کرنے والا ہی انتظام کرتا ہے اور کبھی کوئی دوسرا شخص انتظام کرتا ہے، جو اونٹ یا کوئی دوسری چیز اللہ کی راہ میں وقف کرے تو وہ بھی دوسروں کی طرح نفع اٹھا سکتا ہے اگرچہ شرط عائد نہ کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو اپنے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا، سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے یا تجھ پر افسوس ہے۔

اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مَعَشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلْبَةَ نَحْوَهَا - اسْتَرَوْا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابِعَهُ أَصْبَغُ، عَنْ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

12- باب: هَلْ يَنْتَفِعُ

الوَاقِفُ بِوَقْفِهِ؟

وَقَدْ اسْتَرْطَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفَ وَغَيْرُهُ، وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَهُ أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ، وَإِنْ لَمْ يَشْتَظْ "

2754- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا بَدَنَةٌ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ، أَوْ وَيْحَكَ

2755- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ،

2754- سنن ترمذی: 911

2755- راجع الحدیث: 1689

مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے جواب دیا، یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے۔

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے حوالے نہ کرے تب بھی جائز ہے

کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ متولی پر اس چیز میں سے کھانے کا کوئی خوف نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متولی عمر ہو یا کوئی دوسرا، نبی کریم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میرے خیال میں تم یہ اپنے اقرباء میں بانٹ دو، انہوں نے عرض کی اسی طرح کرونگا۔ پس اسے اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ بیان نہ کرے کہ غریبوں یا دوسروں کے لیے ہے، تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دیدے یا جس کو دینے کا ارادہ ہو

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جب انہوں نے بارگاہِ نبوت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے میرا باغ زیادہ محبوب ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے پس نبی کریم نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک بیان نہ کیا جائے کہ کس

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَبَيْتُكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

13- بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ

يُدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْقَفَ، وَقَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَلَمْ يُخَصَّصْ إِنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِي ظَلْعَةٍ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ: أَفْعَلُ، فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

14- بَابُ إِذَا قَالَ: دَارِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ

وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ

غَيْرِهِمْ، فَهُوَ جَائِزٌ،

وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ

أَوْ حَيْثُ أَرَادَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِي ظَلْعَةٍ حِينَ قَالَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْتِي حَاءٌ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

کے لیے وقف کر رہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔  
جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا  
باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ  
ہے، تو جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے  
کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ  
وفات پا گئیں اور وہ اس وقت موجود نہ تھے انہوں نے  
بارگاہ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ  
فوت ہو گئی ہیں اور میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں ان  
کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے  
گا؟ فرمایا ہاں، عرض کی پس میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا  
ہوں کہ میرا خراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ  
ہے۔

مال، لونڈی، غلام یا  
جانور صدقہ یا  
وقف کرنا

عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو بارگاہ نبوت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا یا  
رسول اللہ! میری جانب سے توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ  
ہے کہ راہ خدا میں اور اس کے رسول کی راہ میں اپنے  
سارے مال کو خیرات کر کے اس سے الگ ہو جاؤں  
آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس روک لو تو

15- بَابُ إِذَا قَالَ: أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي  
صَدَقَةٌ لِلَّهِ عَنْ أُمِّي  
فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ لَمْ  
يُبَيِّنْ لِمَنْ ذَلِكَ

2756- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ  
سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: أُنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُوَفِّيَتْ  
أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي  
تُوَفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيْتَفَعُّهَا شَيْءٌ إِنْ  
تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي  
أَشْهَدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْخُرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

16- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ، أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ  
مَالِهِ، أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ،  
أَوْ ذَوَابِهِ، فَهُوَ جَائِزٌ

2757 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعَ  
مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ،

تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کی، تو خیر کی زمین والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر  
وکیل کا اُسے واپس کر دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی، تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاً، سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک باغ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ بھی رونق افروز ہو کر سائے میں بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے، پس میں اپنے اس باغ کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لیے پیش کرتا ہوں، میں اس کے اجر و ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں، پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں، جس طرح اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو طلحہ! یہ تو نفع دینے والا مال ہے، ہم نے تمہاری جانب سے اسے قبول کیا اور اپنی طرف سے تمہیں دیتے ہیں کہ اسے تم اپنے اقرباء میں بانٹ دو، پس ابو طلحہ نے اسے اپنے اقرباء میں بانٹ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو بیچ کر دیا، ان سے کہا گیا کہ کیا تم حضرت ابو طلحہ کے صدقے کو فروخت کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجوروں کو ایک صاع دراہم کے بدلے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ، قُلْتُ: فَإِنِّي أُمِسُّكَ سَهْمِي الَّذِي يَخْتِيزُ

17- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ

2758 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنِّي أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْزِ حَاءٍ، قَالَ: - وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا - فَهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْجُو بَرَّةً وَذُخْرَةً، فَضَعَهَا أَنَسِي رَسُولُ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخَّ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ قَبْلَتَاكَ مِنْكَ، وَرَدَدْنَاكَ عَلَيْكَ، فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِينَ، فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْهُمْ أَبِي، وَحَسَّانُ، قَالَ: وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَقِيلَ لَهُ: تَبِيعَ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَلَا أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمٍ، قَالَ: وَكَانَتْ بِلَكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعٍ قَصْرَ بَنِي حُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ

کیوں نہ فروخت کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قصر بنی حدیلہ کے برابر تھا جس کو حضرت معاویہ نے تعمیر کروایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ترجمہ کنز الایمان:  
پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور  
مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی  
کچھ دو (پ ۴، النساء ۸) کے  
بارے میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء، آیت ۸) کا حکم منسوخ ہو گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہوں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا حق ملنا چاہیے، اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں اور ان کے بارے میں حکم ربانی ہے کہ ان سے مناسب بات کرو تو ان سے کہہ دینا چاہیے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی جانب سے خیرات کرنے  
اور اس کی نذر پوری  
کرنے کا استحباب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں، اگر انہیں کچھ کہتیں

18- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:  
(وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْبَةَ أُولُو  
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ  
وَالْمَسَاكِينُ  
فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ)

2759 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو  
الثَّغْبَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،  
قَالَ: "إِنَّ نَاسًا يُزْعَمُونَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ،  
وَلَا وَاللَّهِ مَا نُسِخَتْ، وَلَكِنَّهَا مَعَا تَهَاوَنَ النَّاسُ،  
هُمَا وَالْيَتَامَىٰ، وَالْيَتِيمُ وَذَٰكَ الَّذِي يَزُوقُ، وَالْوَالِ  
لَا يَرِثُ، فَذَٰكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ، يَقُولُ: لَا  
أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيكَ"

19- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوفِّيَ فُجَاءَةً  
أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ، وَقَضَاءُ  
النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ

2760 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ



تو خیرات کا کہتیں۔ پس کیا میں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں فرمایا، ہاں ان کی طرف سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کی کہ میری والدہ محترمہ فوت ہو گئیں ہیں اور ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا باقی ہے۔ ارشاد فرمایا، تم ان کی جانب سے پوری کرو۔

### وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا

عکرمہ مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بنی ساعدہ کی برادری سے تھے۔ جب ان کی والدہ فوت ہوئیں تو یہ ان کے پاس موجود نہ تھے۔ انہوں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میری والدہ میری غیر موجودگی میں وفات پا گئی ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں عرض کی تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا خراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں ترجمہ کنز الایمان: ”اور یتیموں کو ان کے مال دو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي أَفْطَلْتُ نَفْسَهَا وَأَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ تَصَدَّقُ عَنْهَا

2761- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ: أَقْضِهِ عَنْهَا

### 20- بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

2762- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أُنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَخَايَنِي سَاعِدَةَ تُوَفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوَفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْبُخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

### 21- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَأَتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ، وَلَا تَتَبَدَّلُوا

2761- النظر الحديث: 6959, 6698، صحيح مسلم: 4212, 4211، سنن ابوداؤد: 3307، سنن ترمذی: 1546، سنن

نسائی: 3828, 3827, 3826, 3665, 3664, 3662, 3661، سنن ابن ماجہ: 2132

2762- راجع الحديث: 2756

الْحَبِيبَ بِالطَّيِّبِ، وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى  
أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا  
تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ  
النِّسَاءِ (النساء: 3)

2763- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ  
أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا  
تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ  
النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي تَحْرِ  
وَلَيْهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ  
يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَىٰ مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَتُحْوَىٰ عَنْ  
نِكَاحِهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا فِي إِكْمَالِ  
الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ  
النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ: (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ  
يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) (النساء: 127)، قَالَتْ: "فَبَيَّنَ  
اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ  
جَمَالٍ، وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا، وَلَمْ يُلْحِقُوهَا  
بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ، فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً  
عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالتَّمَسُّوا  
غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ"، قَالَ: فَكُنَّا يَتَزَوَّجُونَهَا حِينَ  
يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا  
رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَىٰ مِنَ  
الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

اور سقڑے کے بدلے گندائے لو اور ان کے مال اپنے  
مالوں میں ملا کر نہ کھا جاوے شک یہ بڑا گناہ ہے اور اگر  
تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو  
گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے حکم خداوندی ”اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ  
یتیموں میں انصاف نہ ہو سکے گا تو ان میں سے اپنی پسند  
کی عورتوں سے نکاح کرلو (سورۃ النساء، آیت ۳) کے متعلق  
دریافت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکیوں کے متعلق ہے جو اپنے  
ولی کے زیر سرپرستی ہو لیکن اس کے حسن و جمال اور مال  
کے سبب ولی کو اس سے نکاح کرنے کی رغبت ہو لیکن  
دوسری عورتوں سے کم مہر ادا کرنا چاہے۔ تو اس سے  
نکاح ممنوع کر دیا گیا لیکن یہ کہ انصاف کے ساتھ پورا  
مہر دیا جائے ورنہ اس کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح  
کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر  
لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق عرض کیا  
تو اللہ عزوجل نے دوسری آیت قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ  
فِيهِنَّ (سورۃ النساء، آیت ۱۲۷) نازل فرمائی، حضرت  
صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح  
طور پر فرمایا ہے کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور  
ولی کو اس سے نکاح کرنے کی خواہش ہو، لیکن نا انصافی  
سے اس کی خاندانی عورتوں کے برابر مہر نہ دینا چاہے،  
حالانکہ اسی کے پاس اگر مال اور جمال کی کمی ہوتی تو  
اس کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کرتے۔ فرمایا  
جب راغب کرنے والی چیزوں کی غیر موجودگی کے  
باعث اُسے چھوڑ دیتے ہیں تو رغبت دلانے والی چیزوں

کی موجودگی میں بھی اس سے نکاح نہیں کر سکتے  
ماسوائے اس کے کہ اس کا پورا مہر انصاف کے ساتھ ادا  
کریں جو اس کا حق ہے۔

### اللہ تعالیٰ کا فرمان:

ترجمہ کنز الایمان: اور یتیموں کو آزماتے رہو  
یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی  
سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کرو اور انہیں  
نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے  
نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو  
حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان  
کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ کافی ہے  
حساب لینے کو مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو  
چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے  
لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور  
قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ  
باندھا ہوا (پ ۴، النساء ۶-۷) یہاں حسیباً سے کافی  
مراد ہے۔

وصی کو یتیم کے مال سے

محنت کے مطابق

کھانا جائز ہے

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے زمانہ رسالت میں اپنی ایک زمین وقف کر دی  
تھی جس کو خرمن کہتے تھے اور اس میں کھجور کے درخت  
تھے۔ اور یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ  
نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے ایک زمین ملی ہے

### 22- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ  
فَإِنْ أَنْسَلْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ  
أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا،  
وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا  
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ  
أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا،  
لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ،  
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ  
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا) (النساء: 7)  
(حَسِيبًا) (النساء: 6) يَغْنَى كَافِيًا،

### 000- بَابُ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي

مَالِ الْيَتِيمِ، وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ

عَمَلِهِ

2764- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْأَشْعَثِ، حَدَّثَنَا

أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَةُ بْنُ  
جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ تَمْنَعُ وَكَانَ تَحُلَا،  
فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّيْكَ اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ

عَنْدِي نَفِيسٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لَا  
يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ فَمَرَّةً.  
فَتَصَدَّقْ بِهِ عَمْرُ، فَصَدَقْتُهُ تِلْكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي  
الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضُّعْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ  
وَلِذِي الْقُرْبَى، وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ  
مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُؤْكَلَ صَدِيقُهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ

جو بڑی عمدہ ہے میں وہ صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی کریم  
نے فرمایا: اصل زمین کو صدقہ کر دو، تاکہ نہ وہ فروخت  
کی جاسکے، نہ ہبہ ہو اور نہ ورثہ بن سکے۔ عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا اور آپ کا یہ صدقہ،  
گردن چھڑانے والوں، مساکین، مہمانوں، مسافروں  
اور اقرباء کے لیے تھا نگہبانی کرنے والا بھی اگر رواج  
کے مطابق وقف میں سے کھائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔  
یا اپنے کسی ایسے دوست کو کھلائے۔ جو مالدار نہ ہو۔

ہشام کے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ربانی: ترجمہ  
کنز الایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو  
حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۳، النساء ۶)  
کے بارے میں وہ فرماتی ہیں کہ یہ یتیم کے والی کے  
بارے میں آیت نازل ہوئی ہے یعنی اگر وہ محتاج ہو  
تو بقدر ضرورت مال میں سے لے سکتا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو یتیموں کا مال  
ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں  
زری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دام جاتا  
ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

ابوالغیث، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے راوی ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت  
کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سات ہلاکت خیز  
گناہوں سے بچتے رہو، لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول  
اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) اللہ  
تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) اس جان

2765- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ،  
وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6)  
قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ  
مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ

23- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ  
يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا، إِنَّمَا  
يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ  
سَعِيرًا) (النساء: 10)

2766- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ  
الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ

کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے  
(۴) سود خوری (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) کافروں کے  
مقابلے کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) پکدرا من اور مسلمان  
عورت پر کی تہمت لگانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے یتیموں کا مسئلہ  
پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان  
کا خرچ ملا تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا  
ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا  
تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت  
والا ہے (پ ۲، البقرة: ۲۲۰) اس آیت میں لَاَعْنَتُكُمْ  
سے مراد یہ ہے کہ تمہیں حرج اور مشقت میں ڈال دیتا  
اور لفظ عَنَتُ اسی سے ہے جس کا مطلب ہے جھک  
گئے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سلیمان، حماد، ایوب،  
نافع سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کو اگر کوئی وصی بناتا  
تو بالکل انکار نہ فرماتے اور امام محمد بن سیرین کو یہ بات  
بڑی پسند تھی کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لیے  
اس کے خیر خواہ اور دلی اکٹھے ہوں اور اس کی بہتری  
کے لیے غور و فکر کریں۔ اور طاؤس سے جب کوئی  
یتیموں کے متعلق پوچھتا تو وہ یہی آیت وَاللّٰهُ يَعْلَمُ  
مُفْسِدٌ مِّنَ الْمُصْلِحِ پڑھ دیتے، عطاء بن ابی رباح  
فرماتے ہیں کہ یتیم عمر کے لحاظ سے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا  
لیکن ان کا ولی ہر ایک پر اس کے حصے کے مطابق خرچ  
کے۔

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا  
خواہ سفر ہو یا حضر اور مقصود

النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَ أَكُلَ الزَّيَّاتِ،  
وَ أَكُلَ مَالِ الْيَتِيمِ، وَ التَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْمَةِ،  
وَ قَذَفَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

24- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى، قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ  
خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنْ  
اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ) (البقرة: 220) "لَاَعْنَتُكُمْ:  
لَا حَرَجَكُمْ وَضَيِّقٌ، وَعَنْتٌ: خَضَعَتْ"

2767- وَقَالَ لَنَا سَلِيمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ  
وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي  
مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ،  
فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَكَانَ طَاوُسٌ: "إِذَا  
سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأَ (وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ) (البقرة: 220) وَقَالَ  
عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ: يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى  
كُلِّ إِنْسَانٍ بِقُدْرَةٍ مِنْ حِصَّتِهِ

25- بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي

السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ،



## وَنَظَرَ الْأُمُّ وَرَوْحَهَا لِيَتِيمٍ

2768 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بَيْدِي، فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنْسَا غُلَامٌ كَيْتَسٌ فَلْيَتَّخِذْكَ، قَالَ: فَخَدَّمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، مَا قَالَ لِي لَيْشَيْعٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلَا لَيْشَيْعٍ لِمَ أَصْنَعُهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟

## جبکہ اس کی بھلائی ہو

عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے کوئی خادم نہیں رکھا ہوا تھا حضرت ابوطحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے کر مجھے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے، پھر عرض کی، یا رسول اللہ! انس سمجھ دار لڑکا ہے پس یہ آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کرے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ سفر اور حضر میں آپ کی خدمت کا شرف میں نے حاصل کیا لیکن جو کام بھی میں نے کیا اس کے متعلق کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا اس کے متعلق کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کیا۔

## زمین وقف یا

## صدقہ کی اور

## حدیں نہ بتائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا گیا کہ مدینہ منورہ کے اندر انصار میں سے، کھجوروں کا مال حضرت ابوطحہ کے پاس سب سے زیادہ تھا اور اپنا بیرحاء باغ انہیں بہت پسند تھا، جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا، نبی کریم وقتاً فوقتاً اس میں تشریف لے جاتے، اور اس کا بہترین پانی بھی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) تو حضرت ابوطحہ نے کھڑے ہو کر عرض

## 26- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنْ

## الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ،

## وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ

2769 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَحْلٍ، أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءٍ، مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ) (آل عمران: 92)، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا

مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَىٰ بَيْتِي حَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَزْجُو بِرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعَهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ: بَخٍ ذَلِكُ مَالٌ رَائِحٌ أَوْ رَائِحٌ - شَكَ ابْنُ مُسْلِمَةَ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِلَىٰ أَرَىٰ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفَعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَبَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَفِي بَيْتِي عَلَيْهِ.

کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) اور یہ حقیقت ہے کہ مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء باغ سب سے محبوب ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، مجھے بارگاہِ الہی سے اس سے خیر اور توشہ آخرت کی امید ہے جہاں مناسب ہو آپ اسے خرچ فرمائیں۔ آپ نے ان کے اس اقدام کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش مال ہے یہ پھلنے پھولنے والا مال ہے اس میں ابن مسلمہ راوی کو شک ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، میری رائے یہ ہے کہ تم اپنے اقرباء میں یہ باغ تقسیم کر دو، عرض کی، یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا، پھر ابو طلحہ نے اسے اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا امام مالک سے مروی ہے کہ آپ نے لفظ رائج فرمایا تھا۔

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی کہ ان کی والدہ وفات پا گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں کوئی نفع پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں عرض کی، تو میرا مخرف نامی باغ ہے جو میں آپ کو گواہ بنا کر ان کی جانب سے خیرات کرتا ہوں۔

اجتماعی طور پر مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2769 م - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: عَنْ مَالِكٍ: رَائِحٌ

2770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّةً تُؤَفِّيْتُ أَيْنَفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنْ لِي مَخْرَافًا وَأَشْهَدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَ عَنْهَا

27- بَابُ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا

مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ

2771 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

نبی کریم ﷺ نے (مسجد نبوی) کی تعمیر کا حکم فرمایا، اور ارشاد فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے قیمت لے لو، انہوں نے عرض کی، بخدا! اس کی قیمت ہم نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔

وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے؟

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں زمین کا ایک قطعہ زمین حاصل ہوا۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا اچھا مال مجھے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں، ارشاد فرمایا، اگر تم چاہو تو زمین اپنی ملکیت رکھو اور اس کا نفع صدقہ کرو۔ تو انہوں نے اسی طرح اسے صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی نہ کسی کو ہبہ ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی مفلسوں، اقرباء، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی بقدر ضرورت کھالے یا اپنے کسی نادار دوست کو کھلائے۔

غنی، فقیر اور مہمان پر  
وقف کرنا

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین حاصل ہوئی وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا ذکر کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو اسے فقراء مساکین، رشتہ داروں اور مہمانوں پر وقف

الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا، قَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ 28- بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ؟

2772 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرٍ أَرْضًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا، فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبِيعُ أَصْلَهَا وَلَا يُوهِبُ وَلَا يُورِثُ فِي الْفُقَرَاءِ، وَالْقُرْبَى وَالزَّكَاةِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ

29- بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ  
وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ

2773 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ قَالَ: إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا، فَتَصَدَّقَ

بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى

وَالضَّيْفِ

کردو۔

## مسجد کے لیے زمین وقف کرنا

ابوالتیاج، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لے لو، انہوں نے عرض کی، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت خدا کے سوا کسی سے نہیں لیں گے۔

## جانور، گھوڑے، سامان

## اور نقدی یا سونا چاندی وقف کرنا

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں وقف کیں اور اپنے غلام کے حوالے کر دیں جو تجارت کرتا ہے اور اسے بتا دیا کہ ان کا نفع محتاجوں اور قربات داروں کے لیے صدقہ ہے کیا وقف کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ ان ہزار اشرفیوں کے منافع سے خود بھی کھالے اور خواہ اس نے منافع کو مساکین کے لیے وقف نہ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کی نذر کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی سوار ہو سکے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ جس گھوڑے کو انہوں نے وقف کیا تھا وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے رسول

## 30- بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

2774- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاجِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

## 31- بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ

## وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٌ يَتَجَرُّ بِهَا، وَجَعَلَ رِجْمَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ، هَلْ لِلزُّجَلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِجْمِ ذَلِكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِجْمَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

2775- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحِبَّلَ عَلَيْهَا رَجُلًا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2774- راجع الحديث: 428,334

2775- راجع الحديث: 1489 'صحیح مسلم: 4144

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ ﷻ سے عرض کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں؟  
ارشاد فرمایا، نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو ناؤ۔

وقف کی ہوئی جائیداد سے  
نگران کی اجرت

اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے  
وارث دینار وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں  
وہ میری ازواج مطہرات کے اخراجات اور خدمت  
گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف  
میں یہ شرط عائد کی تھی کہ اس کا منتظم خود بھی اس میں سے  
کھا سکتا ہے۔ اور اپنے غریب دوست کو بھی کھلا سکتا  
ہے۔

وقف کی چیز سے  
خود بھی نفع اٹھانا

جائز ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
ایک مکان وقف کر دیا تھا مگر جب وہ مدینہ منورہ آتے تو  
اس میں قیام کرتے تھے، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر وقف کر دیے تھے۔ اور اپنی  
مطلقہ صاحبزادیوں سے فرمایا تھا کہ ان میں رہیں لیکن  
نقصان نہ پہنچائیں اور خود تکلیف نہ اٹھائیں۔ اگر کوئی

أَنْ يَتَبَاعَهَا، فَقَالَ: لَا تَبْتَعْهَا، وَلَا تَرِجْعَنَّ فِي  
صَدَقَتِكَ

32- بَابُ نَفَقَةِ

الْقِيَمِ لِلْوَقْفِ

2776- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا  
دِرْهَمًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي، وَمَثُونَةِ  
عَامِلٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ

2777- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَفْقِهِ، أَنْ يَأْكُلَ مَنْ  
وَلِيَّتُهُ، وَيُؤْكَلَ صَدِيقُهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا

33- بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بَيْتًا،

وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَلَاءٍ

الْمُسْلِمِينَ

وَأَوْقَفَ أَنْسَ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا  
وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ، وَقَالَ: لِلْمَزْدُودَةِ مِنْ  
بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُصْطَرَّةٍ وَلَا مُضْطَرَّ بِهَا، فَإِنْ  
اسْتَعْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ  
نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِلذَّوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ  
عَبْدِ اللَّهِ



شوہر کے سبب مستغنی ہو جائے تو اسے ان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی ضرورت مند اولاد کو رہنے کے لیے دے دیا تھا۔

ابو عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین جب محصور کیے گئے تو آپ بالا خانے پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو رومیہ کے کنوئیں کو خریدے وہ جنتی ہے تو وہ کنواں میں نے خریدا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو تنگی والے لشکر کے لیے سامان فراہم کر دے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے ساز و سامان سے بے فکر کر دیا۔ راوی کا بیان ہے تمام اصحاب نے آپ کی تصدیق کی حضرت عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط رکھ دی کہ اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ بھی اس میں سے کھائے، متولی کبھی خود وقف کرنے والا ہوتا ہے اور کبھی دوسرا، اس میں سب کو اجازت ہے۔

فی سبیل اللہ وقف کرنا

جائز ہے

ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بنی بخاری! تم اپنے باغ کی مجھ سے قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی، ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے لینا چاہتے

2778 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدْكُمْ اللَّهَ، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ؛ فَحَفَرُوهَا، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ؛ فَجَهَّزُوهُمْ، قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلِّ

34- بَابُ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ: لَا نَطْلُبُ

ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

2779 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ قَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ، قَالُوا: لَا نَطْلُبُ

ثُمَّ إِلَهُ إِلَّا إِلَهُ

ہیں۔

## 35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذُوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ، أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ حَضَرْتُمْ فِي الْأَرْضِ، فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنْ أَرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا، وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى، وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنْ آتَا لَيْنَ الْأَمِينِ، فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَثْمَانِهِمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا، فَأَخْرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَيَانِ، فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنْ آتَا لَيْنَ الظَّالِمِينَ، ذَلِكَ أَكْثَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهَيْهَا، أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ) (الأُولَيَانِ) (المائدة: 107) وَاحِدُهُمَا أَوَّلَى وَمِنْهُ أَوَّلَى بِهِ، عُثِرَ: أُظْهِرَ (أَعْرُزْنَا) (الكهف: 21) أَظْهَرْنَا

## ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں سے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کردی جائیں ان کی قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں

دیتا (پ ۷، المائدہ ۱۰۶-۱۰۸)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بدآ کے ساتھ سفر کو نکلا۔ پس ایسے ملک میں سہمی فوت ہو گیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس لوٹے تو سامان میں چاندی کا وہ پیالہ نہ تھا جس پر سنہری نقش و نگار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے

2780- وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ، فَمَاتَ الشَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا

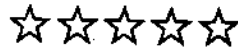
ان دونوں سے قسم لی اس کے بعد مکہ مکرمہ سے وہ پیالہ مل گیا اور مالکوں نے بتایا کہ ہم نے اسے تمیم داری اور عدی بن بداسے خریدا تھا، بس میت کے اولیاء سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی پہلے دونوں شخصوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور بیشک یہ پیالہ ہمارے عزیز کا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت شَہَادَةٌ بَيْنَكُمْ اَنْ کے متعلق نازل ہوئی۔

36- بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُونَ الْمَيِّتِ  
بِغَيْرِ مُحَضَّرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ

2781 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، أَوْ الْفَضْلُ  
 بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ  
 فِرَاسٍ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ  
 اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ  
 اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ  
 عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمَّا حَضَرَ جَدَادُ التَّخْلِ أَتَيْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتَشْهَدَ يَوْمَ  
 أُحُدٍ، وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ  
 يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ، قَالَ: اذْهَبْ فَبَيِّدْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى  
 تَاجِيتِهِ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ  
 أَغْرَوْا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ  
 أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْنَدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ  
 جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ أَصْحَابَكَ، فَمَا زَالَ  
 يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَأَنَا وَاللَّهِ

رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةً وَالْيَدِي، وَلَا أَرْجِعَ إِلَى  
 أَخَوَاتِي بِثَمَرَةٍ، فَسَلِّمْ وَاللَّهُ الْبَيَّاضُ كُلُّهَا حَتَّى آتَى  
 أَنْظَرُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُضْ ثَمَرَةً وَاحِدَةً، قَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "أَغْرُوا بِي: يَعْنِي هَبْجُوا بِي،  
 (فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ) (المائدة: 14)"

اپنے قرض خواہوں کو بلا لو۔ تو آپ خود پیانہ بھر بھر کر  
 انہیں دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا  
 قرضہ ادا کر دیا جبکہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا  
 قرضہ ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک  
 کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں پس خدا کی قسم، نبی مصطفیٰ  
 کے صدقے تمام ڈھیریاں اسی طرح باقی بچ رہیں حتیٰ  
 کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر رسول اللہ ﷺ  
 تشریف فرما تھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے گویا  
 ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 56- کِتَابُ الْجِهَادِ

### وَالسِّيَرِ

## جہاد اور سیرت

### رسول عربی

#### جہاد اور سیرت رسول عربی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو (پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۲) ابن عباس نے فرمایا حدود طاعت سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا، نماز کا وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر عرض کی کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اس کے بعد میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ ﷺ سے مزید عرض کرتا تو آپ ﷺ اور امور بھی بیان فرماتے۔

#### 1- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعُذًّا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ) (التوبة: 111) إِلَى قَوْلِهِ (وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ) (البقرة: 223) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحُدُودُ الطَّاعَةُ

2782- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِغٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ الْعِزَّازِ، ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي



سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَّنَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ اسْتَوْدَتْهُ لَزَادَتْ

فائدہ: جہاد بنا ہے جہد سے جہد جیم کے پیش سے یا فتح سے بمعنی مشقت ہے۔ شریعت میں جہاد بالکسر کے معنی ہیں کفار کے مقابلہ میں مشقت کرنا یا تلوار سے لڑ کر غازیوں کی مدد کر کے مال سے یا رائے سے یا ان کے ساتھ جا کر ان کی جماعت بڑھا کر۔ جہاد کا درجہ اسلام میں بہت بڑا ہے عام مؤمن اپنا مال، وقت یا کوشش اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، مجاہد اپنی جان سے دین اسلام کی خدمت کرتا ہے، جان بڑی پیاری چیز ہے اس لیے مجاہد خدا کو بڑا پیارا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ عبادات الہیہ پر ہمیشگی کرنا بھی جہاد اعظم ہے بلکہ نماز کی پابندی جہاد سے افضل ہے کہ جہاد تو نماز قائم کرنے کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ جہاد حسن لغیرہ ہے اور نماز حسن بعینہ ہے۔ (مرقات) حق یہ ہے کہ عام حالات میں نماز جہاد سے افضل ہے مگر بعض خصوصی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہوتا ہے، اسی وجہ سے بعض احادیث میں نماز کو جہاد پر مقدم فرمایا گیا ہے اور بعض احادیث میں جہاد کو نماز پر مقدم فرمایا گیا۔ اس جگہ اشعۃ اللمعات میں فرمایا ہے کہ عام مردوں کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدوں کی روح کو خود رب تعالیٰ براہ راست قبض فرماتا ہے۔ (اشعہ)

(مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۶۸۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور اعلائے کلمۃ الحق کی نیت سے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل کر کھڑے ہو جایا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے ہیں، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ ارشاد فرمایا مگر افضل جہاد توجہ مبرور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے، سول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

2783- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا

2784 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَمْ لَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

2785 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ،

2783- راجع الحديث: 1349

2784- راجع الحديث: 1520

2785- سنن نسائي: 3128

ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا، پھر ارشاد فرمایا، کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لیے لکے تو تم اپنی مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہو۔ اور ذرا نہ ٹھہرو نہ لو، اور برابر روزے رکھتے رہو اور بالکل افطار نہ کرو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور! یہ کون کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا چرنے کے لیے جتنے قدم اٹھاتا ہے تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

افضل وہ مومن مجاہد ہے جو

اپنی جان اور مال سے

راہ خدا میں جہاد کرے

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

عطاء بن یزید لیشی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرے، لوگوں نے پھر عرض کی۔ اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا،

قَالَ: أَحَبُّنِي أَبُو حَصِينٍ، أَنَّ ذُكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ، قَالَ: لَا أَجِدُهُ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمَجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَقُومَ، وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ؟ قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرَسَ الْمَجَاهِدِ لَيَسْتَقِفُّ فِي طَوْلِهِ، فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٌ

## 2- بَابُ: أَفْضَلُ النَّاسِ

مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ

وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، هَلْ أَدْلُكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ، تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ، ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، وَمَسَاكِينٌ طَيِّبَةٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ، ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (الصف: 11)

2786- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟

وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے، کہ اگر شہید ہو گیا، تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مال غنیمت لے کر لوٹے گا۔

جہاد کے لیے مردوں

اور عورتوں کا دُعا کرنا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر رونق افروز ہوئے اور انہوں نے

قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

2787- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ، بَأَن يَتَوَفَّاهُ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

3- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ

لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدٍ

رَسُولِكَ

2788 و 2789- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،

عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ -

2787- راجع الحديث: 36 سنن نسائي: 3124

2788, 2789 - انظر الحديث: 7002, 7001, 6283, 6282, 2924, 2895, 2878, 2894, 2877,

2800, 2799 صحيح مسلم: 4911 سنن ابوداؤد: 2942, 2941 سنن ترمذی: 1645 سنن نسائي: 3171

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کھانا کھلایا اور آپ کا سر مبارک سہلانے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ کو نیند آگئی۔ پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہو گئے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسَدَةِ ہے۔ یا الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسَدَةِ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو پہلے والوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں جہاد پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری کے جانور سے گر پڑی اور جاں بحق ہو گئیں۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات (عربی میں) هَذِهِ سَبِيلِي اور هَذَا سَبِيلِي دونوں طرح بولنا

فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاقًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرَكِبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسَدَةِ، أَوْ: مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسَدَةِ"، شَكَ اسْحَاقُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاقًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ فِي زَمَانٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكْتَ

4- بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُقَالُ:  
هَذِهِ سَبِيلِي وَهَذَا

## سبیل

2790- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَتْ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ فِيهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ كَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ، فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ - أَرَأَاهُ - فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

## درست ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ حق ٹھہرا لیا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا، لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک درجے سے دوسرے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرنا، کیونکہ یہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرش الہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔

محمد بن فلیح اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے اوپر عرش الہی ہے۔

ابورجاء، حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آج رات میں نے دو شخصوں کو دیکھا، جو میرے پاس آئے، پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور اعلیٰ گھر میں نے دیکھا نہیں ہے۔ دونوں نے کہا، یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

2790م - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ:

وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

2791- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا

أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي، فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرُ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ"

2790- انظر الحديث: 7423

2791- انظر الحديث: 845



## 5- بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ وَقَابِ قَوْسٍ

أَحَدٍ كُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

2792 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا  
وَمَا فِيهَا

2793 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ  
هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ  
عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ: لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ  
2794 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّوْحَةُ  
وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا  
فِيهَا

## 6- بَابُ الْحَوْرِ الْعَيْنِ، وَصِفَتِهَا يُحَارُّ

فِيهَا الظَّرْفُ، شَدِيدَةٌ

سَوَادِ الْعَيْنِ، شَدِيدَةٌ

صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا

اور جنت میں کمان کے

برابر جگہ مل جانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں  
صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و مافیہا  
سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں کمان کے  
برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر  
سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ  
میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے  
جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

حضرت سالم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کچھ دیر  
صبح یا شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات، انہیں  
دیکھ کر آنکھ حیران ہو جائے گی، ان کی  
آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی

2792- انظر الحديث: 6568, 2796

2793- انظر الحديث: 3253

2794- انظر الحديث: 6415, 3250, 2892، صحيح مسلم: 852، سنن نسائي: 3118

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## طرح سفیدی بھی

ان کے بارے میں جو قرآن کریم میں زوجناہم کا لفظ آیا ہے اس سے مراد انکحناہم ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کر دیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جسے موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس اچھی جگہ ملے اور پھر بھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و مافیہا سب کچھ دے دیا جائے، سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ لہذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور راہ خدا میں دوبارہ قتل ہو۔

میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کو کمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں کوڑا رکھا جاسکے۔ تو وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت اہل زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کی درمیانی فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بس جائے اور حور عین کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

## شہادت کی تمنا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان اس بات

## بَيَاضُ الْعَيْنِ

(وَزَوْجَتَاهُمَا) (الدخان: 54) مَحْمُود: أَنْكَحْنَاهُمَا

2795 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ، لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ، يَسْتُرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى

2796 - قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَرَوْحَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ غَدَوَةٍ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدِ كُمٍ مِنَ الْجَنَّةِ، أَوْ مَوْضِعٌ قَبْدٍ - يَعْنِي سَوْطُهُ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ أَمْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَظْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَتَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

## 7- بَابُ تَمَيُّيِ الشَّهَادَةِ

2797 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

2795- انظر الحديث: 2817

2796- راجع الحديث: 2792

2797- راجع الحديث: 36 سنن نسائي: 3152

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَوْ لَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ  
أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَلَيَّ، وَلَا أَجِدُ مَا أَخْمَلُهُمْ عَلَيْهِ مَا  
تَنَلَفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ  
أُحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ، ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ، ثُمَّ أُحْيَا،  
ثُمَّ أَقْتُلُ

کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ  
سے پیچھے رہ جائیں اور یہ مجھ سے نہ ہو سکے کہ ساتھ  
رکھنے کی خاطر سب کو سوار کردوں میں کسی سر یہ سے پیچھے  
نہ رہتا اور متواتر راہ خدا میں جہاد کرتا رہتا کیونکہ قسم ہے  
اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری تو  
یہی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ  
کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر  
قتل کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں،  
پھر قتل کر دیا جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے  
فرمایا: جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر  
جعفر نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر عبد اللہ بن  
رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد  
خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا  
جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ فتح سے سرفراز ہوئے، اور آپ  
نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہم اس بات پر خوش نہ تھے کہ وہ  
ہمارے پاس رہتے۔ ایوب فرماتے ہیں یا آپ نے یہ  
فرمایا: کیا یہ بات ان کے لیے باعث خوشی نہ تھی کہ وہ  
ہمارے پاس رہتے آپ کی چشمان مبارک اشک بار  
تھیں۔

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی  
شہید اور مجاہدین میں شمار ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور  
جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر  
اسے موت نے آیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر

2798- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ،  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ  
بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،  
قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:  
أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرُ  
فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ  
فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ  
إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ، وَقَالَ: مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ  
أَيُّوبُ أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ  
تَذْرِفَانِ

8- بَابُ فَضْلِ مَنْ يُضْرَعُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ  
مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ  
وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) (النساء: 100) "وَقَعَ: وَجَبَ

ہو گیا (پ ۵، النساء ۱۰۰) یہاں وَقَعَ سے وَجَبَ مراد ہے۔ یعنی واجب ہوگا۔

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے نزدیک ہی سو رہے تھے، پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے ہنسیا؟ فرمایا، مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر۔ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ نے دعا کر دی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اس مرتبہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب ہوا۔ انہوں نے عرض کی کہ بارگاہ الہی میں دعا کیجیے مجھے اس گروہ میں شمار فرمالے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی مرتبہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ ام حرام کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا پھر یہ اس سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

راہِ خدا میں کسی عضو کو تکلیف پہنچنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ عامر کی جانب روانہ فرمایا جن کی تعداد ستر تھی، جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے کہا پہلے میں نزدیک جاتا ہوں، اگر انہوں نے مجھے امان دی تو انہیں رسول خدا کا

2800 و 2799- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، قَالَتْ: تَأَمَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَطْحَكَ؟ قَالَ: أَنَا مِنْ أُمَّيْ عَرَضُوا عَلَيَّ يَوْمَئِذٍ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ قَالَتْ: قَادَحُ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَدَعَالَهَا، ثُمَّ تَأَمَّرَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَخَرَجْتُ مَعَ زَوْجِهَا عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَارِيًّا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ نَحْوَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ لَزَلُوا الشَّامَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِرُكُوبِهَا، صَرَغَتْهَا، فَتَأَتَتْ

9- بَابُ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

2801- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ نَلْمًا قَدِيمًا قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ

أَمَّنُونِي حَتَّىٰ أَبْلُغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا، فَتَقَدَّمَتْ فَأَمَّنُوهُ، فَبَيَّعَهُمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَأُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ، فَأَنفَذَهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ، فَكَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ، قَالَ هَمَامٌ: فَأَرَاهُ آخِرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ، فَرَضِيَ عَنْهُمْ، وَأَرْضَاهُمْ، فَكُنَّا نَقْرَأُ: أَنْ يَلْعُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا، وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسَخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانٍ وَبَنِي لَحْيَانَ وَبَنِي عَصِيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے نزدیک رہنا اور موقع کی مناسبت اقدام کرنا۔ پس ان لوگوں نے انہیں امان دے دی۔ اسی دوران کہ وہ انہیں نبی کریم کا پیغام دے رہے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا، جس نے نیزے کا ایسا وار کیا کہ ان کے سینے سے پار کر دیا۔ ان کی زبان مبارک سے فوراً نکلا: اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم میں نے اپنی مراد پالی، اس کے بعد وہ باقی حضرات پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بھی شہید کر دیا۔ صرف ایک بزرگ ان میں سے بچے جو ٹانگ سے معذور تھے اور پہاڑی پر چڑھ گئے تھے، ہمام راوی فرماتے ہیں کہ میری رائے میں ان کے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے۔ پس حضرت جبریل نے اس واقعہ کی خبر نبی کریم کو پہنچائی کہ اپنے رب سے جا ملے ہیں، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اپنے رب سے راضی ہیں۔ پس ایک عرصہ تک ہم یہ آیت پڑھتے رہے کہ ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے ہیں ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ پھر اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ نبی ﷺ نے چالیس دن تک قبیلہ وہل، ذکوان، بنی لحيان اور بنی عاصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لیے دعا مانگی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی ایک انگشت مبارک خون آلود ہو گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے، جو خون سے آلود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔

2802- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَّالَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيَتْ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ



## 10- بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

2803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللُّونُ لَوْنُ الدِّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْبَشِكِ

## 11- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيْنِ) (التوبة: 52) وَالْحَرْبُ سِبْجَالٌ

2804- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِلَاهَهُ، فَرَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِبْجَالٌ وَحَوْلٌ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ

## 12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مَنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا

## اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص راہ خدا میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں راہ میں زخمی ہوا ہے، مگر وہ قیامت کے دن یوں بارگاہ الہی میں حاضر ہوگا۔ اور اس کا خون کا رنگ بالکل خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: ”تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا،“ اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ ابوسفیان نے مجھے بتایا کہ ہر قل نے ان سے کہا: میں نے تم سے پوچھا کہ اس (رسول خدا) کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے۔ تم نے بتایا کہ لڑائی چرس اور ڈول کی طرح ہے پس رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے۔ لیکن آخر کار کامیابی ان کے لیے ہوتی ہے۔

فرمان الہی ہے: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں

اللَّهُ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ  
وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا  
تَبْدِيلًا (الاحزاب: 23)

2805 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَزَائِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا  
قَالَ: ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ  
قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّظَرِ عَنْ قِتَالِ  
بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ  
قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ، لَكِنَّ اللَّهَ أَشْهَدَنِي قِتَالَ  
الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيْنَّ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ  
أُحُدٍ، وَأُنْكَشِفَ الْمُسْلِمُونَ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي أَصْحَابَهُ -  
وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ -  
ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا  
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَبِّ النَّظَرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا  
مِنْ كُونِ أُحُدٍ، قَالَ سَعْدُ: فَمَا اسْتَظَعْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعْتُ، قَالَ أَنَسُ: فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا  
وَقَمَائِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمِيَّةً  
بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَا قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَلَ بِهِ  
الْمُشْرِكُونَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أَخُوهُ بَنِيَّاهُ قَالَ  
أَنَسُ: "كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ تَرَكْتُ  
فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: (وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا  
مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) (الاحزاب: 23) إِلَى آخِرِ  
الْآيَةِ"

نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو  
ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور  
کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
میرے چچا حضرت انس بن نضر غزوہ بدر کے وقت  
موجود نہ تھے۔ انہوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کی، یا  
رسول اللہ! میں اس پہلی جنگ کے وقت جو آپ نے  
مشرکین سے لڑی تھی موجود تھا۔ اگر اللہ نے مشرکین  
سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع عطا فرمایا تو اللہ تعالیٰ  
آپ کو ضرور دکھائے گا کہ یہ مشرکوں کے ساتھ کیا کرتا  
ہے۔ جب احد کی جنگ کا دن آیا اور کچھ مسلمان  
میدان جنگ میں ٹھہرنے سکے تو انہوں نے بارگاہ الہی میں  
دعا کی! الہی میں اس حرکت سے بری ہوں جو ہمارے  
بعض ساتھیوں سے سرزد ہوئی ہے اور اس عملے بیزار  
ہوں، جس کے یہ مشرکین مرتکب ہوئے ہیں، پھر انہوں  
نے پیش قدمی فرمائی، تو حضرت سعد بن معاذ سے  
ملاقات ہو گئی، فرمایا اے سعد بن معاذ! نضر کے رب  
کی قسم، جنت مجھے احد کے اس طرف سے جنت کی  
خوشبو آرہی ہے، حضرت سعد بارگاہ نبوت میں بیان  
کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! جو جوانمردی انہوں نے  
دکھائی وہ میری استطاعت سے باہر ہے۔ حضرت انس  
فرماتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں شہید ہوتے ہوئے  
پایا تو ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلواروں، تیروں اور  
نیزوں کے زخم تھے، مشرکین نے ان کے کان، ناک  
وغیرہ کاٹ لیے تھے جس کے سبب کوئی انہیں پہچان نہ  
سکا جبکہ صرف ان کی بہن نے ان کیوں کے پوروں سے

پہچانا، حضرت انس فرماتے ہیں ہمارا خیال اور گمان ہے کہ آیت رَجَالٌ صَدَقُوا رَحُ ان کے متعلق اور ان جیسے حضرات ہی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ نے جن کا نام ربیع تھا، ایک عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تھے، رسول خدا نے قصاص کا حکم دیا، حضرت انس بن نصر نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے سامنے مبعوث فرمایا ہے، میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے ایسا ہی ہوا کہ مدعی دیت پر راضی ہو گئے اور انہوں نے قصاص کا مطالبہ ترک کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جب مختلف صحائف سے نقل کر کے قرآن مجید ایک جگہ جمع کیا گیا تو مجھے سورہ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ مجھے وہ آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملی، جن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے دو شخصوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ ۲۱، احزاب ۲۳)

2806- وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَيُّ الرُّبَيْعَ كَسَرَتْ ثِيَابَهُ امْرَأَةً، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ ثِيَابَهَا، فَرَضُوا بِالْأَرْضِ، وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ

2807- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، أَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا، فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: (وَمِنْ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) (الاحزاب: 23)

2806- راجع الحديث: 2805, 2703

2807- انظر الحديث: 7425, 7191, 4989, 4988, 4986, 4784, 4679, 4049

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## جنگ سے قبل نیک عمل کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاد میں تم اپنے اعمال کے مطابق کارکردگی دکھاؤ گے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پر اباندہ کر گویا وہ عمارت ہیں راہگاہ پلائی (پ ۲۸، احزاب ۲-۴)

حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلح شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا اسلام قبول کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو، اس کے بعد جہاد کرنا، پس وہ مسلمان ہو گیا پھر کافروں سے لڑا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عمل تو کئے ہیں لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

## نامعلوم آدمی کا تیر لگنے سے مرجانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام الریح بنت برآ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال بتائیے جو بدر کی لڑائی میں قتل کیا گیا تھا، جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے خلاف ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری

## 13- بَابُ: عَمَلُ صَالِحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ

وَقَالَ أَبُو النَّدَّاءِ: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنَيَانٌ مَرْصُوفٌ) (الصف: 3)

2808 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ،

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقْتَنِعٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُ أَوْ أُسَلِّمُ؟ قَالَ: أُسَلِّمُ، ثُمَّ قَاتِلَ، فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتِلَ، فَقَاتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَلٌ قَلِيلًا وَأَجْرٌ كَثِيرًا

## 14- بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرِبَ فَقَتَلَهُ

2809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سَرَّاقَةَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَلَا تَحْدِثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرِبَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ

2808- سنن ترمذی: 3104

2809- انظر الحديث: 6567, 6550, 3982

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کروں؟ ارشاد فرمایا: اے اہم حادثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے بیٹے نے فردوس اعلیٰ پائی ہے۔

کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے جہاد کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کوئی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے، کوئی اپنی شہرت کے لیے، کوئی اپنی دیرینہ دکھانے کے لیے، پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہ ہے جو کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے لڑتا ہے۔

جس کے قدم راہ خدا میں گرد آلود ہوں

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے بیشک اللہ نیکوں کا نیک ضائع نہیں کرتا (پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۰)

اسحاق، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، یزید بن

ذَٰلِكَ، اجْتَمَعْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَامِ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّتْ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْكُوسَ الْأَعْلَى

15- بَابُ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

2810 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ لِمَتْنَمٍ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلدَّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَمْرَى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

16- بَابُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ) (التوبة: 120) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ) (التوبة: 120)

2811 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

2810- راجع الحديث: 123، صحيح مسلم: 4897، 4896، سنن ابو داؤد: 2517، 2518، سنن ترمذی: 1646، سنن

نسائی: 3136، سنن ابن ماجہ: 2783



الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي  
يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ  
رَافِعِ بْنِ حَدِيجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْسٍ هُوَ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَخْبَرْتُ قَدَمًا عَبْدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَتَمَسَّهُ النَّارُ

### 17- بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

2812- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلَّيْ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي  
سَعِيدٍ فَاسْتَمَعَ مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ  
فِي حَائِطٍ لَهْمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَأَا جَاءَ، فَاحْتَبَى  
وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَيْنَ الْمَسْجِدِ لَبَنَةً  
لَبَنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَيْنَتَيْنِ لَبَنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ  
الْغُبَارَ، وَقَالَ: وَجَّعَ عَمَّارٌ تَفْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ،  
عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ

### 18- بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ

### الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

2813- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

ابو مریم، عہاد بن رافع، حضرت ابو عبس ابوالرحمن بن جبر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی  
راہ میں گرد آلود ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

### اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہونے والے کے سر کو پونچھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ اور علی  
بن عبد اللہ سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید خدری  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث کا  
سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر  
ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے  
رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے  
پاس تشریف لے آئے اور احتبا کی صورت میں تشریف  
فرما ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی تعمیر ہو رہی تھی تو  
ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دو اینٹیں لاتے تھے جب نبی کریم  
ان کے پاس سے گزرے تو ان کے سر پر سے گرد  
جھاڑتے ہوئے فرمایا: عمار کے اس حال پر افسوس ہے  
کہ ان کو باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا یہ انہیں اللہ کی  
طرف بلائیں گے اور وہ ان کو جہنم کی جانب۔

### جنگ اور گرد آلودہ ہونے کے

### بعد غسل کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ، وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسُهُ الْغُبَارَ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ قَالَ، هَا هُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگ خندق سے واپس لوٹے تو آپ نے ہتھیار اتار دیے اور غسل فرما لیا۔ فوراً حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد سے اٹا ہوا تھا۔ پھر عرض کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیے حالانکہ میں نے ابھی نہیں اتارے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اب کہاں کا قصہ ہے؟ عرض کی، ادھر کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی جانب تشریف لے گئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے بر معونہ والوں کو شہید کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کی ہلاکت کے لیے تیس دن تک دعا کی۔ وہ قبیلہ رعل، ذکوان اور عصبہ کے لوگ تھے، جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی، حضرت انس فرماتے ہیں کہ شہداء بر معونہ کے بارے میں قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے، پھر بعد میں وہ منسوخ ہو گئی۔ وہ

19- بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَرِّقُونَ، فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ، وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ، أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ، وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ) (آل عمران: 170)

2814- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ غَدَاةً، عَلَى رِغْلٍ، وَذُكْوَانَ، وَعُصْبَةَ عَصَبِ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، قَالَ أَنَسٌ: أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْتِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأَاهُ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنَّ قَدْ

لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ

آیت یہ ہے: بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا  
فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
فرماتے سنا کہ بعض حضرات نے غزوہ احد کے دن صبح  
کے وقت شراب پی تھی، پھر شہید کر دیئے گئے۔ سفیان  
سے پوچھا گیا، کیا اس روز دن کے آخری حصے میں بھی  
پی تھی؟ فرمایا، یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

شہید پر فرشتے

سایہ کرتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے  
سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم ﷺ کی  
خدمت میں پیش کیا گیا، جن کا منٹہ کر دیا گیا تھا وہ آپ  
کے سامنے رکھ دیئے گئے، میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ  
دیکھنے لگا، تو میری قوم نے مجھے روکا، اس کے بعد رونے  
کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔  
آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو م کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے  
تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں (امام  
بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت  
میں کیا حقیقی رُفِعَ بھی ہے؟ فرمایا کبھی کبھی (حضرت  
جابر) یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

شہید دنیا میں واپس

جانے کی تمنا کرتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی ایسا

2815 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: اصْطَبَحَ نَاسُ الْخَمْرِ يَوْمَ أُحُدٍ،  
ثُمَّ قَتِلُوا شَهْدَاءَ، فَحِيلَ لِسُفْيَانَ: مِنْ آخِرِ ذَلِكَ  
الْيَوْمِ، قَالَ: لَيْسَ هَذَا فِيهِ

20- بَابُ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ

عَلَى الشَّهِيدِ

2816 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
الْمُنْكَدِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: جِئْتُ بِأَبِي إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، وَوُضِعَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ، فَتَهَانِي  
قَوْمِي فَسَمِعْتُ صَوْتَ صَاحِبَةٍ، فَقِيلَ: الْهَنَةُ عَمْرُو - أَوْ  
أُحْتُ عَمْرُو - فَقَالَ: لِمَ تَبْكِي - أَوْ لَا تَبْكِي - مَا  
زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظْلُمُهُ بِأَجْنِحَتَيْهَا فَلْتُ لِمَا قَالَ:  
أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ: رُبَّمَا قَالَهُ

21- بَابُ تَمَيُّي الْمَجَاهِدِ أَنْ

يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا

2817 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

عُثْمَرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ:

2815 - انظر الحديث: 4618, 4044

2816 - راجع الحديث: 1293, 1244

2817 - صحيح مسلم: 4845، سنن ترمذی: 1662

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس جانے کی آرزو کرے، خواہ اسے دھماکا سا رمال و متاع دے دیا جائے، ماسوائے شہید کے۔ وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا کی جانب واپس لوٹے پھر دس مرتبہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کا درجہ دیکھ چکا ہے۔

### جنت تلواروں کی

### چمک کے نیچے ہے

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے بتانے سے ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے کہ جو ہم میں سے قتل ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کفار جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، جو ان کے کاتب بھی تھے، فرماتے ہیں کہ ان کے لیے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس کی متابعت اویسی، ابوالنؤاد موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے کرتے ہیں۔

### جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیٰ نبینا

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ، يَتَمَلَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَزِي مِنْ الْكَرَامَةِ

### 22- باب: الجنة تحت

### بارقة السيوف

وَقَالَ الْبَغِيضَةُ بْنُ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنَا نَابِيتَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا: مَنْ قُتِلَ مِتًّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى

2818- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّظَرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - وَكَانَ كَاتِبَهُ - قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، تَابَعَهُ الْأَوْيسِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

### 23- باب: مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

2819- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

2818- راجع الحديث: 2735

2819- انظر الحديث: 7469, 6720, 6639, 5242, 3424

وعلیہا الصلوٰۃ والسلام۔ نے ایک روز فرمایا: آج رات میں اپنی سویا نٹانویں، ساری ہی بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے شہسوار پیدا ہوں جنہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں ان کے ایک ساتھی نے انشاء اللہ کہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی پورا بچہ نہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے گھوڑوں پر سوار ہو کر سب کے سب اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

### جنگ میں بہادری

#### اور بزدلی دکھانا

حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب سے حسین، بہادر اور سخی تھے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے گئے اور فرمایا: ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ حنین سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرات بھی ساتھ تھے۔ پس کچھ لوگ آپ سے لپٹ کر سوال کرنے لگے، حتیٰ کہ آپ کو کھینچتے ہوئے ایک درخت کے نیچے لے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کی چادر مبارک بھی کھینچ لی۔ نبی کریم ﷺ نے

أَبَاهُ زَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَا طَوْفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ يَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِي رَجُلٍ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَتَجْعُونَ "

### 24- بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي

#### الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

2820 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ، وَقَالَ: وَجَدْنَاكَ بَحْرًا

2821 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمَرَةٍ، فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وہاں ٹھہر کر فرمایا: میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی بھیڑ بکریاں ہوتیں تو میں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل ہرگز نہ پاتے۔

### بزدلی سے پناہ مانگنا

عمر بن مہمون الاودی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف واپس لوٹا یا جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے تصدیق فرمائی۔

مُعْتَمِر کے والد، حضرت انس بن مالک سے راوی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجبوری، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے۔

### اپنی جنگی کارکردگی

#### بیان کرنا

ابو عثمان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں روایت کی ہے۔

وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْ كَانَ لِي عِنْدُ هَذِهِ الْعِصَا نَعْمًا لَقَسْنَتْهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تُجِدُونِي بَخِيلًا، وَلَا كَذُوبًا، وَلَا جَبَانًا

### 25- بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُنِّ

2822- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونِ الْأَوْدِيَّ، قَالَ: كَانَ سَعْدُ يُعَلِّمُ بَيْنَهُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغُلَّيَّانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ ذُبُرَ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُنِّ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْحَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ

2823- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْقَهَرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

### 26- بَابُ مَنْ حَدَّثَ

#### بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ

قَالَ أَبُو عُمَيَّانَ، عَنْ سَعْدٍ

2822- انظر الحديث: 6390, 6374, 6370, 6365، سنن ترمذی: 3567، سنن نسائی: 5462

2823- صحيح مسلم: 6814, 6812، سنن ابوداؤد: 1540، سنن نسائی: 5467

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن الاسود اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت پایمچہ لیکن ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے جنگی حالات روایت کرتے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگِ اُحد کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

جہاد کے لیے نکلنا واجب

ہے اور نیت نیک ہو

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو اگر کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے (پ ۱۰، التوبہ: ۴۱-۴۲) نیز فرمایا ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا اگر نہ کوچ کرو گے تو نہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (پ ۱۰، التوبہ: ۳۸-۳۹) حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اَنْفِرُوا وَالثَّبَاتِ سے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے دستوں میں نکلنا مراد ہے کہتے ہیں کہ ثَبَاتِ کا واحد ثَبَتٌ ہے۔

2824 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَسَعْدًا، وَالْمُقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا آتَى سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ

27- بَابُ وَجُوبِ النَّفِيرِ، وَمَا

يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا، وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا، وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ، وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمُ السَّعْيَةُ وَسَيَخْلِفُونَ بِأَلْفِهِ) (التوبة: 42) الْآيَةِ وَقَوْلِهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَقَلُّتُمْ إِلَى الْأَرْضِ، أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ) (التوبة: 38) إِلَى قَوْلِهِ (عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (البقرة: 20) يُذَكِّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: (انْفِرُوا ثَبَاتٍ) سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ " يُقَالُ: أَحَدُ الثَّبَاتِ ثَبَةٌ "

طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس فتح کے بعد ہجرت نہیں، ہاں جہاد اور نیک نیتی موجود ہے۔ پس جب جہاد کے لیے بلائے جاؤ تو فوراً نکل آیا کرو۔

2825- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفِرْتُمْ فَأَنْفِرُوا

28- بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ، ثُمَّ يُسْلِمُ، فَيَسْلِدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

2826- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ، فَيُسْتَشْهَدُ

2827- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخَيِّرُ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْهَمِي، فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُشْهَمُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ: وَاعْجَبًا لَوْ بَرَّ، تَدُلُّ عَلَيْنَا مِنْ قُدُومِ ضَاآنٍ، يَنْتَعِي عَلَى قَتْلِ

کافر مسلمانوں سے قتال کرے، پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر (اپنی شان کے مطابق) ہنستا ہے حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا ہوگا اور دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑ کر قتل ہوا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق بخش دی اور شہادت پا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں خیر کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مال غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے۔ اس پر سعید بن العاص کے بیٹوں میں سے کوئی بولا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے، میں نے کہا، یہ تو ابن توکل کا قاتل ہے۔ سعید بن العاص کے بیٹے نے جواب دیا، اس چوپائے پر تعجب ہے جو ابھی ابھی ضان پہاڑی کی

2825- راجع الحديث: 1349

2826- سنن نسائی: 3166

2827- سنن ابوداؤد: 2723, 2724

چوٹی سے اتر رہے اور مجھ پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ میرے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت سے سرفراز کیا اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔ عتبہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں کہ انہیں غنیمت سے حصہ ملایا نہ ملا۔

سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے سعیدی کا نام و نسب سعیدی عمرو بن بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

### روزے پر جہاد کو ترجیح دینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایام عیدین کے سوا کبھی روزہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔

### قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ ہیں، (۱) طاعون سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب جانے والا (۴) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) راہِ خدا میں شہید ہونے والا۔

رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، وَلَمْ يَهْلِكْ عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَلَا أُدْرِي أَشَهِدَ لَهُ أَمْ لَمْ يُشَهِدْ لَهُ.

27 8 2 م - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ

السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ هُوَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

### 29- بَابُ مَنْ اخْتَارَ

#### الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

2828- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِظْرِ أَوْ أَطْحَى

### 30- بَابُ: الشَّهَادَةُ

#### سَبْعُ سِوَى الْقَتْلِ

2829- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْبَاطِلُونَ وَالْمَبْطُونُونَ وَالْغَرَقِيُّ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

بشر بن محمد، عبداللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین،  
حضرت انس بن مالک سے مروی کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا: طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے  
شہادت ہے۔

2830 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ  
مُسْلِمٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے  
عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں  
اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنے مالوں  
اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے  
والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ  
فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے  
ثواب سے فضیلت دی ہے (پ ۵، النساء ۹۵-۹۶)

حضرت برائین عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ جب آیت: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے  
حضرت زید بن ثابت کو طلب فرمایا۔ وہ کندھے کی ایک  
ہڈی لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت  
کو لکھ لیا اور حضرت ابن ام مکتوب نے اپنے تاجینا ہونے  
کی شکایت کا عذر کیا تھا تو یہ آیت اتری: ترجمہ  
کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے  
بیٹھ رہیں (پ ۵، النساء ۹۵)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے  
ہوئے دیکھا، میں سامنے گیا اور ان کے برابر میں جا کر

31- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ  
أُولَى الطَّرِيقِ، وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ  
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً، وَكُلًّا  
وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى، وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى  
الْقَاعِدِينَ) (النساء: 95) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورًا  
رَحِيمًا) (النساء: 23)

2831 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ: لَنَا تَرَكْتُ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ)  
(النساء: 95) مِنَ الْمُؤْمِنِينَ "دَعَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا،  
وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ، فَتَرَكْتُ: (لَا  
يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى  
الطَّرِيقِ) (النساء: 95)"

2832 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

2830 - انظر الحديث: 5732، صحيح مسلم: 4922، 4921

2831 - انظر الحديث: 4990، 4594، صحيح مسلم: 4888

2832 - انظر الحديث: 4592، سنن نسائي: 3100، 3099، سنن ترمذی: 3033

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان سے آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کی کتابت کروا رہے تھے۔ اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت اقدس ہو گئے اور بارگاہ نبوت میں عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں استطاعت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ بینائی سے محروم تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور آپ کا زانوئے مبارک اس وقت میرے زانو پر تھا۔ میں نے اتنا بوجھ محسوس کیا کہ زانو پھٹ جانے کا خدشہ ہونے لگا۔ پھر بوجھ ہلکا ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے غُيُورُ أُولَى الطَّرِيقِ کا نزول فرمایا۔

### جنگ کے وقت صبر سے کام لینا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا، جس کو میں نے بھی پڑھا، اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو۔“

### جہاد کی ترغیب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو (پ ۱۰، الانفال ۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ صبح سویرے سخت سردی میں

سَعْدُ الشَّاعِدِي، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَ عَلَيْهِ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النِّسَاء: 95) (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (النِّسَاء: 95) ". قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِئُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ - وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفُجِئَهُ عَلَى فُجْدِي، فَتَقَلَّتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرَضَّ فُجْدِي، ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (غَيْرُ أُولَى الطَّرِيقِ) (النِّسَاء: 95)

### 32- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

2833 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّظَرِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، كَتَبَ فَقَرَأَتْهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

### 33- بَابُ التَّحْرِيزِ عَلَى الْقِتَالِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ) (الْأَنْفَال: 65)

2834 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ نَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ

مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی موجود نہیں جو یہ کام کرتے۔ جب آپ نے ان کی محنت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ ”اے اللہ! آرام و سکون راحت تو آخرت کا آرام و سکون ہے۔ بس میرے انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔“ یہ سن کر صحابہ کرام نے جواباً عرض کیا: جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ ہم نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔

### خندق کھودنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مشغول تھے اور اپنی پشتر مٹی لے جاتے وقت یہ شعر پڑھتے تھے: ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر یک چکے ہیں، اب یہ زندگی ان کی غلامی کے لیے ہے۔ یہ سماعت فرما کر نبی کریم کی زبان مبارک پر اپنے صحابہ کے لیے یہ الفاظ جاری ہو گئے: ”اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار و مہاجرین میں برکت فرما۔“

حضرت براہن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خود بھی مٹی اٹھا کر لے جاتے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَبَّأَ رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ، قَالَ: "اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاعْفُزْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ: نَحْنُ الَّذِينَ بَاتِعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

### 34- بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ

2835 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ، وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الَّذِينَ بَاتِعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ ... فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

2836 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

2835- راجع الحديث: 2834

2836- انظر الحديث: 2837, 3034, 4104, 4106, 6620, 7236, صحيح مسلم: 4646, 4647

حضرت برابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود بھی مٹی اٹھاتے دیکھا اور مٹی کے غبار کے سبب آپ کے شکم مبارک کی سفید رنگت بھی دکھائی نہ دیتی تھی۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے: اے اللہ! اگر تو ہدایت نہ دیتا تو ہم راہ ہدایت نہ پاسکتے۔ نہ صدقہ خیرات کر سکتے تھے اور نہ نمازیں پڑھتے۔ پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ یہ لوگ ہم پر بلا سبب زیادتی کرتے ہیں۔ جب وہ ہمیں فتنہ کی طرف بلاتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے۔

جو جہاد میں کسی عذر کے

سبب شریک نہ ہوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی کریم ﷺ کی معیت میں واپس لوٹے۔

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا: کچھ لوگ ہمیں چھوڑ کر مدینہ میں رہ گئے ہیں، حالانکہ وہ کسی گھائی یا وادی میں ہمارا ساتھ چھوڑنے والے نہیں، کسی عذر نے ہی انہیں روکا ہے۔

موسیٰ سے یہ روایت اس سند کے ساتھ بیان کی:

2837 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ الثَّرَابَ، وَقَدْ وَارَى الثَّرَابَ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبَّتَ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا، إِنْ الْأَلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

35- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ

الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

2838 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2839 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: إِنْ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا، مَا سَلَكْنَا شُعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

2839م - وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

2837- راجع الحديث: 2836

2838- انظر الحديث: 4423, 2839

2839- راجع الحديث: 2838، سنن ابوداؤد: 2508

موسیٰ بن انس کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

راہِ خدا میں روزہ رکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دے گا۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کی جوڑی خرچ کرے تو جنت کے ہر دروازے کا دربان اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی جانب بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کو تو کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: بیشک میں تمہارے بارے میں خوفزدہ ہوں کہ میرے بعد زمین کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہوں گی۔

مُحَمَّدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْأَوَّلُ أَحْسَنُ

36- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

2840- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَاصِرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَسَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا الثَّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

37- بَابُ فَضْلِ التَّفَقُّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

2841- حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةٍ بَابٍ: أَيْ قُلْ هَلُمَّ"، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّيْ لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

2842- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا

فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ:

2840- صحیح مسلم: 2704، سنن ترمذی: 1623، سنن نسائی: 2252، 2247، سنن ابن ماجہ: 1717

2841- راجع الحدیث: 1897، صحیح مسلم: 2370

2842- راجع الحدیث: 1465

پھر آپ نے دنیا کی نعمتوں کو ایک کے بعد ایک ذکر فرمایا، تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ کیا خیر کے ذریعے شر آئے گا؟ نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا۔ ہم نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پس تمام حاضرین اس طرح خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا، جس شخص نے ابھی سوال کیا تھا وہ کہا ہے! ”کیا وہ مال خیر ہے؟“ یہ تین دفعہ فرمایا۔ (پھر فرمایا، جو مال خیر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ بھلائی ہی لاتا ہے۔ جیسے موسم بہار کا سبزہ جو بعض اوقات جانور کو ہلاک کر دیتا یا موت کے نزدیک کر دیا ہے سوائے رچتا پچتا کھانے والے کے یعنی چرے لیکن جب کوکھ ابھر آئیں تو دھوپ میں چلا جائے۔ جگالی کرے، گوبر اور پیشاب کرنے کے بعد پھر چرنے لگے۔ بیشک یہ دنیا کا مال میٹھا سبزہ ہے لیکن اچھا مالدار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے اللہ کی راہ میں یتیموں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا، وہ اس کھانے والے کی طرح ہے جو سیر ہی نہیں ہوتا اور اس کا مال بروز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گا۔

غازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر گیری کرنا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو راہ خدا میں لڑنے والے کے لیے سامان فراہم کر دے تو گویا اس

إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ، ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا، فَبَدَأَ بِأَحَدَاهُمَا، وَلَمْ يَلَمْزِ بِالْأُخْرَى، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: يُوحَى إِلَيْهِ، وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّهُ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحْضَاءَ، فَقَالَ: آيِنِ السَّائِلُ أَنْفًا، أَوْ خَيْرٌ هُوَ - ثَلَاثًا - إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِثُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يُلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ، كُلَّمَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، فَتَلَطَّتْ وَتَالَتْ، ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالِ خَصْرَةٌ حُلُوءَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ، فَهُوَ كَالْأَكِلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

38- بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ

غَارِيًّا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

2843 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ



نے خود جہاد کیا اور جس نے راہ خدا میں لڑنے والے کے گھر بار کی اچھی نیت سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم اور اپنی ازواج مطہرات کے سوا اور کسی کے گھر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے کیونکہ اس کا بھائی قتل ہو گیا ہے جو میرے ہمراہ تھا۔

### جنگ کے وقت خوشبولگانا

موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رانیں کھولے ہوئے خوشبول رہے تھے۔ حضرت انس نے کہا، چچا جان! کیا چیز آپ کو ہمارے ساتھ جانے سے مانع ہے؟ فرمایا، اے بھتیجے! ابھی چلتا ہوں اور وہ حنوط کی خوشبول رہے تھے۔ پھر وہ جا کر مجاہدین میں بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے سامنے ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس سے مقابلہ و قتال کرتے لیکن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح تو نہیں لڑتے تھے تم نے تو دشمنوں کو بڑی عادت ڈال دی ہے اس حضرت انس سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

### جاسوسی کے دستوں کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ حَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَخَيْرٌ فَقَدْ غَزَا

2844- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِ، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قَتِلَ أَخُوهَا مَعِي

### 39- بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

2845- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: - وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ - قَالَ: أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فُجْدِيهِ وَهُوَ يَتَحَنُّطُ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَا تَجِيءَ؟ قَالَ: الْآنَ يَا ابْنَ أُمِّی، وَجَعَلَ يَتَحَنُّطُ - يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ - ثُمَّ جَاءَ، فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ، انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وَجُوهِنَا حَتَّى نَضَارِبَ الْقَوْمَ، مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ، رَوَاهُ حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ

### 40- بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ

2846- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

کریم ﷺ نے جنگ احزاب سے کچھ پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے عرض کی آقا، یہ غلام۔ پھر فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر نے عرض کی، آقا! یہ غلام۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا راوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جنگ خندق کی بات ہے، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا۔ آپ نے لوگوں سے پھر دریافت فرمایا تو حضرت زبیر نے ہی لبیک کہا۔ آپ نے تیسری مرتبہ دریافت فرمایا تو حضرت زبیر ہی لبیک کہنے والے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

دو کا مل کر سفر کرنا

حضرت مالک بن خویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے واپس لوٹنے لگا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا: اذان دینا، تکبیر کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

41- بَاب: هَلْ يُبْعَثُ

الطَّلِيعَةُ وَحَدَّةُ

2847- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ،

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ - قَالَ صَدَقَةُ: أَظَنَّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ - فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ، فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ، فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بَنُ الْعَوَامِ

42- بَابُ سَفَرِ الْإِثْنَيْنِ

2848- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو

شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ، قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبِي: أَذِنَا، وَأَقِيمَا وَلْيُؤَمِّكُنَا أَكْبَرُكُنَا

43- بَابُ: الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا

## الْحَيْزُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

2849- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْحَيْزُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

2850 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَابْنِ أَبِي الشَّافِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَيْلُ مَعْقُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْحَيْزُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

2850 م - قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، تَابِعَهُ مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

2851 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَرَكَةُ فِي تَوَاصِي الْحَيْلِ

## 44- بَابُ: الْجِهَادُ مَا ضِ

## مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيْلُ مَعْقُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْحَيْزُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

## کے لیے بھلائی رکھ دی گئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر رہے گی۔

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت کے لیے برکت رکھی دی گئی

اسے سلیمان نے بھی شعبہ، حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابوالجعد سے اس کی روایت کی گئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

## جہاد جاری رہنا چاہیے

## امیر خواہ نیک ہو یا بد

کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے۔

2849- صحیح مسلم: 4822

2850- صحیح مسلم: 4826، 4830، سنن نسائی: 3576، 3579، سنن ابن ماجہ: 2786

2851- انظر الحديث: 3645، صحیح مسلم: 4831، سنن نسائی: 3573

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عروہ بارتی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے اور ثواب اور مال غنیمت۔

جو اللہ کی راہ میں

گھوڑے کو پالے

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ترجمہ کنز الایمان: اور جتنے گھوڑے باندھ سکوں (پ ۱۰، الانفال ۶۰)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا رکھا اور یہ اللہ پر ایمان رکھنے اور اپنے وعدے کو سچا کر دکھانے کی نیت سے ہو، تو اس کا کھانا، پینا، لید اور پیشاب کرنا، قیامت کے دن اس کے میزانِ عمل میں ہوں گے۔

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا

عبداللہ بن ابوقنادہ، اپنے والدِ محترم سے راوی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور ابوقنادہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے، جو احرام باندھے ہوئے تھے اور یہ غیر محرم تھے تو ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا۔ جب ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے، جس کا نام حراہہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا، آخر

2852- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْحَزْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

45- بَابُ مَنْ احْتَبَسَ

فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ رَبَّاطٍ الْخَيْلِ)

(الانفال: 60)

2853- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا طَلْعَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَضَدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شَبْعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْتَهُ وَيَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

46- بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

2854- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا

فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَهُمْ مُحْرَمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارًا وَخَشِيًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَأَاهُ أَبُو قَتَادَةَ، فَكَرِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاقِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا،

2852- راجع الحديث: 2850

2853- سنن نسائي: 3584

2854- راجع الحديث: 2570, 1831

کار انہوں نے خود لیا اور اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کی کوئی کٹ دیں۔ پھر ان میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور آگے چل پڑے۔ جب وہ آپ تک جا پہنچے تو سرکارِ مدینہ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہے؟ عرض کی کہ ہمارے پاس اس کی ایک ران ہے پس نبی کریم نے وہ ان سے لے کر تناول فرمائی۔

ابو ابن عباس ابن اہل، یہ اپنے والد ماجد سے، وہ اپنے والد محترم سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں تھا اور اس کا نام الحیف تھا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا، جس کو عقیقہ کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہو اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا، یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فَتَنَّاوَلَهُ، فَمَحَلَّ فَعَقَرَهُ، ثُمَّ أَكَلَ، فَأَكَلُوا فَتَنَّاوَلَهُ، فَلَمَّا أَكْرَهُ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: مَعَنَا رَجُلُهُ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا

2855 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللَّحِيفُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "وَقَالَ بَعْضُهُمُ: اللَّحِيفُ"

2856 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارٍ يُقَالُ لَهُ عُقَيْزٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَبْشِرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تَبْشِرُهُمْ، فَيَتَكَلَّمُوا

2857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا



مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے۔ (واپسی پر، ایک نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

بعض گھوڑے منحوس

ہوتے ہیں

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔ گھوڑا، عورت اور گھر۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا، اور گھر ہے۔

گھوڑے کے تین مقاصد

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے (پ ۱۳، النحل ۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن میں آدمی کے لیے ثواب ہے۔

عُنْدُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فَرَجٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنُذُوبٌ، فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَجٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

47- بَابُ مَا يُدْكَرُ مِنْ

شُؤْمِ الْفَرَسِ

2858 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْدَّارِ"

2859 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكَنِ

48- بَابُ: الْخَيْلِ لِثَلَاثَةٍ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ) (النحل: 8)

2860 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّهَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

2858- انظر الحديث: 2099- صحيح مسلم: 5770، 5767

2859- انظر الحديث: 5095، صحيح مسلم: 5771، سنن ابن ماجه: 1994

2860- راجع الحديث: 2371

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْحَيْلُ لِفَلَائَةٍ: لِرَجُلٍ  
أَجَرَ، وَلِرَجُلٍ سِئْرًا، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ  
أَجَرٌ: فَرَجُلٌ رَبَّطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ  
أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ  
أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ  
طِيلَهَا فَاسْتَنْتَفَتْ شَرْفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاعُهَا  
وَأَثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ،  
فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ  
حَسَنَاتٍ لَهُ، وَرَجُلٌ رَبَّطَهَا فُخْرًا وَرِثَاءً، وَنَوَاءً  
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وَزْرٌ عَلَى ذَلِكَ" وَسُئِلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحُمْرِ،  
فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيْهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ  
الْفَادَةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ  
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)

دوسرے وہ جن میں آدمی کی پردہ پوشی ہے۔ تیسرے  
وہ، جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعث  
ثواب ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے رکھا  
ہو، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں چرنے کے لیے لمبی سی رسی  
سے باندھ دیا گیا ہو، پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں  
تک وہ رسی پہنچے گی اس کے حساب سے مالک کو نیکیاں  
ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا  
جائے تو اس کی لید اور قدموں کے مطابق سے گھوڑے  
والے کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ کسی نہریا دریا کے پاس  
سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ  
پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی یہ اس کی نیکیوں میں شمار  
ہوگا۔ جو آدمی غرور یا ریاکاری کے سبب گھوڑا رکھے یا  
مسلمانوں کی دشمنی میں، تو ایسا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ  
ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے بارے میں  
دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی  
حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان:  
تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو  
ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلة  
۸-۷) یہ اس حکم کی جامع ہے۔

## 49- بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةً

### غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ میں کسی سفر میں نبی کریم ﷺ کے  
ساتھ تھا۔ ابو عقیل فرماتے ہیں کہ پتہ نہیں وہ سفر غزوہ  
کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے اہل و عیال کے پاس

2861- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ،  
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقُلْتُ لَهُ: حَدَّثَنِي بِمَا  
سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
قَالَ: سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - قَالَ أَبُو

عَقِيل: لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ غُمْرَةً - فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ  
يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ، قَالَ جَابِرٌ: فَأَقْبَلْنَا  
وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَالنَّاسُ  
خَلْفِي، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلِيٌّ فَقَالَ لِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ،  
فَضْرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً، فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ،  
فَقَالَ: أَتَبِيعُ الْجَمَلَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا  
الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ  
وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا  
جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ:  
الْجَمَلُ جَمَلُنَا، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ:  
اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: الثَّمَنُ  
وَالْجَمَلُ لَكَ

جلدی پہننا چاہتا ہے تو اسے جلدی کرنا چاہیے، حضرت  
جابر فرماتے ہیں کہ ہم واپس لوٹنے لگے اور میں اپنے  
سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا، جس کے جسم پر کوئی  
داغ نہ تھا۔ لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے اور میں آگے  
آگے جا رہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہو گیا۔ پس نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! اسے مضبوطی سے  
پکڑ لو، پھر آپ نے اس کے جسم پر ایک کوڑا مارا، تو  
اونٹ اچھل کر چل پڑا۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ اونٹ  
فروخت کرنا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔  
جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے  
ساتھ میں مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی  
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط  
کے ایک گوشے میں بندھ دیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ  
اب یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور  
اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا: یہ ہمارا اونٹ ہے۔  
نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے  
پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو دے دینا۔ پھر مجھ سے  
فرمایا: کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض  
کیا، ہاں۔ فرمایا، قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دئے۔

شریر جانور اور زر گھوڑے پر  
سواری کرنا

راشد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف زر  
جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ وہ  
زیادہ نڈر اور دلیر ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ مدینہ منورہ میں خوف محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ

50- بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ  
الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ  
وَقَالَ زَاهِدُ بْنُ سَعْدٍ: "كَانَ السَّلَفُ  
يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ، لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ

2862- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا، جسے مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فرمایا: ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا۔

### مال غنیمت میں گھوڑے کا حصہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصہ ملے گا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو (پ ۱۳، النحل ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

### میدان جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا

حضرت برآ بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ خنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے؟ جواب دیا، لیکن رسول اللہ ﷺ تو نہیں گئے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیر انداز تھے لیکن جب ہم ان پر حملہ آور ہوئے تو وہ بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں دوڑے اور بے شک میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور بیشک ابوسفیان بن حارث نے اس

مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ مُنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ وَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْنَاكَ لَبَحْرًا

### 51- بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ

2863- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا، وَقَالَ مَالِكٌ: "يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَادِينِ مِنْهَا، لِقَوْلِهِ: (وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ لِيَتْرَكُبُوها) (النحل: 8)، وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرِ مِنْ فَرَسٍ"

### 52- بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةً

#### غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ

2864- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَفَرَزْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَنْدِئٍ؟ قَالَ: لَيْكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاءً، وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ، فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ، وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَفِرَّ، فَلَقَدْ رَأَيْنَاهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا

کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔

### جانور کے رکاب تسمے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے قدم مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ احرام باندھتے۔

### گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو اس حالت میں ملے کہ آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، جس پر زین بھی نہ تھی اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔

### سست رفتار گھوڑا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا، یا اس میں سستی تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔ پس اس کے بعد سے اس گھوڑے سے کوئی آگے نہ جاسکا۔

سُفْيَانُ أَخَذَ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

### 53- بَابُ الرِّكَابِ وَالْعَزْرِ لِلدَّابَّةِ

2865- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي

أَسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْعَزْرِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحَلِيفَةِ

### 54- بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُزْرِ

2866- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ،

عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُزْرِيٍّ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ

### 55- بَابُ الْفَرَسِ الْقُطُوفِ

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَّغُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَا بِيْ طَلْعَةَ كَانَ يَقْطُفُ- أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ - فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى

2865- انظر الحديث: 166

2866- راجع الحديث: 2627

2867- راجع الحديث: 2627



## گھوڑوں کی دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تربیت کیے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ تو احنفیا سے مہینہ الوداع تک کروائی اور بغیر سدھائے گھوڑوں کی دوڑ مہینہ سے زریق تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں میں سے ایک میں ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حنفیا اور مہنیہ کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے جبکہ مہنیہ اور زریق کا فاصلہ ایک میل ہے۔

## دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا سدھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مہنیہ سے نبی زریق کی مسجد تک کروائی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امداء سے مراد غایت، انتہا اور آخری حد ہے، جیسا کہ سورہ احقاف میں طَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ آیا ہے یعنی ان پر انتہا ہوگی۔

## گھڑ دوڑ کی

## حد مقرر کرنا

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ

## 56- بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

2868 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ظَمَرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيهِمْ أَجْرَى، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ سُفْيَانُ: بَيْنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ، وَبَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ

## 57- بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلْسَّبْقِ

2869 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، وَكَانَ أَمْدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابِقَ بِهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَمْدًا: غَايَةً، (فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ) (الحديد: 16)

## 58- بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ

## لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

2870 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ،

2868- انظر الحديث: 420

2869- راجع الحديث: 420، صحيح مسلم: 4821، سنن نسائي: 3585

2870- راجع الحديث: 2869

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کردائی۔ ان کے روانہ ہونے کا مقام حصہ تھا اور پہنچنے کی جگہ ثنیۃ الوداع تھی۔ میں نے موتی سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا چھ یا سات میل اور پھر بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ بھی کروائی گئی جو ثنیۃ الوداع سے روانہ کیے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ بنی زریق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: کم و بیش ایک میل۔ حضرت ابن عمر نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

### نبی کریم ﷺ کی اونٹنی (قصو) کا ذکر

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصو پر سرور دو عالم ﷺ نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت مسور بن مخزمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا: قصو اپنی مرضی سے نہیں بیٹھتی۔

حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک ناقہ کا نام عضباء تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ناقہ عضباء سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی، حمید راوی فرماتی ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی۔ پس کوئی ناقہ سوار اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی عضباء سے آگے نکال لی۔ مسلمانوں پر یہ حرکت بڑی ناگوار گزری۔ یہاں تک کہ آپ کو بھی ان

عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَيْلِ الْيَمَنِ قَدْ أَطْمَرَتْ، فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفِيَاءِ، وَكَانَ أَمْدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ - فَقُلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ - وَسَابَقَ بَيْنَ الْحَيْلِ الْيَمَنِ لَمْ تُضْمَرْ، فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمْدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ" قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكُنْ سَابِقَ فِيهَا

### 59- بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَرَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْيَسُورُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَّاتِ الْقَصْوَاءُ

2871 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ

2872 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، لَا تُسَبِّقُ - قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْلَا تَكَادُ تُسَبِّقُ - فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ، فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا

کی ناراضگی کا علم ہوا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی کو بلندی دیتا ہے تو پھر اسے نیچے بھی گراتا ہے حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کو تفصیلاً بھی روایت کیا ہے۔

خجر پر غزوہ کا باب  
نبی کریم ﷺ کا  
سفید خجر

اس کی حضرت انس نے روایت کی ہے اور ابو حمید فرماتے ہیں کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کو ایک سفید خجر بطور تحفہ دیا تھا۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا ماسوائے ایک سفید خجر، ہتھیار اور کچھ زمین کے اور انہیں بطور صدقہ چھوڑا تھا۔

حضرت براہن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا، اے ابو عمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات نے پیٹھ پھیری؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم ﷺ نہ گئے، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگے تو اہل ہوازن نے انہیں تیروں پر رکھ لیا۔ اپنے سفید خجر پر آپ تھے، جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن الحارث نے تھام رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے بار بار یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔

يَرْتَفَعُ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوْلُهُ مُوسَى  
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

60- بَابُ الْغَزْوِ عَلَى الْحَمِيرِ

61- بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ

قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مِلْكٍ  
أَيَّلَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ

2873- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ:  
سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ  
وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

2874- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو  
إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا  
أَبَا عَمَّارَةَ وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ مَا  
وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ وَلَّى  
سَرَّعَانَ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازُنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو  
سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَكَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَكَا  
ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

2873- انظر الحديث: 2739

2874- انظر الحديث: 2864، صحيح مسلم: 4594، سنن ترمذی: 1688

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## 62- بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ

2875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ

2875 م- وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هَذَا

2875 م- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هَذَا،

2876 - وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ

عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: نَعَمْ الْجِهَادُ الْحَجُّ

## 63- بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ

2877 و 2878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أُنْسَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ، فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَزْكِبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَيَّامِ، فَقَالَتْ: يَا

## عورتوں کا جہاد

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے جہاد کی اجازت کی عرض کی تو آپ نے فرمایا، تمہارا جہاد حج ہے۔

عبداللہ بن الولید، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

قبیصہ، سفیان، معاویہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے جہاد کے متعلق نبی کریم ﷺ سے عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا، عورتوں کے لیے بہترین جہاد حج ہے۔

## عورتوں کا بحری جہاز

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رونق افروز ہوئے تو ٹیک لگائی اور سو گئے پھر بنے تو انہوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں اس سبز سمندر پر سواری کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ عرض کی، یا رسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما

2875- راجع الحديث: 1520

2876- راجع الحديث: 1520

2877, 2878- انظر الحديث: 2799

لے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر بنے اور پھر اسی طرح عرض کی گئی، تو آپ نے پہلے کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، مجھے اس جماعت میں شمار فرمالے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلی جماعت میں ہے نہ کہ دوسرے میں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ بنت قرظہ کے ساتھ بحری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں، لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

### دوسری بیوی کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا

غزوہ بن زبیر، سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ، نے حدیث عائشہ بیان کی یعنی ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر کے لیے نکلنے کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔ اس کو ہمراہ لے جاتے۔ ایک غزوہ میں جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا پس میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نکلی اور یہ پردے کا حکم آجانے کے بعد کی بات ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ اَدْعُ اللَّهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ، فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ - اَوْ وَمِمَّ - ذَلِكَ، فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: اَدْعُ اللَّهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ، وَلَسْتُ مِنَ الْاٰخِرِينَ، قَالَ: قَالَ اَنْسُ: فَتَزَوَّجْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبْتُ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرْظَةَ، فَلَمَّا قَفَلْتُ: رَكِبْتُ دَابَّتَهَا، فَوَقَّصْتُ بِهَا، فَسَقَطَتْ عَنْهَا، فَمَاتَتْ

### 64- بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ

2879 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَزْرَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَفْرَعُ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَفْرَعُ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا، فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ

### عورتوں کا مردوں کے

### 65- بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ



## وَقَاتِلِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

2880 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِهْمَا لَمُشِيرَتَانِ أَرَى خَدَمَهُنَّ سَوْقِيَهُمَا تَنْقُزَانِ الْقِرْبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُزَانِ الْقِرْبَ عَلَى مُتُونِيَهُمَا، ثُمَّ تُفْرِغَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلِكَانِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ"

66- بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرْبَ إِلَى

النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

2881 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْ عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ، عَنْ بَايَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرْبَ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "تَزْفِرُ: تَخِيْطُ"

## ساتھ مل کر جہاد کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ احد میں لوگ نبی کریم ﷺ سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ دونوں اپنی ساقوں پر سے کپڑا سمیٹے ہوئے ہیں اور میں ان کے پیروں کی پازیب دیکھ رہا تھا۔ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتی تھیں۔ پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتیں۔

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے

مشکیں بھر کر لانا

ثعلبہ بن ابومالک راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک عمدہ چادر باقی بچ گئی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ رسول اللہ ﷺ کی ان صاحبزادی کو دے دیجیے جو آپ کے حرم میں ہیں۔ ان کی مراد ام کلثوم بنت علی سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط زیادہ حقدار ہیں اور ام سلیط انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس لیے بھی زیادہ حق دار ہیں کہ جنگ احد میں ہمارے لیے مشک بھر کر لاتی تھیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہاں تَزْفِرُ سے سینا مراد ہے۔

## جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پیاسوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور شہداء کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں پہنچاتے تھے۔

## عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کر مدینہ منورہ لے جانا

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ قوم کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور قتل ہو جانے والوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔

## جسم سے تیر نکالنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا۔ انہوں نے مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکالا تو اس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ پس میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر صورت حال عرض کی، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔

## جہاد میں

## 67- بَابُ مَدَاوَاةِ النِّسَاءِ

### الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

2882- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى، وَنُرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

## 68- بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى

### وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

2883- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ، قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُسْقِي الْقَوْمَ، وَنُخَدِّمُهُمْ، وَنُرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ

## 69- بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

2884- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَتَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ أَبِي عَامِرٍ

## 70- بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ

2882- انظر الحديث: 5679, 2883

2883- انظر الحديث: 2882

2884- صحيح مسلم: 6356

## فی سبیل اللہ

## نگرانی کرنا

2885- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرًا، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَخْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ، وَكَأَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک سفر میں) جاگتے رہے تھے، پس جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا کوئی اچھا ساتھی رات کو میرے لیے پہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیاروں کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا، میں سعد بن ابوقاص ہوں، آپ کی بارگاہ کے لیے پہرا دینے آیا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ سو گئے۔

2886- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالذِّهْمُ، وَالْقَطِيفَةُ، وَالْخَبِصَةُ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ، لَمْ يَرْفَعُهُ إِسْرَائِيلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار کا بندہ برباد ہوا اور چادر کمل کا بندہ برباد ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو راضی ورنہ ناراض ہو جائیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابو حصین سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے۔

2887- وَزَادَنَا عَمْرُو، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الذِّهْمِ، وَعَبْدُ الْخَبِصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطَ، تَعَسَّ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَقَشَ، طَوْبَى لِعَبْدٍ أَخْلَدَ بَعْتَانِ فَرَسَهُ فِي سَبِيلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار کا بندہ برباد ہوا اور چادر کمل کا بندہ برباد ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو راضی ورنہ ناراض ہو جائیں۔ ایسا برباد اور پست ہوا۔ جبکہ اسے کاشا چھو تو نہ نکلے۔ مژدہ ہے اس بندے کے لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے، بال بکھرے اور قدم

2885- انظر الحديث: 7231، صحيح مسلم: 6182، 6180، سنن ترمذی: 3756

2886- انظر الحديث: 6435، 2887، سنن ابن ماجه: 4136

2887- راجع الحديث: 2886

غبار آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جاتا ہے تو پہرہ دیتا ہے، اگر فوج کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پیچھے ہی رہتا ہے، اگر اندر آنا چاہے تو اجازت نہ ملے، اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔ تعساً کا مطلب یہ ہے گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ طُوبَى فَعْلَى کے وزن پر ہر پاکیزہ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاء یہاں داو سے بدل گئی ہے اور یہ یَطِينُ سے مشتق ہے۔

### جہاد میں مجاہدین کی خدمت و فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں رہا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے تو میں بھی جس کسی کو دیکھتا ہوں اس کا اکرام کرتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں خیبر کی جانبدارانہ ہوا، تاکہ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی کریم ﷺ خیبر سے واپس لوٹے اور احد پہاڑ آپ کو نظر آیا، تو فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا اے اللہ! میں اس کی ۱۰۰ نواں پہاڑیوں کے درمیان دان جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

اللَّهُ أَشْعَفَ رَأْسَهُ، مُغْبِرَةً قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ، وَقَالَ فَتَعَسَا: كَأَنَّهُ يَقُولُ: فَاتَّعَسَهُمُ اللَّهُ، طُوبَى: فَعَلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ، وَهِيَ يَأْتِي حَوْلَكَ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبٍ"

### 71- بَابُ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

2888 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ، قَالَ جَرِيرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا، لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ

2889 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْظَلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاجِعًا وَبَدَأَ لَنَا أُحُدٌ، قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُجِبُّنَا وَنُجِبُهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، كَتَعْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ

لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُتِنَا

مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ ہمیں ہمارے صاع اور  
مد میں برکت عطا فرما۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک  
مرتبہ نبی کریم ﷺ کے کی ہمراہی میں تھے، تو ہم میں  
سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر کا سایہ کئے  
ہوئے تھا۔ (ہم میں سے) جن حضرات کا روزہ تھا  
انہوں نے کوئی کام نہ کیا اور جن کا روزہ نہیں تھا انہوں  
نے اونٹوں کو اٹھایا، انہیں کھلایا پلایا اور ہر خدمت کی۔  
اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج تو افطار کرنے  
والے بڑا ثواب کم کر لے گئے۔

### سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ کا  
صدقہ ضروری ہے جو کسی کو سوار ہونے میں مدد دے تو یہ  
بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سواری پر رکھوا  
دے تو یہ بھی صدقہ ہے اور چھٹی بات کہنا نیز نماز کے  
لیے جتنے قدم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو  
راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

### جہاد میں ایک دن کی نگرانی کا درجہ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:  
اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو  
اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے  
ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو (پ ۴، آل عمران

2890- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ،

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكْرِيَّا، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ  
مُورِقِ الْعَجَلِي، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا  
الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ  
يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا  
الرِّكَابَ وَأَمْتَهُنَّوَا وَعَاجَلُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ

### 72- بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ

### مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ

2891- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْبَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
قَالَ: كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ  
الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ، يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا  
مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلْبَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ  
يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

### 73- بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ

### فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اضْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ  
تُفْلِحُونَ (آل عمران: 200)

2890- صحیح مسلم: 2617 سنن نسائی: 2282

2891- راجع الحدیث: 2707



(۲۰۰)

حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن نگہبانی کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی مل جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

### خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ خیمہ کی طرف نکلے تو حضرت ابوطلمہ مجھے ساتھ لے گئے اور میں قریب البلوغ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری کی سعادت مجھے حاصل ہوئی جب آپ کسی جگہ فروکش ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنتا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم و ملال، عاجزی، سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔ پھر ہم خیمہ پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کروادیا تو بارگاہ نبوت میں صفیہ بنت حنی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر ہوا، جن کا خاوند اس

2892- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَزُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْغَدَاةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

### 74- بَابُ مَنْ غَزَا

#### بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

2893- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ: التَّيْسُ غَلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يُخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِي، وَأَنَا غُلَامٌ رَاهِقٌ الْحُلْمَ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ، ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبٍ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2892- راجع الحديث: 2794

2893- راجع الحديث: 2235

جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ حالتِ عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر مقامِ صہباء میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور آپ نے انہیں ہم بستری کی سعادت بخشی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر بیٹھ کر رکھا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے اطراف میں ہوں انہیں کھانے کے لیے بلا لاؤ۔ رسول خدا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی ولیمہ کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ انہیں اپنی چادر مبارک اڑھا دیتے، پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے بارے میں گھنٹے پر پیر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ ہم متواتر چلتے رہے، حتیٰ کہ جب مدینہ منورہ کے نزدیک آپ پہنچے تو آپ نے کوہِ احد کی جانب دیکھا اور فرمایا: ”یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور کہا: ”اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! ان کے مد اور صاع میں برکت فرما۔“

### سمندری سفر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا: ایک دن نبی کریم ﷺ ان کے گھر جلوہ افروز ہو کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا،

وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصُّهْبَاءِ، خَلَّتْ فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نَظْعِ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آذِنَ مَنْ حَوْلَكَ. فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بَعَاءَةً، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ، فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ، فَيَسِرُّ نَاحِيَةً إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا أَحْرَمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

### 75- بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

2895 و 2894- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا، فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ

میں اپنی امت کی ایک جماعت کو دیکھ کر حیران ہوا، جو سمندر پر اس طرح سواری کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوں۔ پس میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان لوگوں میں شمار فرمائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے آپ نے دو یا تین دفعہ اسی طرح بتایا میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بارگاہ الہی میں دعا کیجیے کہ مجھے اس جماعت میں شامل فرمائے۔ آپ نے فرمایا تم پہلی جماعت میں شامل ہو۔ پھر انہیں حضرت عبادہ بن صامت نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سوار ہونے کے لیے اپنی سواری کے نزدیک ہوئیں تو گر پڑیں اور ان کی گردن کچل ہو گئی۔

### لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی معاونت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے بتایا کہ مجھے قیصر روم نے کہا، میں تم سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ قوم کے سردار اس کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب غریباً۔ تو رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں گمان ہوا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی طور پر کمزور ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یاد رکھو،

يُضْحِكُ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَزْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَتَيْتَ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحِكُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَيَقُولُ: أَتَيْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَتَزْوَجُ بِهَا عِبَادَةَ بَنَ الصَّامِتِ، فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ، فَلَمَّا رَجَعْتَ قَرَّبَتْكَ ذَابَّةٌ لِيَتْرَكَبَهَا، فَوَقَعْتَ، فَأَنْدَعَتْ عَنْقَهَا

### 76- بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ

#### وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ: أَشَرَّ أَفْ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ، فَرَعَمْتُ ضَعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ

2896 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَى سَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ

تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

2897 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِتْنَامُ مِنَ  
النَّاسِ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ  
يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ،  
فَيُفْتَحُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ  
صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟  
فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا  
زمانہ آئے گا جب لوگ جوق در جوق جہاد کریں گے۔  
ان سے پوچھا جائیگا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا  
آدمی ہے جو نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت  
سے مشرف ہوا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ  
دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا  
جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا  
شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت  
پائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب ملے گا تو یہ  
بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب  
پوچھا جائے گا کہ تمہارے ساتھ کوئی ایسا آدمی ہے جس  
نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پانے والوں کی  
صحبت پائی ہو؟ کہا جائے گا، ہاں پس یہ بھی فتح یاب ہو  
جائیں گے۔

77- بَابُ لَا يَقُولُ فَلَانُ شَهِيدٌ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ

یہ نہ کہو کہ فلاں شہید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم  
ﷺ سے راوی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا  
ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ  
ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہِ خدا میں زخمی ہوا ہے۔

2898 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور مشرکین  
کا مقابلہ ہوا اور جنگ و قتال کا بازار گرم ہوا تو رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، التَّقَى هُوَ الْمُشِيرُ كُونَ، فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَطْرُبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجَزَ أَمِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجَزَ أَفْلَانُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جَرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَمُوتُ لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَمُوتُ لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اللہ ﷺ نے اپنے لشکر کا معائنہ فرمایا اور دوسروں نے اپنی فوج کا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ اس کا پیچھا کر کے اسے تلوار سے موت کی نیند سلا دیتا تھا۔ حضرت اہل نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کسی نے کام نہ دکھایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مگر وہ تو جہنمی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا وہ جہاں کھڑا ہوتا تو میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا تو اس نے مرنے کے لیے عجلت کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک پر اپنا سینہ رکھ کر تلوار پر اپنا سارا وزن ڈال دیا اور اس طرح خودکشی کر لی۔ پھر وہ واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں آدمی کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت بتاؤں گا۔ پس میں اس کی جانچ کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے مرنے کے لیے عجلت کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے پیچ سینے سے لگا کر اس پر اپنا سارا وزن ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص لوگوں کی نظروں میں تو جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن درحقیقت وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر وہ دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے



لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

### تیر اندازی کی رغبت دلانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں

(پ ۱۰، الانفال: ۶۰)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر قبیلہ اسلم کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا، اے بنی اسلمعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے والا (حضرت اسماعیل) تیر انداز تھے۔ اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تیر اندازی نہیں کرتے؟ عرض کی ہم کس طرح تیر اندازی کریں جبکہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھا تو اب میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

حمزہ بن ابواسید، اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبکہ ہم قریش کے خلاف صفیں بنالیں اور وہ بھی ہمارے خلاف صفیں سیدھی کر لیں، پھر دشمن تمہارے قریب آجائے تو تیر اندازی شروع کر دینا۔

نیزہ بازی کرنا

### 78- بَابُ التَّحْرِيزِ عَلَى الرَّمِي

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ) (الانفال: 60)

2899- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنْ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَإِنَّمَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا فَإِنَّمَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ

2900- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، حِينَ صَفَّفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: إِذَا أَكْثَبُواكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ

### 79- بَابُ اللَّهْوِ بِالْحَرَابِ وَنَحْوِهَا

2899- انظر الحديث: 3507, 3373

2900- انظر الحديث: 3985, 3984

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ حبشی اپنی برچیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر آئے تو کنکریوں کی طرف بچکے اور اٹھا کر انہیں کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! انہیں رہنے دو۔ عبدالرزاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ مسجد میں تھے۔

### ساتھی کی ڈھال سے کام لینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے کام لیتے تھے اور حضرت ابو طلحہ بہت اچھے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر چلاتے تو نبی کریم ﷺ سر مبارک کو اٹھا کر اس کا ہدف دیکھا کرتے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا، آپ کا چہرہ پر نور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو (دندان مبارک زخمی کر دئے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھور ہی تھیں۔ جب دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بورے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی رکھ رخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

2901- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرَائِمِهِمْ، دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَّيَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: دَعَهُمْ يَا عُمَرُ، وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: فِي الْمَسْجِدِ

### 80- بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ

### يَتَرَسُّ بِتَرَسٍ صَاحِبِهِ

2902- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرَسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّحْمِيِّ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَكَثَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ

2903- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ قَالَ: "لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ، وَأُذِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالنَّاءِ فِي الْمِجَنِّ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ، فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى النَّاءِ كَثْرَةً، عَمِدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ، فَرَقَّ الدَّمُ

2901- صحيح مسلم: 2066

2902- راجع الحديث: 2880

2903- راجع الحديث: 243

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی  
نصیر کا مال ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر ہی  
اپنے رسول کو عطا فرما دیا، جس کے لیے مسلمانوں نے  
نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی جنگ کی۔ پس وہ مال  
خاص رسول اللہ ﷺ کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے  
اپنے اہل و عیال کو ایک سال کا خرچ عطا فرما دیتے۔  
پھر بقیہ مال کو ہتھیاروں، گھوڑوں وغیرہ سامانِ جہاد پر  
صرف فرماتے۔

عبداللہ بن شداد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں نے نہیں دیکھا  
کہ حضرت سعد کے علاوہ کسی شخص پر قربان ہونے کے  
لیے رسول خدا نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے  
فرماتے سنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، تیر  
اندازی کر۔

### ڈھال سے کھیلنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشہ لائے اور اس  
وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جنگ بعاث کے  
واقعات گارہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور رخ  
پھیر لیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ آئے تو انہوں

2904 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أُوَيْسِ بْنِ الْحَدَّادِ، عَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مَعًا أَقَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ  
عَلَيْهِ بَغْيًا، وَلَا رِكَابًا، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ  
نَفَقَةً سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ  
وَالْكِرَاعِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ

2905 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ  
سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ ح

2905 م - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ:  
مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ  
رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِزِمِ فِدَاكَ أَبِي  
وَأُمِّي

### 81- بَابُ الدَّرَقِ

2906 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ، قَالَ: عَمْرُو، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ،  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ  
تُغْنِيَانِ بَغْتَاءَ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفَرَاشِ

2904 - انظر الحديث: 7305, 6728, 5358, 5357, 4885, 4033, 3094

2905 - صحيح مسلم: 6184, 6183 'سنن ترمذی: 3754 'سنن ابن ماجه: 129

2905 م - انظر الحديث: 6184, 4059, 4058

2906 - راجع الحديث: 949

نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شیطانی باجہ کیسا؟ تو نبی کریم نے ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، اس بات کو چھوڑو۔ جب آپ دوسرے کام میں مشغول ہو گئے تو میں نے انہیں اشارہ کر دیا پس دونوں لڑکیاں باہر نکل گئیں۔

آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عید کا دن تھا، اس دن حبشی ڈھال اور برجھی وغیرہ سے کھیلتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ان کے کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے مبارک رخسار مبارک پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے: بنی ارفدہ کھیلتے جاؤ، جب میں کھڑے کھڑے تھک گئی تو فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں فرمایا تو چلی جاؤ۔ احمد نے ابن وہب سے جو روایت کی ہے اس میں فلکنا غفل کی جگہ فلکنا غفل ہے۔

گردن میں  
تکوار لٹکانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے حسین و جمیل اور دلیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا، تو لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے کہ صورت حال کی خبر بھی لے آئے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی

وَحَوْلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَتْهُ رِي وَقَالَ: مِرْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوهَا، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا، فَخَرَجَتَا.

2907 - قَالَتْ: وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ الشُّوَدَانُ بِاللَّدَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِنَّمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا قَالَ: تَشْتَهِيَن تَنْظُرِينَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدَّيْ عَلَى خَدَّيْهِ، وَيَقُولُ: كُونُكُمْ بَنِي أَرْفَدَةَ، حَتَّى إِذَا مَلَيْتُ، قَالَ: حَسْبُكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَذْهَبِي، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَحْمَدُ، عَنْ ابْنِ وَهْبٍ: فَلَمَّا غَفَلَ

82- بَابُ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيْقِ  
السَّيْفِ بِالْعُنُقِ

2908 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حِزَابُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشَجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً، فَخَرَجُوا نَحْوَ الصُّوْبِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ، وَهُوَ عَلَى

2907- راجع الحديث: 949,454

2908- راجع الحديث: 2820,2627

پیٹھ پر سوار تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے تھے: ”خوف کی کوئی بات نہیں ہے“ پھر ارشاد فرمایا: ”ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔“ یا یہ فرمایا: ”تو دریا (کی طرح تیز رفتار) ہے۔“

تلوار پر

کام

سلیمان بن حبیب راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: اہل اسلام فتوحات پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر سونے چاندی کا کام نہیں کرواتے تھے۔ ان کی تلواروں میں چمڑہ، رانگ اور لوہا ہوتا تھا۔

سفر میں قیلولہ کے وقت  
تلوار درخت سے لٹکانا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف جہاد کے لیے سفر کیا۔ جب نبی کریم واپس لوٹے تو یہ بھی واپس ہوئے۔ پس ہم نے دوپہر ایسے جنگل میں گزاری جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے میں ادھر ادھر پھیل گئے۔ نبی کریم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ابھی ہم کچھ ہی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ کے پاس ایک

فَرَسٍ لَّا بِي ظَلْعَةٍ عَزِيٍّ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاكُمْ بَحْرًا أَوْ قَالَ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ

83- بَابُ مَا جَاءَ فِي

حِلْيَةِ السُّيُوفِ

2909- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ، يَقُولُ: لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوخَ قَوْمٌ، مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَائِي وَالْأُنْكَ وَالْحَدِيدَ

84- بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي

السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ

2910- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيُّ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَخْرَجَهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهِ، فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَبَنِمْنَا

2909- سنن اس ماخذ 2807

2910- انظر الحديث: 4136, 4135, 4134, 2913، صحيح مسلم: 5910, 5909

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



اعرابی موجود تھا۔ فرمایا، جب میں سو رہا تھا تو اس نے میری تلوار تھمتھی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ جواب دیا: اللہ آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

خود پہننا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ احد میں نبی کریم ﷺ کے زخمی ہونے سے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک مجروح کر دیے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا تھا تو حضرت فاطمہ خاتون جنت نے خون دھویا اور حضرت علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو مزید بہہ رہا ہے تو ناٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہو گئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنا بند ہو گیا۔

موت کے وقت ہتھیار

توڑ دینے جائز نہیں

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک فخر سفید اور کچھ زمین کے جیسے صدقہ فرما دیا تھا۔

قیلولہ کے وقت لوگوں کا امام سے جدا ہو

تَوَمَّةً، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَى سَيْلِي، وَأَنَا تَائِمٌ، فَأَسْتَيْقِظُكَ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَافًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ- ثَلَاثًا." وَلَمْ يُعَاقِبْنَاهُ وَجَلَسَ

85- بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

2911- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: جُرْحٌ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رِجْلَايَاهُ، وَهَشِيتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلَى يَمِينِكَ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ أَلْرَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ

86- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ

السَّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ

2912- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ، وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

87- بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ

جانا اور درخت کے سائے میں ہو جانا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ کسی غزوہ میں وہ نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں تھے، تو ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جس میں گھنے درخت تھے۔ لوگ درختوں کے سائے میں متفرق ہو گئے، نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے رونق افروز ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ایک اجنبی شخص کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ اس نے میری تلوار تان لی اور کہنے لگا: اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا ہے لیکن آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا۔

### نیزہ بازی کے متعلق

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تھے حتیٰ کہ مکہ معظمہ کے کسی راستے پر چلتے ہوئے آپ بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض احرام میں

عَنْدَ الْقَائِلَةِ، وَالْإِسْطِظْلَالِ بِالشَّجَرِ

2913- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ جَابِرًا، أَخْبَرَهُ ح

2913 م- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّوَلِيِّ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذَرَ كَتَمَهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٍ"، ثُمَّ لَمْ يَعَايَبْهُ

### 88- بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُفْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصُّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي

2914- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّظَرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُخْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُخْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَخَشِيئًا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُتَاوَلُوهُ سَوْطَةً، فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُفْعَةً فَأَبَوْا، فَأَخَذَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ، فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَعْضٌ، فَلَمَّا أَذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ

2914 م- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ، مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّظَرِ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

## 89- بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ اخْتَبَسَ أَخْدَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ 2915 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا

تھے اور بعض بغیر احرام کے۔ اسی دوران میں ہم نے ایک گورخر دیکھا، تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوزہ مانگا، تو انہوں نے منع کر دیا، جب اپنا نیزہ مانگا، تب بھی انہوں نے منع کر دیا، تو میں نے خود یہ چیزیں لیں اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ رسول اللہ کے صحابہ میں سے بعض حضرات نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے منع کر دیا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے تو اس کے متعلق میں آپ سے عرض کی گئی۔ ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلائی ہے۔

زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو قتادہ سے بھی گورخر کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے گوشت میں سے بچا ہوا کچھ تمہارے پاس ہے؟

## رسول خدا ﷺ کی

زرہ اور

جنگی قمیص

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کہا، جبکہ آپ ایک قبہ میں رونق افروز تھے، اے اللہ! میں تیرے حضور، تیرا عہد اور تیرا وعدہ عرض کر رہا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا دست مبارک تھام کر عرض کی۔ یا رسول اللہ!

رَسُولُ اللَّهِ فَقَدْ أَخَصَّتْ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الذِّدْعِ  
فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سُدُّهُمْ الْجَنُحُ، وَيُولُونَ الدُّبُرَ  
بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ، وَالسَّاعَةُ أَذَى وَأَمْرٌ)  
(القدر: 46)، وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ  
بَدْرٍ

آپ کے لیے کافی ہے۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں  
اپنی التجا پیش کر چکے ہیں۔ پس آپ زور پہنے ہوئے  
باہر تشریف لائے اور فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اب  
بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور انھیں پھیر دیں گے بلکہ  
ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور  
سخت کڑوی (پ ۲۷، ہر ۳۵-۳۶) وحیب کا قول ہے  
کہ حضرت خالد نے ہیں بتایا کہ یہ یوم بدر کی بات  
ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا  
کہ یوسف وصال رسول اللہ ﷺ کی زورہ ایک بھڑی  
کے پاس تیس سیر جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

2916 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ  
الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَوَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِزْعُهُ مَرْهُونَةٌ  
عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِفَلَائِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

2916 م - وَقَالَ يَحْيَى، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ:  
دِزْعٌ مِنْ حَبِيدٍ وَقَالَ مُعَلَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَقَالَ: رَهْنَهُ دِزْعًا مِنْ  
حَبِيدٍ

معلیٰ نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی  
کہ زورہ لوہے کی تھی۔ معلیٰ نے کہا کہ ہم نے عبد الواحد  
اور ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ آپ نے  
لوہے کی زورہ رہن رکھی تھی۔

2917 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَلُوبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، قَالَ: مَقِلُ الْبَغِيلِ وَالْمُتَصَتِّقِ مَقِلٌ  
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُهْتَانِ مِنْ حَبِيدٍ قَدْ أَطْعَمَتْ  
أَهْلَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَتِّقُ  
بِصَدَقَتِهِ انْتَصَفَ عَلَيْهِ حَتَّى تُعْلَى أَكْرَهُ وَكُلَّمَا  
هَمَّ الْبَغِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ خَلْقَةٍ إِلَى  
صَاحِبِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَالظُّنُفُ يَدَاكَ إِلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا کہ بغیل اور سخی کی مثال ان دو  
مفوض جیسی ہے جن کے بدن پر لوہے کے ٹنگ  
ہوتے ہیں، جن کے سبب ان کے ہاتھ گردن کی طرف  
کھینچے گئے ہوں۔ پس سخی جب صدقہ کرنے کا ارادہ  
کرے تو جتہ اس کے جسم پر اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ نیچے  
کھینچنے لگتا ہے اور بغیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرے  
تو جتہ اور ٹنگ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کا ہر حلقہ ساتھ  
والے سے مل کر اور ٹنگ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے

تَرَاهُ . فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوسِّعَهَا فَلَا تَلْتَمِصُ

دونوں ہاتھ بالکل گردن سے لگ جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص کوشش کرتا ہے کہ جتہ کھل جائے لیکن نہیں کھلتا۔

سفر اور لڑائی میں جتہ پہننا

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس لوٹے تو میں نے خدمت اقدس میں پانی پیش کیا۔ اس وقت آپ نے شامی جتہ زیب تن کر رکھا تھا۔ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی لیا، چہرہ مبارک دھویا، پھر اپنے دست مبارک استخوانوں سے باہر نکالنے چاہے تو تنگ ہونے کے سبب ایسا نہ ہوا اور آپ نے نیچے سے نکال کر دونوں بازو دھوئے نیز اپنے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا۔

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی رخصت عطا فرمادی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اور حضرت انس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہ رسالت میں جوؤں کی شکایت کی، تو دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی رخصت مل

90- بَابُ الْجَبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ

2918- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: انْطَلِقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلْ فَلْيَقِئْهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأْ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ فَيُخَضِّصُ وَاسْتَنْشَقُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كَتِفَيْهِ فَكَفَا ظَهْرَهُمَا فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَيْهِ

91- بَابُ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

2919- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْبُقَاتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ مِنْ جِلَّةٍ كَانَتْ لِيَهُمَا

2920- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدَانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَغِي الْقَمْلَ -

2918- راجع الحديث: 363, 182

2919- النظر الحديث: 5839, 2922, 2921, 2920 صحيح مسلم: 5397, 5396

2920- راجع الحديث: 2919 صحيح مسلم: 5400 سنن ترمذی: 1722



گئی۔ ایک غزوہ میں دونوں حضرات کو میں نے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن عوف اور حضرت زبیر عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی کپڑے کی رخصت عطا فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رخصت دی گئی یا خارش کی وجہ سے رخصت دیے گئے۔

### چھری کا ذکر

جعفر بن عمرو بن امیہ کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہ فرمایا۔

ابوالیمان، شعیب، زہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ آپ نے چھری رکھ دی۔

### رومیوں سے قتال

عمیر بن اسود غنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں قیام فرماتے تھے نیز اہم حرام رضی اللہ عنہما ان کے پاس تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُم حرام کا بیان ہے

فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُمَا فِي غَزَاةٍ

2921 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ،

2922 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: رَخَّصَ أَوْ رَخَّصَ لَهُمَا الْحِكَّةَ يَهْمَا

### 92- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي السِّكِّينِ

2923 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضُّبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَيْفٍ يَخْتَرُ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

2923م - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ قَالَ لَقِيَ السِّكِّينَ

### 93- بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

2924 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَدَنِيِّ، حَدَّثَهُ - أَنَّهُ أَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ كَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِصْنٍ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ، وَمَعَهُ أُمُّ

2921 - راجع الحديث: 2919، صحيح مسلم: 5398

2922 - راجع الحديث: 2919، 2921

2923 - راجع الحديث: 208

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے سمندری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگی۔ حضرت ابن حرام نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا، نہیں۔

### یہود سے قتال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے قتال کرو گے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر بولے گا، اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے قتال نہ کرلو۔ یہاں تک کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہوگا وہ پتھر بھی بولے گا، اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

### ترکوں سے قتال

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی علامات

حَرَامٍ - قَالَ: عُمَرُو، فَحَدَّثَنَا أُمُّ حَرَامٍ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتَ فِيهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا

### 94- بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ

2925 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ، حَتَّى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ، فَيَقُولُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَأَقْتُلْهُ"

2926 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ، حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمُ، هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَأَقْتُلْهُ"

### 95- بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ

2927 - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا

میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ بَعَالَ الشَّعْرِ، وَإِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے قتال نہ کرلو، ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چھٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

2928 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الثُّرُكُ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأَنْوَفِ، كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا بَعَالَهُمُ الشَّعْرُ

بالوں کے جوتے پہننے والوں سے قتال

96- بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

2929 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا بَعَالَهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چھٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی

2929م- قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأَنْوَفِ، كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ

المُنْظَرَةُ

طرح ہیں۔

ہزیمت کے وقت صف بندی کرنا اور

سواری سے اتر کر اللہ سے مدد مانگنا

حضرت برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا آپ نے جنگِ خنین سے پیٹھ پھیری تھی؟ جواب دیا، خدا کی قسم نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ کیا تھا، ہاں آپ کے ساتھیوں میں سے بعض نوحہ اور کمزور دل لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے۔ وہ ایسے تیر انداز لوگوں کے مقابل آگئے تھے جنہیں ہوازن اور بنی نصر نے انہیں اکٹھا کر لیا تھا اور جن کا نشانہ خطا نہیں کھاتا تھا۔ تو انہوں نے انہیں خطا نہ کھانے والے تیروں کی زد میں لے لیا، پس وہ نبی کریم ﷺ کی جانب دوڑ آئے اور آپ اپنے سفید خچر پر رونق افروز تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی پھر فرمایا، میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف بندی فرمائی۔

مشرکوں کے لیے ہزیمت

اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب جنگِ احزاب کا دن آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ

97- بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابُهُ عِنْدَ

الْهَزِيمَةِ، وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ

2930 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ،

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَزْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ

يَوْمَ خَنْزِ، قَالَ: لَا وَاللَّهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ،

وَأَخْفَأُوهُمْ حُشْرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ، فَأَتَوْا قَوْمًا

رُمَاةً، جَمَعَ هَوَازِنَ، وَبَنِي نَضَرَ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ

سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ،

فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَابْنُ عَمْرٍو أَبُو سُفْيَانَ

بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَتَنَزَّلَ

وَاسْتَنْصَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ

98- بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

2931 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

عِيسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ

عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ

2930 - راجع الحديث: 2864، صحيح مسلم: 4591

2931 - انظر الحديث: 4111، 4533، 6396، صحيح مسلم: 1419، 1421، سنن ابوداؤد: 409، سنن

ترمذی: 2984، سنن نسائی: 472

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز تک کا موقع نہ دیا حتیٰ کہ سورج ڈوب ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے دور جیسی قحط سالی نازل کر دے۔

حضرت عبداللہ بن ابی ادنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے لیے دعا مانگی، اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ! کافروں کے گروہوں کو تتر بتر کر دے۔ اے اللہ! انہیں ہذیمت سے دوچار فرما اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ کے سایے میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابو جہل اور قریش کے کچھ اور لوگوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک شخص بھیجا جو اس کی اوجھری سے لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

2932 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ اللَّهُمَّ أُنِجْ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أُنِجْ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أُنِجْ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أُنِجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ سَيِّدِينَ كِسْبَنِي يُوسُفَ

2933 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمُهُمْ وَزَلِّ لَهُمْ

2934 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: وَتَأْسُ مِنْ قَرِيشٍ، وَنُجِرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَأَرْسَلُوا

2932- راجع الحديث: 797

2933- انظر الحديث: 2965، 3025، 4115، 6392، 7489، صحيح مسلم: 4518، 4520، سنن ابو داود: 1678

سنن ابن ماجه: 2796

2934- راجع الحديث: 240



اللہ تعالیٰ عنہا آمیں اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا مانگی، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں قتل شدہ پڑا ہوا پایا، ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا میں نام مجھے یاد نہ رہا۔ یوسف بن ابواسحاق اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اُمیہ بن خلف ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ اُمیہ یا ابی، لیکن صحیح اُمیہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ یہودی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہا: تم پر موت ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی، کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے انہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تم پر ہو۔

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور  
قرآن کریم کی تعلیم دینا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَظَرْحُوهُ عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَالْقَتْنَةُ عَنْهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، لَأَبِي جَهْلٍ بَنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، وَأَبِي بَنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبِ بَدْرٍ قَتْلَى، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِغَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أُمِّيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ: أُمِّيَّةُ أَوْ أُبَيٍّ وَالصَّحِيحُ أُمِّيَّةُ

2935 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَلَعَنَتْهُمْ، فَقَالَ: مَا لَكَ قُلْتُ: أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: فَلَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

99- بَابُ: هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

2936 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ: فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ

إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ

## 100- بَابُ الدَّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

بِالْهُدَى لِيَتَّالِفَهُمْ

2937- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ طِفْلٌ مِنْ عَمْرِو النَّوَسِيِّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا دُوسَا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ: هَذَا دُوسَا قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دُوسَا وَأَبِ بِهِمْ

## 101- بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

وَعَلَى مَا يُقَاتِلُونَ عَلَيْهِ، وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَالْدَّعْوَةَ قَبْلَ

الْقِتَالِ

2938- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَفْقَهُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَأَتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَاتَبَ أَنْظُرْ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدَيْهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

## تالیف کی غرض سے مشرکین کے لیے

ہدایت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عامر مدنی اپنے ساتھیوں کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے اور عرض کی، یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی اور حق سے منہ موڑا تو ان کی ہلاکت کے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں ہدایت پر لا۔

یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام

اور ان سے کیوں قتال کیا جائے،

اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قیصر و کسریٰ کو قتال سے

قبل اسلام کی دعوت دی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے مکتوب گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا! تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ وہ لوگ ایسے خط کو نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگھوٹی بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دست مبارک میں اب بھی جگمگا رہی ہے۔ اس پر یہ لفظ نقش کروائے تھے۔ محمد رسول اللہ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا تو حکم فرمایا کہ یہ بحرین کے حاکم تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔

رسول اللہ ﷺ کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو (پ ۳، آل عمران ۷۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا اور اسے اسلام کی دعوت دی اور وہ گرامی نامہ وحیہ کلبی کے ہاتھوں روانہ فرمایا اور آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ یہ حاکم بصرہ کے حوالے کرویں تاکہ وہ

2939- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى حَرَّقَهُ، - فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ -: قَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ

102- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ) (آل عمران: 79) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

2940- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْرَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اسے قیصر تک پہنچا دیں۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے ایرانی لشکر پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے حمص سے ایلیا گیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے لگا کہ ان کی قوم کے کسی شخص کو تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے کچھ معلوم کروں۔

كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ، وَكَانَ قَيْصَرُ لَنَا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ، مَشَى مِنْ حِصْنٍ إِلَى إِيْلِيَاءَ شُكْرًا لَنَا أَبْلَاةَ اللَّهِ، فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ قَرَأَهُ: التَّحِسُّوا لِي هَا هُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِي، لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

2941 - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو

سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رَجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِيمُوا تِجَارًا فِي الْمُنْدَةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ، فَوَجَدْنَا رَسُولَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ، فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيْلِيَاءَ، فَأَدْخَلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مُلْكِهِ، وَعَلَيْهِ الثَّاجُ وَإِذَا حَوْلَهُ عِظَمَاءُ الرُّومِ، فَقَالَ لِمَنْ جِئْتُمْ: سَلَهُمْ أَتَيْتُمْ أَقْرَبَ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا، قَالَ: مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ ابْنُ عَمِّي، وَلَيْسَ فِي الرُّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي، فَقَالَ قَيْصَرُ: أَذْنُوه، وَأَمْرُ بِأَصْحَابِي، فَجْعَلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَيْفِي، ثُمَّ قَالَ لِمَنْ جِئْتُمْ: قُلْ لِأَصْحَابِي: إِنِّي سَأِلْتُ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ، مِنْ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ان دنوں وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ ملک شام میں بغرض تجارت موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت معین ہوئی تھی۔ ابوسفیان نے بتایا کہ ہمیں قیصر کے قاصد نے ملک شام کے کسی مقام پر پایا۔ پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایلیا لے گیا۔ جب ہم قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور روم کے بڑے بڑے سردار اس کے اطراف میں موجود تھے اس نے اپنے مترجم سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ ان سب میں نسب کے لحاظ سے کون مدعی نبوت کے زیادہ نزدیک ہے؟ ابوسفیان نے بتایا کہ میں نے کہا، میں نسب کے لحاظ سے ان سب کی نسبت اس کے زیادہ نزدیک ہوں۔ پوچھا، تمہارے اور ان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ میرا چچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری اس جماعت میں بنی عبد مناف میں سے میرے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے کہا کہ میرے قریب آ جاؤ اور



يَأْتُرُ أَصْحَابِي عَلَى الْكَذِبِ، لَكِنَّهُمْ جِدْنَ سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْتُرُوا الْكَذِبَ عَلَى، فَصَدَقْتُهُ، ثُمَّ قَالَ لِيَتْرُجِمَانِيهِ: قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبَ هَذَا الرَّجُلَ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ، قَالَ أَبُو سَفْيَانَ: وَلَمْ يُمَكِّكِي كَلِمَةً أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ، لَا أَخَافُ أَنْ تُؤَثِّرَ عَلَيَّ غَيْرُهَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَوْ قَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَزْبُهُ وَحَزْبُكُمْ؟ قُلْتُ: كَانَتْ دُولًا وَسِجَالًا، يَدَالُ عَلَيْنَا الْمَرْءُ وَنَدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرَى، قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، فَقَالَ لِيَتْرُجِمَانِيهِ حِينَ قُلْتَ ذَلِكَ لَهُ: قُلْ لَهُ: إِلَيَّ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ، فَرَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْعُثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَرَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، قُلْتُ رَجُلٌ

میرے ساتھیوں سے کہا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے میں کچھ معلوم کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا کہنا ہے کہ خدا کی قسم اس دن اگر یہ حیار کاوٹ نہ بنتی کہ ساتھی میری تکذیب کریں گے اگر میں سوالات کے وقت غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرورت جھوٹ بولتا، لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس میں نے اس سے سچ سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا کیا اس پیروکار قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا، وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ پوچھا، ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا، کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں لوٹا ہے؟ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پوچھا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں اور ہماری ان کے جنگ نہ کرنے کی ایک مدت معین ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اس کلمے کے علاوہ میرے لیے ایک



يَأْتُمْ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَرَعِمْتُ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَرَعِمْتُ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ: أَهَرَأَفَ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ، فَرَعِمْتُ أَنْ ضَعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُونَهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ، فَرَعِمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِيَدِينَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَرَعِمْتُ أَنْ لَا، فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلُطُ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبُ، لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغِيدُ، فَرَعِمْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغِيدُونَ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ، فَرَعِمْتُ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَأَنَّ حَزْبَكُمْ وَحَزْبَهُ تَكُونُ دُولًا، وَيُدْأَلُ عَلَيْكُمْ الْمَرْءُ وَتُدْأَلُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ، فَرَعِمْتُ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاهُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ، قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتُ حَقًّا، فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدْحِي هَاتِلِينَ وَلَوْ أَرَجُو أَنْ أَخْلَصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّسْتُ لِقَائِهِ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: ثُمَّ دَعَا

جھوٹا کلمہ بھی شامل کرنا ممکن نہ ہوا کیونکہ خوف تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا؟ کیا کبھی تم نے اس سے یا اس سے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا تھا؟ میں نے جواب دیا، لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، پس کبھی وہ ہم پر غالب ہو جاتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا، وہ تمہیں کتنی باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ میرے یہ سب بیان کر دینے کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے کہو: ”میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث ہوا۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس سے قبل بھی تم میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا) میں کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے آگے والے کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل کیا تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے جواب دیا کہ نہیں تو میں نے جان لیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی لوگوں سے جھوٹ بولنا تو چھوڑ دے لیکن اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں پس میں نے (اپنے دل میں) کہا، اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا

بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ  
 فَإِذَا فِيهِ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ  
 عَبْدٍ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ،  
 سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّهُ  
 أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْتَ تَسْلِمَ،  
 وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَهُ  
 فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ  
 تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَلَّا نَعْبُدَ  
 إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَلَا يَمْلِكَ بَعْضُنَا  
 بَعْضًا أَرْثًا مِنْ دُونِ اللَّهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا، فَقُولُوا  
 اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ" (آل عمران: 64)، قَالَ  
 أَبُو سَفْيَانَ: فَلَمَّا أَنْ قَطَعَ مَقَالَتُهُ عِلْفُ  
 أَصْوَاتِ الْبَلَدِ عَوْلَهُ مِنْ عَظَمَاءِ الرُّومِ، وَكَثُرَ  
 لِعَظَمَتِهِ، فَلَا أُخْرَى مَالًا قَالُوا: وَأَمْرٌ بِنَا،  
 فَأَخْرَجْنَا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ  
 بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ: لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ، هَذَا  
 مَوْلَايَ الْأَصْفَرُ بِمَقَالَتِهِ، قَالَ أَبُو سَفْيَانَ: وَاللَّهِ  
 مَا رَأَيْتُ كَلِمَةً مُسْتَبْهَةً بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيُظْهِرُ، حَتَّى  
 أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ

کہ وہ اس طرح سے اپنے بڑوں کی بادشاہت حاصل  
 کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے  
 ہر دو کارامیر لوگ ہیں یا غریب؟ تو تم نے بتایا کہ اس کی  
 بیروی کرنے والے غریب لوگ ہیں اور رسولوں کے  
 بیروی کرنے والے غریب ہی ہوئے ہیں۔ اور میں  
 نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم  
 ہو رہے ہیں؟ تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں اور  
 ایمان کا خاصہ یہی ہوتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا  
 کہ کیا کوئی اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس  
 کے دین سے ناراض ہو کر لوٹا ہے؟ تو تم نے نفی میں  
 جواب دیا۔ پس ایمان کی خاصیت یہی ہے کہ جب وہ  
 دلوں میں سا جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا۔  
 میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تم  
 نے جواب دیا کہ نہیں اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں۔  
 وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ  
 کیا تم نے اس سے اور اس نے تم سے جنگ کی؟ تو تم  
 نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری اور اس کی جنگ  
 ڈول کی طرح رہی ہے، ایک بار وہ تم پر غلبہ پاتا ہے اور  
 دوسری بار تم غلبہ پاتے ہو۔ رسولوں کی اسی طرح  
 آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار انہیں کامیابی ملتی  
 ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں کا تمہیں  
 حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا، وہ تمہیں یہی حکم دیتا ہے کہ  
 ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ  
 کرو اور تمہیں ان سے روکتا ہے جن کی عبادت تمہارے  
 آباؤ اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ،  
 پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت کی ادائیگی کا حکم  
 دیتا ہے۔ اور یہی تو نبوت کی صفت ہے۔ مجھے بخوبی علم  
 تھا کہ نبی ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ خیال بھی نہ تھا

کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اور جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ درست ہے تو جلد وہ میرے قدموں کی اس جگہ کے بھی مالک ہوں گے۔ اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ پاؤں گا تو حاضری کی سعادت ضرور حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھوتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کے گرامی نامے کو منگوا یا۔ وہ پڑھا گیا۔ اس میں لکھا تھا: ”اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے ہر قل شاہ روم کی طرف ہے۔ سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام قبول کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر رحمت فرمائے گا۔ اگر تم اس بات سے روگردانی کرو تو رعایا کا وبال بھی تمہارے سر ہوگا اور اے اہل کتاب: ایک کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ پس اگر اس بات سے پھریں تو کہہ دو، گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ ابوسفیان نے فرمایا کہ جب وہ اپنی گفتگو ختم کر چکا تو اس کے اطراف میں جو رومی سردار تھے ان کی آوازیں اونچی ہو گئیں اور بڑا شور و غل ہوا۔ لیکن مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں باہر نکل جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور ہمیں خلوت ملی تو میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ابی کیشہ کے بیٹے (رسول خدا) کا درجہ کتنا بلند ہو گیا ہے کہ بنی اصف (رومیوں) کا بادشاہ

اس سے خوفزدہ ہے۔ ابوسفیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دن سے ذلت محسوس کرنے لگا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس کا دین جلد غالب آکر رہے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو داخل فرما دیا حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔

عبدالعزیز بن ابوحازم کے والد نے حضرت اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انھوں نے جنگ خیبر کے وقت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: یہ جھنڈا اب میں اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو ہر ایک جھنڈا ملنے کی امید رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا، علی کہاں ہے؟ عرض کی گئی، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا العابد دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا، تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ قیمتی دولت سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک جنگ کی ابتداء نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ اذان کی آواز سنتے تو ٹھہر جاتے اور اگر اذان کی

2942 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَعَامُوا يَرْجُونَ لَئِكَ أَتِيَهُمْ يُعْطَى، فَعَدَّوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: أَتَيْنَ عَلِيٌّ، فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ، فَدَعَى لَهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ: نَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَمْرِ النَّعَمِ

2943 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ

يُغِيرُ حَتَّى يُضْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أُمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُضْبِحُ، فَتَزَلُّنَا خَيْبَرَ لَيْلًا.

آواز نہ آتی تو جہاد شروع فرما دیتے۔ اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم خیبر میں رات کے وقت ہی پہنچے تھے۔

2944- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بَنِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔

2945 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرٍ، فَبَاءَهَا لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بَلِيلٍ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُضْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ يَمْسَاحِيَهُمْ وَمَكَاتِلَهُمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرَبْتُ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان سے جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کتیاں اور ٹوکریں لے کر باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چلائے محمد، خدا کی قسم محمد اور لشکر۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا، خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ ہم جس قوم کے میدان میں اترتے ہیں اس کی صبح افسردہ شام میں بدل جاتی ہے۔

2946 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَجَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ" رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ پس جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

2944- راجع الحديث: 371

2945- راجع الحديث: 610

2946- راجع الحديث: 371 سنن نسائی: 3984

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## 103- بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةَ فَوَرَّى

بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ

يَوْمَ الْحَمِيسِ

2947 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
الْأَيْمَنُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ قَائِدَ  
كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ: قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
حِينَ تَخْلَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا

2948 - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ،  
قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى  
كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا  
بَعِيدًا وَمَقَارًا، وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَةً عَنْدَ كَيْدٍ، فَجَلَّ  
لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ، لِيَتَأْتُوا أَهْبَةً عَنْوَهُمْ،  
وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ

2949 - وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ  
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا

## جنگ کا مقام ظاہر

نہ کرنا اور جمعرات کو

سفر کرنا

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں  
حضرت عبد اللہ بن کعب کے گروہ سردار تھے انہوں نے  
حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسول خدا  
سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے  
خلاف جہاد کا قصہ فرماتے تو اپنے اصل ہدف کا اظہار  
نہیں فرمایا کرتے تھے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کا قصہ فرماتے تو  
مصلحتاً دوسرا مقام ظاہر فرماتے۔ یہاں تک کہ غزوہ  
تبوک کا جب موقع آیا تو رسول اللہ ﷺ نے شدید  
گرمی میں یہ لمبا سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے میں  
جنگلات اور آگے دشمنوں کی بڑی تعداد تھی۔ تو آپ نے  
مسلمانوں کو اس سے باخبر کر دیا تھا تا کہ وہ صورت حال  
کے تحت تیاری کر لیں اور اپنا ہدف بھی بتا دیا۔

یونس، زہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ نبی  
کریم ﷺ جمعرات کے دن غزوہ تبوک کے لیے

روانہ ہوئے اور آپ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبدالرحمن بن کعب ملک اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تھے اور آپ جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْحَمِيسِ

2950 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْحَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْحَمِيسِ

### ظہر کے بعد سفر شروع کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں ذوالحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے سنا کہ وہ دونوں کا تلبیہ پکار کر ادا کر رہے ہیں۔

### 104- بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

2951 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِدِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَضْرَحُونَ بِهِمَا جَمِيعًا

### مہینے کے آخر میں سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنا تھا۔

### 105- بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسِ بَقِيَيْنِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

2952 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول خدا نے

2950- راجع الحديث: 1089

2951- راجع الحديث: 2757, 1547

2952- راجع الحديث: 1709, 294

فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ رسول خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

### رمضان شریف میں نکلنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رمضان شریف میں سفر پر روانہ ہوئے مگر آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

### الوداع کہنا

اور ابن وہب کا قول ہے سلیمان بن یسار۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مشن پر روانہ کیا کہ اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو شخصوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا قصد کیا تو

وَسَلَّمَ، لِحَنَسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصُّفَا، وَالْمَرْوَةِ، أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ يَلْحِمُ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: نَحْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ، قَالَ يَحْيَى: فَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: أَتَشْكُ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

### 106- بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

2953 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَأَلْتُ الْحَدِيثَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ وَإِنَّمَا يُقَالُ بِالْآخِرِ، مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### 107- بَابُ التَّوْدِيعِ

2954 - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا: إِنْ لَقِيتُمْ فَلَانًا وَفَلَانًا - لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَاهُمَا - فَحَرِّقُوهُمَا

آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ہمیں رخصت فرمائیں، تو ارشاد فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا، لہذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

امام کی بات سننا

اور اطاعت کرنا

نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عبید اللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس بات کو مانو۔

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے

ذریعے پناہ مانگنا

اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم سب میں آخری اور سب سے آگے ہیں۔“

اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے

بِالنَّارِ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُودَعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ: إِيَّيْ كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فَلَاكًا وَفَلَاكًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

108- بَابُ السَّمْعِ

وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

2955 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا تَسْمَعُ وَلَا طَاعَةَ

109- بَابُ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَاءِ

الْإِمَامِ وَيُتَّقِي بِهِ

2956 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

2957 - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ

2955- صحیح مسلم: 4741 سنن ابوداؤد: 2626

2956- راجع الحديث: 238-

2957- انظر الحديث: 7137 سنن نسائي: 4207

عَصَانِي، وَلِأَمَّا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ  
وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلٍ، فَإِنَّ لَهُ  
بِلَدِّكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ

امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس  
نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور  
بیشک امام تو ڈھال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے لڑتے  
ہیں اور اس کی پناہ لیتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا خوف  
رکھتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا  
اُسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برخلاف کرے گا تو اس  
کا وبال اسی پر ہوگا۔

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا  
اور بعض کا قول ہے کہ مرجانے تک کی  
بیعت کرنا

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:  
بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ  
کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (پ ۲۶، فتح ۱۸)  
نافع راوی کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
کہ پچھلے سال ہم (حدیبیہ سے) واپس لوٹے۔ ہم میں  
سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا  
درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ  
تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر رحمت تھی۔ پس میں نے  
نافع سے پوچھا کہ کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے  
نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ قبر و استقلال کی بیعت کی  
تھی۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ زمانہ حرة میں ایک شخص نے میرے پاس آکر کہا  
کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے مرنے پر بیعت  
لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد اس امر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

110- بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا  
يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ:

عَلَى الْمَوْتِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ  
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ) (الفتح:  
18)

2958- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا  
اِثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا، كَانَتْ رَحْمَةً  
مِنَ اللَّهِ، فَسَأَلْتُ نَافِعًا: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ، عَلَى  
الْمَوْتِ، قَالَ: لَا بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ

2959- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَادِ بْنِ  
ثُمَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَنَا  
كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاكَ آبُ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ  
حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ، فَقَالَ: لَا أَتَابِعُ



عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2960- حَدَّثَنَا الْمُتَّقِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ الْأَتْبَايِعُ، قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيْ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ

2961- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْحَنْدَقِ تَقُولُ: (البحر)

نَحْنُ الدِّينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا حَبِيبَنَا أَبَدًا، فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ ... فَأَكْبَرُوا الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

2962 و 2963- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ،

سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کر لی۔ پھر میں ایک اور درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ اُن کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا، پھر دوبارہ سہی۔ پس میں نے دوسری مرتبہ بھی بیعت کر لی۔ پس میں نے پوچھا، اے ابو مسلم! آپ حضرات نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جنگِ خندق کے وقت انصاریہ کہتے ہوئے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ ہم محمد ﷺ کے ہاتھ تک چکے۔ اب ابد تک جاری رہے گا اپنا یہ وعدہ جہاد۔ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک پر ان کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے: ”اے اللہ! اول آرام تو آخرت کا آرام ہے۔ پس میرے انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔“

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو۔ لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے۔

2960- انظر الحديث: 7208, 7206, 4169، صحيح مسلم: 4800, 4799، سنن ترمذی: 1592، سنن

لسانی: 4170

2961- انظر الحديث: 2834

2962, 2963- انظر الحديث: 4308, 4307, 4306, 4305, 3079, 3078، صحيح مسلم: 4803

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرمایا، دور ہجرت کو ختم ہو چکا ہے۔ میں نے عرض کی، پھر ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام اور جہاد پر۔

امام کا لوگوں پر طاقت کے مطابق بوجھ ڈالنا

ابو دآئل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن کسی آدمی نے آکر مجھ سے ایسا سوال کیا جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ دیکھیں تو سہی کہ ایک شخص مسلح ہو کر اپنی رضا و رغبت سے اپنے امراء کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ پس حاکم ہم پر اتنا بوجھ رکھنے لگے جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتے تو آپ ہمیں جس کام کا حکم دیتے تو صرف ایک مرتبہ فرماتے، حتیٰ کہ ہم اسے پورا کر چکے ہوتے۔ تم میں سے ہر وہ شخص بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو جائے تو متعلقہ آدمی سے بلا واسطہ بات چیت کرے اور وہ اس کو مطمئن کر دے اور جلد تم اس طرح مطمئن کر دینے والوں کو ترس جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ دنیا اس حوض کی مثل رہ جائے گی جس کا صاف پانی تو پیاجا چکا اور کچڑ باقی رہ گئی ہو۔

نبی ﷺ اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے سے پہلے

آغاز نہ فرماتے

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ اور ان کے منشی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ اُمِّي، فَقُلْتُ: تَابِعُنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ: مَضَتْ الْهَجْرَةُ لْأَهْلِهَا، فَقُلْتُ: عَلَامَ تَبَايَعُنَا، قَالَ: عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ  
111- بَابُ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِي مَا يُطِيقُونَ

2964- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ، فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرِ مَا كَرِهْتُ مَا أَرَدْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤَدِّيًا نَشِيطًا، يَخْرُجُ مَعَ أَمْرٍ آتِنَا فِي الْبَغَايِ، فَيَعَزِّمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا تُحْصِيهَا، فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ مَا أُحْدِرِي مَا أَقُولُ لَكَ، إِلَّا أَتَاكَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ، وَإِذَا شَكَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا، فَشَفَّاهُ مِنْهُ، وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شَرِبَ، صَفْوَةٌ وَبَقِيَ كَدْرُهُ

112- بَابُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ  
2965- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے مکتوب بھیجا، جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دوران جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! دشمن سے سامنا کرنے کی تمنا نہ کیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو اور جب سامنا ہو جائے تو جے رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے ”اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے ہمارے دشمنوں کو شکست دے اور ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔“

### امام سے اجازت مانگنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۶۲)

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّظَرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَرَأَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الْبَنِي لَقِيَ فِيهَا، انْتَقَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ،

2966- ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِي خَطِيبًا قَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَتَّؤْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُّوْا اللَّهُ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُموهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجَرِّجِ السَّعَابِ، وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

### 113- بَابُ اسْتِثْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ

لِقَوْلِهِ: (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوا إِنْ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ) (النور: 62) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

2967- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ

جَبْرِ، عَنِ الْمُعْبِرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَلَّاحِقَ بِنِ الْكُفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى نَاصِيحِ لَنَا، قَدْ أَغْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: عَيْ، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَاتُكَ، قَالَ: أَفَتَبِيعُونِيهِ؟ قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاصِيحٌ غَيْرُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِيعْنِيهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أُبْلَغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقَيْتَنِي خَالِي، فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلَا مَنِي قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيْبًا؟ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيْبًا، فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَا عِيَهَا وَتُلَا عِيَكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُؤْنِي وَالْيَدِي أَوْ اسْتَشْهَدَ وَلِي أَخَوَاتُ صِغَارٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِنْهُنَّ، فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومَ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيْبًا لَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّاهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُعْبِرَةُ هَذَا فِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاقاً میں نبی کریم کے روبرو ہو گیا۔ میں اپنے پانی ڈھونڈنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکن کے سبب چل نہیں پارہا تھا۔ آپ نے فرمایا، تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پیچھے کی طرف آئے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی۔ تو وہ بہ آسانی دوسرے اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ پھر فرمایا، اب تم اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اب تو بہتر ہے اسے آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے۔ فرمایا کیا تم اسے بیچنا چاہتے؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی دوسرا اونٹ تھا بھی نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر بھی میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تم اسے فروخت کر دو۔ تو میں نے اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے بارگاہ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے جس کے سبب میں آپ سے جلد واپسی کی اجازت کا عرض گزار ہوں تو آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی منورہ منورہ کی طرف چل پڑا، حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں پہنچ گیا۔ سب سے پہلے مجھے میرے ماموں طے انہوں نے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا تو میں نے جوابات تھی بتادی۔ تو انہوں نے مجھے ملامت کی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دیتے وقت مجھ سے پوچھا کہ تم نے کنوری عورت سے شادی کی ہے۔ یا شادی شدہ سے؟ میں نے

قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا تَرَى بِهِ بَأْسًا

عرض کیا شادی شدہ ہے۔ فرمایا تم کنواری سے شادی کرتے تو دونوں چار دن کھیلتے۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا یعنی انہیں شہید کر دیا گیا ہے جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں۔ پس میں نے اُن جیسی کنواری لڑکی سے شادی کرنا ناپسند کیا کہ وہ انہیں ادب آداب نہ سکھا سکے گی اور نہ اُن کی نگہداشت کر سکے گی۔ اس سبب سے میں نے ثیبہ سے شادی کی ہے تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے اور آداب سکھائے۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو دوسرے دن میں وہ اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے مجھے قیمت عطا فرما دی پھر اونٹ بھی مجھے واپس عنایت فرما دیا۔ حضرت مغیرہ کا قول ہے کہ تجارت میں ایسا کرنا بہت اچھا ہے اور ہمیں اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔

## 114- بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ

حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ

فِيهِ جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دولہا کا جہاد میں شامل ہونا

جس کی ابھی شادی ہوئی ہے

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

## 115- بَابُ مَنْ اخْتَارَ

الغزوَ وَبَعْدَ الْبِنَاءِ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہاد میں شب زفاف

گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

## 116- بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ

عِنْدَ الْفَزَعِ

2968 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

خطرے کے وقت

امام کی چستی

قائد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ



<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وسعت ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل و عیال کو دے دو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے دریافت کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو تاؤ۔

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا قصہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو تاؤ۔

ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ یہ کام میرے اصحاب پر دشوار ہوگا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ایک طرف یہ کہ

يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ، فَنَعْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ فَخَرُجْ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاَصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ، وَطَعَهُ عِنْدَ أَهْلِكَ

2970- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ؟ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

2971- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاغَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَاغَهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

2972- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2970- راجع الحديث: 1490

2971- راجع الحديث: 1489، صحيح مسلم: 4143، سنن ابوداؤد: 1593

2972- راجع الحديث: 36، سنن نسائي: 3151، صحيح مسلم: 4842

يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعَهُ عِنْدَ أَهْلِكَ

وسعت ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ حقدار ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاووس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل و عیال کو دے دو۔

2970- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ، فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے دریافت کیا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں معلوم کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو تاؤ۔

2971- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاغَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَاغَهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا قصہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو تاؤ۔

2972- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ یہ کام میرے اصحاب پر دشوار ہوگا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ایک طرف یہ کہ

2970- راجع الحديث: 1490

2971- راجع الحديث: 1489، صحيح مسلم: 4143، سنن ابوداؤد: 1593

2972- راجع الحديث: 36، سنن نسائي: 3151، صحيح مسلم: 4842

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میرے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کہ میں سب کو سوار کر کے لے چلوں۔ دوسری طرف یہ بات مجھ پر دشوار گزرتی ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں، ورنہ میری تو خواہش ہے کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور جام شہادت نوش کروں، پھر زندہ کیا جاؤں۔

### مزدوری کا باب

حضرت حسن بصری اور امام سیرین نے فرمایا اجیر کو مال غنیمت میں سے دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا نصف (غنیمت) پر لیا پس ان کے گھوڑے کا حصہ چار سو دینار پہنچا تو انہوں نے دوسو اپنے لئے رکھے اور دوسو اپنے ساتھی کے لئے۔

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا۔ میں نے ایک آدمی کو جو ان اونٹ سواری کے لیے دیا اور میرے نزدیک یہ عمل اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ قابل وثوق تھا۔ پھر میں نے ایک شخص کو اجرت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس آدمی سے لڑائی کی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ لیے۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا اور اس کے سامنے والے دانت توڑ ڈالے دوسرا آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر بدلے کا طلب گار ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رہنا دیتا تاکہ تم اس طرح چبا لیتے جیسے اونٹ گھاس کو چبا لیتا۔

نبی کریم ﷺ کا

وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ، وَلَكِنْ لَا أَجِدُ حَمُولَةً، وَلَا أَجِدُ مَا أَنْحُلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَلَيَّ، وَلَوْ دِدْتُ أَلِي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَاتَلْتُ، ثُمَّ أَحْيَيْتُ ثُمَّ قَاتَلْتُ، ثُمَّ أَحْيَيْتُ

### 120- بَابُ الْأَجِيرِ

وَقَالَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ: يُقَسَّمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ، وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ، فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ، فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ، وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ

2973 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَحَبَلْتُ عَلَى بَكْرٍ، فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا، فَقَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا، فَقَالَ: أَيْدِفُ يَدَهُ إِلَيْكَ، فَتَقْضِيهَا كَمَا يَقْضِي الْفَعْلُ

### 121- بَابُ مَا قِيلَ فِي لَوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى

## اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2974- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ صَاحِبَ لِيَاءٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ الْحَجَّ، فَرَجَّلَ

2975- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَجَعَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ - أَوْ قَالَ: لَيَأْخُذَنَّ - غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ"، فَإِذَا نَحْنُ بَعْلَى وَمَا تَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

2976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَا هُنَا أَمْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

## پرچم

ثعلبہ بن ابومالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا جھنڈا اٹھانے والے تھے جب انہوں نے حج کا قصد کیا تو سر میں کنگھی کی۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خیبر کے وقت نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پھر حضرت علی روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملے جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ صبح یہ جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آئے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جھنڈا عنایت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے فتح عنایت فرمائی۔

نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس جگہ جھنڈا انصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَوْا الرَّايَةَ

122- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ  
وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ: (سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ  
كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ) (آل عمران: 151)  
قَالَ جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمان رسالت کہ ایک ماہ کی مسافت  
تک کے رعب سے میری مدد فرمائی گئی  
نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان:  
کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب  
ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا (پ ۴، آل  
عمران ۱۵۱) اس سلسلے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم  
سے روایت کی ہے۔

سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
مجھے جوامع الکلم دے کر مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب  
کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک دن جبکہ میں  
سورہاتھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں  
لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں حضرت  
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے  
اور ان خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے خبر دی کہ انہیں حضرت  
ابوسفیان نے بتایا کہ ہر قل نے مجھے بلانے کے لیے  
چند آدمی بھیجے جبکہ وہ ایلیا کے مقام پر تھا۔ پھر اس نے  
رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا۔ جب نامہ  
مبارک کو پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس بڑا شور و غوغا  
ہوا اور آوازیں اونچی ہونے لگیں تو ہم باہر نکل آئے۔  
جب ہم باہر نکل رہے تھے تو میں نے اپنے ایک ساتھی  
سے کہا کہ ابن ابوکھشہ کا مقام کتنا بلند ہو گیا ہے جبکہ بنی

2977 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ  
بِجَمَاعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيَّنَّا أَنَا نَائِمٌ  
أَتَيْتُ بِمِفْتَاحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوَضَعْتُ فِي  
يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا

2978 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا  
سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ  
بِأَيْلِيَاءَ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ  
عِنْدَهُ الصَّخْبُ، فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، وَأُخْرِجْنَا  
فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمَرَ أَمْرُ ابْنِ  
أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ

2977- انظر الحديث: 7273,7013,6998

2978- راجع الحديث: 2978,7

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اصفر کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے۔

جہاد میں زادِ راہ لے جانا

آرشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور  
توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے (پ  
۲، البقرة: ۱۹۷)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ  
ہجرت مدینہ کے وقت میں نے (اپنے والد) حضرت  
ابوبکر کے گھر سے رسول اللہ ﷺ کے لیے توشہ تیار  
کیا۔ لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لیے مجھے  
کوئی چیز نہیں ملی تھی میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ خدا کی قسم! اسے باندھنے  
کے لیے مجھے اپنے کمر بند کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔  
انہوں نے فرمایا کہ کمر بند کے دو حصے کر لو۔ ایک کے  
ساتھ توشہ باندھ دو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ۔ میں  
نے ایسا کیا، اسی سبب سے میرا نام دو کمر بندوں والی  
پڑ گیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم قربانی  
کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا  
کرتے تھے۔

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر  
دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم ﷺ کے ہمراہی  
میں سفر پر نکلے جب مقام صہباء میں پہنچے جو خیبر کے  
قریب اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں ادا

123- بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ  
التَّقْوَى) (البقرة: 197)

2979- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي،  
وَحَدَّثَنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،  
قَالَتْ: صَنَعْتُ سَفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يَهَاجِرَ إِلَى  
الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسَفْرَتِهِ، وَلَا لِسِقَائِهِ  
مَا نَرِبَطُهُمَا بِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللَّهِ مَا أَجِدُ  
شَيْئًا أَرِبُطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشَقِّيقِهِ بِأَثْنَيْنِ،  
فَارْبِطِيهِ: بِوَاحِدِ السِّقَاءِ، وَبِالْآخِرِ السَّفْرَةَ،  
فَفَعَلْتُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ

2980- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ  
لِحُومِ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ

2981- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي  
بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الثُّعْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2979- انظر الحديث: 5388, 3907

2980- راجع الحديث: 1719، صحيح مسلم: 5080

2981- راجع الحديث: 209

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پئے، اس کے بعد آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں اور اس کے بعد نماز پڑھی۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں کا زادراہ ختم ہو گیا اور وہ کچھ پاس نہ رہا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد زندہ کس طرح رہینگے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں اعلان کر دو کہ اپنا بچا ہوا زادراہ پیش کریں۔ پھر آپ نے اس پر برکت کی دعا کی، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھرنے شروع کئے حتیٰ کہ ان کے تمام برتن بھر گئے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

### گردنوں پر زادراہ اٹھانا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم راہ خدا میں تین سو افراد نکلے۔ ہم نے اپنا اپنا زادراہ گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ ہمارا تو شہ ختم ہو گیا، حتیٰ کہ ایک شخص روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا: اے ابو عبد اللہ آدمی کو ایک کھجور سے کیا

وَسَلَّمَ عَامَ حَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصُّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ حَيْبَرَ، وَهِيَ أَذْنَى حَيْبَرَ، فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُوْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيٍّ، فَلُكْنَا، فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَضَضَ، وَمَضَضْنَا وَصَلَّيْنَا

2982 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ، فَاخْتَمَى النَّاسُ حَتَّى فَرَّغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ

### 124- بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرَّقَابِ

2983 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا، فَفَنِي زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِثْلًا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً،

تقویت مل سکتی ہے؟ فرماتے ہیں ہمیں ایک ایک کھجور کی قدر اس وقت معلوم ہوئی جب ساری کھجوریں ختم ہو گئیں۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف اچھال دی۔ پس ہم اپنی اپنی خواہش کے مطابق اٹھارہ روز تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

## عورت کا اپنے بھائی کے

### پیچھے سوار ہونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب توج و عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی، آپ نے فرمایا جاؤ عبدالرحمن تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے پھر آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا کہ انہیں مقام تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپس لوٹنے تک مکہ معظمہ کے ایک بلند مقام پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

قَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْنَ كَانَتِ الثَّمَرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا، حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ، فَإِذَا حُوْتُ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا

## 125- بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ

### خَلْفَ أَخِيهَا

2984 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَرِدْ عَلَى الْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا: اذْهَبِي، وَلِيُرِدْكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يُعِيرَهَا مِنَ الثَّنْعِيمِ، فَأَنْتَظَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ

2985 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ، وَأَعِيرَهَا مِنَ الثَّنْعِيمِ

## 126- بَابُ الْإِرْدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ

2986 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

2984- راجع الحديث: 294

2985- راجع الحديث: 1784

2986- راجع الحديث: 1547, 1089



سواری پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور لوگ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ بلند آواز میں کہہ رہے تھے۔

عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَضْرَحُونَ بَيْنَنَا بِمَجِيعَا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

127- بَابُ الرَّدْفِ عَلَى الْخِمَارِ

2987- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ،

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى خِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قُطِيفَةٌ، وَأُرْدَفَ أَسَامَةُ وَرَاءَهُ

2988 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ، حَتَّى أَتَا فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ، فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ، فَاسْتَبَقَى النَّاسُ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ "أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ" قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَتَسَيَّتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں بلندی کی جانب سے داخل ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے اور کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر رونق افروز رہے، پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف بڑھے۔ آپ کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبد اللہ بن عمر تھے۔ انہوں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز پڑھی؟ تو انہوں نے



نے اس مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ نے نماز ادا فرمائی تھی، حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پوچھنا یاد ہی نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

### رکاب وغیرہ تھا منا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے، سورج نکلنے سے دو شخصوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

### قرآن پاک لے کر دشمنوں کے ملک میں سفر

اس کے متعلق حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ نے روایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید لے کر کفار کے ملک میں سفر کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

### 128- بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ

2989- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَاقٍ مِنَ الثَّائِسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَغْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى ذَاتَيْهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

### 129- بَابُ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى

### أَرْضِ الْعَدُوِّ

وَكَذَلِكَ يُرَوَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَابِعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ

2990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

2989- راجع الحديث: 2707

2990- صحيح مسلم: 4816، سنن ابوداؤد: 2610، سنن ابن ماجه: 2879

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## 130- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ

2991 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاجِي عَلَى أَغْنَاقِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْحَبِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْحَبِيسُ، فَلَجُّنَا إِلَى الْحِصْنِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنَادِينَ، وَأَصْبَحْنَا حُمْرًا، فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ، فَأُكْفِئْتُ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنْ سُفْيَانَ، رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

## لڑائی کے وقت تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت خیبر پہنچے جبکہ وہ لوگ اپنے کھیتی باڑی کے سامان کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے، محمد اور ان کا لشکر، محمد اور ان کا لشکر، پس وہ لوگ قلعہ میں بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو جن کافروں کو ڈرایا گیا ان کی بری صحیحیں آ جاتی ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا وہ الٹ دیا گیا، اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے کی کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔

## 131- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ

## الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

2992 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ، هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ

تکبیر میں زیادہ آواز  
اوپر نہ کرنا مکروہ ہے

ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لالہ لا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے وہ تو تمہارے ساتھ ہے

2991- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 4352، 69، سنن ابن ماجہ: 3196

2992- انظر الحدیث: 4205، 6384، 6409، 6610، 7386، سنن ابو داؤد: 1526، 1528، سنن ترمذی: 3461

اور سننے والا، قریب رہنے والا ہے۔ اس کا نام بہت برکت والا اور اس کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم ڈھلان کی جانب اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

132- بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

2993 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی جانب چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اور جب نیچے کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

133- بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا

2994 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنِ، عَنْ سَالِمِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَوْنَا سَبَّحْنَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے اور میرا گمان ہے کہ شاید انہوں نے غزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی جانب تشریف لے جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم توبہ کرنے والے، عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں

2995 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ - وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ - يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى لَيْلِيَةٍ أَوْ قَدْغِدٍ: كَبَّرَ فَلَا تَأْ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ

2993- النظر الحديث: 2994

2994- راجع الحديث: 2993

2995- راجع الحديث: 1797

الْأَحْزَابِ وَحَدَّثَنَا، قَالَ صَاحِبُ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ: قَالَ: لَا

اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے انشاء اللہ کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

مسافر کی عبادت اقامت کی عبادت کے  
مثل لکھی جاتی ہے

ابراہیم، ابواسلمیٰ السکسکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک مرتبہ یزید بن ابوبکشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے کافی دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر کرے تو اس کے لیے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ اقامت اور صحت میں کرتا تھا۔

تنہا چلنا پھرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر خدمت ہوئے پھر دوسری دفعہ پکارا، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا، تیسری دفعہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر خدمت ہوئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

134- بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي إِقَامَةٍ

2996 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ، وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مَرَّارًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا

135- بَابُ السَّيْرِ وَحَدَّثَنَا

2997 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ: الْحَوَارِيُّ: النَّاصِرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اگر علم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ پھر کوئی آدمی رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

### چلنے میں تیزی

ابو حمید نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلد از جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہے اسے چاہیے کہ جلدی تیار ہو جائے۔

ہشام کے والد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم ﷺ کی حجۃ الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں نہیں رہا فرماتے ہیں کہ آپ میانہ چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے۔ عنق درمیانی رفتار اور نص تیز رفتار کو کہتے ہیں جو عنق سے اوپر ہے۔

زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

2998- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح  
2998 م- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُوا، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ

### 136- بَابُ السَّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ

2999- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سُئِلَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا- كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي- عَنِ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ: فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

3000- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ،

2998 م سنن ابن ماجہ: 3768 سنن ترمذی: 1673

2999- راجع الحدیث: 1666، صحیح مسلم: 3094، 3095 سنن ابو داؤد: 1923، سنن نسائی: 3023، 3051، سنن

ابن ماجہ: 3017

3000- انظر الحدیث: 1091



عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید کے بارے میں اطلاع پہنچی کہ وہ شدید علیل ہیں۔ انہوں نے رفتار تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کر کے نماز عشا بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب و عشاء کو جمع فرما لیتے۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سہمی مولیٰ ابوبکر، صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کسی کو کوئی حاجت سفر پر مجبور کر دے تو اپنے اہل و عیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا

پھر اسے فروخت ہوتا ہوا دیکھنا

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اسے فروخت ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقے کو واپس نہ لو تاؤ۔

زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ، ثُمَّ نَزَلَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ، وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

3001- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ سَهْمِيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ تَوَمُّهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ، فَلْيَعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ

137- بَابُ إِذَا حَمَلَ عَلَى

فَرَسٍ فَرَأَاهَا تُبَاعُ

3002- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاغَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَبْتَاغَهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

3003- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ،

3001- راجع الحديث: 1804

3002- راجع الحديث: 2971, 1489

3003- راجع الحديث: 1490

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اُسے بکتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا یہ خیال بھی تھا کہ وہ کم داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، اسے نہ خریدو خواہ ایک درہم میں بھی ملے کیونکہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو تے کر کے خود کھا لیتا ہے۔

### والدین کی اجازت سے جہاد کرنا

آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین حیات ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

### اونٹ کی گردن میں

### گھنٹی وغیرہ باندھنا

عباد بن تیمم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالبشر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اپنے بستروں میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَتْبَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّ بَائِعَهُ يَرْخِصُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بَدَّهْمُ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

### 138- بَابُ الْجِهَادِ بِأَذْنِ الْأَبَوَيْنِ

3004- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ، وَكَانَ - لَا يُتَمَّهُمْ فِي حَدِيثِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: أَحَيُّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

### 139- بَابُ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ

### وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ

3005- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ، أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ أُسْفَارِهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَسِبْتُ

3004- انظر الحديث: 5972 'صحیح مسلم: 6453, 6451' سنن ابوداؤد: 2529 'سنن ترمذی: 1671' سنن

نسائی: 3103

3005- صحیح مسلم: 5515 'سنن ابوداؤد: 2552

ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے  
بعد کسی عذر کا  
آجانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے فرمایا جاؤ۔

جاسوس

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱) تجسس سے مراد تفتیش ہے۔

عبید اللہ بن ابورافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے رہنا حتیٰ کہ تم روضہ خاخ تک جا پہنچو۔ وہاں تمہیں ایک بوڑھی عورت ملے گی، جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے آؤ، ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے

أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيعِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَسُولًا أَنْ: لَا يَبْقِيَنَّ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ فَلَا ذَكَّةَ مِنْ وَثَرٍ، أَوْ فَلَا ذَكَّةَ إِلَّا قُطِعَتْ

140- بَابُ مَنْ اكْتَتَبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتْ امْرَأَتُهُ حَاجَةً، أَوْ كَانَ لَهُ عُنْدٌ، هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ

3006 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحَرَّمٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْتَتَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتْ امْرَأَتِي حَاجَةً، قَالَ: اذْهَبْ فَخُجِّ مَعَ امْرَأَتِكَ

141- بَابُ الْجَاسُوسِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) (الممتحنة: 1) "التَّجَسُّسُ: التَّبَحُّثُ"

3007 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ، وَالْبُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ، فَإِنَّ يَهَا

ظَعِينَةً، وَمَعَهَا كِتَابٌ فُخِّدُوهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلَقْنَا  
تَعَادَى بِنَا خَيْلَنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرُّوْضَةِ، فَإِذَا  
نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ:  
مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ  
لَنُلْقِيَنَّ الْقِيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا،  
فَأَتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا  
فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَكْأَسِ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟  
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا  
مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ  
مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ  
يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ  
قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ  
يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا  
ارْتِدَادًا، وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ صَدَقَكُمُ  
، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا  
الْمُنَافِقِ، قَالَ: "إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْنًا، وَمَا يُنْذِرُكَ  
لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْنٍ فَقَالَ:  
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" - قَالَ  
سُفْيَانُ: وَأُثِّقُ إِسْنَادَ هَذَا -

تھے، حتی کہ ہم اس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی  
وہاں ایک بڑی لی موجود ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ  
خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔  
ہم نے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار  
دیں گے۔ بالآخر اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا،  
پس ہم اس سے خط لے کر خدمت اقدس میں حاضر  
ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن  
ابو البلعہ کی طرف سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین  
کے نام تھا، جس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض حالات  
کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے  
حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! میرے  
معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ  
قریش میں آکر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہو۔ حضور کے  
ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہل مکہ سے رشتہ داریاں  
ہیں جن کے سبب ان کے اہل و عیال اور مال و دولت  
محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نہی تعلق تو  
ہے نہیں، کیوں نہ ان پر کوئی احسان کروں، جس کے  
سبب میرے رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ  
حرکت کفر یا ارتداد کے سبب نہیں کی اور نہ مسلمان  
ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! حکم فرمائیے کہ  
میں اس منافق کی گردن مار دوں، فرمایا، یہ تو غزوہ بدر  
میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ  
نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا  
کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔  
حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا خوب  
ہے۔



## 142- بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأَسَارَى

3008 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأَسَارَى، وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَبِيضًا، فَوَجَدُوا قَبِيضَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَقْدُ عَلَيْهِ، فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثَابَهُ، فَلَمَّا كَانَ زَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيضَهُ الَّذِي لَبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ

## 143- بَابُ فَضْلِ مَنْ

أُسْلِمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ

3009 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَهْلُهُمْ يُعْطَى، فَعَدُّوا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟، فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَن لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ فَقَالَ: أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا،

## قیدیوں کو لباس پہنانا

عمر و فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو بعض لوگ قیدی بنا کر لائے گئے جن میں عباس بھی تھے اور ان کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کے لیے قمیص تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے عبد اللہ بن ابی کی قمیص تلاش کر کے پیش کی جو ان کے جسم پر پوری آئی۔ نبی کریم ﷺ نے وہی قمیص انہیں پہنائی اور یہ اس لیے تھا کہ عبد اللہ بن ابی کو یہ اپنی قمیص نبی کریم ﷺ ہی نے پہنائی تھی۔ حضرت ابن عیینہ کا قول ہے کہ اس کا نبی کریم ﷺ پر کوئی احسان تھا جس کا یوں بدلہ دیا گیا۔

جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان  
ہو اس شخص کی فضیلت

ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ رات بھر لوگ اسی انتظار میں رہے کہ دیکھیں جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ دوسرے دن ہر ایک اس کا خواہشمند تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں

3008- راجع الحديث: 1270

3009- راجع الحديث: 2942، صحيح مسلم: 6173

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر انہیں علم عطا فرما دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں اس وقت تک ان سے قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ خاموشی سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

### قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑنا

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

### اہل کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والے اہل کتاب کی فضیلت

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جنہیں دُگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو، پس اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے، پھر آزاد کر کے اسے زوجیت میں لے لے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب میں سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اور اب نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے اور تیسرا

### 144- بَابُ الْأَسَارَى فِي السَّلَاسِلِ

3010 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ

### 145- بَابُ فَضْلِ مَنْ

### أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِينَ

3011 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا صَاحِبُ بْنُ حَجٍّ أَبُو حَسَنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرُهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَّةُ، فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا، وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعْتَقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمُؤْمِنٌ أَهْلُ الْكِتَابِ

آدمی وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی صلہ کے تمہیں بتادی حالانکہ اس سے مختصر حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

حملے کے وقت سوئے ہوئے

بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا؟

یہاں لُیْبِیْتُنَّہُ لَیْلًا کا مطلب یہاں یُیْبِیْتُ لَیْلًا یعنی رات گزارنا ہے۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ابواء یا بوذان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا، وہ بھی تو ان میں سے ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگا ہیں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ملکیت ہیں۔

اور زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ مشرکین کے اہل و عیال کے متعلق عمرو، ابن شہاب، نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباء و اجداد میں سے ہیں۔

الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا، ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ، "، ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَزْجُلُ فِي أَهْوَنِ مَنَاقِبِ الْمَدِينَةِ.

146- بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ،

فِيَصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّارِئِيُّ

(بَيِّنَاتُ) (الأعراف: 4) : لَيْلًا، (لُيْبِیْتُنَّہُ)

(النمل: 49) : لَيْلًا، يُيْبِیْتُ: لَيْلًا

3012 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ بَوْذَانَ، وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ الْبُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيِّهِمْ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3013 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الدَّارِئِيِّ كَانَ عَمْرُو، يُحَدِّثُنَا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ، وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرُو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

## جنگ میں بچوں کو قتل کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا گیا، جو قتل کر دی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔

## جنگ میں عورتوں کو قتل کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرح عذاب نہیں دینا چاہیے  
سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک طرف روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔  
عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

## 147- بَابُ قَتْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

3014 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

## 148- بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

3015 - حَدَّثَنَا اسْتَحْقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

## 149- بَابُ: لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ

3016 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَاكًا وَفُلَاكًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَاكًا وَفُلَاكًا، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

3017 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

3014- صحیح مسلم: 4522 سنن ابوداؤد: 2668 سنن ترمذی: 1569

3015- راجع الحدیث: 3014 صحیح مسلم: 4523

3016- راجع الحدیث: 2954

3017- انظر الحدیث: 6922 سنن ابوداؤد: 4351 سنن ترمذی: 1458 سنن نسائی: 4071 سنن ابن ماجہ: 2525

عنه نے کچھ لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں بالکل نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو عذاب نہ دو، لیکن انہیں قتل ضرور کرنا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو۔

احسان کر کے یا فدیہ لے کر

قیدی رہا کرنا

اس کے متعلق حدیث ثمامہ موجود ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (پ ۱۰، الانفال ۶۷)

مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے

اس سلسلے میں حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

مشرک اگر مسلمان کو

جلا دیں تو

ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ قبیلہ اکل کے آٹھ شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند

سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَرَّقَ قَوْمًا، فَبَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَهُمُ أَحَرُّهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَعْلَبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتْلِهِمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

150- بَابُ (فِيمَا مَنَّا بَعْدُ

وَأَمَّا فِدَاءُ) (محمد: 4)

فِيهِ حَدِيثُ ثَمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُفْعِنَ فِي الْأَرْضِ) "يَعْنِي: يَغْلِبُ فِي الْأَرْضِ"، (تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا) (الأنفال: 67) الآية

151- بَابُ: هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ

وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسْرَوْهُ حَتَّى

يَنْجُو مِنَ الْكُفْرَةِ

فِيهِ الْمِسُورُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

152- بَابُ: إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ

الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ

3018 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا

وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، ثَمَانِيَّةٌ، قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِثْنَا رَسُولًا، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالدُّودِ، فَانْطَلِقُوا، فَهَرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَائِيهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِعُوا، وَقَتَلُوا الرَّاغِبِينَ وَاسْتَأْفَقُوا الدُّودَ، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، فَأَتَى الظَّرِيعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الظَّلَبَ، فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُخْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ، حَتَّى مَاتُوا، قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَخَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

اونٹ عطا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، تمہارے لیے یہ تو میں نہیں کر سکتا، ہاں تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دوست پی لی کر تندرست اور فرہہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے چراہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو بھگالے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب پھر گئے۔ جب اس کی فریاد بارگاہ رسالت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند لوگ روانہ کئے گئے، جو دن چڑھنے سے قبل انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیرو۔ اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیا گیا۔ وہاں وہ پانی کے لیے چلاتے رہے لیکن مرتے دم تک پانی نہ پی سکے۔ حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا، چوری کی، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور زمین میں فساد کی کوشش کی۔

کسی بھی جاندار کو جلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ کو آگ لگا کر سب کو جلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری قوم ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تسبیح بیان کرتی تھیں۔

مکانات اور باغات کو آگ لگانا

حضرت جرید بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### 153- باب

3019 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّبْلِ، فَأُخْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أُخْرِقَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ

### 154- باب حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

3020 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

3019- انظر الحديث: 3319، صحيح مسلم: 5810، سنن ابو داود: 5266، سنن نسائي: 4369، سنن ابن ماجه: 3225

3020- صحيح مسلم: 6315، 6316، 6317، سنن ابو داود: 2772



إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَارِثٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خُفْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي ثَمَسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أُنْحَسٍ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، قَالَ: وَكُنْتُ لَا أَكْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَنْدِي حَتَّى رَأَيْتُ أَكْرَ أَصَابِعِهِ فِي صَنْدِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَخَرَقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجُوفٌ أَوْ أَجْرَبٌ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أُنْحَسٍ، وَرَجَالَهَا ثَمَسٍ مَرَّاتٍ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذی الخلصہ کے کانٹے کو نکال کر راحت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ ثعمم میں ایک گھر تھا، جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں بنی انحس کے ڈیڑھ سو افراد کو لے کر روانہ ہو گیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا درست مبارک میرے سینے پر مارا، حتیٰ کہ آپ کی انگشت مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور دعا فرمائی، اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ فرما دے۔ پس ہم اس کی طرف روانہ ہو گئے اور اسے توڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنے اس کام کی خبر دینے کے لیے آدمی روانہ کر دیا۔ حضرت جریر کے قاصد نے عرض کی: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کی طرف اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خارش والے اونٹ کی طرح ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے قبیلہ انحس کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے تھے۔

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا

حضرت برابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کو قتل کرنے کے لیے روانہ فرمایا۔ ان میں سے

3021 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلَ بْنَ النَّضِيرِ

155- بَابُ قَتْلِ الْمُشْرِكِ النَّائِمِ

3022 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ ، فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ كَوَّابٍ لَهُمْ ، قَالَ: وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ ، فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ ، فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أَرِيَهُمْ أَنِّي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ ، فَوَجَدُوا الْحِمَارَ ، فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا ، فَوَضَعُوا الْمِفَاتِيحَ فِي كُوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا ، فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمِفَاتِيحَ ، فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ ، فَأَجَابَنِي ، فَتَعَبَّدْتُ الصَّوْتُ فَصَرَرْتُهُ ، فَصَاحَ ، فَخَرَجْتُ ، ثُمَّ جِئْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيْرُكَ صَوْتِي ، فَقَالَ: مَا لَكَ لَا أُمِّكَ الْوَيْلُ ، قُلْتُ: مَا شَأْنُكَ ، قَالَ: لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ ، فَصَرَرْتِي ، قَالَ: فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ، ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعْتُ الْعَظْمَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهْشُ ، فَأَتَيْتُ سُلَيْمًا لَهُمْ لَا تَزِلُّ مِنْهُ ، فَوَقَعْتُ فَوُثِّتُ رَجُلًا ، فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ ، فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِمَارِ ، قَالَ: فَقُنْتُ وَمَا بِي قَلْبَةً حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرْنَاكَ

ایک شخص جا کر اس کے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اصطبل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے بار نکلتے۔ پس میں بھی ان میں شامل ہو گیا اور انہیں یوں ظاہر کیا کہ گویا گدھا تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو اندر داخل ہوئے اور میں بھی اندر آ گیا۔ انہوں نے رات ہونے کے سبب سے قلعے کا دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں چابیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی، اے ابورافع! اس نے جواب دیا تو میں آواز کی جانب لپکا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چیخا تو میں باہر نکل گیا۔ پھر اندر آیا اور اس طرح ظاہر کیا کہ گویا اس کا مددگار ہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا، اے ابورافع! تو اس نے کہا، تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا، تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نہیں پتہ کہ کون اندر گھس آیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت طاری تھی۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے اتر جاؤں، لیکن میں گر پڑا اور میرے پیر میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا، میں اس وقت تک یہاں سے جاؤنگا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔ چنانچہ وہاں سے نہ گیا جب تک اہل حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے کی آواز نہ سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا

اور مجھے درد محسوس ہی نہ ہوا، حتیٰ کہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

حضرت برابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

3023 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ.

### دشمن سے ٹکرانے کی آرزو نہ کرو

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبید اللہ کا کاتب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! دشمن سے لڑائی بھڑائی کی تمنا نہ کرو؛ بلکہ اللہ سے سلامتی مانگو۔ ہاں! جب جنگ چھڑ جائے تو پھر صبر کئے رہو اور ڈٹ کر مقابلہ کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر آپ نے یوں دعا کی 'اے اللہ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے! اے بادلوں کے چلانے والے! اے احزاب (یعنی کافروں کی جماعتوں کو غزوہ خندق کے موقع پر) شکست دینے والے! ہمارے دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔'

### 156- بَابُ: لَا تَمْتَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

3024 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ الْيَزْبُوعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، كُنْتُ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَزْرَوِيَّةِ، فَقَرَأَتْهُ، فَإِذَا فِيهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ، انْتَهَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَمْتَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُّوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجَرِّجِ السَّحَابِ، وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

3023- راجع الحديث: 3022

3024- راجع الحديث: 2818

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو العنبر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبید اللہ کا کاتب تھا۔ ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کا خط آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دشمن سے لڑائی لڑنے کی تمنا نہ کرو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے (لڑائی) ملاقات کی آرزو مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی آرزو کرو۔ (لیکن) جب آمنا سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔

### جنگ میں چال بازی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جلد قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے۔

اور جنگ کو چال بازی کا نام دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام چال بازی رکھا۔

3025 - وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّظَرِ، كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَمْتَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

3026 - وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا مُعِيزَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَمْتَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَإِذَا لَقِيتُوهُمْ فَاصْبِرُوا

### 157- بَابُ: الْحَرْبِ خَدَعَةً

3027 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَكَ كِسْرَى، ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيْسَ لَكِنْ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتَقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

3028 - وَتَمَّى الْحَرْبِ خَدَعَةً

3029 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْنَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبِ خَدَعَةً

3025- راجع الحديث: 3024

3026- صحيح مسلم: 4516

3027- انظر الحديث: 6630, 3618, 3120، صحيح مسلم: 7258

3028- انظر الحديث: 3029

3029- راجع الحديث: 3028، صحيح مسلم: 4515

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ چالبازی ہے۔

### جنگ میں جھوٹ بولنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کیا ہوا ہے اور وہ ہم سے صدقہ مانگا ہے۔ اس نے کہا، خدا کی قسم تم بھی اسے تنگ کرو۔ جواب دیا چونکہ ہم اس کے پیروکار ہیں، اس لیے یہ بات ٹھیک نہیں لگتی کہ اچانک اسے چھوڑ دیں ہم تو صرف اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں اسی طرح باتیں کرتا رہا، حتیٰ کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

### حرابی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کعب بن اشرف کے لیے کون ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی، کیا میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا، ہاں۔ عرض کی، پھر مجھے اجازت عنایت ہو کہ اس سے جو بات کرنا چاہوں وہ کروں۔

3030- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَرْبُ خَدَعَةٌ

### 158- بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ

3031- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَغَبَ بِنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ عَثَاكَ وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَأَيْضًا، وَاللَّهِ لَتَسْلُكُهُ، قَالَ: فَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَتَنَكَّرَهُ أَنْ نَدْعَهُ، حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمَكَنَّ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

### 159- بَابُ الْفَتْكِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ

3032- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَغَبَ بِنِ الْأَشْرَفِ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَذِنَ لِي، فَأَقُولُ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

3031- راجع الحديث: 2510

3032- راجع الحديث: 2510, 343



فرمایا، کرلو۔

## دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے باغ میں موجود ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابن صیاد اس وقت چادر تان کر پڑا ہوا کچھ گنگنا رہا تھا۔ اچانک ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا تو پکاری! اے صیاد! یہ محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اسے اس کے حال پر رہنے دیتی تو حقیقت کھل جاتی۔

## جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے

### وقت بلند آواز سے حمد و نعت پڑھنا

حضرت سہل، حضرت انس نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور یزید نے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بھی اینٹیں اٹھا رہے تھے حتیٰ کہ مٹی نے سینہ بے کینہ کے بال مبارک چھپا لیے تھے اور آپ کے جسم اطہر پر بال مبارک کثرت سے تھے اور آپ

## 160- بَابُ مَا يُجُوزُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ

### وَالْحَذَرِ، مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ

3033 - قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبِي بَرْزُءُ بْنُ كَعْبٍ، قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ، فَخَبِثَ بِهِ فِي نَخْلٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ، طَفِقَ يَتَّقَى بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا رُمُومَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا صَافٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَ كُنْتَهُ بَيِّنٌ

## 161- بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ

### وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ

فِيهِ سَهْلٌ وَأَنْسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدٌ عَنْ سَلَمَةَ

3034 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابَ شَعَرَ صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ،

3033- انظر الحديث: 1355

3034- انظر الحديث: 2836

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَهُوَ يَزْجُرُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللَّهِ"

(البحر الرجز)

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا  
تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
فَأَنْزَلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ  
إِنْ لَا قَيْنَا  
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... إِذَا أَرَادُوا  
فِتْنَةً أَبَيْنَا  
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

162- بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

3035- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ،  
عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَأَى إِلَّا  
تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ.

3036- وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِيَّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى

الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ  
ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا

عبداللہ بن رواحہ کے لفظوں میں یوں رجز پڑھ رہے  
تھے۔

اگر رب ہمیں ہدایت نہ فرماتا: تو ہم کیونکر نماز و  
زکوٰۃ ادا کر پاتے۔ اے رب ہم پر سکینہ نازل فرما:  
کافروں کے مقابلے میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ دشمن ہم  
پر ظلم ڈھاتے حملہ آور ہوئے: ہم فتنہ پردازوں کی بات  
ہرگز نہ مانیں گے۔ یہ آپ بلند آواز سے پڑھ رہے  
تھے۔

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

حضرت جریر بن عبداللہ بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام میں داخل ہوا ہوں  
اس وقت سے نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کسی قسم کا  
کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب ہی آپ مجھے دیکھتے تو چہرہ  
انور پر تبسم پھیل جاتا۔

اور مجھے یہ عذر تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری  
نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے  
سینے پر مارا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے جمادے اور  
اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا اور ہدایت  
یافتہ ہو۔

زخمیوں کے لیے فوری امداد، ٹاٹ کر جلا  
کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا  
اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور

163- بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِأَحْرَاقِ

الْحَصِيرِ، وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ

أَبْيَها الدَّمُ عَنْ وَجْهِهِ،

3035- انظر الحديث: 6090, 3822، صحيح مسلم: 6314, 6313، سنن ترمذی: 3821, 3820، سنن ابن

ماجه: 159

3036- راجع الحديث: 3035, 3020

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَحَمْلُ الْمَاءِ فِي  
الْتُّرْسِ

3037 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيُّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانَتْ - يَغِي فَاطِمَةٌ - تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ حَصِيرٌ فَأَخْرَقَ، ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

164- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ

وَالِاخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ، وَعُقُوبَةِ

مَنْ عَصَى إِمَامَهُ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ) (الأنفال: 46) قَالَ قَتَادَةُ: "الرَّيْحُ: الْحَرْبُ"

3038 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: يَتَيَّرَا وَلَا تُعْتَيَّرَا، وَيَتَيَّرَا وَلَا تُنْفَرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں  
پانی بھر بھر کر لانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی موجود نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھورہی تھیں۔ پھر ثاث کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ نبی کریم ﷺ کے زخم میں بھری گئی تھی۔

جنگ میں آپس کا تنازعہ و اختلاف

پسندیدہ نہیں اور امام کی

نافرمانی کا وبال

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی (پ ۱۰، الانفال ۴۶) قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

سعید بن ابوبردہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر روانہ کرتے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کو آسانی دو اور انہیں مشکل میں نہ ڈالو۔ انہیں خوشی دو اور متفرق نہ کرو۔ ان میں اتحاد پیدا کرنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

3037- راجع الحديث: 243

3038- راجع الحديث: 2261, 2264, صحيح مسلم: 5182, 5184, 4501, 4502, سنن ابوداؤد: 4356, سنن

نسائی: 5611, سنن ابن ماجہ: 3391

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

3039 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَحْطِفُنَا الظِّبُرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ، هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَرَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ، فَهَرَمُوهُمْ، قَالَ: فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدْنَ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوَقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: الْغَيْبَةُ أُمِّي قَوْمِ الْغَيْبَةِ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَلَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ، فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَيْبَةِ، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ، فَأَقْبَلُوا مُنْهَرِمِينَ، فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُسْرِكِينَ يَوْمَ بُدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا، فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَتَهَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي نُحَافَةَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْحَطَّابِ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ، فَقَدْ

حضرت برآبن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ اُحد کے وقت پچاس با پیادہ آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوح رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، حتیٰ کہ میں تمہیں واپس بلا لوں اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا اور انہیں کچل کر رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا، جب تک میں تمہیں واپس نہ بلا لوں۔ اس کے بعد دشمنوں کو شکست ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں، جس کے ان کی پنڈلیاں کھل گئی تھیں، جہانجنیں بچ رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے سیٹھے ہوئے تھے، پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھی کہنے لگے۔ مال غنیمت، اے ساتھیو! مال غنیمت، تمہارے ساتھی تو غالب آ گئے، اب تم کس چیز کے منتظر ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا، کیا تم بھول گئے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم ہم تو جائیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔ جب یہ حضرات آ گئے تو یکا یک جنگ کا نقشہ پلٹ گیا۔ جو بھاگے جا رہے تھے وہ سامنے آ گئے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ”جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے۔“ پس اس وقت نبی کریم ﷺ کے اطراف صرف چند اصحاب رہ گئے۔ اس کے سبب ہم میں سے ستر حضرات نے جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر اس جنگ بدر میں آفٹ ٹوٹ پڑی تھی، کیونکہ ان کے ستر قید ہوئے اور

قَاتِلُوا، فَمَا مَلَكَ عَمْرٍو نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا  
عَدُوَّ اللَّهِ، إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لِأَحْيَاءِ كُلِّهِمْ، وَقَدْ  
بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ، قَالَ: يَوْمٌ بَيْنُومٍ بَنَدٍ،  
وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُفْلَةً،  
لَمْ أَمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسْأَلْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَزْجُجُ: أُغْلُ  
هُبْلُ، أُغْلُ هُبْلُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: أَلَا تُجِيبُوا لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا  
نَقُولُ، قَالَ: "قُولُوا: اللَّهُ أَغْلَى وَأَجَلٌ"، قَالَ: إِنَّ  
لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُجِيبُوا لَهُ؟ قَالُوا: قَالُوا: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا، وَلَا  
مَوْلَى لَكُمْ

ستر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ابوسفیان نے تین دفعہ آواز دی،  
کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اس کا  
جواب دینے سے منع فرما دیا۔ اس نے تین مرتبہ پھر  
آواز دی، کیا مسلمانوں میں ابوقحافہ (حضرت ابوبکر)  
ہے؟ پھر تین دفعہ پکارا، کیا تم میں ابن خطاب ہے وہ  
اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا، یہ سب مارے جا چکے  
ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو  
قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا، اے اللہ کے دشمن!  
اللہ کی قسم تم نے غلط کہا ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں  
وہ سب سلامت ہیں اور جو تمہیں کھلتا ہے وہ تمہارے  
لیے باقی ہے۔ وہ کہنے لگا، آج جنگ بدر کا بدلہ لے لیا  
اور جنگ ڈول ہے۔ جلد تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ  
ان کا مثلہ کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم  
نہیں دیا لیکن منع بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ ہبل  
سر بلند ہوا، ہبل سر بلند ہوا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم  
اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض کی، یا رسول اللہ!  
کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب  
سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ اس نے کہا، بے شک  
ہمارا عزّی ہے اور تمہارا کوئی عزّی نہیں۔ وہ حضرات  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے  
جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان کا بیان ہے کہ اصحاب  
رسول نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟  
فرمایا، تم یہ کہہ دو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار  
کوئی نہیں۔

جب رات کو خطرہ محسوس ہو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر

165- بَابُ إِذَا فَرَّ عُوا بِاللَّيْلِ

3040- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:



تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات کے وقت اہل مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کچھ خطرے والی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطحہ کے گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار ہو کر ادھر تشریف لے گئے اور اپنی تلوار گردن کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں سے فرمایا: نہ ڈرو، نہ ڈرو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح رواں پایا ہے۔

دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا جیسے بلند

آواز سے پکارنا: ”اے ساتھیوں“

حتیٰ کہ لوگ سن لیں

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا، تیری خرابی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا، نبی کریم ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑ لی گئی ہے، میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہے؟ جواب دیا، قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگ لے گئے ہیں۔ پھر میں تین دفعہ یا صبا حاہ لفظ کے ساتھ زور سے پکارا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی، یہاں تک کہ ان لوگوں کو پایا۔ پس میں ان کی طرف تیر پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ جلوہ فرما ہوئے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ: وَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا، قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ، وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَدْتُهُ يَحْزَنُ يَعْنِي الْفَرَسَ

166- بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى

بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا صَبَا حَاهُ، حَتَّى

يُسْمِعَ النَّاسَ

3041- حَدَّثَنَا الْحَكَمِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِبَنِيَّةِ الْغَابَةِ، لَقِيتَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَكَ مَا بِكَ؟ قَالَ: أَخَذْتُ لِقَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غُظْفَانٌ، وَفَزَارَةُ فَصَرَحْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا: يَا صَبَا حَاهُ يَا صَبَا حَاهُ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَتَيْتُ الْقَاهِمَ، وَقَدْ أَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَقُولُ:

أَكَا ابْنُ الْأَكُوعِ... وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْغِ

فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسْوَقَهَا، فَلَقِيتَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَجْعَلُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سَقِيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي إِيْرِهِمْ، فَقَالَ: " يَا ابْنَ الْأَكُوعِ:

مَلَكَتْ، فَأَسْبَحَ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرُونَ فِي قَوْمِهِمْ "

نے اس کا دودھ پینے سے پہلے اونٹنی ان سے چھین لی۔  
ان کے پیچھے کسی کو روانہ فرمایا جائے۔ ارشاد فرمایا اے  
ابن اکوع! تو نے ان پر غلبہ پایا اب درگزر کر، ان کی  
قوم انہیں نواز رہی ہوگی۔

167- بَابُ مَنْ قَالَ: خُذْهَا

وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ

وَقَالَ سَلَمَةُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ "

آباؤ اجداد پر

فخر کرنا

اگر کوئی کہے اسے پکڑ میں فلاں کا بیٹا ہوں اور  
حضرت سلمہ نے فرمایا کہ اسے پکڑ میں اکوع کا بیٹا  
ہوں۔

3042 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ،  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمَّارَةَ، أَوْلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟  
قَالَ الْبَرَاءُ: وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُؤَلَّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ  
الْحَارِثِ أَخِيذًا بَعَثَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ  
الْمُشْرِ كُنَّ تَزُولُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ،  
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: فَمَارَى مِنَ النَّاسِ  
يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ

ایک شخص نے حضرت برائ بن عازب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا جنگ حنین میں  
آپ حضرات نے پیٹھ پھیر لی تھی؟ حضرت برائ نے  
فرمایا: جسے میں سن رہا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے  
اس دن پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ حضرت ابوسفیان بن  
حارث نے آپ کے خچر کی باگ تھام رکھی تھی۔ جب  
مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ سواری سے نیچے  
تشریف لے آئے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی  
ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا  
ہوں۔ وہ فرماتے ہیں۔ اس دن کوئی رسول ﷺ سے  
زیادہ بہادر نظر نہیں آیا۔

168- بَابُ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ

عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ

3043 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ هُوَ  
ابْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

کسی کے کہنے پر  
دشمن کا نیچے آنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جب حضرت سعید بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
حکم پر بنو قریظہ نیچے اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے

3042- راجع الحدیث: 2864

3043- صحيح مسلم: 4571، 4572 سنن ابوداؤد: 5215، 5216

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انہیں بلانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔ وہ نزدیک ہی رہتے تھے۔ پس وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تعظیماً کھڑے ہو۔ جب وہ آ کر خدمت اقدس میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں حکم دیتا ہوں، جو ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور باقی اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا

کر کے نشانہ بنانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کی کہ ابنِ خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

خود کو گرفتار کروانا یا نہ

کروانا اور قتل ہونے

سے پہلے دوگانہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس افراد پر مشتمل تھا اور حضرت

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَلَّتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى جَنَابٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ، فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسَبَّحَ الذَّرِيَّةُ، قَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

169- بَابُ قَتْلِ الْأَسِيرِ،

وَقَتْلِ الصَّبْرِ

3044 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ

170- بَابُ: هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ

وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ، وَمَنْ رَكَعَ

رَكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

3045 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي

زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَاةِ، وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هَذِيلٍ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ، فَنَفَرُوا وَالْهُمُ قَرِيبًا مِنْ مَائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ، فَاقْتَضُوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَا كُلُّهُمْ تَمَرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالُوا: هَذَا تَمَرٌ يَثْرِبُ فَاقْتَضُوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُمُ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى فَدْعٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا وَأَعْظُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ، وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا، قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ: أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبُ الْأَنْصَارِيُّ، وَابْنُ دَثَنَةَ، وَرَجُلٌ آخَرٌ، فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيَّتِهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللَّهِ لَا أَضَعُّكُمْ إِنْ لِي فِي هَؤُلَاءِ لَأَسُوَّةٌ يُرِيدُ الْقَتْلَ، فَجَرُّوهُ وَعَاجِزُوهُ عَلَى أَنْ يَضَحَّيَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ، فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ، وَابْنِ دَثَنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِكَفَّةٍ بَعْدَ وَقْعَةٍ بَدِيٍّ، فَأَبْتَعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ تَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدِيٍّ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا، فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاضٍ،

عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا، جو عاصم بن عمر کے جد امجد ہیں۔ وہ چل پڑے، حتیٰ کہ جب وہ مقام ہداتہ پر پہنچے جو عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو بنو ہذیل کے قبیلہ لحيان کو ان کا معلوم ہو گیا۔ انہوں نے ان حضرات کے لیے تقریباً دو سو افراد روانہ کیے جو سارے تیر انداز تھے۔ وہ ان حضرات کے قدموں کے نشانات پر چلتے رہے، حتیٰ کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں، جن کو یہ مدینہ منورہ سے زادِ راہ کے طور پر لائے تھے، ان کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو یثرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور ہمارے ہاتھ میں ہاتھ دیدو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیر سر یہ حضرت عاصم بن ثابت نے فرمایا، لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کے کہنے پر نہیں اتروں گا، اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور سات حضرات کو شہید کر دیا، جن میں حضرت عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے وعدے پر یقین کر کے نیچے اتر آئے، جن میں حضرت خبیب انصاری، ابن دثنہ اور ایک شخص اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کمائوں کی تانت سے باندھ لیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ وعدہ خلافتی ابتدا ہے لہذا میں تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا، میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کافر



أَنْ يَذُكَّ الْحَارِثُ أَخْبَرْتُهُ: أَتْلُهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا  
اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ، فَأَخَذَ  
الْبَنَى لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاكَ قَالَتْ: فَوَجَدْتُهُ  
مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِيلِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، فَفَرَعْتُ فَرْعَةً  
عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: تَخْشَيْنَ أَنْ  
أَقُولَهُ؛ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ  
أَسِيدًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ  
يَوْمَ مَا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُؤْتَقٍ فِي  
الْحَدِيدِ، وَمَا يَمْكُهُ مِنْ ثَمَرٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ  
لَيَرْزُقُ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ  
الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: ذَرُونِي  
أَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ، فَارْكَعَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ:  
لَوْلَا أَنْ تَظَنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا، اللَّهُمَّ  
أَحْصِهِمْ عَدَدًا.

(البحر الطويل)

مَا أَبَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أُمِّي شِقِّ

كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ... يُبَارِكُ عَلَى

أَوْصَالٍ شِلْوَ مُمَزَّعٍ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَ  
الرَّكَعَتَيْنِ لِحُكِّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا،  
فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصَيْبٍ،  
فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ  
خَبَرَهُمْ، وَمَا أُصِيبُوا، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ  
قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ حُدَّادٍ أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا  
بَشِيرًا مِنْهُ يُعْرِفُ، وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ  
عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ  
الظُّلَّةِ مِنَ النَّاسِ، فَمَحَمَّتُهُ مِنْ رَسُولِهِمْ، فَلَمْ

انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر تیار نہیں ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت ضعیب اور حضرت ابن دثنہ کو ساتھ لے گئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں لے جا کر فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ غزوہ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت ضعیب کو حارث بن عامر کے بیٹے نے خرید لیا کیونکہ انہوں نے حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا پس ضعیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے عبد اللہ بن عیاض نے خبر دی، کہ زینب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ ضعیب کو قتل کرنے کے لیے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ ناپاکی دور کرے۔ میں نے انہیں دے دیا۔ پھر میرے ایک بچے کو پکڑ لیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (ضعیب) کے پاس گئی تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرا ہاتھ میں ہے۔ میرے اوسان خطا ہو گئے تو ضعیب نے میرے چہرے سے دلی کی حالت جان لی فرمایا تم اس لیے خوفزدہ ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے ضعیب سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ ایک دن میں نے انہیں دیکھا کہ کھا رہے ہیں اور انگوروں کا گچھا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں اس وقت یہ پھل میسر نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ضعیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔ جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو ضعیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں پھر فرمایا، تم کہنے لگتے کہ موت سے ڈر کر ایسا کر رہا ہے ورنہ میں نماز کو طول دیتا۔ اے اللہ! انہیں چن چن کر مارنا۔ پھر حارث کے بیٹے



يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعَ مِنْ تَحِيٍّ شَيْئًا

نے انہیں قتل کر دیا۔ خبیث ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان قیدی مرد کے لیے جسے قتل کیا جائے، یہ اچھی رسم جاری فرمائی کہ پہلے دو گانہ پڑھ لے۔ ادھر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے دن مانگی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو سب کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفار قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند شخص بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی حصہ لے کر آئیں جس سے اس قتل پر مطمئن ہوں۔ یہ نفرت اس لیے تھی کہ انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک شخص کو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس بھڑوں کو مقرر فرما دیا۔ جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے لوگوں سے انہیں محفوظ رکھا اور وہ ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا کاٹنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

### قیدی کو رہا کرنا

اس کے متعلق حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیدی کو رہا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

### 171- بَابُ فَكَالِ الْأَسِيرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3046 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فُكُّوا الْعَانِي، يَعْنِي: الْأَسِيرَ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعَوِّدُوا الْمَرِيضَ"

3047 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا قرآن کریم کے سوا اور بھی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بذریعہ وحی ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا، میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرمائے ورنہ جو اس صحیفے میں ہے میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا: بیت کے بارے میں ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

### مشرکین کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت عنایت فرمائیے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے کچھ عنایت فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

رُحَيْمٌ. حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي مُخَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفَكَالُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

### 172- بَابُ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

3048 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ،

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ فَلَنُتْرِكَ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لَا تَدْعُونَ مِنْهَا ذَرَهُمَا.

3049 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ: خُذْ، فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ بدر کے قیدیوں میں سے تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۃ الطور تلاوت فرمائی۔

3050- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ جَاءَ فِي أَسَارِي بَدْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

### حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آگیا اور آپ کے صحابہ سے بات چیت کرنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کرو اور قتل کر ڈالو۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قتل کرنے والے کو دیا گیا۔

### 173- بَابُ الْحَرْبِ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

3051- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اظْلُبُوهُ، وَاقْتُلُوهُ، فَفَتَلَهُ، فَتَنَقَّلَهُ سَلْبَهُ

### ذمیوں کے لیے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا اس کے رسول ﷺ نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا جائے اور تو ان کے لیے لڑنے سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے مگر ان کی طاقت کے مطابق۔

### 174- بَابُ: يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرْقُونَ

3052- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَأَوْصِيَهُ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاعَتَهُمْ

### 175- بَابُ جَوَائِزِ الْوَفْدِ

### قاصد کو انعام دینا

3050- راجع الحديث: 765

3051- سنن ابوداؤد: 2653

3052- راجع الحديث: 1392

## 176- بَابُ: هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ

الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ؟

3053- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ،

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ  
الْحَبِيسِ وَمَا يَوْمَ الْحَبِيسِ؛ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضِبَ  
دَمْعُهُ الْخَضْبَاءَ، فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْحَبِيسِ، فَقَالَ:  
اِثْنُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا  
بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ  
تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُونِي، فَإِلَذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِنَّا  
تَدْعُونِي إِلَيْهِ، وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِغَلَاظِ  
أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِزُوا  
الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أَجِزُهُمْ، وَنَسِيتُ  
الثَّالِثَةَ، وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَأَلْتُ الْبُخَيْرَةَ  
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ: فَقَالَ مَكَّةُ،  
وَالْمَدِينَةُ، وَالْيَمَامَةُ، وَالْيَمَنُ، وَقَالَ يَعْقُوبُ  
وَالْعَرَجُ أَوَّلُ يَمَامَةٍ"

کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے  
اور ان کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
ہے کہ انہوں نے فرمایا، جمعرات کا دن اور جمعرات کا  
دن کیا ہے؟ پھر اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں سے  
سنگریز سے بھی بھیگ ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ جمعرات ہی  
کے دن رسول اللہ ﷺ کے مرض نے شدت پکڑی  
تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی لکھنے کی چیز لا کر  
دوتا کہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات لکھ دوں جن کی وجہ  
سے تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس  
بارے میں اختلاف ہو گیا حالانکہ خدمت اقدس میں  
اختلاف نہیں ہونا چاہیے تھا، پس لوگ کہنے لگے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے یہ ارادہ چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا مجھے میرے  
حال پر چھوڑ دو، کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس  
سے بہتر ہے جس کی طرف تم دعوت دیتے ہو اور اپنے  
وصال کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی۔  
(۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دینا۔ (۲)  
قاصدوں کو اسی طرح انعامات دیا کرنا جیسے میں دیا کرتا  
تھا۔ (۳) تیسری بات بھول گیا۔ حضرت مغیرہ بن  
عبدالرحمن سے جزیرہ عرب کے متعلق پوچھا گیا تو بتایا  
کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ یمامہ اور یمن۔ یعقوب کا قول  
ہے کہ عرب کی ابتداء یمامہ سے ہوتی ہے۔

## وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موٹے

## 177- بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ

3054 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ

ریشم کا ایک چوغہ بازار میں بکتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید فرمائیں اور جب عید کے روز اور جب آپ کی بارگاہ میں وفد آئیں تو اسے زیب تن فرمایا کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور بیشک انہیں وہ پہنتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں، کچھ روز بعد اللہ کے چاہنے سے نبی کریم ﷺ نے دیباچ کا ایک جتہ ان کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور بیشک ایسے کپڑے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لیے بھیجا، پس ارشاد فرمایا، اسے بیچ دو یا اپنی کسی اور حاجت میں صرف کرلو۔

### بچوں پر اسلام پیش کرنے کی کیفیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر کسی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے۔ حتیٰ کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کسی کو نہیں پہچانا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی پیٹھ بھی تھپتھپائی۔ پھر رسول

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةً اسْتَدْرَقَ تَبَاعُغَ فِي السُّوقِ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ الْحُلَّةَ، فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ بِهَذِهِ، فَقَالَ: تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ

### 178- بَابُ: كَيْفَ يُعْرَضُ

#### الإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

3055 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

هَشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ، عِنْدَ أَطْمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ، فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَيْءٍ حَتَّى



اللہ ﷻ نے اسے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کو دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ امتیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا۔ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ پھر نبی کریم نے فرمایا، میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں۔ وہ بتا۔ ابن صیاد نے جواب دیا وہ اللہ ﷻ ہے۔ نبی کریم نے فرمایا، دور ہٹ جاؤ، تم اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پاسکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے اچھائی نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد کو خبر نہ ہو۔ تاکہ آپ اس کی کوئی بات سن سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھ لے۔ ابن صیاد چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنائی دیتی تھی تو ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم کو دیکھ لیا۔ جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اس کی ماں نے ابن صیاد سے

ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيرًا، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخَانُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعُدَّوْا قَدْرَكَ، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ، فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ، فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

3056- قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَرْزَةَ كَعْبٌ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتَلِ ابْنُ صَيَّادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمَزَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَمَى صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ، فَتَارَ

کہا، اے صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے فرمایا: اگر یہ عورت اسے اسی حالت میں رہنے دیتی تو صورت حال سامنے آ جاتی۔

سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی جو اس کی شایان شان ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں کہی وہ یہ کہ جان لو کہ دجال کا نام ہوگا اور اللہ یک چشم نہیں ہے۔

یہود کو دعوت اسلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامتی پاؤ گے

مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے اس کی راویت کی ہے۔

حربی مسلمان ہو جائیں تو  
اپنے مال اور جائیداد کے  
مالک رہیں گے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حجة الوداع کے موقع پر بارگاہ نبوت میں عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کہاں قیام فرما

ابن صیاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لو ترکته بکین.

3057 - وَقَالَ سَالِمٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنذِرُكُمْ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُنذِرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أُنذِرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

179- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ: أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا قَالَ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

180- بَابُ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ، وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرْضُونَ، فَهِيَ لَهُمْ

3058 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ہمارے لیے عقیل نے کوئی مکان ہی نہ چھوڑا۔ پھر فرمایا ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس سبب سے تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قسم لی تھی کہ نہ ان کے ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

زید بن اسلم اپنے والد سے راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنئی کو ایک چراگاہ کا ناظم بناتے ہوئے فرمایا: اے ہنئی! مسلمانوں سے بڑی انکساری والا برتاؤ کرنا۔ مظلوم کی بدعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے، تھوڑے اونٹوں اور تھوڑی بکریوں والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے نہ دینا، کیونکہ اگر ان دونوں حضرات کے جانور ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے اہل و عیال کو میرے پاس لا کر فریاد کریں گے۔ اے امیر المؤمنین تیرا باپ نہ رہے۔ کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دوں گا؟ پس پانی اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور نوٹوں کے دینے سے آسان ہے اور خدا کی قسم! (اگر انہیں روکا گیا) تو وہ یہی خیال کریں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ شہر ان کے بیابانہ دور جاہلیت میں وہ ان کے لیے لڑے ہیں اور زمانہ اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے ہیں۔ قسم ہے اس وقت

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَذْهَبُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَذْزُولًا، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ نَذْهَبُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ، حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ، وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ، وَلَا يُؤْوُوهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ: الْوَادِي

3059 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيْئًا عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ: "يَا هُنَيْئُ اصْطُمِّ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَتْبِعِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ، وَأَدْخِلْ رَبَّ الضَّرِمَةِ، وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ، وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ، وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكَ مَا شِئْتُمَا يَزْجَعَا إِلَى نَحْلِ وَرَزْجٍ، وَإِنَّ رَبَّ الضَّرِمَةِ، وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ: إِنْ تَهْلِكَ مَا شِئْتُمَا، يَأْتِي بَيْنِيهِ"، فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: أَفْتَارَ كُفُّهُمُ أَتَالَا أَبَالِكَ، فَالْمَاءُ وَالْكَلَّا أَيْسَرُ عَلَى مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَإِيْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ أَلِيَّ قَدْ ظَلَمْتُمُوهُمْ، إِنَّهَا لِبِلَادُهُمْ فَقَاتِلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا الْمَالُ الَّذِي أَتَمَلُّ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا

کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میرے پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کے شہروں کی ایک بالشت کی جگہ کو بھی چراگاہ بنانا گوارا نہ کرتا۔

### امام کا مردم شماری کروانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ داخل اسلام ہو گئے ہیں۔ ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے نام لکھ لیے۔ پس ہم نے کہا کہ ہم تاحال خوفزدہ ہیں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو ہیں اور ہم خود کو دیکھتے ہیں کہ فتنے میں مبتلا ہیں اور حتیٰ کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھتا ہے تو ڈرتا ہے۔

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے انہیں تعداد میں پانچ سو پایا۔ ابو معاویہ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو تک تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

### اللہ تعالیٰ فاجر سے بھی

### دین کی مدد لیتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

### 181- بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسِ

3060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ، فَكُتِبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسُ مِائَةٍ رَجُلٍ، فَقُلْنَا: نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ، فَلَقَدْ رَأَيْنَا ابْنَيْنَا، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

3060 م- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.

3061 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا، وَأَمْرًا فِي حَاجَةٍ، قَالَ: ارْجِعْ، فَجِئْ مَعَ أَمْرٍ أَيْتُكَ.

### 182- بَابُ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ

### الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

3062 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

3060- صحیح مسلم: 375، سنن ابن ماجہ: 429

3061- راجع الحدیث: 3060

3062- انظر الحدیث: 6606، 4204، 4203، صحیح مسلم: 301



کہ ہم بارگاہ نبوت میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کے متعلق جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ جب قتال زور پر ہوا تو ان آدمی نے قتل و قتال میں آگے بڑھ کر کارکردگی دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہ نبوت میں عرض کی گئی کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، آج کافروں سے جان پھیلی پر رکھ کر لڑا لیکن مر چکا ہے نبی کریم نے فرمایا کہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان سے کچھ لوگوں کا شبہات میں پڑ جانے کا خدشہ تھا۔ اسی دوران کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں۔ بلکہ اسے شدید زخم آیا ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جب یہ صورت حال عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرانے کا حکم فرمایا کہ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ فاسق و فاجر شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدْعُو الْإِسْلَامَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الَّذِي قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَزْتَابَ، فَبَيَّنَّا لَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَضْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَا أَفْتَادِي بِالنَّاسِ: إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

183- بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ

إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

3063 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَلِيسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ،

جنگ میں دشمن کے شر سے بچنے کے

لیے بغیر بنائے امیر بننا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا مگر وہ شہید ہو گئے، پھر اسے جعفر بن ابوطالب نے سنبھالا تو انہیں بھی شہید کر دیا گیا پھر عبد اللہ بن رواحہ نے یہ جھنڈا



بلند کیا تو انہیں بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا، پھر یہ علم خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے راحت نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ میں اس پر فرحاں نہیں ہوں کیونکہ وہ ہمارے پاس تھے، حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ فرماتے وقت آپ کی چشمان مبارک سے آنسو جاری تھے۔

### افرادى مدد

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رغل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحيان کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے مدد طلب کی۔ پس نبی کریم نے مدد کی خاطر ستر انصار کو ان کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ہر ایک کو قاری کہا کرتے تھے، پس یہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب بزم معونہ پر پہنچے تو انہوں نے دھوکہ دیا اور ان سب کو شہید کر دیا۔ تو ایک ماہ تک قنوت میں رغل، ذکوان اور بنو لحيان کی ہلاکت کے لیے دعا کی گئی، قنادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک مدت تک قرآن میں ہم ان کے بارے میں پڑھتے رہے۔ کاش! ہماری طرف سے کوئی ہماری قوم کو یہ اطلاع پہنچا دے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے، پھر بعد میں اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔

دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان

ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ أَكْثَرُهُمْ عَشَدْنَا. وَقَالَ وَإِنْ عَيْنِيهِ لَتَنَدِرَ قَانِ

### 184- بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدِّ

3064- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِغْلٌ وَذُكْوَانٌ وَعَصِيَّةٌ وَبَنُو لَحِيَّانَ فَرَزَعُوا أَكْثَرَهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَعْبَدُوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَيِّبُهُمُ الْقُرَاءَ، يَخْطُبُونَ بِالْأَثَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَاثْلَقُوا بِهِمْ، حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ، غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَكُنْتُ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانٍ وَبَنِي لَحِيَّانَ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَكْثَرَهُمْ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلَّا يَبْلُغُوا عَنَّا قَوْمَنَا، يَا أَيُّهَا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ رَفَعَ ذَلِكَ بَعْدَ

### 185- بَابُ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ

## عَلَى عَزَصِهِمْ ثَلَاثًا

3065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابِعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## 186- بَابُ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيمَةَ

## فِي غَزْوَةٍ وَسَفَرَةٍ

وَقَالَ رَافِعٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا، فَعَدَلْ عَشْرَةً وَنِ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ

3066 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا، أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ

## 187- بَابُ إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ

## الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ

3067- قَالَ ابْنُ مُيَزٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَهَبَ

## کے میدان میں ٹھہرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور عبد الاعلیٰ نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابو طلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## جہاد یا سفر کے دوران مال غنیمت کی تقسیم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ وہاں ہمیں بکریاں اور اونٹ عنایت فرمائے گئے۔ آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مماثل قرار دیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا جہاں آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا۔

## مشرک مسلمانوں کا مال لوٹیں، پھر وہ

## مسلمانوں کے ہاتھ آجائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا ایک گھوڑا چلا گیا جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا پھر

3065- انظر الحديث: 3976، صحيح مسلم: 7153، سنن ابوداؤد: 2695، سنن ترمذی: 1551

3066- راجع الحديث: 1778

3067- انظر الحديث: 3068، 3069، سنن ابوداؤد: 2699، سنن ابن ماجه: 2847

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسلمانوں نے غلبہ پایا اور انہوں نے اسے ان سے چھین کر میری جانب واپس لوٹا دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کی بات ہے۔ نیز ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جا ملا تھا جب مسلمانوں نے رومیوں پر فتح پائی تو حضرت خالد بن ولید نے وہ غلام انہیں واپس لا کر دے دیا۔ یہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک کے بعد کا واقعہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جا ملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو واپس دے دیا، نیز ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو رومیوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غالب کیا تو وہ گھوڑا بھی انہوں نے حضرت عبداللہ کو لا کر دے دیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے جس دن مسلمانوں کی رومیوں سے سامنا ہوا تھا اور جس دن حضرت خالد بن ولید امیر لشکر تھے۔ جن کو حضرت ابو بکر صدیق نے مقرر فرمایا تھا، تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا، جب دشمن کو شکست ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لا کر دے دیا۔

فارسی یا غیر عربی کوئی

زبان بولنا

چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا

فَرَسٌ لَهُ، فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبْقَى عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبْقَى فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَرَدَّ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ، فَرَدَّوهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَارَ مُشْتَقٌّ مِنَ الْعَيْرِ، وَهُوَ جَارٌ وَحِشٌ أَيْ هَرَبٌ

3069- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ، وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ

188- بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ

بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاخْتَلَفُ الْأَلْسِنَتِكُمْ وَالْأَوَايِكُمْ) (الروم: 22)، (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

3068- راجع الحديث: 3067

3069- راجع الحديث: 3067

رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ (ابراہیم: 4)

اختلاف (پ ۲۱، اردم ۲۲) اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا (پ ۱۳، ابراہیم: ۴)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خدمت اقدس میں عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے ایک چھوٹا سا بکر اذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا یسویا ہے۔ پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں، نبی کریم ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق کھودنے والو! جابر نے تمہاری دعوت کا اہتمام کیا ہے۔ یہ تمہارے لیے کیسی راحت کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنہ، سنہ۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک کا قول ہے کہ جبشی زبان میں کسے یعنی اچھی کو سنہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا۔ اس پر نبی کریم نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا: لباس پرنا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک کا قول ہے کہ ان کی درازی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال

3070 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَمَمْنَا بِهَيْمَةَ لَنَا، وَطَحْنُكَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَتَفَرَّ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَخَسَّ هَلَا بِكُمْ

3071 - حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَصْفَرٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَهُ سَنَهُ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتِمِ النَّبُوءَةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِلِي وَأَخْلِفِي ثُمَّ أَبِلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبِلِي وَأَخْلِفِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ

3072 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ

3070 - صحيح مسلم: 5283

3071 - انظر الحديث: 5993, 5845, 5823, 3874 سنن ابوداؤد: 4024

3072 - انظر الحديث: 1485، راجع الحديث: 1491, 1485

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فارسی میں فرمایا، کُحْ (یعنی ٹھوٹھو) کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

### مال غنیمت میں خیانت کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا (پ ۴، آل عمران ۱۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کہ میاں ہی ہو، یا گھوڑا سوار ہو کہ ہنہارہا ہو، اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کہ بلبلارہا ہو، اور اس وقت کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں، آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جواڑ رہے ہوں اور وہ کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے، تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار نہیں۔ میں نے خدا کا حکم

تَمَرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ: كُحْ كُحْ، أَمَا تَعْرِفُ أَكُلَاكَ أَكُلَ الصَّدَقَةِ

### 189- بَابُ الْغُلُولِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ) (آل عمران: 161)

3073- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَهُ أَمْرُهُ، قَالَ: "لَا أَلْفَيْنِ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثَغَاءٌ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِنِي، فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ، أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ" وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنْ أَبِي حَيَّانَ: فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ



تمہیں پہنچا دیا تھا۔ ایوب کا قول ہے کہ قرآن لے  
تختہ ابوسفیان کی روایت میں ہے۔

### مال غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی  
کریم ﷺ سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے  
ایسے شخص کا مال جلایا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ کرکہ نامی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامان  
کی حفاظت پر مامور تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ لوگ اس  
کا سب تلاش کرنے لگے۔ تو اس کے سامان میں ایک  
عباپائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔  
امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے  
مطابق کرکہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ  
صحیح ہے۔

### مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں  
تھے۔ پس لوگوں کو بھوک لگی تو کچھ اونٹ اور بکریاں اور  
ان کے ہاتھ لگ گئیں اور نبی کریم ﷺ لوگوں سے پیچھے  
تھے۔ تو انہوں نے پکانے میں جلدی کی اور ہانڈیاں  
چڑھا دیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں اوندھا  
دی جائیں۔ لہذا فوراً حکم کی تعمیل کی گئی پھر آپ نے مال  
غنیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر

### 190- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ

وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ، وَهَذَا  
أَصَحُّ

3074 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَزْكَرَةُ، فَمَاتَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ فِي  
النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ  
غُلِّهَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ ابْنُ سَلَامٍ:  
كَزْكَرَةُ يَغْنَى بِفَتْحِ الْكَافِ: وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا "

### 191- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَنْجِ

### الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ

3075 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ  
رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ  
جُوعٌ وَأَصْبَحْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرِيَاتِ النَّاسِ، فَعَجَلُوا  
فَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ، فَأُكْفِفَتْ، ثُمَّ  
قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرَةَ مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَتَدَا مِنْهَا

قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تھک ہار کر رہ گئے ایک شخص نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ میرے جد امجد نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ ہم امید رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم پھانسی کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز خون بہارے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا تو، اس میں سے کھاؤ، ماسوائے دانت اور ناخن کے۔ میں ان کا سبب بتا دیتا ہوں تو سنو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن سے درندے پھاڑتے ہیں۔

### فتح کی بشاوت دینا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذوالخلصہ کے متعلق میرے دل کو راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو ختم آباد تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیزرسو سواروں کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہونے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے، اے اللہ! اسے جمادے اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا

بَعِيدٌ، وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوا فَاعْتَابَهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ: هَذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدٌ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ، فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا. فَقَالَ جَدِّي: إِذَا تَرَجَّوْا، أَوْ تَخَافُ أَنْ تَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدَى، أَفَتَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: "مَا أَنْهَرَ النَّمَّ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ"

### 192- بَابُ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

3076 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ، وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَفَعُمُ، يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ، فَاَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا، فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهَا، فَكَسَرَهَا

دے۔ پھر میں اس کی جانب روانہ ہو گیا اور اُسے ٹور پھوڑ کر جلادیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک شخص کو بارگاہ رسالت میں بھیج دیا۔ حضرت جریر کے قاصد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش والا اونٹ۔ پس آپ نے بنو حشم کے سوراووں کے حق میں پانچ دفعہ برکت کی دعا کی۔ مسد کا قول ہے کہ وہ گھر بنو حشم کا بت خانہ تھا۔

بشارت دینے والے کو انعام دینا

حضرت کعب بن مالک نے قبولیتِ توبہ کی خوشخبری دینے والے کو دو کپڑے دیے۔

فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا جائے، پس فوراً نکلو۔

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ مجالد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے لیتا ہوں۔

وَحَرَّ قَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُمَا كَأَنَّهَا بَحْلٌ أُجْرَبُ، فَبَارَكْتَ عَلَى حَيْلِ أَمْحَسَ وَرَجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ، قَالَ مُسَدُّ: بَيِّتُ فِي خَشَعَمَ

193- بَابُ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ

وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ

194- بَابُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

3077- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

3078 و 3079- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى،

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ الثَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعُ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلَكِنْ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

3080 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرُو: وَابْنُ جُرْمُج: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِبَيْدِرٍ - فَقَالَتْ لَنَا: انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

195- بَابُ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ، وَتَجَرَّيْدِهِنَّ

3081 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَكَانَ عُمَرَايَا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ: وَكَانَ عَلَوِيًّا - إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَزَأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ، فَقَالَ: اتُّوْا رَوْضَةَ كَذَا، وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً، أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا، فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ: فَقُلْنَا: الْكِتَابُ، قَالَتْ: لَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ أَوْ لَا جَرِّ ذَلِكَ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْرَتِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى حَاطِبٍ، فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ، وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا أَرَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3080- انظر الحديث: 4312, 3900

3081- راجع الحديث: 3983

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، جو کوہ بیدر پر مزدلفہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انھوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اس وقت ختم ہوگئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ہاتھوں مکہ فتح فرمایا۔

جوڑی اور نا فرمان  
مسلمان عورت کو  
برہنہ دیکھنے پر  
مجبور ہو جائے

ابو عبد الرحمن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے، ابن عطیہ سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے۔ کہ میں جانتا ہوں کس چیز نے تمہارے صاحب کو خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضہ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا اس باغ میں جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی، جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس سے خط مانگا۔ اس نے انکار کر دیا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہیں بے لباس کرنے میں بھی تامل نہیں کریں گے۔ اس نے اپنے جوڑے سے وہ خط نکال دیا۔ پھر حاطب کو بلایا گیا تو انہوں نے عرض کی۔ میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے، میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں زیادتی ہی ہوئی ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ

وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: دَعَيْتُ أَصْرَبَ عَنْقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ تَأَفَّقَ، فَقَالَ: "مَا يُنْدِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَعَكَ عَلَى أَهْلِ بَنْدٍ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ"، فَهَذَا الَّذِي جَزَّاهُ

کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے جان و مال کی حفاظت فرماتا ہے جبکہ میرا وہاں کوئی بھی نہیں ہے میں نے چاہا کہ ان پر احسان کر دوں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی۔ حضرت عمر نے عرض کی، مجھے اجازت عطا دیجیے کہ اس کی گردن مار دوں، کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات خوب جانتا ہے، تو اسی نے ان سے فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔ پس اسی بشارت نے اسے دلیر کر دیا ہے۔

### غازیوں کا استقبال کرنا

ابن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ ابن زبیر نے ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا تھا اور اس وقت میں، اور تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! پس آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر عینۃ الوداع تک گئے تھے۔

جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا کہے  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

### 196- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْغَزَاةِ

3082 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ لَا بَنِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَتَدْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَاكَ

3083 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبْيَانِ إِلَى لَيْلِيَةِ الْوَدَاعِ

### 197- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ؟

3084 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

3082- صحیح مسلم: 6216، 6217

3083- انظر الحديث: 4426، 4427 سنن ابوداؤد: 2779، سنن ترمذی: 1718

3084- راجع الحديث: 1797



مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جہاد سے واپس آتے تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور فرماتے ہم انشاء اللہ اس حال میں آئے ہیں کہ توبہ کرنیوالے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو شکست دے کر بکھیر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسکان سے واپس لوٹتے وقت ہم نبی کریم ﷺ کے معیت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ بنت حنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور سب زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت ابو طلحہ اپنی سواری سے کود کر لپکے اور عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا، تم عورت کی خبر لو۔ میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے قریب گیا۔ کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو ٹھیک کر دیا۔ تو آپ دونوں سوار ہو گئے اور ہم نے آپ ﷺ کو اپنے درمیان میں لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہو گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور نبی کریم کے ساتھ

جَوْرِيَّةٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: أَيُّبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَوَحَّدَهُ

3085 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أُرْدَفَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ، فَضَرَّعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، قَالَ: عَلَيْكَ الْمَرْأَةُ، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهَا عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهَا مَرْكَبُهَا، فَزَكَيْتَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: أَيُّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

3086 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ

3085- راجع الحديث: 371

3086- راجع الحديث: 371

آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر بیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور نبی کریم اپنی زوجہ کے ساتھ زمین پر تشریف لے آئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابوطلمہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی۔ یا نبی اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں لیکن تمہیں عورت حضرت صفیہ کی خبر لینا ضروری ہے پس حضرت ابوطلمہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہ کی طرف بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر انھوں نے آپ کی سواری کے بند وغیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سوار ہو گئے، حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے، تو نبی کریم نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہو گئے۔

سفر سے واپسی پر

نماز پڑھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آ پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا: مسجد میں جاؤ، اور دو رکعت نماز پڑھو۔

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُزِدْفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ قَالَ: - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ، فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ، فَشَدَّ لَهَا عَلَى رَاحِلَتَيْهَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ - أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

198- بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

3087 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَلْقَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس لوٹتے اور دوپہر سے پہلے کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے، دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔

سفر سے واپسی پر لوگوں کو کھانا کھانا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر اس مسافر کو کھانا کھلاتے جسے رات پڑ گئی ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو آپ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی۔

معاذ عن شعبہ عن محارب کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم کا خریدا اور جب صرار کے مقام پر قدم رنجہ ہوئے تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور اونٹ کی قیمت آپ نے مجھے تول کر عنایت فرمائی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں ایک سفر میں واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ صرار مضافات مدینہ منورہ سے ایک گاؤں ہے۔

3088- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَوْهٍ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، طَعَنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

199- بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ  
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغْشَاهُ

3089- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، تَحَرَّ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً

3089م- زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِثْلِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا أَوْ قَيْتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، فَلَمَّا قَدِمَ صَرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ، فَلَذِخَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ، فَأَصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ

3090- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، "صَرَارٌ: مَوْضِعٌ تَاجِيَةٌ بِالْمَدِينَةِ"

3088- راجع الحديث: 2757، صحيح مسلم: 1656، سنن ابو داؤد: 2773، سنن نسائي: 730

3089م- راجع الحديث: 443، سنن ابو داؤد: 3747

بسم الله الرحمن الرحيم

## 57- کِتَابُ فَرَضِ

## الْخُمْسِ

## 1- بَابُ فَرَضِ الْخُمْسِ

3091 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ  
الْحُسَيْنِ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ  
نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ، فَلَمَّا  
أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوًّاغًا مِنْ بَنِي  
قَيْنُقَاعَ أَنْ يَزُوجَ لِي مَعِيَ، فَتَأْتِي بِأَذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ  
أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عُرْسِي،  
فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ،  
وَالْغَرَائِرِ، وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَاتِي مُنَاخَتَانِ إِلَى  
جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، رَجَعْتُ حِينَ  
جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَاتِي قَدْ اجْتَبَتْ  
أَسِنَّتَهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ  
أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ  
الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا، فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَقَالُوا:  
فَعَلَ حُمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ  
فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ  
حَارِثَةَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## خمس کی

## فرضیت

## خمس کی فرضیت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے مروی  
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے  
حصے میں بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی آئی تھی اور  
خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم ﷺ نے  
عنایت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی  
شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شپ  
زفاف کا قصد کیا تو میں نے بنو قینقاع کے ایک سنا کو  
تیار کر لیا کہ میرے ساتھ چلے تاکہ اذخر لے آئیں۔  
میرا ارادہ تھا کہ اسے فروخت کر کے میں اپنی شادی  
کے ولیمہ کا انتظام کروں۔ اسی دوران جبکہ میں سامان  
یعنی کجاوہ، گھاس باندھنے کا جال اور رسی وغیرہ فراہم کرتا  
رہا تھا تو میری مذکورہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کی  
کوٹھڑی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں جب میں حاصل شدہ  
سامان پہنچا کرواپس لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں  
اونٹیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے ہیں۔ ان کے کوہے  
توڑ دیے گئے ہیں اور ان کی کلچیاں نکال لی گئیں ہیں  
جب میں نے ان دونوں کا یہ حال دیکھا تو  
اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہ رکھ سکا میں نے پوچھا کہ یہ  
کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمۃ بن عبدالمطلب  
نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ شراب پی  
رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا گیا اور بارگاہ رسالت میں



وَجْهِ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةٌ عَلَى نَاقَتِي، فَأَجَبْتُ أَسْلَمْتُهُمَا، وَبَقَرٌ خَوَاصِرُهُمَا، وَهَاهُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبْتُ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ، فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَالتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُمْ، فَإِذَا هُمُ شَرِبُوا، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةٌ قَدْ قُمِلَ، فُحْمَزَةُ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدُ لِأَيٍّ؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قُمِلَ، فَتَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقَبَيْهِ الْقَهْقَرَى، وَخَرَجْنَا مَعَهُ

حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ حاضر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے جان لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیے، کو لہے توڑ دیئے اور وہ ایک گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ رسول اللہ نے اپنی چادر منگوا کر اوپر لی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے حتیٰ کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے، گھر میں اندر جانے کی اجازت مانگی گئی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی، دیکھا تو شراب کا دور چل رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت فرمائی، مگر حضرت حمزہ اس وقت نشہ کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ ﷺ کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرہ انور کو دیکھ کر حضرت حمزہ کہنے لگے، کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس چلے آئے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو

3092 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ - عَلَيْهَا السَّلَامُ - ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3092 - انظر الحديث: 6725, 4240, 4035, 3711

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



رسول اللہ ﷺ نے اس مال سے چھوڑا۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور مال فی عنایت فرمایا تھا۔

وَسَلَّمَ. سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَفْصِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو جوش آیا اور پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ اور اپنی وفات تک خلیفہ اول سے خاموشی اختیار رکھی۔ یہ رسول اللہ کے وصال کے بعد چھ ماہ حیات رہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابو بکر سے اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر وفدک میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا میں اس میں سے کسی بات کو چھوڑنے کا مختار نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات چھوڑی تو حق سے بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کے سپرد کر دیا تھا لیکن مال خیبر اور وفدک کو روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں یہ ان اخراجات کے لئے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور نائبین کو پیش آئیں گے پس یہ حاکم وقت کی تحویل میں رہیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں آج کی تاریخ تک اسی طرح چلتے

3093- فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَوَرَّثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، وَفَدَكٍ، وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، وَأَمَّا خَيْبَرُ، وَفَدَكُ، فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ، وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتَا لِحَقْوِقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَتَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اعْتَزَّاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرْوَتِهِ، فَأَصْبَتْهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَزَّانِي

آئے ہیں۔

مالک ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر فاروق کا قاصد آیا کہ امیر المومنین بلا تے ہیں، میں اس کے ساتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر اس وقت کھجور کی بنی ہوئی چار پائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھایا ہوا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیہ سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی، میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا، فرمایا، اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے بعض لوگ آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم وہ مال لے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کی، اے امیر المومنین میرے سوا کسی اور کو حکم فرمائیں تو بہتر ہے۔ فرمایا: تم ہی لے جاؤ۔ اسی دوران کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ یرفا دربان نے آکر عرض کی: کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن ابن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملاقات کے خواہشمند ہیں۔ فرمایا ہاں لے آؤ، دربان نے انہیں بتا دیا، پس وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ابھی یرفا تھوڑی دیر بیٹھا تھا کہ آکر عرض کی۔ کیا حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا، ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ دونوں آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے۔ ان دونوں حضرات کا اس مال کے بارے میں نزاع تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو نبی نصیر کی دولت سے عطا فرمایا تھا۔ اس

3094 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ،

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّاقِ، وَكَانَ مُحْتَدُّ بْنُ جُبَيْرٍ، - ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، فَقَالَ مَالِكُ - بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِ حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ، إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي، فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالٍ سَرِيرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مُتَّكِئٌ عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِ، إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضِخٍ، فَأَقْبِضْهُ فَأَقْسِمُ بِهِ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ أَمَرْتُ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: أَقْبِضْهُ أَتَيْهَا الْمَرْءُ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَنَاكَ حَاجِبُهُ يَزِفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، ثُمَّ جَلَسَ يَزِفَا يَسِيرًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَدَخَلَا، فَسَلَّمَا فَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَقْبِضْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهَذَا يُخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْبِضْ بَيْنَهُمَا، وَأَرِخْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ، قَالَ عُمَرُ: تَيِّدْكُمْ

أَشْهَدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي يَأْذُرُهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ  
وَالْأَرْضُ. هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُورَثُ مَا تَرَكَتُمْ صَدَقَةً  
يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ؛  
قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ: ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ  
وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُكُمْ بِاللّٰهِ، أَتَعْلَمَانِ أَنَّ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؛  
قَالَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ  
هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَقْرِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرُهُ.  
ثُمَّ قَرَأَ: (وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ)  
(الحشر: 6) - إِلَى قَوْلِهِ - (قَدِيرٌ) (الحشر: 6)،  
فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ مَا اخْتَارَهَا حُوكُمَكُمْ، وَلَا اسْتَأْثَرَ  
بِهَا عَلَيْكُمْ، قَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ، حَتَّى  
بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنِيهِمْ مِنْ  
هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ، فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِ  
اللّٰهِ، فَعَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِذَلِكَ حَيَاتِهِ، أَشْهَدُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟  
قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، أَشْهَدُكُمْ  
بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَ عُمَرُ: ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ  
نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا  
وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضْتُهَا  
أَبُو بَكْرٍ، فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ: إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ  
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ، فَكُنْتُ أَنَا  
وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي، أَعْمَلُ

پر حضرت عثمان کے ساتھیوں اور ان کے ساتھیوں نے  
کہا، اے امیر المؤمنین! ان کا فیصلہ فرما دیجئے اور دونوں  
کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے  
فرمایا، ٹھہریئے میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس  
کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا وارث کوئی نہیں۔  
بلکہ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول  
اللہ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے۔ حضرت  
عثمان کے ساتھیوں نے کہا۔ واقعی یہی فرمایا ہے۔  
حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس  
کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا، میں آپ دونوں کو اللہ  
کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات کو معلوم ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے؟ دونوں  
حضرات نے جواب دیا واقعی انہوں نے یہ فرمایا ہے۔  
حضرت عمر نے فرمایا، اب میں آپ کے ساتھ اس نزاع  
میں بات کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فے کے مال کو  
خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس  
میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے (سورہ  
الحشر، آیت: ۶) پوری تلاوت فرمائی پس یہ (مال فے)  
خاص رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم،  
انہوں نے تمہیں محروم بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح  
دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا، وہ تمہارے  
درمیان تقسیم فرماتے رہتے تھے، حتیٰ کہ اس میں سے یہی  
مال باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس سے اپنے  
اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ رکھ لیتے، پھر باقی کو لے  
کر صدقے کی مال کی طرح راہ خدا میں صرف فرما  
دیتے۔ رسول خدا کا آخر تک یہی معمول رہا، میں آپ کو  
اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا یہ آپ کو معلوم ہے؟ لوگوں نے

فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ: إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَنِي تَكَلِّمَانِي، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ، تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَجَاءَنِي هَذَا - يُرِيدُ عَلِيًّا - يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، فَلَمَّا بَدَأَ لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، قُلْتُ: إِنَّ شَيْئًا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، عَلَى أَنَّ عَلِيَّكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ: لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِمَّا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَمِمَّا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَتَلْتَمِسانِ مِنِّي قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا

اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ دونوں کو یہ بات معلوم ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا اور حضرت ابو بکر نے اسے اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول خدا خرچ فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں یقیناً سچے تھے اور نیکو کار، راہ ہدایت پر چلنے والے اور حق و انصاف پر کار بند تھے، پھر حضرت ابو بکر کا وصال ہو گیا تو حضرت ابو بکر کا جانشین میں ہوں، دو سال سے میں نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے اور اسے اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے اور پھر جس طرح حضرت ابو بکر نے خرچ فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں سچا نیکو کار، ہدایت پر اور حق کا تابع ہوں۔ پھر آپ میرے پاس آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ دونوں حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ہے۔ یعنی اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور اسی لیے میرے پاس آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے خسر کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں تو میں آپ حضرات کے سامنے بیان کر چکا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ پھر جب مجھے مناسب نظر آیا تو میں نے اسے آپ کی تحویل میں دے دیا لیکن اس شرط پر کہ اللہ کے عہد و پیمان کو پیش نظر رکھیں گے اور اس کی آمدنی کو اسی طرح خرچ کرو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے



خرچ فرمائی اور جس طرح حضرت ابو بکر نے صرف کی اور جس طرح آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے میں خرچ کرتا رہا۔ آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجیے۔ ہم ایسا ہی کریں گے تو میں نے وہ آپ کی تحویل میں دے دیا۔ پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسی شرط پر آپ کے سپرد کیا تھا جماعت نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس دونوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر آپ کے سپرد کیا تھا؟ دونوں نے جواب دیا، ہاں، فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس سے ہٹ کر فیصلہ کیوں چاہتے ہو؟ اس خدا کی قسم، جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، میں اس کے متعلق اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجیے میں اس کی نگرانی کے لیے تنہا کافی ہوں۔

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کے وفد نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے میں رہتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار ان مضر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس کی ہم اپنے قبیلے کے باقی لوگوں کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا

2 - بَابُ: أَدَاءِ الْخُمْسِ مِنَ الدِّينِ

3095 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ،

عَنْ أَبِي جَحْزَةَ الضُّبَيْعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا هَذَا الْحَقُّ مِنْ رَبِيعَةَ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُظَرٌّ، فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمَرَّتَا بِأَمْرِ يَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: "أَمْرُكُمْ يَأْزِجُ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، - وَعَقْدُ بَيْدِهِ - وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ،



ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مالی غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تو بے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، ٹھلیا اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنہیں میں نے ایک برنی میں ڈال رکھا تھا۔ ایک عرصہ تک اس میں سے کھاتی رہی تھی، لیکن ایک دن انہیں ناپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

حضرت عمر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہتھیاروں اور سفید خچر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ کیا ہوا تھا۔

وَصِيَامَ رَمَضَانَ، وَأَنْ تَتُوكُوا لِلَّهِ حُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْتَهَاكُمْ: عَنِ الدِّمَاءِ، وَالنَّكِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمَرْقَةِ

3- بَابُ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ

3096- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَثُونَةِ عَامِلِي، فَهُوَ صَدَقَةٌ

3097- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو كَيْدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَقِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْلُهُ فَقَبِي

3098- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ،

3096- راجع الحديث: 2776

3097- انظر الحديث: 6451 'صحیح مسلم: 7377' سنن ابن ماجہ: 3345

3098- راجع الحديث: 2739

وَأَرْضَاتُهَا صَدَقَةٌ

4 - بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا

نَسَبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ)

(الأحزاب: 33) وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ

يُؤْذَنَ لَكُمْ (الأحزاب: 53)

ازواج مطہرات کے مکانات کی

جگہ اور وہ ان کی جانب ہی

منسوب ہوتے تھے

اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ

کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (پ ۲۲،

الأحزاب: ۳۳) نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک

اذن نہ پاؤ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۳)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی

کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا

مرض میں اضافہ ہوا تو مرض کی حالت میں میرے گھر

میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات

سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت

دے دی۔

3099 - حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: لَنَا

ثَقَلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَأْذَنَ

أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ

3100 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ،

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا: تُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

بَيْتِي، وَفِي تَوْبَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللَّهُ

بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، " قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بِسِوَاكِ فَضَعَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْهُ، فَأَخَذَتْهُ فَمَضَعَتْهُ، ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ

3101 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ:

3099- راجع الحديث: 198

3100- راجع الحديث: 890

3101- راجع الحديث: 2035

ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ دروازہ مسجد کے قریب جا پہنچے اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا کاشانہ تھا۔ پس آپ کے پاس سے دو شخص انصار میں سے گزرے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے جانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، ذرا ٹھہرو، یہ میری زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان دونوں نے عرض کی، سبحان اللہ، یا رسول اللہ ﷺ اور وہ اس بات پر بڑے ہی شرمسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ رفع حاجت فرما رہے ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیٹ اور شام کی طرف رخ فرمایا ہوا تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اور

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَفَّذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسَالِكُمَا، قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

3102 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

3103 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،

دھوپ ابھی ان کے حجرے سے باہر نکلی نہیں تھی۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حَجَرِهَا

3104- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكِ عَائِشَةَ، فَقَالَ: هُنَا الْفِتْنَةُ - ثَلَاثًا - مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ادھر کی طرف فتنہ ہے۔ تین دفعہ یہ بات دہرائی۔ ادھر نجد وغیرہ سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

3105- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَاهُ فَلَاكًا - لِعِمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ - الرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاشانہ پر کسی شخص کی آواز سنی گئی جو اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ یہ کون ہے جو آپ کے کاشانہ میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حفصہ کے رضاعی چچا ہیں۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

5 - بَابُ مَا ذَكَرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَصَاهُ، وَسَيْفِهِ وَقَدْحِهِ، وَخَاتَمِهِ، وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ هِيَ أَلَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعْرِهِ.

نبی کریم ﷺ کے تبرکات: یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگٹھی، جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا، اور آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور

وَنَعْلِهِ، وَأَنِيتِهِمَا يَتَبَرَّكَ  
أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ  
بَعْدَ وَفَاتِهِ

3106 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ نَقُشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ

3107 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ ظَهْمَانَ، قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ نَعْلَيْنِ جَزْدَاوَيْنِ لَهُمَا قَبَالَانِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بَعْدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3108 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: "أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَقَالَتْ: فِي هَذَا نُزْعُ رُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"، وَزَادَ سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ: إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي يَدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَةُ

برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف روانہ فرمایا اور ایک مکتوب لکھا جس پر مہر لگا دی، جس پر تین سطریں کندہ تھیں، پہلی سطر لفظ محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

عیسیٰ بن ظہمان سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو جوتے دکھائے، جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے، ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یمن کی بنی ہوئی موٹی ازار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبدہ کہا جاتا ہے۔

3106 - راجع الحديث: 1448، سنن ترمذی: 1747، 1748

3107 - انظر الحديث: 5857، 5858

3108 - انظر الحديث: 5818، صحيح مسلم: 5409، 5411، سنن ترمذی: 2733، سنن ابن ماجه: 3551

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



3109- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قَدَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ، فَأَتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِطْطَةٍ قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ الْقَدَاحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ

3110- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَزْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَعْبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ الدَّوْلِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ الْيَسُورُ بْنُ مَعْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا، فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَإِيْمُ اللَّهِ لَئِنْ أُعْطِيتَنِيهِ، لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى قَاطِئَةٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَسَبَّحَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ، فَقَالَ: إِنَّ قَاطِئَةَ مِنِّي، وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرَاءَ لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي، فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أَحَرَّمُ حَلَالًا، وَلَا أَجِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراڑ والی جگہ پر چاندی کا پترا لگوا دیا تھا۔ عاصم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ واپس پہنچے تو حضرت مسور بن مخزوم نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے کوئی ضرورت ہو تو حکم فرمائیے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرما دیں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قوم آپ سے زبردستی چھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرما دیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے کبھی لے نہیں سکے گا۔ بیشک جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی سے منگنی کی، تو رسول اللہ ﷺ سن کر منبر پر رونق افروز ہوئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دنوں میں بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس کا دین کسی فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے فرزند سبتی کا ذکر فرمایا، پھر ان کی رشتہ داری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے نبھایا اور جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ اگرچہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی

وَبُنْتُ عَدُوًّا لِلَّهِ أَبَدًا

کا عدو اللہ (ابو جہل) کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں گی۔

امام محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس دن تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فرمایا تھا۔ پس اپنے گورنروں کو حکم فرمائیے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتاب لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے جواب دیا، اس کی حاجت نہیں ہے میں اسے لے کر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سارا ماجرا سنا دیا، آپ نے فرمایا جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔

دوسری روایت میں امام محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ، کیونکہ اس میں صدقہ کے بارے میں نبی کریم کے احکامات ہیں۔

اس کی دلیل کہ خمس

نبی کریم ﷺ

اور مساکین کے لیے ہے

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل صفہ اور بیواؤں پر ایثار فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوند ہننے اور چکی پینے کی تکلیف

3111 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَا كِرًا عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكُّوا سَعَاةَ عُمَانٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: "اذهَبْ إِلَى عُمَانٍ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" فَمَرَّ سَعَاتُكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا، فَأَتَيْتُهَا بِهَا، فَقَالَ: أَغْنَيْهَا عَنَّا، فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ضَعُهَا حَيْثُ أَخَذَهَا

3112 - قَالَ الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ، عَنْ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، قَالَ: أُرْسِلَنِي أَبِي، أَخَذَ هَذَا الْكِتَابَ، فَأَذْهَبَ بِهِ إِلَى عُمَانٍ، فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ

6- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ

لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ

وَأَيْضًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَ

الْصُّفَّةَ وَالْأَرَامِلَ، حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ، وَشَكَتْ إِلَيْهِ الظُّعْنُ وَالرَّحَى: أَنْ يُخْذِمَهَا مِنَ الشَّيْءِ

فَوَكَّلَهَا إِلَى اللَّهِ

عرض کرتے ہوئے خادمہ کا سوال کیا تو اُن کی حاجت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی، پس انہیں خبر ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں تو یہ خادمہ کا سوال کرنے کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں لیکن نبی کریم موجود نہ تھے تو یہ حضرت عائشہ سے ذکر کر آئیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے وہ بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے غریب خانہ میں تشریف لائے اور خوابگاہ تک آپہنچے۔ ہم آپ کی تعظیم میں کو کھڑے ہونے لگے تو فرمایا: اپنی اپنی جگہ رہو حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا، جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔ یہ تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔

خمس کا اللہ کے لیے  
ہونا بھی رسول کے لیے  
ہونا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ (کے لئے ہے) (پ۱۰، الانفال ۴۱) یعنی رسول کے لیے جو اسے تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میں تقسیم کرنے والا، خازن ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔

3113 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَدَّرِ، أَنُحْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنُحْبَرَنَا الْحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مَا تَطْعَنُ، فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِسَبِيٍّ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تُوَافِقْهُ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ، فَأَتَاكَ، وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْتَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَا

7- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ)  
(الأنفال: 41)

يَعْنِي: لِلرَّسُولِ قِسْمَ ذَلِكَ " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکے کی ولادت ہوئی۔ تو ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ انصاری نے بتایا: میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ سید عالم نے فرمایا، میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تم میں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ: مجھے اللہ تعالیٰ نے تم میں اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے: حضرت جابر کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ: کہ ان کا ارادہ ہوا کہ بچے کا نام قاسم رکھ لیں تو نبی کریم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک شخص کے گھر لڑکے کی ولادت ہوئی تو اس کا نام قاسم رکھا گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابو القاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور اس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابو القاسم کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا ہے میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر

3114- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، وَقَتَادَةَ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، - قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ: إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ، وَلِدَ لَهُ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، - قَالَ: سَمُّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكُنُّوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِثْمًا جَعَلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، وَقَالَ حُصَيْنٌ: بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ، قَالَ: عَمْرُو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، عَنْ جَابِرٍ، أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكُنُّوا بِكُنْيَتِي

3115- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: وَلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ غُلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا تُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَ لِي غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا تُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكُنُّوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ



کنیت نہ رکھو، کیونکہ قاسم صرف میں ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اور عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ذاتی طور پر نہ تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں۔ بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں۔ جہاں جو چیز رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں تو قیامت کے دن وہ دوزخ میں جائیں گے۔

نبی کریم کا فرمان ہے کہ: غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے اور اس لئے کہ ایمان والوں کے لئے نشانی

3116 - حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ الْمُعْطَى وَأَنَا الْقَاسِمُ، وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ

3117 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِدَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَضْعُ حَيْثُ أَمَرْتُ

3118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْتُ لَكُمْ الْغَنَائِمَ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا، فَعَجَلَ لَكُمْ هَذِهِ) (الفتح: 20) وَهِيَ لِلْعَامَةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ہو اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے (پ ۲۶، الف ۲۰) نبی کریم نے بیان فرمایا کہ یہ سب کے لیے ہے۔

حضرت عامر بن عروہ باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائیگا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرو گے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائیگا تو اس کے بعد کسریٰ کوئی نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا گیا ہے۔

3119 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَالِدٌ،

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْحَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْحَيْزُ الْأَجْرُ، وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

3120 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

3121 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، سَمِعَ جَرِيرًا، عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

3122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا

هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُجِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ

3119- راجع الحديث: 285

3120- راجع الحديث: 3027

3121- انظر الحديث: 6629، 3619، صحيح مسلم: 7259

3122- راجع الحديث: 335

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جہاد کرتا ہو۔ اسے اللہ کی راہ میں نکالا ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس کی رہائش گاہ پر واپس لوٹا دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی نے جہاد کا قصد کیا تو اپنی قوم سے فرمایا: میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور وہ مجامعت کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور انتظار میں ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے قریب پہنچے۔ تو انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا، تو بھی خدا کا محکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے روک دے۔ وہ روک دیا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمادی۔ پس مال غنیمت جمع کر لیا گیا، تو اسے جلانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلانہ سکی۔ تو اس نبی نے فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے چنانچہ ہر قبیلے سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا: خائن تمہارا آدمی ہے، پس تمہارے قبیلے کا ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت

3123 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ، وَتَضِدُّ كُلِّمَاتِهِ بِأَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُزَجَّعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

3124 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِي بِهَا، وَلَنَا يَبْنِي بِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَاكَهَا، فَغَزَا فَدَنَّا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّيْخِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحَبَسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ يَغْنَى النَّارَ لِنَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ، فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتَكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعُوهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ، فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأْيَ ضَعْفَتَا، وَخَجَرْنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا"

3123- راجع الحديث: 36 سنن نسائي: 3122، 3422

3124- راجع الحديث: 1757، صحيح مسلم: 4530

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کرے، تو ان میں سے دو یا تین افراد کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پس وہ گائے کے سر کے برابر سونا لائے اور ان کے حضور رکھ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ اس کے بعد اللہ نے ان کے لیے غنیمت حلال فرمادی اور ہماری کمزوری و مجبوری کو دیکھتے ہوئے یہ پہلے ہی ہمارے لیے حلال فرمادی ہے۔

غنیمت اس کے لیے ہے

جو جہاد میں موجود ہو

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمادیا تھا۔

جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس

کے ثواب میں کمی آجاتی ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ایک شخص غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا شہرت کے لیے، تیسرا اپنی جواں مردی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

امام کا غنیمت تقسیم کرنا

## 9-بَابُ: الْغَنِيمَةِ لِمَنْ

### شَهِدَ الْوَقْعَةَ

3125- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فَتَحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْنَاهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

## 10-بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ،

### هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ؟

3126 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَغْرَابِيُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُدْكَرَ، وَيُقَاتِلُ لِيَرَى مَكَانَهُ، مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ، لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

## 11-بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدُمُ

3125- راجع الحديث: 2334

3126- راجع الحديث: 2810

عَلَيْهِ، وَيُحِبُّ الْمَنْ لَمْ يُحْضَرْهُ  
أَوْ غَابَ عَنْهُ

اور غائب وغیر حاضر کے  
لیے بچا کر رکھنا

3127- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حِزَابُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ، فَخَسَمَهَا فِي ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِيُخْرِمَةَ بَنِي تَوَافِلٍ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْيَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَأَخَذَ قَبَاءً، فَتَلَقَّاهُ بِهِ، وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَرْزَارِهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْيَسُورِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، يَا أَبَا الْيَسُورِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ.

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کچھ قبائیں پیش کی گئیں جن میں سونے کے بن گئے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ نے مخزمہ بن نوفل کے لیے اٹھا کر رکھ لی۔ جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسور بن مخزمہ بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا، پس نبی کریم ﷺ نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا کر ان کے پاس گئے اور قبائ ان کے سامنے رکھ کر فرمایا: اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لئے اٹھا رکھی تھی۔ اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لئے اٹھا رکھی تھی۔ مگر اس لیے فرمائی کہ ان کے مزاج میں سختی تھی۔

حضرت مسور بن مخزمہ سے مروی ہے کہ یہ قبائیں نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کی گئی تھیں۔ لیث نے بھی ان ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

3127م- وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم  
اور نبی کریم ﷺ کا اپنی  
حاجت میں خرچ کرنا  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بَابُ: كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ وَمَا أُعْطِيَ مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِبِهِ  
3128- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ،

مروی ہے کہ ایک شخص نے کھجوروں کے کچھ درخت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر فتح ہو گئے تو آپ نے وہ درخت واپس لوٹا دیے۔

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

### زندگی میں اور بعد وفات غازیوں کی برکتیں

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا، اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم یا مظلوم اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ جلد میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ مجھے سب سے زیادہ تشویش اپنے قرضے کی ہے۔ کیا میرا قرضہ ادا کر کے میرے مال میں سے بچ سکتا ہے؟ پھر فرمایا، بیٹے! میرا مال فروخت کر کے میرا قرضہ ادا کر دو۔ انہوں نے تہائی مال کی میرے لیے وصیت فرمائی اور اس کے تہائی کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادوں کے لیے۔ وہ فرماتے ہیں تہائی کا تہائی، پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تہائی تمہاری اولاد کے لیے۔ ہشام کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے حنیب اور عباد اور ان کے اس وقت نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی

### 13- بَابُ بَرَكَةِ الْغَارِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا، مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَاةِ الْأَمْرِ

3129- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، أَخَذْتُكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَبْنَا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْحَجَلِ دَعَانِي، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ: "يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لَا أَرَانِي إِلَّا سَاقُتِلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا، وَإِنْ مِنْ أَكْبَرِ هَمَيَّ لَدَيْنِي، أَفْتَرَى يُبْقَى دِينُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ بَعْ مَالِنَا، فَاقْضِ دَيْنِي، وَأَوْصِ بِالثَّلْثِ، وَثُلُثِيهِ لِبَنِيهِ، يَغْنِي بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ - يَقُولُ: ثُلُثُ الثَّلْثِ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ، فَثُلُثُهُ لِيَوْلِيكَ". - قَالَ هِشَامُ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ، قَدْ وَارَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ، حُبَيْبٌ، وَعَبَادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ، وَتِسْعُ بَنَاتٍ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجَعَلَ يُوصِي بِنَدْبِيهِ، وَيَقُولُ: يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ، فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا كَرِهْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ: يَا أَبَتُ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ، إِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ



عَنْهُ دَيْنُهُ، فَيَقْضِيهِ، فَقِيلَ الرَّبِيرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَلَمْ يَدْعُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرْضَيْنِ، مِنَ الْغَابَةِ، وَاحِدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمُضَرَ، قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ إِثَاءَهُ، فَيَقُولُ الرَّبِيرُ: لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ، وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جَبَايَةَ خَرَجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيرِ: فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَى أَلْفٍ وَمِائَتَى أَلْفٍ، قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرَّبِيرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكْتَمَهُ، فَقَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسْعُ لِهَذِهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَى أَلْفٍ وَمِائَتَى أَلْفٍ، قَالَ: مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الرَّبِيرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِالْأَلْفِ وَبِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ: فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الرَّبِيرِ حَقٌّ، فَلْيُؤَاغِبْنَا بِالْغَابَةِ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الرَّبِيرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُموها فِيمَا تَوْخَرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا، قَالَ: قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا، قَالَ: فَبَاعَ مِنْهَا

وصیت فرماتے رہے اور فرمایا، اے بیٹے! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آجائے تو میرے مولیٰ سے مدد لینا۔ میں نے عرض کی، ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ عزوجل۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جب بھی ان کے قرضے کے مجھے کوئی تکلیف پہنچتی تو میں کہتا، اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرض ادا فرمادے، تو ادا ہو جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا، سوائے زمین کے جن میں سے ایک غابہ ہے نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرہ میں، ایک کوفہ میں اور ایک مصر میں ان پر اتنا قرضہ اس لیے چڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر فرماتے اسے قرضہ سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ انہوں نے کبھی گورنری قبول نہیں فرمائی اور نہ خراج وصول کرنے پر مامور ہوئے، نہ کسی اور عہدے پر۔ ہاں یہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتے رہے اور پھر حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب کیا تو دو کروڑ اور دو لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ پھر مجھ سے حضرت حکیم بن حزام ملے اور فرمایا: اے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ حضرت حکیم نے فرمایا، مجھے تو تمہارے مال میں اتنی کشادگی نظر نہیں آتی۔ کہ تم ادا کر سکو حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ دو کروڑ دو لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو۔ پس اگر تم اس کی

فَقَضَىٰ دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ، وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ، فَقَدِمَ عَلَىٰ مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قَوْمَتِ الْعَابَةِ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ مِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ، قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفُ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ، قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاتِنَا، قَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّىٰ أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَىٰ أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ، قَالَ: فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفَعَ الْقُلُوفَ، فَأَصَابَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ ثَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ، وَمِائَتَا أَلْفٍ

ادا نیکی سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد لے لینا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر نے اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آجائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں، تو انہوں نے کہا، مجھے اس زمین کا ایک حصہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک یہ زمین تمہاری ہوگئی غابہ کی زمین سے یہ فروخت کر کے ان کا قرض ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہو گیا تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا، غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار، منذر بن زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہو گیا۔ حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے فرمایا میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا عبداللہ بن زبیر

فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر نے اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ عبد اللہ بن زبیر جب قرضے کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے دوسرے صاحبزادے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کرنے لگے۔ حضرت عبد اللہ نے جواب دیا کہ میں اسے فی الحال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا، حتیٰ کہ متواتر چار سال حج کے موقع پر اعلان کر لوں کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں، پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک متواتر منادی کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے حصہ داروں میں مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں، ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ رہ گیا۔ وصیت کے مطابق تو ان کی ہر ایک بیوی کو دو لاکھ دس ہزار ملے۔ یوں زبیر کا سارا مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

جب امام کسی کو قاصد بنائے  
یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی سخت بیماری کے سبب جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکتے تھے، جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

خمس مسلمانوں کی

14- بَابُ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ، أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسَهَّمُ لَهُ 3130 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِذَا تَغَيَّبَ عُمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْنَةً

15- بَابُ: وَمِنْ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ

## الْخُمْسُ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ

مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْغَنِيِّ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمْسِ وَمَا أُعْطِيَ الْأَنْصَارَ وَمَا أُعْطِيَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَمَرًا خَيْرًا

## حاجات کے لیے ہے

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ جو قبیلہ ہوازن والوں نے آپ کی رضاعت وہاں ہونے کے سبب نبی کریم ﷺ سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کروایا اور اسی کے دلائل سے تو ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غنیمت اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبد اللہ کو خیر کی کھجوریں عنایت فرمائیں۔

مردان بن حکم اور حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب قبیلہ ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کا سوال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو، چاہے اپنے قیدی آزاد کروالو یا اپنا مال لے لو میں نے اسی وجہ سے تقسیم میں تاخیر کی ہے اور رسول اللہ ﷺ دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ طائف سے بھی واپس لوٹ آئے۔ جب ان لوگوں پر اچھی طرح کھل گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دو میں سے ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی ہم اپنے قیدی آزاد کروانا چاہتے ہیں۔ پس آپ نے اپنے صحابہ کے میں جلوہ افروز ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا: تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے ارادہ کیا کہ ان کے قیدی واپس کر دوں، تو جو تم میں سے اپنے حصے کے قیدی کو بہ رضا و رغبت

3131, 3132 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ،

قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: وَرَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفَدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ: فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الظَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الظَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَازٍ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الظَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ، وَإِلَيَّ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ



سَبَّيْهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيَّبَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِثَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَنْدِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مَعَنٍ لَمْ يَأْذُنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَارْجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا عَنْ سَبِي هَوَازِنَ

آزاد کرنا چاہے تو ضرور کر دے اور جو اپنے حصے پر قائم رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے، جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں فے کا مال عنایت فرمائے، پس وہ اس طرح آزاد کر دے۔ تمام حضرات نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم بخوشی آزاد کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سب واپس لوٹ جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو جو تمہارے امراء ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے اپنے امراء کو صورت حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بخوشی اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں آزاد کر دینے کی اجازت عطا فرمائی قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق یہ بات ہم تک پہنچی ہے۔

حضرت زہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں بھنا ہوا مرغ پیش کیا گیا اس وقت ان کے پاس بنی تمیم کا ایک سرخ رنگ والا شخص بھی موجود تھا گویا وہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے فرمایا تو اس نے جواب دیا: میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے کراہیت ہوئی اس لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ نہیں کھاؤں گا، آپ نے فرمایا، آؤ میں اس کے متعلق تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ میں بارگاہ اقدس میں چند اشعریوں کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا کیونکہ میرے پاس سواری

3133- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ، - وَأَنَا الْحَدِيثُ الْقَاسِمُ أَحْفَظُ - عَنْ زُهَيْرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، فَأَتَى- ذَكَرَ دَجَاجَةً - وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرٌ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي، فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ، فَخَلَفْتُ لَا أَكُلُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلَا أَحَدِيكُمْ عَنْ ذَلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْبِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَجْمَلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَجْمَلُكُمْ، وَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَهْبٍ إِبِلٍ، فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ الثَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ فَأَمَرَ لَنَا بِخُمْسِ ذُودِ غُرِّ



الَّذِي، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ لَا يُبَارِكُ لَنَا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا: إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا، فَخَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَإِلَيَّ وَاللَّهُ-  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا

ہی کوئی نہیں، اسی دوران بارگاہ اقدس میں کئی اونٹ پیش کئے گئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا، اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سفید کوہان والے انہیں دینے جائیں، جب ہم چل پڑے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی۔ ہم نے واپس آ کر آپ کی خدمت میں عرض کی۔ ہم نے سواریوں کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں سواری نہیں دوں گا۔ کیا آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور بے شک خدا کی قسم اگر میں کسی بات پر بھی قسم کھا لوں اور اس کے خلاف میں اچھائی دیکھوں تو اچھے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور عنایت فرمادیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سریہ میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہد کے حصے کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کچھ عنایت فرمادیا کرتے تھے۔

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے

3134- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا، أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقِلُوا أَبْعَدًا أَبْعَدًا

3135- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَّقِلُ بَعْضُ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ الشَّعْرِ أَيْ لَا أَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً، سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ  
3136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

3134- انظر الحديث: 4338، راجع الحديث: 3131

3135- صحيح مسلم: 4540، سنن ابوداؤد: 2746

3136- انظر الحديث: 4233، 4230، 3876، صحيح مسلم: 6360

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَّغْنَا مُحَمَّدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَمَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ، أَنَا وَأَخَوَانِي إِلَى أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالْآخَرُ أَبُو رُحَيْمٍ - إِمَّا قَالَ: فِي بَضْعٍ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ، أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي - فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، وَوَأَفَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْثُنَا هَاهُنَا، وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ، فَأَقِيمُوا مَعَنَا، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَأَفَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا، أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

روایت کرتے ہیں، کہ جب نبی کریم ﷺ کے تشریف جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی طرف ہجرت کرنے نکلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو ریم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے افراد تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ تریپن یا باون افراد تھے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا۔ ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی، تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس رک جائیں۔ ہم ان کے پاس رگلے۔ حتیٰ کہ ہم سب مل کر اس وقت بارگاہ رسالت میں پہنچے۔ جب آپ خیر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا حالانکہ جو فتح خیر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک شخص کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہماری کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ عنایت فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال غنیمت آجائے تو میں تمہیں اتنا دوں گا، اتنا دوں گا، اتنا دوں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کروا دیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر قرضہ ہو یا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آجائے، میں ان کی

3137- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَّافَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْنِي حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا،

خدمت میں حاضر ہوا اور بتا دیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے تین لپ بھر کر عطا فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں ابن مکندر نے بتایا۔

حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی بار حضرت ابو بکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری بار گیا، لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ گیا اور میں نے کہا کہ پہلی مرتبہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا۔ دوسری دفعہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری مرتبہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمائیے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے بارے میں بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک دفعہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔

سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر نے لپ بھر کر سکے دیے۔ فرمایا، انہیں گنو، گنے تو پانچ سو نکلے۔ فرمایا اتنے اتنے دو دفعہ اور لیجیے۔ ابن مکندر کا قول ہے کہ بخل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک آدمی نے کہا، انصاف سے کام لیجیے، آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو شق ہو جاؤں گا۔

فَأْتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَخَيَا لِي ثَلَاثًا، وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا: هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ-

3137 م- وَقَالَ مَرَّةً فَأْتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَسَأَلْتُ، فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَأَمَّا أَنْ تُعْطِنِي، وَأَمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: تَبْخَلَ عَلَيَّ، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ.

قَالَ سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، فَخَيَا لِي حَثِيَّةً وَقَالَ: عُدَّهَا فَوَجَدَهَا خَمْسَ مِائَةٍ، قَالَ: فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ يَعْنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: وَأَتَى ذَا أَدْوَأَ مِنَ الْبُخْلِ

3138- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيَّعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْقِسُ غَنِيمَةً بِالْجَعْرَانَةِ، إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْطِلْ، فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أُعْطِلْ

## 16- بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

3139- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ

## 17- بَابُ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلْإِمَامِ

وَأَنَّهُ يُعْطَى بَعْضُ قَرَابَتِهِ ذَوْنِ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمْسٍ خَيْرَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: " لَمْ يَعْطَهُمْ بِذَلِكَ، وَلَمْ يُخَصَّ قَرِيبًا ذَوْنٌ مِنْهُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي أُعْطِيَ لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ، وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ، مِنْ قَوْمِهِمْ وَخُلَفَائِهِمْ

3140- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا

## رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ لینا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبختوں کی رہائی کے بارے میں کہتا، تو میں اس کی سفارش پر انہیں چھوڑ دیتا۔

## خمس امام کا حق ہے

وہ اپنے جس رشتہ دار کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے خمس میں سے تمام بنو مطلب یا تمام بنو ہاشم کو مالِ عنایت نہیں فرمایا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے اسے ہر ایک کے لیے عام کیا اور نہ حاجت کے بغیر قرابت والوں کے لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حاجت کی اس سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے سبب انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہوگا۔

حضرت جبیر مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ

نے بنو عبد المطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی ہیں۔

دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جبر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ آپ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب تینوں سکے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا اور نوفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی تھا۔

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے، اس میں خمس بھی نہیں، اور اس کے متعلق امام کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دوران میں صف میں ذرا دیر بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں طرف دیکھا تو دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں گمان گزرا کہ کاش میں جوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے لگا، چچا جان! آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے جواب دیا، ہاں لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں

وَعُمَّانُ بْنُ عَمَّانٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْظِيتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ، وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ

3140-م قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَزَادَ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَلَا لِبَنِي نُوْفَلٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسٍ، وَهَاشِمٌ، وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمِّ، وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مَرْثَةَ، وَكَانَ نُوْفَلٌ أَخَاهُمُ لِأَبِيهِمْ

18- بَابُ مَنْ لَمْ يُخَيَّسِ الْأَسْلَابُ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَيَّسَ، وَحُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ

3141- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ

الْمَاجْشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ بَدِئْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَتَنَظَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ - حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمَا، تَمْتَنِيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعٍ مِنْهُمَا - فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّكَ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ رَأَيْتَهُ لَا



يُقَارِي سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَجْمَلُ مِثْلًا، فَتَجَبُّكَ لِدَيْكَ، فَعَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَتَسَبَّ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، قُلْتُ: أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَا، فَأَبْتَدَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا: لَا، فَتَظَرَّ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: يَلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلْبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو وَبَنِي الْجُمُوحِ، وَكَانَا مُعَاذُ ابْنِ عَفْرَاءَ، وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بَنِي الْجُمُوحِ."

اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے الگ نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آجائے۔ میں اس کی بات سن کر ششدر رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھ سے ایسی ہی بات کی۔ کچھ دیر نہ گزری کہ ابو جہل لوگوں میں گھومتا نظر آیا۔ عین نے کہا، جسے تم پوچھتے ہو، تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر دونوں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلودہ تلواریں صاف کر لی ہیں، دونوں نے عرض کی جی نہیں، آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر آزمائش آگئی، میں نے ایک مشرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا۔ اور اس کے کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی اور مجھے اپنی جان نکلتی نظر آنے لگی لیکن وہ اچانک مر گیا۔ اور میری جان چھوٹی۔ حضرت عمر بن خطاب سے میری

3142 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَفْلَحٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمَشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاسْتَدْرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَذْرَكُهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي

فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟  
 قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ  
 قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ:  
 مَنْ يَشْهَدُنِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ قَتَلَ  
 قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ:  
 مَنْ يَشْهَدُنِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةُ مِثْلَهُ،  
 فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟، فَأَقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ،  
 فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَلْبُهُ عِنْدِي  
 فَأَرْضِهِ عَنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ: لَا هَا اللَّهُ إِذَا لَا يَغِيدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ،  
 يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
 يُعْطِيكَ سَلْبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ: صَدَقَ، فَأَعْطَاهُ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ،  
 فَابْتَيْعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلْبَةٍ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ  
 تَأْتَلُّهُ فِي الْإِسْلَامِ

ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال پوچھا، فرمایا، جو اللہ کا حکم  
 ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی لوگ واپس لوٹے، تو نبی  
 کریم ﷺ نے اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس  
 نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو  
 مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر  
 یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب  
 آپ نے تیسری دفعہ بھی یہی فرمایا، تو ایک شخص نے کہا،  
 یا رسول اللہ ﷺ آپ نے درست فرمایا ہے۔ اس  
 اس کافر کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انہیں مجھ سے  
 راضی کر دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس شخص سے  
 فرمایا: نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شیروں  
 میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے  
 لڑے، اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی  
 کریم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔ پس  
 اس شخص نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس  
 میں سے ایک زرہ بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ  
 اسلام کے شروع زمانہ کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے  
 حاصل ہوا۔

تالیف قلوب کے لیے

رسول خدا ﷺ کا

خمس وغیرہ سے خرچ کرنا

اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن زید نے نبی  
 کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ  
 نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر عطا

19- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمَوْلَفَةَ قُلُوبُهُمْ

وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمْسِ وَمَخْوَرِهِ

رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3143 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،  
 وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

فرمادیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے حکیم! یہ دنیا کا مال ہر مالہ اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش نفس کے تحت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہ ہوگی، اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام نے عرض کی، یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔ حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ پھر حضرت ابو بکر نے انہیں مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا تو انہوں نے مال لینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا۔ تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا: اے مسلمانو! میں نے مال سے ان کا وہ حق نہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن وہ خود لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی سے بھی نبی کریم ﷺ کے بعد آخری سانس تک کوئی چیز قبول کی۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یا رسول اللہ! دور جاہلیت کا مجھ پر ایک دن کا اعتکاف ہے۔ پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ راوی کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد فرمادیئے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا، اے عبد اللہ! دیکھو یہ کیسا

عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌّ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِالشَّرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أُرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَزْرَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

3144- حَدَّثَنَا أَبُو التُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِي بِهِ، قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّبْكِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، انْظُرْ مَا هَذَا، فَقَالَ: مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

شور و غل عظیم پر عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی واپس بھیج دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ نہیں فرمایا۔ اگر آپ عمرہ کرتے تو عبد اللہ سے یہ بات مخفی نہ رہتی۔

نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ (وہ دونوں لونڈیاں) خمس سے ملی تھیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو مال عنایت فرمایا اور کچھ حضرات کو نہ دیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے صبری کے سبب مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغناء سے بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کلمہ میرے بارے میں ارشاد فرمایا یہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

عمرو بن تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مال یا قیدی کا پیش ہوئے تھے تو آپ نے انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّيِّ، قَالَ: اُدْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ، قَالَ نَافِعٌ: وَلَمْ يَغْتَبِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ وَلَوْ اعْتَمَرَ لَمْ يَخَفْ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ.

3144م- وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مِنَ الْحُمْسِ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ.

3145- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنْعَ آخَرِينَ، فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِيَ قَوْمًا أَخَافُ ظَلْعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ: مَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرُ النَّعَمِ.

3145م- وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا.

3146- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

3144م- راجع الحديث: 2032، صحيح مسلم: 4270، 4272، سنن نسائي: 3830

3145م- انظر الحديث: 923، راجع الحديث: 923

3146- انظر الحديث: 3778، 3793، 4331، 4332، 4333، 4334، 4337، 5860، 6762، 7441

3147، 3528، راجع الحديث: 3528

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



میں قریش کو اس لیے مال عطا کرتا ہوں، کہ ان کا دورِ جاہلیت ابھی ابھی گزرا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ ﷺ کے اس سلوک پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے کچھ افراد کو سوسو اونٹ تک عنایت فرمادیئے تو یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش کو مالا مال کرتے ہیں اور ہم پر نظر عنایت نہیں کرتے حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ کہ بارگاہِ نبوت میں کسی نے اس بات کا ذکر کر دیا۔ تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں اکٹھا فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے کسی ایک شخص کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ اکٹھا ہو چکے، تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری جانب سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے سمجھ دار حضرات نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو ہم میں سے سو جھ بوجھ والے ہیں انہوں نے ہرگز ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالا مال کر دیتے ہیں لیکن انصار پر نظر عنایت نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کا زمانہ کفر زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِيَ قُرَيْشًا أَتَأْلَفُهُمْ، لَا أَكْثَمُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ 3147- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَقَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ الْبِئَاءَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْخُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثُ بَلْغَنِي عَنْكُمْ. قَالَ لَهُ فَقَهَاؤُهُمْ: أَمَّا ذُوو أَرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أَنَاسٌ مِمَّنَّا حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُعْطِيَ رَجُلًا حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ، أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِنَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمْ:



إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَكْثَرُ شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا  
حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ تَصْبِرْ

رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم، جو کچھ تم لے کر اپنے  
گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر  
اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار نے عرض کی۔ یا  
رسول اللہ! کیوں نہیں؟ یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر  
آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد تم جلد اپنے ساتھ  
بڑی نا انصافی دیکھو گے لیکن اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ حوض  
کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات  
کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم سے صبر نہ ہوسکا۔

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حنین سے  
واپس آرہے تھے کہ چند اعرابی آپ کو آکر لپٹ گئے۔  
اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور  
کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ  
کی چادر مبارک بھی لے لی آپ نے فرمایا: میری چادر  
دے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی  
مویٹی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم  
مجھے بخیل جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

3148 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَوْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ  
جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ  
حَنِينٍ، عَلِقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سُمْرَةٍ.  
فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عِنْدَ هَذِهِ  
الْعِصَا نَعْمًا، لَقَسَبْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي  
بَخِيلًا، وَلَا كَذُوبًا، وَلَا جَبَانًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا تھا۔  
آپ چوڑے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے  
ہوئے تھے۔ ایک اعرابی ملا تو اس نے بڑے زور سے  
آپ کی چادر کو کھینچا۔ حتیٰ کہ میں نے زور سے کھینچنے کے  
سبب چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک

3149 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ،  
عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ،  
فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ  
إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

گردن پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمائیے، آپ نے اس کی جانب توجہ فرمائی اور تبسم فرماتے ہوئے اسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو کچھ حضرات کو تقسیم میں ترجیح عطا فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سواونٹ عنایت فرمائیے اور اتنے ہی عینہ کو عطا کئے۔ اور عرب کے کچھ سرداروں کو بھی اس دن تقسیم میں ترجیح دی گئی، اس پر ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو سامنے نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الہی مطلوب نہیں رہی۔ میں نے کہا: یہ بات میں رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین عنایت فرمایا تھا، وہاں سے میں کھجوروں کی گھلیوں کی گھڑی اپنے سر پر اٹھالایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے فاصلے پر تھی۔ دوسری روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین عطا فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین تھی۔

أَكْرَبَ بِهِ حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُزِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَائِهِ

3150- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جَبْرِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، أَكْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى أَكَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَأَكْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُذِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا تُخْبِرُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرِ مَنْ هَذَا فَصَبَرَ

3151- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِثْيَى عَلَى ثُلُثِي فَرَسِيخٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ

الرُّبُيْرُ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

3152- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ، حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَلَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ، أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَنَا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرُّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَثْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَأَقِرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ، وَأَرِيحَا

20- بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ

فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

3153- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِحَرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَتَزَوْتُ لِأَخْذِهِ، فَالْتَفَتْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

3154- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ

3152- راجع الحديث: 2338

3153- انظر الحديث: 5508، 4224، صحيح مسلم: 4580، 4581، سنن ابوداؤد: 2703، سنن نسائي: 4447

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سر زمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر والوں پر فتح حاصل کی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا قصہ فرمایا، کیونکہ یہودیوں کی زمین پر رسول اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ انہیں اس شرط پر آباد رہنا دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے صلے میں پیداوار سے آدھی بٹائی پائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہم تمہیں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے زمانہ خلافت میں نیا اور اریحا کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

دار الحرب میں غذائی

اشیاء ملنے کا حکم

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے قلعہ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پس کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک کچی باہر پھینک دی تو میں اسے لینے کے لیے لپکا، لیکن جب پاس ہی نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پر بہت نادم ہوا۔

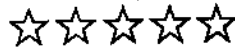
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہد اور انگور ملتے تو انہیں کھالیا کرے تھے لیکن انہیں دوسرے وقت کے

وَالْعَنْتَبَ، فَتَأْكُلُهُ وَلَا تَرْفَعُهُ

3155- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيْلًا خَيْرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْرٍ وَقَعْنَا فِي الْخُبْرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَانْتَحَرْنَاَهَا، فَلَمَّا غَلَبَ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْفُتُوا الْقُدُورَ، فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ خُومِ الْخُبْرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْنَا: إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ: وَقَالَ آخَرُونَ: حَرَّمَهَا الْبَيْتَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَرَّمَهَا الْبَيْتَةُ

لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی وہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فتح خیبر کے دن ہمیں شدید بھوک لگی تو ہمیں پالتو گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں ذبح کر لیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول اللہ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں اُلٹ دو اور گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھانا۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے شاید اس سبب سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس ادا نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی نے سعید بن جبیر سے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ مطلقاً حرام فرما دیا گیا ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 58- کتاب الجزیۃ

## 1- باب الجزیۃ والمواذعۃ

## مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (كَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ  
بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ  
صَاغِرُونَ) (التوبة: 29) "يَعْنِي: أَذِلَّةٌ،  
(وَالْمَسْكِينَةُ) (البقرة: 61) مَصْدَدُ الْمُسْكِينِ،  
فُلَانٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ: أَخَوُجُ مِنْهُ، وَلَمْ يَذْهَبْ  
إِلَى الشُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ  
وَالنَّصَارَى، وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ  
عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ: لِمُجَاهِدٍ، مَا شَأْنُ  
أَهْلِ الشَّامِ، عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَائِيرَ، وَأَهْلُ الْيَمَنِ  
عَلَيْهِمْ دِينَارٌ، قَالَ: جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ  
3156 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا  
مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ أَوْسٍ فَخَذَّ هُمَا بِحَالَةٍ،  
- سَنَةَ سَبْعِينَ، عَامَ حَجِّ مُضْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ  
الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ - قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا  
لِجَزْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الْأَخْنَفِ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ  
بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ، فَرَفَعُوا إِلَيْنَا كُلُّ ذِي  
مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخْذَ الْجِزْيَةَ  
مِنَ الْمَجُوسِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## حربی کافروں سے جزیہ لینا

## حربی کافروں سے جزیہ لینا

## اور اس کا وعدہ کروانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: لڑوان  
سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام  
نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے  
رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو  
کتاب دے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں  
ذلیل ہو کر (پ ۱۰، التوبہ ۲۹) وہ ذلیل ہیں، اسی لیے  
یہود و نصاریٰ اور مجوسی اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے کا  
حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں نقل ہے کہ اہل شام سے چار  
دینار فی کس، اہل یمن سے ایک دینار، یہ ان کی آسانی  
کے لیے مالی حالت کے پیش نظر ہے۔

عمر و بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور  
عمر و بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بحالہ نے زم زم کی  
سیڑھیوں کے پاس بیان کیا کہ سن ہجری ۷۰ھ جس سال  
کہ حضرت مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج  
کیا تھا، کہ میں اخف کے چچا جزر بن معاویہ کے پاس  
منشی تھا تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب  
گرای ان کی وفات سے ایک سال قبل آیا کہ جس مجوسی  
نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں الگ  
کردو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا،



3157- حَدَّثَنَا شَهَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ قُبُورِ هَجَرَ

3158- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْبُسَيْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ خَلِيفُ ابْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِيدًا بَدَأَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحَزِيرَتَيْهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَبَّعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ، وَقَالَ: أَظَنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

3159- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا

حتی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے سلیف اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی جانب جزیہ لانے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت عکام بن الحضری کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ جب حضرت ابو عبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آگئے ہیں؟ عرض کی، جیسا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا: تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے۔ پس خدا کی قسم، مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا خوف نہیں، مجھے تو خوف اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر وسیع نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے جلن رکھو جیسے اگلے لوگ جلن رکھتے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

حضرت جبیر بن حبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3157- راجع الحديث: 3156

3158- انظر الحديث: 6425، 4015، صحيح مسلم: 7351، سنن ترمذی: 2462، سنن ابن ماجه: 3997

3159- انظر الحديث: 7530

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ حضرات کو مشرکوں سے قتال کے لیے بڑے شہروں کی طرف روانہ فرمایا۔ جب ہرمزان نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں اس لڑائی کے بارے میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر، دو پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی نوچ لیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسریٰ ہے، ایک پر قیصر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی طرف بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں مگر اور زیادہ دونوں جحیر بن حیہ سے روای ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر لشکر بنا کر ہمیں روانہ فرما دیا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین پر پہنچے تو کسریٰ نے ترجمان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرات میں سے کوئی میرے ساتھ بات کرے، حضرت مغیرہ نے فرمایا، پوچھیے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا، تو م کون ہو؟ جواب دیا، ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ ہم بدبختی اور بڑی بلا میں مبتلا تھے، بھوک کے سبب چھلکے اور گھٹلیاں بھی کھا جاتے تھے، چمڑے اور بالوں کا لباس پہنتے تھے۔ درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، اس وقت جب ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت والا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم میں سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةٍ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأُمُصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الْهَرْمَزَانُ فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَعَارِئِي هَذِهِ قَالَ: نَعَمْ مِثْلُهَا وَمِثْلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كَسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحِ وَالرَّأْسِ فَإِنْ كَسِرَ الْجَنَاحَ الْآخَرَ نَهَضَ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شَدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى - وَقَالَ بَكْرُ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةٍ - قَالَ: فَتَدَبَّنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا التُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ: لِيُكَلِّمَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمُصُّ الْجِلْدَ وَالتَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيَّنَّا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ - تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ - إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ آبَاءَهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ

### 3-بَابُ الْوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالذِّمَّةُ: الْعَهْدُ وَالْإِلَّ: الْقَرَابَةُ

آنے والوں سے حسن سلوک  
ذمہ سے مراد عہد ہے اور آل قرابت کو کہتے

ہیں۔

جویریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا  
ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اے امیر المؤمنین! ہمیں  
وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں  
کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد  
ہے اور تمہارے اہل و عیال کا رزق ہے۔

فے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم  
کیا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین  
میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال  
اور جزیہ سے وعدے فرمائے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین  
کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار نے عرض کی، خدا  
کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے قریشی  
بھائیوں کے لیے بھی یہی کچھ نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر اللہ  
تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے گا، لیکن  
وہ اسی بات پر قائم رہے۔ فرمایا جلد تم میرے بعد ضرور  
ناگوار تقسیم دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر

3162 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُؤَيْرِيَةَ بِنَ  
قَدَامَةَ النَّبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْنَا: أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،  
قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ،  
وَرَزْقُ عِيَالِكُمْ

4- بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، وَمَا وَعَدَ مِنْ  
مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجَزْيَةِ، وَلِمَنْ يُقْسَمُ  
الْفَيْءُ وَالْجَزْيَةُ

3163 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا:  
لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا،  
فَقَالَ: ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ، يَقُولُونَ  
لَهُ: قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ، فَاصْبِرُوا  
حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

3164 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ

3162- راجع الحديث: 1392

3163- راجع الحديث: 2376

3164- راجع الحديث: 2296



بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور بحران کا مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کسی سے رسول اللہ ﷺ نے مال کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے، میں اتنا مال دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اتنے مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین سے آجائے تو تجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا لپ بھرو۔ میں نے لپ بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے انہیں شمار کیا تو پانچ سو سکے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندہ سو سکے عنایت فرمائے۔

الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأُعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي: احْضِرْهُ فَحُتُّوتُ حَشِيَّةً فَقَالَ لِي: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

3165 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ: انْزُوهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَكَانَ أَكْثَرُ مَالٍ أُنِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي إِيَّيْ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، قَالَ: خُذْ، فَخُذْ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبُ يُقْلُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: أَوْمُرْ بَعْضَهُمْ بِرَفْعِهِ إِلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعُهُ أَنتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا، فَتَنَزَّ مِنْهُ، ثُمَّ ذَهَبُ يُقْلُهُ فَلَمْ يَرَفْعَهُ، فَقَالَ: فَمُرْ بَعْضَهُمْ بِرَفْعِهِ عَلَيَّ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْفَعُهُ أَنتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا، فَتَنَزَّ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَارَا لَ يُتْبِعُهُ بَصَرُهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا مِنْ جِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثُمَّ مِنْهَا دِرْهُمٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خدمت اقدس میں جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہ نبوت میں جتنی مرتبہ مال پیش ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت حضرت عباس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے مال عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ فرمایا، لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ سکے۔ عرض کی، کسی کو اٹھوانے کا حکم فرمائیے۔ فرمایا، نہیں۔ عرض کی، تو خود اٹھو ادبیجئے، فرمایا! انہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور لے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پر حیران ہوئے نبی کریم کی نگاہیں اس وقت تک ان کا پیچھا کرتی رہیں جب تک وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما رہے حتیٰ



کہ ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

### جرم کے بغیر معاہد کے قتل کرنے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

### یہود کو جریرہ عرب سے نکالنے کا حکم

حضرت عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جب تک اللہ عزوجل تمہیں ٹھہرائے رکھے ہم بھی تمہیں ٹھہرائے رکھیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ نبی کریم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی جانب چلو۔ پس ہم چل پڑے حتیٰ کہ بیت مدراس پہنچے۔ پس آپ نے فرمایا، اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے، ورنہ اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیشک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے۔ ورنہ جان لو بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

### 5-بَابُ اِثْمٍ مِّنْ قَتْلِ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

3166 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ خَفِصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِخْ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا تُوْجِدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

### 6-بَابُ اخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

وَقَالَ عُمَرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَكُمْ مَا أَقْرَكُمْ اللَّهُ بِهِ

3167 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْبَنْدَارِ فَقَالَ: اسْلُمُوا تَسْلُمُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ يَمَالَهُ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاغْلُمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

3166- انظر الحديث: 6914، سنن ابن ماجه: 2686

3167- انظر الحديث: 7348، 6944، صحيح مسلم: 4566، سنن ابو داؤد: 3003

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا گیا، جمعات کا دن اور کیا ہے جمعات کا دن پھر اتنا روئے کہ سنگریزے بھی بھیگ گئے۔ پوچھا گیا، اے ابو عباس! کیا جمعات کا دن؟ فرمایا، اس دن رسول اللہ ﷺ کے مرض نے شدت اختیار کیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا، مجھے کوئی چیز لا کر دو تا کہ میں کچھ لکھ دوں تا کہ میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ لوگوں کی رائے میں اس بارے میں اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑ رہے ہیں؟ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی طرف تم بلا تے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا: (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا (۲) وفد آئیں تو انہیں اس طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔ (۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن یاد نہیں کہ آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تھی یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے  
مشرکوں کو معاف کر دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہ رسالت میں پکا ہوا بکری کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا، جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلا لیا گیا۔ پس آپ

3168- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى، قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ: مَا يَوْمُ الْخَيْبِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِكِتَافٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ، فَقَالُوا: مَا لَهُ أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ؟ فَقَالَ: ذُرُونِي، فَإِلَذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ، فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: أَخْرِجُوا الْمَشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِتَحْوِ مَا كُنْتُمْ أَجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ، إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا، وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَذَسِيْعُهَا، قَالَ سَفِيَانُ: هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ

7- بَابُ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ  
بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

3169- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَبَّأْنَا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ  
فَجِئُوا لَهُ، فَقَالَ: إِيَّي سَأُتِلَّكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ  
أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْهُ؟ ، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُو كُمْ؟ ،  
قَالُوا: فُلَانٌ، فَقَالَ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُو كُمْ فُلَانٌ،  
قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْ شَيْءٍ؟  
إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟ ، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ  
كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آبِنَا، فَقَالَ  
لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ ، قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا،  
ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: احْسَبُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا،  
ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْ شَيْءٍ؟ إِنْ  
سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ ، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ:  
هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ ، قَالُوا: نَعَمْ،  
قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ ، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ  
كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرْجِحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا  
ہوں، کیا تم سچ بتا دو گے؟ انہوں نے ہاں میں جواب  
دیا تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا، تمہارا جدِ اعلیٰ کون  
ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بول  
رہے ہو، تمہارے جدِ اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے  
لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر  
میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ جواب دیا،  
ہاں اے ابوالقاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو  
آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح جان جائیں گے جیسے  
ہمارے جدِ اعلیٰ کے متعلق آپ نے جان لیا۔ آپ نے  
فرمایا، جہنمی کون ہیں، جواب دیا، تھوڑے سے دن تو ہم  
دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ کے اس  
میں رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہی  
اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم تو کبھی  
بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا،  
اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ کہنے  
لگے، اے ابوالقاسم! ہاں فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس  
گوشت میں زہر ملایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا  
تمہیں اس بات پر کس چیز نے مائل کیا؟ جواب دیا،  
اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو  
ہماری آپ سے گلو خلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے  
نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

امام کا معاہدہ توڑنے والوں

کے لیے ہلاکت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعائے قنوت  
کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع

8- بَابُ دُعَاءِ الْإِمَامِ

عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

3170- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ رَضِيَ

سے پہلے پڑھی جاتی ہے، میں نے عرض کی کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور قبائل بنو سلیم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا، آپ نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شبہ ہے مشرکین کی طرف بھیجا تو انہوں نے معاہدہ توڑ دیا اور انہیں قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا صدمہ ہوا کہ اتنا کسی اور موقع پر نہیں ہوا تھا۔

### عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں فرماتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ تھام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض کی، میں ام ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، مرحبا ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں لپیٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے ماں جائے برادر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ام ہانی جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَقُلْتُ: إِنَّ فَلَانًا يُزْعِمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ، يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، قَالَ: بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشْكُ فِيهِ - مِنَ الْقُرَاءِ إِلَى أَنْاسٍ مِنَ الْمُسْرِكِينَ، فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَمَارَ أَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ

### 9- بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجَوَارِهِنَّ

3171- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَشْرُكُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا هَانِي، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُجَيٍّ عَلَيَّ أَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلٍ قَدْ أَجْرْتُهُ فَلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِي، قَالَتْ أُمُّ هَانِي: وَذَلِكَ ضَعْفَى

کا بیان ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

مسلمان کا ذمہ لینا دینا گویا ایک بات ہے، ہر مسلمان اس کا لحاظ کرے

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفے کے۔ پھر فرمایا کہ اس میں رخصوں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کو غیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نیا کام کرتے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نقلی عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی کچھ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی یہی وعید ہے۔

کافروں کا یُحْسِنُوا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَانَا کہنے کا بیان

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کہنے والوں کو قتل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ ”خوف نہ کر“ تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا عالم ہے۔ جس زبان میں چاہے بولے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

10- بَابُ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةً يُسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ

3172 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَمَا فِي هَذِهِ الضَّحِيفَةِ، فَقَالَ: فِيهَا الْجَرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ: وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدِيثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحَدِّثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ

11- بَابُ إِذَا قَالُوا صَبَانًا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا قَالَ مَثْرُسٌ فَقَدْ آمَنَهُ، إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا، وَقَالَ: تَكَلَّمُوا لَا بَأْسَ



کافروں سے مال کے عوض معاہدہ  
یا مصالحت کرنا اور معاہدہ پورا نہ  
کرنے کا گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اگر وہ  
صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو (پ ۱۰، الانفال ۶۱)۔

سہل بن ابی حمزہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل  
اور محبصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ  
وہ زمانہ ہے جب خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ دوران سفر  
کچھ دیر کے لیے جدا ہوئے عبداللہ بن سہل کے پاس  
محبصہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں  
لتھڑے ہوئے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا۔  
پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمن بن سہل  
اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محبصہ اور حویصہ نبی  
کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور  
عبدالرحمن بات چیت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا:  
بڑے کو بات کرنے دو۔ چونکہ وہ سب سے چھوٹے  
تھے اس سبب سے خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں گفتگو  
کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم قسم کھا کر قاتل پر  
اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض کی، ہم کس طرح قسم  
کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔  
فرمایا، یہودی تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو  
جائیں گے۔ عرض کیا کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں پر اعتماد  
کس طرح کر لیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں  
اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

12- بَابُ الْمَوَادَعَةِ وَالْمُصَالِحَةِ مَعَ  
الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ، وَإِثْمُ مَنْ  
لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ

وَقَوْلُهُ: (وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا  
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)  
(الأنفال: 61) الْآيَةُ

3173- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ  
الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ  
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَهْلٍ، وَمُحَبِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ، إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ  
يَوْمَئِذٍ صَلَاحٌ، فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَبِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَبَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا، فَدَفَنَهُ ثُمَّ  
قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ،  
وَمُحَبِّصَةُ، وَحَوَاطِصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ،  
فَقَالَ: كَبَّرَ كَبَّرَ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ  
فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ: تَخْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ، أَوْ  
صَاحِبَكُمْ، قَالُوا: وَكَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ  
وَلَمْ نَرِ؟ قَالَ: فَتَبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَنَسِينَ، فَقَالُوا:  
كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

## 13- بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

3174 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرْقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا حِجَارًا بِالشَّامِ، فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كَفَّارِ قُرَيْشٍ

## 14- بَابُ: هَلْ يُعْفَى عَنِ

الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، سُئِلَ: أَعْلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ؟ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَنَعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

3175 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحَرَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

## 15- بَابُ مَا يُخَذَّرُ مِنَ الْغَدْرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيْدِكَ بِتَضَرُّعٍ) (الأنفال: 62) إِلَى قَوْلِهِ (عَزِيزٌ حَكِيمٌ) (البقرة: 255)

## ایفائے عہد کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہرقل شاہ روم نے انہیں دوسرے بعض قریشی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

## ذمی اگر جادو کرے تو کیا

اسے معاف کر دیا جائے

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے دریافت کیا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہل کتاب سے تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا، جس کے سبب آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ بعض اوقات یہ خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

## معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے (پ ۱۰، الانفال ۶۲)

3176- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: "اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مَوْتَانِ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقَعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظُلَّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْغَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا"

16- بَابُ: كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ: (وَأَمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ) (الأنفال: 58) الْآيَةُ

3177- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِيمَنْ يُؤَدِّنُ يَوْمَ النَّخْرِ يَمْنَى: لَا يَخُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَيَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمَ النَّخْرِ، وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ: الْحَجُّ الْأَصْغَرُ، فَتَبَدَّ أَبُو بَكْرٍ إِلَى

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ چڑے کے ایک خیمے میں رونق افروز تھے۔ ارشاد فرمایا: قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو شمار کر لینا (۱) میرا وصال (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) مرگی کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے (۴) مال کی زیادتی کہ اگر کسی کو سودینا ردیے جائیں تو اسے کوئی خوشی نہ ہوگی (۵) فتنہ کہ اہل عرب کے گھر میں گھس جائے گا۔ (۶) پھر تمہارے اور بنی اصفہر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان کی فوج میں اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد کا کثیر لشکر۔

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جاسکتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بیشک دغا والے اللہ کو پسند نہیں (پ ۱۰، الانفال ۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے دن مجھے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا جنہوں نے منیٰ میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی خانہ کعبہ کا برہنہ ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر کا دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا

کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، توجہ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

### معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (پ ۱۰، الانفال ۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ چار عادتیں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے، حتیٰ کہ اسے ترک کر دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس صحیفے کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہِ غیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ! فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل

النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ، فَلَمْ يَخْجَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي خَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ

### 17- بَابُ إِثْمٍ مَنِ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ

وَقَوْلِ اللَّهِ (الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ) (الأنفال: 56)

3178 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْبَعٌ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا

3179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِدٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَّثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا ضَرْفٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا



کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تمہیں جزیہ کا ایک دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آئندہ کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی؟ فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق ﷺ نے بتایا: لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہوگا؟ فرمایا، اس وقت تم اللہ کا ذمہ اور رسول اللہ کا ذمہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں کو سخت کر دے گا۔ لہذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

### کافروں سے صلح

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر الزام رکھو۔ میں نے ابو جندل والے دن دیکھا کہ اگر مجھ میں نبی کریم ﷺ کے حکم کو رد کی طاقت ہوتی تو رد کر دیتا لیکن میں نے ایک دشوار کام کے لیے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لیں جس کی وجہ سے وہ بات بالکل سہل ہوگئی جسے ہم ان ہونی سمجھتے تھے۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا يَغْيِرُ الْإِنِّ مَوَالِيَهُ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

3180- قَالَ أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، قَالُوا: عَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: تُنْتَهَكَ ذِمَّةُ اللَّهِ، وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

### 18- باب

3181- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ - شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ - فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْنِيفٍ، يَقُولُ: اتَّبَعُوا رَأْيَكُمْ، رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرْدَأُ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرِ يُفْطَعُنَا، إِلَّا أَسْهَلُنَا بِنَا إِلَى أَمْرِ نَعْرِفُهُ غَيْرِ أَمْرِنَا هَذَا.

3182- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا



يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ، قَالَ: كُنَّا بِصُفَيْنَ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ فَقَالَ: بَلَى. فَقَالَ: أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْجَنَّةِ وَقِتَالُهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَعَلَّامَ نُعْطِي الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا، أَنْزَجِعَ وَلَنَّا بِحُكْمِ اللَّهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا، فَتَزَلَّتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْفَتْحُ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

کہ ہم جنگ صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنظل نے فرمایا: تم اپنی رائے کا حرج سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہ نبوت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت دکھائی دیتی تو ہم جنگ کرنے بھی دیر نہ کرتے۔ بلکہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کی، پھر ہم دین کے متعلق ان کمزوریوں کو کیوں قبول کریں اور کیوں دیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابوبکر کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہ رسالت میں عرض کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورہ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ساری سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا فتح ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میری والدہ اپنے والد کو لے کر اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے اس کا حکم رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کی غرض سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب مائل بھی ہیں، اس

3183 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أَبِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ، إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُذَلِّجَهُمْ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

صورت میں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟  
فرمایا، ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

تین دن یا کسی معینہ

مدت تک مصالحت کرنا

حضرت برآبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا قصد فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہل مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک شخص بھیجا۔ انہوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر رکھنا ہوگا اور کسی اہل مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط نامہ حضرت علی بن ابوطالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہیں وہ شرائط جن پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے لگے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہذا یوں لکھی کہ ان باتوں پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں محمد بن عبد اللہ ہی ہوں اور خدا کی قسم، میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے، چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا: محمد رسول اللہ، کو مٹا دو۔ حضرت علی نے عرض کی، خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ فرمایا اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ۔ انہوں نے دکھا دیئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے دست مبارک سے مٹا دیا۔ پھر آپ شہر میں داخل ہو گئے۔ جب تین روز گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انہوں نے رسول

إِنَّ أُمَّ قَدِمَتْ عَلَى وَهِي رَاغِبَةً أَفْصَلَهَا، قَالَ: نَعَمْ صَلِيَهَا

19- بَابُ الْمَصَالِحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ

أَيَّامٍ، أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ

3184- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ،

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَغْتَبِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ، فَاسْتَرْطَوْا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجَلْبَانِ السِّلَاحِ، وَلَا يَدْعُو مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعَكَ وَلَبَا يَعْنَاكَ، وَلَكِنْ أَكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: أَنَا وَاللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَنَا وَاللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: وَكَانَ لَا يَكْتُبُ، قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ لَا أَفْحَاهُ أَبَدًا، قَالَ: فَأَرِيهِ، قَالَ: فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَتْ الْأَيَّامُ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: مَرُّ صَاحِبِكَ فَلْيَرْجُلْ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَعَمْ ثُمَّ ارْجُلْ

اللہ ﷻ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، ہاں چلنا چاہیے اور روانہ ہو گئے۔

غیر مقررہ مدت کے لیے معاہدہ  
جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے (اہل خیر سے)  
فرمایا کہ ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب  
تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کا لاشیں کنوئیں میں  
پھینکنے کی اجرت نہ لینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں تھے اور آپ  
کے گرد مشرک جمع ہو گئے جبکہ عقبہ بن ابی معیط نے اونٹنی  
کی اوجھڑی لاکر آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ  
نے سر نہ اٹھایا، حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں  
اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا اس  
کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم ﷺ نے دعا  
مانگی، اے اللہ! سردارانِ قریشی کو سنبھال لے۔ اے  
اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ،  
عتبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو  
سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدانِ بدر میں  
پڑے ہوئے دیکھا تو انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا  
ماسوائے امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کے کہ اس کی  
لاش بہت پھول گئی تھی اور جب کھینچا گیا تو کنوئیں میں  
ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ کھل گئے۔

نیک اور فاجر کو دھوکا

20- بَابُ الْمَوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ  
وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَبُكُمْ  
عَلَى مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ بِهِ

21- بَابُ طَرَجِ حَيْفِ الْمُشْرِكِينَ فِي  
الْبَيْتِ، وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ

3185 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو  
بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا  
وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِذْ جَاءَ  
عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزِفْ رَأْسَهُ  
حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَأَخَذَتْ مِنْ  
ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ  
قُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ  
بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي  
مُعَيْطٍ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، أَوْ أَبِي بَنٍ خَلْفٍ، فَلَقَدْ  
رَأَيْتُهُمْ قُبِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَالْقُوا فِي بَيْتٍ غَيْرِ أُمَيَّةَ،  
أَوْ أَبِي، فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا كَثْمًا، فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ  
أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبَيْتِ

22- بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ

## لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

3186,3187 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا: يُنْصَبُ، وَقَالَ الْآخَرُ: يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُعْرَفُ بِهِ"

3188 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ، فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ مُحَرَّمَةٌ لِلَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ مُحَرَّمَةٌ لِلَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقِطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُحْتَلَى خِلَافُهَا فَقَالَ

## دینے کا گناہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کا دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے دن آپ نے فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ یہاں کا عاتک نہیں توڑا جائے گا، نہ اس میں جانور کو بدکایا جائے گا

3186,3187- صحیح مسلم: 4511

3188- انظر الحديث: 7111,6966,6178,6177 راجع الحديث: 3187,3186

3189- راجع الحديث: 1349

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لَيَقْتُلُهُمْ  
وَلَيُبَيِّتُهُمْ، قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ  
اور نہ گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو شناخت کرے  
اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس نے  
عرض کی یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ یہ ہمارے  
سناروں اور گھروں کے کام آتے ہیں۔ فرمایا، اذخر کے  
سوا۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 59- کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ) (الرُّوم: 27)

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ، وَالْحَسَنُ: كُلُّ عَلَيْهِ

هَذَيْنِ هَذَيْنِ وَهَذَيْنِ مِثْلُ لَيْلٍ وَلَيْلٍ، وَمَيْتٍ وَمَيْتٍ،

وَضَيْقٍ وَضَيْقٍ " (أَفْعَيْنَا) (ق: 15): أَفَاعِيَا

عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ، (لُغُوبٌ)

(فاطر: 35) النَّصَبُ، (أَطْوَارًا) (نوح: 14) طَوْرًا

كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، عَدَا طَوْرَةً أَيْ قَدَرَةً

3190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

مُحَرَّرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبَشِّرُوا قَالُوا:

بَشَرْنَا فَأَعْطَانَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ،

فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْيَمَنِ، اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ

يَقْبَلَهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَبَلْنَا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ

وَالْعَرْشِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ رَاجِلْتُكَ

تَفَلَّتْ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## مخلوق کی پیدائش کا بیان

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ اول

بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا

ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب

کچھ آسان ہے هَذَيْنِ هَذَيْنِ۔ اس کی مثال لَئِنَّ وَلَئِنَّ

اور مَیْتٍ وَمَیْتٍ اور ضَیْقٍ وَضَیْقٍ جیسی ہے۔

أَفْعَيْنَا سے مراد ہے ہم پردشوار نہیں، جب تمہیں

اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ لُغُوبٌ سے مکان مراد

ہے۔ أَطْوَارًا کا مطلب ہے کبھی کسی حالت میں اور کبھی

کسی حالت میں عَدَا طَوْرَةً سے مراد ہے کہ وہ اپنے

مقام سے گر گیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بنی تمیم

کے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو

تمیم! بشارت قبول کرو۔ عرض کی کہ آپ نے ہمیں

بشارت تو دی، اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرہ

مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا:

اے اہل یمن بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے

قبول نہیں کیا، عرض کی، ہم نے قبول کی۔ پھر نبی

کریم ﷺ نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر

شروع کر دیا، تو ایک شخص نے آکر کہا، اے عمران! آپ کی

سواری بھاگ گئی ہے، وہ کہتے تھے کاش! مجھے اٹھانے

پڑتا۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو بنی تمیم کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے دو دفعہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمائیے۔ پھر اہل یمن سے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کی کہ ہم آپ کی خدمت میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کے بارے میں لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت اس پکارنے والے نے آواز دی، اے حصین! آپ کی اونٹنی بھاگ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سراب سے بھی دور چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم، میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمانا شروع کیا حتیٰ کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور جہنمی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3191- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ، فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْنَا قَدْ أَعْطَيْنَا، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ، إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحَصَيْنِ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابَ، فَوَاللَّهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

3192- وَرَوَى عِيسَى، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَأُخْبِرْنَا عَنْ بَدِئِ الْخَلْقِ، حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ نَسِيَهُ

3193- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے سب شتم کرتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے درست نہیں ہے اور وہ میری تکذیب کرتی ہے جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست نہیں۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور میری تکذیب کرنا یہ ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔

### سات زمینوں کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے (پ ۲۸، الطلاق ۱۲) السَّقْفُ الْمَرْفُوعُ سے آسمان مراد ہے سَمَكْهَا سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الْحُبُكُ کا مطلب برابر ہونا اور خوبصورت ہونا اِذْنَتْ سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے۔ اَلْقَتْ سے یہ مراد ہے کہ زمین میں جتنے مردے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔ طَحَاهَا کا مطلب اسے بچھایا۔ السَّاهِرَةُ کا مطلب زمین کی سطح

أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرَأَاكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَشْتُمِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتُمِي، وَيُكَذِّبِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ، أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ: إِنَّ لِي وَلَدًا، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي"

3194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

### 2- بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا) (وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ) (الطور: 5): السَّمَاءُ، (سَمَكْهَا) (النازعات: 28): بِنَاءُهَا، (الْحُبُكُ) (الذاريات: 7): اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا، (وَأَذْنَتْ) (الانشقاق: 2): سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ، (وَأَلْقَتْ) (الانشقاق: 4): أَخْرَجَتْ، (مَا فِيهَا) (الانشقاق: 4) مِنَ الْمَوْتَى، (وَتَخَلَّتْ) (الانشقاق: 4): عَنْهُمْ، (طَحَاهَا) (الشمس: 6): دَحَاهَا، (بِالسَّاهِرَةِ) (النازعات: 14): وَجْهَهُ

ہے جس میں جاندار سوتے اور جاتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان کا کچھ افراد سے زمین کے بارے میں تنازعہ تھا، تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو باشت بھر زمین بھی ناجائز دبائے گا بروز قیامت سات زمینوں سے طوق بنا کر اس کی گرن میں پہنایا جائے گا۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تھوڑی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو بروز قیامت اسے ساتوں زمینوں میں دھنسیا جائے گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ اسی حال پر چل رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو ساتھ ساتھ ہیں اور رجب، جس کا قبیلہ مضر کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں، وہ جمادی الآخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ

الْأَرْضِ، كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ تَوْمُهُمْ وَسَهْرُهُمْ

3195 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

عَلِيَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنَايسَ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ، اجْتَنِبِ الْأَرْضَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شِبْرِ طَوْقِهِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

3196 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ

3197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الزَّمانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُطَرٍّ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ"

3198 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

3195- راجع الحديث: 2453

3196- انظر الحديث: 2454

3197- راجع الحديث: 67

3198- راجع الحديث: 2452، صحيح مسلم: 4110، 4111

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ حَاصِمَتُهُ أَرْوَى فِي حَقِّ رَعْمَتٍ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَبْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اروئی نامی عورت نے مجھ سے جھگڑا کر کے ایک قطعہ زمین پر اپنا حق جتایا مردان کے پاس دعویٰ دائر کر دیا حضرت سعید نے مردان کے سامنے فرمایا: میں اس کے حق میں کس طرح کچھ کم کر سکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو کسی کی ایک بالشت زمین بھی زبردستی دبائے گا تو بروز قیامت ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں خود نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔

### ستاروں کے بارے میں

حضرت قتادہ کا قول ہے کہ ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا (پ ۲۹، الملک ۵) تو ان ستاروں کو تین وجہ سے پیدا فرمایا گیا ہے۔ انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا (۲) شیاطین کو مارنے کے لیے (۳) راستہ معلوم کرنے کی نشانیاں۔ جو ان تین کے سوا کوئی اور وجہ بتائے وہ غلطی پر ہے۔ اپنا حصہ ضائع کرتا ہے اور اس چیز میں جھک مارتا ہے جس کا اسے علم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہشیمًا سے متغیر، بدلہ ہوا مراد ہے۔ اللَّابُ وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں۔ اللَّاتَام سے مخلوق مراد ہے۔ بَزْنَخ کا مطلب پردہ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اللَّفَافَا سے مراد ہے لپٹے ہوئے اور الْعُلْبُ کا مطلب لپٹا ہوا ہے۔ فِرَاشَا کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا (پ ۱، البقرة ۳۶) نَكِيدَا

### 3- بَابُ فِي النُّجُومِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) (الملك: 5) خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ، وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (هَشِيمًا) (الكهف: 45): مُتَغَيِّرًا، وَالْأَبُ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامَ وَالْأَكْنَامَ: الْخَلْقُ، (بَزْنَخ) (المؤمنون: 100): حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (الْفَافَا) (النبأ: 16): مُلْتَفَّةٌ، وَالْعُلْبُ: الْمُلْتَفَّةُ (فِرَاشًا) (البقرة: 22): مِهَادًا: كَقَوْلِهِ (وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ) (البقرة: 36)، (نَكِيدَا) (الأعراف: 58): قَلِيلًا



کا مطلب تھوڑی دیر ہے۔

### سورج و چاند اور ان کی گردش کا بیان

مجاہد کا قول ہے کہ حُسْبَان سے چکی جیسی گردش مراد ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نہ نکل سکیں۔ حُسْبَان حساب کی جمع ہے جیسے شُهْبَان شہاب کی جمع ہے۔ ضَحَاہَا اس کی روشنی، اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے اندر سمو نہیں سکتی، یہ دونوں میں سے کسی کے بھی بس میں نہیں۔ سَابِقُ النَّهَارِ کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپک رہے ہیں۔ نَسْلَخُ سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں اور ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ وَاهِيَةٌ کا مطلب پھٹ جانا ہے۔ اَرْجَأْنَهَا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا نہ ہو اور وہ کناروں پر ہو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں، کنوئیں کے کنارے پر۔ اَعْطَشَ وَجَنٌ تاریک ہو جانا ہے۔ انام حسن بصری نے فرمایا کہ کُوْرَتْ سے مراد ہے اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے۔ رات کے متعلق جو وَمَا وَسَقَى آیا ہے، اس سے مراد جانوروں کو اکٹھا کر دینا ہے۔ اَلتَّسْقَى سیدھا یا برابر ہونا ہے۔ بُرُوجًا چاند اور سورج کی منزلوں کو کہتے ہیں۔ اَلْحُرُورُ دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حُرُورِ رات میں اور مُنْمُومُ دِن میں ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ لپیٹ دینے کو یُکُوْرُ کہا جاتا ہے۔ وَلِحَبَّةً سے ہر وہ چیز مراد ہے جس کے اندر دوسری چیز داخل کر دی جائے۔

### 4- بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ

#### وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ: كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ: بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُونَ أَيَّهَا، "حُسْبَانٌ: جَمَاعَةُ حِسَابٍ، مِثْلُ شَهَابٍ وَشُهْبَانٍ" (ضَحَاهَا) (النازعات: 29): ضَوْؤُهَا، (أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ) (یس: 40) لَا يَسْتُرُ ضَوْؤُ أَحَدِهِمَا ضَوْؤَ الْآخَرِ، وَلَا يَنْتَبِعِي لَهَا ذَلِكَ (سَابِقُ النَّهَارِ) (یس: 40): يَتَطَالَبَانِ حَمِيْشَيْنِ، (نَسْلَخُ) (یس: 37): نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، (وَاهِيَةٌ) (الحاقة: 16): وَهِيَهَا تَشَقُّقُهَا، (أَرْجَأْنَهَا) (الحاقة: 17): "مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا، فَهُمْ عَلَى حَافَتَيْهَا، كَقَوْلِكَ: عَلَى أَرْجَاءِ الْبَيْتِ"، (أَعْطَشَ) (النازعات: 29) وَ (جَنٌّ) (الأنعام: 76): أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ: (كُوْرَتْ) (التكوير: 1): تُكُوْرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْؤُهَا، (وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَقَى) (الانشقاق: 17): يَجْتَمِعُ مِنْ دَابَّةٍ، (اَلتَّسْقَى) (الانشقاق: 18): اسْتَوَى، (بُرُوجًا) (الحجر: 16): مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، (الْحُرُورُ) (فاطر: 21): بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَرُوبَةُ: الْحُرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسُّومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ: (يُوجُ) (الحج: 61): يُكُوْرُ، (وَلِحَبَّةً) (التوبة: 16) كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ

3199 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ، فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ) (يس: 38)"

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آفتاب غروب ہونے کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بھی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بیشک یہ جا کر عرش الہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ جلد ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہوگا، پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یس ۳۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت کے چاند اور سورج دونوں لپیٹ دیے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

3200 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّائِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3201 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَحْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا

3199- انظر الحديث: 7433, 7424, 4803, 4802، صحيح مسلم: 397-400، سنن ابوداؤد: 4002، سنن

ترمذی: 3227, 2186

3201- راجع الحديث: 1042

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور قرأت بہت طویل پڑھی، پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سمیع اللہ لِمَنْ حَمَدَہَا بعدہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور کافی لمبی قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر لمبا رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا۔ اس کے بعد لمبا سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف رجوع کرو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی

آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا 3202 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَحْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ

3203 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، وَقَامَ كَمَا هُوَ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، وَهِيَ أَكْثَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهِيَ أَكْثَرُ مِنَ الرُّكُوعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ فِي كُصُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَحْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

3204 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي

3202- راجع الحديث: 29

3203- راجع الحديث: 1044

3204- راجع الحديث: 1041

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ:

(وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ

الرِّيَّاحَ نَشْرًا بَيْنَ

يَدَيْ رَحْمَتِهِ)

(قَاصِفًا) (الإسراء: 69): تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ (لَوَاحِج) (الحجر: 22): مَلَاحِجُ مُلْقِحَةٍ، (إِعْصَاءُ) (البقرة: 266): رِيحٌ عَاصِيفٌ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ، (صُرٌّ) (آل عمران: 117): بَرْدٌ، (نُشْرًا): مُتَفَرِّقَةٌ

3205 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نُصِرْتُ بِالْصَّبَا، وَأَهْلِكْتُ عَادٌ بِالدُّبُورِ

3206 - حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى غَيْبِلَةً فِي السَّمَاءِ، أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّي عَنْهُ، فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَكْثَرَى لَعَلُّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ: (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ) (الأحقاف:

کی موت یا زندگی کے سبب کہیں نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گہنائے ہوئے دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

ہواؤں کا بیان جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ

ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے

آگے مژدہ سناتی

قاصفاً سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے والی لَوَاحِج بھی مَلَاحِج ہے، جو مُلْقِحَہ کی جمع ہے یعنی حاملہ، إِعْصَاءُ تیز ہوا کا گولہ جو عمودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صُرٌّ سے مراد ٹھنڈک اور نُشْرٌ آ کا مطلب ہے جدا جدا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مدد بادِ صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور عاقوم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے قرار ہو کر کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے۔ کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ جب آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو اطمینان۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا خبر شاید یہ اسی طرح ہو جیسا قوم عاد نے دیکھا کہ ترجمہ



(24) الْآيَةُ

کنز الایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا (پ ۲۶، الاحقاف ۲۴)

### فرشتوں کا بیان

حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ یہودی فرشتوں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ لَنَنْحُنُ الصَّاقُونَ سے فرشتے مراد ہے۔

حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن سحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں خانہ کعبہ کے نزدیک خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، اور دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا تھال لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے لبالب تھا۔ پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک شق کیا گیا۔ پھر پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا یعنی براق، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبریل کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ آسمان دنیا تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبریل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو مرحبا، کیا بہترین آنے والے نے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم

### 6- بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ

وَقَالَ أَنَسُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَنْحُنُ الصَّاقُونَ الْمَلَائِكَةَ

3207 - حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَهَشَامٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ، وَالْيَقْظَانِ - وَذَكَرَ: يَغْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ - فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ قَهَبٍ، مُلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشَقُّ مِنَ النَّخْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ، ثُمَّ غَسَلِ الْبَطْنَ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأَتَيْتُ بِدَائِيَةِ أَبْيَضٍ، كُونِ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ: الْبُرَاقِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جَبْرِيْلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جَبْرِيْلُ: قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَبِغَمَ الْمَجِيءِ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنِ وَدَيْي، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيْلُ، قِيلَ: مَنْ



مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: أُرْسِلْ إِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ. وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى. وَتَنَبَّيَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جَبْرِيلُ. قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ. وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. قَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ. قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ. قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ. وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ. قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ. وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيٍّ. فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جَبْرِيلُ. قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ. وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيٍّ. فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ: يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِنِّي يَدْخُلُ مِنَ أُمَّتِي. فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ. قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جَبْرِيلُ. قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. مَرْحَبًا بِهِ. وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ.

دوسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبریل۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہاں ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا: ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبریل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے کی تشریف آوری ہوئی۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آپ کے لیے مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرائیل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبریل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کو مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں

فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنِيِّ، فَرَفَعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جَبْرِيْلَ، فَقَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُوْهُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرَفَعْتُ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبَقَهَا كَأَنَّهُ قِلَاقٌ هَجَرَ وَوَرَقُهَا، كَأَنَّهُ أَذَانُ الْفَيْوَلِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جَبْرِيْلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ: فَنَهْرُ الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النَّيْلُ وَالْفَرَاتُ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالِجْتُ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ، وَإِنْ أُمِتَّكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَسَلُهُ، فَرَجَعْتُ، فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ: مِثْلَهُ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ، فَنُودِيَ: إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزَى الْحَسَنَةَ عَشْرًا.

نے فرمایا، مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا، انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رُلا لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے، جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا۔ جبریل۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں کہا ان کو مرحبا کیا ہی بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بیٹے اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر دوبارہ کبھی بار نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا اس پر بیراتنے بڑے لگے ہوئے ہیں جیسے ہجر کے منکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور دو ظاہری۔ میں نے حضرت جبریل سے پوچھا تو بتایا کہ

باطنی نہریں جنت میں جاتی ہیں اور ظاہری نہریں نخل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ پھر میں واپس لوٹا، حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا، کیا بنا؟ میں نے جواب دیا، مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا، میں لوگوں کو زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو بہت بار آزمایا ہے، آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، واپس جا کر اپنے رب سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ میں واپس گیا اور تخفیف کا سوال کیا تو چالیس کر دی گئیں۔ پھر یہی کیا تو تیس مقرر کر دی گئیں۔ پھر ایسا ہی کیا تو بیس متعین ہوئیں۔ پھر یونہی کیا تو دس کر دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کیا بنا؟ میں نے جواب دیا، پانچ مقرر کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے حسب سابق کہا۔ میں نے جواب دیا کہ انہیں میں نے بھلائی کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ پھر ندا آئی کہ میں نے اپنا فرض نافذ کر دیا، اپنے بندوں پر سہل کر دیا اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا عطا فرماؤں گا۔

ہمام، قتادہ، حسن، ابو ہریرہ، نبی کریم سے جو روایت کرتے ہیں اس میں فی البیت المعمور کے الفاظ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش اپنی والدہ کے بطن میں جمع رہتا ہے پھر چالیس دن خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک مصنفہ (گوشت کا

3207 م- وَقَالَ هَمَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ

3208 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: " إِنْ أَحَدَكُمْ يُجْتَمِعُ خَلْقَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا،

3207 م- انظر الحديث: 3887, 3430, 3393

3208 - انظر الحديث: 7454, 6594, 3332، صحيح مسلم: 6666, 6665، سنن ابوداؤد: 4708، سنن

ترمذی: 2137، سنن ابن ماجہ: 76

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ثُمَّ يَكُونُ عَاقِبَةُ مِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً  
مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ  
كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ،  
وَشَقِيئَهُ أَوْ سَعِيدَهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ  
الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ  
بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ،  
فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ."

لوٹھرا) کی شکل میں رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ  
ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے یعنی  
اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور شقی  
ہے۔ یا سعید، یہ چار باتیں لکھ دے۔ پھر اس میں روح  
پھونکی جاتی ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے،  
حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک  
باشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب  
آ جاتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے کام کرنے شروع کر دیتا  
ہے اور کوئی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس  
کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک باشت کا فاصلہ رہ  
جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ  
جنتیوں جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

فائدہ: چونکہ مسئلہ تقدیر بہت نازک ہے اور اس میں جبریہ اور قدریہ کے بہت اختلافات رہے ہیں اور یہ مسئلہ عوام  
کی عقل سے ورہ ہے اسی لئے اس کا علیحدہ باب باندھا گیا۔ تقدیر کے لغوی معنی اندازہ لگانا ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا  
ہے: "كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" کبھی بمعنی قضاء اور فیصلہ بھی آتی ہے۔ اصطلاح میں اس اندازے اور فیصلہ کا نام تقدیر  
ہے جو رب کی طرف سے اپنی مخلوق کے متعلق تحریر میں آچکا۔ تقدیر تین قسم کی ہے: (۱) مبرم، (۲) مشابہ  
مبرم، (۳) معلق۔ پہلی قسم میں تبدیلی ناممکن ہے، دوسری خاص محبوبوں کی دعا سے بدل جاتی ہے اور تیسری عام دعاؤں  
اور نیک اعمال سے بدلتی رہتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: "يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّثُ وَعِنْدَهُ أَثَرُ  
الْكَتَبِ" ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کیلئے دعا کرنے سے روک دیا گیا کیونکہ ان پر دنیوی عذاب کا فیصلہ مبرم ہو چکا  
تھا۔ آدم علیہ السلام کی دعا سے داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے ساٹھ کے سو سال ہو گئی، وہ قضاء مبرم تھی یہ معلق۔ خیال رہے کہ  
تقدیر کی وجہ سے انسان پتھر کی طرح مجبور نہ ہو گیا ورنہ قاتل پھانسی نہ پاتا اور چور کے ہاتھ نہ کٹتے کیونکہ رب تعالیٰ کے علم  
میں یہ آچکا کہ فلاں اپنے اختیار سے یہ حرکت کرے گا، دعائیں، دواکیں، ہماری تدبیریں اور اختیارات سب تقدیر میں  
داخل ہیں۔ اس کی پوری تحقیق ہماری "تفسیر نعیمی" پارہ سوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے۔

3209 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ  
عُقَبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،



اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن خریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابو ہریرہ نے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبریل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اہل زمین والوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے جماعت کی شکل میں یوں اترتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر کچھ بات بھی پڑ گئی تو اسے کاہنوں کو بتانے کے لیے لے دوڑتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ بہت جھوٹ اپنے پاس سے ملا دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعۃ المبارک کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آ جاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون آیا، پھر کون۔

3209 م وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ خُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جَبْرِيْلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جَبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جَبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ"

3210 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ: وَهُوَ السَّحَابُ، فَتَذْكُرُ الْأُمَرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْبَعُهُ، فَتُوجِيهِهِ إِلَى الْكُفَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ"

3211 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ

3209 م- انظر الحديث: 7485,6040

3210 - انظر الحديث: 7561,7213,5762,3288

3211 - راجع الحديث: 929



جب امام بیٹھ جاتا ہے تو یہ بھی رجسٹر بند کر کے ذکر الہی سننے اندر آ جاتے ہیں۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنَ الْبُيُوتِ الْمَسْجِدِ الْمَلَايِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَلَا أَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

3212 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَانٌ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشِدْكَ بِاللَّهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَتَدْنُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے گزر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے کہا، آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کرتے ہیں جبکہ اس کے اندر میں نے ان نبی کریم کے سامنے اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت ابو ہریرہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: جو میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔

3213 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَانَ: اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ وَجَبْرِيلَ مَعَكَ

حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم جھوکرنے والوں (مشرکین مکہ) کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

3214 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارِ سَاطِعٍ فِي سِكَّةٍ بَيْنِي وَبَيْنَ زَادِ مُوسَى، مَوْكِبِ جَبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس گرد کو دیکھ رہا ہوں جو بنو غلم کی گلی میں اڑ رہی تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت جبریل کے لشکر کی گرد تھی۔

3215 - حَدَّثَنَا قُزُؤَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

3212 - راجع الحديث: 453

3213 - صحيح مسلم: 6337, 6338

3215 - راجع الحديث: 2

مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ وحی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا، فرشتہ جب وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی کی مثل آواز آنے لگتی ہے۔ جب وہ مجھ سے الگ ہوتا ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے اور یہ وحی مجھ پر بہت شدید ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جو راہ خدا میں (کسی چیز کا جوڑا) خرچ کرے اسے جنت کے دربان ہر دروازے سے بلائیں گے یعنی کہیں گے ادھر سے آؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے دکھائی نہیں دیتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ، قَالَ: كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِيَنِي الْمَلَكُ أَحْيَاًا فِي مِثْلِ صَلَٰةِ الْخَرَسِ، فَيَقْصِمُ عَلَيَّ، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَاًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعْيِ مَا يَقُولُ

3216 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ،

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَتَفَقَّ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، أَمَى فُلْ هَلَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذَاكَ الَّذِي لَا تَوِي عَلَيْهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

3217 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى، ثُرَيْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3218 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

ذَرٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،

3216- راجع الحديث: 2841, 1897

3217- انظر الحديث: 6253, 6249, 6201, 3768، صحيح مسلم: 6254، سنن ترمذی: 3881، سنن

نسائی: 3964

3218- انظر الحديث: 7455, 4731، سنن ترمذی: 3158

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے فرمایا: جتنی مرتبہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (پ ۱۶، مریم ۶۳)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ایک ہی قرأت میں قرآن کریم پڑھایا تھا، میں متواتر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا، حتیٰ کہ سات قرأت تک بات پہنچ گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبریل حاضر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تو آپ کی سخاوت اور زوروں پر آجاتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن کریم کی دہرائی کرواتے رسول اللہ ﷺ جب حضرت جبریل کو دیکھتے تو بھلائی پہنچانے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتوں میں اِنْ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ كَتَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجِبْرِيلَ: أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا، قَالَ: فَكَذَلْتُ: (وَمَا نَتَزَلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا) (مریم: 64) الْآيَةُ

3219 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَلَمْ أَرَلْ أَتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

3220 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

3220م- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ، وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ

کے الفاظ ہیں۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز نماز عصر میں کچھ تاخیر سے پہنچے۔ غرہ نے ان سے کہا کہ بیشک حضرت جبریل آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے غرہ! غور تو فرمائیے، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا، انہوں نے ابو مسعود سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جبریل آکر میرے امام بنے، میں ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، وہ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کرتے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے کہا کہ آپ کی امت سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا جہنم میں نہیں جائے گا بارگاہ نبوت میں عرض کی گئی، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے باری باری آتے ہیں۔ کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور وہ نماز فجر اور نماز عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے

3221 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ

ابن شہاب أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ غُرَّةٌ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: اَعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا غُرَّةُ قَالَ: سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

3222 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي خَزْرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ، قَالَ: وَإِنْ رَأَى وَإِنْ سَرَى؟ قَالَ: وَإِنْ

3223 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةً بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ،

3221- راجع الحديث: 521

3222- راجع الحديث: 2388, 1237

3223- راجع الحديث: 555

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



وَصَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَيْهِ الدِّينَ تَأْتُوا  
فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَيَقُولُ: كَيْفَ  
تَرَكْتُمْ عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ  
وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ"

ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے۔  
اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے بارے میں دریافت فرماتا  
ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ  
بہتر جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم انہیں  
چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان  
کے پاس گئے تب بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت جب تم  
میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں  
کہیں، تو جس کی آمین کی ان سے موافقت  
ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر  
تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ چھپی ہوئی تھیں۔ آپ  
تشریف لائے تو دو دروازوں کے درمیان کھڑے  
ہو گئے اور رخ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض  
کی، یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی خطا سرزد ہوگئی؟  
فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی۔ یہ تکیہ میں نے  
آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر سر مبارک رکھ کر  
آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں کہ  
رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس  
میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے روز  
اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو  
کچھ تم نے بنایا تھا اس میں جان ڈالو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

7- بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ  
وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ، آمِينَ  
فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى،  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

3224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ نَافِعًا،  
حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةً فِيهَا مَمَائِلُ كَأَنَّهَا مُرَقَّةٌ،  
فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ،  
فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ  
الْوَسَادَةِ؟ قَالَتْ: وَسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجَعَ  
عَلَيْهَا، قَالَ: "أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ  
بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: أَحْبَبُوا مَا خَلَقْتُمْ"

3225- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

3224- راجع الحديث: 2105

3225- انظر الحديث: 3226، 3322، 4002، 5949، 5958، صحيح مسلم: 5481، 5482، 5483، سنن

ترمذی: 2804، سنن نسائی: 5363، 5362، 4293، سنن ابن ماجہ: 3649

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ تَمَثَّلُ

کہ میں نے حضرت ابو طلحہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

3226 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، أَنَّ بُكَيْرَ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجَنْهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي جَهْرٍ مَيْنَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ: فَمَرَضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعَدَاةً، فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ يَسْتَرْ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَحْمَةً فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا، قَالَ: بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے زیر تربیت تھے۔ ان دونوں حضرات زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔“ بسر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد علیل ہو گئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے تصویروں کے بارے میں ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، کہا تھا کہ سوائے کپڑے کے نقوش کے کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں، کیا، کیوں نہیں، یہ بھی کہا تھا۔

3227 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ فَقَالَ: إِنْ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

3226- راجع الحديث: 3225، صحيح مسلم: 5484، 5485، 5486، سنن ابو داود: 4154، 4155، سنن

نسائي: 5365

3227- انظر الحديث: 5960، راجع الحديث: 796

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

3228 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سمیع اللہ لِمَنْ حَمَدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو، کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی۔

3229 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُخْبِتْ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مشغول شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسے دوسرے کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

3230 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْيَنْبَرِ (وَتَاكُونُ يَا مَالِكُ) (الزخرف: 77) قَالَ: سُفْيَانُ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَتَاكُونُ يَا مَالِكُ

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر وَتَاكُونُ يَا مَالِكُ (سورہ الزخرف، آیت: 77) پڑھتے سنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرأت میں وَتَاكُونُ يَا مَالِكُ ہے۔

3231 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ کیا آپ پر اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا، مجھے تمہاری قوم سے بڑی اذیتیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے شدید دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے خود کو

3228- راجع الحديث: 796

3230- انظر الحديث: 4819, 3266، صحيح مسلم: 2008، سنن ابوداؤد: 3992، سنن ترمذی: 508

3231- انظر الحديث: 7389، صحيح مسلم: 4629

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبد یلیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے ظاہر تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سراٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کافروں کے بارے میں آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ خشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا۔ جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ابو اسحاق شیبانی نے زر بن حبیش سے فکان قاب قوسین أو أدنی ۰ فأوحی الی عبیدہ ما أوحی ۰ (سورۃ النجم، آیت: ۹-۱۰) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبریل کو دیکھا، ان کے چہ سو پر تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى ۰ (سورۃ النجم، آیت: ۱۸) کے متعلق فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

عَلَيْكَ يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أَحَدٍ. قَالَ: "لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِئْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ، فَلَمْ أَسْتَفِضْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمْتَنِي، فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَكُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَكَ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ، إِنَّ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأُخْشَبَيْنِ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"

3232 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى. فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) (النجم: 10) قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ، لَهُ سِتْرَانِ جَنَاحَ

3233 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) (النجم: 18)، قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا

أَخْضَرَ سَدًّا أَفْقَ السَّمَاءِ

3234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، أَنَّ أَبَا الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَغْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادًّا مَا بَيْنَ الْأَفْقِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا یہ گمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی خطا کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

3235 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ ابْنِ الْأَشْوَعِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) (النجم: 9) قَالَتْ: ذَلِكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَكْبَاهُ هَذِهِ الْمَرْةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأَفْقَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ۝ کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبریل تھے جو آپ کی خدمت میں آدمی کی شکل حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقی ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

3236 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَ الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَا لَكَ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا داروغہ ہے اور میں جبریل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

3237 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلاتا ہے اگر وہ انکار کر دے، پس آدمی نے اس سے ناراض ہو کر رات گزاری تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے

3234- انظر الحديث: 7531, 7380, 4855, 4612, 3235

3235- راجع الحديث: 3234، صحيح مسلم: 441

3236- راجع الحديث: 845

3237- انظر الحديث: 5194, 5193، صحيح مسلم: 3526، سنن ابوداؤد: 2141

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابو حمزہ، ابن داؤد و ابو معاذیہ نے اعمش سے کی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ مدت کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں خوفزدہ ہو گیا حتیٰ کہ زمین پر گرنے لگا، پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کبل اڑھاؤ، مجھے کبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا المدثر سے فاهجر تک وحی نازل فرمائی۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ والرجز سے بت مراد ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، طویل قامت اور گھنگریالے بالوں والے ہیں۔ گویا کہ قبیلہ شنوہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد، درمیانہ جسم، سرخ و سفید رنگت والے اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک داروغہ جہنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ابوبکر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ مدینہ

فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنََهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّىٰ تُصْبِحَ تَابِعَةً شُعْبَةً، وَأَبُو حَمْزَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ

3238 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "ثُمَّ فَتَرَ عَلَى الْوَحْيِ فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءٍ، قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَنَجِثُ مِنْهُ، حَتَّىٰ هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَنَجِثُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِلُونِي زَمِلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ) (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرَّجْزِ) (المدثر: 5) فَاهْجُرْ"، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرَّجْزُ: الْأَوْتَانُ

3239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو، نَبِيَّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِى بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طَوَالًا جَعْدًا، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَلُوءَةٍ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعٌ الْخَلْقُ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطُ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالذَّجَالَ فِي آيَاتِ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ: (فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ



منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

لِقَائِهِ (السجدة: 23)، قَالَ أَنَسٍ، وَأَبُو بَكْرَةَ:  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْرُسُ  
الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَالِ

## جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے

ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مُطَهَّرَةٌ یعنی حوریں،  
حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہے۔ كُلَّمَا  
رُزِقُوا جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے  
گی تو کہیں گے هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یعنی  
پہلے دی گئی۔ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا یعنی ایک دوسری  
سے ملتی جلتی ہوں گی لیکن ذائقہ مختلف ہوگا۔ قُطُوفُهَا  
اس کے پھل جس طرح چاہیں توڑیں سے۔ دَانِيَةٌ  
سے قریب مراد ہے۔ الْأَرَائِكُ تَحْتَ بصورت جمع۔  
امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّصْرَةُ چہرے کی  
تازگی اور الشُّرُودُ دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا  
قول ہے کہ سَلْسَبِيلًا تیز بہنے والی نہر ہے۔ غَوْلُ  
پیٹ کا درد۔ يُنْزَقُونَ یعنی عقل سے محروم نہیں ہوں  
گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دِهَاتًا سے مراد بھرا ہوا  
ہے۔ كَوَاعِبُ سے ابھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔  
الرَّحِيقُ شراب۔ التَّسْنِيمُ سے مراد اہل جنت کی  
شراب کے اوپر جو ملائی ہوگی۔ خِتَامُهُ یعنی اس کی مٹی  
مٹک ہوگی۔ نَضَاحَتَانِ یعنی چھلکتے ہوئے چشمے۔  
مَوْضُونَةٌ بنی ہوئی کو کہتے ہیں اور وَضْنُ الثَّنَاءِ یعنی  
اونٹنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔ الْكُوبُ وہ برتن  
جس میں ٹوٹی اور دستہ نہ ہو الاہارِيقُ ایسے برتن جن  
میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ عُرْبًا بھاری کو کہتے ہیں،  
اس کا واحد عَرُوبٌ ہے جیسے صَبُورٌ کی جمع صَبْرٌ

## 8- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا مَخْلُوقَةٌ

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: (مُطَهَّرَةٌ) (البقرة: 25):  
مِنَ الْحَيْضِ، وَالْبَوْلِ، وَالْبَرَاقِ، (كُلَّمَا رُزِقُوا)  
(البقرة: 25): أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ، (قَالُوا)  
هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ (البقرة: 25): أُتِينَا  
مِنْ قَبْلُ، (وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا) (البقرة: 25):  
يُشَبِّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ  
(قُطُوفُهَا) (الحاقة: 23): يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا  
(دَانِيَةٌ) (الأنعام: 99): قَرِيبَةٌ (الْأَرَائِكُ)  
(الكهف: 31): الشُّرُودُ وَقَالَ الْحَسَنُ: النَّصْرَةُ فِي  
الْوُجُوهِ وَالشُّرُودُ فِي الْقُلُوبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ:  
(سَلْسَبِيلًا) (الإنسان: 18): حَدِيدَةُ الْحَزِيَّةِ،  
(غَوْلُ) (الصفات: 47): وَجَعُ الْبَطْنِ،  
(يُنْزَقُونَ) (الصفات: 47): لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (دِهَاتًا) (النبا: 34): مُمْتَلِئًا،  
(كَوَاعِبُ) (النبا: 33): تَوَاهِدَ الرَّحِيقِ: الْخَمْرُ  
التَّسْنِيمُ: يَغْلُو شَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، (خِتَامُهُ)  
(المطففين: 26): طِينُهُ (مِسْكُ) (المطففين:  
26)، (نَضَاحَتَانِ) (الرحمن: 66): فَيَاضَتَانِ،  
يُقَالُ: (مَوْضُونَةٌ) (الواقعة: 15): مَنْسُوجَةٌ،  
مِنْهُ وَضْنُ الثَّنَاءِ، وَالْكُوبُ: مَا لَا أَدْنَى لَهُ وَلَا  
عُرْوَةٌ، وَالْأَهَارِيقُ: ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعُرَى. (عُرْبًا)  
(الواقعة: 37): مُثْقَلَةٌ، وَاجِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ

ہے۔ اہل مکہ اسے عربیۃ، اہل مدینہ العینجۃ اور اہل عراق الشیکلۃ کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْح سے مراد جنت اور فراخ روزی ہے الرِّیحَان رزق۔ الْمَنْصُودُ کیلا، کڑوا۔ الْمَنْصُودُ بوجہ سے بھرا ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کائنات نہ ہو۔ الْعَرْبُ ایسی عورتیں جن کو خاندان پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَشْكُوب سے مراد جاری ہے۔ فَرْش مَرْفُوعۃ یعنی اوپر نیچے نیچے بچھے ہوئے فرش۔ لَعُوًا باطل، بے کار تائیم جھوٹ سے۔ أَفْنَانُ ٹہنیاں، شاخیں، جَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانِ یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جو آسانی سے توڑے جاسکیں گے۔ مُدْهَامَتَيْنِ جو زیادہ سبز ہونے کے سبب کالے معلوم ہوں۔

صَبُورٍ وَصَبُورٍ، يُسْتَبِيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِيَّةِ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْعَيْنَجَةِ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكْلَةَ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (رَوْح) (يُوسُف: 87) : جَنَّةٌ وَرَحَاءُ وَالرِّيحَانُ: الرِّزْقُ وَالْمَنْصُودُ: الْمَوْتُ وَالْمَنْصُودُ: الْمَوْقَرُ حَمَلًا، وَيُقَالُ أَيضًا: لَا شَوْكَ لَهُ، وَالْعَرْبُ: الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَرْوَاجِهِنَّ، وَيُقَالُ (مَسْكُوبٌ) (الْوَاقِعَةُ: 31) : جَارٍ (وَفَرْشٌ مَرْفُوعَةٌ) (الْوَاقِعَةُ: 34) : بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، (لَعُوًا) (مَرِيَم: 62) : بَاطِلًا، (تَائِيْمًا) (الْوَاقِعَةُ: 25) : كَذِبًا، (أَفْنَانٌ) (الرَّحْمَن: 48) : أَغْصَانٌ، (وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ) (الرَّحْمَن: 54) : مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ، (مُدْهَامَتَانِ) (الرَّحْمَن: 64) : سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيحِ"

3240 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ

3241 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَظْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَظْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں مفلس آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کو ملاحظہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔

3242- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا  
الْلَيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ،  
قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ  
رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ  
قَضِرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَضِرُ؟ فَقَالُوا: لِعَمْرِ بْنِ  
الْحَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى  
عَمْرٌ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ"

3243- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرَانَ الْجَوْنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ  
أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
الْحَيِّمَةُ ذُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طَوَّلُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ  
مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمْ  
الْآخَرُونَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، وَالْحَارِثُ بْنُ  
عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا

3244- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي  
الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا  
خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنَّ يَشْتُمُّ فَلَا  
تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ  
آپ نے فرمایا: میں حالت خواب میں تھا کہ جنت میں  
ایک عورت کو دیکھا کہ ایک محل کے اندر وضو کر رہی  
ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: یہ محل کس کے لیے ہے؟  
اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔  
پس مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔  
حضرت عمرو نے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں  
آپ پر غیرت کرتا؟

حضرت عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خیمہ ہے  
تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل  
ہے۔ اس کے ہر گوشے میں مومن کے لیے ایسی عورتیں  
ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبد الصمد، حارث  
بن عبید، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل  
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا  
ہے: جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار  
کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے  
سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔  
اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنز الایمان: تو کسی  
جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی  
ہے (پ ۲۱، السجدة ۱۷)

3242- انظر الحديث: 7025, 7023, 5227, 3680 سنن ابن ماجه: 107

3243- انظر الحديث: 4879، صحيح مسلم: 7089, 7087، سنن ترمذی: 2528

3244- انظر الحديث: 7498, 4780, 4779، صحيح مسلم: 7063، سنن ترمذی: 763

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

3245 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، أَلْبَسَتْهُمْ فِيهَا الذَّهَبَ، أَمْسَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَفَجَّامِرُهُمُ الْأَكْوَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْبِسْكَ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مَخَّ سَوْقِهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دکھتے ہوں گے۔ انھیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور رفع حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو دو بیویاں ملیں گی، جن کی پنڈلی کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا، ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح سے لطف و لذت پائیں گے۔

3246 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدُّ كَوَافٍ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مَخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لَا يَسْقُطُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَبْصُقُونَ، أَلْبَسَتْهُمْ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، وَأَمْسَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُودُ فَجَّامِرِهِمُ الْأَكْوَةُ - قَالَ أَبُو الْيَمَانِ: يَعْنِي الْعُودَ - وَرَشْحُهُمُ الْبِسْكَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح دکھتے ہوں گے۔ ان سب کے دل ایک ہوں گے۔ نہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔ نہ وہ ان میں بیمار پڑیں گے۔ نہ ناک صاف کرنے کی حاجت پیش آئے گی اور نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگلیٹھیوں



میں عود سلگتا ہوگا۔ ابولیمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ ٹھک اور الْعَشِیُّ سے سورج کا غروب ہونے کے لیے ڈھلنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے، ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ حتیٰ کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سُندس کا ایک جُبہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگ اس پر متعجب ہوئے۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رُومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

حضرت برّابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر حیران تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رُومال اس سے بہتر ہوں گے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْإِبْكَارُ: أَوَّلُ الْفَجْرِ، وَالْعَشِیُّ: مَبْلُ الشَّيْءِ إِلَى أَنْ-أَرَاهُ-تَغْرُبَ

3247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، لَا يَدْخُلُ أَوْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

3248- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً سُندُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

3249- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَتَعَلَّوْا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا

3247- انظر الحديث: 6554, 6543

3248- راجع الحديث: 2615

3249- انظر الحديث: 6640, 5836, 3802



حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کے رکھنے برابر کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو ظلّ ممدود پڑھ لو۔

جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دکھتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمک دار تاروں سے زیادہ چمکیں اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے۔ آپس میں بغض

3250 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

3251 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

3252 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَاقْرَءُوا إِن شِئْتُمْ (وِظِلٌّ مَمْدُودٌ) (الواقعة: 30) 3253 - وَلَقَابُ قَوْسٍ أَوْ قَوْسٍ أَحَدٍ كُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ "

3254 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى أَثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي

3252- انظر الحديث: 4881

3253- انظر الحديث: 2793

3254- راجع الحديث: 3245

وحسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حوریں ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک جنت میں اس کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی طرف کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق کے سبب جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے جاسکتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ جاسکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

### جنت کے دروازوں کا بیان

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو راہ خدا میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت عبادہ نے روایت کی ہے۔

السَّيَاءُ إِضَاءَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبَاغُضُ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسَدُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرَى مَخَّ سَوْفِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ

3255 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

3256 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبُ الدَّرَجِيُّ الْغَابِرُ فِي الْأَفْقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ، لِيَتَفَاضَلَ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رَجُلٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

### 9 باب صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَقَى زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيهِ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3257- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَارِثٍ، عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا  
بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَاقَ، لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ

10- بَابُ صِفَةِ النَّارِ، وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

(عَشَاقًا) (النبا: 25) يُقَالُ: غَسَقَتْ عَيْنُهُ

وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ، وَكَانَ الْغَسَاقُ وَالْغَسَقُ وَاجِدًا  
(غَسِلِينَ) (الحاقة: 36) كُلُّ شَيْءٍ غَسَلَتْهُ فَخَرَجَ

مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غَسِيلٌ، فِغْلِيلٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ  
الْجُرْحِ وَالذَّبَرِ "وَقَالَ عِكْرِمَةُ: (حَصَبٌ جَهَنَّمُ)  
(الأنبياء: 98): حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ:

(حَاصِبًا) (الإسراء: 68): الرِّيحُ الْعَاصِيفُ،

وَالْحَاصِبُ مَا تَزْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ (حَصَبٌ  
جَهَنَّمُ) (الأنبياء: 98): يُزْمِي بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمُ

حَصَبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ كَهَبٍ،

وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصَبَاءِ الْحَجَارَةِ، (صَدِيدٌ)

(إبراهيم: 16): قَيْحٌ وَذَمٌّ، (خَبَثٌ) (الإسراء: 97):

طَفِئَتْ، (تُورُونَ) (الواقعة: 71):

تَسْتَغْرِجُونَ، أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ، (لِلْمُقْوِينَ)

(الواقعة: 73): لِلْمَسَافِرِينَ، وَالْقَيْ الْقَفَرُ "وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ: (صِرَاطُ الْحَجِيمِ) (الصفات: 23):

سَوَاءُ الْحَجِيمِ وَوَسْطُ الْحَجِيمِ، (لَشَوْبًا مِنْ  
حَجِيمٍ) (الصفات: 67): يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ

وَيُسَاطُ بِالْحَجِيمِ، (رَفِيرٌ وَشَهِيْقٌ) (هود: 106):

صَوْتُ شَدِيدٍ، وَصَوْتُ ضَعِيفٍ، (وَرْدًا) (مريم: 3257- راجع الحديث: 1896)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے

عَشَاقًا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار

پپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔

شاید غَسَاقٌ اور غَسَقٌ ایک ہیں۔ غَسِلِينَ جو کسی

چیز کو دھونے سے نکلتی ہے یعنی دھوون۔ بروزن فِغْلِيلِينَ

اور غَسَلٍ سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرمہ کا

قول ہے کہ حَصَبٌ جَهَنَّمُ میں لفظ حَصَبٌ حبشہ کی

زبان کا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جسے

تیز ہوا پھینکے۔ پس حَاصِبٌ وہ جس کو تیز ہوانے پھینکا

اور اسی سے حَصَبٌ جَهَنَّمُ ہے کہ جو جہنم میں پھینکا

جائے، جیسے کافراں میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے

کو حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ کہتے ہیں اور حَصَبٌ

حَصَبَاءُ الْحَجَارَةِ سے مشتق ہے۔ صَدِيدٌ سے

پپ اور خون مراد ہے۔ خَبَثٌ بھگ گئی۔ تُورُونَ تم

نکالنا چاہتے ہو۔ أَوْرَيْتُ میں نے آگ روشن کی۔

لِلْمُقْوِينَ یعنی مسافروں کے لیے۔ الْفَيْقُ میدان۔

ابن عباس کا قول ہے کہ صِرَاطُ الْحَجِيمِ سے دوزخ

کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ لَشَوْبًا مِنْ حَجِيمٍ یعنی ان

کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا۔ رَفِيرٌ و

شَهِيْقٌ۔ اونچی آواز اور نیچی آواز۔ وَرْدًا پیاسے غیثاً

نقصان میں مجاہد کا قول ہے کہ يُسَجَرُونَ سے مراد ہے

کہ ان پر آگ بھڑکائی جائے گی۔ نَحَّاسُ سے مراد تانا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذُوقُوا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ۔ یہ منہ سے چکھنا نہیں ہے مَارِجٌ خالص آگ جیسا کہ مَرَجُ الْأَمِيدِ رَعِيَّتُهُ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی کھلی چھٹی دے۔ مَرِجٌ مَخْلُوطٌ، جیسا کہ کہتے ہیں مَرِجُ أَمْرِ النَّاسِ یعنی خلط ملط ہو گیا، جیسے مَرِجُ الْبَحْرَيْنِ اور مَرَجَتْ دَاتَبَكَ تَرَكْتَهَا بولتے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے و نمازِ ظہر کے لیے آپ نے فرمایا: دوپہر ٹھنڈی کر لو، حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں سے اتر جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی شدت سے ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز کے وقت کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی شدت سے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کے حضور صورت حال بیان کرتے ہوئے عرض کی کہ

(86) : عِطَاشًا ، (غِيًّا) (مریم: 59) : خُسْرًا  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ (يُسْجَرُونَ) (غافر: 72) : تُوْقِدُ بِهِمُ  
النَّارُ ، (وَنَحَّاسٌ) (الرحمن: 35) : الصُّفْرُ، يُصَبُّ  
عَلَى رُءُوسِهِمْ . يُقَالُ (ذُوقُوا) (آل عمران:  
181) : بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذُوقِ  
الْفَمِ ، (مَارِجٌ) (الرحمن: 15) : خَالِصٌ مِنَ  
النَّارِ، مَرَجُ الْأَمِيدِ رَعِيَّتُهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو  
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، (مَرِجٌ) (ق: 5) : مُلْتَبِسٌ  
مَرِجُ أَمْرِ النَّاسِ اخْتَلَطَ ، (مَرِجُ الْبَحْرَيْنِ)  
(الفرقان: 53) : مَرَجَتْ دَاتَبَكَ تَرَكْتَهَا

3258 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ  
وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ:  
أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الْفَيْءِ، يَعْنِي لِلتَّلَوْلِ  
ثُمَّ قَالَ: أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ  
جَهَنَّمَ

3259 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ  
فَيْحِ جَهَنَّمَ

3260 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

3258- راجع الحديث: 535

3259- راجع الحديث: 538

3260- راجع الحديث: 537



اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھارہا ہے لہذا اسے دوسال لینے کی اجازت عنایت فرمائی گئی، ایک سال سردیوں میں ایک گرمیوں میں۔ اسی کے باعث تم گرمی اور سردی کی سختی دیکھتے ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَشْتَكَّكَ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِتَفْسُئِن: نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِيرِ"

حضرت ابو جہرہ صعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: اے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ آب زمزم سے ٹھنڈا کرو۔ یہ ہام راوی کا شک ہے۔

3261 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمَّى، فَقَالَ أَبُو ذُهَابٍ عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ - شَكَّ هَمَّامٌ -

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

3262 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ قَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّاءِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی شدت سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

3263 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّاءِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخار کی وجہ جہنم کی شدت ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

3264 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّاءِ

3262 - انظر الحديث: 5726، صحيح مسلم: 5724، 5723، سنن ترمذی: 2073، سنن ابن ماجه: 3473

3263 - انظر الحديث: 5725

3264 - انظر الحديث: 5723، صحيح مسلم: 5715



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کی گئی، یا رسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے فرمایا: وہ اس سے اہتر حصہ زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا: وَكَادُوا يَا مَالِكُ -

حضرت ابو دائل سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں کے پاس جا کر بات چیت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا، آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے بات نہیں کی، کیا میں آپ کو سنا تا؟ میں تنہائی میں ان سے باتیں کرتا ہوں تاکہ فتنے کا مزید دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی آغاز نہ ہو جائے۔ اور وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے ایسی بات کب کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سن چکا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ بروز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی۔ وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

3265 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ: فَضِلْتُ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُمْ مِثْلُ حَرِّهَا

3266 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ عَطَاءً، يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَكَادُوا يَا مَالِكُ

3267 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ قِيلَ لِأَسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فَلَانًا فَكَلَّمْتَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ، إِنِّي أَكَلِمُهُ فِي الشَّيْرِ كُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَى أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ، بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَنْدُورُ كَمَا يَنْدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيُّ فُلَانٍ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ" رَوَاهُ عُثْمَرُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ

الأعمش

گھومتا ہے۔ دوسرے جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے۔ تم اس حالت کو کیسے پہنچے؟ کیا تم ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائیوں سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا، میں تمہیں نیکیوں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائیوں سے روکتا تھا لیکن خود ان میں مبتلا رہا کرتا تھا اس کی غندہ، شعبہ، اعمش نے بھی روایت کی ہے۔

### ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان

مجاہد کا قول ہے کہ یُقَذَّفُونَ سے پھینک کر مارنا مراد ہے۔ دُحُورًا دھتکارے ہوئے۔ وَاصِبٌ دائمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مَذْحُورًا راندے ہوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مَرِيدًا سے سرکش مراد ہے۔ بَشَّكُهُ اسے کاٹ ڈالا۔ اسْتَفْزَرَا ہلکا سمجھنا، خفیف جاننا بِمَخِيلِكَ اپنے سواروں کے ساتھ۔ الرَّجُلُ پیادہ یا پیدل اس کا واحد رَاجِلٌ سے جیسے صَاحِبٌ کی جمع صَحَبٌ ہے اور تَاجِرٌ کی تَجَرٍ۔ لَاخْتِنِگَنٌ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا قَرِینٌ سے شیطان مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا۔ لیث بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے میرے لیے خط لکھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور خوب یاد رکھا اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا جس کے سبب آپ یہ گمان کرتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک دن آپ نے اس کے لیے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا

### 11- بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُقَذَّفُونَ) (سبأ: 35) يُزْمُونَ (دُحُورًا) (الصفات: 9) مَظْرُودِينَ (وَاصِبٌ) (الصفات: 9) دَائِمٌ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَذْحُورًا مَظْرُودًا يُقَالُ (مَرِيدًا) (النساء: 117) مُتَمَرِّدًا، بَشَّكُهُ قَطَعَهُ (وَاسْتَفْزَرَا) (الإسراء: 64) اسْتَخَفَّ (بِمَخِيلِكَ) (الإسراء: 64) الْفُرْسَانُ وَالرَّجُلُ الرَّجَالَةُ، وَاجِدَهَا رَاجِلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجَرٍ. (لَاخْتِنِگَنٌ) (الإسراء: 62) لَا اسْتَأْصَلَنَ (قَرِینٌ) (الصفات: 51) شَيْطَانٌ

3268- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

عِيسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اللَّيْلُ: كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاكَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: "أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي مَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ: فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي

وَالْآخَرُ عِنْدَ رَجُلٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِآخَرٍ مَا وَجَّعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِيمَا ذَا، قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَّةٍ وَجُفٍ طَلَعَهُ ذَكَرٌ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَيْتِ خَدْرَوَانَ "فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: تَخْلَعُهَا كَأَنَّهُ رُمُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرِجْتَهُ؟ فَقَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُبَيِّرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبَيْتُ"

دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے ایک میرے سر کے پاس آکھڑا ہوا اور دوسرا پیروں کی جانب۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا، کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، کنگھی، روئی کے گالے اور زکھجور کے اوپر والے چھلکے پر۔ پہلے نے سوال کیا، یہ چیزیں کہاں ہیں، دوسرے نے جواب دیا، زردان کے کنوئیں میں۔ پس نبی کریم ﷺ اس کنوئیں پر تشریف گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت صدیقہ نے سوال کیا، آپ نے کیا وہ چیزیں نکلوائیں؟ فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا یاب کر دیا ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فتنہ برپا نہ ہو جائے۔ اس لیے کنواں ہی بند کروا دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے، ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھ لے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ آدمی ہشاش بشاش ہو کر بطیب خاطر صبح گزارتا ہے، ورنہ بد دل اور سست رہتا ہے۔

3269 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَاتَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا،

فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ. وَلَا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ"

3270- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: "ذَاكَ رَجُلٌ بَالُ الشَّيْطَانِ فِي أَذْنَيْهِ، أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور اس آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا رہے فرمایا: ایسے شخص کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

3271- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَمَّا إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو بچہ عنایت فرمایا جائے گا شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

3272- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْزُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ،

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، حتیٰ کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو، حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔

3273- وَلَا تَحْيَئُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، أَوِ الشَّيْطَانِ لَا أَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ، قَالَ

پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز ادا نہ کیا کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا شیطاں کے۔ عہدہ فرماتے ہیں

3270- راجع الحديث: 1144

3271- راجع الحديث: 141

3272- راجع الحديث: 582

3273- راجع الحديث: 582



کہ مجھے علم نہیں کہ ہشام نے ان دونوں میں کون سی بات کہی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہیے۔ اگر وہ بات نہ مانے تو پھر منع کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس کوئی آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا۔ پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ متواتر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ دوسوہ ڈالتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخر کار دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب

3274 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

3275 - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٌ لِيَجْعَلَ يَخْشُو مِنْ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا تَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

3276 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ

3274- راجع الحديث: 509

3275- راجع الحديث: 2311

3276- صحيح مسلم: 341، 344، سنن ابوداؤد: 4721

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



خَلَقَ كَذَا، حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ، فَإِذَا بَلَغَهُ فَلَيْسَتْ عِندَ اللَّهِ وَلَيْسَتْهُ" کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے خیالات کو جھٹک دینا چاہیے۔

فائدہ: وسوسہ کے لغوی معنی ہیں نرم آواز۔ اصطلاح میں برے خیالات، فاسد فکر کو وسوسہ کہتے ہیں اور اچھے خیالات کو الہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، الہام رب کی طرف سے۔ حق یہ ہے کہ غیر نبی کا الہام شرعی حجت نہیں کیونکہ شبہ ہے کہ وہ شیطانی وسوسہ ہو۔ (ازمرقات واحد المعات) (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۱)

3277 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى الثَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَتُسَلِّسُ الشَّيَاطِينُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

3278 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنْ مُوسَى قَالَ لِفَتَاةٍ: آتِنَا غَدَاءَنَا، (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُبُوتَ وَمَا أَنْسَابِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ"

حضرت آبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوجوان ساتھی سے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں (پ ۱۵، الکف ۶۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

3279 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی

3277- راجع الحديث: 1898

3278- انظر الحديث: 74

3279- راجع الحديث: 3104

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینک لکھے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اندھیرا پھیلنے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشا کی پہلی گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بڑھا دو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، نہ بلیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

حضرت صفیہ بنت حنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ معکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے بات چیت فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس جانے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت آپ حضرت اسامہ بن زید کے مکان پر قیام فرماتے تھے۔ پس انصار میں سے دو شخص پاس سے گزرے۔ جب نبی کریم ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو تیزی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حنی ہیں۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

3280- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا اسْتَجَنَحَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ: جُنَحَ اللَّيْلُ، فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَأَوَكْ سِقَاءَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَخَجِرْ إِيَّاكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْئًا "

3281- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُبَيْبٍ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَرُورَةً لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَأَنْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: " إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْلِبَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا، أَوْ قَالَ:

مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے۔

شَيْئًا"

حضرت سلیمان بن مرد رضى اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص آپس میں بدکلامی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ منہ سے کہہ لیا جائے تو غصہ ختم ہو جائے۔ اگر کوئی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہے تو غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا: کیا مجھے جنون ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اے اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچانا جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ اس پر غالب آ سکتا ہے۔ امش، سالم، کحیب، ابن عباس سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آ گیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمادیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

3282- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبْأَانِ فَأَحَدُهُمَا اخْمَرَتْ وَجْهَهُ وَانْتَفَعَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ" فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ: وَهَلْ بِيْ جُنُونٌ

3283- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: جَتَبَنِي الشَّيْطَانُ وَجَتَبَ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَطْرُقْهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلِّطْ عَلَيْهِ" قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ غَلَّةِ

3284- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُ مِنْهُ

3282- انظر الحديث: 6115, 6048 صحيح مسلم: 6591, 6589 سنن ابوداؤد: 4781

3283- راجع الحديث: 141

3284- راجع الحديث: 461

فَذَكَرَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی رتھ نکلتی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہو تو پھر آ موجود ہوتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے جب ختم ہو جائے تو پھر آدمکتا ہے، حتیٰ کہ آدمیوں کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، حتیٰ کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول کے دو سجدے کرے۔ (سجدہ سہو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی شخص کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان کے کے پہلو میں انگلی چھبوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چھبوتے گیا تھا لیکن صرف بردے پر انگلی مار سکا۔

علقمہ سے مروی ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے پوچھا کیا کہ یہاں کوئی صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو درداء ہیں۔ انہوں نے پوچھا، کیا آپ حضرات میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟

مغیرہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

3285 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، فَإِذَا تَوَبَّهَا أَذْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ، فَيَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى لَا يَنْدِرِيَ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَإِذَا لَمْ يَنْدِرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتِي الشَّهْوِ"

3286 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِأَصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ

3287 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْبَغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَا هُنَا؟ قَالُوا أَبُو الدُّدَاءِ، قَالَ: أَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

3287م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مُعِيزَةَ، وَقَالَ: الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا

3285- راجع الحديث: 608

3286- انظر الحديث: 4548, 3431

3287م- انظر الحديث: 6278, 4944, 4943, 3761, 3743, 3742

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں چھپ کر گفتگو کرتے ہیں تو شیطان پورے غور سے سنتے ہیں۔ اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو اسے لے دوڑتے ہیں۔ پھر اسے کاہن کے کان میں یوں جا ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے۔ پھر کاہن اس کے ساتھ سوجھوٹ اپنے پاس سے ملاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنے کی پوری سعی کرے۔ جب جمائی لینے والا باہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو شیطان چیخا، ارے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرات آگے تھے وہ غلط فہمی میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حذیفہ کے والد محترم حضرت یمان بھی تھے یہ پکارتے ہی رہ گئے کہ اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم ہاتھ نہ رُکے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، غزوہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو آخری وقت تک اس کا صدمہ رہا حتیٰ

3288- قَالَ: وَقَالَ الْكَلْبُ: حَدَّثَنِي حَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ تَتَخَدَّتْ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ: الْغَمَامُ - بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ، فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ، فَتَقْرُهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقْرِ الْقَارُورَةُ، فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ"

3289- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الشَّيَاطِينُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَخَافُ أَحَدَكُمْ فَلْيَزِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَذَا شَيْطَانُ"

3290- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: هِشَامُ أَخْبَرَنَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ النَّبِيُّ فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَمْنَى عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ، فَزَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ، فَتَنَظَّرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَمْنَى عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَوَاللَّهِ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ: حَذِيفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَمَازَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ"

3288- راجع الحديث: 3210

3289- انظر الحديث: 6226, 6223 سنن ابوداؤد: 5028 سنن ترمذی: 27747

3290- راجع الحديث: 751



کہ وہ مالک حقیقی سے جا ملے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ اچک لینا ہے اور شیطان اس طرح تمہاری نماز اچکتا ہے۔

ابو مغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، عبد اللہ بن ابوقادہ، ان کے والد محترم نے بھی نبی کریم ﷺ سے اگلی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہئے کہ بائیں طرف تھوکا ردے اور کہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سونکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس دن شام تک وہ شیطان

3291- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَافُ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةٍ أَحَدِكُمْ

3292- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَيْرِةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 3292- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

3293- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُفْيَانَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٍ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفُحِيتْ

3291- راجع الحديث: 752

3292- انظر الحديث: 7044, 7005, 6995, 6986, 6984, 5747

3293- انظر الحديث: 6403، صحيح مسلم: 6783، سنن ابن ماجه: 3798

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے محفوظ رہتا ہے۔ اس دن کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت آپ کی خدمت میں قریش کی چند عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور بلند آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں اور چھپ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دے دی اور آپ تبسم فرماتے رہے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔ ارشاد فرمایا، مجھے ان عورتوں پر حیرت ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

عَنْهُ مِائَةُ سِتَّةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسِي، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِنْهَا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ"

3294 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصْوَاهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَمَنْ يَبْتَدِرُنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَطْعَمَكَ اللَّهُ سِنَّتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ: أُمِّي عَدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَمْتَهَبْنِي وَلَا تَهَبْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلَطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا نَجًّا إِلَّا سَلَكَ نَجًّا غَيْرَ نَجِّكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان ان کی ناک کے بالے میں رات بسر کرتا ہے۔

3295 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ

## جنت اور ان کے ثواب و سزا کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے یہ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں (پ ۸، الکہف: ۱۳۰-۱۳۲) بخشاً سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنت کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی۔ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی ماں جنوں کے سردار کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بیشک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یعنی حساب کے لیے جُنْدُ الْمُحْضَرُونَ سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابومعصہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

## 12- باب ذکر الجن و ثوابهم و عقابهم

لِقَوْلِهِ (يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي) (الأنعام: 130) - إِلَى قَوْلِهِ - (عَمَّا يَعْمَلُونَ) (البقرة: 144) (بِخُشَا) (الجن: 13): نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ: (وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا) (الصفات: 158) قَالَ: "كُفَّارُ قُرَيْشٍ: الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ، وَأُمَّهَاتُهُنَّ بَنَاتُ سُرَوَاتِ الْجِنِّ"، قَالَ اللَّهُ: (وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجَنَّةُ إِنَّهُنَّ لَمُحْضَرُونَ) (الصفات: 158): سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ، (جُنْدُ مُحْضَرُونَ) (يس: 75): عِنْدَ الْحِسَابِ

3296 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي



الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الظُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ، فَإِنَّهُمَا يَطْبِيسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ

3298- قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيَّنَّا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً لَا تَقْتُلُهَا، فَتَأْذِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلُهَا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ: إِنَّهُ تَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ.

3299- وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، قَرَأَنِي أَبُو لُبَابَةَ، أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابِعَهُ يُونُسُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَاسْتَحَاقُ الْكَلْبِيُّ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَابْنُ مُجْتَبِجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَأَى أَبُو لُبَابَةَ، وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ

15- بَاب: خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ

غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

3300 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

3298- انظر الحديث: 3311, 3313

3300- راجع الحديث: 19

جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے کانٹے سے پینائی چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس کے بعد آپ نے عوامر نامی سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ جو گھروں میں رہتے ہیں۔

عبدالرزاق نے معمر سے اس کی روایت کی اور مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔ اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابوصحہ، ابن مجمع، زہری، سالم، ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ وقت نزدیک ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کے ٹیلوں اور برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا سر مشرق کی جانب ہے اور غرور و غرور گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ کاشکار گاؤں والوں میں ہیں اور سکون میں وہ ہیں جو بکریوں والے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عمرو ابوسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یمن کی طرف اٹھا کر فرمایا: ایمان تو ادھر ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ سخت دلی کاشکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دو سینک قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے نکلیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینگتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے

3301- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الشَّعْرِ وَالْفُحْرُ وَالْخَيْلُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلُ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

3302- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ اليمينِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانُ مَا هُنَا، إِلَّا إِنْ الْقَسْوَةُ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمُضَرَ

3303- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ النَّيْكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوُّوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

3304- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ

3301- انظر الحديث: 4390, 4389, 4388, 3499، صحيح مسلم: 183

3302- انظر الحديث: 5303, 4387, 3498، صحيح مسلم: 183

3303- صحيح مسلم: 6857، سنن ابوداؤد: 5102، سنن ترمذی: 3459

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔

جَبْتُهُ فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَكَلَّوْهُمْ، وَأَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مَغْلَقًا

3304-م. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُخَوِّمُ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

عمرو بن دینار بھی جابر بن عبد اللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے عطاء سے کی، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ نہیں ہے۔

3305- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ، إِذَا وَضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وَضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ لِي مِرَارًا، فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت گم ہو گئی تھی، پتہ نہیں ان کا کیا بنا اور میری رائے تو یہ ہے کہ یہ جو ہے وہی ہیں، کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا، ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا: اور کیا میں نے توریت میں پڑھا ہے۔

3306- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِلْوَرِغِ الْفَوَيْسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَرَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو قاصق فرمایا ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

3307- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

3304-م. راجع الحديث: 3280

3305- صحيح مسلم: 7421

3306- راجع الحديث: 1831، صحيح مسلم: 5806، سنن نسائي: 2886

3307- انظر الحديث: 3359، صحيح مسلم: 5804، 5803، سنن نسائي: 2885

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

ابْنُ عِيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو دھاریوں والے سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے پینائی چلی جاتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔

3308- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا ذَا الظَّفِيرَيْنِ، فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ، وَيُصِيبُ الْحَبْلَ

حماد بن سلمہ ابواسامہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

تَابِعَهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لٹڈورے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے پینائی چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

3309- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ: إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ، وَيُذْهِبُ الْحَبْلَ

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچلی نکل تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار دو۔ تو اس لیے میں بھی انھیں مارنے لگا۔

3310- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ، فَوَجَدَ فِيهِ سَلْعَ حَيَّةٍ، فَقَالَ: انْظُرُوا أَتَيْنَ هُوَ فَتَنَظَرُوا، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِيَذْلِكَ

پھر میری حضرت ابولہابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی مجھے بتایا کہ

3311- فَلَقِيْتُ أَبَا لَهَابَةَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا الْجَنَانَ إِلَّا

3308- انظر الحديث: 3309

3309- راجع الحديث: 3308

3310- راجع الحديث: 3297، صحيح مسلم: 5786، 5787، سنن ابو داود: 5252، 5253، 5254، 5255

3311- راجع الحديث: 3298، 3310

لنڈورے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر سانپ کو نہ مارا کرو۔ چونکہ یہ حمل کو ساقط کرتا اور بیٹائی کو زائل کر دیتا ہے۔ لہذا اسے مار دیا کرو۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔

پھر انہیں حضرت ابوالبابہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کو مارنے سے ممانعت فرمائی ہے، تو وہ اس سے رُک گئے۔

پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیے: چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کانٹے والا کتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کانٹے والا کتا، کوا اور چیل۔

كُلُّ اَبْتَرٍ ذِي ظَفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُنْذِبُ الْبَصَرَ فَأَقْتُلُوهُ

3312- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ

3313- لَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِثَانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا

16- بَابُ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

3314 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحَدَّادُ وَالْغَرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

3315- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ: الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغَرَابُ وَالْحَدَّادُ"

3312- راجع الحديث: 3297

3313- راجع الحديث: 3298, 3310

3314- صحيح مسلم: 2857, 2858 سنن ترمذی: 837 سنن نسائی: 2890

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کر دو۔ دروازوں کو بند کر لو اور اپنے بچوں کو عشا کے وقت باہر جانے سے روکو کیونکہ وہ جنات کے پھیل جانے اور ضرر دینے کا وقت ہے اور سوتے وقت چراغ بجھا دو، کیونکہ فاسق کبھی بچی کو کھینچ لیتا ہے اور گھروالے جل بھن جاتے ہیں۔ ابن حریج، حبیب، عطاء کی روایت میں (فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ كَيْفَ تَكُونُ) لَئِنْ الشَّيْطَانُ هُوَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو سورۃ المرسلات نازل ہوئی ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے، تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے بڑھ کر اپنے بل میں گھس گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تازگی سیکھ رہے تھے۔ ابو عوانہ، مغیرہ، حفص و ابو معاویہ، سلیمان بن قرم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

3316- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ تَخَرُّوا الْأَيَّتَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاجْتَنِبُوا صَبِيَّانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجَنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفُفُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ

3317- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَتَوَلَّيْتُ (وَالْمُرْسَلَاتِ عَزْفًا) (المرسلات: 1) فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ بَحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ بَحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيَّتْ شَرُّكُمْ كَمَا وَقِيَّتُمْ شَرَّهَا

3317م- وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَعْلَةً قَالَ: وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةٌ وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ: حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قُرَيْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

3318- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

3316- راجع الحديث: 3280 سنن ابوداؤد: 3733 سنن ترمذی: 2857

3317م- راجع الحديث: 1830

3318- راجع الحديث: 2365 صحیح مسلم: 6620, 5814



کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت نبی کے سبب سے جہنم میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

عبید اللہ، سعید المقبری، ابوہریرہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کے ٹھکانے کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری چیونٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سزا ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ دی۔

اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر نکالنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

الرَّاعِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعَمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ

3318- قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

3319- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزَّوَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَارِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَنِيهَا فَأُخْرِقَ بِالنَّارِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: فَهَلَا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ"

17- بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِئْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِي جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءٌ

3320- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ

فَلْيَغِيْسُهُ ثُمَّ لِيَرْزُقْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاتِيهِ  
دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً

3321- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الطَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ  
سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غُفِرَ لِمَرْأَةٍ  
مُومِسَةٍ، مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِي يَلْهُفُ، قَالَ:  
كَأَدَّ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَتَزَعَتْ حُقْفَهَا، فَأَوْثَقَتْهُ  
بِخِمَارِهَا، فَتَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فُغْفِرَ لَهَا بِذَلِكَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک بدکار عورت کی  
محض اس لیے مغفرت فرمادی گئی کہ وہ ایک ایسے کتے  
کے پاس سے گزری جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس  
شدت پیاس کے سبب پڑا ہانپ رہا تھا۔ قریب تھا کہ  
پیاس سے مرجاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے  
سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی  
مغفرت کا سبب ہو گیا۔

3322 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَا  
هُنَا أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي  
طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ  
وَلَا صُورَةٌ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر  
میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

3323- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ  
بِقَتْلِ الْكَلَابِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کو مارنے کا حکم  
فرمایا ہے۔

3324- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا ہوا  
ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی  
ہوتی رہتی ہے سوائے کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت

3321- النظر الحديث: 3467

3322- راجع الحديث: 3225

3323- صحيح مسلم: 3992، سنن نسائي: 4288، سنن ابن ماجه: 3202

3324- راجع الحديث: 2323، 2322

والے کتے کے۔

يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ  
أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ

3325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي  
زُهَيْرٍ الشَّنَنِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنِ اقْتَتَى كَلْبًا، لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا  
وَلَا حَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ  
السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةِحضرت سفیان بن ابوزہیر شعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے  
سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کے کام  
آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ  
ایک قیراط بھر کی ہوتی رہے گی۔ سائب نے پوچھا کہ  
آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خود سنی ہے؟  
جواب دیا، ہاں اس رب کعبہ کی قسم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 60- کِتَابُ أَحَادِيثِ

## الْأَنْبِيَاءِ

1- بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ

(صَلَّال) (الحجر: 26): " طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلِ فَصُلِّصَ كَمَا يُصَلِّصُ الْفَخَّارُ، وَيُقَالُ: مُنْتَنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلٌّ، كَمَا يُقَالُ: صَرَّ الْبَابُ وَصَرَّ عِنْدَ الْإِعْلَاقِ، مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ، "فَمَرَّتْ بِهِ: اسْتَمَرَّتْ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ، (الْأَعْرَافُ: 12): أَنْ تَسْجُدَ.

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) (البقرة: 30) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) (الطَّارِقُ: 4): إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ، (فِي كَبَدٍ) (الْبَلَدُ: 4): فِي شِدَّةٍ خَلَّى. (وَرِيَاشًا): الْمَالُ " وَقَالَ غَزْوَةُ: الرِّيَاشُ وَالرِّيَشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللَّبَاسِ، (مَا تُمْنُونَ) (الْوَاقِعَةُ: 58): النُّظْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ) (الطَّارِقُ: 8): النُّظْفَةُ فِي الْإِخْلِيلِ، كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّبَاءُ شَفْعٌ، وَالْوَثْرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، (فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ) (التِّينُ: 4): فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ، (أَسْفَلَ سَافِلِينَ) (التِّينُ: 5): إِلَّا مَنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## حضرات انبیائے کرام

## علیہم السلام کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام

اور ان کی اولاد کی تخلیق

صَلَّال اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس میں ریت کی ملاوٹ ہو، پھر وہ ایسے بچے جیسے ٹھیکری بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بدبودار مٹی مراد ہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ صَل سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں صَرَّ الْبَابُ یا کسی تر بن کو الٹاتے وقت جو آواز نکلتی ہے تو صَرَّ صَرَّ کہتے ہیں۔ فَمَرَّتْ بِهِ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں۔ أَنْ لَا تَسْجُدَ مراد ہے سجدہ کروں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں (پ ۱، البقرة: ۳۰) ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا إِلَّا کے معنی میں ہے فِي كَبَدٍ سے مراد سخت پیدائش ہے۔ رِيَاشًا سے مال مراد ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الرِّيَاشُ دَالِ الرِّيَشِ ہم معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس۔ مَا تُمْنُونَ سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے: إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ۔ سے اَحْلِيل میں نطفے کا لوٹانا مراد ہے۔ جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ شَفْعٌ جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت ہیں۔ اَلْوَثْرُ اللہ تعالیٰ

ہے۔ فی أَحْسَن تَقْوِيم سے عمدہ پیدائش مراد ہے  
 أَسْفَلَ سَافِلِينَ ہیں۔ سوائے اہل ایمان کے  
 خُسْر سے گمراہی مراد ہے لیکن اہل ایمان کا استثناء فرما  
 دیا گیا ہے۔ لَا زِبْ چکنے والی۔ نُنْشِئُكُمْ یعنی جس  
 شکل میں ہم چاہیں پیدا فرما دیں۔ نُسَخْ مُحَمَّدِكَ  
 تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ  
 فَتَلْقَى آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ سے قرآنی دعا رَبَّنَا  
 ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَأَزَلَّهُمَا یعنی ان  
 دونوں کو بہکا دیا۔ يَتَسَنَّه سے خراب ہو جانا مرا  
 د ہے۔ اِسْنٌ متغیر ہونا۔ الْمَسْنُونُ تغیر پذیر۔ حَمَاءُ  
 یہ حَمَاءُ کی جمع ہے اور وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔  
 يَخْصِفَانِ یعنی جنت کے پتے لے کر ایک کو دوسرے  
 کے ساتھ جوڑا۔ سَوَاءٌ بَيْنَهُمَا یہ شرمگاہوں سے کفایہ  
 ہے۔ مَتَاعٌ إِلَى جِدْنٍ یہ اس وقت سے لے کر  
 قیامت تک ہے۔ اہل عرب جِدْنِ اس ساعت کو بھی  
 کہتے ہیں جس کو کوئی حد نہ ہو۔ قَبِيلُهُ وہ گروہ جس میں  
 سے وہ آپ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
 ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت  
 آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع  
 (میٹر) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور  
 ان کے جواب کو غور سے سننا کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری  
 اولاد کا سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا: السلام علیکم۔ انہوں  
 نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انہوں نے  
 رحمۃ اللہ اضافی کہا پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا  
 وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت  
 سے اب تک لوگوں کا قدر برابر گھٹتا آرہا ہے۔

أَمِنْ ، (خُسْرٍ) (النساء : 119) : ضَلَاكٍ ثُمَّ  
 اسْتَعْتَقَى الْأَمِنْ أَمِنْ . (الزَّبِ) (الصفات: 11):  
 لَا زِمَ ، (نُنْشِئُكُمْ) (الواقعة: 61) : فِي أَبِي خَلِي  
 نَشَاءُ ، (نُسَخْ بِمُحَمَّدِكَ) (البقرة: 30) : نُعْظِمُكَ  
 وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ (فَتَلْقَى آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ)  
 (البقرة: 37) : فَهُوَ قَوْلُهُ: (رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا)  
 (الأعراف: 23) . (فَأَزَلَّهُمَا) (البقرة: 36) :  
 فَاسْتَزَلَّهُمَا وَ (يَتَسَنَّه) (البقرة: 259) : يَتَغَيَّرُ ،  
 (أَسْنٌ) (محمد: 15) : مُتَغَيَّرٌ ، وَالْمَسْنُونُ الْمَتَغَيَّرُ  
 ، (حَمَاءٌ) (الحجر: 26) : يَجْمَعُ حَمَاءٌ وَهُوَ الظِّلْمُ  
 الْمَتَغَيَّرُ ، (يَخْصِفَانِ) (الأعراف: 22) : أَخَذَ  
 الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ، يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ  
 وَيَخْصِفَانِ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ، (سَوَاءٌ بَيْنَهُمَا) (طه:  
 121) : كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا ، (وَمَتَاعٌ إِلَى جِدْنٍ)  
 (البقرة: 36) : هَاهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الْجِدْنُ  
 عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهُ  
 (قَبِيلُهُ) (الأعراف: 27) : جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ  
 3326 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،  
 قَالَ: " خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطَوَّلَهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ، ثُمَّ  
 قَالَ: أَذْهَبَ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ،  
 فَاسْتَبِغْ مَا يُحْيِيُونَكَ ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّتُهُ فَرِيَّتُكَ ،  
 فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَفَرَادُوسُهُ ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ  
 الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ  
 حَتَّى الْآنَ "



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مثل دکھتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان چمک دار تاروں کی طرح ہوں گے جو آسمان میں چمکتے ہیں۔ انہیں وہاں پیشاب کرنے، قضائے حاجت کے لیے جانے، تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ان کے کتھکے سونے اور پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگلیٹھیاں سلگتی ہوں گی جن سے عود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساتھ ذراع (میٹر) تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرمتا پس اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ نہ ہو تو اولاد میں ایک کی مشابہت کیوں ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام کو نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا معلوم ہوا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی، میں آپ سے تین ایسی باتیں پوچھنا

3327 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي رُزَعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوَكِبٍ كُذِّبَتْ فِي السَّمَاءِ إِطْهَاءً، لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتَفَلُّونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ الْأَنْجُوجُ، عَوْدُ الطَّيِّبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ، سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

3328 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغَسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يُشَبِّهُ الْوَلَدَ

3329 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمِّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَقْدِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِلَيَّ

3327 - صحيح مسلم: 7078 سنن ابن ماجه: 4333

3328 - راجع الحديث: 130

3329 - انظر الحديث: 4480, 3938, 3919

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: مَا  
أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَلْبِغُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ؟ وَمِنْ  
أَيِّ شَيْءٍ يَلْبِغُ إِلَى أَخَوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْتَرِي بِهِنَّ أَيْفَا جَبْرِيلُ قَالَ:  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا  
أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ  
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيزَادَةٌ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الشَّجَرَةُ فِي  
الْوَلَدِ: فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا  
مَاوُهُ كَانَ الشَّجَرَةُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاوُهَا كَانَ  
الشَّجَرَةُ لَهَا" قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ  
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُ، إِنْ  
عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهْتُونِي عِنْدَكَ،  
فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ  
فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: أَعْلَمْنَا، وَابْنُ  
أَعْلَيْنَا، وَأَخِيرَتَا، وَابْنُ أَخِيرَتَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ  
اللَّهِ قَالُوا: أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ  
إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: شَرُّتَا، وَابْنُ شَرِّتَا،  
وَوَقَعُوا فِيهِ

چاہتا ہوں جن کا نبی کے سوا کسی کو علم نہیں ہوتا۔  
(۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟  
(۲) وہ کھانا کونسا ہے جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں  
گے؟ (۳) کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس  
وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا یہ باتیں تو مجھے جبریل ابھی بتا کر  
گئے ہیں۔ عبد اللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں  
میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔ پس رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی  
وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے  
جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی  
کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں  
ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو آدمی  
کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور  
عورت کو اگر پہلے انزال ہوگا تو اس سے مشابہت رکھتا  
ہوگا۔ انہوں نے عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی  
آپ اللہ کے رسول ہیں، پھر عرض کی، یا رسول اللہ!  
یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر انہیں میرے  
اسلام لانے کے بارے میں علم ہو گیا، اس سے پہلے کہ  
آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی  
کریں گے، پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے۔  
رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام  
تم میں کیسے شخص ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب  
سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں  
وہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے  
ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ  
عبد اللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ

انہیں اس سے بچائے اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آگئے اور کہنے لگے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے، ہ ہم میں بُرا آدمی ہے اور بُرے آدمی کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے نیک سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کو اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن اسی طرح رہتا ہے۔ پھر وہ چالیس دن تک جھے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر تنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر اللہ

3330 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخْنَأْ أَنْثَى زَوْجَهَا

3331 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُوسَى بْنُ جَزَاءٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

3332 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ

3330- انظر الحديث: 3399

3331- انظر الحديث: 5184, 5186، صحيح مسلم: 3632

3332- راجع الحديث: 3208

تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ آئے (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت (۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک گز کا فیصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر قسمت کا لکھا غالب آ جاتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اہل جنت جیسے کام کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا نافذ ہو جاتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یا رب! یہ نطفہ ہے۔ یا رب! یہ جما ہوا خون ہے۔ یا رب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے، یا رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ یا رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا مال و متاع دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دے گا، ہاں اللہ

يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفِخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ

3333- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ: يَا رَبِّ أَذْكَرٌ، يَا رَبِّ أُنْثَى، يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الْأَجَلُ، فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ"

3334- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ خَفِصٍ، حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، يَزْفَعُهُ: "إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ



سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبٍ  
أَدَمَ، أَنْ لَا تُشِيرَ لَكَ بِي، فَأَبَيْتَ إِلَّا الْوَهْلَ"

تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت  
تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا  
کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو شرک پر ہی  
ڈٹا رہا۔

3335- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بَنِي غِيَاثٍ،  
حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ  
آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ  
الْقَتْلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی دنیا  
میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس قتل کے گناہ کا حصہ  
حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کو بھی ملتا ہے جس  
نے سب سے قتل کی ابتدا کی۔

## روحیں لشکر کی طرح جمع ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ روحیں لشکر کی  
طرح جمع ہیں۔ جن میں دنیا میں آشنائی ہوگئی ان کے  
درمیان یہاں محبت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسرے  
سے اجنبی رہیں وہ یہاں بھی نا آشنا رہیں گی۔ یحییٰ بن  
ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی  
ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:

اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی

قوم کی طرف بھیجا

ابن عباس کا قول ہے کہ بَادِئُ الرَّأْيِ سے مراد  
ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ قُلْعِي رُوك لے  
فَارَ التَّنُورُ پانی کا پھوٹ پڑنا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ

## 2- بَابُ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِدَةٌ

3336- قَالَ قَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،  
قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
يَقُولُ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا  
اِئْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ  
أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

## 3- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى

قَوْمِهِ) (هود: 25)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (بَادِئُ الرَّأْيِ): مَا ظَهَرَ لَنَا  
(أَقْلَعِي) (هود: 44): أَمْسِكِي، (وَفَارَ التَّنُورُ)  
(هود: 40): نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَجْهٌ



تتور سے سطح زمین مراد ہے۔ محابد کا قول ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ کاب حالت۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ

کنز الایمان: بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے (پ ۲۹، نوح ۱) تا آخر سورہ نوح

نیز فرمان الہی: ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا۔۔۔۔۔ تا۔۔۔ اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (پ۱، یونس ۷۱-۷۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان جلوہ فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔ لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے۔ پس خبردار ہو جاؤ کہ دجال کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو

الأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (الْجُودِيَّةُ) (هود: 44):  
جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ. (ذَابُ) (غافر: 31): مِفْلٌ حَالٌ

000- يَابْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّا  
أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ  
قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ  
أَلِيمٌ) (نوح: 1)- إِلَى  
آخِرِ السُّورَةِ-

(وَأْتَلَّ عَلَيْهِمْ نَبَأُ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ) (يونس: 71) - إِلَى قَوْلِهِ - (مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (يونس: 72)

3337- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
بُؤْنَسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ وَبِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ  
ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: "إِنِّي لَا أَتَدْرِكُكُمْ، وَمَا مِنْ  
نَبِيٍّ إِلَّا أَتَدْرِكُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَتَدْرِكُ نُوحَ قَوْمَهُ، وَلِكَيْ  
أَقُولَ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ:  
تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ"

3338 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ،  
عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نہیں بتائی۔ بیشک دجال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثل لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگی۔ اور بیشک میں تمہیں اس کے جال میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

وَسَلَّمَ: "أَلَا أَحَدٌ كُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ، مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنَّهُ يَحْمِلُ مَعَهُ بِمِقَالِ الْحِجَّةِ وَالنَّارِ، فَأَلْبِي يَقُولُ إِنَّهَا الْحِجَّةُ هِيَ النَّارُ، وَإِلَى أُنْذِرْكُمْ كَمَا أُنْذِرْ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ"

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا، کیا تمہارے تک میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا، کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے، حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا: ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو (پ ۲، البقرة ۱۳۳) الوَسْطُ درمیانی، افضل۔

3339- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَحْمِلُ نُوْحٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى، هَلْ بَلَغْتَ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ أَمْرِي رَبِّ، فَيَقُولُ لَا أُمَّتِي: هَلْ بَلَغْتُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ، فَيَقُولُ لِنُوحٍ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ، فَتَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ، وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دعوت میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ کی خدمت میں بکری کی دسی کا گوشت پیش کیا گیا۔ یہ آپ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ اس میں سے لے کر تناول فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا، میں قیامت

3340- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّبَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَتَهَسُّ مِنْهَا تَهَسَةً

3339- انظر الحديث: 7349, 4487 سنن ترمذی: 2960, 2959 سنن ابن ماجه: 4284

3340- انظر الحديث: 4712, 3361 صحيح مسلم: 479 سنن ترمذی: 1837, 2434 سنن ابن ماجه: 3307

وَقَالَ: "أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَذُنُونَ بِمَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُبْصِرُهُمُ النَّاطِرُ وَيُسَبِّعُهُمُ الدَّاعِي، وَتَذُنُونَ مِنْهُمْ الشَّمْسُ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ، إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْبَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنْكَ الْجَنَّةَ، أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَتَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونُ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغْنَا، أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَاشْفَعْ تُشَفِّعْ، وَسَلُّ تُعْطَى " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ

کے روز تمام انسان کا سردار ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک صاف میدان میں جمع فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے اور سورج ان کے بالکل قریب آجائے گا۔ اس وقت کچھ لوگ کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس آفت میں پھنسے ہو۔ ایسے شخص کو کیوں نہیں ڈھونڈتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے۔ کچھ لوگ کہیں گے، ہم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں لہذا ان کی خدمت میں چلیں، عرض کریں گے، اے ابوالبشر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی طرح کی روح پھونکی اور فرشتوں سے اس کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا اپنے رب کے حضور آپ ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں مبتلا ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے، میرے رب کا آج ایسا اظہارِ غضب ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی ہوا، نہ آئندہ ایسا ہوگا اس نے مجھے ایک درخت سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے نوح! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عَبْدُ غَلُورَ رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت کا شکار ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا اپنے رب کے حضور اپنے ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب کا آج ایسا اظہار ہے کہ





## 5- بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ، وَيُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا)  
(مریم: 57)

## حضرت ادريس

عليه السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم  
نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا (پ ۱۶، مریم: ۵۷)

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری سے ان کے متعلق  
روایت ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے مکان کی  
چھت شق کی گئی اور میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ جبریل علیہ  
السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا،  
پھر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت  
لائے جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے  
سینے میں اندیل دیا اور پھر اسے سی دیا گیا۔ پھر میرا ہاتھ  
پکڑ کر آسمان کی جانب چڑھنے لگے۔ جب آسمان دنیا  
کے پاس پہنچے تو جبرائیل نے آسمان کے خازن سے  
دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟  
جواب دیا، میں تو جبریل ہوں۔ پوچھا، کیا آپ کے  
ساتھ کوئی ہے؟ جواب دیا، میرے ساتھ حضرت  
محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب  
دیا، ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان پر  
چلے گئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے داہنی طرف  
آدمیوں کا ایک ہجوم ہے اور بائیں جانب بھی۔ جب وہ  
اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں  
طرف دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا:  
صالح نبی اور صالح بیٹے مرجا۔ میں نے پوچھا کہ اے  
جبریل! یہ کون ہے؟ جواب دیا، یہ حضرت آدم علیہ

3342 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنَبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "فَرَجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ،  
فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ  
زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُنْتَلِيٍّ حِكْمَةً  
وَأِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ  
بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ  
الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ  
مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ: مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ:  
مَعِيَ مُحَمَّدٌ، قَالَ أُرْسِلْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَافْتَحَ،  
فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ  
أَسْوَدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قَبَلَ يَمِينِهِ  
ضُحِكٌ، وَإِذَا نَظَرَ قَبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا  
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا يَا  
جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ  
يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَدِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ  
مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ  
النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قَبَلَ يَمِينِهِ ضُحِكٌ، وَإِذَا نَظَرَ قَبَلَ



شَمَالِهِ بَنَى، ثُمَّ عَرَجَ فِي جَبْرِيلَ حَتَّى أَكَى السَّمَاءَ  
الْعَالِيَةَ، فَقَالَ لِنَارِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ نَارُهَا  
مِفْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ " قَالَ أَنَسُ: قَدْ كَرَّ  
أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى،  
وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُفِيضْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ  
أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا،  
وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَقَالَ أَنَسُ: فَلَمَّا مَرَّ  
جَبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ،  
ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى،  
ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى، ثُمَّ  
مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ مَنْ هَذَا، قَالَ: هَذَا  
إِبْرَاهِيمُ " قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ، كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَرَجَ فِي حَتَّى  
ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ صَرِيحَ الْأَقْلَامِ، قَالَ  
ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى  
خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرْتُ بِمُوسَى،  
فَقَالَ: مُوسَى مَا الَّذِي فَرَضَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ:  
فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَرَاغُ رَبِّكَ،  
فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيعُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاغُ رَبِّي  
فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ رَاغُ  
رَبِّكَ: قَدْ كَرَّ مِثْلُهُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى  
مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: رَاغُ رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا

السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی  
روحیں ہیں۔ پس داہنی جانب والے جنتی ہیں اور بائیں  
طرف کا جہنمیوں کا ہے۔ اسی لیے یہ دائیں جانب  
دیکھ کر ہنستے اور بائیں طرف دیکھ کر روتے تھے۔ پھر  
جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، یہاں تک کہ  
دوسرے آسمان تک جا پہنچے۔ اس کے خازن سے  
دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے کی طرح جواب و  
سوال ہوئے، حتیٰ کہ دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت انس  
کا بیان ہے کہ پھر مجھ سے ذکر کیا کہ باقی آسمانوں میں  
حضرت ادريس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت  
ابراہیم کو پایا اور یہ مجھ پر واضح نہیں کہ ان کے مقامات  
کہاں ہیں سوائے اس کے جو انہوں نے بیان کیا کہ  
حضرت آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو چھٹے  
آسمان پر حضرت انس کا بیان ہے کہ جب جبرئیل کا گزر  
حضرت ادريس کے پاس سے ہوا، تو انہوں نے کہا:  
صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا، یہ کون  
ہیں، جواب دیا یہ حضرت ادريس ہیں۔ پھر میں حضرت  
موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور  
صالح بھائی مرحبا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب یہ  
حضرت موسیٰ ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے  
گزرا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا۔  
میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت عیسیٰ  
ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو  
انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے  
پوچھا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت ابراہیم ہیں۔  
ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابو بکر بن حزم نے خبر دی کہ  
حضرت ابن عباس اور حضرت ابوجہ النصارى دونوں  
سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے لے کر

تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَأَيْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ  
خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ،  
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ، فَقُلْتُ: قَدْ  
اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَى بِي  
السُّدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَعَشِيهَا أَلْوَانٌ لَا أُخْرِى مَا هِيَ  
ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا جَنَابُذُ اللَّوْلُو، وَإِذَا  
تُرَابُهَا الْمِسْكُ"

اوپر چڑھے حتی کہ مجھے ایک ہوار جگہ دکھائی دی، جہاں  
سے میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابن حزم  
کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس  
نمازیں فرض فرمائیں۔ میں اس حکم کو لے کر واپس لوٹا تو  
میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا انہوں نے  
پوچھا، آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے  
جواب دیا، ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔  
کہا، اپنے رب کی طرف واپس لوٹے کیونکہ آپ کی  
امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب کی  
طرف واپس لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا، پھر حضرت  
موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، اپنے رب کی  
جانب واپس جائیے۔ پھر پہلے کی طرح واقعہ بیان کیا تو  
ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف  
واپس لوٹا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے۔ اپنے رب کے  
حضور واپس جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت  
نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں جاتا رہا تو یہ  
پانچ نمازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ  
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل  
نہیں ہوتی۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی جانب واپس لوٹا تو  
کہنے لگے، اپنے رب کے حضور فرمائیے۔ میں نے کہا:  
اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی  
ہے۔ پھر جبریل مجھے لے کر سدرة المنتہی پر پہنچے۔ اسے  
ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں نہیں جانتا  
کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، تو دیکھا  
کہ موتی اس کے سنگریزے اور مشک اس کی مٹی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ

6-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِلَى

عَادِ أَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

(الأعراف: 65)

وَقَوْلِهِ: (إِذْ أُنْذِرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ)

(الأحقاف: 21) - إِلَى قَوْلِهِ - (كَذَلِكَ نَجْزِي

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ) (يونس: 13) فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ،

وَسُلَيْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

7- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَمَّا عَادُ

فَأَهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ) (الحاقة: 6):

شَدِيدَةٍ،

(عَاتِيَةٍ) (الحاقة: 6)

· قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَثَثَ عَلَى الْخَزَّانِ (سَخَّرَهَا

عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا)

(الحاقة: 7) مُتَتَابِعَةً (فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى

كَأَنَّهُمْ أَعْجَازٌ نُحْلٍ خَاوِيَةٌ) (الحاقة: 7) أَصُولُهَا

(فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ) (الحاقة: 8) بَقِيَّةٍ

3343 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: نُصِرْتُ بِالْصَّبَا، وَأَهْلِكْتُ عَادًا بِالدُّبُورِ

3344 - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ،

کنز الایمان: اور عاد کی طرف ان کی

برادری سے ہود کو بھیجا کہا اے میری قوم

اللہ کی بندگی کرو

اور ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: اور یاد

کرو عاد کے ہم قوم --- تا --- ہم ایسی ہی سزا

دیتے ہیں مجرموں کو (پ ۲۶، الاحقاف ۲۵) اس کے متعلق

عطاء سلیمان، عائشہ صدیقہ نے نبی کریم ﷺ سے

روایت کی ہے۔

ارشاد بانی ہے: ترجمہ کنز الایمان:

اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے

نہایت سخت گرجتی آندھی

سے (پ ۲۹، الحاقہ ۶)

عَثَثَ یعنی اپنے منتظم کے قبضے سے باہر ہو گئی۔

وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن برابر چلتی رہی۔

حُسُومًا سے مراد لگا تار چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا

تو کھجور کے کھوکھلے تنے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا تو

ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے بَقِيَّةٍ کا معنی ہے جو

باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا

کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک

کی گئی تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3343- انظر الحديث: 1035

3344- انظر الحديث: 7562, 7432, 6933, 6931, 6163, 5058, 4667, 4351, 3610 صحیح

مسلم: 2451, 2448 سنن ابوداؤد: 4764 سنن نسائی: 4112, 2577

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبِيَّةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ  
 الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ  
 الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ، وَزَيْدِ  
 الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نُبَهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ عَلَاقَةَ  
 الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ،  
 وَالْأَنْصَارُ، قَالُوا: يُعْطَى صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ  
 وَيَدْعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَا لَفْهُمْ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ  
 الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَائِي الْجَبِينِ، كَفَّ  
 اللَّحْيَةَ مَخْلُوقٌ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ:  
 مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ، أَيَأْمُنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ  
 الْأَرْضِ فَلَا تَأْمُنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ، أَحْسِبُهُ  
 خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَمَنْعَهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: "إِنَّ مِنْ  
 ضُطْطِ هَذَا، أَوْ: فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ  
 الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ  
 مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ  
 الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ، لَوْ أَنَا  
 أَكْرَمْتُهُمْ لَأَقْتُلْتَهُمْ قَتْلَ عَادٍ"

مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، یعنی اقرع بن حابس حنظلی، مجاشی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید طائی جو بعد میں بنو نہبان میں شامل ہو گئے۔ علقمہ بن علاش عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے، کو عطا فرمایا۔ یہ بات قریش و انصار پر شاق گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تسکین قلوب کے لیے دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص آگے بڑھا، جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار لٹکے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا کہنے لگا: اے محمد! اللہ سے ڈر۔ آپ نے فرمایا: اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی۔ میرا گمان ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرمادیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم عادی طرح قتل کر دوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو فہل من مڈ کر پڑھتے ہوئے سنا۔

3345 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ:  
 سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَقْرَأُ: (فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ) (القمر: 15)"

### 7- بَابُ قِصَّةِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قَالُوا (يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ إِنَّا يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ) (الكهف: 94) قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا. إِنَّا مَكْنَانَاهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا) (الكهف: 84). (فَاتَّبَعَ سَبَبًا) - إِلَى قَوْلِهِ - (أَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ): وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطْعُ (حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ) (الكهف: 96) يُقَالُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْجَبَلَيْنِ، وَالسَّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ (خَرَجًا) (الكهف: 94): أَجْرًا، قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ أَتُونِي أَقْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا) (الكهف: 96): "أَصِيبَ عَلَيْهِ رِصَاصًا، وَيُقَالُ الْحَدِيدُ، وَيُقَالُ: الصُّفْرُ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: النَّحَاسُ (فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ) (الكهف: 97) "يَعْلُوهُ، اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ، مِنْ أَطْعَمْتُ لَهُ، فَلِلذَلِكَ فَتَحَ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اسْتَطَاعَ يَسْطِيعُ"، وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا. قَالَ هَذَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا: أَلَزَقَهُ بِالْأَرْضِ، وَنَاقَهُ دَكًّا لَا سَنَامَ لَهَا، وَالذُّكْدَانُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ، حَتَّى صَلَبَ وَتَلَبَّدَ (وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا. وَتَرَكْنَا بَعْضُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ) (الكهف: 98) (حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ) (الأنبياء: 96) قَالَ قَتَادَةُ:

### يَا جُوجَ مَا جُوجَ اور ذوالقرنین

قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک یا جوج ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں (پ ۱۶، الکھف ۹۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطلہ فرمایا تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا۔۔۔ تا۔۔۔ اَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ (پ ۱۶، الکھف ۹۶-۹۷) اس کا واحد زُبْرَةٌ ہے یعنی ٹکڑا۔ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صَدَفَيْنِ اور سَدَّيْنِ سے دو پہاڑ مراد ہیں۔ خَرَجًا اجرت۔ قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: کہا دھونکو یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا کہالائے میں اس پر گلا ہوا تانبا اُونْدِيلِ دوں (پ ۱۶، الکھف ۹۶) قطر کا معنی بعض راہگاہ بتاتے ہیں بعض لوہا اور بعض پیتل۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے تانبا مراد ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: تو یا جوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے (پ ۱۶، الکھف ۹۶) اسْتَطَاعُوا أَطْعَمْتُ لَهُ کا باب استفعال ہے، اسی لیے مفتوح ہے یعنی اسْتَطَاعَ يَسْطِيعُ۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اسْتَطَاعَ يَسْطِيعُ ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہایہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا اسے پاش پاش کر دے گا (پ ۱۶، الکھف ۹۷-۹۸) دَكَّا



حَدَّثَنَا: أَكْبَنُ " قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْهَوْدِ الْمُحَكَّرِ، قَالَ: رَأَيْتَهُ

زمین سے ملنا اور دکھانا اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کوہان نہ ہو۔ اور دکھانا سے وہ زمین مراد ہے جو ہموار اور سخت ہو۔ ترجمہ کنز الایمان: اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس دن ہم انہیں چھوڑیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آوے گا (پ ۱۶، الکعب ۹۸-۹۹) یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یا جوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے (پ ۱۷، الانبیاء: ۹۶) قتادہ کا قول ہے کہ حد پ سے مراد بلندی ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے وہ دیوار (سد سکندری) دیکھی ہے، وہ دھاری دار چادر کی طرح ہے۔ فرمایا تم نے واقعی دیکھی ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یا جوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا سوراخ کر دیا ہے، پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا، ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یا جوج و

3346 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَرِغًا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيُلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرْ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِخَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَحَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالْيَمَنِ تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبَشُ

3347 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

3346- انظر الحديث: 7135, 7059, 3598، صحيح مسلم: 7164, 7167، سنن ترمذی: 2187، سنن ابن

ماجه: 3953.

3347- انظر الحديث: 7136، صحيح مسلم: 7168

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ماجو کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوے کا ہندسہ بنایا۔

هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَحَ اللَّهُ مِنْ رُذُمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بَيْنَهُمَا تِسْعِينَ

3348- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: "يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ، قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّا ذَلِكَ الْوَاحِدُ، قَالَ: "أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي أَرُجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ" فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرُجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرُجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَبْيَضٍ، أَوْ كَشَّعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَسْوَدَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ و قدرت میں ہے۔ حکم ہوگا جہنمی جماعت کو دوسروں سے الگ کر دو۔ عرض کریں گے، دوزخ کی جماعت کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا، ہر ہزار میں سے نو نو نواوے یہ سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یا جوج و ما جوج سے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اس جنت کا چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس مرتبہ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے سفید تیل کے جسم پر کالے بال یا جیسے کالے تیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان:

8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنَّا لَنَخَذُ لَكُمْ

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (النساء: 125)  
وَقَوْلِهِ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ)  
(النحل: 120): وَقَوْلِهِ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ  
حَلِيمٌ) (التوبة: 114)، وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ:  
الرَّحِيمُ بِلسَانِ الْحَبَشَةِ

اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک ابراہیم ایک امام تھا  
اللہ کا فرمانبردار (پ ۵، انس ۱۲۵) بیشک ابراہیم ضرور  
بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے (پ ۱۱، انس ۱۱۳)  
ابومیسرہ کہتے ہیں کہ آواٹجشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کا  
معنی ہے الرَّحِيمُ۔

3349 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الثَّعْمَانِ قَالَ:  
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
" إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حَفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ:  
(كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدَّا عَلَيْنا إِنَّا كُنَّا  
فَاعِلِينَ) (الأنبياء: 104)، وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنْ أَكَّاسًا مِنْ أَصْحَابِي  
يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي،  
فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ  
مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّاحُ  
:" (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا  
تَوَفَّيْتَنِي) (المائدة: 117) - إِلَى قَوْلِهِ - (الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ) (البقرة: 129)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا حشر برہنہ جسم اور بغیر ختنے کے ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷، الابیاء ۱۰۴) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جا رہا ہوگا۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے اور ارتداد کو اختیار کیا۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نیک بندے نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا۔۔۔ تا۔۔۔ تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا (پ ۷، المائدہ ۱۱۸)

3350- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ  
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے

3349- انظر الحديث: 6526, 6525, 6524, 4740, 4626, 4625, 3447 'صحيح مسلم: 7130' سنن

نمبر مڈی: 3167,2423 سنن نسائی: 2086,2081

for more books click on link **3350- انظر الحديث: 4768, 4769**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ. فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي، فَيَقُولُ أَبُوهُ: قَالِيَوْمَ لَا أَغْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ. فَأُثِي خِزْيَ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: "إِنِّي حَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا تَحْتِ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ. فَإِذَا هُوَ بِدِيحٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوْلَائِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ"

میں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے: کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ جواب دیا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے، اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھے رسوا نہیں کروں گا، حالانکہ بد بخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے۔ پھر فرمایا جائے گا، اے ابراہیم! ذرا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھا تو ذبح شدہ جانور خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے۔ پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ: فقیہ العصر، حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ علمائے اہل سنت کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تاریخ تھا اور آزر آپ علیہ السلام کے چچا کا نام تھا۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۲، ص ۵۲۸) نیز مفسر شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس فرمان باری تعالیٰ "وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ كَتَمْتَ تَفْسِيرُ نَعِيمِي" میں تحریر فرماتے ہیں: (آزر) کون تھا؟ اس میں گفتگو ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے "مسالك النقاء" میں فرمایا اور "مفردات" امام راغب، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا چچا تھا، آزر بت پرست تھا۔ آپ (علیہ السلام) کے والد کا نام "تاریخ" ہے، جو مؤمن موجد تھے۔ "تفسیر ابن کثیر" نے بھی یہی کہا۔ بعض نے فرمایا کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کوئی اور خاندانی بزرگ تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تاریخ ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ عربی میں "اب" اور "والد" دونوں کے معنی ہیں، باپ۔ مگر "اب" عام ہے کہ سگے باپ کو بھی "اب" کہتے ہیں اور سوتیلے باپ، دادا، چچا، بلکہ سارے اصول خاندان کو، بلکہ استاد کو، بلکہ شیخ کو، بلکہ "مُرَبِّي" کو بھی "اب" کہہ دیتے ہیں۔ دیکھو! "لَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ" یہاں "آباء" سے مراد سارے اصول ہیں۔ باپ، دادا، پردادا کہ ان سب کی منکوحہ بیویاں ہم پر حرام ہیں۔ آبائیکم إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَعِيلَ وَاسْحَقَ یہاں "آباء" میں چچا بھی داخل ہیں۔ حضرت اسمعیل جناب یعقوب کے چچا تھے۔ "مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءًا" میں "آباء" سے مراد استاد بھی ہیں۔ سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِي (یعنی) میرے باپ عباس کو میرے پاس لاؤ۔ یہاں "اب" سے مراد چچا ہے۔ بہر حال "اب"



بہت عام ہے مگر "والد" اکثر سگے باپ کو کہتے ہیں، "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" "یونہی لفظ عام ہے سگی ماں۔ سوتیلی ماں، دودھ کی ماں، دادی، نانی، چچی، ساس سب کو "اُمّ" کہہ دیتے ہیں۔ دیکھو! "أُمّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ" میں دائی دودھ پلانے والی کو "اُمّ" فرمایا۔ "حُزِمَتْ عَلَيْكُمْ أُمّهَاتُكُم" میں سگی ماں، سوتیلی ماں، دادی، نانی کو "اُمّ" فرمایا۔ مگر والدہ کو عموماً سگی ماں کہتے ہیں۔ "وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" یا جیسے "وَبَرَّامُ يَوَالِدَيْهِ"۔ جب یہ سمجھ لیا تو سمجھو کہ قرآن کریم نے ہر جگہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "اب" فرمایا ہے، کہیں "والد" نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ وہ آپ کا سگاباپ نہ تھا۔" (تفسیر نعیمی، ج ۷، ص ۴۹۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن رکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا ترک کر دیا، یہاں حتیٰ کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ (تصویر میں) حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں قال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر قال نہیں لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

3351 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مَصُورٌ فَمَالَهُ يَسْتَفْسِمُ

3352 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيتْ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّوْنِ اسْتَفْسَمَا بِالْأَزْلَامِ وَظَلَّ

3353 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

3351- راجع الحديث: 398

3352- راجع الحديث: 398

3353- انظر الحديث: 3374, 3383, 3490, 4689، صحيح مسلم: 6111

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



عَنْهُ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟  
قَالَ: أَتَقَاهُمْ فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ.  
قَالَ: فَيُوسُفُ بْنُ يَحْيَى اللَّهِ، ابْنُ يَحْيَى اللَّهِ،  
ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ.  
قَالَ: فَعَنْ مَعَادِينَ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ. إِذَا فَقَّهُوا قَالَ:  
أَبُو أُسَامَةَ، وَمُعْتَمِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عرض کی، ہم ان کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے۔  
فرمایا: تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے  
نبی کے بیٹے ہیں، وہ بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ  
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے  
بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کی، ہم اس کے متعلق بھی  
آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو تم قبائل عرب  
کے بارے میں پوچھتے ہو۔ جو زمانہ جاہلیت میں بہتر  
تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں جبکہ  
دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ اس کو دوسری سند کے  
ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

3354 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ،  
حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ،  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتِيَانِ، فَأَتَيْتَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا  
أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا، وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی شب میرے پاس  
دو آنے والے آئے۔ پھر ہم ایک دراز قد آدمی کے  
پاس پہنچے جن کا طوالت کے سبب میں سر نہیں دیکھا سکتا  
تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

3355 - حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا  
النَّظَرُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَالَ بَيْنَ  
عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ، أَوْ كَافِرٌ، قَالَ: لَمْ  
أَسْمَعْهُ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى  
صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَتَعَدُّ آدَمَ عَلَى بَحْلِ أَحْمَرَ  
مَقْطُومٍ بِخَلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ اخْتَدَى فِي الْوَادِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
ہے کہ میرے سامنے لوگ دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ  
اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافریا ک ف رکھا ہوا  
ہوگا۔ کہا، میں نے تو یہ نہیں سنا، ہاں حضور سے یہ سنا ہے  
کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور حضرت  
موسیٰ تو ان کا رنگ گندمی ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں  
جس کو کھجور کی چھال کی ٹکلی ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں  
دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی کی طرف اتر رہے ہیں۔

3356 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3354- راجع الحديث: 845

3355- راجع الحديث: 1555

3356- م. النظر الحديث: 6298، صحيح مسلم: 6093

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسوے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

مُعِيذَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَنَنَ  
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً  
بِالْقُدُومِ

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد نے لفظ القُدوم کو  
دال مشدود کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا  
ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد  
سے کی۔ عجلان نے بھی ابوہریرہ سے متابعت کی اور محمد  
بن عمر نے ابوسلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

3356- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، وَقَالَ بِالْقُدُومِ مُخَفَّفَةً، تَابِعَهُ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، تَابِعَهُ  
عَجْلَانُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ  
السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے۔

3357- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ،  
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ،  
عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے کبھی  
جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب  
معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے  
بارے ہیں جبکہ آپ نے فرمایا (۱) میں بیمار ہوں۔  
(۲) بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب  
آپ حضرت سارہ کو لیے ملک چھوڑ کر جا رہے تھے تو  
ایک عالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گزر ہوا۔ کسی نے  
اسے بتادیا کہ ایک ایسا شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ  
ایسی عورت ہے جو بہت حسین ہے۔ اس نے آپ کو بلا  
بھیجا اور پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا، یہ میری

3358- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) (الصافات: 89)  
. وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) (الأنبياء: 63).  
وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى  
جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا  
مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلْ إِلَيْهِ  
فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى  
سَارَةَ قَالَ: يَا سَارَةُ، لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ

3357- انظر الحديث: 2217 راجع الحديث: 3356

3358- راجع الحديث: 2217

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مُؤْمِنٍ غَمْرِي وَعَمْرُكَ، فَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ  
أَنَّكَ أَتَيْتَنِي، فَلَا تُكْذِبْنِي، فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَلَمَّا  
دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهَبَ يَتَنَاوَلَهَا بِيَدِهِ فَأَخَذَ، فَقَالَ:  
ادْعِ اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ  
تَنَاوَلَهَا الْغَائِبَةُ فَأَخَذَ مِنْهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ:  
ادْعِ اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا  
بَعْضُ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ،  
إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخَذَهَا هَاجِرَ، فَأَتَتْهُ  
وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيَا، قَالَتْ: رَدَّ  
اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ، أَوْ الْفَاجِرِ، فِي نَحْرِهِ، وَأَخَذَهُ  
هَاجِرَ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ  
السَّمَاءِ

بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس آکر کہنے  
لگے، اے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور  
تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا  
تو میں نے بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہذا تم مجھے جھوٹا نہ  
کر دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ جب یہ  
اس کے پاس پہنچیں تو اس نے دست درازی کا ارادہ کیا  
تو خدا کی پکڑ میں آگیا۔ کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو  
اب میں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ  
تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ دوسری مرتبہ پھر  
دست درازی کا ارادہ کیا تو پھر پکڑا گیا، جیسے پہلے پکڑا  
گیا تھا بلکہ اس سے بھی سخت کہنے لگا، میرے لیے دعا  
کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں  
نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے ایک دربان  
کو بلایا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے  
بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ اس نے حضرت سارہ کی  
خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دے دیں۔ پس یہ اس  
کے پاس پہنچیں تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔  
انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کہ کیا  
گزری؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس کافر و فاجر کا  
فریب اسی کی طرف لوٹا دیا اور خدمت کے لیے حضرت  
ہاجرہ دلوا دیں۔ حضرت ابو ہریرہ فرمایا کرتے: اے بنی  
ماء السماء! یہی تم سب کی ماں ہیں۔

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا  
ہے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ  
میں پھونکیں مارتا تھا۔

3359- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَوْ ابْنُ  
سَلَامٍ عَنْهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، " أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ، وَقَالَ: كَانَ يَنْفَعُ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

3360- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَّائِزَ لَكَ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: "لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ (لَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) بِشَرِّكَ، أَوْ لَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لِقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بَنِي لَا تُكْفِرْ لَكَ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"

## 9- بَابُ يَزْفُونَ النَّسْلَانِ فِي الْمَشْيِ

3361- بَابُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ نَصْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَلَغَهُمْ فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسَبِّحُهُمُ الدَّاعِي وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ، - فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ - فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: فَذَكَرَ كَلِمَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، أَهْبُوا إِلَى مُوسَى " تَابَعَهُ النَّسْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷، الانعام ۸۲) یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ نصیحت نہیں سنی: ترجمہ کنز الایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

## تیز چلنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروز قیامت سب اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین میں اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کے فرمائیں گے، مجھے خود اپنی پڑی ہوئی ہے، مجھے اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت انس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

3360- راجع الحدیث: 32

3361- راجع الحدیث: 3340

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔

انصاری کا بیان ہے کہ ہم سے ابن جریج نے اسی طرح کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن ابوسلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ہاں یہ سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ لیکن انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ (مکہ مکرمہ کی جگہ پر) تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے جن سے کمر بند ڈالنا سیکھا وہ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو لے آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو بیت اللہ کے نزدیک، مسجد کی بالائی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے قریب پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا۔ ان کے

3362- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَزْعُمُ اللَّهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْلَا أَنَّهَا عَجَلَتْ، لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا

3363- قَالَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، فَحَدَّثَنِي قَالَ: إِنِّي وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَهِيَ تَرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَهُمْ يَزْفَعُهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلُ

3364- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِي، وَكَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتَعْلَى أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلُ وَهِيَ تَرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ كَوْحَةٍ، فَوَقَى زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا



پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم واپس لوٹنے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر، جس کے اندر کوئی انسان یا چیز نہیں، کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ یہ الفاظ دہرائے، لیکن انہوں نے ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف یہی فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے رہے، حتیٰ کہ مٹیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان الفاظ میں دعا کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی (سورۃ ابراہیم، آیت: 37) حتیٰ کہ وہ شکرگزاری کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے پتی پلاتی رہیں، حتیٰ کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا، جس کے سبب انہیں اور ان کے فرزند کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے بے قرار ہے یا فرمایا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ نزدیک ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی طرف نگاہ دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس وہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آ کر، دامن سمیٹ کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ شخص دوڑتا ہے، حتیٰ کہ وادی کو طے کر لیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر کھڑے ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی عمل انہوں نے سات دفعہ کیا۔ حضرت

مَا، فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَىٰ إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا هَذَا الْوَادِيَ، الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مَرًّا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: اللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَتْ: إِنْ لَّا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَنْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: رَبِّ (إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ) (ابراہیم: 37) - حَتَّىٰ بَلَغَ - (يُشْكُرُونَ) (ابراہیم: 37) " وَجَعَلْتُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، حَتَّىٰ إِذَا لَفَدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَأَنْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَىٰ أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ ظَرْفَ يَدِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّىٰ جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَىٰ أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَلِكَ سَعَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ صَهْ - تُرِيدُ نَفْسَهَا - ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيضًا،

فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ شِوَاءٌ، فَإِذَا هِيَ بِالنَّارِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَصَفَتْ بِعَقْبِهِ، أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ، حَتَّى ظَهَرَ النَّارُ، فَجَعَلَتْ تُخَوِّضُهُ وَتَقُولُ بَيْنَهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ النَّارِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَقُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَزْحُمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ النَّارِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا " قَالَ: فَكُفِّرَتْ وَأُزْضِعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ: لَا تَخَافُوا الظُّبَيْعَةَ، فَإِنَّ هَاهُنَا بَيْتَ اللَّهِ، يَبْنِي هَذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُزْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالزَّائِيَةِ، تَأْتِيهِ الشُّيُورُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ، مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ، فَتَزَلُّوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا ظَايِرًا عَانِفًا، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الظَّايِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَإِذَا هُمَا بِالنَّارِ، فَزَجَعُوا، فَأَخْبَرُوهُمْ بِالنَّارِ فَأَقْبَلُوا، قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ النَّارِ، فَقَالُوا: أَتَأْذِيْنِ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكَ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا حَتَّى لَكُمْ فِي النَّارِ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ فَتَزَلُّوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ فَتَزَلُّوا مَعَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ

ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ مردہ پہاڑی پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال گزرا کہ اس کو سنا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا، پھر کہنے لگیں: تو نے آواز سنائی لیکن کاش! اس آڑے وقت میں کوئی مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی اثناء میں انہوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا، تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا، حتیٰ کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل بنا کر اسے روکنے لگیں اور پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر انہوں نے زمزم کو کھلا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا، بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے کہا: اپنی ہلاکت کا گمان بھی نہ کرنا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے جس کو یہ نونہال اور ان کے والد محترم تعمیر کریں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے ٹیلہ کی مانند کچھ بلند تھا سیلاب آتے تو اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی تنہائی کی حالت میں وہاں آباد تھیں کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا ان کے پاس سے گزر ہوا یا بنی جرہم کے کچھ افراد کدا کے راستے سے آتے ہوئے مکہ مکرمہ کے نیچے کی طرف آکر اترے۔ انہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر منڈلا رہے ہوں گے مگر اس وادی

رَوَّجُوا أَمْرًا مِنْهُمْ، وَمَاتَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، لَجَاءَ  
 إِبْرَاهِيمَ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ ثَرْكَتَهُ،  
 فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ أَمْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ:  
 خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ  
 وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضَيْعٍ وَشِدَّةٍ،  
 فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ رَوْجُكَ فَأَقْرِي  
 عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا  
 جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ  
 جَاءَ كُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَ تَأَشِيخٌ كَذَا  
 وَكَذَا، فَسَأَلْنَا عَنْكَ فَأُخْبِرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ  
 عَيْشُنَا، فَأُخْبِرْتُهُ أَكَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ  
 أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ  
 عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولَ غَيْرُ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ:  
 ذَاكَ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَفَارِقَكَ، الْحَقِّي بِأَهْلِكَ،  
 فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ  
 إِبْرَاهِيمَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدَ فَلَمْ يَجِدْهُ،  
 فَدَخَلَ عَلَى أَمْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ  
 يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ  
 عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ،  
 وَأَنْتَ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتْ  
 اللَّحْمُ، قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ الْبَاءُ، قَالَ:  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْبَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ  
 حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ، قَالَ: فَهُمَا لَا  
 يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يَوْافِقَا، قَالَ:  
 فَإِذَا جَاءَ رَوْجُكَ فَأَقْرِي عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَمُرِيهِ  
 يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ  
 أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَاكَ شَيْخٌ حَسَنٌ

سے ہم کئی بار گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں  
 پایا تھا۔ انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال  
 معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے  
 ساتھیوں کو جانتایا۔ وہ تمام افراد وہاں آئے اور پانی کے  
 پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے:  
 کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت  
 دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اجازت ہے لیکن  
 پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے، بہت  
 اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ  
 نے فرمایا: پس حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے اس  
 بات کو غنیمت جانا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے  
 محبت بھی تھی۔ پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں  
 نے پیغام بھیج کر اپنے اہل و عیال کو بھی اسی جگہ بلالیا۔  
 جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل  
 لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان  
 سیکھی۔ حضرت اسماعیل انہیں عادت و اطوار کے لحاظ  
 سے بڑے نفیس اور حیران کن نظر آئے تو جوان ہونے  
 پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی کا ان سے نکاح کر دیا۔ اس  
 کے بعد حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ کا وصال ہو گیا۔  
 پس حضرت اسماعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت  
 ابراہیم اپنے ان گھر والوں کا حال معلوم کرنے کے لیے  
 تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسماعیل کو نہ پایا۔  
 ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا: وہ ہمارے لیے  
 روزی تلاش کرنے گئے ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے  
 اس سے معاشی حالت کے بارے میں دریافت فرمایا تو  
 اس نے جواب دیا: ہم پر بڑے دن آئے ہیں، اور  
 بڑی غربت اور پریشانی میں زندگی گزر رہی ہے، اس  
 نے ایک اجنبی سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ آپ نے

الْهَيْئَةِ، وَأَنْتَ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأُخْبِرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأُخْبِرْتُهُ أَكَا يَحْكُمُ، قَالَ: فَأَوْصَاكَ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُفِيَتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ، ثُمَّ لَبِيتَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُبَيِّ هَاهُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةِ مَرْتِفَعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127)، قَالَ: فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 127)

فرمایا: جب تمہارا خاوند آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لیے کہہ دینا۔ جب حضرت اسماعیل واپس آئے تو آثار بھی حضرت خلیل اللہ کی تشریف آوری کی کو ظاہر کر رہے تھے۔ بیوی سے پوچھا: کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا؟ اس نے جواب دیا: ہاں ایک بوڑھے شخص اس شکل صورت کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری معاشی حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگدستی اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے۔ دریافت فرمایا: کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ پیغام دوں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دینا۔ فرمایا: وہ میرے والد محترم تھے، یہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں خود سے جدا کر دوں، لہذا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں ہی سے دوسری عورت سے شادی کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو اس دفعہ بھی اپنے بیٹے کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ کے پاس جا کر دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہیں۔ دریافت فرمایا: تمہارا حال کیسا ہے اور ان کے معاشی حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا: ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ دریافت فرمایا: تمہاری غذا کیا ہے؟ جواب دیا: گوشت، دریافت فرمایا: اور پیتے کیا ہو؟ جواب دیا، پانی۔ کہنے لگے۔ اے اللہ! انہیں گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ



نے فرمایا: ان دنوں وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم ان کے لیے اس میں بھی برکت کی دعا کر دیتے۔ پھر فرمایا: ان دونوں چیزوں پر مکہ مکرمہ کے سوا اور کسی جگہ گزارا نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل آئے تو دریافت فرمایا کیا کوئی آیا تھا؟ بیوی نے جواب دیا: ہاں ایک خوبصورت اور خوب سیرت بزرگ تشریف لائے تھے پھر ان کی بڑی تعریفیں کیں۔ انہوں نے آپ کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہمارے معاشی حالات کے متعلق سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خیر و آرام سے وقت گزار رہے ہیں۔ دریافت فرمایا: کیا تمہیں کوئی وصیت بھی فرما گئی تھی؟ جواب دیا: ہاں وہ آپ کے لیے سلام کہتے تھے اور آپ کے لیے حکم دیتے تھے کہ اپنے گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ فرمایا: وہ میرے والد محترم ہیں اور چوکھٹ تم ہو۔ گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں اپنی زوجیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم ایک مدت ان سے دور رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسماعیل چارہ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اور تیر درست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور باپ نے بیٹے کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے ان تمام تقاضوں کو نبھایا جو ایسے باپ اور ایسے بیٹے کی شان



کے شایان تھے۔ فرمایا اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض کی، حضور! جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجیے۔ فرمایا: مجھے تمہاری مدد چاہیے۔ عرض کیا، میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کو تعمیر کروں۔ پھر اس ابھرے ہوئے نیلے اور اس کی حدود کی طرف اشارہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ ہوا یوں کہ حضرت اسماعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر فرماتے۔ حتیٰ کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئی و حضرت اسماعیل اس پتھر کو اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تا کہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہیں۔ یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنا جانتا (پ ۱، البقرة ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے، حتیٰ کہ بیت اللہ کے گرد پھرتے رہے اور بار بار یہی کہتے رہے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنا جانتا (پ ۱، البقرة ۱۲۷)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان کچھ رنجش ہوئی تو یہ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتی رہیں

3365- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ إِسْمَاعِيلَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ، وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا

مَاءٍ، فَبَعَثْتُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرِبُ مِنَ الشَّئَةِ،  
فَيَدْرُ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيَّتِهَا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا  
تَحْتَ كَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ،  
فَاتَّبَعَتْهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، حَتَّى لَبَّيْنَا بَلْعُومًا كَدَاءً  
تَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَذُرُّنَا؟  
قَالَ: إِلَى اللَّهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللَّهِ، قَالَ: فَرَجَعْتُ  
فَبَعَثْتُ تَشْرِبُ مِنَ الشَّئَةِ وَيَدْرُ لَبَنُهَا عَلَى  
صَبِيَّتِهَا، حَتَّى لَبَّيْنَا فِيهِ الْمَاءَ، قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ  
فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أَحْسُ أَحَدًا، قَالَ فَذَهَبْتُ  
فَصَعِدْتُ الصَّفَا فَنَظَرْتُ، وَنَظَرْتُ هَلْ تُحْسُ  
أَحَدًا، فَلَمْ تُحْسُ أَحَدًا، فَلَبَّيْنَا بَلْعُومَ الْوَادِي  
سَعَتْ وَأَتَتْ الْمَرْوَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمَّ  
قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلْتُ، تَعْنِي الصَّبِيَّ،  
فَذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ  
لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقَرِّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ  
فَنَظَرْتُ، لَعَلِّي أَحْسُ أَحَدًا، فَذَهَبْتُ فَصَعِدْتُ  
الصَّفَا، فَنَظَرْتُ وَنَظَرْتُ فَلَمْ تُحْسُ أَحَدًا، حَتَّى  
أَتَمَمْتُ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا  
فَعَلْتُ، فَإِذَا هِيَ بِصَوْتِ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ  
عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جَبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ بِعَقِبِهِ  
هَكَذَا، وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُ  
الْمَاءَ، فَذَهَشْتُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، فَبَعَثْتُ تَحْفِزُ،  
قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ  
تَرَكَتُهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا، قَالَ: فَبَعَثْتُ تَشْرِبُ  
مِنَ الْمَاءِ وَيَدْرُ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيَّتِهَا، قَالَ: فَمَرَّ نَاسٌ  
مِنْ جَزْهُمْ بِبَطْنِ الْوَادِي، فَإِذَا هُمْ بِظِلِّ، كَانَتْهُمْ  
أَنْكُرُوا ذَلِكَ، وَقَالُوا: مَا يَكُونُ الظِّلُّ إِلَّا عَلَى  
مَاءٍ، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ،

تو ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب کہ  
مکرمہ کی سرزمین میں پہنچے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک  
درخت کے نیچے اتار کر اپنی زوجہ کی طرف واپس لوٹ  
آئے۔ حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ ان کے  
پیچھے پیچھے گئیں اور ام کدا پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے  
آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے پاس  
چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حوالے کر  
کے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ پر راضی ہیں۔  
راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ واپس لوٹ آئیں، مشکیزے  
کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری  
ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چاہا کہ  
کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی  
شخص نظر آئے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا  
پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے بار بار ادھر ادھر  
دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آجائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ  
آیا وہ وادی میں آگئیں اور دوڑنے لگیں، حتیٰ کہ مردہ  
پہاڑی پر جا پہنچیں انہوں نے چند دفعہ اسی طرح چکر  
لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا: کیوں نہ میں  
جا کر دیکھوں کہ بچے کی حالت کیسی ہے؟ پس وہ گئیں اور  
دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا گویا کہلپ دم ہے۔ اس  
حالت میں اس کے دل کو بھلا کیسے چین آتا۔ پھر انہوں  
نے دل میں کہا، کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی  
شخص نظر آجائے۔ وہ جا کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔  
ادھر ادھر خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک بھی نظر نہ آیا،  
حتیٰ کہ پورے سات چکر لگا لیے۔ پھر انہوں نے اپنے  
دل میں کہا، میں جا کر بچے کا حال تو دیکھوں۔ اچانک  
انہوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں اگر تیرے پاس  
بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبریل علیہ السلام ان کے

فَاتَاهُم فَأَخْبَرَهُمْ. فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا: يَا أُمَّ  
إِسْمَاعِيلَ، أَتَأْكُرِينَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكَ، أَوْ نَسْكُنَ  
مَعَكَ، فَبَلَغَ ابْنُهَا فَتَكَحَّ فِيهِمْ امْرَأَةٌ، قَالَ: ثُمَّ  
إِنَّهُ بَدَأَ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطْلِعٌ  
تَرَكْبِي، قَالَ: فَجَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّنَ إِسْمَاعِيلَ؟  
فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، قَالَ: قُولِي لَهُ إِذَا  
جَاءَ غَيْرَ عَتَبَةٍ بِإِيكَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ:  
أَنْتِ ذَاكَ، فَادْهَبِي إِلَى أَهْلِكَ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ  
لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطْلِعٌ تَرَكْبِي، قَالَ:  
فَجَاءَ، فَقَالَ: أَيُّنَ إِسْمَاعِيلَ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ:  
ذَهَبَ يَصِيدُ، فَقَالَتْ: أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ  
وَتَشْرَبَ، فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟  
قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ، قَالَ:  
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ، قَالَ:  
فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةٌ  
بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ:  
ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطْلِعٌ  
تَرَكْبِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زُمَرَةٍ  
يُضِلُّحُ نَبَلًا لَهُ، فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّكَ  
أَمَرَنِي أَنْ أُنَبِّئَ لَكَ بَيْنَتًا، قَالَ: أَطِيعُ رَبَّكَ، قَالَ: إِنَّهُ  
قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذْنُ أَفْعَلُ، أَوْ  
كَمَا قَالَ: قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي،  
وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: (رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ). (البقرة: 127)  
قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، وَضَعَفَ الشَّيْخُ  
عَنْ ثَقُلِ الْحِجَارَةَ، فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ، فَجَعَلَ  
يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ  
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ). (البقرة: 127)

سامنے آگئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار  
کر بتایا کہ حضرت جبریل نے اس طرح زمین پر ایڑی  
ماری تو چشمہ پھوٹ نکلا اُمّ اسماعیل کو اندیشہ ہوا کہ پانی  
زمین میں بہہ جائے گا، لہذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا  
بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر پانی کو اس  
کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے  
کہ وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری  
ہوتا رہا۔ پھر قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ اس وادی سے  
گزرے تو انہوں نے پرندے دیکھے تو تعجب  
میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے  
پاس ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا، تو اس نے پانی دیکھ  
کر انہیں جانتا یا وہ ان کے پاس آئے اور اُمّ اسماعیل  
سے کہنے لگے، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم  
آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس رہائش اختیار کر  
لیں۔ پھر جب ان کا بچہ بلوغت کو پہنچا تو ان میں کی ایک  
عورت سے نکاح کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت  
ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے  
لگے، میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال سے آگاہ ہونا  
چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے، سلام کیا اور  
پوچھا کہ اسماعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا  
کہ وہ شکار کھینے گئے ہیں، فرمایا، انہیں میری طرف سے  
کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکت بدل دیں۔ جب وہ  
آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتا دی۔ فرمایا: وہ  
چوکت تم ہو، لہذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔  
راوی کا بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل  
میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ میں جنہیں  
چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ راوی  
فرماتے ہیں کہ یہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسماعیل کہا

ہے؟ ان کی بھی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا کہ آپ نیچے تشریف کیوں نہیں لاتے تاکہ کچھ کھا پی سکیں۔ دریافت فرمایا: تم کیا کھاتے اور کیا پیتے ہو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ دعا فرمائی، اے اللہ! انہیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں کی برکت حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ آیا تھا ان کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسماعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا: اے اسماعیل! مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔ عرض کی کہ اپنے رب کا حکم مانے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم سے مدد لوں۔ عرض کیا، ایسا ہی کیجیے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں اپنے کام پر کمر بستہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت اسماعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنا جانتا (پ ۱، البقرة ۱۲۷) راوی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی بلند ہو گئیں کہ حضرت ابراہیم بڑھاپے کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسماعیل لا کر دیتے رہے۔ اور دونوں کہتے: ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنا جانتا (پ ۱، البقرة ۱۲۷)۔

## 10- باب

## باب

3366- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُنْثِيَ مَسْجِدٌ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلٌ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أُنْثِيَ؟ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أُنْثِيَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ فَصْلَةٍ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ

3367 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3368 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكَ لَمَّا بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا، عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ: لَوْلَا جِدَّتَانِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔ انہوں نے پھر عرض کی، پھر اس کے بعد؟ فرمایا مسجد اقصیٰ۔ پھر عرض کی، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تم اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اس کو عبد اللہ بن زید نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم زوجہ رسول اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کروا دیتے۔ فرمایا ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ گزرا ہوتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت عائشہ نے واقعی رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو

3366- انظر الحديث: 3425، صحيح مسلم: 1161، 1162، سنن نسائي: 689، سنن ابن ماجه: 753

3367- راجع الحديث: 2889، 271

3368- راجع الحديث: 1583، 126



میرا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں رکنوں کو جو حجر اسود کے قریب ہیں اسی سبب سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر مکمل نہیں بنایا گیا۔ اسماعیل کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر۔

لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمِّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ "وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یوں کہو: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تُو نے درود بھیجی آل ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تُو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

3369- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزَّرَقِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

فائدہ: صلوٰۃ کے معنی ہیں رحمت یا طلب رحمت۔ جب اس کا فاعل رب ہو تو بمعنی رحمت ہوتی ہے اور فاعل جب بندے ہوں تو بمعنی طلب رحمت، درود شریف کے فضائل ہماری شمار سے باہر ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار مستحب۔ نماز کے قعدے میں درود شریف امام شافعی کے ہاں فرض ہے، احناف اور دیگر آئمہ کے ہاں سنت مؤکدہ یا واجب، درود شریف صرف نبی یا فرشتوں پر ہو سکتا ہے غیر نبی پر نبی کے تابع ہو کر درود جائز بالاستقلال مکروہ۔

(مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۵)

حضرت عبدالرحمن بن ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ طے تو میں نے کہا، کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ

3370- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ خَفِصٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةٍ مُسْلِمٌ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ،

3369- انظر الحديث: 6360، صحيح مسلم: 910، سنن ترمذی: 979، سنن نسائی: 188، سنن ابن ماجه: 905

3370- انظر الحديث: 6357، 4797، صحيح مسلم: 909، 907، سنن ابوداؤد: 977، 976، سنن ابن ماجه: 904

سے سنا ہے۔ کہنے لگے، ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے۔  
فرمایا، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، یا رسول  
اللہ! آپ پر اہل بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا  
طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔  
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ امام حسن اور امام حسین پر یہ  
کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے  
جد امجد بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں  
پڑھ کر دم کیا کرتے۔

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں احوالِ سناؤ ابراہیم  
کے مہمانوں کا۔ نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کہ میرے  
دل کو قرار آجائے (پ ۳، البقرة: ۲۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم کی

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى، سَمِعَ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عَجْرَةَ،  
فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِيهَا لِي،  
فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ  
الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ  
عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: "قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ،  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ"

3371- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ نَهَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ  
وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: "إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا  
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ،  
مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ"

11- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَلَبَّيْكُمْ عَنْ صَيفِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ دَخَلُوا  
عَلَيْهِ) (الحجر: 52) الْآيَةُ لَا تَوْجَلْ لَا تَخَفْ، وَإِذْ  
قَالَ إِبْرَاهِيمُ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّ الْمَوْتَى)  
(البقرة: 260) الْآيَةُ

3372- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں جبکہ انہوں نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلانے کا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۱۳، البقرة: ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے۔ وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے کہ اگر اتنے دن مجھے جیل میں رہنا پڑتا جتنی مدت حضرت یوسف رہے تو میں بلانے والے کی بات کو مان لیتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنوا سلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حضرت اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا اور لو میں بھی تم میں سے فلاں گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تیز اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیسے تیز اندازی کریں جبکہ آپ مخالف فریق کے ساتھ ہیں۔ فرمایا: اچھا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

حضرت اسحاق بن

ابراہیم علیہما السلام

اس کے متعلق حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَحْنُ أَحَقُّ بِالْشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّ التَّوَكُّي قَالَ أُولَئِكَ تُؤْمِنُونَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيُظَاهِرَ قَلْبِي) (البقرة: 260) وَيُزَيِّحَ اللَّهُ لَوْ ظَلَا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طَوْلَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ"

12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذْ كُفِّرْنَا الْكِتَابَ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ) (مريم: 54)

3373 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَفَرٍّ مِنْ أَهْلِهِ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْمُؤُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا اذْمُؤُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لَا تَزْمُونَ . فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ، قَالَ: اذْمُؤُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ

13- بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

14-بَابُ (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ

يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ

(البقرة: 133) الآية

3374 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ

الْمُعْتَمِرُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
 الْمُقْرِئِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
 قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَكْرَمُ  
 النَّاسِ؟ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا: يَا نَبِيَّ  
 اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ  
 النَّاسِ يُوسُفُ بْنُيَ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ،  
 ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ،  
 قَالَ: فَعَنْ مَعَادِينِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا: نَعَمْ،  
 قَالَ: لَفِيَّارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي  
 الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُّهُوا

15-باب

(وَلَوْ كُنَّا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ. أَتَيْتُكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَهْتَلُونَ. فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَكْأَسُ يَتَطَهَّرُونَ. فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاَهَا مِنَ الْغَايِبِينَ. وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ " )  
(النمل: 55)

نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: جب یعقوب کو موت

آئی۔۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ہم اس کے

حضور گردن رکھے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں معزز کون ہیں؟ فرمایا، ان میں زیادہ باعزت وہ ہیں جو زیادہ متقی ہیں۔ عرض کی گئی، یا نبی اللہ! ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر معزز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑا دادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض کی کہ ہم نے اس بارے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، تم میں جو قبیلہ دور جاہلیت میں بہتر تھا وہی دور اسلام میں بہتر ہے جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام

قرآن کریم میں ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو اور تم سوچھ رہے ہو کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھو کر بلکہ تم جاہل لوگ ہو تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بوہلے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو سحر اپن چاہتے ہیں تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک برساً و برسایا تو کیا ہی بُرا

برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط کی مغفرت فرمائے، وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

3375 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْزَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُّوطٍ، إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے،  
کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو  
(سورۃ الحجر، آیت ۶۱)

16- بَابُ (فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطِ الْمُرْسَلُونَ، قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ) (الحجر: 62)

بُزْگِیہ وہ افراد جوان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔ تَرَكْنُوا تم مائل ہوئے ہو فَاَنْكَرَهُمْ، نَكَرَهُمْ، اسْتَنْكَرَهُمْ کا ایک ہی منی ہے يُهْرَعُونَ وہ دوڑیں۔ وَابْرُ آخِرَى۔ صَيِّحَةٌ ہلاک کرنے والی لِلْمُتَوَسِّمِينَ دیکھنے والوں کے لیے لِبَسْبِيلٍ راستے میں۔

(بُزْگِیہ) (الذاریات: 39): يَمْنُ مَعَهُ لَا تَهْمُ قُوَّتُهُ، (تَرَكْنُوا) (هود: 113): تَمِيلُوا فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاجِدًا، (يُهْرَعُونَ) (هود: 78): يُسْرِعُونَ، (ذَابِرٌ) (الأنعام: 45): آخِرٌ، (صَيِّحَةٌ) (یس: 29): هَلَكَةٌ، (لِلْمُتَوَسِّمِينَ) (الحجر: 75): لِلنَّاطِرِينَ، (لِبَسْبِيلٍ) (الحجر: 76): لِبَطْرِيقٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُدَّاكِرٍ پڑھا۔

3376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُدَّاكِرٍ) (القمر: 15)

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ترجمہ  
کنز الایمان: اور شمود کی طرف  
ان کے ہم قوم صالح کو

17- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا) (الأعراف: 73)  
(كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ) (الحجر: 80) الْحِجْرُ:

نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک حجر والوں



نے رسولوں کو جھٹلایا (پ ۱۳، المجر ۸۰) حجر ثمود قوم کی جگہ کا نام ہے۔ حَرْثٌ حَجْرٌ کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر ممنوع چیز حَجْرٌ مَحْجُورٌ ہے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ اور جس کے ذریعے زمین گھیرو وہ حَجْرٌ ہے اسی لیے بیت اللہ کے حطیم نامی حصہ کو حَجْرٌ ابھی کہتے ہیں، گویا وہ مَحْظُومٌ سے مشتق ہے جیسے مَقْتُولٌ سے قَتِيلٌ اور گھوڑی کو بھی حَجْرٌ اور حَجْنٌ کہا جاتا ہے اور حَجْرٌ الیَمَامَةِ ایک منزل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کا ذکر سنا جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹنی کے لیے وہ آدمی راضی ہوا تھا جو اپنی قوم میں باعزت اور افرادی قوت کے لحاظ سے طاقت ور تھا جیسے ابو زمعہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک کے موقع پر مقام حجر میں فروش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنا۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا اور مشکیں بھری ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے انہیں کھانے پھینکنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے گوندھا ہے۔

مَوْضِعٌ مُؤَوَّدٌ وَأَمَّا (حَرْثٌ حَجْرٌ) (الأنعام: 138): حَرَامٌ، وَكُلٌّ مِّنْ مَّنْجَعٍ فَهُوَ حَجْرٌ مَّحْجُورٌ، وَالْحَجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَتْهُ، وَمَا حَجَرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حَجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَّحْظُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ الْحَجْرُ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَحَجْنٌ، وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ

3377- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، قَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ دُوعِزٌّ وَمَنْعَةٌ فِي قَوْمِهِ كَأَنِّي زَمْعَةٌ

3378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكْرِيَاءَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا نَزَلَ الْحَجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِلْعَتِهَا، وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ عَجْنَا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ، وَيَهْرِيقُوا ذَلِكَ الْبَاءَ، وَيُرَوِّى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ، وَأَبِي الشُّبُوسِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَاءِ الطَّعَامِ، وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ

3377- انظر الحديث: 6042, 5204, 4942

3378- انظر الحديث: 3379

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی جگہ یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی بھر لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دو اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرجس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرہ انور کے اوپر چادر ڈال لی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالموں کی قیام گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آجائے۔

ترجمہ کنز الایمان: بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی

3379 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ تَزَلُّوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ بَيْتِهَا، وَاعْتَجَبُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بَيْتِهَا، وَأَنْ يَغْلِفُوا الْإِيلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْتِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا الثَّاقَةُ تَابِعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ

3380 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقْنَعُ بِرَدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ

3381 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

18- بَابُ: (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ)

## (البقرة: 133)

3382- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ  
ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ يُوسُفُ ابْنُ يَعْقُوبَ  
بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

19- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَقَدْ

كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ

لِلنَّاسِ لَيْلِينَ) (يوسف: 7)

3383- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي  
أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ  
النَّاسِ؟ قَالَ: أَتَقَاهُمْ يَلَهُ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا  
نَسَأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُ أَبِي اللَّهِ  
ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا:  
لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ  
الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي، النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَتَّهُوا،

3383- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا  
عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## (پ ۱، البقرة: ۱۳۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے  
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم  
حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت یعقوب، دادا  
حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم علیہم السلام  
ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان:

بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں

پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں  
سب سے باعزت کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ  
ڈرتا ہے۔ عرض گزار ہوئے، ہم اس کے بارے میں  
آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں  
سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں۔ نبی  
کے بیٹے ہیں، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے  
پڑپوتے ہیں۔ عرض کی ہم اس بارے میں بھی نہیں  
پوچھ رہے۔ فرمایا تو پھر تم مجھ سے قبائل عرب کے  
بارے میں پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی معدنیات کی  
طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ دورہ اسلام  
میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی  
کریم ﷺ سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی  
ہے۔

یہذا

3384 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَلَّبِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: مَرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَتْ: إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ، مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقِي، فَعَادَ فَعَادَتْ، قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ إِنَّكَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے عرض کی۔ بیشک وہ نرم دل آدمی ہیں۔ کہیں آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اور رقت طاری ہو جائے۔ آپ نے پھر یہی فرمایا اور انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ شعبہ راوی کا بیان ہے کہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

3385 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَّاءٌ، فَقَالَ مِثْلُهُ، فَقَالَتْ مِثْلُهُ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ حُسَيْنٌ: عَنْ زَائِدَةَ: رَجُلٌ رَقِيقٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر ایسے شخص ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر یہی گزارش کی۔ فرمایا، ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو۔ پس حضرت ابوبکر متواتر رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ حسین بن زائدہ کی روایت میں رَقِيقُ کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

3386 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أُنِجْ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أُنِجْ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أُنِجْ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أُنِجْ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو ان کے بچے سے چھڑا۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی

3384- راجع الحديث: 198

3385- راجع الحديث: 678

3386- راجع الحديث: 797



گرفت سخت فرمالے۔ اے اللہ! ان پر ایسے تنگی کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے دور میں بھیجے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی طاقتور رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان سے واقعہ اقل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آکر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو بلکہ ہو بھی چکی۔ ام رومان نے کہا تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اسی نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا: کون سی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابوبکر اور رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اس بات کے صدمے سے بخار ہو گیا ہے جو ان کے بارے میں کی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیقہ انھیں تو کہنے لگیں، لوگو! خدا قسم اگر اب میں قسم بھی

اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُصْرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِندِينَ كَسِينِي يُوسُفَ

3387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَأَبَا عُبَيْدٍ، أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَالَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِيَ لِأَجْبَتُهُ

3388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ، عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ، إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهِيَ تَقُولُ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ نَمَى ذِكْرَ الْحَدِيثِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّ حَدِيثٍ؟ فَأَخْبَرْتُهَا، قَالَتْ: فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقْتُ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَى بَنَافِضٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لِهَذِهِ قُلْتُ: حُمَى أَخَذْتُهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ، فَقَعَدْتُ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَوْ لَبِثْتُ لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَوْ لَبِثْتُ لَا تَعْزِدُونِي، فَمَتَلِي وَمَثَلَكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ، فَإِنَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ، فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ



مَا أُنْزِلَ، فَأُخْبِرَهَا، فَقَالَتْ: يَحْمَدُ اللَّهُ لَا يَحْمَدُ أَحَدٍ

کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے اور اگر کوئی غدر بیان کروں تو میرا غدر نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب گار ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت و شہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد و ثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی دوسرے کا۔

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آیت مبارکہ: (حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْيَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) (سورہ یوسف، آیت: ۱۱۰) میں کُذِّبُوا ہے یا کُذِّبُوا؟ فرمایا (تشدید کے ساتھ) ہر ایک نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا، عروہ نے کہا، خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنی نہیں فرمایا، اے عروہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا۔ میں نے عرض کی: شاید یہاں اَوْ کُذِّبُوا ہو؟ فرمایا، معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے، بلکہ اس آیت میں مرسلین عظام کے تبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب عرصہ دراز مصائب کا شکار رہے اور مدد آنے میں تاخیر ہوئی، حتیٰ کہ قوم کے جن افراد نے جھٹلایا تھا ان کی طرف سے تو مایوسی ہو گئی لیکن پیروکاروں کے بارے میں خیال ہوا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئے تو یہ وعدے کو جھوٹ بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسْتَأْيَسُوا يَكْسِبُ مِنْهُ سے باب افتعال ہے

3389 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ: (حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْيَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) أَوْ كُذِّبُوا؟ قَالَتْ: بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ، وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ، فَقَالَتْ: يَا عُرْيَةَ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ، قُلْتُ: فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِّبُوا، قَالَتْ: "مَعَاذَ اللَّهِ، لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا، وَأَمَّا هَذِهِ الْآيَةُ، قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ، وَظَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ، وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمْ النَّصْرُ، حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَتْ مِنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (اسْتَيْسَسُوا) (يوسف: 80) اسْتَفْعَلُوا، مِنْ يَكْسِبُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ، (لَا تَيَسَّسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ) (يوسف: 87) مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ



سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

## باب

ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا (پ ۱۶، مریم ۵۲) یعنی کلام کرنے کے لئے، ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) (پ ۱۶، مریم ۵۳)

واحد کے لیے نبیاً کہتے ہیں جبکہ اس کا تئینہ اور جمع نبیؑ ہے۔ محاورہ خَلَصُوا نَجِيًّا ہے کہ وہ مشورہ کرنے ایک جانب چلے گئے اور اس کی جمع انجیۃ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان

----- تا ----- بڑا جھوٹا ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پھر حضرت خدیجہ کے پاس گھبراہٹ کی حالت میں گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے۔ ورقہ نے پوچھا۔ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا: یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ ملا تو پوری پوری مدد کروں گا۔ الثاموس اس راز دار کو کہتے ہیں جسے آدمی اپنے وہ بھید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے لوگوں پر

## 21- بَابُ

(وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا وَكَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا) ، كَلَّمَهُ (وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَلْحَاقَهُ هَارُونَ نَبِيًّا) (مریم: 53)

يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْإِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ: (خَلَصُوا نَجِيًّا) (يوسف: 80) اَعْتَرَلُوا: نَجِيًّا، وَالْجَمِيعُ انْجِيَّةٌ يَتَنَاجَوْنَ

## 22- بَابُ: (وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ

مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ) إِلَى قَوْلِهِ:

(مُسْرِفٌ كَذَّابٌ)

3392- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فَوَادُهُ، فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ رَجُلًا تَنْظَرُ، يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ، فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا الثَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا" الثَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلَعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ"

ظاہر نہیں کیا کرتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز  
الایمان: اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی  
جب اس نے ایک آگ  
دیکھی۔۔۔ تا۔۔۔ پاک جنگل

طوی میں ہے (پ ۱۶، طہ ۹-۱۲)

اَنْسَتْ میں دیکھی ہے ایک آگ۔ ترجمہ  
کنز الایمان: شاید میں تمہارے لئے اس میں سے کوئی  
چنگاری لاؤں (پ ۱۶، طہ ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ  
الْمُقَدَّس سے مبارک مراد ہے۔ طوی وادی کا نام  
ہے سَيِّوَتْهَا اس کی حالت۔ اَنْهَى پرہیزگاری۔  
يَمْلِكُنَا اپنی مرضی سے۔ هَوَى بدبخت۔ فَارِغًا  
حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ رَدَّاهُ تصدیق کرنے والا  
جو فریاد رس و مددگار بنے يَبْطِشُ، يَبْطِشُ پکڑنا۔  
يَأْتُمِرُونَ مشورہ کرتے ہیں۔ الْجَذْوَةُ موسیٰ لکڑی کا جلا  
ہوا ٹکڑا جس سے لپٹ نہ نکل رہی ہو۔ سَنَشُدُّ عَنْقَرِيْبَ  
ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ تو  
گویا اس کے بازو ہو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول  
ہے کہ جب کوئی ایک حرف نہ بول سکے، اس کی زبان  
میں مُکْنِت ہو اور اَنْکَلَا ہو تو یہ عُقْدَةٌ ہے۔ اَزْرِي  
میری پیٹھ۔ فَيُسْحِتْكُمْ تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔  
الْمُثْلُ اَمْثَل کا مونث ہے، دین کے لیے کہتے  
ہیں۔ خُذِ الْمُثْلَ اور خُذِ الْاَمْثَلَ بھی کہا جاتا ہے۔  
ثُمَّ اَنْتُوا صَفًا محاورہ ہے جیسے هَلْ اَتَيْتِ  
الصَّفَّ الْيَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم  
اس جگہ آئے؟ فَأَوْجَسَ دل میں ڈر محسوس کیا، کسرہ

23- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَهَلْ

أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى

إِذْ رَأَى نَارًا) (طہ: 10)-

إِلَى قَوْلِهِ- (بِالْوَادِ

الْمُقَدَّسِ طَوًى)

(اَنْسَتْ) (طہ: 10): اَبْصَرْتُ، (نَارًا لَعَلِّي

أَتَيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ) (طہ: 10) الْآيَةُ " قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ: الْمُبَارَكُ، طَوًى: اسْمُ الْوَادِي

، (سَيِّوَتْهَا) (طہ: 21): حَالَتَهَا وَالتَّهَى التَّهَى،

(يَمْلِكُنَا) (طہ: 87): بِأَمْرِنَا، (هَوًى) (طہ: 81):

شَقِيٌّ، (فَارِغًا) (القصص: 10): إِلَّا مِنْ ذِكْرِ

مُوسَى، (رَدَّاهُ) (القصص: 34): " كَيْ يُصَدِّقَنِي،

وَيُقَالُ: مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا، يَبْطِشُ وَيَبْطِشُ،

(يَأْتُمِرُونَ) (القصص: 20): يَتَشَاوَرُونَ،

وَالْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا

لَهَبٌ. (سَنَشُدُّ) (القصص: 35): سَنُعِينُكَ،

كُلَّمَا عَزَزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضْدًا وَقَالَ

غَيْرُهُ: كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمَتُّةٌ أَوْ

فَأَفَاةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ. (أَزْرِي) (طہ: 31): ظَهَرِي

(فَيُسْحِتْكُمْ) (طہ: 61): فَيُهْلِكْكُمْ، (الْمُثْلُ)

(طہ: 63): تَأْنِيْتُ الْأَمْثَلِ، يَقُولُ: بِدِينِكُمْ،

يُقَالُ: خُذِ الْمُثْلَ خُذِ الْأَمْثَلَ، (ثُمَّ اَنْتُوا صَفًا)

(طہ: 64)، يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتِ الصَّفَّ الْيَوْمَ، يَعْنِي

الْمُصَلِّيَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، (فَأَوْجَسَ) (طہ: 67):

أَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتْ الْوَاوُ مِنْ (خَيْفَةً) (هود:



جاریہ کے سبب واوگر کر خِيفَةُ بن گیا۔ فِي جُزْوَاعِ النَّخْلِ کو علی کے معنی میں سمجھیں۔ خَطْبُكَ تمہارا حال۔ مِسَاسٌ کا مصدر مَاسَهُ مَسَاسًا ہے۔ لَنَنْسِفَنَّهُ ہم اسے ضرور پھیلا دیں گے۔ الضُّحَى گرمی، دھوپ۔ قُضِيَ اس کے پیچھے چل جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَحْنُ نَقْضُ عَلَيْكَ، عَنْ جُنُبٍ دُور سے چنابۃ اور اجتناب کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ علی قَدَرِ وعدے کی جگہ مراد ہے۔ لَا تَنْيَا سَت نہ ہونا۔ بَيْسًا خشک مِنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِ وہ زیورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْنَاهَا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اَلْفَى بنایا۔ فَتَنِي انہوں نے کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اَنْ لَا يَزْجَعَ الْيَهُمُ یہ بچھڑے کے متعلق کہا گیا ہے۔

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شپ اسراً کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا حضرت ہارون کو سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ ثابت، عبادین ابوعلی، حضرت انس نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

(70) لِكِسْرَةِ الْحَاءِ. (فِي جُذْوَاعِ النَّخْلِ) (طه: 71): عَلَى جُذْوَاعِ. (خَطْبُكَ) (طه: 95): بِأَلْكَ. (مِسَاسٌ) (طه: 97): مَصْدَرُ مَاسَهُ مَسَاسًا. (لَنَنْسِفَنَّهُ) (طه: 97): لَنُنْذِرِيْنَهُ. الضَّحَاءُ الْحَرُّ. (قُضِيَ) (القصص: 11): أَتَّبِعِي أَكْثَرَهُ. وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقْضِيَ الْكَلَامَ. (نَحْنُ نَقْضُ عَلَيْكَ) (يوسف: 3): (عَنْ جُنُبٍ) (القصص: 11): عَنْ بُعْدٍ. وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ "قَالَ مُجَاهِدٌ: (عَلَى قَدَرٍ) (طه: 40): مَوْعِدٌ، (لَا تَنْيَا) (طه: 42): لَا تَضْعَفًا. (بَيْسًا) (طه: 77): يَا بَيْسَا، (مِنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِ) (طه: 87): الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، فَقَذَفْنَاهَا: أَلْقَيْنَاهَا، (أَلْقَى) (النساء: 94): صَنَعَ، (فَتَنِي) (طه: 88): مُوسَى، هُمْ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبُّ (أَلَّا يَزْجَعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا) (طه: 89): فِي الْجَبَلِ

3393 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ "لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ: حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدًّا، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ " تَابِعُهُ ثَابِتٌ، وَعَبَادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فائدہ: معراج عروج کا اسم آلہ ہے، عروج کے معنی ہیں چڑھنا، معراج بمعنی چڑھنے کا آلہ یعنی سیڑھی مگر اصطلاح میں بمعنی مصدر آتا جیسے میلاد بمعنی ولادت یا معیاد بمعنی وعدہ "إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ" ایسے ہی معراج



بمعنی عروج۔ معراج کے متعلق لوگوں کے بہت سے قول ہیں: جسمانی تھی یا خواب میں، بارہویں ربیع الاول میں ہوئی یا ستائیسویں رمضان کو، نبوت سے پہلے ہوئی یا بعد میں، نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی یا کم و بیش۔ مگر قوی اور صحیح یہ ہے کہ حضور انور کو بہت بار معراج ہوئی: ایک بار جسمانی باقی خواب میں۔ جسمانی معراج نبوت کے گیارہویں سال یعنی ہجرت سے دو سال پہلے ہوئی اور اپنی ہمیشہ ام ہانی کے گھر سے ہوئی ستائیسویں رجب شب دوشنبہ کو ہوئی، رب فرماتا ہے: "أَسْرَى بِعَبْدِي" اگر صرف خواب میں معراج ہوتی تو بعدہ نہ فرمایا جاتا۔ عبد کہتے ہیں جسم مع روح کو، نیز پھر لوگوں میں اتنا شور نہ مچتا خواب پر کون اعتراض کرتا ہے۔

بیت اللہ شریف سے بیت المقدس تک کی جسمانی معراج قطعی یقینی ہے، اس کا انکار کفر ہے۔ بیت المقدس سے آسمان بلکہ لامکان تک کی معراج کا اگر اس لیے انکار کرتا ہے کہ آسمان کے پھٹنے کو ناممکن مانتا ہے تو بھی کافر ہے کہ اس میں آیات قرآنیہ کا انکار ہے ورنہ گمراہ ہے۔ اس کی پوری بحث یہاں مرقات اور اشعة اللمعات اور ہماری کتاب شان حبیب الرحمن میں ملاحظہ کرو۔ ہم نے کہا ہے کہ آیہ کریمہ "سُبْحَنَ الَّذِي سَبَّحْنَاهُ لَمَّا هَوَّلَ السَّيِّفُ بَيْنَ يَدَيْهِ" تک بیت المقدس تک کی معراج کا ذکر ہے اور "لِثَوْبِهِ مِنْ أَيْتِنَا" میں آسمانی معراج کا ذکر ہے اور "إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ" میں لامکانی معراج کا ذکر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۲۰)

## 000-بَابُ

## بَابُ

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ترجمہ کنز الایمان اور بولافرعون والوں میں سے ایک مرد۔۔۔۔۔ اس قول تک۔۔۔۔۔ اسے جوحد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو۔ (پ ۲۴ المؤمن: ۲۸)

## بَابُ

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا (پ ۶ طہ: ۱۶۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ اسراء میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ بنی اسرائیل کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت

(وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ) (غافر: ۲۸)۔ إِلَى قَوْلِهِ - (مُسْرِفٌ كَذَّابٌ) (غافر: ۲۸)

## 24-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى) (طہ: ۹) (وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا) (النساء: ۱۶۴)

3394- حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: "رَأَيْتُ مُوسَى: وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ مَرْبُوبٌ رَجُلٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَعَةَ، وَرَأَيْتُ

ابراہیم کی ساری اولاد میں وہ ان کے زیادہ زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل نے کہا۔ جو دل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کہنے لگے، آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب کیا۔

اور نبی کریم ﷺ نے شبِ اسری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ طویل القامت تھے گویا وہ قبیلہ شموہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریالے بالوں والے اور درمیانہ قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی دادوغہ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ نے ان لوگوں کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آلِ فرعون کو غرق کیا۔ تو شکرگزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا: ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ نزدیک

عِيسَى، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رُبْعَةٌ أَحْمَرٌ، كَأَمَّا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، ثُمَّ أُتِيَتْ بِإِثْنَيْنِ: فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ، فَقَالَ: اشْرَبْ أَكِلَهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

3395 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ، حَدَّثَنَا - ابْنُ عَمْرِو بْنِ نَبِيٍّ، يَعْنِي - ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ،

3396 - وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، فَقَالَ: "مُوسَى آدَمُ، طَوَالٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ" وَذَكَرَ مَا لِكَأَخَازِنِ النَّارِ، وَذَكَرَ الدَّجَالَ

3397 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا، يَعْنِي عَاشُورَاءَ، فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ، فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ، فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ

3395- انظر الحديث: 7539, 4630, 3413، صحيح مسلم: 6110، مسنن أبوداؤد: 4669

3396- راجع الحديث: 3239

3397- راجع الحديث: 2004

ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فساد یوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دکھ سکے گا۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ میں سب سے

دَکَّہ زلزلہ کو کہتے ہیں۔ فُذِّکُنَا حَقِیْقَت میں  
فُذِّکُن ہوتا لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا  
گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَّ  
السَّهْلَوٰتِ وَالْاَرْضَ کَاَنْتَا رَتْقًا یہاں آسمانوں کو  
ایک شمار کیا ہے اسی لیے کُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ نہیں  
فرمایا اُشْرِبُوْا رِج گئی جیسے ثَوْبٌ مُشْرَبٌ کہتے  
ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ اِنْ بَجَسَتْ پھوٹ نکلتا۔  
وَ اَذْنَقْنَا الْجَبَلَ اور جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

يُقَالُ: دَكَّهُ: زَلَزَلَهُ (فَدَكَّتَا) (الحاقة: 14):  
فَدَكِكُنْ، جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَحْدَةِ، كَمَا قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ: (أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا)،  
وَلَمْ يَقُلْ: كُنْ، رَتْقًا: مُلْتَصِقَتَيْنِ، (أَشْرَبُوا)  
(البقرة: 93): ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوعٌ "قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ: (الْبَجَسْتُ) : انْفَجَرْتُ، (وَإِذْ نَتَقْنَا  
الْجَبَلَ) (الأعراف: 171): رَفَعْنَا

3398 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ يَضَعُقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،  
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخِذُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے

پہلے ہوش میں آئے یا انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں باہوش ہی رکھا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

### طوفان اور دیگر عذاب

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا ہے۔ چھڑی جو چھوٹی جڑوں کی طرح ہوتی ہے۔ حقیقی سے مراد حق ہے۔ سقیط شرمشاں ہوا۔ جو نام ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

### حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام

حضرت ابن عباس اور حضرت خزیمہ بن قیس فزاری کے درمیان حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف رائے ہوگا۔ ابن عباس کہتے تھے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔ ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ ہم دونوں دوستوں میں حضرت موسیٰ کے اس ساتھی کے متعلق اختلاف رائے ہے جن سے ملنے کو جانے کے لیے انہوں نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی

بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أُخْرِى أَفَاقِي قَبْلِي أَمْ جُوزِي بِصُعْقَةِ الطُّورِ

3399 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْلُزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخْنُ أَنْفَى زَوْجَهَا النَّهْرَ

### 26- بَابُ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقَتْلُ: الْحُمَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ، (حَقِيقُ) (الأعراف: 105): حَقٌّ، (سُقِطَ) (الأعراف: 149): كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ"

### 27- بَابُ حَدِيثِ الْخَضِرِ

### مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

3400 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ، فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أَبُو بَنٍ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَتَاكَ وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى، الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لَقِيَّتِهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى: بَنِي عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ لَهُ الْحَوْتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحَوْتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ يَتَّبِعُ أَكْثَرَ الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ، وَمَا أَنَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، فَقَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ) (الكهف: 64)، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ"

اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف لے گئے کہ کسی شخص نے آکر ان سے سوال کیا، آپ کو کسی ایسے شخص علم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی کم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے رہے۔ آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا: ترجمہ کنز الایمان: بھلا دیکھتے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبہ ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵، الکھف ۶۳) پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پایا۔ پھر ان کے درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں انہوں نے فرمایا: اس خدا کے دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم ﷺ سے سُن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا،

3401 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنْ نَوَقَا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ: أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَنْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ أَمَى النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَزِدْ"



الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: بَلَى، لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ  
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: أَمَى رَبِّ وَمَنْ لِي  
بِهِ؟ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: أَمَى رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ -  
قَالَ: تَأْخُذُ حَوْتَا، فَتَجْعَلُهُ فِي مِكَتَلٍ، حَيْثُمَا فَكَلَدْتَ  
الْحَوْتَ فَهُوَ ثَمَرٌ، - وَرُبَّمَا قَالَ: فَهُوَ ثَمَرٌ، - وَأَخَذَ  
حَوْتَا فَجَعَلَهُ فِي مِكَتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ  
بْنُ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا،  
فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحَوْتَ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي  
الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، فَأَمَسَكَ اللَّهُ  
عَنِ الْحَوْتَ جِزْيَةَ الْمَاءِ، فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ،  
فَقَالَ: هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ  
بَقِيَّةَ لَيْلِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ  
قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا  
هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ  
حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا  
إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا  
الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ  
عَجَبًا) فَكَانَ لِلْحَوْتَ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا، قَالَ لَهُ  
مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي) فَارْتَدَّ عَلَى آثَارِهِمَا  
قَصَصًا، رَجَعَا يَقْضِيَانِ آثَارَهُمَا، حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى  
الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَبَّحٌ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ مُوسَى  
فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ وَأَنْتَ يَا رُضِيكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا  
مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: نَعَمْ،  
أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: يَا  
مُوسَى: إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا  
تُعَلِّمُهُ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكُهُ اللَّهُ  
لَا أَعَلَّمَنِي، قَالَ: هَلْ أَتَيْتُكَ؟ قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ  
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ

لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے  
جواب دیا، میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ  
انہوں نے علم کو خدا کی طرف نہیں پھیرا تھا۔ ان سے  
فرمایا: کیوں نہیں دو دریاؤں کے ملنے پر ہمارا ایک بندہ  
رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ انہوں نے عرض  
کی: اے رب! مجھے اس بندے تک کون پہنچائے گا۔  
کبھی سفیان یوں روایت کرتے: اے رب! میں اس  
تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا، تم ایک مچھلی لے کر زنبیل  
میں ڈال لو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا وہ بندہ وہیں  
ہوگا۔ کبھی یہ ٹھہ کی جگہ ثمۃ روایت کرتے۔ خیر انہوں  
نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور وہ نوجوان یوشع  
بن نون کے ساتھ لے کر چل پڑے، حتیٰ کہ ایک پتھر  
راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔  
حضرت موسیٰ کو نیند آگئی اور مچھلی تڑپی، باہر نکلی اور دیا  
میں جا گری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا  
راستہ بنا لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے  
لیے روک دیا اور طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا  
راوی نے اشارے سے بتایا کہ ایسا طاق، بہر حال وہ  
دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن متواتر چلتے رہے۔ حتیٰ  
کہ جب اس سے اگلا دن نے آیا تو نوجوان سے کہنے  
لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکن ہوئی ہے۔  
حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ  
کی بتائی ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے  
ان سے کہا: ترجمہ کنز الایمان: بھلا دیکھئے تو جب ہم  
نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو  
بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا  
مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبھا ہے  
(پ ۱۵، الکھف ۶۳) مچھلی کے سمندر میں سرنگ بن جانا

تَحْتَظُّ بِهِ خُبْرًا) (الكهف: 68) - إِلَى قَوْلِهِ - (إِمْرًا) (الكهف: 71) فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ تَوَلٍّ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَتَنَقَّرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عَلَيْكَ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ بِمَنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَزَرَعَ لَوْحًا، قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقُدُومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: مَا صَنَعْتَ؟ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمَدَتِ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: (أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا)، قَالَ: لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) (الكهف: 72)، فَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا، - وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقِطِفُ شَيْئًا -، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا نَكْرًا، قَالَ: (أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا)، قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَأَنْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ، مَا يَلَا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا، - وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقِ، فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَا يَلَا إِلَّا مَرَّةً -، قَالَ: قَوْمٌ

واقعی ان کے لیے تعجب خیز تھا۔ تو حضرت موسیٰ اس سے کہنے لگے: ترجمہ کنز الایمان: یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (پ ۱۵، الکف ۶۸) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس پلٹے حتیٰ کہ اسی پتھر کے پاس آپہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک شخص کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: آپ کے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا، میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا نبی اسرائیل کے حضرت موسیٰ، فرمایا: ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس عمدہ ہدایت میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔ کہاں اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا عنایت فرمایا ہے جسے آپ جتنا مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا: ترجمہ کنز الایمان: کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔۔۔ تا۔۔۔ تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا (پ ۱۵، الکف ۶۷-۶۹) وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی گزری تو سوار ہونے کے لیے بات چیت کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرائے کے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آ کر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا، اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم نے علم الہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر

أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُصَيِّفُوا، عَمَدَتْ  
إِلَى حَائِطِهِمْ، لَوْ شِئْتُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا،  
قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأَتَّبِعُكَ بِتَأْوِيلِ  
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَضَى  
اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا، - قَالَ سُفْيَانُ - قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ  
كَانَ صَبَرَ لَقَضَى عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ  
غَضَبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ  
مُؤْمِنَيْنِ " ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ  
مَرَّتَيْنِ، وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: حَفِظْتَهُ  
قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو، أَوْ تَحْفَظْتَهُ مِنْ  
إِنْسَانٍ، فَقَالَ: هِيَ أَتَحْفَظُهُ، وَدَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ  
عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا  
وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ "

دفعاً حضرت خضر نے کلباڑی لے کر کشتی کا ایک تختہ نکال  
دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے۔ یہ آپ  
نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اجرت کے ہمیں کشتی  
میں بٹھالیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی بے  
کار کر دی تاکہ سواریاں غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا  
کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے پہلے ہی  
نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں  
گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ کرو  
اور میرے کام میں مجھ پر خنکی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ  
سے پہلی بھول ہوئی۔ جب یہ دریا سے نکلے تو ایک  
لڑکے کے پاس سے گزرتے جو دوسرے لڑکوں کے  
ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا  
اور اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔  
سفیان راوی نے اپنی انگلیوں سے اس طرح اشارہ کیا  
جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے ان  
سے کہا: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے ایک ستھری جان  
بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری  
بات کی کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز  
میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے کہا اس کے بعد میں تم سے  
کچھ پوچھوں تو میرے ساتھ نہ رہنا بیشک میری طرف  
سے تمہارا عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ  
جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان دہقانوں  
سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی پھر  
دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی  
ہے (پ ۱۶، الکھف ۷۳-۷۷) یعنی جھک گئی ہے۔ سفیان  
نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز  
کے اوپر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے  
سفیان سے صرف ایک دفعہ سنا ہے۔ کہا، یہ تو ایسے لوگ

ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار درست کر دی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (پ ۱۶، الکف ۷۷-۷۸) آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے اور واقعات بھی اللہ تعالیٰ ہمیں بتا دیتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور بھی قصہ ہمیں بتا دیتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے: أَمَّا لَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَأَبْرَاهُ مُؤْمِنِينَ سفیان نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو دفعہ سنی اور حفظ کر لی۔ سفیان سے پوچھا گیا آنے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے سن لینے سے پہلے ہی یاد کر لیا تھا یا اسے کسی اور شخص سے یاد کیا تھا؟ جواب دیا: کیا اس حدیث کو عمرو سے میرے سوا کسی نے روایت کیا ہے جس سے سن کر میں اسے یاد کرتا؟ میں نے یہ حدیث ان سے دو یا تین دفعہ سن کر یاد کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کا نام خضر اس لیے ہے کہ جب وہ کسی بے آب و گیاہ اور چٹیل زمین پر بیٹھتے تو اٹھتے ہی وہ سبزہ زار بن جاتی۔

3402 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُزْجِيُّ

الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ، فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضِرَاءَ



## 28- باب

## بنی اسرائیل کے اعمال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ (دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں) (سورۃ البقرہ، آیت: ۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ عرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے جاتے تھے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ یعنی بال میں دانہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بہت با حیا اور ستر پوش تھے۔ حیا کے سبب کوئی ان کے بدن کا ذرا سا حصہ بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا شروع کر دیا کہ یہ کسی بیماری کے سبب بدن کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں برص ہے یا ان کے خصیے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسیٰ کو بری فرمائے۔ پس ایک دن موسیٰ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دئے۔ پھر غسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی طرف بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسیٰ نے پتھر کو مارنے کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے، اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، حتیٰ کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا نکلے۔ ان لوگوں نے برہنہ حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگاتے ہیں ان کا

3403- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَظِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْبَرٍ، عَنْ هَتَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: (ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ) (البقرة: 58) فَبَدَّلُوا، فَدَخَلُوا يُزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِمُمْ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ "

3404- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، وَخَلَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِيرًا، لَا يَرَى مِنْ جُلْدِهِ شَيْءٌ اسْتَحْيَاءً مِنْهُ، فَأَذَاهُ مَنْ أَذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا: مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسْتُرُ، إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجُلْدِهِ: إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُذْرَةٌ: وَإِمَّا آفَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسَى، فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا، وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِقُوَّةٍ، فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: تَوْبِي حَجَرٌ، تَوْبِي حَجَرٌ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ، وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ، وَقَامَ الْحَجَرُ، فَأَخَذَ تَوْبَهُ فَلَبِسَهُ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللَّهِ إِنْ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَكْرِ ضَرْبِهِ، فَلَمَّا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا، فَلَمَّا قَوْلُهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا





بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا، کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

ترجمہ کنز الایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو

ابوالعالیہ کا قول ہے: العَوَانُ سے بچھیا اور بوڑھی گائے کے درمیانی عمر والی۔ فاقِعُ صاف۔ لَا ذَلُولٌ مشقت نہیں لی جاتی۔ تُثِيرُ الْأَرْضَ زراعت کی مشقت ہل وغیرہ جوتنا۔ مُسَلَّمَةٌ عُيُوب سے۔ لَا شَيْئَةَ دَاغٍ نہیں ہے۔ صَفَرَاءُ اگرچہ سیاہ کو بھی صَفَرَاءُ کہہ سکتے ہیں جیسے جمالاتِ صَفَرُ کہا جاتا ہے۔ فَأَوْرَعَهُ تَمُّم نے اختلاف کیا۔

حضرت موسیٰ کا وصال اور اس کے بعد کے حالات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہما السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے مکا مارا۔ وہ بارگاہ رب العزت کی طرف واپس لوٹے اور عرض کی، تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ فرمایا، پھر جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی نیل پر پھیرے تو آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجْنِي الْكِبَاثَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْضَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدَرَهَا

30- بَابُ (وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً)

(البقرة: 67) الْآيَةُ

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: " الْعَوَانُ: النَّصْفُ بَيْنَ الْبَكْرِ وَالْهَرَمَةِ، (فَاعِقُ) (البقرة: 69): صَافٍ، (الْذَلُولُ) (البقرة: 71): لَمْ يُدْلِّهَا الْعَمَلُ، (تُثِيرُ الْأَرْضَ) (البقرة: 71): لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ، (مُسَلَّمَةٌ) (البقرة: 71): مِنَ الْعُيُوبِ، (لَا شَيْئَةَ) (البقرة: 71): بَيَاضُ، (صَفَرَاءُ) (البقرة: 69): إِنْ شُدَّتْ سَوْدَاءُ، وَيُقَالُ: صَفَرَاءُ كَقَوْلِهِ (جَمَالَاتٌ صَفَرُ)، (فَأَوْرَعَهُ تَمُّمُ) (البقرة: 72): اخْتَلَفْتُمْ "

31- بَابُ وَفَاةِ مُوسَى

وَذِكْرُهُ بَعْدُ

3407- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَلَّاهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

سَنَةً. قَالَ: أَمَى رَبِّ. ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ثُمَّ التَّوْتُ،  
قَالَ: فَإِلَآنَ قَالَ: فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُذَيِّبَهُ مِنَ  
الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَّةً بِحَجَرٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ  
ثُمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ  
الْكُثْبِ الْأَحْمَرِ

ایک سال مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کی۔ اے  
رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر موت۔ عرض کی تو ابھی  
آجائے۔ راوی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ مجھے  
ارض مقدس سے اتنا قریب کر دیا جائے جہاں تک پتھر  
پھینکا جاسکے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی  
قبر مبارک راستے کے قریب سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا  
دیتا۔

حضرت ابو ہریرہ سے یہ دوسری سند کے ساتھ بھی  
مردی ہے۔

3407- قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہو گئی۔  
مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو  
تمام جہانوں سے چُن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی  
نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام  
جہانوں سے چُننا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ  
رسید کر دیا۔ یہودی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر  
اپنا اور اس مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے  
فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب  
سارے انسان بے ہوش پڑے ہوں گے تو میں سب  
سے پہلے ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش کا کنارے  
پکڑے ہوں گے مجھے نہیں پتہ کہ وہ بے ہوش ہونے  
والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان  
میں ہیں جنہیں مستثنیٰ فرمایا ہوا ہے۔

3408- حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَتْ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي  
اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ:  
وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ  
الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ  
الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ  
الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا  
تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ  
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ  
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أُدْرِي أَكَانَ فَيَسْتَنْ صَعِقَ  
فَأَفَاقَ قَبِيلٍ أَوْ كَانَ مَعْنَى اسْتَفْنَى اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا، آپ وہی حضرت آدم تو ہیں جن کی بھول نے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے چنا پھر بھی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میرے پیدا ہونے سے بھی پہلے مقدر فرمادی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دو دفعہ فرمایا: اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑی جماعت کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم میں ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور

اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے

فرعون کی بی بی --- تا --- اور

فرمانبرداروں میں ہوئی

(پ ۹، الاعراف ۱۳۸)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

3409 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ، ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَرٍ عَلَى قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ

3410 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ

ثُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا قَالَ: "عُرِضْتُ عَلَى الْأُمَمِ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفْقَ، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ"

32- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَضَرَبَ اللَّهُ

مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةً

فِرْعَوْنَ) (التحریم: 11)- إِلَى

قَوْلِهِ- (وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ)

(التحریم: 12)

3411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا

3409- صحیح مسلم: 6687

3410- انظر الحديث: 6541, 6472, 5752, 5705، صحیح مسلم: 526، سنن ترمذی: 2446

3411- انظر الحديث: 5418, 3769, 3433، صحیح مسلم: 6222، سنن ترمذی: 1834، سنن نسائی: 3957، سنن ابن





يَغْتَنُوا زنده رہے۔ يَأْتِسْ غمگین ہونا۔ اسی رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ إِنَّكَ الْأَنْتَ الْحَلِيمُ جس سے مذاق بھی کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَيُّكَةُ سائے کا دن عذاب کے بادلوں کا ان پر سایہ اُگلن ہو جانا۔

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے۔۔۔ تا۔۔۔ وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا

تھا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۲)

مجاہد نے کہا گنگار۔ الْمَشْحُونُ بھری ہوئی۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا فَتَبْدَأُ نَاقَةً بِالْعَرَاءِ۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اگایا (پ ۲۳، الصافات ۱۴۵-۱۴۶) تنے کے بغیر کدو کی نیل یا کوئی اور ایسی اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔ پس وہ ایمان لے آئے اور فائدہ حاصل کرنا ہے ایک مدت تک۔ اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اسے پکارا تو وہ غمزہ تھا۔ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ سے بنا ہے یعنی مغموم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔ مسدّد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متی سے۔

(المائدة: 26): تَحْزُنُ (أَسَى) (الأعراف: 93): أَحْزَنُ " وَقَالَ الْحَسَنُ: (إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ) (هود: 87) يَسْتَعِزُّونَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (لَيْكَةُ) الْأَيُّكَةُ. (يَوْمِ الظُّلَّةِ) (الشعراء: 189): إِضْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابُ عَلَيْهِمْ

35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ) (الصافات: 139) إِلَى قَوْلِهِ: (وَهُوَ

مُؤَلِّمٌ) (الصافات: 142)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " مُذْنِبٌ. الْمَشْحُونُ: الْمَوْقَرُ. (فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسْتَجِيبِينَ) (الصافات: 143) الْآيَةُ (فَتَبْدَأُ نَاقَةً بِالْعَرَاءِ) (الصافات: 145) يَوْجُهُ الْأَرْضِ (وَهُوَ سَقِيمٌ. وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ) (الصافات: 146) مِنْ غَيْرِ ذَاتٍ أَصْلٍ: الدُّبَاءُ وَنَحْوُهُ (وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ. فَاْمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ). (وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ) (القلم: 48): كَظِيمٌ، وَهُوَ مَغْمُومٌ "

3412 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ " زَادَ مُسَدَّدٌ: يُونُسَ بْنِ مَتَّى

3413 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِيَّيْ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَلَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

3414 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَغْرُضُ سِلْعَتَهُ، أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، فَسَبَّحَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: تَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبَا الْقَاسِمِ، إِنْ لِي ذِمَّةٌ وَعَهْدٌ، فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي، فَقَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ، فذَكَرَهُ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُبِّي فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: "لَا تُفْضِلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَيُصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسَى أَخَذَ بِالْعَرْشِ، فَلَا أُخْرَى أَحْوَسِبُ بِصُعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ، أَمْ بُعِثَ قَبْلِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کے لیے یہی کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آپ ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں اتنی قیمت میں نہیں بیچوں گا۔ یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا، تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چنا حالانکہ نبی کریم ﷺ ہم میں تشریف فرما ہیں۔ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذی اور معاہد ہوں، فلاں کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو جلال آیا اور اس کے آثار چہرہ پر نور سے ظاہر ہونے لگے۔ پھر فرمایا انبیائے اکرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب سے بے ہوش ہو جائے گی، مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش الہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہ طور کی بیہوشی کا بدلہ ہو گا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش

میں آگئے۔

میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ فلاں نبی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ یعنی حد سے نکلتے اور ہفتے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے دن ان کے پاس مچھلیاں آئیں۔ شُرْعًا تیرتی ہوئی۔ کُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ تک بیٹیس سخت۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز

الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی

الزُّبُرُ سے مراد کتابیں اور زُّبُورُ اس کا واحد ہے زَبْرُوت میں نے لکھا۔ نیز فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اے پہاڑوں کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندہ اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زبریں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (پ ۲۲، س ۱۱) سُرُودِ زبروں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ ڈھیلی رہیں اور

3415 - وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ

يُونُسَ بْنِ مَتَّى

3416 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى"

36- بَابُ

(وَأَسْأَلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ) (الأعراف: 163) يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ (إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا) (الأعراف: 163) شَوَارِعَ (وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ) (الأعراف: 163) - إِلَى قَوْلِهِ - (كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ) (البقرة: 65) (بَيْتِيسَ) (الأعراف: 165) شَدِيدٌ

37- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَأَتَيْنَا دَاوُدَ دُزُبُورًا)

الزُّبُرُ: الْكُتُبُ وَاجِدَهَا زُبُورٌ، زَبْرُوتُ كُتُبُ، وَلَقَدْ أَتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوْبَى مَعَهُ " قَالَ مُجَاهِدٌ: " سَبَّحِي مَعَهُ (وَالظُّلُمُ وَالنَّالَةُ الْحَدِيدَ أَنْ أَعْمَلَ سَابِغَاتٍ) (سبأ: 11) الدُّوْعَ (وَقَدِّدْ فِي الشَّرِّ) (سبأ: 11) الْمَسَامِيرَ وَالْحَلْقَى وَلَا يُدِقُّ الْبَسْتَارَ فَيَتَسَلَّسَلُ وَلَا يُعْظَمُ فَيُفْصِمَ (وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

بَصِيْرٌ) (سبأ: 11)

نہ مولیٰ بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (پ ۲۲، ص ۱۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن آسان فرما دیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری پر تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کس جانے سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم، میں پوری زندگی ہمیشہ دن میں روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں پوری زندگی ہمیشہ دن میں روزے رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا؟ میں نے جواب دیا، جی یہی کہا ہے، فرمایا، تم یہ نہ کر سکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہذا مہینے میں تین روز کے روزے رکھ لیا کرو، چونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا تو ایک دن رکھ کر دو دن خالی چھوڑ دیا کرو۔

3417 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِهِ فَنُتْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3418 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ: وَاللَّهِ لَا صُومَ النَّهَارِ، وَلَا قَوْمَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهِ لَا صُومَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ قُلْتُ: قَدْ قُلْتُهُ قَالَ: إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَفَمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ

3417- راجع الحديث: 2073

3418- راجع الحديث: 1976, 1131

عرض کی، میں سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک روز روزہ رکھو اور دوسرے روز نہ رکھو۔ یہ صوم داؤدی ہے اور ہے بھی معتدل روزہ۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں نے عرض کی۔ ضرور بتائیے۔ فرمایا: اگر واقعی تم ایسا کرو تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور حوصلہ ڈھا بیٹھو گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ عرض کی کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر صوم داؤدی رکھ لو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے، پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔

نمازِ داؤدی اور صومِ داؤدی اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے، وہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک

ذَلِكَ. قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا. وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ " قُلْتُ إِنَّهُ أَطْيَبُ أَفْضَلُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

3419 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا

مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُنَبِّأَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتِ النَّفْسُ، صُمَّ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ النَّهْرِ، أَوْ كَصَوْمِ النَّهْرِ قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُنِي. قَالَ مِسْعَرٌ يَغْنَى قُوَّةٌ. قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى

38- بَابُ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ

دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ

دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ

وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ

سُدُسَهُ، وَيَصُومُ

يَوْمًا وَيُفْطِرُ



يَوْمًا

قَالَ عَلِيٌّ: وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا أَلْفَاةُ السَّحَرِ  
عِنْدِي إِلَّا نَوْمًا

روز چھوڑ دیا کرتے

حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا:  
میرے پاس رسول اللہ ﷺ کو سوتے ہوئے سحر  
ہوتی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو  
صوم داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک  
روز روزہ رکھتے اور دوسرے روز چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ  
کو نماز داؤدی سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف  
رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا  
حصہ سوتے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے بندے  
داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک  
وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے  
فَصَلِّ الْخُطَابَ تِك

مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ بوجھ مراد  
ہے۔ لَا تُشْطِطْ زِيَادَتِي نِهْ كَرُوْا وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ  
الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَجَّةً  
اس میں عورت کو نَجَّةً کہا ہے اور وہ شاة کے معنی میں  
آتا ہے۔ وَلِي نَجَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا يَه  
كَفَلَهَا زَكْرِيَّا كِي طَرَحَ هِيْ۔ اپنے ساتھ ملا لیا۔  
وَعَزَّنِي مَجْهُدٌ غَالِبٌ آيَا۔ میری نسبت طاقتور ثابت  
ہوا۔ أَعَزَّنِي فِيْ مِيْنِ اَسَ غَالِبٌ كَر دِيَا۔ فِي  
الْخُطَابِ يَه مَحَادَرَهْ كَ طَوْرٍ پَر هِيْ۔ كہا تو نے ذنبی کو اپنی  
ذنبوں میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے

3420 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ  
الثَّقَفِيِّ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الصِّيَامِ  
إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ  
يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ  
يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ  
39- بَابُ (وَأَذْكُرُ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ

إِنَّهُ أَوَّابٌ) إِلَى قَوْلِهِ:

(وَفَصَّلَ الْخُطَابَ)

(ص: 20)

قَالَ مُجَاهِدٌ: " الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ. (وَهَلْ  
أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ) (ص: 21) إِلَى (وَلَا تُشْطِطْ)  
(ص: 22) : لَا تُشْرِفْ. (وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ  
الصِّرَاطِ، إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَجَّةً)  
(ص: 23) يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَجَّةً، وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا  
شَاةً. (وَلِي نَجَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا) مِثْلُ  
(وَكَفَلَهَا زَكْرِيَّا) ضَمَّهَا، (وَعَزَّنِي) (ص: 23)  
غَلَبَنِي، صَارَ أَعَزَّ مِنِّي، أَعَزَّزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيْزًا (فِي  
الْخُطَابِ) (ص: 23) يُقَالُ: الْمَحَاوَرَةُ، (قَالَ لَقَدْ  
ظَلَمْتُكَ بِسُؤَالِ نَعَجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ، وَإِنْ كَثُرًا

وَمِنَ الْخُلَطَاءِ (ص: 24) الشُّرَكَاءِ، (لِيَبْغِيَ) (ص: 24) - إِلَى قَوْلِهِ - (أَلَمْ يَفْتَنَاهُ) (ص: 24) " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اخْتَبَرَنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فُتِّنَاهُ، بِتَشْدِيدِ التَّاءِ (فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ) (ص: 24)

اور بیشک اکثر شرکاء زیادتی کرتے ہیں۔ اِنَّمَا فَتَنَّاهُ  
تک۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم  
نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت میں فَتَنَّاهُ یعنی  
تاء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: تو اپنے  
رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع  
لایا (پ ۲۴، ص ۲۴)

3421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ  
يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَوَّامَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:  
قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أُنَسْجُدُ فِي صَنْعَةٍ فَقَرَأَ: (وَمِنْ  
ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ) - حَتَّى آتَى - (فَبَهَذَا هُمْ  
اِقْتَدَى) (الأنعام: 90). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا: نَبِّئُكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ  
أُمِرَ أَنْ يَقْتَدَى بِهِمْ "

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ حق میں سجدہ کروں آپ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان : اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان ۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الصافات ۹۰) فرماتے تمہارے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ انبیائے کرام کی پیروی کریں۔

3422- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَيْسَ صَ مِنْ  
عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سورہ ص کا سجدہ لازمی نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

40- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ

نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ

أَوَابُ) الرَّاجِعُ

الْمُنِيبُ

وَقَوْلِهِ: (هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْتَبِئُ لِأَحَدٍ مِنْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز  
الایمان: ”اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا  
فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع  
لانے والا، ملوٹنے والا، رجوع  
کرنے والا

اور اس کا قول کہ ترجمہ کنز الایمان: اور مجھے ایسی

سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (پ ۲۳، ص ۳۵) نیز اس کا قول ترجمہ کنز الایمان: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں (پ ۱، البقرة: ۱۰۲) اور ترجمہ کنز الایمان: اور سلیمان کے بس میں ہوا کردی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے۔۔۔ تا۔۔۔ اونچے اونچے محل (پ ۲۲، سبا: ۱۲-۱۳)۔ بُنَّيَّانُ محلات سے چھوٹی عمارتیں۔ اور تصاویر اور حوض جیسے لگن۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قُدُور الراسيات سے الشُّكُور تک۔ اور جب اس پر موت واقع ہوگئی تو دیمک نے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو اس کی لاش کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا۔۔۔ المہین۔ مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے دان کی کونچیں اور گرنیس کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہے تھے۔ الْأَصْنَادُ بندھن۔

مجاہد کا قول ہے کہ صَافِنَاتُ شَتَقْ ہے صَفَنَ الْفَرَسِ سے۔ دونوں میں سے ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑے ہو جاتا۔ الْحَيَادُ تیز رفتار جَسَدًا شیطان۔ رُخَاءُ عمدہ، بہترین۔ حَيْثُ أَصَابَ جہاں چاہا۔ فَاْمُنُّنْ عطا کر دے۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر تکلیف اور حرج کے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شریر جن

بَغْدِي (ص: 35) وَقَوْلِهِ: (وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكٍ سُلَيْمَانَ) (البقرة: 102) (وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحُ غَدُوَهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسْلَمْنَا لَهُ عَيْنَ الْقَطْرِ) (سبا: 12) أَذْبَنَّا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ (وَمِنَ الْحِجْرِ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ) (سبا: 12) إِلَى قَوْلِهِ (مِنْ مَّحَارِبٍ) (سبا: 13) " قَالَ مُجَاهِدٌ: بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ (وَتَمَائِيلٌ وَجِفَانٌ كَالْجَوَابِ) (سبا: 13): كَالْحَيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ (وَقُدُورٌ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ): الْأَرْضَةُ (تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ) (سبا: 14): عَصَاهُ (فَلَمَّا خَرَّ) (سبا: 14) - إِلَى قَوْلِهِ - (فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ) (سبا: 14) (حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي) (ص: 32) .. (فَطَفِقَ مَسْعًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ) (ص: 33): يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا. (الْأَضْفَادُ) (ابراهيم: 49)

الْوَتَاقُ " قَالَ مُجَاهِدٌ: " (الصَّافِنَاتُ) (ص: 31) صَفَنَ الْفَرَسُ: رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى ظَرْفِ الْخَافِرِ، (الْحَيَادُ) (ص: 31): السِّرَاعُ. (جَسَدًا) (الأعراف: 148): شَيْطَانًا. (رُخَاءً) (ص: 36): طَيِّبَةً (حَيْثُ أَصَابَ) (ص: 36): حَيْثُ شَاءَ، (فَاْمُنُّنْ) (ص: 39): أَعْطَى (بِغَيْرِ حِسَابٍ) (البقرة: 212): بِغَيْرِ حَرَجٍ "

3423- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَّادٍ، عَنْ

میرے پاس اچانک آیا تا کہ میری نماز تڑو ادے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام لوٹا دیا۔ عَفْرِیْتُ سے مراد سرکش ہے۔ حواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے زُنْبِیَّةُ اس کی جمع الزُّبَانِیَّةُ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا: آج رات میں ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا، پس ہر عورت سہوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا انشاء اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر انہوں نے انشاء اللہ کہا ہوتا تو ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب نے ابو الزناد سے 90 بیویوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کی، ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ فرمایا، چالیس سال۔ پھر فرمایا، جہاں تجھے نماز کا وقت ہو

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَفْرِیًّا مِنَ الْجَنِّ تَقَلَّتْ الْبَارِحَةُ لِيَقْطَعَ عَلَى صَلَاتِي، فَأَمَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْتَبِئَنِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَكَذَّبْتُهُ خَاسِئًا (عَفْرِیْتُ) (النمل: 39) مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍ، مِثْلُ زُنْبِیَّةٍ جَمَاعَتُهَا الزُّبَانِیَّةُ

3424 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا

مُعِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا تُطَوِّفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً، تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَحْمِلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا، سَاقِطًا أَحَدُ شَقِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ " قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: تَسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ

3425 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: "



جائے وہیں نماز پڑھ لیا کر۔ تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کیڑے اس میں آکر گرنے لگے۔

پھر فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا، چھری لاؤ، میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا نہ کیجیے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سیکنین کا لفظ میں نے اسی دن سنا ورنہ ہم چھری کے لیے مذیہ کہا کرتے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے لقمان کو

أَرْبَعُونَ. ثُمَّ قَالَ: حَيْثُمَا أَذَرَكَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ

3426- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ

3427 - وَقَالَ: كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَبْنٍ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، وَقَالَتِ الْآخَرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: انْتَوِي بِالسِّكِّينِ أَشْفُهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَزْحَمُكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ

41- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ)



(لقمان: 12) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ لَا

يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ)

(لقمان: 18)

(وَلَا تُصَغِّرْ: (لقمان: 18) الْإِعْرَاضُ

بِالْوَجْهِ"

3428- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) قَالَ أَصْحَابُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ

إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَنَزَلَتْ (لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ

لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) (لقمان: 13)"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ جب آیت: الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ

يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ نازل ہوئی تو نبی

کریم ﷺ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا

کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کو نہیں ملاتا۔ پس اس

وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کا

کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲)

(لقمان: ۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب آیت: الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ

يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (سورة الأنعام، آیت: ۸۲)

نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور

کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم

نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک

ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے

ہوئے اپنے بیٹے سے کہا، ترجمہ کنز الایمان: اللہ کا کسی کو

شریک نہ کرنا، بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ

کنز الایمان: ان کے لیے گاؤں

42- بَابُ (وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا

أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ)

3428- انظر الحديث: 32؛ راجع الحديث: 32

3429- راجع الحديث: 32





فَإِذَا صَغُرُوا آلَ لَكُمْ رَكُوعُهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا:  
أَهْيَلٌ

حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے (پ ۳، آل عمران ۶۸)  
آل یعقوب سے حضرت یعقوب کے اہل مراد  
ہیں۔ اصل میں یہ لفظ اہل ہے۔ تصغیر کے سبب اصل کی  
طرف لے جاتے ہیں جیسے اہیل۔

3431- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ،  
قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا مِنْ  
بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ،  
فَيَسْتَهْلُ صَلَاحًا مِنْ مِثْسِ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرِيَمَ  
وَأَبْنَيْهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: (وَأَنِّي أُعِيدُهَا بِكَ  
وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (آل عمران: 36)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو  
چھوتا ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چیخا  
چلاتا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔  
پھر حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: إِنِّي أُعِيدُ  
هَابِكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (سورہ  
آل عمران، آیت: ۳۶)

#### 45- بَابُ

#### بَابُ

(وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ  
اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ  
الْعَالَمِينَ، يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي  
مَعَ الرَّاكِعِينَ. ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ  
إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ  
أَتَاهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ  
يَخْتَصِمُونَ) (آل عمران: 43)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب فرشتوں نے کہا:  
اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستمرا  
کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا  
اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور  
اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر  
یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں  
اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ  
ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان  
کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

يُقَالُ: يَكْفُلُ يَضُمُّ، (كَفَلَهَا) ضَمَّهَا، فَحَفَفَةً،  
لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشَبَّهَا

کہتے ہیں کہ يَكْفُلُ ملا لے اور كَفَلُ ملا لیا  
بغیر تشدید کے لیے۔ اس پر قرض والی کفالت یعنی  
ضمانت کا شک نہ کیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

3432- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا  
النَّظَرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ:  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ،  
وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جب فرشتوں نے کہا:  
اے مریم۔۔۔۔۔تا۔۔۔ تو اس سے یہی کہتا ہے کہ  
ہو جا! وہ فوراً ہو جاتا ہے

46- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

(إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ) (آل عمران: 45) إِلَى قَوْلِهِ (فَاتِمَّا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ) (البقرة: 117)

یُبَشِّرُكَ اور یُبَشِّرُكَ ہم معنی ہیں۔ رَجَبُهَا شرف والا۔ ابراہیم نجبی کا قول ہے کہ مسیح سے صدیق مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الْكَحْلُ سے حلم والا مراد ہے، الْأَكْمَةُ جو دن میں دیکھے لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ آئے جبکہ دوسروں کا قول ہے کہ مادر زاد اندھے کو کہتے ہیں۔

يُبَشِّرُكَ وَيُبَشِّرُكَ وَاحِدٌ (وَجِبَةً) (آل عمران: 45) : شَرِيفًا " وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ:  
الْمَسِيحُ: الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْكَهْلُ  
الْحَلِيمُ، وَالْأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ  
بِاللَّيْلِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: مَنْ يُولَدُ أَعْمَى

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مردوں میں تو کامل بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں۔

3433 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ  
عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ، يُحَدِّثُ  
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَضْلُ عَائِشَةَ  
عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ،  
كَتَمَلٍ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٍ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ:  
إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ"  
3434 - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3432- راجع الحديث: 3815 صحيح مسلم: 6221

**3433- راجع الحديث: 3411**

3434- انظر الحديث: 5365, 5082، صحيح مسلم: 6405

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قریش کی عورتیں دوسری عورتوں سے بہتر ہیں۔ یہ بچوں سے بہت محبت رکھنے والی اور خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے۔ مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ پر سواری نہیں کی۔ ایسا ہی زہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کیا ہے۔

### ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز (پ ۶، النساء ۱۷۱) ابو عبید کا قول ہے کہ کلمہ سے مراد کُنْ فَيَكُونُ ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ رُوحٌ مِنْهُ کا مطلب انہیں زندہ کر کے ذی روح بنا دیا۔ لہذا تین خدا نہ کہو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس

ابنِ شہاب، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدَيْهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابِعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيُّ، وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

### 47- بَابُ قَوْلِهِ:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: " (كَلِمَتُهُ) (النساء: 171) كُنْ فَكَانَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: (وَرُوحٌ مِنْهُ) (النساء: 171) أَحْيَاهُ فَبَعَلَهُ رُوحًا (وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً) (النساء: 171) "

3435- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى

کا ایک کلمہ میں جو مریم کی طرف ڈالا گیا اسی کی جانب کی روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ ابو الولید، ابن جابر، عمیر، جنادہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔

ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی

نَبَذْنَاهُا هِم نے اسے ڈال دیا۔ وہ ایک طرف ہوگئی۔ شَرْقِيًّا مشرق کی جانب۔ فَأَجَاءَهَا جُثٌّ کا باب افعال ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ أَجَاهَا سے ہے یعنی مجبور و مضطر کر دیا۔ تَسَاقَطَ گرائے گی قَصِيًّا دُور۔ بعید۔ فَرِيًّا بڑی بات۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نِسِيًّا سے کسی چیز کا معدوم ہونا مراد ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ أَلْيَسِي حَقِير چیز کو کہتے ہیں۔ ابو وائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو یہ علم تھا کہ متقی ہی عقلمند ہے، اسی لیے انہوں نے کہا کہ اگر تو متقی ہے۔ وکیع، اسرائیل، ابواسحاق، برأ سے روای ہیں کہ سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو سَرِيَّا کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ گہوارے میں تین بچوں نے کلام کیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ، دوسرا وہ کہ بنی اسرائیل میں جُرَج نامی ایک شخص تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے آکر اسے آواز دی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں۔ لیکن اس کی والدہ نے

عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيْبَاهَا شَاءَ

48- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ (وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ

مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ

مِنْ أَهْلِهَا) (مریم: 16)

فَنَبَذْنَاهُا: أَلْقَيْنَاهُا: اَعْتَرَكْتُ. (شَرْقِيًّا) (مریم: 16): مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ، (فَأَجَاءَهَا) (مریم: 23): أَفْعَلْتُ مِنْ جُثٍّ، وَيُقَالُ: أَجَاهَا اضْطَرَّهَا. (تَسَاقَطَ): تَسَقَطَ، (قَصِيًّا) (مریم: 22): قَاصِيًّا، (فَرِيًّا) (مریم: 27): عَظِيمًا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (نِسِيًّا) لَمْ أَكُنْ هَيِئًا، وَقَالَ غَيْرُهُ: النَّسِيُّ: الْحَقِيرُ " وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمْتُ مَرْيَمَ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نَهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ: (إِنْ كُنْتُ تَقِيًّا) (مریم: 18) قَالَ وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ: " (سَرِيًّا) (مریم: 24): نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالشَّرِّ يَأْتِيهِ "

3436- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَجٌ، كَانَ يُصَلِّي، جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أَصَلِّي "

فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِثَّهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُوهَ  
الْمُؤْمِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَتَعَرَّضَتْ  
لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلِمَتُهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأُمَكِّنَتْهُ  
مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: مَنْ جُرَيْجٌ  
فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ  
وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟  
قَالَ الرَّاعِي، قَالُوا: نَبِيُّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ؛  
قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ، وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تَرْضِعُ ابْنًا  
لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ دُو  
شَارَةٍ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ، فَتَرَكَ  
ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا  
تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمْسُهَا - قَالَ:  
أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَمْسُ إِصْبَعَهُ - ثُمَّ مَرَّ بِأَمَةٍ، فَقَالَتْ:  
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا،  
فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: لِمَ ذَلِكَ؟  
فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَهَذِهِ الْأَمَةُ  
يَقُولُونَ: سَرَقَتْ، زَنَيْتِ، وَلَمْ تَفْعَلِ "

کہا، اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دے جب  
تک کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھ لے۔ جرج اپنے عبادت  
خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور  
بدکاری کے لیے بات کرنے لگی۔ اس نے انکار کر دیا۔  
وہ ایک چرواہے کے پاس چلی گئی اور اسے اپنے اوپر  
قابو دیا۔ پھر اس نے لڑکا جٹا اور کہنے لگی کہ یہ جرج کا  
ہے۔ لوگوں نے آکر اس کے عبادت خانے کو ڈھا دیا۔  
اسے نیچے اتار لیا اور گالیاں دیں۔ پس اس نے وضو کیا  
اور نماز پڑھی، پھر لڑکے کے پاس آکر کہنے لگا، اے  
لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ جواب دیا چرواہا۔ لوگوں  
نے کہا، ہم آپ کو عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں،  
کہا، نہیں تم صرف مٹی کا بنا دو۔ تیسرا وہ جس کو بنی  
اسرائیل کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس  
سے ایک خوبصورت سوار گزرا۔ وہ کہنے لگی، یا اللہ!  
میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے نے اس کی  
پستان، چھوڑ دی، سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ اے  
اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد پھر پستان  
چوسنے لگا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ گویا میں  
اب بھی نبی کریم ﷺ کو انگلی چوستے دیکھ رہا ہوں۔  
پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا۔ کہنے لگی!  
اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ لڑکے نے  
اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہنے لگا، اے اللہ! مجھے اسی  
جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے پوچھا، یہ کیوں؟ جواب  
دیا، وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس عورت کو لوگ  
کہتے ہیں کہ چوری کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے کوئی  
کام نہیں کرتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

3437- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری ملاقات حضرت موسیٰ سے ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے گمان میں یوں بتایا کہ وہ دبلے پتلے، طویل القامت، سیدھے بالوں والے ایسے شخص ہیں جیسے قبیلہ شہوہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا، ان میں جو مرغوب ہو لے لیجیے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا گیا کہ آپ نے فطرت کا راستہ پایا ہے یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے۔ اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔ اور موسیٰ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ زط کے شخص ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔

هَشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: "لَقِيتُ مُوسَى، قَالَ: فَنَعَتُهُ، فَإِذَا رَجُلٌ - حَسْبُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: - رُبْعَةٌ أَحْمَرٌ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِمَائِسَ - يَعْنِي الْحَمَامَ -، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِيهِ بِهِ، قَالَ: وَأَتَيْتُ يَأْقَانَ، أَحَدَهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أُيُّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هَدَيْتَ الْفِطْرَةَ، أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

3438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرٌ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى، فَأَدَمٌ جَسِيمٌ سَبْطُ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

3439 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: عَنِ اللَّهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، إِلَّا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ



أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَانَ عَيْنُهُ عِنَبَةً طَافِيَةً.

3440 - وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدَمِ الرَّجَالِ تَطْرُبُ لِمَتْنُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجُلٌ الشَّعْرُ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطْنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَالُ "تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِيعِ

میں نے آج شب خواب میں ایک آدمی کو کعبہ کے پاس دیکھا، جس کا رنگ گندمی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے، وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جس کا بال گھنگریالے ہیں اور دائیں آنکھ سے کانٹا ہے۔ جنہیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہہ ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک آدمی کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ دجال ہے۔ اسے عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ایک دن میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، سیدھے بال ہیں دو آدمیوں سے ٹیک لگا کر جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا وہ سر سے پانی نچوڑ رہا ہے میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا، یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نظر التفات سے دیکھا تو ایک شخص اور نظر آیا، جس کا رنگ سرخ جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ دائیں آنکھ سے کانٹا ہے۔ اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور جیسی ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟

3441 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ: "بَيْنَمَا أَكُنَا نَأْتِيهِ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبَطَ الشَّعْرَ، يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يَهْرَأُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ عَيْنِهِ الْيُمْنَى، كَانَ عَيْنُهُ عِنَبَةً طَافِيَةً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ، شَبَهَا ابْنَ قَطْنٍ " قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةَ، هَلَكَ فِي

3440 - انظر الحديث: 3441، 5902، 6999، 7128، راجع الحديث: 3439

3441 - راجع الحديث: 3440



الْجَاهِلِيَّةِ

لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا ہے۔ زہری کا قول ہے کہ یہ ابن قطن بنو خزاعہ سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے قریب ہوں اور تمام انبیاءِ علاتی اولاد کی طرح ہیں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے قریب ہوں اور سارے انبیاءِ علاتی بھائی ہیں، کیونکہ ان کی والدہ تو الگ الگ ہیں لیکن دین سب کا ایک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے مذکورہ متن حدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے چوری کی؟ اس نے جواب دیا: ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

3442- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عَلَاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

3443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ

3443م- وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3444- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَشْرُقُ فَقَالَ لَهُ: أَسْرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَكَذَّبْتُ عَنِّيْ

آپ نے فرمایا: میں خدا پر یقین رکھتا ہوں لہذا اپنی آنکھ کو جھوٹی مان لیتا ہوں۔

3445 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ عَلَى الْبَيْتِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُظَرُّوْنِي، كَمَا أَظَرْتُ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ، وَرَسُولُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ مجھے اس قدر نہ بڑھا دینا جس قدر نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، پس تم یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

3446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ حُرَّاسَانَ، قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أُمَّتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى، ثُمَّ آمَنَ بِفُلِهِ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوْلِيَهُ، فَلَهُ أَجْرَانِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دو گنا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دو گنا ثواب ملے گا۔ اور جو غلام اپنے رب سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لیے بھی دو گنا ثواب ہے۔

3447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا، ثُمَّ قَرَأَ: (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًّا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) (الأنبياء: 104) فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اکٹھا کیے جاؤ گے تو برہنہ پا، برہنہ بدن اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۷، الانبیاء ۱۰۴) پھر سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت

3445- راجع الحديث: 2462

3446- راجع الحديث: 97

3447- راجع الحديث: 3349

ابراہیم ہوں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے تھے۔ پس میں وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے..... الحکیم تک (پ ۱۶، مریم ۱۶) محمد بن یوسف، ابو عبد اللہ، قبیسہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہو گئے جن کو حضرت ابو بکر نے اپنے زمانہ خلافت میں قتل کروایا۔

### حضرت عیسیٰ کا

### آسمان سے نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جلد تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال جائے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا (پ ۶، النساء ۱۵۹)

يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: 118)، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَزِيدِيُّ، ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَبِيصَةَ، قَالَ: "هُمْ الْمُرْتَدُونَ الَّذِينَ ارْتَدَوْا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### 49- بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ

### مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

3448- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَنزِيرَ، وَيَضَعَ الْحِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَاقْرَأُوا إِنَّ شِئْنَكُمْ: (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا) (النساء: 159)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

### بنی اسرائیل کا ذکر

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہاتھ لگ جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زبانوں کے ایک شخص کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی تیرے علم میں ہے؟ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ، کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے

3449 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ تَابِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، تَابِعَهُ عُقَيْلٌ، وَالْأَوْزَاعِيُّ

### 50- بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

3450 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، يُحْذِيفَةُ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارٌ، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ مُحْرِقٌ، فَمَنْ أَذْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ

3451 - قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِي سِنِّ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَارِيهِمْ، فَانْظُرِ الْمَوْسِرَ، وَاتَّجَاوَزْ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ"

3449- راجع الحديث: 2222

3450- انظر الحديث: 7130

3451- راجع الحديث: 2077

اسے جنت میں داخل فرما دیا۔

انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: ایک شخص کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگی سے ناامیدی ہوگئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں لے کر پیس لینا۔ جس دن تیز ہوا چلے اس دن وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا۔ عزیز واقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمر نے ان سے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقت آخر آیا تو آپ نے چہرہ انور پر چادر ڈال لی۔ جب گرمی محسوس ہوئی تو اسے ربخ پر نور سے ہٹا دیا۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے بچنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے

3452- فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا

خَصَرَهُ الْمَوْتُ، فَلَمَّا يَيْئَسُ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْتَمِعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَأَمْتَحِشَتْ، فَخَذُّوهَا فَاطْحِنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَادْرُوهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ " قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ: وَكَانَ نَبَاشًا

3453, 3454- حَدَّثَنِي بِهَرِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ظَفِيقٌ يَطْرَحُ تَحِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا

3455- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فَرَاتِ الْقُرَّارِ، قَالَ:

3452- انظر الحديث: 6480, 3479

3453, 3454- راجع الحديث: 437, 436

3455- صحيح مسلم: 4751, 4750 سنن ابن ماجه: 3417



انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں جلد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی، آپ ہمیں ان کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی اندھی تقلید کرو گے یعنی باشت کے برابر باشت اور گز کے برابر گز۔ حتیٰ کہ اگر وہ گدھ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا، اور کون ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاع نماز کے لیے (لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو کہیں اور اقامت ایک۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کوہے پر ہاتھ رکھنا ناپسند تھا اور فرماتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں شعبہ نے بھی اعش سے اسے روایت کیا ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ تَحْمَسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْتُمُونَ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْا، أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

3456- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنْ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَخِزَاعًا بِخِزَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكَوا الْخُرْصَبَ لَسَلَكَتُمُوهُ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ: فَتَن

3457- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "ذَكَّرُوا النَّبِيَّ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَّرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِلَالٌ: أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ"

3458- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّعَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، "كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدُهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ: إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ" تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ

3459 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا كَيْفٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَا مِنْ الْأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ، أَلَا، فَأَنْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، عَلَى قِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ، أَلَا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضَّلِي أَعْطِيهِ مِنْ شَيْءٍ"

3460 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَاتَلَ اللَّهُ فُلَاكَ، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَيَجْمَلُوهَا، فَبَاغُوهَا تَابِعَهُ جَابِرٌ، وَأَبُو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مزدوری کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسی نماز عصر سے سورج غروب ہونے تک کی مثال۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کے اوقات کار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مزدوروں سے کہے، کون ہے جو ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کام کرے؟ پس یہود نے ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا، کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کرے؟ پس نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے اس نے کہا، کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے؟ پس وہ تم ہو، جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا اور اجرت میں دو قیراط پائے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا اجر دگنا ہے۔ اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہو کر کہنے لگے۔ ہم نے کام زیادہ کیا مزدوری تھوری ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے، جواب دیا نہیں، فرمایا، یہ تو میرا فضل ہے جب جس کو جتنا چاہوں دے دوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے، کیا اسے علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اسے پگھلا کر بیچ کر دیا کرتے تھے۔ اس کی حضرت جابر نے

هَرِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

3461- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الطَّخَالُكِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو دانستہ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تَخْرُجُوا مِنْ كَذِبٍ عَلَى مُتَعَدِّدٍ، فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم ان کے خلاف کیا کرو۔

3462- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ

حسن سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مسجد میں حدیث بیان کی نہ اس وقت سے ہم بھولے، نہ ہمیں یہ اندیشہ کہ جندب نے رسول خدا پر جھوٹ بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو زخم لگ گیا۔ اس نے مضطرب ہو کر چھری لی اور اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون اتنا بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

3463- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُجَّاجٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، وَمَا نَسِينَا مِنْذُ حَدَّثَنَا، وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزَعٌ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَخَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَارَقًا الدَّمَ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَاكَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"

بنی اسرائیل کے کوڑھی،

51- حَدِيثُ أَبِرَضٍ وَأَعْمَى،

3461- سنن ترمذی: 2669

3462- انظر الحديث: 5899

3463- راجع الحديث: 1364

## وَأَقْرَعَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

3464 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: الْأَبْرَصُ وَالْأَقْرَعُ وَالْأَعْمَى، بَدَا لَهُمْ عَزٌّ وَجَلٌّ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْ نُحْسِنَ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَنَدَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأَعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ، أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ، هُوَ شَكٌّ فِي ذَلِكَ: إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ، فَأَعْطِيَ ثَاقَةَ عَشْرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَلَيَّ هَذَا، قَدْ قَنَدَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأَعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأَبْصُرُ بِهِ

## اندھے اور گنجه کا واقعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے: (۱) کوڑھی (۲) اندھا (۳) گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب فرشتہ بھیجا، فرشتہ نے کوڑھی کے پاس آکر پوچھا، تجھے کون سی چیز سب سے محبوب ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور خوب صورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجه میں سے کس نے اونٹ مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گا بھن اونٹ دے دی گئی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجه کے پاس آیا اور کہا، تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا خوب صورت بال اور یہ گنجه پن جاتا رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو گنجه پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے دیے پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ جواب دیا، گائے پس اسے گا بھن گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا، تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے۔ تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ پھر پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پیارا ہے؟ کہنے لگا، بکری، فرشتے نے اسے گا بھن بکری دے دی۔ تینوں کے



النَّاسُ قَالَ: فَتَسَحَّهَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةَ الْوَلَدَا، فَأَتَيْتُجْ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِي الْحَبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبْلُغَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحَقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْنَدُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرَيْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ، وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِي الْحَبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ يَلَهُ، فَقَالَ أُمِّسِكَ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلَيْتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخَطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ

جانوروں نے خوب بچے جنے حتیٰ کہ اس کے اونٹوں سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گالیوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔ عرصہ دراز بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی سابقہ شکل و صورت میں گیا اور کہنے لگا، میں غریب شخص ہوں، مسافری میں زار و راہ ختم ہو گیا ہے، خدا کے سوا منزل تک کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر میرا کوئی نہیں خدا اور تمہارے سوا میں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمایا کہ اس سفر میں مجھے منزل تک پہنچانے کا بندوبست کرو۔ کہنے لگا میں نے بہت سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا، شاید میں تمہیں جانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت کرتے تھے۔ غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا، یہ مال تو میرے باپ دادا کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سابقہ حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ گنچے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح سوال مسترد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سابقہ حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس صورت میں آکر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں۔ سفر میں زار و راہ ختم ہو گیا، خدا اور تمہارے سوا منزل پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بیٹائی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب دیا۔ میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی، میں غریب تھا مجھے غنی کیا۔ پس تم جس قدر مال چاہو لے لو۔ خدا کی قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو



تم اللہ کے لیے لوگے۔ فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

ترجمہ گنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے جبل اور رقیم پر فتح ہے ترجمہ گنز الایمان وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے۔ (پ ۱۳۰ مطففین: ۹) یعنی وہ مہر کی ہوئی تحریر ہے ترجمہ گنز الایمان اور ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی۔ (پ ۱۵ الکھف: ۱۴) ہم نے انہیں صبر عطا کیا حد سے گزری ہوئی بات پر (پ ۱۵ الکھف: ۱۴) زیادہ وصید یعنی فنا اور اس کی جمع صائد وؤؤد اور کہا گیا کہ وصید سے مراد دروازہ ہے ترجمہ گنز الایمان اوپر سے بند کردی گئی۔ (پ ۳۰ البلد: ۲۰) اور اس کا ایک معنی بن کیا ہوا ہے جیسے آصد الباب وؤؤد ترجمہ گنز الایمان ہم نے انہیں جگایا۔ (پ ۱۵ الکھف: ۱۲) یعنی ہم نے انہیں زندہ کیا ترجمہ گنز الایمان: زیادہ سھرا۔ (پ ۲۳۲ البقرہ: ۲۳۲) زیادہ مناسب ہے پس اللہ نے ان کے کانوں پر مہر کر دی تو وہ سو گئے ترجمہ گنز الایمان بے دیکھے اُلاؤؤؤگا بات۔ (پ ۱۵ الکھف: ۲۲) یعنی ان کے لئے ظاہر نہ ہوا اور مجاہد نے فرمایا ترجمہ گنز الایمان: (تو ان سے) کتر اجاتا ہے۔ (پ ۱۵ الکھف: ۱۷) یعنی انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

### غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین شخص سفر کر رہے تھے کہ بارش

### 52- بَابُ (أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ

### الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ) (الكهف: 9)

الْكَهْفِ: الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمِ: الْكِتَابُ (مَرْقُومٌ) (الْمُطَفِّينَ: 9): مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقِيمِ (رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ) (الكهف: 14): أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا، (شَطَطًا) (الكهف: 14): إِفْرَاطًا، الْوَصِيدُ: الْفِنَاءُ، وَجَمْعُهُ وَصَائِدٌ وَوُؤُؤدٌ وَيُقَالُ: الْوَصِيدُ: الْبَابُ، (مُؤَصَّدَةً) (البلد: 20): مُطَبَّقَةً، آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ، (بَعَثْنَاهُمْ) (الكهف: 12): أَحْيَيْنَاهُمْ، (أَزْغَى) (البقرة: 232): أَكْثَرُ رَيْعًا، فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا، (رَجَمًا بِالْغَيْبِ) (الكهف: 22): لَمْ يَسْتَنِينَ "وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (تَقْرِضُهُمْ) (الكهف: 17): تَتْرُكُهُمْ

### 53- بَابُ حَدِيثِ الْغَارِ

3465- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفِرَ مَعَن كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ، إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوُّوا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ، لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصَّدَقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرْقٍ مِنْ أُرْزٍ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَتَى عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرْقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرْقٌ مِنْ أُرْزٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرْقِ فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنٍ غَنِمَ لِي، فَأَبْطَأَتْ عَلَيْهِمَا لَيْلَةٌ، فَمُتُّ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغُونَ مِنَ الْجُوعِ، فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا، فَيَسْتَكِنَا لِشَرِّبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةٌ عَمٌّ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَتَى رَاوَدَهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ، إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمَكْنَتْنِي

آگئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ اتفاق سے غار کا منہ ایک پتھر سے بند ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، تمہیں اب نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی، ہم میں سے ہر شخص اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بودے۔ ان سے اتنا نفع ہوا کہ میں نے کئی گائے خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا، یہ گائیں تیری ہیں، انہیں لے جا۔ وہ کہنے لگا، میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اسی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میں نے محض تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہماری مصیبت دور فرما دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تجھے علم ہے کہ میرے والدین بوڑھے تھے۔ میں روزانہ رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں۔ پس صبح تک ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میں نے صرف تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہماری پریشانی دور فرما دے۔ پس پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا، حتیٰ کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرا آدمی کہنے

لگا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے محبوب تھی اور میں دل و جان سے اسے چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ سودینار لیے بغیر راضی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے جدوجہد کی تو مطلوبہ دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے حوالے کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی، خدا کا خوف کر اور شرعی حق کے بغیر مہر بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور سودینار بھی چھوڑ دئے۔ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے ایسا صرف تیرے ڈر سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ عطا فرمادے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

### بعض حالات و واقعات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی، اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ دھکے دیتے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ بچے نے کہا۔ اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے بارے میں

مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْضُ الْحَاقِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُبْتُ وَتَرَكْتُ الْبَائِثَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَلِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَقَرِّجْ عَنَّا، فَقَرِّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا"

### 54- باب

3466- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُثِمِّتِ ابْنِي، حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّنَدِ، وَمَرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرِّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ، وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ"

کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے میرے لیے اللہ کافی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ کتا تھا کہ جلد پیاس کے سبب مر جائے گا۔ اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس فعل کے سبب اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر محافلے ہاتھوں سے بالوں کا ایک لٹھالے کر فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماضی میں تم سے پہلی امتوں میں محدث حضرات ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں تم میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

3467- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ، كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ نَعْنَى مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَعَفَّرَ لَهَا بِهِ

3468- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَتَنَاولَ قُضَّةً مِنْ شَعْرِ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَزِينِي، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عَلِمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ جَمَعَ اللَّهُ نِسَاءَهُمْ

3469- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ، وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَلَاكٌ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

3467- راجع الحديث: 3321، صحيح مسلم: 5822

3468- انظر الحديث: 5938، 5932، 3488، صحيح مسلم: 5543، 5544، سنن ابوداؤد: 4167، سنن

ترمذی: 2781، سنن نسائی: 5260

3469- انظر الحديث: 3689

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا وہ اسی طرح پوچھتا رہا، حتیٰ کہ اس سے ایک شخص نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الہی سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی جانب وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے قریب ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے دور ہٹ جانے کا حکم فرمایا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی وفات کی جگہ سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو۔ تو اس بستی سے ایک بالشت قریب نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک شخص اپنے بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا ہمیں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ ہمیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا، میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک شخص ریوڑ چار رہا تھا کہ بھیڑ یا ایک بکری کو لے بھاگا اس نے کوشش کر کے

3470- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ الثَّاقِبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَيْتَ قَرْيَةً كَذًا وَكَذَا، فَأَذَرَكَ الْمَوْتَ، فَنَاءَ بِصُدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوَجَدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ، فَغْفِرَ لَهُ"

3471- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمُ خُلِقْنَا لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْعَزَبِ" فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلِّمُ، فَقَالَ: "فَإَيُّ أَوْ مِنْ هَذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثُمَّ- وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَبِهِ إِذْ عَدَا الذَّئِبُ، فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَظَلَبَ حَتَّى كَانَهُ



اُسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا: اُسْتَنْقَذَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ. قَالَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا تَمَّ -

3471- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

3472- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَّارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَّارَ فِي عَقَّارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَّارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ: الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ: أَحَدُهُمَا: بِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: بِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا "

3473- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَعَنْ أَبِي النَّظَرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُسْأَلُ

3472- صحیح مسلم: 4472

3473- انظر الحديث: 6974, 5728، صحیح مسلم: 5733، سنن ترمذی: 1065

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بکری چھڑالی۔ بھیڑیے نے کہا، اس دن بکری کون چھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ حیران ہوئے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ فرمایا، میں اس واقعے کی پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اور وہ وہاں موجود نہ تھے۔

اس کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص نے دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔ خریدار نے فروخت کرنے والے شے کہا کہ اپنا سونا لے لیجیے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا، سب کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک شخص کو فیصلے کے لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے پوچھا، آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا، میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے طاعون کے متعلق جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، بیان فرمائیں۔ حضرت اسامہ کہنے لگے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں میں۔ جب تم سنو کے فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھوٹی نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ بھاگنے کے لیے نہ نکلو۔ ابوالنصر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو بھاگنے کے لیے ہی نکلے گا۔

أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أَسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ، فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ، وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا، فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّظَرِ: لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا ہے نازل فرمادیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا نہ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی۔ پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

3474- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَذَابَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایک مخرومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بات کون کرے؟ بعض لوگوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں۔ پس اس کے متعلق

3475- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَتْهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْرُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرُّ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ، فَقَالَ

3474- انظر الحديث: 6619, 5734

3475- راجع الحديث: 2648، صحيح مسلم: 4386، سنن ابوداؤد: 4373، سنن ترمذی: 1430، سنن نسائی: 4914

سنن ابن ماجہ: 2547

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک تم سے پہلے اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت میں نے نبی کریم ﷺ سے بھی سنی تھی کہ آپ نے اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، تم دونوں صحیح ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے سبب ہلاک ہو گئے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے تشدد کر کے لہو لہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے: اے اللہ میری قوم کو بخش کیونکہ یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْشَفَ فِي حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَأَخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، أَتَهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِيْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا"

3476- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهَلَالِيَّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا، فَمُنْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ، وَقَالَ: يَلَاكُمَا مُحْسِنٌ، وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

3477- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقِي، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْجِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ فَأَذْمُوهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَّ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

3478- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَاثِ، عَنْ

3476- راجع الحديث: 2410، 2411

3477- صحيح مسلم: 2622، 2623 سنن ابن ماجه: 4025

3478- انظر الحديث: 7508، 6481

لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے کثیر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس دن تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا: تجھے اس پر کس چیز نے ابھارا کیا؟ جواب دیا، تیرے ڈرنے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابوسعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا، میں نے آپ سے سنا ہے کہ ایک شخص کی جب موت کا وقت قریب آیا وہ اپنی زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلا نا، جب وہ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس دن تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا پس اللہ نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا: صرف تیرے خوف سے۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی۔ حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ جب وہ

أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ، رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا، فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حَضَرَ: أَيُّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرٌ أَبٍ، قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَإِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْتَحْقُونِي، ثُمَّ ذَرُونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ، قَالَ: خَشَايَتِكَ، فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ "وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3479 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ،

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ لِحَذِيفَةَ: أَلَا تَحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ "إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، لَمَّا أَيْسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا، ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي، وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي، فَخَذُّوْهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَوْ رَاجِ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشَيْتَكَ، فَغَفَرَ لَهُ " قَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، وَقَالَ: فِي يَوْمٍ رَاجِ



بیان کر رہے تھے تو میں سن رہا تھا۔ موسیٰ ابو عوانہ،  
عبدالملک کی روایت میں (مذکورہ حدیث کے اندر)  
ہے کہ اس نے کہا: جس دن تیز ہوا چلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو  
قرض دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا  
تھا کہ جب تو کسی غریب شخص سے قرض مانگنے جائے تو  
درگزر سے کام لینا، شاید اس کے سبب اللہ تعالیٰ ہم سے  
درگزر فرمائے جب وہ بارگاہ الہی میں حاضر ہوا تو اللہ  
تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنی جان  
پر گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت  
قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر  
جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔  
خدا کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پانے کا ارادہ  
فرمایا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو۔  
جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ  
تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزاء کو جمع کر دے  
زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے  
فرمایا گیا، جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے  
ابھارا؟ جواب دیا، اے رب! تیرے ڈرنے۔ پس  
اسے بخش دیا۔ دوسری روایت میں مَخَافَتِكَ يَا رَبِّ

ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ  
الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاةٍ: إِذَا  
أَتَيْتِ مُعْصِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ  
عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ"

3481 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ رَجُلٌ  
يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ  
لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأُحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ  
ذَرُونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرْتُ عَلَى رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي  
عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ،  
فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَتْ: اجْمَعِي مَا فِيكَ مِنْهُ،  
فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا  
صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ" وَقَالَ  
غَيْرُهُ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ

3482 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَهْلِ

3480- راجع الحديث: 2078

3481- انظر الحديث: 7506، صحيح مسلم: 6915، 6916، سنن نسائي: 2078، سنن ابن ماجه: 4255

3482- راجع الحديث: 2365، صحيح مسلم: 5813

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب دیا گیا۔ اس نے بلی کو ایسا باندھ کر رکھا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔ کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے رکھتی تھی، چھوڑتی بھی نہ تھی تاکہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کلمات نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے کلمات نبوت میں سے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے تکبر کی وجہ سے اپنی ازار لٹکائی ہوئی تھی وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔ عبدالرحمن بن خالد نے بھی زہری سے یہ روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَيَّتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتَهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَمَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

3483- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَقْبَةُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَعْمِ فَاَفْعَلْ مَا شِئْتَ

3484- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جَرَّاشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَعْمِ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ

3485- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي إِذَا رَأَاهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، خُسِيفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

3486- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

3483- انظر الحديث: 6120، 3484، سنن ابوداؤد: 4797، سنن ابن ماجه: 4183

3484- راجع الحديث: 3483

3485- سنن نسائي: 5341

3486- راجع الحديث: 896

وَهَيْبُهُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ بَيْنَ كُلِّ أُمَّةٍ أَوْثَرُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا،  
 وَأَوْتَيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي  
 اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَعَدَّا لِلْيَهُودِ، وَبَعَدَّا لِلنَّصَارَى  
 3487- عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ،  
 يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ "

3488- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا  
 عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ:  
 قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدَمَةٍ،  
 قَدِمَهَا فَنَظَّمْنَا، فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرِ، فَقَالَ: مَا  
 كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، وَإِنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاهُ الزُّورَ يَعْنِي  
 الْوِصَالَ فِي الشَّعْرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ہی پہلے ہیں اور  
 بروز قیامت سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے  
 کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں  
 ان کے بعد۔ آج کا (جمعہ) جس میں لوگوں نے  
 اختلاف کیا تو یہود کو اگلا روز ملا (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ  
 کو اس سے بھی اگلا (اتوار) دن ملا۔

اس دن (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات دن  
 بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت  
 معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما آخری دفعہ مدینہ  
 منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور بالوں  
 کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نے نہیں  
 دیکھا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی بناتا ہو اور بالوں کو اس  
 طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم ﷺ نے زور  
 (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے  
 روایت کیا ہے۔



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

## 61- کتاب المناقب

1- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى

وَجَعَلْنَاكُمْ

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ

اللَّهِ أَتْقَاكُمْ)

(الحجرات: 13)

وَقَوْلِهِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَمَا يُنْفَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، الشُّعُوبُ: النَّسَبُ الْبَعِيدُ، وَالْقَبَائِلُ: كُنُوفُ ذَلِكَ

## مناقب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز

الایمان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک

مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں

شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان

رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں

زیادہ عزت والا وہ جو تم میں

زیادہ پرہیزگار ہے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور

اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ

رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے (پ ۴،

النساء) اور زمانہ جاہلیت کے دعویٰ سے کیا چیز منع ہے۔

شُعُوب سے دور کا نسب اور قَبَائِل سے نزدیک کا

نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے

کہ شُعُوب سے (جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ

میں) بڑے قبیلے اور قَبَائِل سے ان کی شاخیں مراد

ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول

اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟

3489 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

(وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا)

(الحجرات: 13)، قَالَ: "الشُّعُوبُ: الْقَبَائِلُ

الْعِظَامُ، وَالْقَبَائِلُ: الْبُطُونُ"

3490 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا، ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی یوسف سب سے معزز ہے۔

کلب بن وائل نے نبی کریم ﷺ کی ربیبہ، یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کو علم ہے کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ مُضَرَ سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مُضَرَ کی اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔

کلب کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ربیبہ، میرے خیال میں جن کا نام زینب ہے، انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تو بے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے ممانعت فرمائی ہے۔

پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کیا مُضَرَ سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی لوگ زمانہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور تم اچھے شخص کو دیکھو گے کہ عام لوگوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی۔

قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتَقَاهُمْ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ

3491 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفِصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: "أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟" قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ، مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

3492 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ وَائِلٍ، حَدَّثَنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُظْطَهَارُ زَيْنَبُ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ، وَالْحَجَنَةِ، وَالتَّقِيرِ، وَالْمُرْقَةِ

وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

3493 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَهَّقُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً

3491- انظر الحديث: 3492

3492- راجع الحديث: 3491

3493- انظر الحديث: 3588, 3496، صحيح مسلم: 6575, 6402

3494 - وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ  
الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ وَيَأْتِي هَؤُلَاءَ بِوَجْهِهِ

اور بُرے شخص کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں  
گے۔ ایک منہ لے کر ان کے پاس جائے گا اور دوسرا  
منہ لے کر ان کے پاس۔

3495 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
الْمُعِيزَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ،  
مُسْلِمُهُمْ تَبِعُوا لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبِعُوا  
لِكَافِرِهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ شان کے  
ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں  
کے تابع، اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں۔

3496 - وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقَّهُوا  
تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَّةً  
لِهَذَا الشَّأْنِ، حَتَّى يَقَعَ فِيهِ

اور لوگ کانوں کی طرح ہیں۔ دور جاہلیت میں  
جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین  
کی سمجھ حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو  
گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان  
سے دائرۃ اسلام میں آگیا۔

### 000- بَابُ

قُرَابَتِ اور کچھ اچھی

بُری چیزوں کا بیان

3497 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ  
شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى)  
(الشورى: 23)، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ:  
قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ  
قُرَيْشٍ، إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَزَلْتُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت  
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید  
بن جبیر نے کہا کہ قُرْبَى سے حضرت محمد ﷺ کی  
قُرَابَت مراد ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ  
ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قرابت نہ  
ہو، اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے  
درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

3494- انظر الحديث: 7179,6058

3495- صحيح مسلم: 4678

3496- راجع الحديث: 3495

3497- سنن ترمذی: 3251



تَصَلُّوا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

3498 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ هَاهُنَا جَاءَتِ الْفِتْنُ، تَخُو الْمَشْرِقَ وَالْجَفَاءَ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفَتَادِينِ أَهْلُ الْوَبَرِ، عِنْدَ أَصُولِ أَكْثَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، فِي رَبِيعَةٍ وَمُضَرٍّ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: فتنے اس طرف سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور بے وفائی اور سنگ دلی ادنی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلا ناربیہ اور مضر میں ہے۔

فائدہ: عمدة القاری (۱۶/۳۵۸) میں شارح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: نجد من جهة المشرق، یعنی نجد (مدینے سے) مشرق کی جانب ہے۔ ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز وجل کی عطا سے قیامت تک ہونے والے واقعات سے باخبر ہیں، اس نوعیت کی احادیث بخاری و مسلم اور دیگر احادیث صحاح میں بکثرت ہیں بالخصوص بخاری شریف میں باب علامات النبوة فی الإسلام اور "أبواب الفتن" سے مزید احادیث لکھی جاسکتی ہیں، ہمارے پیارے آقا مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جتنا ہمارے حق میں بہتر خیال فرمایا ہمیں مستقبل میں آنے والے فتنوں اور خطروں سے ہماری بھلائی کے لیے خبردار فرمادیا، قیامت کی نشانیاں، قیامت کے روز ہونے والے واقعات، جنت اور دوزخ کے عذابوں کا تذکرہ یہ سب غیب ہی تو ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فخر و غرور ادنی خیمے والوں میں ہے، سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمن میں اور حکمت یمنی ہے، یمن کا نام اسی لیے یمن رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں طرف ہے۔ الْمَشَاقِمَةُ بائیں طرف۔ بایاں ہاتھ۔ الشَّوْیِ بائیں طرف سے الْأَشَامُ بھی کہتے ہیں۔

3499 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَاهُ رِزْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْفُجْرُ، وَالْخِيَلَاءُ فِي الْفَتَادِينِ أَهْلُ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامُ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ، وَالْمَشَاقِمَةُ الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّوْى، وَالْجَانِبُ الْإَيْسَرُ الْأَشَامُ

## 2- بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

3500 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قُحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يَتَعَدَّدُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا تُؤَثِّرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَاكُمُ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانَةَ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهَ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ

## قریش کے مناقب

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے جلد ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا: بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس من گھڑت باتوں سے بچو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں گی کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے دشمنی رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو شخص بھی باقی ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہم پر نظر نہ فرمائی،

3501 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ  
3502 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْظِيتُ

3500 - انظر الحديث: 7139

3501 - انظر الحديث: 7140، صحيح مسلم: 4681

3502 - راجع الحديث: 3140

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی ہیں۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند افراد کو لے کر حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزیینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے محبوب حضرت عبداللہ بن زبیر تھے اور وہ بھی ان کے بڑے خدمت گزار تھے۔ حضرت صدیقہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جو بھی انہیں رزق عنایت فرماتا تو اسی کی راہ میں لٹا دیتیں اور اپنے پاس جمع نہ کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ کو روکنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ روکتا ہے؟ پس نذرمان لی کہ اس سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ انہوں نے قریش کے بہت سے افراد سے سفارش

بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ 3503. وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَكْثَرِ مَنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرْقَى شَيْءٍ عَلَيْهِمْ، لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

3504- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارٌ مَوَالِي، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى كُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ 3505- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ، وَكَانَ أَكْبَرُ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لَا تُمَسِّكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيْؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَى نَدٍّ إِنْ كَلِمَتُهُ، فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرَجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَبِأُخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَاُمْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ

کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی نہال کے لوگوں سے، لیکن انہوں نے سب کو نظر انداز کر دیا۔ پس زہریون یعنی نبی کریم ﷺ کے نہال والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخزومہ نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا کہ ہم جب حضرت صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں تو تم چھپ جانا۔ پس یہی کیا گیا۔ پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام بھیجے گئے تو انہوں نے آزاد کر دیئے۔ اس کے بعد وہ متواتر بھیجتے رہے حتیٰ کہ چالیس غلام آزاد کیے جا چکے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا: کاش! میں نے قسم کھاتے وقت عمل کا تعین کر دیا ہوتا تو اسے پورا کر کے قسم سے فارغ ہو جاتی۔

### قرآن قریش کی زبان میں

نازل کیا گیا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا، پس انہوں نے قرآن کریم کو مصحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں شخصوں سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرت اسماعیل کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالْأَسْوَدُ بْنُ عَفْرَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَافْتَحَهُمُ الْحِجَابَ، فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَهُمْ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ خَلَقْتُ عَمَلًا أَغْمَلُهُ فَأَفْرَغَ مِنْهُ

### 3- بَابُ نَزْلِ الْقُرْآنِ

بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

3506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَذَسَّخُوها فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ

### 4- بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ

## إِلَى إِسْمَاعِيلَ

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو  
بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُرَاعَةَ

3507 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،  
قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى  
قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضِلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ:  
ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا  
مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْقَرِيقَيْنِ، فَأَمْسَكُوا  
بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي  
وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ  
كُلُّكُمْ

## 5- بَابُ

3508 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ،  
قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرٍ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ  
الدَّيْلَمِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ  
رَجُلٍ ادَّعَى لِيُغَيِّرَ أَبِيهِ - وَهُوَ يَعْلَمُهُ - إِلَّا كَفَرَ، وَمَنْ  
ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ، فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ

3509 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا

حَرِيرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
النَّضَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ:

## جانب ہے

بنی اسلم بن اقصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر بھی  
ان کے کچھ خاندان سے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کی طرف  
تشریف لے گئے تو ان کے کچھ افراد کو بازار میں تیر  
اندازی کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیر  
اندازی کرو کیونکہ تمہارے جدِ اعلیٰ بھی تیر انداز تھے اور  
میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں پس دوسرے فریق نے  
اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟  
تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی، ہم کس طرح  
تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا اچھا  
تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

## نسب بدلنا گناہ ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں  
نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص  
دانتہ خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف  
منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے  
ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا  
ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

حضرت وائلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بہت بڑا  
بہتان ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی



دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کے وفد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حاکم ہیں جن کے سبب ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی خدمت میں حاضری سے عاج ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔ جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (۱) اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے (۲) نماز پڑھنے (۳) زکوٰۃ دینے اور (۴) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدو کے تو بنوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کریدے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ آگاہ ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے، مشرق کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے، یہیں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرْيِ أَنْ يَدَّعَى الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرَى عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

3510- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِيمٌ وَقَدْ عَبَدَ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، قَدْ خَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: "أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تَوَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدَّبَائِ، وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَالْمُرْقَاتِ"

3511- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا يُشِيرُ إِلَى

الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ  
6- بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ  
وَجُهِينَةَ وَأَشْجَعَ

3512- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،  
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ،  
وَجُهِينَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ  
لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

3513- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ،  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: غِفَارُ  
غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ، وَغُصَيَّةُ غُصِتِ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ

3514- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:  
أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

3515- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ  
سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اسلم، غفار، مزینہ اور  
جہینہ کے قبائل کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ،  
مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست  
ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ قبیلہ  
غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔ قبیلہ اسلم کو اللہ  
تعالیٰ نے سلامتی عطا فرمادی، قبیلہ غصیہ نے اللہ اور اس  
کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قبیلہ  
اسلم کو سلامتی عنایت فرمادی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرما  
دی۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم  
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا  
تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل  
سے تمیم، نبی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر

3512- راجع الحدیث: 3504

3513- صحیح مسلم: 6383

3514- صحیح مسلم: 6379

3515- انظر الحدیث: 6635, 3516، صحیح مسلم: 6395, 6391، سنن ترمذی: 3952

بن معصہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک شخص نے کہا کہ یہ تو ذلیل و خوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن معصہ سے بہتر ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُظْفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُظْفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اسلم غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو ذلیل و خوار ہو گئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

3516 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَاقُ الْحَجِيجِ، مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ، - وَأُحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةَ - ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، - وَأُحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرٍ، وَأَسَدٍ، وَغُظْفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ 3516 م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: "أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغُظْفَانَ"

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

## 7- بَابُ ذِكْرِ قُحْطَانَ

3517 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قُحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

## قبیلہ قحطان کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک شخص ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانگے گا)۔

## 8- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ

## دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

3518 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لِلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لِلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟" فَأَخْبَرَ بِكَسَعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَيْنِ سَلُولٌ: أَقْدُ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَنَرَنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثَ؟ لِعَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرِ الْحَدِيثَ: 7117 - صحيح مسلم: 7237

دور جاہلیت کی طرح  
بلانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے کی معیت میں تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی لوگ آپ کے گرد جمع تھے۔ ایک مہاجر بڑے خوش طبع تھے، انہوں نے خوش طبعی کرتے ہوئے ایک انصاری کی کمر میں مٹکا مارا۔ اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنوں کو بلانے لگے۔ انصاری نے آواز دی، اے گروہ انصار! مہاجد پکارا اے جماعت مہاجرین! پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: یہ کیا کہ زمانہ جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو۔ فرمایا۔ بتاؤ بات کیا ہوئی ہے؟ پس مہاجر کا انصاری کو مٹکا مارنا آپ سے عرض کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں لڑنا چھوڑ دو، یہ تو ناپاک بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، یہ ہم پر زیادتی ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المناقب ۸) اس پر

حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل کر دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (ﷺ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح لوگوں کو لڑنے کے لیے بلائے۔

وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

3519 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

### قبیلہ خزاعہ کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا جدِ اعلیٰ عمرو بن لُحی بن قُصَّہ بن خندف ہے۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے سے لوگوں کو منع کر دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دو ہے اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو کفار اپنے جھوٹے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادتے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لُحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت

### 9- بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

3520 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ لُحْيٍ بْنُ قُصَّةَ بْنِ خَنْدِيفٍ أَبُو خُزَاعَةَ

3521 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ كَذُّهَا لِلظَّوْغِيَّةِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِإِلَهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ بْنِ لُحْيٍ الْخُزَاعِيَّ يَجْرُ قُضْبَةً فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ



گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ پہلا آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رقم جاری کی تھی۔

ابو ذر کے اسلام لانے کا واقعہ

آب زمزم کا واقعہ

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا کیا میں تم سے حضرت ابو ذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں؟ ہم نے کہا، ضرور بیان فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو ذر نے بتایا کہ میں قبیلہ غفار کا فرد ہوں۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے دعویٰ تبوت کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جا کر اس سے بات کریں اور مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے جب واپس لوٹے تو میں نے حالات پوچھے، انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم، میں نے ایسے شخص کو دیکھا جو اچھائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے آپ کی اس خبر سے دلی اطمینان حاصل نہیں ہوا تو میں زاہرہ اور عصا لے نکلا جب مکہ مکرمہ پہنچا تو وہاں کے کسی فرد سے جان پہچان نہ تھی اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا، اس لیے زمزم کا پانی پیتا اور مسجد حرام میں پڑ رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت علی میرے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے: یہ کوئی مسافر لگتا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا و فرمایا: میرے ساتھ گھر چلو، میں ان کے ساتھ چلا گیا لیکن نہ میں نے ان سے کچھ پوچھا اور نہ انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا تاکہ ان کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھوں، لیکن کوئی

10- بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ

11- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

3522 - حَدَّثَنَا زَيْدُ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَحْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا بَلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغْنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمُهُ وَأَتِنِي بِخَبْرِهِ، فَاَنْطَلَقَ فَلَقِيَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَشْفِينِي مِنَ الْخَبَرِ، فَأَخَذْتُ جَرَابًا وَعَصَا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ، فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ، وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ، قَالَ: فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا تَالِ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِيَ، قَالَ: فَقَالَ مَا أَمْرُكَ، وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كُنْتُ عَلَى الْخَبَرِ لَكَ،

قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَاهُنَا رَجُلٌ يُزْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَرْسَلْتُ أَيْحَى لِيُكَلِّمَهُ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِيَنِي مِنَ الْخَبَرِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي، ادْخُلْ حَيْثُ ادْخُلُ، فَإِنِّي إِن رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ، فَمُنْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أُنْتَ، فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلُ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ، فَعَرَضَهُ فَأَسَلْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمُ هَذَا الْأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُكَ فَأَقْبِلْ، فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَرِئْتُ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّائِبِ، فَقَامُوا فَطَرَبْتُ لِأَمُوتَ، فَأَذَرَ كَيْبِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَ عَلَيَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ، تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَّارٍ، وَمَتَجَرُّكُمْ وَمَيِّزُكُمْ عَلَى غِفَّارٍ، فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّائِبِ فَصْنِعْ بِي مِثْلَ مَا صْنِعَ بِالْأَمْسِ، وَأَذَرَ كَيْبِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ، قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ

ایسا شخص نہ آیا جو آپ کے بارے میں کچھ بتاتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر دوبارہ حضرت علی کا میرے پاس سے گزر ہوا اور انہوں نے فرمایا: کیا اپنی منزل کا آپ کو ابھی تک پتہ نہیں لگا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ چلیے۔ پھر فرمایا، آپ اس شہر میں کس لیے آئے ہیں؟ میں نے کہا، جو کچھ میں بتاؤں کیا اسے آپ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں ایسا ہی کروں گا، میں نے کہا، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں کے کسی شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پس میں نے خود ملنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علی نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں خود ان کے پاس جا رہا ہوں لہذا آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں اور آپ آگے نکل جائیں۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کی، مجھے اسلام سے آگاہی فرمائیے۔ پس وہ بیان کیا گیا تو میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ذر! اس بات کو پوشیدہ رکھو اور اپنے شہر کو واپس لوٹ جاؤ۔ جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سنو تو آ جانا۔ میں نے عرض کی، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو بیاں دہل کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی جانب گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ پس کہنے لگے۔ اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے

بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور زرگاہ قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر بیت اللہ میں گیا اور حسب سابق کہا، وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو گزشتہ دن کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ حضرت عباس پھر میری مدد کے لیے آگئے اور میری ڈھال بن گئے اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کی منزلِ اول ہے۔

### زمزم کا واقعہ اور

### اہل عرب کی جہالت

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ لوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

### زمزم کا واقعہ اور

### اہل عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو

### 000- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

### وَجَهْلُ الْعَرَبِ

3523 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: "أَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغُطَفَانَ"

### 12- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

### وَجَهْلُ الْعَرَبِ

3524 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

سورۃ الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی: ترجمہ کنز الایمان: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو بے شک وہ بھکے اور راہ نہ پائی (پ ۸، الانعام ۱۳۰)

زمانہ اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۲۱۳) نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندان قریش کی شاخیں۔

حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے قبائل کو ان کے نام لے کر بلایا۔

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلُ الْعَرَبِ، فَأَقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ، (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الأنعام: 140) إِلَى قَوْلِهِ (قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ) (الأنعام: 140)"

13- بَابٌ مِّنْ انتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي

الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْكَرِيمَ، ابْنَ الْكَرِيمِ، ابْنِ الْكَرِيمِ، ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

3525- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ

3526- وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ"

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدہ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی جانب سے تمہارا ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

بھانجا اور آزاد کردہ غلام

اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا۔ پھر ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

حبشیوں کا ذکر اور رسول خدا ﷺ کا

انہیں بنی ارفدہ فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ ایام حج کے سبب میرے پاس دو لڑکیاں گارہی تھیں اور وف بجا رہی تھیں اور نبی کریم ﷺ کپڑا اوڑھ کر آرام فرماتے تھے۔ حضرت ابو بکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا نبی کریم ﷺ نے اپنے چہرہ انور سے کپڑا ہٹا کر

3527 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ، اسْتُرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتُرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بِنِ الْعَوَامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اسْتُرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا

14- بَابُ: ابْنُ أَخِي الْقَوْمِ

وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

3528 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أَخِي لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أَخِي الْقَوْمِ مِنْهُمْ

15- بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَرْفَدَةَ

3529 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِمَّنِ تَغْتَبِيَانِ، وَتُدْفِقَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَفِّشٌ بِقُبُورِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ،



فرمایا، اے ابو بکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعُوهَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مَنِيَّ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کپڑے میں چھپا رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابو بکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم اطمینان سے اپنا کام کرتے رہو۔

3530- وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُمْ، أَمَّا بَنِي أُرْفِدَةَ يَعْزِي مِنَ الْأَمْنِ

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو بُرا نہ کہا جائے

16- بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی جو کہنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا بنے گا؟ حسان نے عرض کی۔ میں آپ کے نسب کو یوں ان سے باہر نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسان کو بُرا کہنے لگے تو انہوں نے فرمایا: حسان کو بُرا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے۔

3531- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: كَيْفَ يَنْسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسْلُتَكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ، وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَا تُسَبِّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (پ ۲۶، الف ۲۹) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) (الفتح: 29) وَقَوْلِهِ (مَنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) (الصف: 6)

کا نام احمد ہے (پ ۲۸، القف ۶)

حضرت مجیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں حاجی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

3532- حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هِشَامٍ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يَمْشُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ"

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک ہزار ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ایک ہزار۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام ذاتی ہیں: عربی میں اللہ، عبرانی میں ایل۔ حضور انور کے بھی دو نام ذاتی ہیں: محمد، احمد باقی نام صفاتی، چونکہ اللہ رسول کی صفات بہت ہیں، نیز ان کے آستانوں پر مختلف حاجت منداہنی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجت مندا آوے اسی نام سے پکارے۔ حضور انور سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا، ہاں یہ ثابت ہے کہ نجومیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں جن کا نام محمد ہوگا تو عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سن کر انہوں نے یہ نام رکھے اس لیے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نام محمد ہوا، چونکہ ساری مخلوق بلکہ خود خالق ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کی تعریف فرماتے رہیں گے اس لیے نام پاک محمد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے تمیں نام عطا فرمائے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رسالہ مستقل لکھا ہے۔ عبدالمطلب نے بھی ایک خواب دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ (مرقات، اشعۃ الممعات) خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں سب نام شریف مشتقات ہیں۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر متعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذم کو گالیاں دیتے اور مذم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا

آخری نبی ہوتا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

3533- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعَجُّبُونَ كَيْفَ يَضْرِفُ اللَّهُ عَلَى شَتْمِ قُرَيْشٍ وَلَعْنَتِهِمْ، يَشْتُمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

18- بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3534- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان بنایا۔ اسے مکمل کر دیا اور بڑا خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور حیرانی سے کہتے کہ کاش! اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کے کی سجاوٹ اور آرائش میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور حیرانی سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

### رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے یہ ہی بتایا ہے۔

### رسول اللہ ﷺ کی کنیت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمَنَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلِي، وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ"

3535 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعَجَّبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ"

### 19- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3536 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَفَّى، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، 3536 م - وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
3537 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

نبی کریم ﷺ بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا، اے ابو القاسم! پس نبی کریم ﷺ نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا: میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو القاسم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

### رسول اللہ ﷺ کی دعا کی تاثیر

جعید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ ﷺ کی دعا سے فیض یافتہ ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

### مہر نبوت کا ذکر

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ نے

شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي 3538 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَسَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي 3539 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي

### 21- بَابُ

3540 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ: مَا مَتَّعْتُ بِهِ بَنِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَالِكٌ، فَادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: فَدَعَا لِي

### 22- بَابُ خَاتِمِ النُّبُوَّةِ

3541 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

3538- راجع الحديث: 3114

3539- راجع الحديث: 110، صحيح مسلم: 5562، سنن ابوداؤد: 4965، سنن ابن ماجه: 3735

3540- راجع الحديث: 190

3541- راجع الحديث: 190

مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جا کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کو وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ ابن عبید اللہ کا قول ہے کہ الجملہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ جملہ کے انڈے کی طرح۔

### رسول خدا ﷺ کے اوصاف عالیہ کا ذکر

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا اور فرمایا: تم رسول خدا سے مشابہت رکھتے ہو علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علیؓ رہے تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن کی شکل و صورت آپ کی طرح ہے۔

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی

حَاتِمٌ، عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: كُفِّتُ فِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَاتِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ كُفِّتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمِ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: ابْنُ عَبِيدِ اللَّهِ الْحَجَلَةُ مِنْ مَجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

### 23- بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3542- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: يَا بَنِي شَبِيهَةٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهَةٌ بَعْلَى "وَعَلَى يَضَعَكَ 3543 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْحَسَنُ يُشَبِّهُهُ

3544- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ:

3542- انظر الحديث: 3750

3543- انظر الحديث: 3544، صحيح مسلم: 6034، 6035، سنن ترمذی: 282

3544- راجع الحديث: 3543



رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے اوصاف بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید تھا، کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تھا۔

حضرت جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں چند بال سفید تھے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے حضور کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کو جب آپ نے دیکھا تو عمر رسیدہ ہو گئے تھے؟ فرمایا: آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں میں درمیانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی، سر کے مٹھے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال رونق افروز رہے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشَبِّهُهُ، قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي، قَالَ: "كَانَ أَبْيَضَ، قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ قُلُوصًا، قَالَ: فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا"

3545 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ أَبِي جُحَيْفَةَ السَّوَائِي، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْقَفَةِ

3546 - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنَقَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ

3547 - حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلَا أَدَمَ، لَيْسَ بِمَعْدٍ قَطَطٍ، وَلَا سَبِطٍ رَجُلٍ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَيْسَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقَبِضَ

3545 - صحیح مسلم: 6033، سنن ابن ماجہ: 3628

3547 - انظر الحديث: 3548، 5900، صحیح مسلم: 6042، سنن ترمذی: 3623

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو بہت طویل قامت تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس سال رونق فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ افروز رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سر اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صورت میں سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے میں سب میں خلیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی خضاب لگایا؟ جواب دیا، نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں زار سفیدی تھی۔

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرٌ مِنَ الطَّيِّبِ

3548- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالْسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

3549- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ،

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ

3550- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا هَمَامٌ، عَنْ

قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ

3548- راجع الحديث: 3547

3549- صحيح مسلم: 6020

3550- انظر الحديث: 5895، 5894، سنن نسائي: 5101

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ درمیانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی نو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ خلع میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابواسحاق کا قول ہے کہ کندھوں تک تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور کیا تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ فرمایا، نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن بطحا کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر وہ اپنے ہاتھوں کو محبوب خدا کے مبارک ہاتھوں سے لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے

3551 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ، لَمْ أَرْ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ

3552 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

3553 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ، بِالنَّصِیصَةِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْعَاءِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِزَّةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ

3554 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

3551- انظر الحديث: 5901, 5848 'صحیح مسلم: 6018' سنن ابوداؤد: 4072, 4184 'سنن ترمذی: 2811' سنن

نسائی: 5247

3553- راجع الحديث: 187

3554- راجع الحديث: 6, 5

ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبریل بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے آپ کی سخاوت میں جوش آجاتا۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضر خدمت ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھلائی پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس سرور حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرہ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے بارے میں کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جب وہ غزوہ توک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا، پھر جب میں نے حاضر خدمت ہو کر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ کا پر نور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ جب بھی سرور ہوتے تو آپ کا مبارک چہرہ نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ کے چہرہ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نوع انسانی کے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ، وَكَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيَدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

3555- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا، تَبَرَّقَى أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُنْجِبِيُّ لِيَزِيدٍ، وَأَسَامَةُ، وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ "

3556 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ تَبُوكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشُّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ "

3557 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدٍ



بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا۔ زمانے پر زمانے گزرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں موجود ہوں۔

الْمَقْبُورِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونٍ بَنِي آدَمَ، قَرْنَا فَقَرْنَا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي كُنْتُ فِيهِ

3558 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت پسند رہی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا۔ (حکم آنے پر) رسول اللہ ﷺ گیسوئے مشک بار کے دو حصے کرنے لگے۔

3559 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: إِنْ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

3560 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَتَمَّهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِيَّاهُ، فَإِنْ كَانَ إِيَّاهُ كَانَ

حضرت، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فحش گو اور بدکلامی کرنے والے نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں کی نسبت زیادہ دور رہتے۔

3558- انظر الحديث: 5917, 3944، صحيح مسلم: 6016، سنن ابو داود: 4188، سنن نسائي: 5253، سنن ابن

ماجه: 3632

3559- انظر الحديث: 6035, 6029, 3759، صحيح مسلم: 5987

3560- انظر الحديث: 6853, 6786, 6126، صحيح مسلم: 5999، سنن ابو داود: 4785

for more books click on link  
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کا کسی سے بدلہ نہیں لیا، ہاں جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے اللہ کی خاطر انتقام لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباچہ کو نہیں چھوا جو نبی کریم ﷺ کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نے خوشبو یا عطر کی طرح خوشبودار ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی حیا دار تھے۔

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے: جب آپ کسی کو ناپسند فرماتے تو چہرہ انور سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحسینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ

أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

3561- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلَدَنَ مِنْ كَقَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شِمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3562- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَثْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدَائِ فِي خِدْرِهَا

3563- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ

3564- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُجَّادِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ

3564- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ

3561- راجع الحديث: 1141

3562- صحيح مسلم: 5986، سنن ابن ماجه: 4180

3563- انظر الحديث: 5409، صحيح مسلم: 5451، 5348، سنن أبو داود: 3763، سنن ترمذی: 2031، سنن ابی

ماجه: 3260، 3259

3564- راجع الحديث: 390

کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اتنے بلند ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استقاء میں، کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بطح میں ایک خیمے کے اندر رونق افروز تھے۔ پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزرتے رہے اور عورتیں بھی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيَّةٍ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى تَرَى إِبْطِيئَهُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضُ إِبْطِيئِهِ

3565- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أُنْسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ إِبْطِيئِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيئِهِ

3566- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي مُحْيِفَةَ، ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ، خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ، فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنْزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ سَاقِيهِ، فَكَرَزَ الْعَنْزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَدَأَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرَأَةُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابو فلاں حیرانی نہیں ہوتی۔ وہ آکر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ ﷺ اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات جلدی جلدی بولتے ہیں۔

رسول خدا کی آنکھیں  
سوتی تھیں دل  
نہیں سوتا تھا

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ جب چار رکعتیں پڑھتے تو ان

3567 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأُحْصَاهُ

3568 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فَلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ نَحْرِي، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسَبِّحُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْتَبِيحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحِي، وَلَوْ أَذْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

24- بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3569 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِقْدَرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي

3567- سنن ابوداؤد: 4654

3568- صحيح مسلم: 6349، سنن ابوداؤد: 3655

3569- راجع الحديث: 1147

کی خوبی اور درازی کے متعلق کچھ نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی و طوالت کی کیا ہی بات ہے۔ اس کے بعد تین رکعت پڑھتے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے تو آپ سو گئے تھے؟ فرمایا: میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

3570 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

أُمِّي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ "لَيْلَةِ أُسْرَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ: جَاءَهُ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ، قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوْلَهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةَ أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَالتَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ"

## 25- بَابُ عَلَامَاتِ

### النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

3571- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَذْجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ

## اسلام میں

### علامات نبوت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے قریب جا کو قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر



وَجْهَ الصُّبْحِ عَرَسُوا، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ دَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَزْفِعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ، فَأَعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ: أَصَابَتْ بَنِي جَنَابَةَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيْمَّمَهُ بِالضَّعِيفِ، ثُمَّ صَلَّى، وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، إِذَا نَحْنُ بِأَمْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رَجُلَيْهَا بَيْنَ مَرَاتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَتَيْنَ الْمَاءَ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لَا مَاءَ، فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ بِمَثَلِ الَّذِي حَدَّثْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتَمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَرَاتَيْنِهَا، فَمَسَحَ فِي الْعِزْلَاوَيْنِ، فَشَرَبْنَا عَطِشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا، فَتَلَا كُلُّ قَرَبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةً، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَبِضُّ مِنَ الْبِلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ لِنُجِّعَ لَهَا مِنَ الْكِسْرِ وَالْتَمَرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيتُ أَشْعَرَ النَّاسِ، أَوْهُو نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرَاطَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا

ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو گیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابو بکر تھے اور رسول اللہ ﷺ کو جگانے کی کوئی جرأت نہیں کیا کرتا تھا، حتیٰ کہ آپ خود ہی بیدار ہوں۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابو بکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی تو نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص الگ بیٹھا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا، جنابت نے مجھے روکے رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے۔ ہم نے ایک عورت سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی، ایک رات دن کا ہم نے کہا، تو رسول اللہ ﷺ کے پاس چل۔ کہنے لگی، کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ دو یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک دکھ دیا۔ پس ہم چالیس پیاس سے تڑپتے ہوئے افراد نے پانی پیا، حتیٰ کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے،



ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہر حال اس کی مشکلیں پانی کی زیادتی کے سبب اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دیدی کہ یہ مسلمان ہو گئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراً کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا، آپ کتنے افراد تھے؟ جواب دیا، تین سو یا تین سو کے قریب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا ہے، لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی حاجت ہے لیکن انہیں ملتا نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے

3572- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زَهَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ

3573 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ

الْإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ  
الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ  
حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

3574 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ،  
حَدَّثَنَا حَزْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " خَرَجَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ،  
وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَنْظَلُّوا يَسِيرُونَ،  
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّعُونَ،  
فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ  
يَسِيرٌ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَاحِ ثُمَّ  
قَالَ: قُومُوا فَتَوَضَّعُوا فَتَوَضَّعَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا  
فِي مَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ

3575 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ، سَمِعَ يَزِيدَ،  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ  
الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِغْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ  
كَفَّهُ، فَصَغَرَ الْبِغْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ  
أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْبِغْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ  
كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ  
رَجُلًا

3576 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ  
سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں  
کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا  
حتیٰ کہ سارے وضو کر چکے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر کے لیے روانہ  
ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی  
تھے۔ وہ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا لیکن  
وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک  
آدمی گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم  
ﷺ نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار  
انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا:  
کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع  
کیا، حتیٰ کہ سارے وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس  
کے افراد تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز  
کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے قریب  
تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی لوگ رہ گئے۔  
پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن  
پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست  
مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے  
سبب ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا  
اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے  
پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا: اسی آدمی تھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم  
ﷺ کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے  
آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ آپ کے گرد آ کر جمع

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رُكُوءٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهَّشَ النَّاسَ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرُّكُوءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْقَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّأْنَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

ہو گئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے پوچھا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کو کفایت کرتا مگر ہم پندرہ سو تھے۔

3577- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَّةُ بئرٌ، فَتَرَحُّنَاهَا، حَتَّى لَمْ نَتْرَكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبئرِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضَضَ وَخَجَّ فِي الْبئرِ، فَمَكَّنَّا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا، وَرَوَتْ، أَوْ صَدَرَتْ رَكَابُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکالتے رہے حتیٰ کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم ﷺ کنوئیں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی پینے لگے، حتیٰ کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے مویں بھی سیراب ہو گئے۔

3578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خَمَارًا لَهَا، فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيَّ وَلَا تَتَنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں نقاہت سی محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کر دیا۔ میں

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ  
النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ:  
نَعَمْ قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا  
فَانْطَلِقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا  
طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ  
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ  
وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَيْبِي يَا أُمَّ  
سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَأَتَيْتُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ وَعَصْرَتْ  
أُمَّ سُلَيْمٍ عَكَّةَ فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ  
ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى  
شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ  
لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ:  
ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ  
خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَكَلِ الْقَوْمُ  
كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ  
رَجُلًا

روٹیاں لیکر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا آپ  
کے گرد چند صحابہ بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا  
ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ  
نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ فرمایا،  
کھانا دیکر عرض کی، جی ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ  
نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ  
چل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت  
ابو طلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: اے امّ سلیم!  
رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر  
تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس نہیں کھلانے  
کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض کی: اللہ اور اس کا رسول  
ہی بہتر جانتے ہیں پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ ﷺ  
کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ رسول اللہ  
کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت  
ابو طلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر رونق افروز ہو گئے۔ پھر  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے امّ سلیم! جو کچھ  
تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں  
حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان  
کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت امّ سلیم نے  
سالن کی جگہ کئی سے سارا کھی نکال لیا۔ پھر رسول اللہ  
نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ  
دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلاؤ۔ پس انہوں نے  
سیر ہو کر کھانا کھالیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا، دس آدمی  
کھانے کے لیے اور لالو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے  
گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلاؤ۔  
پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی سیر ہو کر کھا چکے اور  
چلے گئے۔ پھر در، آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا  
اور اسی طرح تمام حضرات نے سیر ہو کر کھانا کھالیا۔ کل



مہمان ستر یا اشی کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم برکت والے معجزات کو شمار کرتے رہے ہیں جبکہ تم خائف کرنے والے معجزوں کو گننے میں لگے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی جانب آؤ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگشت مبارک سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں سوائے اس کے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد پھرے اور دعا کی۔ پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو تاپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی

3579- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغَلَّي، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقُلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اظْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الظُّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَهَةِ مِنَ اللَّهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ

3580- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَاهُ تُوَيْقٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نُخْلَهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَأَنْطَلِقُ مَعِيَ لَكِنِّي لَا يُفْجِسُ عَلَى الْغُرْمَاءِ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْتِي مِنْ بَيَادِرِ الثَّهْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمْ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ



کھجوریں ہی بچ رہیں جتنی ترض میں دی تھی۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم نے فرمایا: جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین افراد کو اور نبی کریم ﷺ دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے تین افراد تھے یعنی میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابوعثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نماز عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے، حتیٰ کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا، کیا تم نے انہیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر روک رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک جانب چھپ گیا۔ لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا، تم لوگ کھاؤ، میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ زاوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم جو بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا، حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے نبی

3581- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَتَا سَا فَقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَنْهَبْ بِغَالِبٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَنْهَبْ بِخَامِيسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ: وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةِ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَةَ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي، وَلَا أُخْرَى هَلْ قَالَ: أُمْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ أُمْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوْعَشَيْتُهُمْ، قَالَتْ: أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُواهُمْ، فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا، وَقَالَ: لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَائِمْ اللَّهُ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا، وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ، قَالَ لَا مَرَأَتِي: يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ، قَالَتْ لَا وَقُرَّةَ عَيْنِي، لَيْسَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ، يَغْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ

مِنْهَا لُقْمَةُ، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُضِجَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِ عَهْدٍ، فَمَضَى الْأَجَلَ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَكَّاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرُ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ، قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

فرش کی بہن! عرض کی، قسم میری ٹھنڈی آنکھ کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا، وہ قسم شیطان کی جانب سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہ رسالت میں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی میعاد آج ختم ہو گئی۔ بارہ افراد کی ماتحتی میں لشکر تیار کیا گیا۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ کافی لوگ تھے، جن کا شمار اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہاں ان کے ساتھ آدمی روانہ کیے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا، یا جو کچھ فرمایا۔

3582 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْكِرَاعُ، هَلَكْتَ السَّاءُ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّاءَ لَيَهْلُ الرُّجَاجَةُ، فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أُرْسِلَتِ السَّاءُ عَزَالِيهَا، فَخَرَجْنَا نَحْوُ الْمَاءِ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَارِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُنْظَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخَرِي، فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: تَهَلَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَخْبِسُهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ایک مرتبہ اہل مدینہ قحط کا شکار ہو گئے۔ اسی اثناء آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا پھر اچانک ہوا چلنے لگی بادل گھر آئے اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا منہ کھولا کہ ہم برسی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس اسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! گھر گر ڈھے رہے ہیں، لہذا اللہ سے دعا فرمائیے کہ اسے روک لے۔ آپ نے تبسم مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں چھوڑ کر ہمارے

گرداگرد برسو۔ راہی نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں جانب رہے گویا وہ تاج ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون رونے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دستِ شفقت پھیرا۔

اس حدیث کو عبد الحمید بھی عثمان بن عمرہ معاذ بن العلاء نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رزادہ، ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے اسی طرح۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم جمعہ کے دن کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے دن آپ منبر پر رونق افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم ﷺ نیچے اترے اور اسے سینے سے لگایا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3583 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جَذَعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَ الْجَذَعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ "

3583م۔ وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا، وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي رَوَاحٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3584 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ أُمَيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ تَخْلَةٍ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَجْعَلُ لَكَ مَنْبَرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ، فَجَعَلُوا لَهُ مَنْبَرًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَفَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَبَّهُ إِلَيْهِ، تَكْرُرًا أَدْبَانَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسْكَنُ. قَالَ: كَأَنَّهُ تَبْكِي عَلَى مَا كَأَنَّهُ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا

3585 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم ﷺ کے ایک ستون سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر رونق افروز ہوئے تو میں نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آرہی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ نے جا کر اس پر اپنا دستِ شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اصحاب رسول سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ فرمایا: بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل و عیال اس کے مال اور اس کے پڑوسیوں میں ہے، جو اسے نماز، خیرات اچھی بات کہنے اور بری بات سے روکنے میں حائل ہوتے ہیں۔ فرمایا، میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے متعلق پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح موج مارے گا۔ عرض کی، اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنے کا کیا خدشہ ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا: بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا، بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا، پھر تو وہ اس قابل نہیں رہے گا کہ اسے دوبارہ بند کیا جاسکے۔ ہم نے پوچھا، کیا انہیں دروازے کا علم

أَجَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُدُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِدْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِدْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ

3586- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ،

3586- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ حَذِيفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَيْكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حَذِيفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ، وَلَكِنَّ الَّتِي تَمُوجُ كَتَمُوجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يَفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَلِكَ أُخْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ كُونَ غَدَ اللَّيْلَةِ، إِلَى حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ: عُمَرُ



تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا، ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، کیونکہ اس کے بارے میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن خوف کے سبب اس کے بارے میں ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے مسروق سے اس دروازے کے بارے میں پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری جنگ نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے جنگ نہ کرو، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چھٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں

اور اس وقت تم جس کو بہترین شخص شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا سوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہی زمانہ اسلام میں اچھے ہیں۔

اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے

3587- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ، أَحْبَبَنَا شَعِیْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالَهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّزَكَّ، صِغَارَ الْأَعْنَى، مُحَرَّرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأَنْوَفِ، كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ،

3588- وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَانِدٌ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ،

3589- وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ، لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

3590- حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا

3587- راجع الحديث: 2928

3588- راجع الحديث: 3587

3589- راجع الحديث: 3587



لڑائی نہ کرلو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چھٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا ٹپی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ ان کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال مسلسل رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہا۔ مجھے اپنی پچھلی عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا اس حد تک شوق تھا جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں نے آپ کو دست مبارک کا ارشادہ کر کے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بازار ہیں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ وہ بازار کے رہنے والے ہیں۔

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے تو ان پر غالب آ جاؤ گے، حتیٰ کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دے۔

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاذِ حُمَرَ الْوُجُوهِ، فَطَسَّ الْأَنْثُوفُ، صِبْغَارَ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُنْطَرَقَةُ، يَعَالَهُمُ الشَّعْرُ تَابِعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

3591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِي أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فَيَذَرُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَالَ هَكَذَا بَيِّنَةٍ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَعَالَهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هَذَا الْبَارِزُ، " وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ

3592 - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُنْطَرَقَةُ

3593 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلِّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ

3591- راجع الحديث: 2928، صحيح مسلم: 7243

3592- راجع الحديث: 2927

3593- راجع الحديث: 2925

يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ  
3594 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ  
لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ صِيبَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ  
يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صِيبَ مَنْ  
صِيبَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ  
نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی  
آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا  
جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے  
رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟  
جواب دیئے، ہاں۔ پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے۔ پھر  
وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے  
درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ  
کے کسی صحابی سے مشرف ہوا ہو، وہ اثبات میں جواب  
دیں گے تو انہیں بھی فتح عطا کی جائیگی۔

3595 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا  
النَّظَرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي،  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:  
بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ  
رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ  
قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَبْدِي، هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ؟  
قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أَتَيْتُ عَنْهَا، قَالَ فَإِنْ  
طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيْنَ الظَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ  
الْحَيْرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا  
اللَّهَ - قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَتَيْنَ دُعَاؤَ طَيْبِ  
الَّذِينَ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ - وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ  
لَتَفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بَنُ هُرْمَزَ؟  
قَالَ: "كِسْرَى بَنُ هُرْمَزَ، وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ،  
لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ،  
يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں  
حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی  
پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے  
فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے  
کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ فرمایا، اگر تمہاری  
عمر باقی رہی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ ایک بڑھیا حیرہ  
سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے  
خدا کے سوا کسی دوسرے کا ڈر نہیں ہوگا۔ میرے دل  
میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا  
ہو جائے گا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی  
ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو ضرور تم  
کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض  
کی: کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا، ہاں کسریٰ بن  
ہرمز کے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر باقی رہی تو ضرور

وَلَيَقْلَقَنَّ اللَّهُ أَحَدَكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجَمُ لَهُ، فَلْيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أَهْجُفْ  
إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ، فَيَقُولَ: بَلَى، فَيَقُولَ:  
أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ، فَيَقُولَ: بَلَى،  
فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ  
يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ " قَالَ عَدِيُّ: سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ  
وَلَوْ بِشِقَّةٍ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ  
طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيُّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْجُلُ مِنَ  
الْحَيِزَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ  
وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ  
وَلَكِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو  
الْقَاسِمِ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلءَ كَفِّهِ

دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا  
چاندی لے کر تلاش کدے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے  
لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر  
ایک اکیلا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس دن  
تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو  
کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا  
میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے  
احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا، کیوں نہیں۔  
فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کثیر مال نہیں دیا تھا؟ عرض  
کرے گا، ضرور دیا تھا۔ وہ اپنے داہنی طرف دیکھے گا تو  
جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں طرف دیکھے گا تب بھی  
جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے  
نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ  
سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا صدقہ دے کر ہی سہی۔  
جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ دیا جاسکے وہ اچھی  
بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں  
کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ  
کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا ڈرنہ تھا اور  
میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن  
ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر اگر باقی رہی تو  
نبی کریم القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی  
بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔  
اس حدیث کی دوسری سند میں محل بن خلیفہ  
فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

3595-م- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُتَمِّدٍ، حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو  
مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، سَمِعْتُ عَدِيًّا  
كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
3596- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرْحَبِيلٍ، حَدَّثَنَا

ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے یہ خدشہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے خوف اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

حضرت اسامہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے؟ بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برتی ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو قریب آگیا ہے۔ دیوار میں یا جوج و ما جوج نے اتنا شکاف کر لیا ہے، پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ پس میں گزار ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ فرمایا، ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی بڑھ جائے گی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ

لَيْسَ عَنْ يَدَيْهِ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمَ مَا فَصَّلَ عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيْتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَا نَظْرَ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافِسُوا فِيهَا

3597 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أَطْمٍ مِنَ الْأَطَامِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الْفِتْنَ تَقْعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ

3598 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَرِعًا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيُلِّقُ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِيحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجٍ مِثْلَ هَذَا، وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِ، وَبِالْيَمَنِ تَلِيدَهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

3599 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ

3597. راجع الحديث: 1878

3598. راجع الحديث: 3346

3599. راجع الحديث: 115



ایک دن نبی کریم ﷺ نے بیدار ہو کر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمن بن ابومعصہ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف دیکھے گا فتنے اسے اپنی طرف کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے۔

اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابو بکر بن عبدالرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک

الْحَارِثُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ

3600 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ، وَتَتَخَذُهَا، فَأُضْلِعُهَا وَأُضْلِعُ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ، يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، أَوْ شَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

3601 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأَوْيسِيُّ،

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِي، وَالْمَائِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدْ بِهِ

3602 - وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ تَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلُ

3600 - راجع الحديث: 19

3601 - انظر الحديث: 7082، 7081، صحيح مسلم: 7176

3602 - صحيح مسلم: 7177



نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگئی گویا اس کے ال و عیال اور مال و متاع سب چھن گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جلد تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور کچھ ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کی، پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے لاتعلقی رہتے۔ محمود، ابوداؤد، شعبہ، ابوالتیاح نے بھی ابو زرہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ فَائِئَةٍ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ 3603 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُ وَنَهَا قَالَوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ

3604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَقُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ: مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

3605 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَيْنِي فَلَانٍ وَبَيْنِي فَلَانٍ

3603- انظر الحديث: 7052، صحيح مسلم: 4752، سنن ترمذی: 2190

3604- انظر الحديث: 7058، 3605، صحيح مسلم: 7255، 7254

3605- انظر الحديث: 3604

3606 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
بُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللّٰهُ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو  
إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ  
يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ  
مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي  
جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا  
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ  
الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا  
دَخْنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هُدًى، تَعْرِفُ  
مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ  
شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاءُهُ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ  
أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ  
بِاللِّسَانِ قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَخَذَنِي ذَلِكَ؟  
قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ:  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ  
فَاعْتَزِلْ بِلَاكِ الْفِرَقِ كُلِّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعْصِ بِأَصْلِ  
شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر  
کے بارے میں پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے متعلق  
پوچھا کرتا تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مجھ سے نہ  
بُڑ جائے۔ پس میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! زمانہ  
جاہلیت میں ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے  
لیے یہ خیر بھیج دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا،  
ہاں میں نے عرض کی، کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا  
ہے تو سہی لیکن اس میں ملاوٹ ہوگی میں نے عرض کی  
کس چیز کی ملاوٹ کی جائے گی؟ فرمایا ایک قوم راستہ  
ترائے گی لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی  
اور برائی کا اجماع دیکھو گے۔ میں نے عرض کی۔ کیا اس  
خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں کچھ مبلغ ہوں گے جو  
لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی جانب بلائیں گے۔ جو  
ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔  
میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں ان کا کچھ حال  
بتائیے۔ فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے،  
ہماری ہی بولی میں بات چیت کریں گے۔ میں نے  
عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا  
حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان  
کے امام سے بُڑے رہنا۔ عرض کیا، اگر مسلمانوں کی  
اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام  
فرقوں سے الگ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی بُڑ  
سے چمٹ جاؤ، حتیٰ کہ موت آئے اور تم درخت سے  
وابستہ ہو۔

ہم سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے یحییٰ

3607 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ:

بن سعید نے، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا، ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں لڑنے لیں حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں جنگ نہ ہو جائے۔ پس ان کے درمیان بڑی خوریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب ظاہر نہ ہو جائیں، جن کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ پس بنی تمیم کا ایک آدمی ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیں۔ آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو،

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعْلَمُ أَضْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعْلَمُ الشَّرَّ

3608 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ

3609 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

3610 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، أَتَاهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ، وَهُوَ

3608- راجع الحديث: 85

3609- راجع الحديث: 85، صحيح مسلم: 7272، سنن ترمذی: 2218

3610- راجع الحديث: 3344، صحيح مسلم: 2452، 2453، سنن ابن ماجه: 169

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اُعْذِلْ، فَقَالَ: وَبَيْتُكَ، وَمَنْ يَعْذِلُ إِذَا لَمْ اُعْذِلْ، قَدْ خَبَيْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ اُعْذِلْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ؛ فَقَالَ: دَعَهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخْفِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الزَّمِيمَةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَضْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضْلِهِ - وَهُوَ قَدْ خُذِيَ - فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قَذِيهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالْدَّمُ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عِضْدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرَدُرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَبَسَ فَأَتَى بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتَهُ

اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا، پھر ان کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا، جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکر اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام علامات دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا

3611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ



ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی طرف کسی بات کو غلط منسوب کروں اور جب کوئی ایسی بات کرو جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزان عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ حضور کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر ڈالو کیونکہ قیامت کے دن ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بطور عرض خدمت اقدس میں عرض کی جب کہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیر سایہ رونق افروز تھے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا، تم سے پہلے اگر کسی شخص کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آ رہ رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں، لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا حتیٰ کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا اور نہ اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا ڈر ہوگا لیکن تم جلد

عَفَلَةً، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَنْ أُخِزَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدَعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حَدَثَاءُ الْأُسْدَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْزُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْزُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيُّهَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3612 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيَجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَنْتَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيَمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا حُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنِيهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ



بازی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ بُرا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کر بیٹھا تھا لہذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس شخص نے آپ سے عرض کر دیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ شخص بہت بڑی خوشخبری لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا، تو وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کے سبب ہوایا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو

3613 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أُنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عَلَيْهِ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنْكِسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَارْجِعَ الْمَرْءَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: " أَذْهَبَ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ "

3614 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ فَلَانُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، أَوْ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ

3615 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ

3613- انظر الحديث: 4846

3614- انظر الحديث: 5011، 4839، صحيح مسلم: 1854، 1855، سنن ترمذی: 1885

3615- راجع الحديث: 2439

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَأَشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَتَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ قَرْوَةً، وَقُلْتُ: تَمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ، وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاجٍ مُقْبِلٍ بِغَنِيهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَكْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ أَنتَ يَا غُلَامٌ، فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنِيكَ لَيْسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ: أَنْفُضِ الطَّرْعَ مِنَ الثَّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَطْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُفْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلَهَا اللَّيْثِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِرْهُتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ اللَّبَنِ عَلَى اللَّيْنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا لَبِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعْنَا سَرَاةً بَنِي مَالِكٍ، فَقُلْتُ:

تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا۔ اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ تو بتائیے جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ساری رات صبح تک چلتے رہے، پھر دوپہر ہو گئی تو راستہ سنان ہو گیا اور کوئی ایک شخص بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس کے قریب اتر گئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ آپ وہاں سو جائیں۔ پس میں نے اس جگہ ایک پوتین بچادی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! سو جائیے اور میں آپ کے اطراف کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دیتا رہا، اسی دوران ایک چرواہے کو اسی پتھر کی طرف آتے دیکھا، جو اپنی بکریوں کو لے کر اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا، ابے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟ اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی آدمی کا نام لیا۔ میں نے پوچھا، کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا، کیا تم ہمیں دودھ دودھ دو گے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور ایک بکری کو پکڑ لیا، جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت برآ بن عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر اپنے

أَتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا  
فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَارْتَضَتْ بِهِ فَرُسُهُ إِلَى بَطْنِهَا - أَرَى - فِي جَلْدٍ مِنَ  
الْأَرْضِ - شَكَّ زُهَيْرٌ - فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ  
دَعَوْتُمَا عَلِيَّ، فَادْعُو إِلَى، فَإِنَّهُ لَكُمْ أَنْ أُرَدَّ عَنْكُمَا  
الظَّلْبُ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ  
مَا هُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفَّى لَنَا

پیا لے میں دودھ دودھ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی  
جو میں نبی کریم ﷺ کے پینے اور وضو کرنے کی غرض  
سے ساتھ رکھتا تھا۔ پس میں اس کے اندر دودھ لے کر  
نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔  
میں نے آپ کو بیدار کرنا پسند نہیں کیا لیکن میں  
نے آپ کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی  
ڈال لیا تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور عرض کی، یا رسول اللہ!  
نوش فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے نوش فرمایا  
اور بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا، کیا ابھی چلنے کا وقت  
نہیں ہوا؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو ہم چل  
پڑے کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔ اسی دوران ہمارا تعاقب  
کرتا ہوا سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں نے عرض کی۔ یا  
رسول اللہ! کوئی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ فرمایا، خوف  
مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریم ﷺ  
نے اس کے لیے دعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک اس  
سمیت زمین میں دھنس گیا۔ سطح زمین کے بارے میں  
زہیر راوی کو شبہ ہے۔ میرے خیال میں یہ آپ  
دونوں حضرات نے میری ہلاکت کے لیے دعا کی ہے،  
اب میری نجات کے لیے دعا کیجئے خدا کی قسم میں آپ  
کی تلاش میں پھرنے والوں کو واپس لوٹا دوں گا پس نبی  
کریم نے اس کے لیے دعا کی تو زمین نے اسے چھوڑ  
دیا۔ پس جو آدمی بھی اسے ملتا تو اس سے کہہ دیتا کہ ادھر  
میں تلاش کر آیا ہوں پس جو بھی ملتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف  
لے گئے۔ نبی کریم ﷺ کی مبارک عادت تھی کہ  
جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: کوئی خوف  
نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔

3616- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ

پس نبی کریم ﷺ نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ خوفزدہ ہونے کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے کہا: جی نہیں بلکہ مجھ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا یونہی ہو جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وحی کی کتاب کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا۔ اور کہتا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا کہنے لگے: یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا، لہذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے مقدور بھر خوب گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھ گئے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی طرف نہیں ہے، پس اسے پڑا رہنے دیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

يَعْبُودُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ ظُهُورُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ ظُهُورُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ: ظُهُورُ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَى تَفُورُ، أَوْ تَفُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَعَمُّ إِذَا

3617 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَنَا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَالْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَنَا هَرَبَ مِنْهُمْ، فَالْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَالْقَوْهُ

3618 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

3617- صحیح مسلم: 7257

3618- راجع الحدیث: 3027، صحیح مسلم: 7257

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



الْثَّيْفُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ:  
نَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ  
كَسْرَى، فَلَا كَسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا  
قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفِقَنَّ  
كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

3619 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،  
رَفَعَهُ، قَالَ: "إِذَا هَلَكَ كَسْرَى فَلَا كَسْرَى بَعْدَهُ،  
وَذَكَرَ وَقَالَ: لَتُنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

3620 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ،  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ  
مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ  
الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ  
قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَهَابٍ وَفِي يَدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدٍ،  
حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ  
سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُو  
أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَنْ أَدْبَرْتَ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِلَى  
لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيكَ فِيكَ مَا رَأَيْتُ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسری ہلاک  
ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب  
قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا  
اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان  
ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ  
میں خرچ کرو گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً  
روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب کسری ہلاک  
ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور گزشتہ  
حدیث کی طرح ذکر کر کے فرمایا: ضرور تم ان دونوں  
کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ کے عہد کرامت میں مسلمہ کذاب  
آکر کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں  
ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم  
کے بہت سے آدمی لے کر آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ  
اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن  
قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دستِ  
اقدس میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ حتیٰ کہ آپ مسلمہ  
اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: اگر تم مجھ  
سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں  
دوں گا۔ میں تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے  
تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ  
تمہیں ہلاک کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا  
حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہو۔



راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹھن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میرے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک عَنَسِی (اسود) اور دوسرا یمامہ کے رہنے والا مسلمہ کذاب ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا بصرہ ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہل ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہل ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوہٴ احد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3621- فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْمَيْتَنِي شَأْنُهُمَا، فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنْ انْفُخْهُمَا، فَتَنَفَّخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلُهُمَا كَذَابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِي " فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابِ، صَاحِبُ الْيَمَامَةِ

3622 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا تَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلَى إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرَ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْزُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَتَوَابِ الصِّدِّيقِ، الَّذِي آتَاكَ اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

3623 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ،

3621- انظر الحديث: 7037, 7034, 4379, 4375, 4374 راجع الحديث: 3620

3622- انظر الحديث: 7041, 7035, 4081, 3987 صحيح مسلم: 5893 سنن ابن ماجه: 3922

3623- صحيح مسلم: 6264, 6263 سنن ابن ماجه: 1621

ہیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم ﷺ کی طرح تھا۔ پس آپ نے اپنی صاحبزادی کو خوش آمدید کہا اور اپنے داہنی یا بائیں طرف بٹھالیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ پس میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی مگر آپ نے ان سے پھر کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنا قریب کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب نبی کریم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا۔

تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ پس گمان ہے کہ میرا وقت آخر آپہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ تو اس بات نے مجھے رُلا یا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا تمام مہمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس

عَنْ فَرَايسَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْهُ فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْهُ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَلِمَةً فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَتْ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهَا

3624- فَقَالَتْ: أَسْرَأَ إِلَيَّ: إِنْ جِبْرِيلُ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَظَرَ أَجَلِي، وَإِلَٰكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقَانِي، فَبَكَتْهُ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكَتْ لِذَلِكَ

3625- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهِ الْبَدَنِ قَبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاَهَا

3624- انظر الحديث: 6286, 4434, 3716, 2626 راجع الحديث: 3623

3625- راجع الحديث: 3623، صحيح مسلم: 6262، سنن ترمذی: 3893

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فَسَارَاهَا فَضَحِكْتُ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔

3626 - فَقَالَتْ: سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ، فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گا، تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ: اہل بیت کے معنی ہیں گھر والے۔ اہل بیت رسول چند معنی میں آتا ہے: (۱) جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے یعنی بنی ہاشم عباس، علی، جعفر، عقیل، حارث کی اولاد (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواج پاک (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے جانے والے جیسے حضرت زید ابن حارثہ اور جیسے اسامہ ابن زید، یہاں ازواج پاک کے سواء باقی حضرات مراد ہیں یعنی اولاد اور خدام خاص کیونکہ ازواج پاک کے لیے مؤلف نے علیحدہ باب باندھا ہے۔ خیال رہے کہ بیویوں کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے، رب نے حضرت سارہ کو جناب ابراہیم کی اہل بیت فرمایا "رَحِمْتُ اللَّهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ" حضرت صفورہ کو جناب موسیٰ علیہ السلام کا اہل بیت فرمایا "إِذْ رَأَيْنَا أَفْقَالَ لَأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا" حضرت عائشہ صدیقہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت فرمایا "وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ فَأَتَى الْمَوْتِي \* \* \* مَقْعِدَ اللَّعْنَةِ" اور اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے، حضور نے جناب فاطمہ حسنین کریمین اور جناب علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا اللھم هؤلاء اھل بیتی خدایا یہ لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج، اولاد سب ہی اہل بیت ہے رضی اللہ عنہم۔ خلاصہ یہ ہے کہ بیت تین قسم کے ہیں: بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت اس لیے اہل بیت بھی تین قسم کے ہیں۔ (از اشعہ) (امراۃ الناجح ج ۸ ص ۷۶)

3627 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْزَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: یہ علم سے مالا مال ہیں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

شُعْبَةً، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ،

3626 - راجع الحديث: 2625

3627 - انظر الحديث: 4970, 4969, 4430, 4294 راجع الحديث: 2742, 2704  
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (العصر: 1)، فَقَالَ:  
أَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلَبَهُ إِتَائُهُ  
قَالَ: مَا أَغْلَبَهُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

وَالْفَتْحُ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب  
دیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے آخری وقت  
کی خبر فرمائی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا  
جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

3628 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْعَسِيلِ،  
حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،  
قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، يَمْلَحُفَةً قَدْ عَصَبَ  
بِعَصَابَةِ دَسْمَاءَ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ  
وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ  
يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ  
بِمَنْزِلَةِ الْبِلَحِّ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا  
يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ  
مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَكَانَ آخِرَ  
مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں  
وصال فرمایا تھا، باہر تشریف لائے اور ایک چکنی پٹی سر  
سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر رونق افروز  
ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا  
کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار کم ہو  
رہے ہیں حتیٰ کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں  
گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے  
اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ  
انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جو ان میں سے  
غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم ﷺ کی  
یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ تشریف فرما ہوئے۔

3629 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِي  
مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،  
أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ  
الْحَسَنَ، فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ابْنِي هَذَا  
سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ امام حسن کو لے کر  
منبر پر رونق افروز ہوئے۔ پھر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار  
ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے  
ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروادے گا۔

3630 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر اور

3628- راجع الحديث: 927

3629- راجع الحديث: 2704

3630- راجع الحديث: 1246



حضرت زید کی اطلاع آنے سے پہلے ان کی شہادت کے متعلق خبر دے دی اور آپ کی چشمان مبارک سے اشک جاری تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ ارشاد فرمایا: یاد رکھو جلد تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا پرے ہٹا لو تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کی غرض سے روانہ ہوئے اور امیہ بن خلف ابو صفوان کے ہاں قیام کیا اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا تھا۔ پس امیہ نے کہا کہ ابھی انتظار کیجئے تاکہ دو پہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو ہم چل کر کعبہ کا طواف کریں گے۔ پس جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابو جہل آ کر کہنے لگا: یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا، میں سعد ہوں۔ ابو جہل نے کہا: تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو سر آٹکھوں پر بٹھایا ہے۔ جواب دیا، ہاں پس دونوں کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا کہ ابوالحکم سے بلند آواز میں بات نہ کرو کیونکہ وہ اس وادی میں بسنے

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَى جَعْفَرًا، وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذَرِيانِ"

3631 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أُمَاطٍ قُلْتُ: وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأُمَاطُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأُمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا - يَعْنِي أُمْرَأَتَهُ - أَخِيرَى عَنِّي أُمَاطُكِ، فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأُمَاطُ فَأَدْعُهَا

3632 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا، قَالَ: فَتَزَلَّ عَلَى أُمِّيَّةَ بِنِ خَلْفِ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمِّيَّةَ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ، فَمَرَّ بِالْبَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمِّيَّةَ، لِسَعْدٍ: انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا، وَقَدْ أَوْثَقْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَتَلَا حَيًّا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أُمِّيَّةَ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ، فَإِنَّهُ سَيُؤْذِي أَهْلَ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ مَنَعْتَنِي



أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَشْجَرَكَ بِالشَّامِ،  
 قَالَ: فَجَعَلَ أُمِّيَّةٌ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ،  
 وَجَعَلَ يُمَسِّكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ  
 فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ  
 أَنَّهُ قَاتِلُكَ، قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللَّهِ  
 مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى أَمْرَاتِهِ،  
 فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ؟  
 قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا  
 يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ،  
 قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الصَّرِيحُ، قَالَتْ  
 لَهُ أَمْرَاتُهُ: أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ  
 الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو  
 جَهْلٌ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ  
 يَوْمَيْنِ، فَسَارَ مَعَهُمْ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ

والوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد نے فرمایا: اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیری شام کی تجارت بالکل ختم کر دوں گا۔ امیہ نے حضرت سعد سے پھر کہا کہ آواز بلند نہ کرو اور انہیں ہی روکتا رہا تو حضرت سعد کو غصہ آگیا اور فرمایا: تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کیونکہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ پوچھا: مجھے؟ فرمایا، ہاں تجھے۔ کہنے لگا: خدا کی قسم، محمد جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہے ہمارے یثربی بھائی نے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا: بتائیے کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ محمد سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگی، خدا کی قسم، محمد جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے آنے لگے اور اس کا اعلان ہوا تو اس کی بیوی نے کہا: کیا آپ کو اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکر قریش میں شامل نہ ہونے کا ارادہ کر لیا لیکن ابو جہل نے اس سے کہا کہ آپ تو اس وادی کے سردار میں سے ہیں۔ ایک دودن کے لیے تو ہمارے ساتھ چلے چلے۔ پس وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابو بکر اٹھے اور انہوں نے (کنوئیں سے) ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن گیا۔

3633 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ،  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
 مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ  
 اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ،  
 فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَرَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَفِي بَعْضِ  
 تَرَعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ لَكُمْ أَخَذَهَا عُمَرُ

فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ  
يَفْرِي فَرِيَّتَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ

میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جواں مرد نہیں دیکھا جو ان  
کی طرح جس کھینچ سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ  
تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ہام سے حضرت ابو ہریرہ نے، ان سے نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر نے دو ڈول نکالے۔

3633م- وَقَالَ هَمَامٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَزَعُ أَبُو بَكْرٍ ذُنُوبًا  
أَوْ ذُنُوبَيْنِ

ابو عثمان فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت  
جبریل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود  
تھیں۔ پس وہ آپ سے باتیں کرتے رہے پھر چلے  
گئے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے دریافت  
فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی فرمایا۔ انہوں  
نے جواب دیا کہ وحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں  
کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں وحیہ کلی ہی سمجھا تھا  
لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے دوران خطبہ  
بتایا کہ وہ حضرت جبریل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر  
کے والد نے ابو عثمان سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے  
کس سے سنی ہے؟ جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

3634- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكُرَيْبِيُّ،  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو  
عُثْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ،  
فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ:  
قَالَتْ: هَذَا دَحِيَّةٌ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّمُ اللَّهِ مَا  
حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ:  
فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مَن سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ  
أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

26- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

(يَعْرِفُونَهُ كَمَا  
يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ  
وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ  
لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز  
الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا  
فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے  
آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک  
ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق

## يَعْلَمُونَ (البقرة: 146)

3635- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنِيًّا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: تَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَفَتَحُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْتَنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

## چھپاتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم رجم کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زانیوں کو ذلیل کرتے اور دُرے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پس توریت لا کر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا: اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ جب ہاتھ ہٹایا گیا تو اس کے نیچے آیت رجم موجود تھی۔ وہ کہنے لگے: اے محمد! آپ نے ٹھیک فرمایا، واقعی تورایت میں رجم کی آیت موجود ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی پتھروں سے بچانے کے لیے سے عورت پر جھک جاتا تھا۔

## شق القمر کا معجزہ، مشرکین نے نبی

کریم ﷺ سے معجزے کا مطالبہ

کیا تو آپ نے چاند کے

دو ٹکڑے کر دکھائے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول

## 27- بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ

أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمُ

النِّشْقَاقَ الْقَمَرِ

3636- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي

3635- راجع الحديث: 1329، صحيح مسلم: 4413، سنن ابوداؤد: 4446، سنن ترمذی: 1436

3636- انظر الحديث: 3869، 3871، 4864، 4865، صحيح مسلم: 7002، 7004، سنن ترمذی: 3285، 3286

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا، یعنی دو ٹکڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر گواہ رہنا۔

مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے تھے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔

3637 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

فائدہ: معجزات جمع ہے معجزہ کی، یہ بنا ہے اعجاز سے بمعنی عاجز کرنا، وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے خلق عاجز ہوا سے معجزہ کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب و غریب خلاف عادت کام ہے جو دعویٰ نبوت کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوا اسے کہتے ہیں ارہا ص، بمعنی عمارت کو مضبوط و پختہ بنانا بنیاد مستحکم رکھنا، اس کے ذریعے نبوت کی دیوار کی پختگی کی جاتی ہے۔ اولیاء اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو اسے کہتے ہیں کرامت۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو وہ ہے معونت اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ ظاہر ہو وہ ہے استدراج۔ یہ پانچ قسمیں یاد رکھو: معجزہ، ارہا ص، کرامت، معونت، استدراج۔ گذشتہ انبیاء کرام کو ایک یا دو معجزے عطا ہوئے تھے حضور انور کو ہزار ہا معجزے عطا ہوئے، کسی نبی کے ہاتھ میں معجزہ تھا، کسی کے سانس میں، کسی کی آنکھ میں مگر حضور کی شان یہ ہے کہ ۔

ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے

نیز سارے نبیوں کے معجزے قصے بن گئے، ہمارے حضور کے بہت سے معجزے تا قیامت دیکھنے میں آئیں گے ذکر کثیر، محبوبیت قرآن مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور کا نام کندہ ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اولیاء اللہ ان کی کرامت حضور کے زندہ معجزے ہیں، مشکوٰۃ شریف میں چند خصوصی معجزے بیان ہوئے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۲۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو

3638 - حَدَّثَنِي خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُطَرٍّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

صحیح مسلم: 7007

صحیح مسلم: 7010

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مکڑے نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں ہوئے تھے۔

### نبی کریم ﷺ کے دیگر معجزات

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھروں کو گئے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں چراغ کی طرح کوئی چیز روشن تھی۔ جب راستے میں وہ دونوں الگ ہوئے تو وہ چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا، حتیٰ کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر، مالک بن بخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں

عِرَالِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### 28- بَابُ

3639 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْبِضْبَاخَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أُيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

3640 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، سَمِعْتُ الْبُخَيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

3641 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرٍ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ

3639- راجع الحديث: 465

3640- انظر الحديث: 7459، 7311، صحيح مسلم: 4928

3641- راجع الحديث: 71، صحيح مسلم: 4932

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا اور بکری و دینار لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی نفع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان حسن بن عمارہ، شیب، عروہ کا قبیلہ اور وہ حضرت عروہ سے راوی ہیں۔ ہاں شیب نے بلا واسطہ حضرت عروہ سے یہ سنا۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں رکھ دی گئی ہے۔ شیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے کاشانہ پر ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت تک رہے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں

3642 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَيْبٌ بْنُ عُرْقَدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكِيْمَ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَاتِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَجَحَ فِيهِ، قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَيْبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَيْبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الْحَكِيْمَ يُحَدِّثُونَ عَنْهُ.

3643 - وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْخَيْزُ مَعْقُودٌ بِتَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَانَتْهَا أَصْيَةً

3644 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْزُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

3645 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ،

3642 - سنن ابوداؤد: 3384، سنن ترمذی: 1258

3643 - راجع الحديث: 2850

3644 - راجع الحديث: 2849، صحيح مسلم: 4823، سنن نسائی: 3575، سنن ابن ماجہ: 2787

3645 - راجع الحديث: 2851

سے وابستہ کر دی گئی ہے۔

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَيْلُ مَغْفُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

3646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّنَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْخَيْلُ لِفَلَائَةٍ: لِرَجُلٍ أُجِرَ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أُجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأُطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَكْثَرُ أَقْطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَنْتَفَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ أَرْوَاعُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَكْثَرُ مَرَّتْ بِتَهْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا، كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِيًا وَسِتْرًا وَتَعَقُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فُخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وَزْرٌ" وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُمْرِ فَقَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيْهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ: (مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین مقاصد کے لیے ہو سکتے ہیں کسی کے لیے باعثِ ثواب کا سبب، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا سبب وہ شخص جس کے لیے گھوڑا رکھنا باعثِ ثواب کا باعث ہے جو جہاد کے لیے گھوڑا باندھے، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے ایک لمبی سی رسی سے باندھ دے تو جس قدر زمین اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی کے نیچے آئے گی اسی قدر اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ پھر وہ رسی توڑ کر ایک دو نیلے دوڑتا ہوا طے کر جائے تو اس کی لید تک مالک کے لیے ثواب کا باعث ہوگی۔ اگر وہ کسی نہر سے پانی پی لے خواہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی اس پر اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی غربت کو چھپانے، پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اللہ کے حق کا جو بوجھ اس کی گردن اور پیٹھ پر رکھا ہے اسے نہ بھلائے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا سبب ہوگا۔ اگر تکبر یا رکاری کے سبب گھوڑا رکھا یا مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے اوپر بوجھ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ سے گدھے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں میرے اوپر اب تک کچھ نازل نہیں ہوا سوائے اس آیت کے جو بڑی جامع ہے کہ: ترجمہ کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھر

بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلہ ۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت خیبر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کسیاں وغیرہ لے کر نکل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو ”محمد اور ان کا لشکر“ کہتے ہوئے واپس قلعے کی طرف بھاگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کافروں کی صبح خراب ہو کر رہتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا، اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا کہ اسے خود سے لگا لو۔ پس میں نے لگالی، تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

3647 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ، وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ

3648 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُذَيْكِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنِ الْمُقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ضَمَّهُ فَضَمَّمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ



بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## فضائل صحابہ کرام علیہم الرضوان

فضائل صحابہ کرام  
علیہم الرضوان

جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت پائی  
یا حالت اسلام میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب  
میں سے ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بڑی تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت پائی ہو۔ پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بکثرت جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت کی سعادت

## 62- کِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ  
رَأَاهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

3649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِتْنَامٌ  
مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ:  
نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ،  
فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ  
صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي  
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ،  
فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ  
أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

پانے والوں کی صحبت کی سعادت پائی ہو؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے ہاں تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جوان کے بعد ہوں گے، پھر جوان کے بعد ہوں گے، پھر جوان کے بعد ہوں گے حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذر مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے فریبہ ہوں گے۔

3650 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُطَرِّبٍ، سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أُحْدِي: أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - ثُمَّ إِنْ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيُؤْمِنُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَتَنَدُّونَ وَلَا يَفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السِّتْنُ"

فائدہ: صحابہ جمع ہے صاحب کی یا صحابی کی بمعنی ساتھی۔ شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حضور انور کو دیکھے یا صحبت میں حاضر ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جاوے، اگر درمیان میں مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو کر مراتب بھی صحابی ہے جیسے اشعث ابن قیس کے متعلق مشہور ہے۔ (از اشعث) جنات فرشتے یوں ہی حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صحابی نہیں۔ صحابہ کی تعداد ان کے اقسام ہم ابھی کچھ پہلے عرض کر چکے ہیں۔ صحابی تمام جہان کے مسلمانوں سے افضل، روئے زمین کے سارے ولی غوث قطب ایک صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچتے۔ صحابہ میں خلفاء راشدین بہ ترتیب خلافت افضل ہیں، پھر عشرہ مبشرہ، پھر بدر والے، پھر بیعت رضوان والے، پھر صاحب قبلتین۔ کوئی صحابی فاسق نہیں سب عادل ہیں، رب فرماتا ہے: "وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا" اور فرماتا ہے: "وَكَرَّةَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْإِغْصِيَانِ"۔ صحابہ کے متعلق پوری بحث ہماری کتاب امیر معاویہ میں دیکھو۔

(مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۲۵۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جوان کے بعد ہوں

3651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ



گے۔ پھر جوان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔

### مہاجرین کے فضائل و مناقب

ان میں سے حضرت ابوبکر عبد اللہ بن ابوقحافہ تہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں (پ ۲۸، الحشر ۸) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔۔۔ تا۔۔۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰، التوبہ ۳۰) حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں حضرت ابوبکر تھے۔

حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے کہا کہ برآ سے کہیے کہ کجاوہ کو اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے وہ کہنے لگے کہ یہ اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ نے اور رسول اللہ ﷺ نے کیا انتظام کیا جبکہ آپ مکہ مکرمہ سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَدَّرَ النَّاسَ قَرْيَةَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَهْيُ قَوْمُ تَسْبِيحُ شَهَادَةً أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونََنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَتَحْنُ صَغَارُ

2- بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) (الحشر: 8) وَقَالَ اللَّهُ: (إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ) (التوبة: 40) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ مَعَكَ) (التوبة: 40) "قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْبَنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ

3652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مَرِ الْبَرَاءَ فَلْيَخْبِلْ إِلَى رَحْلِي، فَقَالَ عَازِبٌ: لَا، حَتَّى تُحَدِّثَنَا: كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ، وَالْمَشْرُكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَأَخْبَيْنَا، أَوْ: سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى

أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصْرِي  
 هَلْ أَرَى مِنْ ظِلِّ فَأَوْى إِلَيْهِ، فَإِذَا صَغُرَتْ أَتَيْتُهَا  
 فَنَظَرْتُ بِبَقِيَّةِ ظِلِّ لَهَا فَسَوَّيْتُه، ثُمَّ فَرَشْتُ  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ:  
 اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنْ  
 الظِّلِّ أَحَدًا، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ  
 إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ  
 فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ  
 قُرَيْشٍ، سَمَاءُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ  
 لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا؟  
 قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ  
 أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ صَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ  
 أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا، ضَرَبَ إِحْدَى  
 كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُفْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ  
 جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَهَّ  
 عَلَى فَرْهَا خِرْقَةً، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ  
 أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدْ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ  
 أَنْ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَارْتَحَلْنَا  
 وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ  
 سَرَاةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ،  
 فَقُلْتُ: هَذَا الظِّلُّ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
 فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے مکہ معظمہ سے کوچ کیا تو  
 ایک رات اور ایک دن چلتے رہے کہ عین دوپہر کا وقت  
 ہو گیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر  
 آجائے تو اس کے نیچے پڑاؤ ڈالیں۔ پس ایک پتھر  
 کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ دیکھا۔ پس  
 میں نے اس جگہ کو ہموار کر کے نبی کریم ﷺ کے  
 آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول  
 اللہ! آرام فرمائیے پس نبی کریم ﷺ آرام  
 فرمانے لگے۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لیے ادھر ادھر چل  
 دیا کہ کوئی شخص نظر آئے۔ اسی دوران ایک چرواہا اپنی  
 بکریوں کو ہانک کر اسی پتھر کی جانب آتا ہوا دکھائی  
 دیا۔ وہ بھی اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے  
 چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا، اے لڑکے! تم کس  
 کے ہو؟ اس نے جواب دیا، فلاں قریشی کا جب اس  
 نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے پوچھا،  
 کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے ہاں  
 میں جواب دیا تو میں نے کہا، کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس  
 نے جواب دیا، ہاں میں نے اس سے دوہنے کے لیے  
 کہا تو اس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر اس کی  
 ٹانگیں باندھ دیں۔ میں نے کہا کہ اس کے تھن تو صاف  
 کر لو اور پھر ہتھیلیوں کو۔ راوی نے اپنی ایک ہتھیلی  
 دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔ پس اس نے ایک  
 برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ  
 کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا  
 بندھا ہوا تھا۔ پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس  
 سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں اسے لے کر نبی  
 کریم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بیدار پایا۔  
 میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! دودھ نوش فرما لیجئے۔

آپ نے نوش فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا، بہت اچھا۔ پس ہم دونوں چل دیئے اور قوم ہماری تلاش میں گھوم رہی تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا پتہ نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک جعشم کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ ہماری تلاش میں آپہنچا ہے۔ فرمایا، کوئی غم نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نے عرض کی جبکہ میں غار میں تھا کہ اگر کسی کا فرنے اپنے قدموں کی طرف نگاہ کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ پس آپ نے فرمایا: ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

3653 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِدَانَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

فائدہ: فضائل جمع ہے فضیلت کی، فضیلت وہ خصوصی بزرگی ہے جو حضور انور کو عطا ہوئی آپ کے سوا کسی نبی ولی جن فرشتے کو عطا نہ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد خدا تعالیٰ ساری مخلوق سے افضل ہیں، آپ کا مثل رب تعالیٰ نے پیدا ہی نہ فرمایا۔ دھر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات حضور کے خصوصی فضائل حد سے وراہ شمار سے زیادہ ہیں۔ ان کا شمار ساری مخلوق نہیں کر سکتی جو کوئی کچھ بیان کرتا ہے وہ صرف برکت کے لیے، سمندر کا قطرہ ریگستان کا ذرہ ہی بیان کرتا ہے وہ ایسے ہیں جیسا انہیں رب تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ لَا يَكُنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ بعد از خدا بزرگ تو کی قصہ مختصر

اسی طرح صاحب مشکوٰۃ نے صرف ایمان تازہ کرنے اپنا نام حضور کے نعت خوانوں میں لکھوانے کے لیے یہ باب باندھا اور یہ فقیر گنہگار احمد یا اپنے نصیب پر ناز کرتا ہے کہ مجھے رب تعالیٰ نے اس باب کی شرح لکھنے کی توفیق بخشی مجھے تو ان کا گنہگار امتی ہونے پر فخر ہے۔

بریں نازم کہ ہستم امت تو گنہگارم ولیکن خوش نصیم  
خیال رہے کہ حضور انور ساری خلقت سے افضل ہیں لہذا آپ نبیوں سے، رسولوں سے، عرش اعظم سے، کعبہ معظمہ سے، کتاب اللہ لفظی قرآن مجید سب سے افضل ہیں کہ یہ سب چیزیں اللہ کی مخلوق ہیں۔ چنانچہ کعبہ دیکھنے والا حاجی ہے، کوئی نمازی، کوئی غازی، کوئی قاری یا قاضی ہے مگر حضور کو ایمان کے ساتھ دیکھنے والا صحابی ہے جو تمام سے افضل

ہے۔ اسی لیے جب حضور انور نے مکہ معظمہ کو چھوڑا وہاں سے ہجرت کی تو مسلمانوں کو بلا عذر وہاں رہنا حرام ہو گیا حالانکہ کعبہ شریف وغیرہ وہاں موجود تھے، جب فتح مکہ فرمائی تب تا قیامت وہاں رہنا جائز بلکہ ثواب ہو گیا، جب حضور کی تھے تو آیات قرآنیہ کی ہوئیں، جب حضور مدنی ہو گئے تو آیات قرآنیہ مدنی ہو گئیں۔ رب نے مکہ کی قسم فرمائی اس لیے نہیں کہ وہاں کعبہ ہے بلکہ اس لیے کہ وہاں حضور ہیں "لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ" حضور کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درجہ ہے پھر موسیٰ علیہ السلام کا، اس کے بعد خاموشی بہتر ہے، دیکھو اوجہ الممعات۔

(مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۱)

فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ  
تمام دروازے بند کر دو  
سوائے درِ ابوبکر کے

اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ پس اس بندے نے اسے پسند کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر حیرانی ہوئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو کسی شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا جب ہمیں علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ تو خود اپنے اختیار کے بارے میں فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہو گیا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر نے کیا

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ

إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3654- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّظَرِ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجَبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِبَادِ خَيْرٍ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَتَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخُوَّةَ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتَهُ، لَا يَنْفَقِينَ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ



ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بیشک وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رستہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے سوائے دروازہ حضرت ابوبکر کے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ  
تمام صحابہ سے افضل ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اگر نبی کریم ﷺ کسی کو  
خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے

یہ حدیث حضرت ابوسعید سے مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

4- بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3655 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُخَوِّزُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَوِّزُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

5- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

3656 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُمِّي وَصَاحِبِي

3657 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الثُّوَذِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ

3655- انظر الحديث: 3697

3656- راجع الحديث: 367

3657- راجع الحديث: 466



حضرت ایوب سے اسی کی مثل مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوملک فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے لیے لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بنایا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس شخصیت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بنانا، انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دیگر فضائل

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی دن آنا۔ عرض کی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت

3657- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

3658- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحَجَّةِ، فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَا تَخْذُهُ أَرْزُلُهُ أَبَايَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

### 000-باب

3659- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ

اللَّهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَتْ أَمْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ، كَأَنَّمَا تَقُولُ: الْيَوْتُ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَيُّ أَبَا بَكْرٍ

3660- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ، إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبِدٍ، وَأَمْرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

3661- حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا

صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَقِيدٍ، عَنْ بَشِيرٍ

3659- انظر الحديث: 7360، 7220، صحيح مسلم: 6129، 6130، سنن ترمذی: 3676

3660- انظر الحديث: 3857

3661- انظر الحديث: 4640

بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ عَائِدِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي  
الْكَدَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ  
أَخِذَا بِظَرْفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ  
غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ  
الْحَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نِدِمْتُ،  
فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ،  
فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَلَا تَأْثَمَ إِنَّ عَمَرَ  
نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟  
فَقَالُوا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ،  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ،  
مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ  
اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذِبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
صَدَقَ، وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا  
لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُؤْذِي بَعْدَهَا

ابو بکر بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے ہوئے حاضر ہوئے  
حتیٰ کہ ان کا گھٹنا نکلا ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا: تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آرہے ہیں۔ پس  
انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور عمر بن  
خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں  
میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر میں بعد  
میں نادم ہوا اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں  
نے معاف کرنے سے انکار کر دیا، لہذا میں آپ کی  
خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسے  
ابو بکر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ یہ تین دفعہ فرمایا:  
اس کے بعد حضرت عمر نادم ہو کر حضرت ابو بکر  
کے کاشانہ پر حاضر ہوئے اور ان کے متعلق پوچھا  
جواب ملا کہ وہ گھر نہیں ہیں۔ پس یہ بھی نبی کریم ﷺ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس  
وقت نبی کریم ﷺ کے پُر نور چہرے کا رنگ متغیر  
ہو گیا اور یہ دیکھ کر حضرت عمر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل  
ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھ سے بڑی  
زیادتی ہوئی ہے۔ یہ دو دفعہ عرض کیا۔ پس نبی کریم  
نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف  
بھیجا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے لیکن  
اکیلے ابو بکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور پھر اپنی  
جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی کسر نہ  
چھوڑی۔ پھر دو دفعہ فرمایا کہ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو  
چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابو بکر سے کسی نے  
اُف بھی کہنے کی جرات نہ کی۔

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل

3662- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: خَالِدُ الْحَدَّادُ، حَدَّثَنَا

کے لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی: لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں پھر عرض کی کہ مردوں میں سے؟ فرمایا، ان کے والد ماجد کے ساتھ۔ میں نے عرض کی، پھر ان کے بعد؟ فرمایا۔ عمر بن خطاب اور ان کے بعد کچھ دوسرے حضرات کے نام لیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیے نے حملہ کیا اور ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا: اس چیر پھاڑ کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو گیا۔ بیل نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سجان اللہ کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان واقعات درست ہوئے پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابن ابوقحافہ (ابوبکر) نے ایک یا

عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَبِيشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: "أَتَى النَّاسَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟" قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: وَمَنِ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُو هَارٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّرَ جَالًا

3663- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا رَاجِعٌ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَظَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاجِعٌ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَمَتْهُ فَقَالَتْ: إِيَّيْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْعَزْثِ " قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أَوْ مِنْ بَنِيكَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3664- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَزَعَعْتُ مِنْهَا مَا

دو ڈول نکالے۔ ان کی پانی کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول جس بن گیا اور اس خطاب نے سنبھال لیا۔ میں نے کسی جو امر و کومر کی طرح جس کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ سب کو سیراب کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ازراہ تکبر کپڑا گھسیٹے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے، لہذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہ تکبر نہیں کرتے۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ حَبَّرَ اَزْرًا کہا ہے؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَهُ سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الزیّان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو ڈر ہی کیا۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں

شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي لُحَاظَةَ فَكَزَعَهَا ذُؤُوبًا أَوْ ذُؤُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غُرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْحَطَّابِ فَلَمَّ أَرَعَبَقْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ حُمَرَ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعُطْنِ

3665 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدًا شَقِيَ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءَ قَالَ مُوسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذْكَرَ عَبْدُ اللَّهِ "مَنْ جَرَّ اَزْرًا؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ"

3666 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ رَوْحَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ - يَغْنِي الْجَنَّةَ - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرِّيَاقِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى



اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقام رخ میں تھے۔ اسماعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات بیٹھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔ اور ضرور آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آگئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوپر سے پکڑا ہٹایا، آپ کو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔

پس حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے (پ ۲۳، الزمر ۳۰) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں

هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ. وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

3667 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ، - قَالَ: إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ - فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَلِكَ، وَلَيْبَعَثَنَّهُ اللَّهُ، فَلَيَقُطَعَنَّ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلُهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ: يَا بَنِي أُمَّتِي، طِبْتُ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُدْيِقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَيْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الْخَائِفُ عَلَى رَسُولِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ.

3668 - فَحَمِدَ اللَّهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَقَالَ: (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَلَمْ تَمُتْ)



مَيِّتُونَ) (الزمر: 30)، وَقَالَ: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَظُرَّ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144)، قَالَ: فَذَنَجِ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأُسْكَتْهُ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي، خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ، فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ، فَقَالَ حَبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعُ مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا، وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ، وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايَعُوا عُمَرَ، أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ، فَأَنْتَ سَيِّدُنَا، وَخَيْرُنَا، وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ، فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ،

ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا (پ ۳، آل عمران ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ (مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا۔ حضرت عمر کہہ رہے تھے: میں یہ کبھی نہ کہتا لیکن میرے دل میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے تعجب میں ڈال دیا پس میں حضرت ابوبکر تک وہ بات نہ پہنچانے سے ڈرا۔ پھر حضرت ابوبکر نے بات چیت شروع کی اور بلیغ لفظوں میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وزارت آپ کی۔ اس پر حضرت حباب بن منذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: ایسا نہ کیجئے، بلکہ امیر ہم میں سے ہوں اور وزارت آپ کی ہو کیونکہ رہائش کے لحاظ سے قریش کی مرکزی حیثیت ہے اور حسب و نسب کی رو سے یہی بہترین شمار ہوتے ہیں۔ پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے پس حضرت عمر نے کہا کہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ منظور نظر ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کر لی پھر دوسرے تمام حضرات

نے بھی بیعت کر لی۔ اس وقت کسی نے کہہ دیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قتل ہے تو پھر اللہ نے کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری وقت نبی کریم نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر تین دفعہ فرمایا: رفیق اعلیٰ ہیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں حضرات کے خطبہ دینے سے اللہ تعالیٰ نے بڑا فائدہ پہنچایا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو نفاق سے ڈرایا تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔

پھر جب حضرت ابوبکر نے لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو آپ کریمہ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ كِيَاسِ الشَّاكِرِينَ تک تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکر ہیں میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا، پھر حضرت عمر ہیں اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا میں نے پوچھا، پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک اور شخص ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3669 - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا، وَقَصَّ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ، وَإِنَّ فِيهِمْ لِنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ،

3670 - ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى، وَعَرَفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ، يَثْلُونَ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144)"

3671 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُمِّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

3672 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

3669- راجع الحديث: 1241

3670- راجع الحديث: 3669

3671- راجع الحديث: 1242 سنن ابوداؤد: 4629

3672- راجع الحديث: 334

مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِدَاتِ الْجَبِشِ، انْقَطَعَ عَقْدِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعُ رَأْسِهِ عَلَى فَخْذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخْذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيِّمِ فَتَيَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِيرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ

3673- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذُكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حتیٰ کہ جب بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِدَاتِ الْجَبِشِ کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو ڈھونڈنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کن حالات کا شکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تو نے رسول اللہ اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا، جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوا یا اور انہوں نے میرے پہلو میں گھونے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرماتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہمارے بھی ہمیں اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرو تو

3673. صحیح مسلم: 6436, 6435, 6434 سنن ابوداؤد: 4658 سنن ترمذی: 3861 سنن نسائی: سنن ابن

وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبد اللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہا کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے حتیٰ کہ بڑا ریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمالیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بڑا ریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان، پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکالیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آکر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، ابو بکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریے۔ پھر میں نے جا کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابو بکر سے کہا کہ اندر آجائیے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت ابو بکر آکر رسول اللہ ﷺ کے داہنی طرف چبوترے پر بیٹھ گئے،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا تَصِيفُهُ تَابِعُهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ 3674 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كُوتَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتُ أَرِيَسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَطَعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُنْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بَيْتِ أَرِيَسٍ وَتَوَسَّطَ قَفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ، فَسَلَنْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُوتَنَّ بَوَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ، وَدَلَّ



رَجُلَيْهِ فِي الْبَيْتِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَيْمِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْعَقُ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِيدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّيْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّى رَجُلَيْهِ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِيدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلِئَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ قَالَ شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلُهَا قُبُورُهُمْ

اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکالیں اور پٹھ لیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں واپس آ کر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا، اگر اب اللہ تعالیٰ کسی پر یہاں بھیجے گا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔ اسی دوران کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا اور کہا: حضرت عمر اجازت طلب کر رہے ہیں؟ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں گیا اور کہا کہ اندر آجائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس یہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور اپنی جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا، فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری سنارہے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری طرف جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔



3675- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أَحَدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

3676- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا صَفْرُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بَيْتٍ أُتْرِغُ مِنْهَا، جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَتَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَفِي تَزَعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِى فَرِيَّةً، فَتَزَعَّ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنٍ، قَالَ وَهْبٌ: " الْعَطْنُ: مَبْرُكُ الْإِبِلِ، يَقُولُ: حَتَّى رَوَيْتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ "

3677- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، قَدَعُوا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وَضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي، يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ

حضرت انس بن مالک، رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ایک دن اُحد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے سب اسے وجد آ گیا۔ آپ نے فرمایا، اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آ گئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ الْعَطْنُ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک شخص نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے قوی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور آپ کے دونوں بزرگوں

3675- انظر الحديث: 3686, 3699 سنن ابوداؤد: 4651 سنن ترمذی: 3697

3676- راجع الحديث: 3633

3677- انظر الحديث: 3685 صحيح مسلم: 6137, 6138 سنن ابن ماجه: 98

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو بارہا فرماتے ہوئے سنا کہ میں ابوبکر اور عمر تھے۔ میں ابوبکر اور عمر نے کیا۔ میں ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے برا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ پس حضرت ابوبکر آگئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک جو تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب

ابو حفص قرشی عدوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے پیچھے آواز سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے

يَجْعَلُكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَأَلْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَنِ أَبِي ظَالِبٍ

3678 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، "فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ حَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) (غافر: 28)

6- بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي

حَفْصِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3679 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجْشُونِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ، أَمْرَأَةٍ أَبِي

ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے دریافت کیا، یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ اس پر حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی، اس لیے الٹے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ دورانِ خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، علم مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ

طَلْعَةً، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا يَفْتَأِيهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ " فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَى وَأُمِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ

3680- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: " بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَمْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا " فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

3681- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَمْرَةُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ، يَغْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّبِيِّ يَجْهَرُ فِي ظَفَرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَأَوْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

3682- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ

پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن ضعف کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول جس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے مراد زرابی ہے یحییٰ کا قول ہے کہ زرابی سے مراد ہے حاشیے اور جھار والے قالین۔

ہم سے علی بن عبد اللہ بن مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا مجھ کو عبد الحمید بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں باتیں کر رہی تھیں اور خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کو مسکراتا رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر متعجب ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی

اللَّهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُتْرَعُ بِدَلْوٍ بِكَرَّةٍ عَلَى قَلْبِي، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَرَعَ دَلْوًا، أَوْ دَلْوَيْنِ تَرَعًا ضَعِيفًا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَثَ غُرَبًا، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا يَفْرِى فَرِيَّةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ، وَضَرَبُوا بِعَطَنِ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: "الْعَبْقَرِيُّ: عِتَاقُ الزَّرَّابِيِّ" وَقَالَ يَحْيَى: الزَّرَّابِيُّ: الظَّنَّافِسُ لَهَا خَمَلٌ رَقِيقٌ، (مَبْثُوثَةٌ) (الغاشية: 16): كَثِيرَةٌ

3683 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ

3683- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمُنَهُ وَيَسْتَكْثِرُنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَنْ فَبَاكَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَكَ اللَّهُ



سَنَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَدْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهْبُنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْبُنِي وَلَا تَهْبُنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهَاتَا يَا ابْنِ الْخَطَابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا لِحَاجَاتِي، إِلَّا سَلَكَ لِحَاجَاتِي غَيْرَ لِحَاجَتِي

3684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا أُعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

3685 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: وَضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكْتَفُهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يُرْعِنِي إِلَّا رَجُلٌ أَخَذَ مِنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَوَضَّعَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَكْظُنُّ أَنْ يُجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِيَّيْ كُنْتُ كَوَيْدًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ زیادہ مستحق ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا: ہاں آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت مزاج اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہو گئے اس وقت سے ہم مسلسل کامیاب ہوتے آ رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک آدمی نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جو مجھے آپ کے جتنا محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بہت مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابو بکر و عمر تھے۔ میں اور



ابوبکر و عمر گئے مثن اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے ہیں اور ابوبکر و عمر تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: احد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

3686 - حَدَّثَنَا مُسْلَدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، وَكَهْمَسُ بْنُ الْيَمْتَالِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعثْمَانُ، فَزَجَفَ بِهِمْ، فَصَرَبَهُ بِرُجْلِهِ، قَالَ: اثْبُتْ أَحَدٌ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ

فائدہ: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”بخاری شریف“ کی مذکورہ حدیث پاک سے اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَأَبَدْنَ مِنَ الْأَمْسِ (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزگوشہ سے زیادہ قابل یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطاء الہی سے علم غیب ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اُحد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر ”ایک نبی“ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتا دینا کہ یہ شہید ہے، یہ غیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اس حدیث پاک کے تحت مُفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الجنان مراۃ جلد 8 صفحہ 408 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عزوجل) کے مقبول بندے ساری خلقت (یعنی فجر و حجر دریا و پہاڑ سبھی) کے محبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مناتے ہیں، انہیں شہر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سب کے انجام (یعنی اٹھایا برا خاتمہ ہونے) سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔

(مراۃ ج 8 ص ۴۰۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال فرما جانے کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا بیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

3687 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ - يَعْنِي عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ، كَانَ أَجَدَّ

وَأَجُودَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ

3688 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا. قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ، فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ يَأْتَاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض کی، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے، لہذا امید رکھتا ہوں کہ ان کی محبت کے سبب ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان کی طرح کے نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

3689 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيهِمْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ نَبِيِّ وَلَا مُحَدِّثٍ

3690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَمَا رَاجِعٌ فِي غَنَبِهِ عَدَا الذَّنْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنَقَذَهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذَّنْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ لَيْسَ لَهَا رَاجِعٌ غَيْرِي"، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا تَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

3691- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عَرَضُوا عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدَى، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ كُفَّكَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ كُفَّكَ، قَالَوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الدِّينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیے نے حملہ کر کے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے تعاقب کر کے اس سے بکری چھڑالی۔ بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بتاؤ چیر پھاڑ کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے حیرانی سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی پریشانی رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر لٹک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟ فرمایا دین۔

فائدہ: روایا بنا ہے روایت سے بمعنی دیکھنا مگر روایت عام ہے روایا خاص، روایت تو دیکھنے کو کہتے ہیں آنکھ سے دیکھنا ہو یا دل سے دیکھنا مگر روایا صرف خواب کو کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ آتِي أَدْبَحُكَ" الخ۔ روایا مصدر ہے بشرہ شوری، سقیا۔ خواب کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسے بیداری میں دل کے خیالات یا الہام الہی ہوتے ہیں یا دوسوہ شیطانی یوں ہی خواب سونے والے کے دل کے خیالات ہی سچے خواب الہام الہی ہیں، جھوٹے خواب شیطانی دوسوہ، ہمارے خواب نفسیاتی، شیطانی، رحمانی ہر طرح کے ہوتے ہیں مگر حضرات انبیاء کرام کے خواب رحمانی ہی ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کے خوابوں پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں، دیکھو نماز کی اذان حضرات صحابہ کی

خواب سے جاری ہوئی، حضور کی تصدیق فرمادینے کی وجہ سے بعض خوابیں بالکل واضح ہوتی ہیں جیسے صحابہ کی اذان کی خواب بعض مجمل جیسے شاہ مصر نے خط کے سالاں کو گایوں ہالیوں کی شکل میں دیکھا۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۳۸)

3692 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ الْبُسُورِ بْنِ فَخْرَةَ، قَالَ: لَنَا طَعْنٌ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَكِنْ كَانَ ذَلِكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ صُحْبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَكِنْ فَارَقْتَهُمْ لِفَارِقَتِهِمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنْ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ بِهِ عَلَى، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنْ مِنْ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ بِهِ عَلَى، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجَلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَأَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا، گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المؤمنین! اگر یہ وہی وقت ہے تو آپ رسول اللہ ﷺ کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے خوب فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابہ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر جو آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ یہ غم و صدمہ کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین جتنا بھی سونا ہوتا تو عذاب الہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت

3692-م- قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى



عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

میں اس وقت حاضر ہوا۔

3693 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ الثَّهْلَبِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَيِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَيِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَيِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلَوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ پس انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

3694 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ



## 7- بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ

عَفَّانَ أَبِي عَمْرِو الْقُرَشِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ  
يُحْفَرُ بِئَرُ رُومَةٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ. فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ، وَقَالَ:  
مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

حضرت عثمان بن

عفان ابو عمرو قرشی

رضی اللہ عنہ ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رومہ کنواں  
کھدوائے اس کے لیے جنت ہے۔ بس اسے حضرت  
عثمان نے کھدوایا اور فرمایا کہ جو تگلی والے لشکر کا سامان  
مہیا کر دے، اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان  
نے سامان فراہم کر دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے  
باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا۔ پس  
ایک شخص نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا:  
انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ دیکھا تو  
وہ حضرت ابو بکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر  
اجازت مانگی، تو فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور  
جنت کی خوشخبری دو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پھر  
ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر  
خاموش رہے پھر فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور  
جنت کی خوشخبری دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو  
انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان  
تھے۔

حضرت ابو موسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح  
ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ  
نبی کریم ﷺ ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا  
اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا  
ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ

3695- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي  
مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ،  
فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ  
، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ:  
ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ  
يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذِنْ لَهُ  
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلَوَى سَتُصِيبُهُ ، فَإِذَا عُثْمَانُ  
بْنُ عَفَّانَ

3695م- قَالَ حَمَّادُ، وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ،  
وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
مُوسَى، بِتَخْوِئَةٍ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ، قَدْ  
انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ

عَظَمَاهَا

نے اسے ڈھانپ لیا۔

3696- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَيَّارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْبُسُورَ بْنَ مَعْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ، فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ، فَقَصَصْتُ لِعُمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ - قَالَ مَعْمَرٌ أَرَاهُ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ - فَأَنْصَرَفْتُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: "إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِنْ أَسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ، وَصَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: أَذَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ خَلَصْتُ إِلَى مَنْ عَلَيْهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَدَاةِ فِي سَبْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِنْ أَسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ، كَمَا قُلْتُ، وَصَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَابِعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ، ثُمَّ اسْتَخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي

عبد اللہ بن عدی بن خیاری کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخزومہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق بات کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا، حتیٰ کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا فائدہ ہے۔ فرمایا: بھلے آدمی آپ کا؟ معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ پہنچا کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آ گیا، تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا: آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانی ہجرت کا دو مرتبہ شرف حاصل کیا، رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اکثر لوگ ولید کے طرز عمل سے شاکي ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول

مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ، أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ"

کی اطاعت اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو دفعہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، حتیٰ کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا: لوگوں کی جو باتیں آپ نے مجھ تک پہنچائی ہیں جیسا کہ ولید کے متعلق میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلا کر دڑے مارنے کا حکم دیا اور اسے اسی دڑے مارے گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک مہد میں کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے، پھر حضرت عمر کے اور پھر حضرت عثمان کے۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضیلت دیے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عبد اللہ نے عبدالعزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

عثمان بن مویہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مصر سے آیا، اس نے حج کیا اور چند افراد کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ

3697- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ النَّاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْبُدُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ نَزَلَتْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

3698- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا

جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَعَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَى أَبُيْنُ لَكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُمَانَ لَبَعَفَهُ مَكَانَهُ، فَتَبَعَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُمَانَ، فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُمَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ وہ کہنے لگا، اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب عطا فرمائیے۔ کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان غزوہ احد سے فرار کر گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا، کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا کیا کہ آپ کو علم ہوگا کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غیر حاضر ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: رکھیے میں ان واقعات کی اصلیت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جنگ احد سے راہ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غیر حاضر رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی مجاہدین بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعت رضوان سے غیر حاضر ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے داہنے دست مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔



حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آگیا۔ پس آپ نے فرمایا: ٹھہر جا احد! میرا گمان ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عثمان بن عفان کی بیعت اور اس پر اتفاق اور حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بارے میں

عمر و بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے کچھ دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے: آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت جو اس کے لیے برداشت سے باہر ہے، آپ کیوں نہ ڈرے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ برداشت کے قابل ہے اور اس میں ہرگز کوئی زیادتی نہیں کی۔ پھر فرمایا: غور کر لو، کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو برداشت نہ کیا جاسکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مال دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج ہی نہ رہیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے ہی روز آپ کو یہ حادثہ پیش آگیا۔ عمرو بن

3699- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أَحَدًا- أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرُجْلِهِ-، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

8- بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ، وَالْإِتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتُلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3700- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ، وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: " كَيْفَ فَعَلْتُمَا، أَمْخَفَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ؟ قَالَا: حَمَلْنَاهَا أُمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرٌ فَضَّلَ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، قَالَا: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ، لَأَدْعَنَ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِلَيَّ لِقَائُكُمْ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةً أُصِيبَ، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفْقَيْنِ، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَوْا فِيهِمْ خَلًّا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، أَوْ



النَّحْلُ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ  
النَّاسُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَبَّحَهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي  
- أَوْ أَكَلَنِي - الْكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ الْعِلْجُ  
بِسُكَيْنِ ذَاتِ ظَرْفَيْنِ، لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا  
شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ، حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا،  
مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنَسًا، فَلَمَّا طَنَّ الْعِلْجُ  
أَنَّهُ مَأْخُودٌ تَحَرَّ نَفْسُهُ، وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدَّرَ رَأَى  
الَّذِي أَرَى، وَأَمَّا تَوَاجِي الْمَسْجِدِ فَأَتَتْهُمْ لَا  
يَنْدُونَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ، وَهُمْ  
يَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ صَلَاةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ  
عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي، فَمَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ  
فَقَالَ: غُلَامٌ الْبُغِيرَةِ، قَالَ: الصَّنْعُ؟ قَالَ: نَعَمْ،  
قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدْعِي  
الْإِسْلَامَ، قَدْ كُنْتُ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ  
الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ، - وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ  
رَقِيقًا - فَقَالَ: إِنْ شِئْتُ فَعَلْتُ، أَيْ: إِنْ شِئْتُ  
قَتَلْتُنَا؟ قَالَ: كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ،  
وَصَلُّوا قَبْلَتَكُمْ، وَتَحْجُوا حَجَّكُمْ، فَاحْتَمِلْ إِلَى  
بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، وَكَانَ النَّاسُ لَمْ تُصِيبْهُمْ  
مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَيْهِ، فَقَائِلٌ يَقُولُ: لَا بَأْسَ،  
وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأَيُّ بَنِيهِ فَشَرُّهُ  
فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، ثُمَّ أَتَى بَلْبَنَ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ  
جُرْحِهِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ  
النَّاسُ، فَيَعْمَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ،

میسون فرماتے ہیں کہ جس دن آپ کو یہ صدمہ پہنچا تو  
میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن  
عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے  
گزر رہے تھے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور  
جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریر یہ کہتے۔ اکثر  
اوقات آپ پہلی رکعت میں سورہ یوسف، سورہ نحل یا ان  
جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل  
ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریر یہ ہی کہی تھی کہ آواز  
آئی: مجھے کتے نے قتل کر دیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس  
نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دودھاری چھری لیے  
ہوئے بھاگنے لگا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے  
گزر تا اسی کو زخمی کرتا جاتا، حتیٰ کہ اس نے تیرہ آدمیوں  
کو زخمی کر دیا، جن میں سے سات حضرات تو اپنے خالق  
حقیقی سے جا ملے۔ مسلمانوں میں سے ایک بزرگ نے  
اسے دیکھ لیا تو اپنا بڑا سا کپڑا اس کے اوپر ڈال دیا غلام  
نے دیکھا کہ اب وہ پکڑا گیا ہے تو اسی چھری سے خودکشی  
کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا  
ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے قریب تھے۔  
پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا  
جو قریب تھے لیکن جو مسجد کے سروں پر تھے انہیں کچھ  
معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ وہ حضرت عمر کی زبان  
سے سبحان اللہ، سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت  
عبدالرحمن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب  
فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابن عباس! ذرا دیکھو تو  
سہی، مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ یہ تھوڑی دیر دیکھتے  
رہے، پھر عرض کی کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا، کارگیر  
نے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے،  
میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کہی تھی۔ خیر خدا کا شکر

فَقَالَ: أَبَشِّرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ،  
 مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
 وَقَدِمَ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وَلِيَتْ  
 فَعَلَيْكَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ: وَدِدْتُ أَنْ ذَلِكَ  
 كَفَافٌ لِي عَلَى وَلَا ي، فَلَمَّا أَذْهَبَ إِذَا إِزَارُهُ يَمْسُ  
 الْأَرْضَ، قَالَ: رُكُّوا عَلَى الْغُلَامِ، قَالَ: يَا ابْنَ أُمِّ  
 زَرْفَعٍ تَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِقُوبِكَ، وَأَتَقَى لِرَبِّكَ يَا  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَى مِنَ الدِّينِ، فَمَحْسَبُوهُ  
 فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفَى  
 لَهُ، مَا لِ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أُمُورِهِمْ، وَلَا فَسَلْ فِي  
 بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أُمُورُهُمْ فَسَلْ  
 فِي قُرَيْشٍ، وَلَا تَعُدُّهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، فَأَدَّ عَلَيْهِ هَذَا  
 الْمَالُ انْطَلَقَ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْ:  
 يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ  
 الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا،  
 وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْخَلَ مَعَ  
 صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا،  
 فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ  
 الْخَطَّابِ السَّلَامَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْخَلَ مَعَ  
 صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي،  
 وَلَا أُزِيرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قِيلَ:  
 هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفُوعُونِي،  
 فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ:  
 الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنْتَ، قَالَ: الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهْمُهُ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَنَا  
 قَضَيْتُ فَاخْلُونِي، ثُمَّ سَلِمَ، فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ  
 بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنْتَ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَدْتَنِي  
 رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ

ہے کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں آئی۔  
 آپ اور آپ کے والد محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ  
 منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس  
 سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا  
 تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کروں اور اگر آپ چاہیں تو  
 ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا: جب وہ آپ  
 کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے  
 نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں  
 قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے درو پتر  
 تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور  
 لوگوں پر یہ اتنی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی  
 تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات  
 نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ حالت خطرے سے باہر نہیں  
 ہے۔ پھر آپ کو نبیذ پلائی گئی تو وہ زخم کے راستے ہی  
 خارج ہو گئی۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم  
 کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت واضح طور  
 پر نظر آنے لگا۔ پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر  
 ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریفیں  
 کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس  
 نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ  
 کو خوشخبری ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی  
 صحبت بابرکت پائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی کی،  
 جیسا کہ آپ کو علم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل  
 فرمایا اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا: میں تو یہ  
 چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں سے کچھ بھی نہ ہو لیکن  
 میرے اوپر کوئی گناہ نہ رہے۔ جب وہ شخص جانے لگا تو  
 اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس  
 لڑکے کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا: اے بھتیجے!

الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا أَتَيْنَا، فَوَلَّجَتْ عَلَيْهِ، فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ، فَوَلَّجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ، فَسَبَّغْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّقَفِ، أَوِ الرَّهْطِ، الَّذِينَ تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ - كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ - فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلَيْسَتْ عَيْنُ بِهِ أَيْكُمْ مَا أَمَرَ، فَإِنِّي لَمْ أَغْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ، وَلَا خِيَانَةٍ، وَقَالَ: أَوْصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي، بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأَوْصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، (الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئَتِهِمْ، وَأَوْصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ رِذَاءُ الْإِسْلَامِ، وَجَبَاةُ الْمَالِ، وَغِيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ، وَأَوْصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَائِثِ أَمْوَالِهِمْ، وَيُرَدَّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ، وَأَوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاعَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخُلُوهُ،

کپڑا اونچا رکھا کرو کہ ایسا کرنے سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ جب حساب کیا تو چھیالیس ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا: اس کی ادائیگی کے لیے اگر عمر کی اولاد کا مال کافی نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو بنی عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو قریش میں سے کسی سے مانگ لینا، لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے میرا قرض ادا نہ کرنا اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض کرنا عمر بن خطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار کی کہ حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبد اللہ بن عمر یہ آگئے۔ فرمایا: مجھے اٹھاؤ۔ پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا، کیا جواب لائے ہو؟ عرض کی، اے امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی اجازت دے دی۔ فرمایا، خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب

فَأَدْخَلَ، فَوَضَعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ سَعْدُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمْ تَدْرَأُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ، فَتَجَعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ، لِيَنْظُرَنَّ أَفْضَلُهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَأُسْكِتَ الشُّبَّحَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَلْ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا: نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَإِنَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْعَنَنَّ، وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلَا بِالْآخِرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيشَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ، فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَجَّحَ أَهْلَ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ

کرتے ہیں۔ اگر اجازت عنایت فرمادیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر رد فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین۔ حضرت حفصہ تشریف لائیں اور انکے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم نے اندر داخل ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے نام گنائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ آپ تمام حضرات کے پاس عبد اللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی واسطہ نہیں، یہ ان کی تسلی کے لئے فرمایا۔ اگر خلافت سحر کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت کے سبب معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے سے آباد تھے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر کرنا۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ



اسلام کے محافظ مال کی آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ ان سے مال نہ لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور جو ضرورت کے علاوہ ہو۔ اعراب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہی عرب کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ جو مال ان کے امیروں سے لیا جائے وہ ان کے غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے وعدے کی طرح پورا کیا جائے، اگرچہ ان کے لیے جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے تو حضرت عبداللہ بن عمر نے عائشہ صدیقہ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض گزار ہوئے: کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا: انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت عبدالرحمن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے آئیے۔ حضرت زبیرؓ نے کہا کہ میں حضرت علیؓ کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ سرت طلحہؓ نے کہا کہ میں حضرت عثمانؓ کے حق میں بیٹھتا ہوں۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمنؓ نے کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارہ کش ہونے کے لیے کہے گا ہم بار خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علیؓ) خاموش ہو گئے۔ پھر



حضرت عبدالرحمن نے کہا، کیا آپ دونوں حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟ خدا کی قسم میں کبھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں، جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا، اور اگر میں حضرت عثمان کے بارے میں فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے لازم ہوگا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا: اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ اٹھ آئے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

حضرت علی بن ابوطالب  
قرشی ہاشمی ابوالحسن  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ نے جب وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح

9- بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:  
أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ: تُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

3701 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ. قَالَ: لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ  
اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ  
لَيْلَتَهُمْ أَثَمُهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كُلُّهُمْ  
يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.  
فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ:  
فَارْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَتُونِي بِهِ. فَلَمَّا جَاءَ بَصُقَ فِي  
عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنَّ لَهُ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ.  
فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا. فَقَالَ: انْفِذْ عَلَى  
رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى  
الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ  
اللَّهُ فِيهِ. فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا.  
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

عنایت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات ۱۶۱ حسرت  
میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو۔ رات فرمایا  
جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ آرزو لیے ہوئے  
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا  
اسے عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں  
ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی  
آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا، انہیں بلا کر لاؤ۔ پس  
انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی  
آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا  
فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفا یاب ہو گئے جیسے انہیں  
تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا  
فرما دیا۔ حضرت علی نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس  
وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔  
فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان  
میں جاؤ تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور جوان پر  
واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی  
قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی  
ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے  
سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے لیے حضرت علیؑ آنکھیں  
دکھنے کے سبب نبی کریم ﷺ کے لشکر میں شامل  
نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ میں رسول  
اللہ ﷺ کا ساتھ چھوڑ گیا ہوں۔ پس حضرت علیؑ نکل  
کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔  
جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے  
فتح عنایت فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یہ

3702- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ  
تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ،  
وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ  
الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ، أَوْ لِيَأْخُذَنَّ

الرَّايَةَ، غَدَا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ " فَإِذَا لَحْنُ بَعْلِي وَمَا تَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جھنڈا میں ضرور ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے حوالے کروں گا، جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح عطا فرمائے گا۔ اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح عنایت فرمائی۔

3703- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ، لَا مِيرَ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمَنِيرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُؤُ ثَرَابٍ فَضَحَكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَظَعَنُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَيْنَ ابْنُ عَمْرٍ، قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ الثَّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ الثَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ " فَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا ثَرَابٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ یہ ہنس پڑے اور فرمایا: خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم ﷺ نے رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی خواہش ہوئی اور کہنے لگے، اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا: حضرت علی ایک دن حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ مٹی سے آلودہ ہو گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو دفعہ فرمایا کہ اے ابو تراب! اٹھو۔

3704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مُحَاسِنٍ عَلَيْهِ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسْؤُوكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْخَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مُحَاسِنٍ عَلَيْهِ قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسْؤُوكَ؟ قَالَ: أَجَلٌ، قَالَ: فَأَرْخَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ أَنْ تَطْلُقَ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ"

ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے عثمان کے مرتبے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا: یہ باتیں تجھے بری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے حضرت علی کے مرتبے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم ﷺ کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بری لگی ہوں گی؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جانکل جا اور مجھے ضرر پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا۔

3705 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، شَكَّتْ مَا تَلَقَّى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا، فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَائِكُنَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: أَلَا أَعْلَبُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَنِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرُونَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحُونَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُحَمِّدُونَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چٹکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اسما کے متعلق عرض کرنے گئیں لیکن کاشانہ اقدس پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ موجود تھیں انہیں آنے کا سبب بتا دیا۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی اپنی جگہ رہو، پس آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ

لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا: پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے بارے میں اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

### حضرت جعفر بن ابوطالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

ان کے لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے سبب رسول اللہ ﷺ کے در پر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی تمنا نہ تھی۔ میں بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔

3706 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

3707 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الْإِخْتِلَافَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ بَجَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرَوَّى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ

### 10- بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَبَّهْتُ خَلْقِي وَخُلُقِي

3708 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَهَنِّيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذُلَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ، كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَطْنِي حَتَّى لَا أَكُلُ الْخَمِيرَ



اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابوطالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، حتیٰ کہ وہ ہمارے پاس پتی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے اے دوپروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

### حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے۔ وہ کہا کرتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

رسول اللہ کی قرابت کے

فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَا أَلْبَسُ الْحَمِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ، وَكُنْتُ أَلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَضْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَا أَسْتَقِرُّ الرَّجُلُ الْآيَةَ، هِيَ مَعِي، كُنِّي يَنْقَلِبُ بِي فَيُطْعِمُنِي، وَكَانَ أَحَبَّ النَّاسِ لِلْمُسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَتَشْقُهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

3709- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

### 11- بَابُ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3710- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَطَّعُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.

### 12- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ

عَلَيْهَا السَّلَامُ بِذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

3711- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاقَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِي بِالنَّدِيْنَةِ وَقَدْكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسٍ خَيْرٌ.

3712- فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَوَرُّتُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْبَالِ، يَغْنَى مَالُ اللَّهِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكُلِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشْهَدَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فتنے عنایت فرمایا اور وہ جو نبی کریم ﷺ نے صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین، باغِ فدک اور خیبر کے خس سے جو باقی بچا تھا۔

حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آلِ محمد اسی مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک زمانہ میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آگئے اور انہوں نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت

اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک کروں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی رضا مندی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے غصہ دلا یا اس نے مجھے غصہ دلا یا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے

3713- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

3714- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْبُسَيْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

3715- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا "فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

3716- فَقَالَتْ: سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيتُ، ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكَتْ"

3713- راجع الحديث: 3751

3714- راجع الحديث: 926، صحيح مسلم: 6257، 6258، سنن ابوداؤد: 2071، سنن ترمذی: 3867

3715- راجع الحديث: 3625

3716- راجع الحديث: 3625، 3624

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بیچے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت زبیر بن عوام  
رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ وہ رسول اللہ کے حواری تھے اور حواری جگری یار کو کہتے ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت نکیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کردی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا شخص آیا، میرا خیال ہے کہ وہ حادث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ چن دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا: کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت فرمایا، کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان میں بہترین شخص ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے ساتھ بڑے محبت تھی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک شخص آکر کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ

13- بَابُ مَنَاقِبِ

الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

3717- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ

بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ، وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوا: قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرٌ - أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ - فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3718- حَدَّثَنِي عُثَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ مَرْوَانَ، كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاكَ رَجُلٌ فَقَالَ:

3717- انظر الحديث: 3718

3718- راجع الحديث: 3717

کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم، وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں، یہ تین دفعہ فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بلاشبہ میرا حواری زبیر بن عوام ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے ایام میں حضرت عمر بن ابوسلمہ اور میں عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے۔ میں نے اپنے والد محترم، حضرت زبیر کو دو تین دفعہ بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میں واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ ابا جان! میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا، میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو بنی قریظہ جا کر ان کی مجھے خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا یعنی ارشاد فرمایا یعنی ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان

اسْتَعْلِفَ. قَالَ: وَقِيلَ ذَاكَ، قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ. قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا

3719- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

3720- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النَّسَاءِ، فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ، عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوْ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ، فَإِنِ تَلَقَّيْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُويهِ فَقَالَ: فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي

3721- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الِيزْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَنَا،

3719- انظر الحديث: 2846

3720- صحيح مسلم: 6195، 6196 سنن ترمذی: 3743، سنن ابن ماجه: 123

3721- انظر الحديث: 3973، 3975



کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے ادھر ادھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ

رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے وصال کے وقت بھی ان سے راضی تھے۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جن جنگوں میں رسول اللہ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی ان میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انہوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اوپر سے حملے کو روکا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی نہال ہے۔ ان کا اسم گرامی سعد بن مالک ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ اُحد میں میرے

فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الطَّرَبَاتِ اللَّعْبِ وَأَنَا صَغِيرٌ

14- بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

وَقَالَ عُمَرُ: تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

3722, 3723- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

3724 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَّى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ

15- بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ

أَبِي وَقَّاصِ الزُّهْرِيِّ

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

3725 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفْلِحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ

3722, 3723- انظر الحديث: 4061 'صحیح مسلم: 6192

3724- سنن ابن ماجه: 128

3725- صحیح مسلم: 6185, 6186 'سنن ترمذی: 3753, 2830 'سنن ابن ماجه: 130

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن میں مسلمان ہوا اس وقت تک دو کے سوا اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات دن اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسی ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے نیزہ چلایا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا تو درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے، حتیٰ کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلے کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میرے مسلمان ہونے پر تنقید کرتے ہیں، اگر ایسا ہوتا تو میں بڑا بدنصیب ہوتا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو جاتے، چنانچہ انہوں نے حضرت عمر سے میری شکایت کی ہے کہ یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ

3726- حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَلَاثُ الْإِسْلَامِ

3727- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَّنْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثَلْتُ الْإِسْلَامَ تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ

3728- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: "إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى إِنْ أَحَدًا لَيَضْغُ كَمَا يَضْغُ الْبَعِيرُ أَوْ الشَّاةُ، مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تَعِزُّنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَّوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ، قَالُوا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي"

3726- انظر الحديث: 3727، 3858، سنن ترمذی: 3715

3727- راجع الحديث: 3726، سنن ابن ماجه: 132

3728- انظر الحديث: 6453، 5412، صحيح مسلم: 7360، 7359، سنن ترمذی: 2365، 2366، سنن ابن

رسول خدا ﷺ کے نسبتی فرزندوں کا  
ذکر، ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی  
ان میں سے ایک ہیں

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی  
کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ  
نے سنی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر  
عرض کی: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی  
صاحبزادیوں کے بارے میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔  
اسی لیے حضرت علی بھی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے  
والے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔  
راوی کا بیان ہے: میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد  
آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابو  
العاص بن ربیع سے کیا تو اس نے جو بات مجھ سے کی  
اسے پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔  
مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی  
قسم، رسول اللہ ﷺ کی اور عدۃ اللہ کی بیٹی ایک شخص  
کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔ پس حضرت علی  
نے وہ منگنی توڑ دی۔

حضرت مسور فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ نبی  
کریم ﷺ نے بنی عبد شمس کی رشتہ داری کا ذکر فرمایا  
اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب  
رشتہ داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ  
سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

16- بَابُ ذِكْرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ

أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ

3729- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ  
الْبُسُورَ بْنَ عَمْرَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي  
جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ  
أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ تَاكِحٌ بِبِنْتِ أَبِي  
جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أُنْكَحُ أَبَا  
الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ  
بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهُ لَا يَجْتَمِعُ  
بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ  
عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ

3729م- وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ

ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مِسْوَرٍ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صَهْرًا  
لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ  
إِيَّاهُ فَأُحْسِنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي، وَوَعَدَنِي  
فَوَفَّى لِي

## 17- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ

حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ الْبَرَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

حضرت زید بن

حارثہ رضی اللہ عنہ

کے مناقب

براء کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لشکر تیار فرمایا اور حضرت اسامہ بن زید کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند نہ آئی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ان کی سرداری ہی ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کی والد ماجد کی سرداری ہی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے۔ دوسرے لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان کے بعد مجھے ان سے اور لوگوں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم ﷺ موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم ﷺ سن کر بہت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کو اتنی اچھی لگی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

حضرت اسامہ بن زید

## 18- بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ

3730- انظر الحديث: 7187,6627,4469,4468,4250

3731- راجع الحديث: 3555، صحيح مسلم: 3604

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے قریش کو پریشانی میں ڈال دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرات اور کون کر سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ ﷺ کو محبت ہے۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے مخزومی عورت کی حرکت کے متعلق میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں، ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کون عرض کرے۔ کسی کو عرض کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید نے بارگاہ نبوت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا: بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے، حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

## حضرت محمد بن اسامہ

## رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ مسجد

## بن زید

3732 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرُّ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

3733 - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كُتِبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَبِلْهُ عَنْ أَحَدٍ، قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَجْتَرِ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

## 000-بَابُ

3734 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ، أَخْبَرَنَا



نبوی کے گوشے میں کپڑے پھیلا رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کاش! یہ میرے قریب ہوتا۔ ایک شخص نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ یہ تو محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے: ”اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔“

حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیانی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ ٹھیک نہیں کرتے تو فرمایا: اپنی نماز کو لوٹاؤ۔

دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرمہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدے درست نہیں کیے، تو آپ نے فرمایا کہ نماز کا اعادہ کرو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي تَاجِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؛ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ الْإِنْسَانُ: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَقَطَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَبَّهُ

3735- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا

3736- وَقَالَ نُعَيْمٌ: عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَوْلَى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، "أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ، أَخَا أُسَامَةَ، لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَأَاهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ: أَعِدْ"

3737- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ، مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى

3735- انظر الحديث: 6003, 3747

3736- انظر الحديث: 3737

3737- راجع الحديث: 3736

میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت ام ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے کچھ دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ام ایمن کو نبی کریم ﷺ نے گود کھیلایا تھا۔

### حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اگر کوئی آدمی خواب دیکھتا تو نبی کریم ﷺ کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں مجر دلاڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر ایسی جہنم کے نزدیک لے گئے جو بیچ در بیچ کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی افراد تھے۔ انہیں پہچان کر میں کہنے لگا: ”میں جہنم سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں جہنم سے پناہ چاہتا ہوں۔“ ان میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ خوفزدہ مت ہو۔

پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب

قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَمِّمَنَ بْنِ أُمِّ أَيُّمَنَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَمِّمَنَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### 19- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3738- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَمَنَّنَيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا أَعْزَبَ، وَكُنْتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي مَلَكَئِي أَخَذَانِي فَذَهَبَانِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبَيْتِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبَيْتِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ، فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ،

3739- فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا: عبد اللہ بہت اچھا شخص ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبد اللہ رات کو نہ سوتے مگر تھوڑی دیر۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ نیک شخص ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

3740, 3741 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ،

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

20- بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحَذِيفَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3742 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْبَغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأْتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدُّدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسِّرْ لِي، قَالَ: مَعْنَى أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْبِظْهَرَةِ، وَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ، - يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ نَبِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَفْرَأُ

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام گیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی اچھا ہم نشین عنایت فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی دوران میں ایک بوڑھا شخص میرے برابر میں آبیٹھا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا، ابودرداء۔ میں نے کہا، بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا سا ہم نشین عنایت فرمائے۔ پس میرے پاس آپ کو بھیج دیا ہے انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفہ کے رہنے والا ہوں۔ فرمایا، کیا آپ لوگ کے پاس ابن ام عبد (حضرت عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعمین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں

عَبْدُ لَيْلٍ إِذَا يَغْشَى، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ:  
وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى. وَالتَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرُ  
وَالْأُنْثَى قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَيْدِ إِلَى فَيْدٍ

ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کے کہنے پر شیطان کے  
شر سے محفوظ رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر) کیا  
آپ لوگوں میں وہ حضرت خدیفہ نہیں ہیں جو نبی  
کریم ﷺ کے ان رازوں سے بھی واقف تھے جن  
سے کوئی دوسرا واقف نہیں تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا: بتاؤ  
عبداللہ بن مسعود سورۃ اللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟  
پس میں نے پڑھ کر سنائی: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى ۝  
وَالْتَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ  
وَالْأُنْثَى ۝ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول  
اللہ ﷺ نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے، گویا  
اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ ملک شام  
کی جانب گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی:  
اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہم نشین عنایت فرما۔ پھر یہ  
حضرت ابودرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے دریافت  
فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں  
کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ  
بھید جاننے نہیں کہ جن بھیدوں کو دوسرا نہیں جانتا تھا،  
یعنی حضرت خدیفہ۔ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔  
فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے  
اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا: یعنی عمار بن  
یاسر۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں  
میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں (یعنی عبداللہ بن  
مسعود) میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: عبداللہ  
بن مسعود وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى ۝ وَالْتَّهَارُ إِذَا  
تَجَلَّى ۝ کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا:  
وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى ۝ فرمایا: ہمیشہ یہ لوگ میرے

3743 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ  
عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ:  
اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي  
الدُّدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدُّدَاءِ: مَنَ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ  
أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ،  
صَاحِبُ السِّبْرِ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي خَدِيفَةَ،  
قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ،  
الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ:  
بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ  
السُّوَالِثِ وَالْوَسَادِ أَوْ السِّبْرِارِ، قَالَ: بَلَى، قَالَ:  
كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى  
وَالْتَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى، قُلْتُ: وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى، قَالَ:  
مَا زَالَ بِي هَوْلًا حَتَّى كَانُوا يَسْتَلْزِمُونِي عَنْ شَيْءٍ  
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بچے پڑے رہتے ہیں، حتیٰ کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پڑھا ہے۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران والوں سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے صحابہ منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

مصعب بن عمیر  
کا ذکر

امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

نافع بن جابر حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

21- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ  
بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3744- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيْتَمَهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

3745- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَا بُعْثَنَّ يَغْنَى عَلَيْكُمْ، يَغْنَى أَمِينًا حَتَّى أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

000- بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ

بْنِ عُمَيْرٍ

22- بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ تَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

3744- انظر الحديث: 7255, 4382، صحيح مسلم: 6202

3745- انظر الحديث: 7254, 4381, 4380، صحيح مسلم: 6205, 6204، سنن ترمذی: 3796، سنن ابن



3746- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ يَوْمَئِذٍ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی ان کی جانب۔ چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔

3747- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ 3748- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنِّي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجُعِلَ فِي طَسْبَةٍ فُجِعَ يَنْكُثُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشَبَّهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔ یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر تنقید کی حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے دسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔

3749- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الْمُهَنْجَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

3746- راجع الحديث: 2704

3747- راجع الحديث: 3735

3749- صحيح مسلم: 6208, 6209 سنن ترمذی: 3782, 3783

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسول خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ ﷺ کی رضا آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ کے مشابہ نہ تھا۔

ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالت احرام کے بارے میں پوچھا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

3750 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا بَنِي شَيْبَةَ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَيْبَةُ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

3751 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَصَدَقَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

3752 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي نَسْرٌ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

3753 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْبُحَيْرِ، قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ يَقْتُلُ الدُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الدُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

3750- راجع الحديث: 3542

3751- راجع الحديث: 3713

3752- سنن ترمذی: 3776

3753- انظر الحديث: 5994، سنن ترمذی: 3770

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

23- بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ، مَوْلَى

أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ

دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

3754 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ،

أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدُنَا

يَعْنِي بِلَالَ

3755 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّ بِلَالَ،

قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتُ إِثْمًا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ،

فَأُمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتُ إِثْمًا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ، فَدَعْنِي

وَعَمَلِ اللَّهِ

24- بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

3756 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

صَدْرِهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَقَالَ: عَلِّمْنِي

الْكِتَابَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ

خَالِدٍ مِثْلَهُ، "وَالْحِكْمَةُ: الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ التَّبَوُّةِ"

25- مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ

حضرت بلال بن رباح مولى ابوبکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے: حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے الہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجئے تاکہ میں وہ کام کروں جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔

حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما کا ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی: اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

حضرت خالد بن ولید

## رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے متعلق لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ حتیٰ کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔

## حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا۔

## حضرت عبداللہ بن مسعود

## الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3757- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

## 26- باب مناقب سالم مولى أبي حذيفة رضى الله عنه

3758- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَثْقِرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: لَا أُحْدِثُ بَدَأَ بَابِي، أَوْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

## 27- باب مناقب عبد الله بن مسعود

## رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَامَنَاقِبِ

3759 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فضول بات کہنے والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے تم میں سے وہ شخص زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے۔

3760 - وَقَالَ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، مولیٰ ابو حذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔

3761 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَتَبَرَّ لِي جَلِيسًا، فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْبِطْهَرَةِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ الْيَتْرِ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّيْلِ، فَقَرَأْتُ: (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى). وَالتَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى قَالَ: أَفَرَأَيْبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهْ إِلَى فِي، فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَانُوا يَزِدُونِي

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام گیا، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی ہم نشین عنایت فرما۔ پس میں نے ایک بوڑھے شخص کو آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے کہا، امید ہے کہ میری دعا قبول ہوئی۔ بزرگ نے دریافت فرمایا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، کوفہ سے۔ انہوں نے فرمایا: کیا آپ میں وہ (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں جو نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت عمار بن یاسر) نہیں ہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ (حضرت حذیفہ) نہیں، جو ان بھیدوں سے بھی واقف ہیں جن سے دوسرے واقف نہیں؟ اچھا بتائیے کہ عبداللہ بن مسعود بھلا سورۃ اللیل کو کس

3759- راجع الحديث: 3758, 3759

3760- راجع الحديث: 3758

3761- راجع الحديث: 3287



طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں پڑھنے لگا: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى ۝ پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم ﷺ نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن یہ لوگ مجھے اس سے ہٹانے پر مضر ہوئے ہیں۔

عبدالرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کیا کہ ہمیں ایسے آدمی کا نام بتائیے جو صورت اور سیرت میں نبی کریم ﷺ سے قریب ترین ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا جو صورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم ﷺ سے قریب ترین ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی عرصہ رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتے ہوئے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

3762 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ الشَّئْبِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ

3763 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُنَّا حِينًا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا تَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## 28- باب ذكر معاوية

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نماز عشاء کے بعد وتر

3764 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ، حَدَّثَنَا الْمُعَاوِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي

مَلِيكَةَ، قَالَ: أَوْتِرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرُكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلَى لَابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعُهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس آ کر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

3765- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا كَافِعُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ: "هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

3766- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَرْثَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيَهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي: الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ ہم نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

## 29- بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ

### عَلَيْهَا السَّلَامُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

3767- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْبُسَيْرِ بْنِ قَزْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

## حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

### کے مناقب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

## 30- بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

3768 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: يَا عَائِشُ، هَذَا جَبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3769 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَيْفَرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الْغُرَيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

3770 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الْغُرَيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

3771 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

## حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ لیکن آپ ﷺ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے کامل بہت سے لوگ ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ

3768- راجع الحديث: 3217

3769- راجع الحديث: 3411

3770- انظر الحديث: 5428, 5419، صحيح مسلم: 6250, 6249، سنن ترمذی: 3887، سنن ابن ماجہ: 3281

3771- انظر الحديث: 4754, 4753، for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِ الْمُجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِمِينَ عَلَيَّ فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ

3772 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَتَهَارُ وَجْهَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لَتَتَّبِعُوهُ أَوْ يَأْهَا

3773 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ " فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلِبِهَا فَأَذَرْتَهُمْ الصَّلَاةَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمِيمِ فَقَالَ: أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

3774 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صدیقہ رضی اللہ عنہا علیل ہوئیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے: اے اُمّ المؤمنین! آپ ایسی جگہ جارہی ہیں جہاں سچے بچے یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔

ابو وائل فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تا کہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر راغب کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آزمایا ہے کہ ان کی پیروی کریں گے یا ان کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمیشہ حضرت اسماء سے ہار اُدھار لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچ تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہو گئی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ ﷺ کی باری ازواج مطہرات

3772- انظر الحديث: 7101, 7100

3773- راجع الحديث: 334 صحيح مسلم: 815 سنن ابن ماجه: 568

3774- صحيح مسلم: 6242

میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی رغبت کے سبب تھا۔ جب ان کی باری آئی تو آپ سکون میں آئے۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن پیش کیا کرتے تھے۔ اس پر تمام ازواج مطہرات حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے ام سلمہ! خدا کی قسم، لوگ اپنے ہدیہ خدمت اقدس میں اس دن پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ مال کی ہمیں بھی اسی طرح حاجت ہے جس طرح عائشہ کو ہے۔ لہذا آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ رسول اللہ لوگوں کو یہ حکم فرما دیں کہ میری خدمت میں ہدیہ پیش کر دیا کرو خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کر دیا، تو آپ نے رخ انور پھیر لیا۔ جب انہوں نے دو تین دفعہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا كَانَ فِي مَوْضِعٍ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ، وَيَقُولُ: أَيُّنَ أَتَا غَدًا، أَيُّنَ أَتَا غَدًا، جِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ

3775- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَخَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ: يَا أُمُّ سَلَمَةَ، وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ، فَمَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يَهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ، أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا أُمُّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَإِنَّا فِي لَحَافٍ أَمْرًا مِنْكُمْ غَيْرَهَا





اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

## 63- بَابُ مَنَاقِبِ

### الْأَنْصَارِ

#### 1- بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

(وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي ضُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا)

## انصار کے

### مناقب

#### انصار کے مناقب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے (پ ۲۸، الحشر ۹)

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ نام آپ سب نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے؟ جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نام سے موسوم فرمایا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی طرف کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے: آپ کی قوم نے فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کے لیے اپنے رسول کی تشریف آوری کا دن مقرر فرما رکھا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو ان کی جماعتیں پکھر گئیں اور ان کے کچھ سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر

3776- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنْسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ، كُنْتُمْ تُسَمُّونَ بِهِ، أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّاَنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنْسٍ، فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبَلُ عَلَيَّ، أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ، فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا

3777- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمَ بُعَاثَ، يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَكُوهُمْ، وَقَتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي

الإسلام

فرمایا۔

3778- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْكَيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُدُوفَنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تَرُدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا الْأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ، وَكَأَنُّوْا لَا يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَزْجَعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجَعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ

2- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ

أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3779- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيَْادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكَوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكَتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن کچھ انصار کہنے لگے کہ مال قریش کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے حوالے کیا جا رہا ہے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اور تم جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک درست خبر پہنچی ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے متعلق نبی کریم ﷺ کا

ارشاد گرامی: اگر ہجرت نہ ہوتی

تو میں انصار سے ہوتا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، یا یہ فرمایا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک شخص ہوتا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلاف حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار

نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کہی۔

### مہاجرین و انصار کی بھائی چارہ قائم فرمانا

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمن سے کہا کہ مال کے لحاظ سے میری حالت انصار میں سب سے اچھی ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتائیے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹ تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی طرح دوسرے دن گئے۔ پھر ایک دن جب وہ آئے تو ان کے اوپر زرد نشان تھا، پس نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا گشلی جتنا سونا یا وزن میں گشلی کے برابر سونا، راوی کو اس میں شک ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَا ظَلَمَ بَائِي وَأُمِّي أَوْوَهُ وَنَصْرُوهُ ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

### 3- بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

3780- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ :

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آمَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا ، فَأَقْسِمُ مَالِي بِصَفَيْنِ ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَإِنْظُرَا عَجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَيَهَيَا لِي أَطْلِقَهُمَا ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُمَا فَتَزَوَّجْهُمَا ، قَالَ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ، أَيْنَ سُوقُكُمْ ؟ فَذَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنِقَاعَ ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَوْطٍ وَسَمْنٍ ، ثُمَّ تَلَبَّعَ الْغَدُو ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَكْثَرُ صُفْرَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْيِمٌ ، قَالَ : تَزَوَّجْتُ ، قَالَ : كَمْ سَقَيْتَ إِلَيْهَا ؟ قَالَ : نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ ، أَوْ وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ ، شَكَ إِبْرَاهِيمُ -

3781- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَخَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَوْبَرُ الْمَالِ، فَقَالَ سَعْدُ: قَدْ عَلِمْتَ الْأَنْصَارُ أَلِي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي أَمْرٌ أَتَانِ فَإَنْظُرْ أَجْعَلُهُمَا إِلَيْكَ فَأُطْلِقُهَا، حَتَّى إِذَا حَلَلْتُ تَزَوَّجُهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَعْدٍ وَأَقِطَ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَصَرٌّ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْمٌ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ مَا سَأَلْتُ إِلَيْهَا، قَالَ: وَزَنَ ثَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ ثَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہمارے پاس حضرت عبدالرحمن بن عوف تشریف لائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمادی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات کو جانتے ہیں کہ ان میں سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہذا جب وہ حلال ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیتا۔ حضرت عبدالرحمن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے۔ اس دن جب وہ بازار سے لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پنیر لے کر آئے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد دھبے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا تو عرض کی: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ پوچھا، مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی: گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی گٹھلی یعنی ڈلی۔ فرمایا۔ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری سے میسر آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ ہمارے اور ان کے درمیان سمجھوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض آپ جو فرمائیں ہم نے مانا۔

3782- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَتَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الثُّغْلُ، قَالَ: لَا، قَالَ: يَكْفُونَا الثَّمُونَةُ وَيُشِيرُ كُونَنَا فِي الثَّنِيرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

## انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مجھے انصار سب لوگوں سے

پیارے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی سے آرہے تھے، تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور تین دفعہ آپ نے فرمایا: خدا گواہ ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے محبوب ہو۔

## 4- بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

3783- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْقَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

3784- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

## 5- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ:

أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

3785- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - مِنْ عَرَبٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْدِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ. قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

3783- صحیح مسلم: 234، سنن ترمذی: 3899، سنن ابن ماجہ: 163

3784- راجع الحديث: 17

3785- انظر الحديث: 5180



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے محبوب ہو۔ یہ دودفعہ فرمایا۔

### انصار کی اتباع کا بیان

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہ نبوت میں عرض کی: ہر نبی کے اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی اتباع کی ہے لہذا دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیروکاروں میں شمار فرمائے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمر وراوی) نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

ابوحزہ کو انصار میں سے ایک شخص نے فرماتے ہوئے سنا کہ انصار نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: ہر نبی کے اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی اتباع کی ہے۔ پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار فرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما۔ (عمر وراوی) کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: زید نے ایسا ہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ

3786 - حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

### 6- تَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ

3787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعْتُ أَبَا حَزْمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَتْ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَتَمَيَّزَ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

3788 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَزْمَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ، قَالَ عَمْرُو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ

میرے خیال میں یہ زید بن ارقم ہیں۔

### انصار کے گھرانوں کی فضیلت

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بنو نجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنو ساعدہ۔ الغرض انصار کا ہر گھرانہ ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کتنے ہی گھرانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابوسعید نے نبی کریم ﷺ سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو

### 7- بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

3789 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدُ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ"

3789م- وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

3790 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الظَّالِمِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الْأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَبَنُو الْحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ"

3791 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3789- صحیح مسلم: 6368، سنن ترمذی: 3911

3789م- انظر الحديث: 3790، 3807، 6053

3790- راجع الحديث: 3789، صحیح مسلم: 6372، 6373، سنن ترمذی: 3910

3791- راجع الحديث: 1872، 1481

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبدالامہل کا، پھر بنو حارث کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔  
الغرض انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت اُسید نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں شمار فرمایا۔ تو حضرت سعد یہ سن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں شمار فرمایا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا انصار سے  
کلام: صبر کرو، حتیٰ کہ حوض پر  
مجھ سے ملاقات کرو

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لہذا صبر کو اختیار کرنا حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا: تم

وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَنِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَجَعَلْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَيُّهَا أُسَيْدُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا، فَأَذْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخَيْرِ

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3792 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَاكَ، قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

3793 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہذا صبر سے کرنا حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہماری ملاقات کا مقام حوض کوثر ہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی جانب جا رہے تھے کہ نبی کریم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جائیدادیں لکھ دی جائیں انہوں نے عرض کی کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جائیدادیں نہ مل جائیں۔ فرمایا اگر یہ پسند نہیں تو صبر کرو حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عیش نہیں مگر آخرت کا عیش۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما۔“ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے، لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: ”پس انصار کی مغفرت فرما۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے وقت انصار یوں کہہ

أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ

3794 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جِئْنَا خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ تُقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا، قَالَ: إِمَّا لَا، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَهُ

9- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ

3795 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

أَبُو إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

3796 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

3794- انظر الحديث: 2376

3795- صحيح مسلم: 4649

3796- انظر الحديث: 2834

رہے تھے:

ہم نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی  
اور جہادی معرکوں کے لیے اپنی کمر کس لی  
آپ نے انہیں جواب دیا، اے اللہ! عیش تو  
آخرت کا عیش ہے پس انصار اور مہاجرین کو اکرام سے  
نواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے  
جبکہ ہم خندق کھودنے میں مشغول تھے اور  
اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ پس رسول  
اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیش تو آخرت کا  
عیش ہے، پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

## آیت وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں  
حاضر ہوا تو آپ نے اسے اپنی ازواج مطہرات  
کے پاس سے کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں  
نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ بھی  
نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے  
ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون  
ہے؟ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ میں۔  
پس وہ اپنی اہلیہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ رسول

عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:  
نَحْنُ الَّذِينَ تَابِعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا  
حَيَيْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ  
الْآخِرَةِ... فَأَكْرَمَ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

3797- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ  
الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لَا  
عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ  
وَالْأَنْصَارِ

## 10- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: (وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

(الحشر: 9)

3798- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
دَاوُدَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا  
مَعَنَا إِلَّا الْهَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَاذْطَلِقْ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ:  
أَكْرَمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صَبِيئَانِي، فَقَالَ: هَبِيْنِي

3797- انظر الحديث: 6414، 4098، صحيح مسلم: 4648

3798- انظر الحديث: 4889، صحيح مسلم: 5327، 5328، 5329، سنن ترمذی: 3304

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



طَعَامِكَ، وَأَصْبَحِي سِرَاجَكَ، وَتَوَيَّمِي صِبْيَانَكَ إِذَا  
أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّائِ طَعَامَهَا، وَأَصْبِيحِي  
سِرَاجَهَا، وَتَوَمَّي صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا  
تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأُطْفِئَتْ، فَجَعَلَ يُرِيَانَهُ أَهْلُهَا  
يَا كَلَانَ، فَبَاتَا ظَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَيْكُ  
اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجَبٌ مِنْ فَعَالِكُنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ:  
(وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ  
وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)  
(الحشر: 9)

اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب خاطر تواضع کرنا۔  
انہوں نے عرض کی کہ ہمارے گھر میں تو صرف بچوں  
کے لیے کھانا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم کھانا تیار کرو،  
چراغ جلا دو اور بچے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں  
بہلا پھسلا کر سلا دینا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا،  
چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی گویا وہ  
چراغ درست کرنا چاہتی ہے اور چراغ بجھا دیا۔ پس یہ  
دونوں بھی مہمان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا  
وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات  
بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ صحابی رسول  
اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے  
فرمایا: تمہارے رات کے معاملے سے اللہ بہت خوش  
ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ  
کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں  
اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ  
سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں (پ ۲۸، الحشر ۹)

انصار کی نیکیاں قبول کرو

اور خطاؤں سے

درگزر کرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے  
ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رورہے ہیں؟  
جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم ﷺ کا  
تشریف فرما ہونا یاد آرہا ہے۔ پس یہ بارگاہ نبوت  
میں حاضر ہوئے اور صورت حال عرض کی۔ اس پر نبی

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ

وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

3799 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ

حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ:  
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ  
وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِمَجْلِسٍ مِنْ أَهْلِ  
الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟  
قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سراسر مبارک پر پٹی کی طرح باندھ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے متعلق نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ محدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم اسرار ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، حتیٰ کہ ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو قبول کر کے اور ان کے قصور واروں سے درگزر کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار محدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم راز ہیں۔ دوسرے لوگ جلد بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصور

مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعُدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضُوا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

3800 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْقُوبَ، حَدَّثَنَا

ابْنُ الْغَسِيلِ، سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عَصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّلَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا، أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

3801 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ، وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ

واروں سے درگزر کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے مناقب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک حُلّہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی ملامت پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا: تم اس کے ملامت ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی ملامت ہوں گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضور ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔

نیز اعش، ابو صالح، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک آدمی نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان چونکہ کچھ رنجش تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش الہی ہل گیا تھا۔

مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

12- تَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ

مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3802 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمْشُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لَبِيزِهَا، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ لَبِيزِ هَذِهِ؟ لَمَّا دِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا، أَوْ أَلَيْتُ رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3803 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

3803م- وَعَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِيَابِ، فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنٌ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

3804 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْزَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْظَلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُنَاسًا تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فُجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَوْمُوا إِلَى خَيْرِكُمْ، أَوْ سَيِّدِكُمْ. فَقَالَ: يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقَاتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسَبَى ذُرَارِيُّهُمْ. قَالَ: "حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ، أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ"

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر (بنی قریظہ کے یہودی) قلعہ سے باہر نکل آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیماً کھڑے ہو یا اپنے سردار کے لیے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے سعد! یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آگئے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے حکم الہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

### 13- بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، وَعَبَادِ بْنِ بَشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

### حضرت اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے مناقب

3805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أُيُودِيهِمَا، حَتَّى تَفَرَّقَا، فَتَفَرَّقَ النَّوْرُ مَعَهُمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تاریک رات میں دو شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا۔ جب وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے الگ ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے ساتھ ہو گیا۔

3805- وَقَالَ مَعْبَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، إِنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَادُ بْنُ بَشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معمر نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اُسید بن حُضیر اور دوسرے ایک انصاری حماد، ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس

وَسَلَّمَ

سے آنے والے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار اشخاص سے پڑھو: ابن مسعود، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، ابی اور معاذ بن جبل سے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ واقعہ اُفک سے پہلے وہ نیک شخص تھے۔

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبدالمہمل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو فضیلت دی ہے پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

14- بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3806 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اسْتَقْرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَأَبِي مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

15- بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

3807 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّغِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: "وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ: أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَهَيْلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ"

3806- راجع الحديث: 3758

3807- راجع الحديث: 3789



## حضرت اُمی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے شخص ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو: چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولیٰ ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمی سے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورہ لہم یکن الذین کفروا پڑھ کر سناؤں۔“ عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

## حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی اُمی، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت انس رضی اللہ

## 16- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بِنِ کَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3808 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ

3809 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي: "إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) (البينة: 1) قَالَ: وَسَمَّانِي، قَالَ: نَعَمْ فَبَنِي

## 17- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3810 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَبُو بِنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ" قُلْتُ لِأَنَسِ:

3808- راجع الحديث: 3758

3809- انظر الحديث: 4961, 4960, 4959، صحيح مسلم: 6293, 1863, 1862

3810- انظر الحديث: 5004, 5003, 3996، صحيح مسلم: 6290، سنن ترمذی: 3794

مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ غُفَمِيٍّ

تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ابو زید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ سے الگ ہو کر دور نکل گئے تھے تو حضرت ابو طلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بن گئے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس دن ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹی تھیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: تیروں کو ابو طلحہ کے آگے ڈال دو۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سر مبارک بلند کر کے معائنہ فرمانے لگے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر بلند کر کے نہ دیکھئے، کہیں کافروں کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ حضور آپ پر قربان۔ ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پشت پر مشکیں لا کر لاری تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جانا اور پانی لے کر آنا یہی ان کا معمول رہا۔ اس دن حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ تلوار گر گئی تھی۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ

18- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3811 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَقِّهِ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدْرِ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ الثَّبَلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، بَابِي أَنْتَ وَأُمَّي، لَا تُشْرِفْ يُصِيبَكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، تُخْرِى عَنْهُ نَحْرَكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِثْمَانًا لِمُشَيْرَتَانِ، أَرَى خَدَمَهُنَّ سَوَّقِيَهُمَا، تُنْقِزَانِ الْقُرْبَ عَلَى مُتَوْنِيَهُمَا، تُفْرِغَايِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ، فَتَمْلَأِيَهُمَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَايِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ إِثْمَانَتَيْنِ وَإِثْمَانًا ثَلَاثًا

19- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

## رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## تعالیٰ عنہ کے مناقب

3812 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّظَرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ" قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الْأَحْقَافُ: 10) الْآيَةُ، قَالَ: لَا أُخْرِى قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ

3813 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

أَزْهَرُ الشَّيْخَانِ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَكْثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، وَسَأَحْدِثُكَ لِمَ ذَاكَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُطَرِهَا - وَسَطُهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقُ قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصُفٌ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِي: اسْتَمْسِكْ

3812 - صحيح مسلم: 6330

3813 - صحيح مسلم: 6331

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے ماسوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”اور بنی اسرائیل سے ایک آدمی نے گواہی دی۔“ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ علم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں موجود ہے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار ظاہر تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے تعاقب میں چلتا گیا اور میں نے اس سے کہا: ”جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے۔“ جواب دیا: خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے متعلق ایسی بات کہیں جس کا ہمیں معلوم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے دور نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و کشادہ اور سرسبز و شاداب باغ میں ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے۔ اوپر والے حصے میں ایک کنڈی ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس

ستون پر چڑھ۔ میں نے کہا: اس پر میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔ پس ایک غلام میرے قریب آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا، حتیٰ کہ ستون کے اوپر والے حصے تک جا پہنچا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا جب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا، اسلام کی مضبوطی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا، کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستوں اور کھجوریں کھلاؤں۔ ہم گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی شخص پر قرض ہوا اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیری چیز بھی بطور تحفہ دے تو اسے نہ لینا کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی

فَاسْتَيْقَظْتُ، وَإِنَّمَا لِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تِلْكَ الرُّوَظَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ

3813م- وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنْ ابْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَصِيفٌ مَكَانٌ مِنْصَفٌ

3814 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَا تَجِيءُ فَأَطِيعَكَ سَوِيْقًا وَتَمَرًا، وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ يَا رِضُّ الرِّبَا يَهَا فَائِسٌ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ، فَأَهْدَى إِلَيْكَ رَجُلٌ يَنْبِي، أَوْ رَجُلٌ شَعْبِي، أَوْ رَجُلٌ قَبِي، فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رَبًّا، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّظَرَ، وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ

20- بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



## وَسَلَّمَ خَدِيجَةً وَفَضَّلَهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

3815 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

3815 م- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

3816 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحَ الشَّاةَ فَيُهْدِيَ فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ

3817 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثَّاها قَالَتْ:

## اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت

محمد، عہدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبد اللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر۔ رسول اللہ ﷺ ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے



براہ راست یا جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو الگ الگ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنی والی عورتوں کے لیے بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی منفرد تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی خوشخبری دی تھی جس میں نہ شور و غوغا ہوگا اور نہ غم و تکلیف اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حضرت جبریل نے آکر عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور

وَتَزَوَّجُنِي بَعْدَهَا بِمَلَائِكَةِ سَيِّدِينَ، وَأَمْرُهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَيِّتَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

3818 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَسَنٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَزَيْمًا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرِيْمًا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ

3819 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا تَصَبَ

3820 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَنَّ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ

3818- راجع الحديث: 3816، صحيح مسلم: 6228، سنن ترمذی: 2017

3819- راجع الحديث: 1792، 1600

3820- انظر الحديث: 7497، صحيح مسلم: 6223

انہیں جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دیجئے، جس میں کوئی شور یا مشقت نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں نے عرض کی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑی کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں وفات پائے بھی ایک عرصہ گزر گیا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا بدل عطا نہیں فرمادیا ہے؟

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے منع نہیں کیا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔

اور حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس مروی ہے کہ دور جاہلیت میں ایک گھر تھا جیسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ کچھ لوگ اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: کیا تم ذوالخلصہ کے متعلق مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر

رَبَّهَا وَمِثِّي وَبَيْتُهَا بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَعَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبٍ"

3821- وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِنَذْرِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ. قَالَتْ: فِعِزْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، خَمْرَاءِ الشُّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا"

21- بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3822- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضَيْحَكَ

3823- وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ، يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ أَوْ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ: فَفَقَرْتُ إِلَيْهِ فِي تَحْمِسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ

3821- صحيح مسلم: 6232

3822- راجع الحديث: 3035

3823- راجع الحديث: 3020

اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے لوگ اس کے نزدیک ملے ان سب کو قتل کر دیا پس ہم نے آکر جب اس معرکہ کی آپ کو خبر دی تو آپ نے ہمارے اور قبیلہ حمس والوں کے لیے دعا کی۔

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ احد کے دن جب کافروں کو نمایاں شکست ہو گئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے گھیرے میں تھے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد، میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس حادثہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ دکھ رہا حتیٰ کہ وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔

حضرت ہند بنت عتبہ بن  
ربیعہ کا ذکر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت

أَحْسَنُ، قَالَ: فَكَسَّرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَأُخْبِرْنَاكَ، فَدَعَانَا وَلَا أَحْمَسُ

22- تَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ  
الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3824- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَبَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً، فَصَاحَ ابْلِيسُ: أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَخْرَاكُمْ، فَزَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ عَلَى أَخْرَاهُمْ، فَاجْتَلَدَتْ أَخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَنَادَى أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ"

23- تَابُ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ  
رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

3825- وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ

سے زیادہ عزیز نہ تھی لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے اپنی جان کی قسم، بیشک ابوسفیان کسبجوس شخص ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا میرے رائے میں ضرورت کے مطابق جائز ہے۔

زید بن عمرو بن

نفیل کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نزول وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم ﷺ کے حضور دستر خوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار فرمادیا۔ پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا، پھر تم اسے اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات کو برا جانتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے۔

یہ دوسری روایت بھی غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام

الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ حَبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَدُلُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ حَبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ، قَالَ: وَأَيْضًا الَّذِي تَفْسِي بِبَيْدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَتَا قَالَ: لَا أَرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

24- تَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ

3826 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ بِبَلَدٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَقَدِمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ أَكُلُ بِمَا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا دُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ عَلَى قَرِيشٍ ذَبَائِحُهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُوهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ، إِنْكَارًا لِلذِّكْرِ وَإِعْظَامًا لَهُ

3827- قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَلَا أَغْلِبُهُ إِلَّا تَحَدَّثْتُ بِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ



زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ  
عَنِ الدِّينِ، وَيَتَّبِعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ  
فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِلَهِي لَعَلِّي أَنْ أُدِينَ  
دِينَكُمْ، فَأُخْبِرُنِي، فَقَالَ: لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا  
حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، قَالَ زَيْدٌ مَا  
أَفْرُ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ  
شَيْئًا أَبَدًا، وَأَأْتِي أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ،  
قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ:  
وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ  
يَهُودِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا، وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ  
فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ  
تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ  
اللَّهِ، قَالَ: مَا أَفْرُ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ  
لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَأْتِي  
أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ  
إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ:  
دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا  
يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ:  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ "

کی جانب گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین حق کی  
اتباع کریں۔ پس ان کی یہودی عالم سے ملاقات  
ہوئی۔ انہوں نے اس کے دین کے متعلق پوچھا اور کہا  
کہ شاید میں تمہارا دین اپنالوں۔ وہ کہنے لگا کہ تم  
ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب  
تک قہر الہی سے اپنا حصہ نہ پالو۔ انہوں نے کہا کہ میں  
تو خدا کے قہر سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا  
سا غضب بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا  
تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق بتا سکتے ہو؟ وہ  
کہنے لگا کہ مجھے دین حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ  
نہیں ہے۔ زید نے پوچھا کہ دین حنیف کونسا ہے؟  
جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو  
یہودیت و نصرانیت کے علاوہ ہے اور اس میں اللہ کے  
سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔ پس زید وہاں  
سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی۔ اس  
سے بھی یہ ہی پوچھا تو اس نے کہا: تم ہمارے دین میں  
اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ اللہ کی  
لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا  
کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور  
اللہ کی لعنت اور اس کے قہر کو ذرا بھی برداشت کرنے کی  
مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی  
دین کے متعلق بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ  
میں دین حنیف کے سوا اور کسی دین کے متعلق کچھ  
نہیں جانتا۔ پوچھا کہ دین حنیف کیا ہے؟ جواب دیا،  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ یہودیت ہے نہ  
نصرانیت اور نہ اس میں اللہ کے سوا کسی کی عبادت کی  
جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کے متعلق ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے



چلے آئے۔ باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دین ابراہیمی پر ہوں۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پیٹھ لگا کر کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم، میرے سوا تم میں سے کوئی بھی دین ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ دفن کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی شخص اپنی لڑکی کو اس طرح قتل کر دینے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہارے بجائے میں اس کی پرورش کرتا رہوں گا۔ پس اسے لے لیتے اور جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے والد سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو لڑکی تمہیں دے دوں اور اگر چاہو تو حسب سابق اس کی پرورش کرتا رہوں۔

### تعمیر کعبہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنا تہبند کندھے پر رکھ تو تا کہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے تو آپ زمین پر تشریف لے آئے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہبند، میرا تہبند۔ پس آپ کا تہبند باندھ دیا گیا۔

عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابویزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دور زمانہ

3828 - وَقَالَ اللَّيْثُ، كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: "رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْتُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ، لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَهَا مَمُونَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعَرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَمُونَتَهَا"

### 25- بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

3829 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَ الْكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِذَا رَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَفِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَعَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: إِذَا رَأَى إِذَا رَأَى فَشَدَّ عَلَيْهِ إِذَا رَكَ

3830 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ جس پر مزید تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

### جاہلیت کا عہد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت کے اندر قریشی عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ حج کا حرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالو۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا: سب کچھ حلال ہو جائے گا۔

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو

يَزِيدُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ، حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَدُّهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

### 26- بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

3831- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا

هَشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ

3832 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

حَدَّثَنَا ابْنُ ظَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الذَّبَرُ، وَعَقَا الْأَكْثَرُ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةَ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الْحِلِّ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ

3833 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ وہ لوگ اس کو بہت ہی بڑا واقعہ شمار کرتے تھے۔

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا جو بولتی نہیں لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ دور جاہلیت کا عمل ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں۔ کہنے لگی، کون سے مہاجرین؟ فرمایا، قریش سے۔ پوچھا، آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا، ارے سوالات کرنے والی! میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے دور جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا، جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی، ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا، تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور اشرف لوگ ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیتے ہوں تو ان پر خود بھی عمل کرتے ہو جو اب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، بس وہی لوگ تمہارے امام ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک حبشی عورت اسلام لے آئی جو کسی عربی کی لونڈی تھی۔ اس کی جھوپڑی چونکہ مسجد کے پاس تھی لہذا ہمارے پاس آ جاتی اور باتیں کیا کرتی۔ جب وہ اپنے دل کی بات کہہ چکتی تو یہ شعر پڑھا کرتی۔  
کیا ہی انوکھی واردات کا دن تھا

بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ - قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ -

3834 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَّانِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبٌ، فَرَأَاهَا لَا تَكَلِّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلِّمُ؟ قَالُوا: حُجَّتْ مُضَيَّتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلِّمِي، فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمْتُ، فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكَ لَسْتُ لَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أُمُتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الْأُمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ، يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُمْ أَوْلِيكَ عَلَى النَّاسِ

3835 - حَدَّثَنِي فَرْوَةَ بِنْتُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَسْلَمْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا جَفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدِّثُ عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَعَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

رب عزوجل نے کفر کے اس شہر میں مجھے خلاصی  
دلوائی

جب اس نے بار بار ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ  
نے اس سے دریافت فرمایا کہ ہار کا دن کیا ہے؟ اس  
نے بتایا کہ میری ایک آقا زادی باہر نکلی جس نے  
چمڑے کا ہار پہن رکھا تھا۔ ہار اس سے گر گیا اور گوشت  
سمجھ کر ایک چیل اسے لے اڑی۔ لوگوں نے میرے  
اوپر تہمت لگائی اور مجھے خوب زد و کوب کیا۔ حتیٰ کہ حد ہی  
کردی اور میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ  
ظلم ڈھایا جا رہا تھا اور لوگ میرے اطراف میں جمع  
تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی اور وہی ہار اس نے ہمارے  
سروں پر ڈال دیا۔ ہار انہوں نے لے لیا میں نے ان  
سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ  
میں اس جرم سے بری ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو  
تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ  
دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آبا و اجداد کی  
قسمیں نہ کھانا۔

عبدالرحمن بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت قاسم  
جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر  
کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ  
سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دور جاہلیت  
میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو  
مخاطب کر کے دودفعہ یوں کہتے: ”تو اب بھی اپنے اہل  
و عیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔“

وَيَوْمَ الْوُشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا... أَلَا  
إِنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي  
فَلَمَّا أَكْثَرْتُ، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ  
الْوُشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجْتُ جُورِيَّةً لِبَعْضِ أَهْلِ  
وَعَلَيْهَا وَشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَأَتَحَطَّتْ  
عَلَيْهِ الْحَدِيثُ، وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْهُ فَأَتَتْهُمْ بُونِي  
بِهِ فَعَذَّبُونِي، حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي  
قُبُلِي، فَبَيَّنَّا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ  
الْحَدِيثُ حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ، فَأَخَذُوهُ،  
فَقُلْتُ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ  
بَرِيئَةٌ

3836 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
قَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ جَالِقًا فَلَا يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ،  
فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَخْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لَا تَخْلِفُوا  
بِآبَائِكُمْ

3837 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو، أَنَّ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي  
بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا، وَيُخْبِرُ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا  
يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتُ فِي أَهْلِكَ مَا أَنْتِ  
مَرَّتَيْنِ"



حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ مزدلفہ سے اس وقت واپس لوٹتے جب شبیر پہاڑ پر دھوپ آجاتی۔ نبی کریم ﷺ نے اس فعل میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے ہی مزدلفہ سے واپس لوٹ آئے۔

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ گاسا دھاقا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دور جاہلیت میں ہم کہا کرتے۔ ہمیں لبالب بھرا ہوا جام پلاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ: آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابوالصلت مسلمان ہو جاتا۔

3838 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى فَيْيِدٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

3839 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: (وَكَاَسَا دِهَاقًا) (النَّبَأُ: 34) قَالَ: مَلَأَى مُتَتَابِعَةً

3840 - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَاَسًا دِهَاقًا

3841 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

(البحر الطويل)

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ... وَكَأَدُ أُمِّيَّةُ بِنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ"

3842 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی

3838- راجع الحديث: 1684

3840- راجع الحديث: 3839

3841- انظر الحديث: 6489, 6147، صحيح مسلم: 5852, 5848، سنن ترمذی: 2849، سنن ابن ماجہ: 3757

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنُكَ لِلْإِنْسَانِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَحْسَنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُكَ، فَلَقَيْتَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ"

کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابو بکر نے اسے کھالیا۔ غلام نے عرض کی کہ آپ کو علم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابو بکر نے دریافت فرمایا: کیسی تھی؟ جواب دیا کہ دور جاہلیت میں ایک شخص کو میں آئندہ کی باتیں بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت نہیں جانتا صرف اسے دھوکہ دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو کہانت کی وجہ سے اس نے مجھے یہ چیز دی جو آپ نے ابھی کھائی ہے پس حضرت ابو بکر نے منہ میں انگلی ڈال کر اپنے پیٹ سے سارا کھایا پیا باہر نکال دیا۔

فائدہ: کہانت کاف کے فتح سے غیبی خبر دینا اور کہانت کاف کے کسرہ سے اس غیب گوئی کا پیشہ کرنا، بعض کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آکر ہم کو غیبی چیزیں غیبی خبریں بتاتے ہیں کہ شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر ایک سچ میں سوجھوٹ ملا کر کاہنوں نجومیوں کو بتاتے ہیں۔ بعض کاہن خفیہ علامات، اسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عراف کہتے ہیں اور اس عمل کو عرافت یہ دونوں عمل حرام ہیں ان کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ (مرقات د اشعہ) لفظ کاہن بہت عام ہے۔ نجومی، رمال، عراف سب کو کاہن کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۲۸)

3843 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي تَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَّبِعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ، قَالَ: وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ أَنْ تُنْتَجِ الثَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي تُتَجِّثُ، فَتَهَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں لوگ جل الجبلہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ جبل الجبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو، پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

3844 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْبَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ، قَالَ غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا لَأَيُّ النَّسَبِ بَنٍ مَالِكٍ، فَيَحْدِثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا"

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری قوم نے فلاں دن یہ کیا اور تمہاری قوم نے فلاں دن وہ کیا۔

3843- راجع الحديث: 2143، صحيح مسلم: 3789، سنن ابو داود: 3381

3844- راجع الحديث: 3776

## دور جاہلیت کی قسامت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ وہ اس طرح کہ بنی ہاشم کے کسی آدمی کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جا رہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا شخص گزرا، جس کے غلہ کی بوری کی رسی ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک رسی دے کر میری مدد کرو تا کہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے رسی دے دی اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انہوں نے پراؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا تو غصے میں اس نے ایسی لاشی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمن کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا: کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں، ہاں کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا: اے قریش! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابوطالب کے بارے میں پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ مزدور

## 27- بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

3845 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا قَطْنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَيْفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فُحْدٍ أُخْرَى، فَأَتَا طَلْقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَبَدَأَ يَقَطَعُ عُرْوَةَ جُوالِقِهِ، فَقَالَ: أَغْنَيْنِي بِعِقَالِ إِبِلِي بِعُرْوَةِ جُوالِقِي، لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ، فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوالِقِهِ، فَلَمَّا كَرُّوا عَقَلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيدًا وَاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيدِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ: فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَخَذَفَهُ بِعَصَا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَكُنْهَذَا الْمُؤْسِمُ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلَغُ عَنِّي رَسُولًا مَرَّةً مِنَ النَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُتِبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمُؤْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ، فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأُخْبِرْهُ: أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ، أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرَضَ، فَأَحْسَنْتُ الْهَيَّامَ عَلَيْهِ، فَوَلِيْتُكَ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَلِكَ مِنْكَ، فَمَكِّفْ حِينًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلَغَ عَنْهُ وَافَى الْمُؤْسِمَ، فَقَالَ يَا آلَ

قَرِيْشٌ، قَالُوا: هَذِهِ قَرِيْشٌ، قَالَ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ؛  
 قَالُوا: هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ: أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ؟  
 قَالُوا: هَذَا أَبُو طَالِبٍ، قَالَ: أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ  
 أُبْلِغَكَ رِسَالَةً، أَنْ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عَقَالٍ، فَأَتَاهُ أَبُو  
 طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِنْ  
 شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ  
 صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ  
 إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتَى  
 قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ،  
 كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ: يَا  
 أَبَا طَالِبٍ، أَحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ  
 الْخَمْسِينَ، وَلَا تُضَيِّرَ يَمِينَهُ حَيْثُ تُضَيِّرُ الْأَيْمَانَ،  
 فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ  
 أَرَدْتُ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ  
 الْإِبِلِ، يُصِيبُ كُلُّ رَجُلٍ بَعِيرًا، هَذَا بَعِيرَانِ  
 فَأَقْبِلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُضَيِّرَ يَمِينِي حَيْثُ تُضَيِّرُ  
 الْأَيْمَانَ، فَقَبِلَهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحْلَفُوا،  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا حَالَ  
 الْحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَّةِ وَأَرْبَعِينَ عَنِ تَطْرِفٍ

مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابوطالب کے پاس  
 آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟  
 جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج  
 معالجے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا پس اسے دفن کر  
 کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم سے اس  
 کے بارے میں یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو عرصہ  
 گزر گیا اور ایک مرتبہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکہ  
 مکرمہ آیا جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی،  
 اے آل قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ  
 ہیں۔ اس نے پھر کہا: اے آل بنی ہاشم! لوگوں نے کہا،  
 بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابوطالب کون ہیں؟  
 بتایا گیا کہ یہ ابوطالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ  
 کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا  
 تھا، جس کو ایک رتی کے سبب قتل کر دیا گیا تھا۔ پس  
 ابوطالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ تین  
 میں سے کوئی ایک بات اختیار کرلو کیونکہ تم  
 نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے  
 سواونٹ ادا کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری  
 قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے اسے قتل  
 نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے  
 بدلے ہم تمہیں قتل کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا  
 تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابوطالب  
 کے پاس ایک ہاشمی عورت آئی جو قاتل کی قوم میں بیاہی  
 تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا،  
 اے ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو  
 پچاس آدمیوں کی قسمیں لینی ہیں تو میرے  
 لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ کھڑا کر کے قسم لی جاتی  
 ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر قاتل کی قوم

سے ایک شخص آکر کہنے لگا، اے ابوطالب! آپ نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں کی قسم چاہی ہے، تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے پس میری قسم کے بدلے دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور کر لیے اور اس سے قسم نہ لی۔ اس کے بعد اڑتالیس آدمی آئے اور قسم کھا گئے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، پورا ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی تشریف آوری سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں انتشار پھیلا ہوا تھا، ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کو پہلے سے مقرر فرما کر ان کے سلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مردہ کی درمیانی وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے کہ دور جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم تو تیز دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر کہے۔ سننے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی

3846- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَاؤُهُمْ، وَقَتَلْتُ سَرَوَاتِهِمْ وَجَرَّحُوا، قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

3847- وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لَا نُجِيزُ الْبَطْعَاءَ إِلَّا شَدًّا"

3848- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ أَبَا الشَّفَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا



بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ عہد جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتے یا کمان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں، میں نے دیکھا کہ بندوں نے اکٹھے ہو کر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے پتھر مارے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ دور جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی فرماتے ہیں کہ تیسری بات بارش کو ستاروں کے سبب سمجھنا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

بعثت کا بیان

آپ کا نسب یوں ہے: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم، بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہے۔ پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں

أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ كَلَّافَ بِالْبَيْتِ فَلْيُطْفِئْ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ، وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَخْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ

3849 - حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرْدَةٌ، قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا، فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ

3850 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خِلَالٌ مِنَ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطُّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّسَابِ وَنِسْبِ الثَّالِثَةِ، قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا إِلَّا سِتْسَاءٌ بِالْأَنْوَاءِ

28- بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابٍ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ لَوْيٍّ بْنِ غَالِبٍ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ النَّظَرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِيَّاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارٍ بْنِ مَعَدٍّ بْنِ عَدْنَانَ

3851 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّظَرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكَتْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى



دس سال جلوہ افروز رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔

(ﷺ)

مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ

اور آپ کے صحابہ سے

سلوک

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی طرف سے ہم پر ظلم و ستم توڑے جا رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے پار ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آ رہ ان کے سر پر درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بھیڑیے کا بکریوں کے بارے میں خوف نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا، تو کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو سوائے ایک آدمی کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ

الْمَدِينَةِ، فَكَتَبَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تَوَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

29- بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ

مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

3852 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا بَيَّانٌ، وَإِسْمَاعِيلُ، قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا،

يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، وَهُوَ فِي ظِلِّ

الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْتَمِرٌ

وَجْهَهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيْمُشْطُ

بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ، مَا كُنَ عِظَامُهُ مِنْ لَحْمٍ أَوْ

عَصَبٍ، مَا يَضْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ

الْبِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِأَثْنَيْنِ مَا

يَضْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتَمَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ

حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ، مَا

يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، زَادَ بَيَّانٌ: وَالذُّنْبُ عَلَى غَنَمِهِ

3853 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ النُّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا

3852- راجع الحديث: 3612

3853- راجع الحديث: 1067

ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں مار دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ آدمی آپ کے اطراف میں موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لایا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ مستقل سجدے کی حالت میں رہے حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا، پھر اس حرکت کرنے والے کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا: اے اللہ! سردارانِ قریش کی گرفت فرما۔ یعنی ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگِ در میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ الگ ہو گیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جاسکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن ابن ابزری نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب معلوم کروں: (۱) ترجمہ کنز الایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو (پ ۸، الانعام ۱۵۱) (۲) ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے (پ ۵، النساء ۹۳) پس میں نے حضرت ابن عباس سے معلوم کیا تو

رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. وَقَالَ: هَذَا يَكْفِينِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللَّهِ"

3854 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَعَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بَنٍ خَلْفٍ - شُعْبَةُ الشَّالِكُ - فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَالْقُوا فِي بَيْتٍ، غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ أَوْ أَبِي تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَيْتِ"

3855 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِرَى، قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا (وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) (الأنعام: 151)، (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)

3854- راجع الحدیث: 9484,240

3855- انظر الحدیث: 4766,4765,4764,4763,4762,4590، صحیح مسلم: 7460,7459، سنن

ابن داؤد: 4273، سنن نسائی: 4878,4013

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورہ الفرقان والی مشرکین مکہ کے بارے میں ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کی اور بے حیائی کے کام بھی کئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ: ترجمہ کنز الایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے (پ ۱۶، مریم ۶۰) پس یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے اور دوسری سورہ النساء کی آیت اس کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو پہچان کر بھی قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں نے اس کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم ہو جائے۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو ابن العاص سے پوچھا کہ مشرکین نے جو سب سے شدید سلوک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، مجھے اس کے متعلق بتائیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابو بکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم ﷺ سے دور کیا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

ابن اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔  
(۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبد اللہ بن عمر (۲) عبیدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص (۳) محمد

(النساء 93): فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: "لَنَا أَنْزَلَتْ إِلَيْنَا فِي الْفُرْقَانِ، قَالَ: مُشِيرٌ كُوْ أَهْلَ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهَا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ) (مریم: 60). الْآيَةُ، فَهَذِهِ لِأَوْلِيكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَّائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ فُجْرَاؤُهُ جَهَنَّمُ، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ

3856 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيِّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حَجْرِ الْكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ) (غافر: 28) الْآيَةُ.

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قُلْتُ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَالَ: عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قِيلَ لِعُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ،

بن عمرو، ابوسلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

وَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي  
عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور  
حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی  
اور کو نہیں دیکھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

30- تَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ

الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3857 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأُمَلِيُّ،  
قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ  
الْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خُمْسَةُ  
أَعْبِيدٍ وَأَمْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

31- تَابُ إِسْلَامِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3858 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ،  
حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ،  
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ  
يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي  
أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكُثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي  
لَثَلْتُ الْإِسْلَامَ

حضرت سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن  
اور کوئی مسلمان نہیں ہوا بلکہ سات دن تک میں اسلام  
میں تیسرا شخص رہا۔

جنات کا ذکر

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ مجھے  
وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا  
عبدالرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں  
نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کس

32- تَابُ ذِكْرِ الْجَنِّ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ

نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ) (الجن: 1)

3859 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ،  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مَعْنِ بْنِ

3857- راجع الحديث: 3660

3858- راجع الحديث: 3762, 132

3859- صحيح مسلم: 1011

نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے بارے میں ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی دوران کہ میں آپ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ میں ابو ہریرہ ہوں، فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے آپ کی خدمت میں پتھر پیش کر دیئے جو میں نے پتے باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضر خدمت ہو کر عرض کی: ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا، یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ جس ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اسلام لانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ابو ذر کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ أَكَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْنِ لَيْلَةً اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَغْنَى عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ أَذْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

3860 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِيَوْضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: ابْغِي أَحْجَارًا اسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلَا تَأْتِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ. فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمَلُهَا فِي ظَرْفِ ثَوْبِي، حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ طَعَامِ الْحِجْنِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفَدُ جِنِّ نَصِيبِينَ، وَنِعْمَ الْحِجْنُ، فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُتُوا بِعَظْمٍ، وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا

33- بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3861 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمِيُّ، عَنْ أَبِي



خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی جانب جاؤ اور اس شخص کے متعلق معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سنا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے مجھے اطمینان نہیں ہوا۔ پس یہ زادِ راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم ﷺ کی تلاش رہی لیکن آپ کو جانتے نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ تھا۔ اسی تلاش میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہو گئے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد آ گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس شخص کو اپنی مطلوبہ منزل نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرتا۔ پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی نے اس دن بھی انہیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کا سبب کیوں نہیں بتاتے؟ جواب دیا: اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا وعدہ کریں تو میں اپنی آمد کا سبب بتا سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ

جَمْرَةً عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْتَمِعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ انْتَبِ، فَإِنْ تَلَقَّى الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَحْدَرَ كُهُ بَعْضَ اللَّيْلِ، فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلَى فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قَرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى، فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلَى فَقَالَ: أَمَا كَأَلِ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنَزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلَى عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخَدِّتَنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْظَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمَنْتُ كُلِّي أَرِيضُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کر لیا، تو انہوں نے سب بتا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی، واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب خیر سے صبح ہو جائے تو میرے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لیے خطرہ محسوس ہوا تو میں رک جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں پھر جب چلوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ کی باتیں سنیں تو اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ انہوں نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ حق کا پکار پکار کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انہیں زد و کوب شروع کر دیا، حتیٰ کہ زمین پر لٹا لیا۔ اتنے میں عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا: تمہارا خانہ خراب ہو، کیا تم کو نہیں معلوم کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک شخص ہے اور شام کی تجارت کے لیے یہی تمہاری گزر گاہ ہے اور یہ کہہ کر ان کے چنگل سے چھڑایا۔ دوسرے دن بھی انہوں نے اسی طرح اعلان کیا کافروں نے اسی طرح ان پر تشدد کیا اور حضرت عباس نے انہیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
اسلام قبول کرنا

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید

وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ  
مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيكَ أَمْرِي  
قَالَ: وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأُخْبِرَنَّ بِهَا يَدُنْ  
ظَهَرِ النَّبِيِّ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَتَادَى بِأَعْلَى  
صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَطْبَعُوهُ، وَأَتَى  
الْعَبَّاسُ فَأَكَبَ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ  
تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى  
الشَّامِ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِيُفْلِحَهَا،  
فَضَرَبُوهُ وَتَارُوا إِلَيْهِ، فَأَكَبَ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

34- بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ

زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3862 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے سبب باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احد بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کا قبول اسلام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس دن سے ہم مسلسل غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والد محترم خائف ہو کر اپنے گھر میں رہنے لگے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جس نے ریشمی حلتہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سلیم سے تھا جو دور جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے تمہاری قوم سے خدشہ ہے کہ مسلمان ہونے کے سبب مجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اتنے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا، تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا، ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا، اسے قتل کرنا اب

سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ، فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنَّ عُمَرَ لَمَوْثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ، قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا ارْفَضَ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ

35-بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3863 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

3864 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَبَرَةٌ وَثَمِيضٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ، وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ: "رَعِمَ قَوْمُكَ أَتَهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ، فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَأَلَهُمُ الْوَادِي، فَقَالَ: أَيُّنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: تُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ"

تمہارے لیے ٹھیک نہیں پس وہ لوگ واپس لوٹ گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک شخص آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا، یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت شخص کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا خیال غلط ہے یا یہ آدمی اپنے جاہلیت کے دین پر ہے ورنہ کاہن ہے پس اسے بلا کر یہ بات پوچھی گئی۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا۔ میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے حقیقت نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ دور جاہلیت میں، میں کاہن تھا۔ فرمایا: تیری جن عورت نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی؟ اس نے بتایا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ وہ میرے

3865 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "لَبَّأِ اسَلَّمُ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ، وَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ، فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَا ج فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ، فَأَنَالَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ"

3866 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ سَالِمًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لَشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأُظَنُّهُ كَذَابًا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ" بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي، أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ: لَقَدْ كَانَ كَاهِنُهُمْ، عَلَى الرَّجُلِ، فَدَعَى لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتَقْبَلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمًا، قَالَ: فَإِنِّي أَعَزُّمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَحْبَبْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَمَا أُعْجِبُ مَا جَاءَكَ بِهِ جَنَّتِكَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمَافِي السُّوقِ، جَاءَنِي أَعْرَفٌ فِيهَا الْفَزَعُ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْحِرْنَ وَابْلَاسَهَا؟ وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ انْكَاسِهَا، وَلِحَوْقَهَا بِالْقِلَاصِ، وَأَحْلَاسَهَا، قَالَ: عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا لَتَائِمٌ، عِنْدَ

الْهَيْبَةُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعَجَلٍ فَلَدَمَهُ فَصَرَخَ بِهِ  
صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ  
يَقُولُ: يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحٌ، رَجُلٌ فَصِيحٌ، يَقُولُ:  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَوَقَّبَ الْقَوْمَ، قُلْتُ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى  
أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا، ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحٌ،  
رَجُلٌ فَصِيحٌ، يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُنْتُ، فَمَا  
نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هَذَا نَبِيٌّ"

پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات  
کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اوندھے کر کے بھگائے گئے  
ہیں، جس کے سبب وہ خوف زدہ اور مایوس ہو گئے ہیں۔  
حضرت عمرؓ نے فرمایا، تو نے سچ کہا ہے۔ ایک مرتبہ میں  
بھی بتوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک شخص بچھڑا لے کر  
آیا۔ پھر اسے ذبح کیا تو اس کے اندر سے ایسی زور  
دار آواز نکلی کہ ایسی شدید آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔  
اس میں سے کہا گیا کہ ارے دشمن! ایک کام کی بات  
بتاتا ہوں جس سے مقصد حاصل ہو جائے کہ ایک فصیح  
البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود  
نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا  
کہ میں تو اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ  
دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ پھر یہی آواز  
آئی کہ ارے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس  
سے مقصد پورا ہو کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ  
اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔  
میں اٹھ کر چلا آیا۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ  
لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں  
نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا: کاش! تم دیکھتے کہ  
اسلام قبول کرنے پر عمرؓ نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ  
دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے  
حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہ احد بھی  
ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

معجزہ شق القمر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

3867 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا  
يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسُ، قَالَ:  
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي  
مُوثِقِي عُمَرَ عَلَى الْإِسْلَامِ، أَنَا وَأُخْتُهُ، وَمَا أَسْلَمَ،  
وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَ لَنَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ، لَكَانَ  
مُحَقَّقًا أَنْ يَنْقُضَ

36- بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

3868 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،



ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے، حتیٰ کہ کوہ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آ گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مٹی میں تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری جانب چلا گیا تھا۔

ابو الضحیٰ، مسروق، عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا شق ہونا مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابوشیح، مجاہد نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں واقع ہوا تھا۔

معر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

ہجرت حبشہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا جِرَاءَ بَيْنَهُمَا

3869- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْعَى، فَقَالَ: اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ

3869م- وَقَالَ: أَبُو الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

3870- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3871- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ

37- بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3869م- راجع الحديث: 3636

3870- راجع الحديث: 3638

3871- راجع الحديث: 3636

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والی اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ پس بعض لوگ براہ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور کچھ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابو موسیٰ، اسماء نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

وَسَلَّمَ : أَرَيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتُ نَخْلٍ بَيْنَ  
لَاكِبَتَيْنِ فَهَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ  
عَامَّةٌ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ  
فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عدی بن خیبار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخزومہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی رضائی بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں بات کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے متعلق لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا، وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی دوران کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، حتیٰ کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا۔ یہ فرماتے

3872 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ،  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،  
حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ  
الْحَيَّارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْيَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ، قَالَا لَهُ: مَا  
يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ  
عُقْبَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسِ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ  
اللَّهُ: فَإِنِّي نَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ،  
فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ،  
فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَأَنْصَرَفْتُ،  
فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْيَسُورِ وَإِلَى  
ابْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ،  
وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ،  
فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ،  
فَقَالَ لِي: قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ  
عَلَيْهِ، فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آيَفَاءً؟  
قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: "إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ،  
وَكَُنْتُ مِنْ أَسْتَجَابَ إِلَهُ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْنْتُ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ

الْأُولَیِّیْنَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَدِيَّةً، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَحَقِّي عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أُمِّی، أَكْثَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَنْدَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشْهَدُ عُثْمَانَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مَعَهُ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَنْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ الْأُولَیِّیْنَ، كَمَا قُلْتُ: وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَايَعْتُهُ، وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ"

ہیں کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کے پاکیزہ طریقے کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے متعلق بات کرتے ہیں لہذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا: اسے بھیجے! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ کہا: نہیں مگر آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دونوں ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، نہ میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا، حتیٰ کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلایا پھر اللہ نے حضرت ابو بکر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا کی قسم نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا۔ پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلافت مرحمت فرمائی تو بخدا نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جو ان دونوں حضرات کا تھا؟ انہوں نے جو جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا، تو یہ کیا باتیں ہیں جو

تمہاری طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے متعلق ابھی ذکر کیا۔ تو انشاء اللہ ہم اس کے متعلق حق کو تھامے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔

یونس، زہری کے بھیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے: کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

ابو عبد اللہ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام۔ (پ ۱ البقرہ: ۴۹) یعنی جس جگہ تمہیں شدت کے ساتھ مبتلا کیا گیا بلا سے مراد آزمانا ہے اور پاک کرنا ہے یعنی جسے میں آزماؤں اور ستر کروں یعنی میں اس سے میں تم دونوں کو نکالوں، مبتلا کرتا ہے اور آزماتا ہے ترجمہ کنز الایمان تمہیں آزمانے والا ہے۔ (پ ۲ البقرہ: ۲۴۹) یعنی تمہیں آزمانے والا ہے اور بہر حال اس قول بَلَاءٌ عَظِيمٌ سے مراد نعمت ہے یعنی میں جسے مبتلا کروں وہ وہ ہے جسے میں نے مبتلا کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اُم حبیبہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کر دیتے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

3872- وَقَالَ يُونُسُ، وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 49) مَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ وَفِي مَوْضِعٍ: الْبَلَاءُ الْإِبْتِلَاءُ وَالْتِمَاحُصُ مَنْ بَلَوْتُهُ وَفَحَصْتُهُ أَيِ اسْتَخَرَجْتُ مَا عِنْدَهُ يَبْلُو: يُخْتَبِرُ (مُبْتَلِيكُمْ) (البقرة: 249): مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: بَلَاءٌ عَظِيمٌ: التَّعَمُّ، وَهِيَ مِنَ ابْتِلَائِهِ وَتِلْكَ مِنَ ابْتِلَائِهِ

3873 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْتَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَوْلِيكَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيبَكَ الطُّورَ، أَوْلِيكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ



بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت اُم خالدہ بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اوڑھنے کے لیے دوپٹہ عنایت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے رہے اور فرماتے جاتے سناہ سناہ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھی ہے، اچھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب عنایت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا: نماز میں مشغولیت ہے۔ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے

3874 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ، قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَأَنَا جَوِيرِيَّةٌ، فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهَ سَنَاهَ قَالَ الْحَمِيدِيُّ: يَعْنِي حَسَنٌ، حَسَنٌ

3875 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي

3876 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقْبَمْنَا

3874- انظر الحديث: 5823

3875- راجع الحديث: 1199

3876- انظر الحديث: 3136



لگے۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس وقت فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

### نجاشی کی وفات

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک شخص وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی احمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے احمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں (زائد) کہیں۔ اسی کے مثل عبد الصمد نے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی شاہ حبشہ کے وفات

مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ

### 38- بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

3877 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَاحِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ

3878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ عَطَاءً، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ لَا فُكْنَتْ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوْ الثَّالِثِ

3879 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَثَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابِعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

3880 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ عَنْ

3877- راجع الحديث: 1320, 1317

3878- راجع الحديث: 1317

3879- راجع الحديث: 1334, 1317

3880- راجع الحديث: 1245، صحيح مسلم: 2203، سنن نسائي: 2041, 1878

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پانے کی خبر اپنے صحابہ کو اسی دن دے دی تھی، جس دن وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

ابن شہاب، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ، صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں (زار) کہیں۔

3881- وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَثَّرَ أَرْبَعًا

### مشرکین کا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر قسمیں کھانا

### 39- بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا قصد فرمایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

3882 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

### قصہ ابوطالب

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کہ اپنے چچا کو آپ نے کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت

### 40- بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

3883 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ

3881- راجع الحديث: 3880, 1245

3882- صحيح مسلم: 3882

3883- انظر الحديث: 6572, 6208 'صحيح مسلم: 511, 510, 509

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے؟ فرمایا، اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابو جہل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ کے سبب میں آپ کے لیے بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ تو ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی اُمیہ کہنے لگے: اے ابو طالب! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ مسلسل یہی بات دہرے رہے۔ ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبد المطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں متواتر ان کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱، التوبہ ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کرو وہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶)

بے شک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید بروز

اللہ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمَلِكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؛ قَالَ: هُوَ فِي مَضْجَاجٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي النَّارِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

3884- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

أَخْبَرَنَا مَعْبَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: أَيُّ عَمٍّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمِيَّةٍ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِيهِ، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلِمَتُهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أَنُحِ عَنْهُ فَتَزَلْتَ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ) (التوبة: 113). وَتَزَلْتَ: (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص: 56)

3885- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ

3884- راجع الحديث: 1360

3885- صحيح مسلم: 512

قیامت میری شفاعت انہیں کچھ نفع پہنچائے کہ انہیں جہنم کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے، جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے سبب ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم دروردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دِمَاغُہ کی جگہ اُمُّہ دِمَاغِہ (بھبھا) کا لفظ ہے۔

### آیت سُبحَانَ الَّذِي

### أَسْرَى كَابِيَان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننا دیکھتا ہے (پ ۱۵، بنی اسرائیل ۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے ہیں اس کی جانب دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

### معراج شریف

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن معصود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْيَوْمِ، فَيُجْعَلُ فِي مَخْضَاجٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَتِيهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

3885- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَاللِّدَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا، وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

### 41- بَابُ حَدِيثِ

### الْإِسْرَاءِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى) (الإسراء: 1)

3886 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا كَذَّبْتَنِي قُرَيْشٌ، فَمَتُّ فِي الْحَجْرِ، فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِئْتُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

### 42- بَابُ الْمِعْرَاجِ

3887 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

3885- م. انظر الحديث: 6564

3886- انظر الحديث: 4710، صحيح مسلم: 427، سنن ترمذی: 3133

3887- راجع الحديث: 3207

مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ: "بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحَجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدْ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَى مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شَعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَّه إِلَى شَعْرَتِهِ - فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا، فَغَسَلْتُ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيْتُ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ، وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضٌ - فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: الْمُرَاتِي يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسُ: نَعَمْ - يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى ظَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جَبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبَدَعَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ، وَالتَّيْبِ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبَدَعَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيحْنَى وَعَيْسَى، وَهُمَا ابْنَا الْحَالَةِ، قَالَ: هَذَا بِيحْنَى وَعَيْسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالتَّيْبِ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ:

مَلِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ: "بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحَجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدْ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَى مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شَعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَّه إِلَى شَعْرَتِهِ - فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا، فَغَسَلْتُ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيْتُ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ، وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضٌ - فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: الْمُرَاتِي يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسُ: نَعَمْ - يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى ظَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جَبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبَدَعَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ، وَالتَّيْبِ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبَدَعَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيحْنَى وَعَيْسَى، وَهُمَا ابْنَا الْحَالَةِ، قَالَ: هَذَا بِيحْنَى وَعَيْسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالتَّيْبِ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ:



ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔  
 کہا گیا، خوش آمدید، کیسے اچھے کی آمد ہے۔ پس دروازہ  
 کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ  
 دونوں خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ  
 حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔  
 تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام کا  
 جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔  
 پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ  
 کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا:  
 جبرئیل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب  
 دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ دریافت کیا: کیا انہیں بلایا  
 گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں، خوش آمدید، کیسے اچھے کی  
 آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں  
 اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح  
 بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان  
 تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون  
 ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ دریافت کیا گیا: آپ  
 کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔  
 پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا  
 گیا: خوش آمدید کیسے اچھے کی آمد ہوئی ہے۔ پس دروازہ  
 کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت  
 ادریس تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ حضرت ادریس ہیں،  
 انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور  
 انہوں نے جواب دیا اور کہا، صالح بھائی اور صالح نبی  
 مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور  
 دروازہ کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب  
 دیا: جبرئیل ہوں دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟  
 جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا کہ کیا

مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ:  
 مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ:  
 مَرْحَبًا بِهِ، فَبِغَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ  
 إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ،  
 فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ  
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى  
 السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ:  
 جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ:  
 أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ،  
 فَبِغَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى  
 إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ  
 فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ  
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى  
 السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟  
 قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ،  
 قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا  
 بِهِ، فَبِغَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ،  
 قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،  
 فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ  
 الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ  
 فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ:  
 مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟  
 قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَبِغَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ،  
 فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى  
 فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا  
 بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ  
 بَنِي، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْيَى لَأَنَّ غُلَامًا  
 بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِنِّي

يَدْخُلُهَا مِنْ أُمِّي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ  
السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟  
قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ.  
قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا  
بِهِ، فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا  
إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ:  
فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: مَرْحَبًا يَا ابْنَ  
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ  
الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبَقُهَا مِثْلُ قِلَافٍ هَجَرٍ، وَإِذَا  
وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ  
الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ  
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟  
قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا  
الظَّاهِرَانِ فَالْيَنْبِيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ  
الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ تَخَمِيرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ،  
وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ  
الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى  
الصَّلَوَاتِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ  
فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: يَمَا أُمِرْتُ؟ قَالَ:  
أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ  
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ  
جَزَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ  
أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ  
التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا،  
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ  
عَلَيَّ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ،  
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى  
فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ

انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش  
آمدید، کیسے اچھے آنے والے کی آمد ہو چکے۔ جب  
میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف فرما  
تھے۔ کہا یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس  
میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا  
اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر  
اوپر چڑھے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان تک پہنچے تو دروازہ  
کھلوانا چاہا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا:  
جبریل ہوں۔ پوچھا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب  
دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا  
ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید! کیسی اچھے آنے  
والی کی آمد ہوئی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں  
حضرت موسیٰ رونق افروز تھے۔ کہا، یہ حضرت موسیٰ ہیں،  
انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور  
انہوں نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی  
مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان  
سے پوچھا دریافت کیا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟  
جواب دیا، میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد  
مبعوث فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی مقابلے میں  
اس کے امتی زیادہ تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔  
پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے اور حضرت  
جبریل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو دریافت کیا گیا۔ آپ  
کون ہیں؟ جواب دیا، جبریل ہوں۔ پوچھا، آپ کے  
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
دریافت کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا،  
خوش آمدید، کیسی اچھے آنے والے کی آمد ہوئی ہے۔  
جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف  
فرما تھے۔ کہا، یہ آپ کے جد امجد ہیں انہیں سلام

يَوْمَ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلُهُ، فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ  
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى،  
فَقَالَ: بِمَا أَمَرْتُ؟ قُلْتُ: أَمَرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ  
كُلِّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أَمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ  
صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ  
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى  
رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ  
رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ،  
قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ  
فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي"

کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں  
نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا پھر  
مجھے سدرۃ المنتہی دکھایا گیا تو اس کے پھل مقام ہجر  
کے ملکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی  
طرح تھے۔ کہا گیا، یہی سدرۃ المنتہی ہے۔ اس کی چار  
نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبریل  
سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ  
باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور  
فرات ہیں۔ پھر مجھے بیعت المعمور دکھایا گیا۔ پھر  
میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں  
دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ  
لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہذا آپ اور آپ کی امت  
فطرت پر قائم رہیں گے پھر مجھ پر رات دن میں پچاس  
نمازیں فرض فرمائیں گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا  
گذر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے  
دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے  
جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔  
کہنے لگے، آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں  
پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم! میں اس چیز کا آپ  
سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس  
معاملے میں کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہ  
خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے کمی کا  
سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں  
پھر حضرت موسیٰ کی جانب لوٹا اور اسی طرح بات چیت  
ہوئی اور واپس لوٹا، تو دس اور کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت  
موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح گفتگو ہوئی تو میں واپس  
لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں  
حضرت موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا تو پہلے کی طرح بات

چیت ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی بات چیت ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال پیش کیجئے۔ فرمایا، میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہذا میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا، جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی: میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر کمی بھی فرمادی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۴۰) کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس دیکھنے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کروائی گئی تھی اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرة الملعونة آیا ہے اس سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

انصار کے

وفود کی آمد

اور بیعت عقبہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے۔

3888 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) (الإسراء 60): قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: (وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ) (الإسراء 60): قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ

43- باب وفود الانصار الى

النبي صلى الله عليه وسلم

بمكة، وبيعة العقبة

3889 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

الْلَيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب وہ ہیں جو (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک کی بیٹائی چلے جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوہ تبوک کے وقت نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن کبیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعت عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوہ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوہ بدر کی حاضری کا جرح چاہتے زیادہ ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ کے وقت اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام برآ بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں میرے والد محترم اور میرے دونوں ماموں رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیعت عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی معیت

3889م۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدًا كَعْبِ حِذْرٍ عَمِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطَوِيلِهِ، قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ، حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

3890 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: شَهِدْتُ خَالِئِي الْعَقَبَةَ، قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخَذَهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ

3891 - حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَنَا، وَأَبِي، وَخَالِي، مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ  
3892 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

3889م۔ راجع الحديث: 2757

3890 - انظر الحديث: 3891

3891 - راجع الحديث: 3890

3892 - راجع الحديث: 18



شَهَابٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةُ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَتْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأُزُجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونَ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقِبُهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ

میں غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ لگاؤ گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی سرزد ہو اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی واقع ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسول خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے تو جنت ملے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

3893- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ الضَّائِبِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ الثَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلَا نَنْتَهَبَ، وَلَا نَعْصِيَ بِالْجُبَّةِ، إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

44- بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومَهَا الْمَدِينَةَ،

وَبَنَاتِهَا

3894 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بِنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ،

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَلْنَا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوَعَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي، فَوُفِّيَ بُحَيْمَةً فَأَتَنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوحةٍ، وَمَعِيَ صَوَاجِبٌ لِي، فَصَرَخْتُ بِي فَأَتَيْتُهَا، لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَا تُهْجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِفٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَزْعُمْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نکاح اور مدینہ میں رخصتی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے زوجیت کا شرف بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ آگئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں ٹھہرے ہوئے۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے سبب میرے سر کے بال بھی گر گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے۔ پھر ایک دن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ماجدہ اُم رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ کیوں بلایا گیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ میرا سانس پھول رہا تھا، جب کہ کافی دیر بعد سکون آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا، جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آتا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور میں اس وقت خوفزدہ جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کیا۔ اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں خواب میں دو دفعہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپیٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری

3895 - حَدَّثَنَا مُعَلِّ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ

بیوی ہے۔ جب پھڑا ہٹا کر دیکھا گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال قبل ہو گئی تھی۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش انتظار فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

رسول اللہ ﷺ اور  
آپ کے صحابہ کا مدینہ کی  
طرف ہجرت

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا گمان تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ ہے وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس کچھ تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا

حَرِيرٌ، وَيَقُولُ: هَذِهِ أَمْرُكَ، فَأَكْشِفُ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أُنْثَى، فَأَقُولُ: إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُخْصِيهِ

3896- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تُوَفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

45- بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبْتُ وَهَلِي إِلَى أَكْثَمِ الْيَمَامَةِ، أَوْ هَجَرْتُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَكْرِبُ

3897- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ: عُدْنَا خَبَابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَرَيْنَا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ

3896- راجع الحديث: 3894، صحيح مسلم: 3464

3897- راجع الحديث: 1276

ایسے ہی حضرات میں سے حضرت معصب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کھل چھوڑا تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ سر کوڑھا بیٹے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو دھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے ہم میں سے کچھ وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت بے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی۔

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبیدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیشی کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لیے گیا، تو ان سے ہجرت کا حکم پوچھا۔ فرمایا اس سے پہلے اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کی

مُضَعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ مَوْرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاةٌ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِمَّا مَنْ أَيْدَعَتْ لَهُ مَوْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا

3898- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّهَا، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

3899- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ،

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ النَّبَخِيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

3900- قَالَ: يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ وَحَدَّثَنِي

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: رَزَتْ عَائِشَةُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْمِيِّ، فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

3898- راجع الحديث: 1

3899- انظر الحديث: 4311, 4310, 4309

3900- راجع الحديث: 3080



خاطر اللہ اور اس کے رسول کے لیے بھانپنا پڑتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑتا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں دیس سے نکالا۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔

ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں دیس سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر شریف چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

3901- حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنْ سَعَدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

3901م- وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ، مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ، وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ"

3902- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَكَتَبَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

3903- حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا

3901- راجع الحديث: 463

3901م- راجع الحديث: 463

3902- سنن ترمذی: 3621

3903- صحیح مسلم: 6049، سنن ترمذی: 3652



کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور بوقت وصال آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ہو کر فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی کشادگی وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں یہ رونا حیران کن نظر آیا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے صاحب کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ ﷺ تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی کشادگی عطا فرمادی جائے یا جو اللہ کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابوبکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، ہاں اسلامی اخوت تو موجود ہے۔ اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

3904 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ يَعْنَى ابْنَ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجَبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَا تُتَّخَذُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ

3905 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، رَوَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَغْضَلْ  
أَبُو بَكْرٍ قَطُّ، إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُزَّ  
عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا  
ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ  
أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَ الْغَمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ  
الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا  
بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ  
أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ:  
فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ  
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ  
وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا  
لَكَ جَارٌ أَرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ  
وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ  
عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ  
لَا يُخْرَجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا  
يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ  
وَتَقْرَى الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ، فَلَمْ  
تُكْذِبْ قُرَيْشٌ بِجَوَارِ ابْنِ الدَّغْنَةِ، وَقَالُوا: لَا بِنِ  
الدَّغْنَةِ: مُرُّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ  
فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا  
يَسْتَعْلِنَ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا،  
فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ  
بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ  
وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَأَبْتَنَى  
مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ

کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جب سے میں شعور کو پہنچی  
ہوں اس وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت  
سے سرفراز پایا ہے اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس  
میں رسول اللہ ﷺ کی صبح و شام دودفعہ ہمارے پاس  
تشریف آوری نہ ہوئی ہو۔ جب مسلمانوں کو زیادہ  
تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ کی طرف ہجرت  
کر کے جانے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے  
تو ابن الدغنے ملا، جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا، کہنے لگا، اے  
ابوبکر! کہاں کا قصد ہے؟ فرمایا، میری قوم نے مجھے  
نکال دیا ہے پس میں زمین میں سیاحت کر کے  
اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنے  
نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور  
نہ نکالا جاسکتا ہے کیونکہ آپ ناداروں کی مدد کرتے،  
رشتہ داروں سے صلہ رحمی فرماتے، محتاجوں کی کفالت  
کرتے، مہمانوں کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں پیش  
آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتے ہیں۔ لیجئے  
میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹے اور اپنے شہر  
میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ ابن الدغنے  
کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنے شام  
کے وقت تمام سردارانِ قریش کے پاس گیا اور ان سے  
کہا کہ ابوبکر جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا  
ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکال دینا چاہتے ہو جو  
ناداروں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا،  
محتاجوں کا بوجھ اٹھاتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہِ  
حق میں پیش آنے والے مصائب مدد کرتا ہے۔ قریش  
نے ابن الدغنے کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ  
ابن الدغنے سے صرف یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ  
اسنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کر لیا کریں۔ وہ

گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز سے پڑھیں گے تو ہمیں خدشہ ہے کہ ہمیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنه نے حضرت ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر میں عبادت الہی کرتے رہے نہ نماز میں بلند آواز سے قرأت کرتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے۔ پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی، اسی میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑی حیرانی کے ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر ذرا بھی قابو نہ رہتا تھا۔ سردارانِ قریش اس بات سے بہت پریشان ہوئے اور انہوں نے ابن الدغنه کو بلایا۔ جب وہ آیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے امان دینے کے سبب ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں جس کے سبب ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بچے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس انہیں ایسا کرنے سے روکیئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کر سکیں تو ٹھیک ورنہ اگر اس سے انکار کریں اور اعلانیہ یہ کام کرنے چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں کیونکہ ہم نہ تمہاری تدلیل چاہتے ہیں اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام اعلانیہ

الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُسْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْرَعُ ذَلِكَ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُسْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجْزَا أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاؤَنَا، فَأَنْهَاهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلْ، وَإِنْ أَبِي إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ، فَسَلَهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقَرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ إِلَّا سِتْعْلَانًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَأَمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْبَحَ الْعَرَبُ إِلَيَّ أَخْفَرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أُرَدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ، وَأَرْضَى بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرَيْتُ دَارَ هَجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَحْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَائِمَةٌ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤَذَّنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بَابِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا  
عِنْدَهُ وَرَقَ الشَّيْرِ وَهُوَ الْخَبْطُ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ  
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا  
نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَجْرِ الظُّهَيْرَةِ،  
قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَبِّلًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا  
فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءُ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللَّهِ مَا  
جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ،  
فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو  
بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ، يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:  
فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:  
الصَّحَابَةُ يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ  
يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ- إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ،  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالشَّيْنِ.  
قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزَ تَاهُمَا أَحَدُ الْجُهَّازِ، وَصَنَعْنَا  
لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي  
بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَزَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ  
الْجِرَابِ، فَبَذَلَتْ سُمَيَّتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ:  
ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو  
بَكْرٍ بَغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ، فَكُنَّا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ،  
يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ  
شَابٌّ، ثَقِفَ لَقْنًا، فَيُدْبِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَخِرٍ،  
فَيُضْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِبٍ، فَلَا يَسْمَعُ  
أَمْرًا، يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَجَاهَهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ  
ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ، وَيَزْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرٌ

کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنه اسی وقت حضرت ابوبکر  
کے پاس آیا اور کہنے لگے: آپ کو خوب علم ہے کہ  
میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا۔ پس اگر  
ہو سکے تو آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری  
واپس کر دیجئے کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک  
شخص کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا ہوں۔ حضرت ابوبکر  
نے فرمایا: میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور صرف  
اللہ رب العزت اور نبی کریم ﷺ کی امان پر زیادہ  
راضی ہوں ان دنوں نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ ہی میں  
رونق افروز تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے  
فرمایا: مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا  
ہے، وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور وہ دو پہاڑوں  
کے درمیان واقع ہے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ  
مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے حبشہ کی طرف  
ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔  
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مدینہ منورہ  
جانے کی تیاری کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے  
فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی  
امید ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:  
میرے ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید  
ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بھی رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﷺ کے ساتھ کی  
خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں  
تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔  
ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن دوپہر  
کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے  
تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہ



بْنُ فَهْرَةَ. مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنَحَهُ مِنْ غَنَمِهِ، فَبُيِّعَ بِهَا  
عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ،  
فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِ، وَهُوَ لَيْتَنُ مِنْخَبِهِمَا  
وَرَضِيْفِهِمَا، حَتَّى يَنْعَقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فَهْرَةَ  
بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي  
الثَّلَاثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ، وَهُوَ مِنْ  
بَنِي عَبْدِ بْنِ عَبْدِ، هَادِيًا خَزِيئًا، وَالْخَزِيئَةُ الْمَاهِرُ  
بِالْهَدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ خِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ  
السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ  
فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ  
ثَلَاثِ لَيَالٍ، بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثِ، وَأَنْطَلَقَ  
مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فَهْرَةَ، وَالذَّلِيلُ، فَأَخَذَ بِهِمْ  
طَرِيقَ السَّوَاجِلِ.

رسول اللہ ﷺ چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے  
تشریف لارہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول  
اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔  
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میرے ماں  
باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت تشریف  
لارہے ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے آکر اجازت طلب فرمائی۔ پس  
آپ کو اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم ﷺ  
اندر داخل ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابو بکر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ!  
میرے ماں باپ قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر  
والے ہیں۔ فرمایا، مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔  
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا  
رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان، کیا مجھے  
ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا، ہاں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان  
ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم قیبتا لیں گے۔ حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ  
ہوسکا ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے  
چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت  
اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس  
کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے ان کا نام کمر بند  
والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور  
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ ثور کے ایک غار میں  
چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبد اللہ



بن ابوبکر ان دنوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی دھوکہ فریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو رات ہونے پر بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چراتا رہتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی ذیل کے ایک شخص کو جب بنی عبد بن عدی سے تھا، راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے حوالے کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔

سراقہ بن جشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کے بارے میں یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے عوض سواونٹ انعام میں ملیں گے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی مدح کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آگے بڑھا، ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے

3906 - قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ، وَهُوَ ابْنُ أُخْبِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشِمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ

قَوِي بِي مَذْجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ: إِلَى قَدْ رَأَيْتُ أَيْفَا أَسْوَدَةً بِالسَّاحِلِ، أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَكْثَرَهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيَسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَاكَ وَفُلَاكَ، انْطَلِقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةٍ، فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُفْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَحَظَّطْتُ بِزُجْجَةِ الْأَرْضِ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي، حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرْتُ بِي فَرَسِي، فَخَرَزْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي، فَاسْتَعْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَصْرُهُمْ أَمْ لَا، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ، تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتِ، سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ، حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَزْتُ عَنْهَا، ثُمَّ رَجَرْتُهَا فَتَهَضَّتْ، فَلَمْ تَكُدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا لَا تُرِي يَدَيْهَا عُنَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَتَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا، فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينٌ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ، أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَّةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ

ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا گمان ہے کہ وہ محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ فلاں اور فلاں ابھی ابھی ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تو مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا، اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں ٹیلے کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں اپنا نیزہ لے کر گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کے پھل کے ساتھ زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے پاس آکر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزل مقصود تک جلد پہنچنے کی غرض سے اسے تیز دوڑایا، حتیٰ تک کہ میں ان کے قریب جا پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی بھی پرواہ نہ کی۔ جب گھوڑا مجھے ان کے قریب لے گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے تلاوت فرمانے کی آواز سنی اور آپ کسی طرف بالکل نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابو بکر کی نظریں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔ جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو ایسی گرد اڑی کہ

الرَّادَّ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَزِرْ آتِي وَلَمْ يَسْأَلْ لِي، إِلَّا أَنْ قَالَ: أَخْفِ عَنَّا. فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آسمان تک چلی گئی گویا کہ دھواں ہے میں نے تیروں سے فال لی اور اس مرتبہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکل۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب میرے ساتھ یہ کارگزاری ہوئی تو دل میں یہ خیال جم گیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کا دین جلد غالب ہو کر رہے گا۔ پس میں نے عرض کی آپ کی قوم نے سواونٹ انعام مقرر کیا ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے بارے میں جتنے بھی منصوبے بنائے تھے وہ سارے عرض کر دیئے۔ اس کے کھانے پینے کا جو سامان میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا اور نہ دونوں حضرات نے کچھ کہا سوائے اس کے کہ ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں نے عرض کی کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔ تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔

ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیئے۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے مکہ معظمہ سے نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے کے لیے مقام حذہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر واپس لوٹ جاتے تھے۔ ایک دن جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے، اپنے

3906م- قَالَ ابْنُ شَهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَيَنْقَلِبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوْوَا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أَطْمٍ مِنْ أَطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ،

فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْمَاهُ  
مُبَيِّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ الشَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ  
الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ،  
هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَخَارَ الْمُسْلِمُونَ  
إِلَى السِّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ،  
حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ  
الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ  
لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ  
مَنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحِبِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ  
عَلَيْهِ بِرِذَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ  
عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى  
التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ  
النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ  
يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مَرْبَدًا لِلتَّنْمِيزِ،  
لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجَرٍ أَسْعَدَ  
بْنُ زُرَّارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمَرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ  
مَسْجِدًا، فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهَبَهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَبَى

گھروں میں پہنچے تو کسی حاجت سے ایک یہودی کسی  
ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور  
آپ کے ساتھی آرہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس  
صاف نظر آرہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار اونچی  
آواز سے چلا آیا، اے جماعت عرب! جن کے تم  
منتظر تھے وہ آگئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور  
رسول اللہ ﷺ کا آگے بڑھ کر حزمہ کے پیچھے استقبال  
کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ دائیں طرف کا راستہ  
اختیار فرمایا، حتیٰ کہ بنی عمرو بن عوف میں جا ترے یہ دو  
شبہ کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ  
خاموشی سے تشریف فرما ہو گئے اور لوگوں نے مخاطب  
ہونے کے لیے حضرت ابوبکر کھڑے رہے۔ پس انصار  
میں سے جو آتا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی  
زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ حتیٰ کہ  
رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آگئی تو حضرت ابوبکر نے  
آپ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو  
لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ ﷺ تو یہ ہیں۔ پس  
رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے  
کچھ زیادہ ہی جلوہ فرما رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد  
رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اسی میں رسول  
اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار  
ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے، حتیٰ کہ  
رسول اللہ ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ  
میں مسجد نبوی ہے اور جس میں آج مسلمان نماز پڑھتے  
ہیں۔ اس جگہ کھجوروں کا باغ تھا اور وہ اسعد بن زرارہ  
کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ کی  
اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ  
انشاء اللہ تعالیٰ ہماری منزل یہی ہوگی۔ پھر رسول



رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتِاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّيْلِينَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّيْلِينَ: "هَذَا الْجَمَالُ لِأَجْمَلِ خَيْرٍ، هَذَا أَبُورُ رَبَّنَا وَأَظْهَرُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْأَخْوَةِ، فَارْحِمِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ" فَتَمَثَّلَ بِشَعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شَعْرِ تَأَمَّرَ غَيْرَ هَذَا الْبَيْتِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا تاکہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان کے باغ کی قیمت ادا کر دی جائے۔ دونوں لڑکوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر قیمت کے لینے سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ ایٹیں اٹھا اٹھا کر لارہے تھے اور کہتے تھے: اے رب! یہ خیر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا: اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی مسلمان کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھ سے کہا کہ احادیث میں ہمیں یہ چیز نہیں ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پورا پڑھا۔

-۹۰-

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا قصد فرمایا۔ فرمایا میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کمر بند کے سوا اور کوئی چیز نہیں رہی ہے۔ فرمایا، اسی کو پھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی پڑ گیا۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا

3907 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَفَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا "صَنَعْتُ سَفَرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَا الْمَدِينَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجْدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشَقِيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتُ النِّطَاقِ

3908 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَنَا أَقْبَلُ

3907- راجع الحديث: 3979

3908- راجع الحديث: 2439



تعاقب کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے پاس سے ہوا۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک برتن لے کر اس میں دودھ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھے۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قبا میں ٹھہری تو قبا کے اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن عبد اللہ کے پیش میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعائے برکت کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جس کی دارالاسلام میں ولادت ہوئی۔ اسی طرح خالد بن خالد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم ﷺ کی جانب ہجرت کی تو یہ حاملہ تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا، وہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشِمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرَّكَ، فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاحٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُفْبَةً مِنْ لَبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ

3909 - حَدَّثَنِي زَكْرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمَّةٌ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدَتْهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا، ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابِعَهُ خَالِدُ بْنُ خَلْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

3910 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے بارگاہ رسالت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم ﷺ کا مبارک لعاب دہن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو آپ حضرت ابوبکر سے آگے تھے پس حضرت ابوبکر کی مثال اس بوڑھے شخص جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہو اور نبی کریم ﷺ اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ ہوں۔ پس جو شخص بھی راستے میں ملتا، وہ حضرت ابوبکر سے دریافت کرتا کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے۔ جب حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا جو قریب آچکا تھا۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ سوار ہمارے نزدیک آپہنچا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے تو گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہانے لگا۔ پھر اس نے عرض کی: اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمائیں فرمایا۔ تم اپنے گھر ہی رہو اور ہماری طرف کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ صبح کہ وہ نبی کریم ﷺ کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا قلبی خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ پھر عرض کی کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم ﷺ اور

عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا، ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3911- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرِفُ، وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرِفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَخْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَغْنِي الطَّرِيقَ، وَإِنَّمَا يَغْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا، فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اضْرَعْهُ، فَضَرَعَهُ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَامَتْ تُحْمِجُهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مُرْنِي بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَقِفْ مَكَانَكَ، لَا تَذْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا، قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ، فَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا، وَقَالُوا: ازْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَقُّوا دُونَهُمَا بِالسَّلَاحِ

فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ يَسِيرُهُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَإِنَّهُ لِيَحْدِثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، وَهُوَ فِي نَحْلِ لِأَهْلِهِ، يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَجَعَلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا، فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي، قَالَ: فَأَنْطَلِقُ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا، قَالَ: قَوْمًا عَلَى بَرَكَةٍ اللَّهِ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ، وَقَدْ عَلِمْتُ يَهُودُ أَيُّ سَيِّدِهِمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلُهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسَلْتُ، فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسَلْتُ قَالُوا: فِي مَا لَيْسَ فِيَّ، فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَيَلَّكُمُ، اتَّقُوا اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ، فَاسْأَلُوا، قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا: لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَأَتَى رَجُلٌ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، قَالُوا: ذَلِكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسَلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَى لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسَلِّمَ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسَلَمَ؟

حضرت ابو بکر دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا۔ نبی اللہ تشریف لے آئے۔ آپ متواتر چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابویوب کے مکان پر آ کر تشریف فرما ہوئے۔ جب آپ اس مکان والوں سے مصروف گفتگو تھے تو عبد اللہ بن سلام نے بھی اس تشریف آوری کی خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ لیتے آئے، نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور پھر اپنے گھر والوں کی جانب لوٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر نزدیک ہے؟ حضرت ابویوب نے عرض کی کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے۔ فرمایا، جا کر ہمارے آرام کا انتظام کرو۔ عرض کی کہ آپ اللہ کی برکت کے ساتھ تشریف لے چلیے۔ جب نبی کریم ﷺ اس گھر میں جلوہ افروز ہوئے تو عبد اللہ بن سلام بھی حاضر خدمت ہو گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور سچا دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے بارے میں دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی بتائیں گے جو واقعاً مجھ میں بھی

قَالُوا: حَاشَىٰ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ  
 إِنِ اسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَىٰ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ،  
 قَالَ: يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ، فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا  
 مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا  
 هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ  
 بِحَقِّ، فَقَالُوا: كَذَبْتَ، فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا۔ جب وہ  
 آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے گروہ  
 یہود! اس حالت میں تمہاری خرابی ہے لہذا اللہ  
 سے ڈرو۔ اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں  
 اور اس بات کا تم بھی علم رکھتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا  
 رسول ہوں اور تمہارے پاس سچا دین لے کر آیا ہوں،  
 لہذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم اس کے متعلق  
 اتنا علم نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو تین  
 دفعہ یہی جواب دیا تو آپ نے فرمایا: اچھا بتاؤ تمہارے  
 اندر عبد اللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے وہ تو ہمارا  
 سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہم میں سب سے  
 زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔  
 فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر کہنے لگے، اللہ نہ  
 کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ وہ  
 مسلمان ہو گیا تو پھر؟ کہا، اللہ نہ کرے کہ اسلام لائے۔  
 فرمایا، اگر تم دیکھ لو کہ واقعی وہ مسلمان ہو گیا ہے تو پھر؟  
 کہنے لگے، اللہ نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ  
 نے فرمایا: اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل  
 آئے اور کہنے لگے، اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو۔ قسم  
 ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم بخوبی  
 واقف ہو کہ واقعی یہ اللہ کے رسول ہیں اور بیشک یہ سچا  
 دین لے کر آئے ہیں۔ یہودی کہنے لگے تو جھوٹ بولتا  
 ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں باہر بھیج دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے  
 والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر  
 فرمایا اور ابن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ آپ  
 سے کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ

3912- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هِيَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: كَانَ قَرَضٌ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةُ  
 آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَقَرَضٌ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةُ آلَافٍ



چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا نیت صرف رضائے الہی تھی لہذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے صلہ میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جنہوں نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں سوائے ایک کبیل کے اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کبیل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر ازخروا ڈال دی جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں بھی پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اٹھا رہے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا کیا کہ آپ کو علم ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا

وَتَحْسَ مِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمْ نَقْضُتْهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَقَالَ: "إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ آبَاؤُهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ"

3913 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

3914 - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، وَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَرِئًا مَنْ مَطَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَكْفِيهِ فِيهِ إِلَّا ثَمَرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِثْلًا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا

3915 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟



قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا  
مُوسَى، هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَجَرْتُنَا مَعَهُ، وَجَهَّادُنَا مَعَهُ،  
وَعَمَلُنَا كُلَّهُ مَعَهُ، بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ  
بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ، كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقَالَ أَبِي: لَا  
وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْنَا، وَصُمْنَا، وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا،  
وَأَسْلَمْنَا عَلَى أَيْدِينَا بَشَرًا كَثِيرًا، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ،  
فَقَالَ أَبِي: لِكَيْ أَتَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ،  
لَوِ دِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ  
بَعْدَ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ  
أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي

تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہنے لگے کہ  
میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے  
ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ ہم رسول  
اللہ ﷺ کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ  
ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل  
ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے عمل  
ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی بنیاد  
پر ہماری نجات ہو جائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ  
ملے۔ تو آپ کے والد محترم نے میرے والد محترم  
سے کہا: خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول  
اللہ ﷺ کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے  
رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی لوگ  
ہمارے ہاتھوں داخل اسلام ہوئے، لہذا ہمیں اس کے  
بدلے کے امید ہے۔ پس میرے والد محترم نے کہا: اس  
ذات کی قسم، جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو  
بھی پسند کرتا ہوں کہ ہمارے وہ عمل تو قائم رہیں اور جتنے  
بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری  
کی بنیاد ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے جواب دیا  
کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے  
بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا  
جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی  
تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور  
حضرت عمر ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہذا ہم واپس  
اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا  
کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے ہیں؟

3916 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، أَوْ بَلْعَی  
عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ،  
قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا قِيلَ  
لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ: " وَقَدِمْتُ أَنَا  
وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي  
عُمَرُ، وَقَالَ: ادْخُبْ فَإِنَّا نَنْظُرُ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْنَاهُ

پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی طرف روانہ ہوئے، حتیٰ کہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا۔ پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ لے چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہذا ہم غار سے رات کے وقت نکلے اور ایک رات دن متواتر چلتے رہے، حتیٰ کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم اس کے پاس آئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پوتین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم ﷺ اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا تو ایک چرواہا نظر آ گیا جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری طرح اسے بھی اس پتھر کے سایے کی ضرورت تھی میں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تو دودھ دودھ سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کرلو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكَ قَدْ اسْتَيْقِظَ، فَاَنْطَلَقْنَا إِلَيْهِ فَهَزَوُلَ هَزَوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ"

3917 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ، حَدَّثَنَا

شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتِغَاءَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا، فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَخَذَ عَلَيْنَا بِالرَّصِدِ، فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْفَضْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رَفَعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ، فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلِّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَوَةً مَعِيَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاغٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غَنِيمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ: لَيْسَ أَنْتَ يَا غَلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنِيمَتِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنِيمَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْفُضِ الصَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبْتُ كُفْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ، قَدْ رَوَّاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

میرے پاس رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا تھا۔ پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نوش فرمائیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور تلاش کرنے والے ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

حضرت براؤ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے در دولت میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد محترم نے ان کے چہرے کا بوسہ لیا اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی مٹی بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟

نبی کریم ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابو بکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے دسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ کے صحابہ میں حضرت ابو بکر سب سے عمر رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ، ثُمَّ اَرْتَحَلْنَا وَالظَّلَبُ فِيْ اُفْرَتَا

3918 - قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بِنْتِيَّ

3919 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيزٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَلَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَعَلَقَهَا بِالْحَنَاءِ، وَالكَتَمِ

3920 - وَقَالَ: دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

3918- راجع الحديث: 3917

3919- راجع الحديث: 3339, 1096

3920- راجع الحديث: 3919

مہارک پر مہندی لگا کر دسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے سبب اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام اُم بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچا زاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرتبے میں چند شعر کہے تھے:

مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں کہ انہوں نے ہمیں درخت شیزئی کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کر دیا جو کبھی اونٹ کے کوہان کے گوشت سے بہتر ہوا کرتے تھے، میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! انہوں نے ہمیں گانے والی لونڈیوں اور اچھے شرابیوں سے محروم کر دیا ام بکر تو مجھے سلامتی کی دعا دیتی رہی لیکن میری قوم کی بربادی کے بعد میرے لئے سلامتی کہاں ہے یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کی خبریں بیان کرتا ہے۔ کہیں الو بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے پاؤں نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا: اے ابوبکر! سکوت کرو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

فَكَانَ أَسْنَىٰ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَعَلَقَهَا بِالْحِجَاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّىٰ قَنَأَ لَوْنُهَا

3921 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَرَبَةَ، هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ رَأَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

(البحر الوافر)

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبٍ بَدِيدٍ... مِنَ الشَّيْزِيِّ تَزَيْنُ بِالسَّنَامِ

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبٍ بَدِيدٍ... مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرِبِ الْكَرَامِ

تُحَيِّينَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ... وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا... وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامٍ

3922 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصْرَةَ رَأْسِي، قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، ائْتِنَا اللَّهُ تَالِهُمَا

3923 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

3922- راجع الحديث: 3653

3923- راجع الحديث: 1452



ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے ہجرت کے بارے میں پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا دشوار ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وَرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَبْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

### رسول خدا ﷺ کی صحابہ سمیت مدینہ منورہ میں تشریف آوری

حضرت بر ارضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن اُم مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

حضرت بر اُم بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن اُم مکتوم ہیں اور یہ دونوں حضرت لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم ﷺ کے بیس صحابہ آئے جو

### 46- بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

3924 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أُنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

3925 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَا يُقَرِّئَانِ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلَالٌ وَشُعْدُو عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



نبی کریم کے میں صحابہ کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنے خوش ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنے خوش رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئے۔ حتیٰ کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سج اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے جس کا مفہوم:

آدمی اپنے اہل و عیال میں بڑا خوش ہوتا ہے جبکہ موت اس کے قدموں کے قریب ہے اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے جس کا مفہوم:

کاش میں ایک رات اپنی بستی میں گزاروں اور از خرگھاس کا خوبصورت عجیب نظارہ کروں کیا بھی آبِ مجنہ پر میرا کبھی گزر ہوگا کیا بھی طفیل و شامہ کی نظر بھر کر زیارت ہوگی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکہ سے محبت بخشی

وَسَلَّمَ، ثُمَّ " قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُولُونَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ الْمَفْصَلِ "

3926- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَوَعَكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ:

كُلُّ أَمْرٍ مُصْطَبِحٌ فِي أَهْلِهِ... وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شَرِّكَ تَعْلِيهِ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتُ لَيْلَةً... يَوَادٍ وَخَوَلَى إِذْ خِرَ وَجَلِيلٍ وَهَلْ أَرَدَنْ يَوْمًا مَيَاةَ مَجْنَّةٍ... وَهَلْ يَبْدُونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلٍ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُكَاَهَا فَاجْعَلْهَا

بِالْحَقِّقَةِ

ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا، اس کے صانع اور مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو حقیقت کی جانب منتقل فرما دے۔

عبید اللہ بن عدی بن خیبار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد ﷺ مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو دفعہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، حتیٰ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹے جبکہ وہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین! یہ حج کا موسم ہے، اس موقع پر ہر طرح کے لوگ اکٹھا ہیں، لہذا میری رائے یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ

3927 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْخَيْثَرِ، أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ: بِشْرُ بْنُ شَعْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْخَيْثَرِ، دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَكُنْتُ مَعَهُ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَمِنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابِعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ

3928 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَمُنُّ، فِي آخِرِ حَجَّةٍ تَحْتَهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْيَوْمَ يَجْمَعُ رَعَاةَ النَّاسِ وَغَوَّاءَهُمْ، وَإِلَى أَرَى أَنْ تُمَهِّلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسَّلَاطَةِ،

3927- راجع الحدیث: 3696

3928- راجع الحدیث: 2462

میں لوگوں سے خطاب فرمائیے، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہل فقہ قوم کے معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ ہی جا کر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

حضرت خارجه بن زيد بن ثابت اپنی والدہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون میرے حصے میں آئے۔ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آ کر بیمار ہو گئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کی وفات ہو گئی۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا، اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ قربان میں تو نہیں جانتی لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آ گیا اور بھروسہ اللہ پر ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے بارے میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود سے یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی یقینی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ

وَتَخْلَصُ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَكَوَي رَأَيْهِمْ، قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ

3929 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي الشُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَضَتْهُ حَتَّى تَوَفَّى، وَجَعَلْنَاهُ فِي أَتْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُنْدِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ، قَالَتْ: قُلْتُ: لَا أُحْدِي، يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهُ إِلَيَّ لِأَرْجُوهُ الْخَيْرَ، وَمَا أُحْدِي وَاللَّهُ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، فَمِنْكَ، وَفَرِيكَ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَلِكَ عَمَلُهُ

مجھے ان کے وفات پانے کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بُعَاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو اہل مدینہ کی جماعت میں انتشار پھیلا ہوا تھا اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخلے کا باعث بنی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضرت ابو بکر میرے گھر آئے اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بُعَاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابو بکر نے دو دفعہ فرمایا: یہ شیطانی گانا؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان

3930- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَاؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَائِلُهُمْ، فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

3931- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى، وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَيَّيَانِ، مِمَّا تَقَادَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَزْمَارُ الشَّيْطَانِ؛ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا الْيَوْمَ

3932- حَدَّثَنَا مُسْنَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي

3930- راجع الحديث: 3777

3931- انظر الحديث: 949

3932- راجع الحديث: 428



أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَّيْنَا قَدِيمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، نَزَلْ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ، فِي حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَائِكِي النَّجَّارِ، قَالَ: فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُبُوفِهِمْ، قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدَفُهُ، وَمَلَائِكِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى يَفْنَاءَ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَائِكِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطُكُمْ هَذَا فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خَرْبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخَرْبِ فَسَوِيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ " فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَزْتَجِرُونَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَأَنْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

کے پاس چودہ دن مقام فرما رہے۔ پھر آپ نے بنو بخاری کی جماعت کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ تسلیع ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر رونق افروز ہیں، آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے لوگ ہیں۔ حتیٰ کہ آپ حضرت ابو ایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے، حتیٰ کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کے گروہ کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا: اے بنی نجار! تم یہ اپنا باغ مجھے فروخت کر دو۔ انہوں نے عرض کی: خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں: وہاں مشرکین کی قبریں تھیں ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی طرف ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دیئے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے شریک تھے آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا

47- بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ



## قَضَاءُ نُسُكِهِ

3933 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يُسْأَلُ الشَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّبِيِّ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الضَّنْدِ

## 48- بَابُ التَّارِيخِ مِنْ

## أَيُّنَ أَرْخُوا التَّارِيخَ

3934 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَقَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ

3935 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَثُرِ كَثُ صَلَاةِ السَّفَرِ عَلَى الْأُولَى تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْبَرٍ

## 49- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

## عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْضِ

## لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ

## وَمَرِّثِي تَوَلِيَّيْنِ مَاتَ بِمَكَّةَ

## مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا

عبدالرحمان بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کے متعلق آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن الحضرمی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر کے لیے منی سے لوٹنے کے بعد صرف تین دن قیام درست ہے۔

## اسلامی سن واقعہ ہجرت سے

## شمار کیا جاتا ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کے وصال سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

## نبی کریم ﷺ کی

## اپنے صحابی کے لیے

## دعائے مغفرت

اور ان پر اظہارِ افسوس جو مکہ میں وصال فرما

گئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں ایسا بیمار پڑا کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار کی یا رسول اللہ ﷺ! میری تکلیف کہاں پہنچ گئی ہے یہ آپ ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا، نہیں۔ عرض کی، کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا، نہیں۔ فرمایا، اے سعد! تہائی کی وصیت کر دو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کیلئے چھوڑ جاؤ تو جو کچھ تم رضائے الہی کے لیے خرچ کر دو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، حتیٰ کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاؤں گا۔ فرمایا، تم بچھڑ کر یہاں نہیں رہو گے اور جو کوئی اللہ کی رضا کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں زیادتی ہوتی ہے اور بلندی ملتی ہے اور شاید تم عرصہ دراز تک زندہ رہو کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا نفع حاصل ہو اور کتنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچے اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابل افسوس حضرت سعد بن خولہ رہے، جو مکہ مکرمہ میں ہی وفات پا گئے اور رسول اللہ ﷺ کو ان

3936 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى، وَأَنَا كَوْمَالٍ، وَلَا تَرْتِنِي إِلَّا ابْنَةً لِي وَاحِدَةً، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ يَأْسَعُهُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ بِنَافِعٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا أَجَرَكَ اللَّهُ بِهَا حَتَّى الْلُقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فَمِ امْرَأَتِكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْلَفَ بَعْدَ أَضْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ، فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَضْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدَ ابْنِ خَوْلَةَ، يَزِي لِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْتِي بِمَكَّةَ

کی وفات کا صدمہ ہی رہا۔

دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے چھوڑنے کا ملال رہا۔

رسول خدا ﷺ نے اپنے صحابہ میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انہوں نے ان سے اپنا نصف مال اور بیویاں تقسیم کرنے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمن کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے بارے میں بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے کوئی چیز فروخت کر کے نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آ رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ اے عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک

3936-م- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوشَى، عَنْ

إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ تَلْدَ وَرَثَتَكَ

50- بَابُ: كَيْفَ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَخَى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

لَبَّا قَدِيمَنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جَحِيْفَةَ: أَخَى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

3937 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَأَخَى

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ

الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُتَاَصَّفَهُ

أَهْلُهُ وَمَالُهُ، فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلْنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَجَّ شَيْئًا مِنْ

أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَصَرٌّ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيِمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؛

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

قَالَ: فَمَا سُقْتُ فِيهَا؟ فَقَالَ: وَزَنَ نَوَاةً مِنْ

ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمَ

3936-م- راجع الحديث: 56

3937- راجع الحديث: 2049

وَلَوْ بَشَاةٌ

انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا، اب ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری میسر آئے۔

## باب

## 51- بَابُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو عبد اللہ بن سلام آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے کہ کچھ پوچھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی علامت (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ بھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبریل نے ابھی بتایا ہے۔ عبد اللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کی جانب لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جتنی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کھجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض کیا کہ یا رسال اللہ ﷺ! یہود بڑی فتنہ باز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے بارے میں دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس

3938- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَأِلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ أَنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُ هُمُ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَادَةُ كَبِدِ الْحَوْبِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهِتَ فَا سَأَلَهُمْ عَنِّي، قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَى رَجُلٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَيَكُمُ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: شَرُّنَا  
وَأَبْنُ شَرِّنَا، وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ: هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا  
رَسُولُ اللَّهِ

یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبد اللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین شخص کا بیٹا ہے اور ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل شخص کا بیٹا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبد اللہ باہر نکل آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین شخص اور بدترین شخص کا بیٹا ہے اور نقص نکالنے لگے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان سے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

عبدالرحمن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے بازار میں چند اشرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے حیرانی سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حیرانی کی کیا بات ہے جبکہ خدا کی قسم، ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے کسی نے اعتراض نہ کیا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقم سے بھی معلوم کر لیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان نے

3939,3940 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّهُ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعَانَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: بَاعَ شَرِيكَ لِي كَرَاهَةً فِي الشُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَيْضَلُ هَذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَقَدْ بَعَثَهَا فِي الشُّوقِ، فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ، فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ هَذَا الْبَيْعِ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بَيْدٍ، فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْأَلَهُ، فَإِنَّهُ كَانَ أَكْثَرَنَا جَهَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ: مِغْلَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ، وَقَالَ: نَسِيئَةٌ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ الْحَتِّ



کئی دفعہ فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو ہم یہ تجارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج کی ادھار پر۔

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہود کا آنا یعنی جب آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی

ہا حوا سے یہودی ہونا مراد ہے۔ ہڈنا یعنی ہم نے توبہ کی، ہا حوا سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھ پر میں یہودی بھی ایمان لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم اس روزے کے زیادہ مستحق ہیں لہذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے متعلق دریافت فرمایا پوچھا تو انہوں نے جواب

## 52- بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

هَآؤُا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ: (هَٰذَا)

(الأعراف: 156): ثُبْنًا، هَآئِدُ: ثَابِتٌ

3941 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ،

حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ آمَنَ بِي عَشْرَةُ مِنَ

الْيَهُودِ لَأَمَنَ بِي الْيَهُودُ

3942 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ

الْغَدَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو

عَمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ

شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ

مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ

فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

3943 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا

هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ

3941- صحيح مسلم: 6989

3942- راجع الحديث: 2005

3943- راجع الحديث: 4680, 2004

دیا کہ اس دن حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ لہذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ نزدیک ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کیسے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
قبول اسلام  
حسن بن شفیق، معتمر، ان کے والد، ابو عثمان،

يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

3944 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمَشْرُكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسِيلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

3945 - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "هُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُهُ أَجْزَاءً فَأَمَنُوا بِبَعْضِهِ، وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ، يَغْنَى قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِصْيَانًا) (الحجر: 91)"

53- بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ

الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3946 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ،

3944- راجع الحديث: 3558

3945- راجع الحديث: 4680

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں ایک بعد ایک بدلتے رہے تھے۔

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا باسی ہوں۔

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، عاصم الاحول، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ زمانہ فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ ہے اس کی مدت چھ سال ہے۔

حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ، قَالَ: أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةُ عَشَرَ، مِنْ رَبِّ إِلَى رَبِّ

3947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامِ هَرْمَزَ

3948 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: فَتْرَةُ بَيْنَ عِيسَى، وَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ، سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 64- کِتَابُ الْبَغَاذِ

## 1- بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ

قَالَ: ابْنُ إِسْحَاقَ: "أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَبْوَاءَ، ثُمَّ بَوَاطِ، ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ" 3949 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ فَقِيلَ لَهُ: "كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةٍ" قِيلَ: "كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةٍ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ" فَذَكَرْتُ لِقَاعَةَ فَقَالَ: الْعُشَيْرَةُ

## 2- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرِ

3950 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ، حَدَّثَنَا

شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## غزوات کا بیان

## غزوہ عسیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے ابواپھر بواط اور پھر عسیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوات فرمائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کی معیت میں آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں، میں نے پوچھا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عسیرہ یا عسیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب ملا عسیرہ۔

نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے

مقتولین بدر کا ذکر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا: مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتانا کہ بیت اللہ کا طواف کر سکوں۔ تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے

3949- انظر الحديث: 4471, 4404، صحيح مسلم: 4670, 4669, 3025، سنن ترمذی: 1676

3950- راجع الحديث: 3632, 2651

فَنَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمِّيَّةَ: انْظُرِي لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْطُوفَ بِالنَّبِيِّ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ يَصْفِ النَّهَارِ، فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا، وَقَدْ أُوَيْتُمْ الصُّبَاةَ، وَرَعِمْتُمْ أَنْكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَلَتُعِينُونَهُمْ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ، طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ أُمِّيَّةُ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ، سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي، فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمِّيَّةُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ، قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أُدْرِي، فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمِّيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمِّيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: يَا أُمُّ صَفْوَانَ، أَلَمْ تَرَ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِي، فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أُدْرِي، فَقَالَ أُمِّيَّةُ: وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ، قَالَ: أُدْرِكُوا عَيْدَكُمْ، فَكِرَّةَ أُمِّيَّةُ أَنْ يُخْرَجَ فَأَتَاهَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ، وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي، تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ: أَمَا إِذْ غَلَبْتَنِي، فَوَاللَّهِ لَا شَرَّيْنِ أَجُودُ بِعِيدِ بِمَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ أُمِّيَّةُ: يَا أُمُّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِي، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، وَقَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ

وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابو جہل مل گیا اور کہنے لگا، اے ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ اُمیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں پس ابو جہل نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دی ہے جبکہ تمہارا یہ گمان ہے کہ تم ان کی مدد اور ان سے تعاون کر رہے ہو۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان نہ ہوتے تو تم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح سالم لوٹ کر نہیں جاسکتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے با آواز بلند جواب دیا: خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی دشوار گزرے گی یعنی براستہ مدینہ تجارتِ شام۔ اُمیہ نے ان سے کہا: اے سعد! ابو الحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اُمیہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا، کیا مکہ مکرمہ میں؟ جواب دیا، میں اور کچھ نہیں جانتا۔ اُمیہ اس خبر سے بڑا ڈرا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا، اے ام صفوان! تمہیں پتہ ہے کہ سعد نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ پوچھا کہ بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مکہ مکرمہ میں؟ تو یہی جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں۔ پس اُمیہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں مکہ معظمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ لڑائی کے



الْيَوْمِ، قَالَ: لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا، فَلَمَّا خَرَجَ أُمِّيَّةٌ لَمْ تَلَا يَزُولُ مَلُولًا إِلَّا عَقْلٌ بَعِيدُهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَنْدٍ"

لیے نکلوا اور اپنے قافلے کو بچاؤ لیکن اُمیہ نے نکلنا پسند نہ کیا پس ابو جہل اس کے پاس آکر کہنے لگا: اے ابو صفوان! جب تک لوگ تمہیں پیچھے ٹھہرا ہوا دیکھتے رہیں گے تو وہ بھی رکے رہیں گے کیونکہ تم دادی والوں کے سردار ہو۔ ابو جہل مسلسل اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا: جب تم نے مجھے مجبور کر دیا تو خدا کی قسم میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا جس کا مکہ مکرمہ میں جواب نہ ہو۔ پھر اُمیہ نے کہا: اے ام صفوان! میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی: اے ابو صفوان! لگتا ہے کہ آپ اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف کچھ دُور تک ان کا ساتھ دینے لگا ہوں جب اُمیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور متواتر اسی طرح کرتا رہا۔ حتیٰ کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دیا۔

### غزوہ بدر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافراں کی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لئے اور اسی لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے اس لئے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ

### 3- بَابُ فَضْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ بِبَنْدٍ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنْدٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِفَلَائَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فُورِهِمْ هَذَا يُمِدُّكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ) (آل عمران: 124) وَقَالَ وَحُشِي: قَتَلَ حَمْرَةَ طَعْنَةً

بْنِ عَبْدِ بْنِ الْحَيَّارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَإِذْ يَعِدُكُمْ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَكْثَرًا لَكُمْ وَتَوَكُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشُّوْكَهَ تَكُونُ لَكُمْ) (الأنفال: 7) الْآيَةُ الشُّوْكَهُ: الْحَدُّ

دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (پارہ ۴، آل عمران ۱۲۳-۱۲۷) حضرت وحشی نے فرمایا کہ بدر کے دن حضرت حمزہ نے طیمہ بن عدی بن خیبار کو قتل کیا تھا اور ارشاد خداوندی ہے ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لئے ہے (پارہ ۹، آل عمران ۷)

عبداللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوہ تبوک کے۔ اور یہ کہ میں غزوہ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا، تو اس میں شامل نہ ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروادیا۔

3951 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ

#### آیت اذ تستغيثون ربكم كايان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے سہرا کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرما دے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے

#### 4- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

(إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِئَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسُ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ. إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأَلْتَنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَأَصْرَبُوا فَوَقَى الْأَعْمَاقَ وَأَصْرَبُوا

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ. ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ  
الْعِقَابِ (الأنفال: 10)

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ  
میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو  
عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو  
کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک  
پور پر ضرب لگاؤ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس  
کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے  
مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (پارہ  
۹، آل عمران ۹-۱۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا  
کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت  
سے محبوب تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں  
سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلارہے تھے۔ تو انہوں  
نے عرض کی: ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کبھی تھی ترجمہ کنز  
الایمان: آپ جاییے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو (پارہ  
۶، آل عمران ۲۳) بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے  
اور پیچھے پروانہ وار لڑیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ  
ان کی بات سن کر نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرہ چمک  
اٹھا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے:  
اے اللہ! تجھ سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا  
فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری کبھی عبادت نہ  
ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابو بکر نے آپ کا دست مبارک

3952 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا  
إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ،  
قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنْ  
الْبِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا، لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لَا  
نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: أَكْهَبُ أَنْتَ وَرَبُّكَ  
فَقَاتِلَا، وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ،  
وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسُرَّاهُ يَعْنِي: قَوْلُهُ

3953 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ  
عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُكَ  
عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ

3952- انظر الحديث: 4609

3953- راجع الحديث: 2915

تھام کر عرض کی، بس اتنا ہی کافی ہے۔ آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: ترجمہ کنز الایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پچھیس پھیر دیں گے (پارہ ۲۷، اقر ۳۵)

فَاتَّخَذَ أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ فَقَالَ: حَسْبُكَ، فُخْرِجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سَيَهْرَمُ الْجَنُحُ وَيَوَلُّونَ الدُّبُرَ) (القمر: 45)

## 5-بَابُ

## بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں

عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر میں شامل نہ تھے وہ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔

## اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کم عمر شمار کیا گیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جنگ بدر کے لیے کم سن شمار کیا گیا۔ غزوہ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کے تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

حضرات براء رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شمولیت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان

3954- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النساء: 95) عَنْ بَدْرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ بَدْرٍ

## 6-بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

3955- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ،

3956- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمُودٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نِيفًا عَلَى سِتِّينَ، وَالْأَنْصَارُ نِيفًا وَارْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

3957- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى

3954- انظر الحديث: 4595

3955- انظر الحديث: 3956

3956- راجع الحديث: 3955

3957- انظر الحديث: 3958, 3959

اصحابِ طلوت کے برابر تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا دوسرا پار کر ہی نہیں سکا تھا۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد اصحابِ طلوت کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کے تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحابِ طلوت کے برابر، جنہوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کو عبور نہیں کر سکا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کا سردار ان قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَهِدَ بَدْرًا: أَتَاهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ، بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ: لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ

3958 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَتَحَدَّثُ: أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ، وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ

3959 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ،

3959 م- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ، بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ"

7- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ، وَعُتْبَةَ، وَالْوَلِيدِ، وَأَبِي جَهْلٍ بْنِ



## ہشام، وھلاً کھم

3960 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ، فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ، وَأَبِي جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَخُوا، قَدْ غَيَّرْتُهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا"

## 8- باب قتل أبي جهل

3961 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "أَنَّ أُمَّ جَهْلٍ وَبَوَّهَ رَمَقُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: أَبُو جَهْلٍ: هَلْ أَغْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ"

3962 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3962م - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ، فَإِنِ تَلَقَّى ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنًا عَفْرَاءَ حَتَّى يَرَدَّ، قَالَ:

## ہشام وغیرہ ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ رو ہو کر قریش کے کچھ افراد کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شبیہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدان بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ انتہائی گرم دن تھا۔

## ابو جہل کا قتل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں ابو جہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی کی کچھ رتق ابھی باقی تھی۔ پس ابو جہل کہنے لگا: جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عفرا کے دونوں بیٹوں نے اتار خمی کیا ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ابو جہل

3960- راجع الحديث: 240

3962- صحيح مسلم: 4638, 4639

3962م- انظر الحديث: 3963, 4020

أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ  
فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ  
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ

ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی  
پکڑ لی، تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا  
ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی  
ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ احمد بن یونس کی  
روایت میں بھی انت ابو جہل کا لفظ ہے۔

3963 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِي  
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ، فَإِنِ انْطَلَقَ  
ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَفْرَاءً حَتَّى يَرَدَّ  
فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ، قَالَ: وَهَلْ  
فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: کون ہے جو ابو جہل  
کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ پس حضرت ابن مسعود  
گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء  
کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے ادھ موا ہو کر سسکیاں  
لے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر  
فرمایا: تو ہی ابو جہل ہے؟ کہنے لگا جن آدمیوں کو ان کی  
قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟  
یا جن کو تم نے قتل کیا ہے؟

3963م- حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ  
بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
نَحْوَهُ.

ابن المثنی، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت  
ہے۔

3964 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:  
كَتَبْتُ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَسْفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ  
ابْنِ عَبَّاسٍ عَفْرَاءً.

علی بن عبد اللہ، یوسف بن ماجنون، صالح بن  
ابراہیم، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے  
واقعات بدر میں حضرت عفراء کے دونوں صاحبزادوں کی  
کارگزاری کی اسی طرح روایت کی ہے۔

3965 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ،  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا  
أَبُو جَهْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ بروز قیامت کے اپنے پروردگار کے  
حضور جھگڑے چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو

3963- راجع الحديث: 3962

3963م- راجع الحديث: 3962

3964- راجع الحديث: 3141

3965- انظر الحديث: 4744, 3967

زانو بیٹھوں گا قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت ”ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، ۱۸، ۱۹) جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی ادھر سے حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ یا ابو عبیدہؓ ابن الحارثؓ اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہؓ، عتبہ بن ربیعہؓ اور ولید بن عتبہؓ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، ۱۸، ۱۹) قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی، جن میں ادھر سے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ بن حارثؓ ہیں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہؓ، عتبہ بن ربیعہؓ اور ولید بن عتبہؓ ہیں۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا، ہم سے یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، ان کا بنی ضبیعہ کے یہاں آنا جانا تھا اور وہ بنی سدوس کے غلام تھے۔

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، ۱۸، ۱۹) ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بدر

ظَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْهَدُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْغُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: وَفِيهِمْ أَكْثَرُ: (هَذَا خُصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمَا) (الحج: 19) قَالَ: هُمُ الَّذِينَ تَبَارَكُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

3966 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَرَكْتُ: (هَذَا خُصْمَانِ اخْتَصَمُوا) (الحج: 19) فِي رَبِّهِمَا فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

3967 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ، كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ، وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوسَ،

3967م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِينَا تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: (هَذَا خُصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمَا) (الحج: 19)

3968 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ،

3966- انظر الحديث: 3968، 3969، 4743، صحيح مسلم: 7478، 7479، سنن ابن ماجه: 2835

3967م- راجع الحديث: 3965

3968- راجع الحديث: 3966

میں مقابلے پر آنے والے مذکورہ چھ افراد کے متعلق نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے (پارہ ۱۷، ج ۱۹) ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدان بدر میں مقابلے پر آئے تھے۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور ادھر سے عقبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عقبہ۔

ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمیہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا دن آیا تو انہوں نے اُمیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس دن کہہ رہے تھے کہ اگر آج اُمیہ بچ کر نکل گیا تو میری نجات نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھی کے کہ اس

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْسِمُ: "لَنَزَلَتْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ، فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ"

3969 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ: (هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمَا) (الحج: 19) نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةُ، وَشَيْبَةُ، ابْنُ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ - 3970 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى بَدْرًا قَالَ: بَارَزَ وَظَاهَرَ

3971 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ أَبِيهِ، فَقَالَ بِلَالٌ: لَا تَجُوتُ إِنْ نَجَا أُمِّيَّةُ

3972 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ

3969- راجع الحديث: 3966

3971- راجع الحديث: 2301

3972- راجع الحديث: 1067

بِهَا، وَتَجَدَّ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَ أَنْ شَيْعًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ  
تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، فَقَالَ: يَكْفِيَنِي هَذَا"  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

3973- أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا

هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْبَرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ، عَنْ  
عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرْبَاتٍ  
بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ: إِنْ كُنْتُ  
لَأَدْخُلَ أَصَابِي فِيهَا قَالَ: ضَرَبَ ثُنْتَيْنِ يَوْمَ  
بَنْدٍ، وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَزْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ: وَقَالَ لِي  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الزُّبَيْرِ: يَا عُرْوَةُ، هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ؟ قُلْتُ:  
نَعَمْ قَالَ: فَمَا فِيهِ؟ قُلْتُ: فِيهِ قَلَّةٌ فَلَهَا يَوْمَ بَنْدٍ  
قَالَ: صَدَقْتُ،

(البحر الطويل)

بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ  
ثُمَّ رَدَّاهُ عَلَى عُرْوَةَ، قَالَ هِشَامُ: فَأَقْنَمْنَاهُ  
بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا، وَلَوْدِدْتُ أَلِيَّ  
كُنْتُ أَخَذْتُهُ

3974 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ، عَنْ

هَشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ بْنِ  
الْعَوَّامِ مُحَلَّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامُ: وَكَانَ سَيْفُ  
عُرْوَةَ مُحَلَّى بِفِضَّةٍ

3975- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ

نے ذرا سی مٹھی اٹھا کر پیشانی سے لگائی اور کہا کہ  
میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے  
ہیں کہ میں نے اسے حالت کفر میں قتل شدہ دیکھا۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ  
عنه کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے۔ ان  
میں سے ایک ان کے کندھے پر تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ  
میں اس میں اپنی انگلی داخل کر دیا کرتا تھا۔ ان کا بیان  
ہے کہ دو زخم جنگ بدر میں آئے تھے اور ایک جنگ  
یرموک میں۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ  
بن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو عبدالملک بن مروان نے مجھ  
سے کہا، اے عروہ! کیا تم حضرت زبیر کی تلوار پہچان لو  
گے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا، اس کی علامت  
کیا ہے؟ میں نے کہا، جنگ بدر میں اس کی دھارا ایک  
جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کہنے لگا، تم سچ کہتے ہو پھر اس نے  
یہ مصرعہ پڑھا کہ لڑتے لڑتے ان کی تلواres ٹوٹ گئی  
ہیں۔ پھر اس نے وہ تلوار حضرت عروہ کو دے دی۔ ہم  
نے آپس میں اس کی قیمت کے بارے میں مشورہ کیا  
کہ تین ہزار درہم ہوگی۔ پس ہم میں سے ایک آدمی  
نے اسے خرید لیا اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ وہ تلوار میں  
لیتا۔

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ  
حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام  
تھا اور حضرت عروہ کی تلوار پر بھی چاندی کا کام ہوا تھا۔

ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر سے راوی  
ہیں کہ جنگ یرموک کے دن رسول اللہ ﷺ

3973- راجع الحديث: 3721

3975- راجع الحديث: 3721



کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ آدار ہو جائیں۔ فرمایا: میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے۔ کہنے لگے کہ نہیں جناب، ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس یہ حملہ آور ہو گئے اور کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری جانب جانکے جبکہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹ رہے تھے تو دشمنوں نے ان کی گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور ان کے کندھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان کے درمیان ہی جنگ بدر والی ضرب تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا یعنی اپنے لڑکپن میں حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اس دن آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر دس سال تھی۔ پس انہوں نے انہیں گھوڑے پر بٹھا کر ایک شخص کے حوالے کر دیا تھا۔

حضرت انس بن مالک نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک کنوئیں میں پھینکنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں قیام فرما رہے۔ جب میدان بدر میں تیسرا دن آیا تو اپنی سواری کو حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل دیئے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ کسی حاجت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَوْمِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ؟ فَقَالَ: "إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ، فَقَالُوا: لَا نَفْعَلُ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّى صُفُوفَهُمْ، فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا، فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كُنْتُ أَدْخُلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ اللَّعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا

3976 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقَذَفُوا فِي طَوَيْتٍ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيبٌ مُخْبِثٌ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِوَأَجَلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، وَقَالُوا: مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّيِّ، فَجَعَلَ

کے لیے جارہے ہیں، حتیٰ کہ آپ اسی کنوئیں کی مندر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روئیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قنادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈالی، تاکہ وہ سنیں اور آپ کے فرمان عبرت سے ان کی توبیخ، ذلت، سزا اور حسرت و ندامت ظاہر ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پارہ ۱۳، ابراہیم ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کی نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھرا تارنے سے مراد یہ ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں جہنم رسید کیا۔

ہشام اپنے والد محترم حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس مرفوع

يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَيْسُرُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لَنَا أَقْوَلَ مِنْهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ، قَوْلُهُ تَوْبِيغًا وَتَضْغِيرًا وَتَقْيِيمًا وَحَسْرَةً وَنَدَمًا

3977- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: (الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا) (ابراہیم: 28). قَالَ: هُمْ وَاللَّهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرُو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ (وَأَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ) (ابراہیم: 28) قَالَ: النَّارَ، يَوْمَ بَدْرٍ

3978- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ

روایت کا ذکر ہوا کہ: ”اہل و عیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔“ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پر عذاب دیا جاتا ہے اور اہل و عیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں۔

اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بدر پڑے ہوئے تھے، تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن رہے ہیں، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ اب یہ جان گئے کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ حق ہے۔ پھر حضرت صدیقہ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے سائے نہیں سنتے مردے (پارہ ۲۰، النمل: ۸۰) اور ترجمہ کنز الایمان: اور تم نہیں سنانے والے انہیں جو قبروں میں پڑے ہیں (پارہ ۲۲، فاطر: ۲۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جو گئے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پالیا؟“ پھر فرمایا کہ یہ اب میری بات کو سن رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب خوب علم ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انہوں نے کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ: وَهَلْ؛ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ

3979- قَالَتْ: وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْتَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ، ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى) (النمل: 80)، (وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنَ فِي الْقُبُورِ) (فاطر: 22) يَقُولُ حِينَ تَبْوُؤُوا مَقَاعَهُمْ مِنَ النَّارِ

3980, 3981- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبٍ بَدْرٍ فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ (إِنَّكَ

(النمل: 80) حَتَّىٰ قَرَأْتَ الْآيَةَ

تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے  
سنائے بہرے پکار نہیں جب پھریں پیٹھ دے کر (پارہ  
۲۰، النمل: ۸۰)۔

### اصحاب بدر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
حضرت حارثہ بن سراقہ نے غزوہ بدر میں جام شہادت  
نوش کیا اور وہ نوعمر تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ نے نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا  
رسول اللہ ﷺ! آپ کو خوب علم ہے کہ مجھے حارثہ  
سے کتنی محبت ہے۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر  
کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور معاملہ اگر برعکس  
ہے تو ملاحظہ فرمائیے کہ میرا کیا حال ہو گیا ہے؟ آپ  
نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تو دیوانی ہوئی ہے؟ کیا  
خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت ساری  
ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت ابو مرثد اور حضرت زبیر کو  
حکم فرمایا کہ سوار ہو کر جاؤ، حتیٰ کہ جب روضہ خاخ  
کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس  
کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ  
کے لیے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی  
اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی جیسا کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط  
کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں  
ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی، پھر بھی کوئی  
خط نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان  
ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ لہذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم

### 9- بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

3982 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدٍ،  
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَصِيبَ  
حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ  
عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ  
أَصِيبُ وَأَحْتَسِبُ، وَإِنْ تَكُ الْآخَرَى تَرَى مَا  
أَصْنَعُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، أَوْهَيْبْتُ، أَوْجَنَّتْ وَاجِدَةٌ  
هِيَ، إِنَّهَا جَنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ

### 3983 - حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:  
بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا  
مَرْثِدَ الْغَنَوِيِّ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَكُلَّنَا  
فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ،  
فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ، مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ  
حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا  
تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: الْكِتَابُ، فَقَالَتْ: مَا  
مَعَنَا كِتَابٌ، فَأَتَيْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرِ كِتَابًا،



فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكَ، فَلَمَّا رَأَتْ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُزْنِهَا، وَهِيَ مُتَحِزَّةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتْهُ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ: وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ، فَقَالَ: أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: "لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ أَوْ: فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ، وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

تجھے برہنہ کر دیں گے۔ جب اس نے ہماری شدت دیکھی تو اپنے نیپے کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، پس مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم! مجھے کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر رکھتا ہوں، میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں تاکہ میرے گھر والوں اور مال کو وہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و منال کی حفاظت کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر نے پھر عرض کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس نے جنگِ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اہل بدر کے حالات کا علم رکھتے ہوئے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔



## 10- بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

3984 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

3985 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ - يَعْنِي كَثُرُوكُمْ - فَأَرْمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

3986 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَّةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَأَصَابُوا مِنْ سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أُسَيْرًا، وَسَبْعِينَ قَتِيلًا، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمَ بَدْرٍ وَحَرْبِ بَيْحَالٍ

## جنگ بدر کے متعلق ضروری باتیں

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے نزدیک آجائے اس وقت تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا: جب کافرا کھٹے کر تمہارے قریب آجائیں تو تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع نہ ہونے دینا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا، لیکن ہمارے ستر افراد شہید ہوئے جبکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر آفت ٹوٹی یعنی ستر قیدی ہوئے اور ستر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

3984- راجع الحدیث: 2900

3985- راجع الحدیث: 2900

3986- راجع الحدیث: 3039

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بھلائی تو وہ ہے جو جنگ اُحد کے بعد ہمیں عطا کی گئی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو جنگ بدر کے بعد مرحمت فرمایا گیا تھا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن لڑکے نظر آئے، گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں محفوظ جگہ پر نہیں تھا۔ اتنے میں ایک نے دوسرے سے چھپ کر مجھ سے پوچھا: چچا جان! مجھے ابو جہل تو دیکھا دیجئے میں نے کہا، اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے چھوڑوں گا یا جام شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پہلے سے چھپ کر مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی کوئی آرزو نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ آخر میں نے انہیں اشارے سے ابو جہل بتا دیا تو وہ اس پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے اور اس پر پے در پے ضربیں لگائیں۔ وہ دونوں حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس افراد پر مشتمل سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں

3987- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَإِذَا الْحَيُّرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

3988- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: "إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ التَّفْتُ فَإِذَا عَنِ يَمِينِي وَعَنِ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ، فَكَأَنِّي لَمْ أَمِنْ بِمَكَائِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِي، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ، فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَرَّ نِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَائِهِمَا، فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ، فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّفْرَيْنِ حَتَّى حَزَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ"

3989- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أُسَيْدٍ بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي

3987- راجع الحديث: 3622, 3623

3988- راجع الحديث: 3141

3989- راجع الحديث: 3045

هُزِيزَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ عَيْنًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدْيَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ، فَتَفَرُّوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَضَوْا أَثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَا كُلُّهُمْ التَّمَرُ فِي مَنْزِلٍ تَزْلُوهُ فَقَالُوا: تَمَرٌ يَثْرِبُ، فَاتَّبَعُوا أَثَارَهُمْ، فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بَأْيَدِيكُمْ، وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْبَيْثَاقُ: أَنْ لَا تَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالْثَّبَلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْبَيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثَنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَبَكُّوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللَّهُ لَا أَصْحَبَكُمْ، إِنَّ لِي بِهَؤُلَاءِ أَسْوَةً، يُرِيدُ الْقَتْلَ، فَجَرَرُوهُ وَعَاجِلُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَانْطَلَقَ بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثَنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةٍ بَدْرٍ، فَأَبْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ بَنُو قُوفٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَنَجَ بُنْتَى لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فُجْزِهِ

تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام تک پہنچے تھے تو قبیلہ لحيان کو کسی نے ان کے بارے میں بتا دیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں بھیج دیا۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات کی تلاش میں تھے، حتیٰ کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا کہ نزدیک آگئے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم ﷺ کو مطلع فرما، کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیئے جس سے حضرت عاصم اور ان کے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے وعدوں پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور جب انہوں نے اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ کمائوں کی تانت نکال کر ان سے ان حضرات کی مشکلیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے شخص نے کہا یہ پہلی وعدہ خلافی ہے۔ خدا کی قسم، میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقش قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت زور لگایا لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر

وَالْمُوسَىٰ بِبَيْدِهِ، قَالَتْ: فَقَرَعْتُ فَرْعَةَ عَرَفَهَا  
 حُبَيْبٍ، فَقَالَ: أَتَحْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ  
 لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أُسَيْدًا قَطُّ  
 خَيْرًا مِنْ حُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ  
 قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوتِي بِالْحَدِيدِ، وَمَا  
 بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَأَنْتَ تَقُولُ: إِنَّهُ لِرِزْقٍ رَزَقَهُ  
 اللَّهُ حُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي  
 الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ حُبَيْبٌ: دَعُونِي أَصِلْ رِجْلَيْنِ،  
 فَتَرَكُوهُ فَزَكَّحَ رِجْلَيْنِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ  
 تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَرَدْتُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ  
 أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَأَقْتُلْهُمْ بَدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ  
 أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ

(البحر الطويل)

فَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا... عَلَى أُبَى  
 جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَضَرَعِي  
 وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ... يُبَارِكُ عَلَى  
 أَوْصَالِ شِلْوِ مُمَزَّعٍ  
 ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَةَ عَقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ  
 فَقَتَلَهُ، وَكَانَ حُبَيْبٌ هُوَ سَنَ لِكَلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ  
 صَبْرًا الصَّلَاةَ، وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا  
 خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ  
 ثَابِتٍ- حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ- أَنْ يُؤْتُوا بِشَيْءٍ  
 مِنْهُ يُعْرِفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ  
 عَظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ  
 الدَّبْرِ، فَحَمَلَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ  
 يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: ذَكَّرُوا مَرَارَةَ بْنَ  
 الرَّبِيعِ الْعَمَرِيَّ، وَهَلَكَ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ،

آباد نہ ہوئے۔ آخر کار وہ حضرت خبیب اور حضرت  
 زید کو لے کر چلے گئے، حتیٰ کہ دونوں حضرات کو فروخت  
 کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد پیش آیا حضرت  
 خبیب نے بنو حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب  
 کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں  
 نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا  
 مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا لڑکا  
 حضرت خبیب کے پاس چلا آیا اسے کوئی پتہ نہیں تھا۔  
 جب وہ ان کے پاس آئی اور لڑکے کو ان کی ران پر بیٹھے  
 ہوئے اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو بہت  
 ڈری حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو تاڑتے  
 ہوئے فرمایا: کیا تم اس لیے ڈری ہو کہ میں بچے کو قتل  
 کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا:  
 خدا کی قسم، میں نے خبیب سے نیک ہرگز کوئی قیدی  
 نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم، ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ  
 انگوڑ کھا رہے ہیں اور گچھا ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ  
 وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی  
 پھل مکہ مکرمہ میں تھا ہی نہیں۔ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ  
 روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں عطا فرمائی  
 جاتی تھی جب بنو حارث انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی  
 حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے  
 کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔  
 پس انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت  
 نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی  
 دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے (دیر نہ کی کہ تم یہ  
 سمجھنے لگو گے کہ موت سے خوفزدہ ہوں۔ پھر دعا مانگی،  
 اے اللہ! انہیں گن گن کرتا ہرگز نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا

صدق و صفا کے نام پر مر جاؤں تو کیا غم  
راہ خدا میں گرا دیا جاؤں تو کیا غم  
میری جان اے اللہ تیرے سپرد ہے  
تو میرے حال کو بابرکت بنا دے

پھر ابوسرور، عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے  
انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب نے مسلمانوں کے لئے  
یہ رسم رائج فرمادی کہ جب وہ بے بس کر کے قتل کیا  
جائے تو نماز پڑھے۔ رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو ان  
حضرات کا واقعہ اسی روز بتا دیا تھا۔ جب قریش نے  
حضرت عاصم بن ثابت کی شہادت کے بارے میں سنا  
کچھ آدمی روانہ کیے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے کر  
آئیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ  
انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے شخص کو قتل کیا  
تھا۔ پس اللہ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کو بھیج دیا  
تاکہ قریش ان کی لاش کے پاس نہ آسکیں اور ان  
کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکیں۔ حضرت کعب بن  
مالک کا بیان ہے کہ حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور  
حضرت ہلال بن امیہ واقعی دونوں نیک اشخاص تھے اور  
دونوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے جمعہ  
کے دن انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن  
نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابی ہیں۔ تو یہ ان کی عیادت  
کے لیے سوار ہو کر روانہ ہوئے حالانکہ سورج انتہائی  
بلندی پر ہونے کے سبب نماز جمعہ کا وقت نزدیک تھا،  
لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے

3990 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، ذُكِرَ لَهُ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ  
نُفَيْلٍ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، مَرِضٌ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَرَكِبَ  
إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ، وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ،  
وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

3991 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ

3991- انظر الحديث: 5319 'صحیح مسلم: 3706' سنن ابوداؤد: 2306، 2198 'سنن

نسائی: 3518، 3519، 3520 'سنن ابن ماجہ: 2028



ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ: يَا مَرْءُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَنْ مَا قَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتُ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ، فَتَوَفَّى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكِكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلِينَ لِلْخُطَابِ، تُرْجِيَنِ النِّكَاحَ؟ فَإِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى ثِيَابِي حِينَ أُمْسَيْتُ، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْتَنَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالنِّكَاحِ إِنْ بَدَأَ لِي تَابِعُهُ أَصْبَغُ، عَنْ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلَنَاهُ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْبَكْرِيَّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ، أَخْبَرَهُ

والد محترم نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کے لیے مکتوب لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو حضرت عمر بن عبد اللہ بن ارقم نے حضرت عبد اللہ بن عتبہ کو جواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو نبی عامر بن لوی سے تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر وفات پا گئے اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے کچھ روز بعد جب بچے کی ولادت ہو گئی اور یہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگار کر لیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبد الدار کا ایک شخص ابوالسنا بل بن کلب آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کر لو۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرما دیا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہو گئی ہوں اور نکاح کر سکتی ہوں اگر میں چاہوں محمد بن ایاس بن البکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والد ماجد (ایاس بن البکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

غزوہ بدر میں فرشتوں کا آنا

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

11- بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا

3992- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

فرماتے ہیں جو غزوہ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کو کیسا جانتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں، یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جد امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ اپنے صاحبزادے سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوہ بدر میں شریک ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم سے اس بات میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ ذکر ہوا۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس دن حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبریل علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا کہ یہ حضرت جبریلؑ ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے

جَبْرِیْہُ، عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِیِّ، عَنْ أَبِيہِ، وَكَانَ أَبُوہُ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ قَالَ: جَاءَ جِبْرِیْلُ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرِ فِیْكُمْ، قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ الْبَلَائِكَةِ"

3993 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ، وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ، فَكَانَ یَقُولُ لِأَبِیْہِ: مَا یَسُرُّنِیْ أَلَّا شَهِدْتُ بَدْرًا، بِالْعَقَبَةِ قَالَ: سَأَلَ جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

3994 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا یَزِیْدُ، أَخْبَرَنَا یَحْیٰی، سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ، أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَعَنْ یَحْیٰی، أَنَّ یَزِیْدَ بْنَ الْهَادِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ یَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ یَزِیْدٌ: فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ

3995 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: هَذَا جِبْرِيلُ، أَخِذْ بِرَأْسِ  
فَرَسِهِ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ

## 12- بَابُ

## غزوة بدر کے بعد کی باتیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
حضرت ابو زید صحابی لا ولد انتقال کر گئے اور غزوة بدر  
میں شریک ہوئے تھے۔

حضرت ابوسعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ  
جب سفر سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان  
کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں  
سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک  
اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی  
حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ معلوم کر لوں جو بدری  
صحابی ہیں۔ جب ان سے دریافت کیا تو انہوں نے  
فرمایا: آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہو گیا تھا  
یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میرے والد ماجد حضرت زبیر نے غزوة بدر کے دن  
دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل لوہے میں چھپا  
ہوا تھا اور دونوں آنکھوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آتا  
تھا۔ اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی۔ وہ کہنے لگا کہ میں  
ابو ذات الکرش ہوں۔ پس اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ  
میں برچھی ماری تو وہ مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے  
حضرت زبیر کی زبانی بتایا گیا کہ میں نے اس پر اپنا  
پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی  
تھی جس کے سبب اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے

3996 - حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ،  
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَبُو زَيْدٍ، وَلَمْ  
يَتْرُكْ عَقِبًا، وَكَانَ بَدْرِيًّا

3997 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا  
الْكَثِيفُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خُبَّابٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بَنَ مَالِكِ  
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَقَدَّمَ  
إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَخْطَى، فَقَالَ: مَا أَنَا  
بِأَكْلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَأَنْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ، وَكَانَ  
بَدْرِيًّا، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ  
حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ، نَقُضَ لَنَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ  
مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَخْطَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

3998 - حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:  
قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عَبِيدَةَ بْنَ سَعِيدٍ  
بَنَ الْعَاصِ، وَهُوَ مُدَجَّجٌ، لَا يَرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ،  
وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكُرْشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ  
الْكُرْشِ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنْزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ  
فَمَاتَ، قَالَ هِشَامٌ -: فَأَخْبِرْتُ: أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ -:  
لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ مَطَّأْتُ، فَكَانَ الْجَهْدُ  
أَنْ تَزْعُمَهَا وَقَدْ انْتُكَيْ طَرَفَاهَا، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ  
إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ

3996- راجع الحديث: 3810

3997- انظر الحديث: 5568 سنن نسائي: 4439, 444

for more books click on link  
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ، سَأَلَهَا إِثْبَاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِثْبَاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِثْبَاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ

ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برجھی کو رسول اللہ ﷺ نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابو بکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانگی۔ لہذا انہیں دے دی جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے تو یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس ہی رہی۔

ابو اور یس عائد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ نے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بیٹی یعنی ہند بنت ولید بن عقبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، جبکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ عہد جاہلیت میں یہ رواج

3999 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُدْرِيسٍ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَايَعُونِي

4000 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ، وَكَانَ يَكُونُ شَهِدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ، وَهُوَ مَوْلَى لَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا

3999- راجع الحديث: 18

4000- انظر الحديث: 5088



تھا کہ جب کوئی کسی کو معینی بنا لیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنز الایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو (بارہ ۲۱، الاحزاب ۵) پس حضرت سہلہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے رُبیع بنت معوذ نے فرمایا، کہ شب زفاف کے بعد میرے غریب خانے پر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح رونق افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت کچھ لڑکیاں دف بنا کر جنگِ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گارہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تصویروں سے یہاں جاندار کی تصویریں مراد ہیں۔

وَكَانَ مَنْ تَبَلَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَتَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5). فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

4001 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ، حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْزُودٍ، قَالَ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بَنِي عَدِيٍّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِثِّي، وَجَوَازِيَاثُ يَضْرِبْنَ بِالْأُفْقِ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُبِلَ مِنْ آبَائِهِمْ يَوْمَئِذٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ»

4002 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح

4002م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»



يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَزْوَاحُ

4003 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، ح

4003-m- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا

عَبْسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ،

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ

نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ

الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَهْبِتِي بِفَاطِمَةَ

عَلَيْهَا السَّلَامُ، بَنَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَاعْدَتْ رَجُلًا صَوَّاعًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ

يَزَّيْحَلَ مَعِي، فَتَأْتِي بِأَذْخِرٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُبِيعَهُ مِنْ

الصَّوَّاعِينَ، فَتَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عَرْسِي، فَبَيْنَا

أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحَبَالِ،

وَشَارِفَاتِي مُنَاخَانَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ

الْأَنْصَارِ، حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا أَنَا بِشَارِفِي

قَدْ أُجِبْتُ أَسْنِمَتَهَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ

مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ

الْمَنْظَرَ، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا فَعَلَهُ حَمْرَةُ

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، فِي شَرْبِ

مِنِ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَتْ فِي

غَنَائِمِهَا:

[البحر الوافر]

أَلَا يَا حَمْرُ لِمُشْرِفِ النَّوَاءِ،

فَوُتِبَ حَمْرَةُ إِلَى السَّيْفِ، فَأُجِبَتْ أَسْنِمَتُهُمَا

وَبُقِرَ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قَالَ عَلِيٌّ:

ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے خبر دی۔

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام فرماتے ہیں

کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ بدر

کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور

ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے مالِ فے کے

اپنے خُص میں سے اسی دن عطا فرمائی تھی۔ اس وقت

میں نے ارادہ کر لیا کہ نبی کریم ﷺ کی شہزادی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا انتظار کروں۔

پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنا کو تیار

کیا تا کہ ہم دونوں جا کر اونٹیوں پر اذخر گھاس لائیں۔

میری نیت یہ تھی کہ اسے فروخت کر کے نکاح کے ولیمہ کا

انتظام کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان،

رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں میں نے

ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں۔ جب

سامان لے کر میں اونٹیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا

ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ

چاک کر کے کلچیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری

آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ

حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت

حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر

میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں، ایک لونڈی ان کے پاس

گا رہی ہے اور دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی

کہ لونڈی نے گاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی

اونٹیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے،

اونٹیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلچیاں

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَزْرَةَ عَلَى نَاقَتِي، فَأَجَبْتُ أَسِنَّتَهُمَا، وَبَقَرُ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَآهُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَزْرَةُ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَزْرَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَزْرَةُ قُمِلَ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَزْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَزْرَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدُ لِأَبِي، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قُمِلَ فَتَنَكَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقْبَتِهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ مجھے دیکھتے ہی میری بات سمجھ گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آج جیسا غناک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کھجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی، اسے اوپر ڈال کر روانہ ہوئے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیے، یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت طلب فرمائی۔ اجازت ملنے پر نبی کریم ﷺ مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت پر حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ لیکن حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں چور تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا، پھر آپ کے کندھوں تک نظر اٹھائی، پھر پُر نور چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے: اچھا، تم لوگ میرے والد ماجد کے غلام ہو۔ نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اس وقت یہ ہوش میں نہیں ہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس آ گئے۔

حضرت ابن معقل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تکبیریں کہیں کیونکہ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے

4004 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، قَالَ: أُنْقَذَ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِي، سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَبَّرَ عَلَى

سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ فَقَالَ: «إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا»

4005 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْسِ بْنِ حِذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُؤَيِّي بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيْالِي، فَقَالَ: قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَبَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَزُجْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مَيِّ عَلَى عُمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيْالِي ثُمَّ «خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنكَحَهَا إِيَّاهُ» فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَى حِينَ عَرَضْتَ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْتَنِعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكْتُهَا لَقَبِلْتُهَا

تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہو گئیں، جو حضرت حنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت عمر نے حضرت عثمان سے ملاقات کے اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا آپ سے نکاح کر دوں؟ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں اس کے متعلق غور کروں گا۔ یہ کئی دن تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ پس حضرت ابوبکر نے سکوت فرمایا اور مجھے کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرز عمل کا مجھے حضرت عثمان کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ کئی دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے حفصہ کا پیغام بھیجا۔ پس میں نے اس کا آپ کو نکاح دے دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: شاید آپ کو یہ بات ناروا گزری ہوگی جب آپ نے حفصہ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کے حسب منشاء جواب نہیں دیا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے لیے اس کے متعلق مجھ سے مشورہ فرمایا تھا پس

میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر حضور یہ ازادہ ترک فرما دیتے تو پھر اسے میں قبول کر لیتا۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دورِ امارت میں مغیرہ بن شعبہ نے نماز عصر میں تاخیر کر دی۔ جو امیر کوفہ تھے جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو علم ہے کہ حضرت جبریل نے آکر رسول اللہ ﷺ کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھ لے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث

4006- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ، سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ»

4007- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ: أَخَّرَ الْمَغِيرَةُ بْنَ شُعْبَةَ الْعَصْرَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ، جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، شَهِدَ بَدْوًا، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «هَكَذَا أُمِرْتُ» كَذَلِكَ كَانَ بِشَيْذٍ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

4008- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِيتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ»، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ

4006- راجع الحديث: 55

4007- راجع الحديث: 521

4008- انظر الحديث: 5051, 5040, 5009, 5008، صحيح مسلم: 1875, 1877، سنن ابو داؤد: 1397، سنن

ترمذی: 2881، سنن ابن ماجہ: 1368, 1369

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



تَحَدَّثْنِيهِ

بیان کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

4009 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ، «أَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ».

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حسین بن محمد سے جو نبی سالم کے شرفا سے تھے، اس حدیث کے متعلق پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

4010 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اور جن کے والد ماجد غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4011 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عُمَرَ «اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا، وَهُوَ خَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ»

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان کے دونوں چچا جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قابل کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زہری) نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کرائے پر

4012, 4013 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، وَكَانَا شَهِيدًا بَدْرًا، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ:

4009 - راجع الحديث: 424

4010 - راجع الحديث: 424

4012, 4013 - راجع الحديث: 2339



دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔

آدم، شعبہ، حصین بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن شداد بن الہاد لیش فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخزوم نے بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ اور اہل بحرین کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ پس حضرت ابو عبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس آ گئے جب انصار نے حضرت ابو عبیدہ کی واپسی کے بارے میں سنا تو نماز فجر میں سب نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: میرا خیال ہے، تم نے یہ سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ذرا بھی خوف نہیں ہے، ہاں اندیشہ تو اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے

فَتُكْرِيهَا أَنْتَ، قَالَ: «نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ»

4014 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ: «رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ»

4015 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ غُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ قَحْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ لِبْنِي عَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ، وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاحِبَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَبَّغَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أُظِّلْتُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ» قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَقْبِلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ مَا الْفَقْرَ أَحْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَحْشَى أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ»

تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔

حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے ممانعت فرمائی ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کتنے ہی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض کی کہ ہمیں اجازت عنایت فرمائیے کہ اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

ابوعاصم، جرج، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عدی، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں عبید اللہ بن عدی خیبر کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور مجھے بتائیے: اگر کسی کافر سے میری جنگ ہو اور خوب جم کر

4016- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا،

4017- حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ، فَأَمَسَكَ عَنْهَا»

4018- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلَنَتَرُكَ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ: «وَاللَّهِ لَا تَذُدُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا»

4019- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَوْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجَنْدَعِيُّ أَنَّ عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَجْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ الْقَدَادِ بْنِ عَمْرِو الْكِنْدِيِّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ

4016- راجع الحديث: 3310, 3297

4017- راجع الحديث: 3310

4018- راجع الحديث: 2537

4019- النظر الحديث: 6865، صحيح مسلم: 272, 271, 270، سنن ابوداؤد: 2644

مقابلہ ہو، حتیٰ کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں، یا رسول اللہ ﷺ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ان حالات میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور جو بات اس نے کہی وہ تو ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور دیکھا کہ حضرت عصفراً کے صاحبزادوں کی ضربوں سے ادھ موا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ہی ابو جہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے بتایا کہ یہ کہا تھا: کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے یہ کہا: جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو ابو جہل کا بیان ہے کہ ابو جہل نے مرتے وقت کہا: کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور مجھے قتل کرتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا

مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ أَحَدِي يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَأَدْمِي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَفْقَتْلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقْتُلْهُ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ أَحَدِي يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلْهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ»

4020 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ» فَأَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: هَكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ، قَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ: أَوْ قَالَ: «قَتَلَهُ قَوْمُهُ» قَالَ: وَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: «قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَدَا أَكَاثِرُ قَتَلِي»

4021- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، "لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا" فَحَدَّثْتُ بِهِ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: «هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ»

جب نبی کریم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلیے پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک صالحین تھے اور دونوں غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں (عبید اللہ بن عبد اللہ) نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوہ بدر میں شامل ہونے والے حضرات کو دوسرے صحابہ پر ترجیح دیتا ہوں۔

محمد بن جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ الطور تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ یہ پہلی بار ہوا کہ ایمان میرے دل میں بس گیا۔

حضرت جبیر بن معطم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر معطم بن عدی آج زندہ ہوتے اور وہ ان قیدیوں کی مجھ سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جب پہلا فتنہ ظاہر ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کیے گئے تو شالمین بدر

4022 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، كَانَ عَطَاءُ الْبَنْدَرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ، خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ: «لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ»

4023 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي»

4024 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي أَسَارِي بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، لَمَّ كَلَمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ»

4024م - وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى -

4023- راجع الحديث: 765

4024- راجع الحديث: 3962

4024م- راجع الحديث: 3139



میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حزہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک پھیل نہ سکا جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود رہے۔

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلقہ حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: میں اور امّ مسطح رفع حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسطح کا پاؤں حادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: آپ بدری صحابی کو برا کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور پھر غزوہ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بدر کے مقتولین سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے وہ پالیا جس کا تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ کے صحابہ میں سے کئی حضرات نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مردوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

يَعْنِي مَقْتَلِ عُمَانَ - فَلَمْ تَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ - يَعْنِي الْحَزَّةَ - فَلَمْ تَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ ظَبَاغٌ

4025 - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، فَعَثَرْتُ أُمَّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعَسَّ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: «يَبُغْسُ مَا قُلْتُ، تَسِيدِينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا» فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ

4026 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: هَذِهِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ «هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟»

4026م - قَالَ مُوسَى: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ»



قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «تَجْمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْنُ ضَرْبٍ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَتَمَّائُونَ رَجُلًا». وَكَانَ عَزْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: «قَسَمْتُ سَهْمَانَهُمَا، فَكَانُوا مِائَةً، وَاللَّهِ أَعْلَمُ»

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور جنہیں مال غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد (۸۱) اکیاسی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا: ان کے حصے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات سوتھے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

4027- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: «ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ»

ابراہیم بن موسیٰ، معمر، ہشام بن عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصے عطا فرمائے گئے تھے۔

### 13- بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ

#### مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُجَمِّعِ النَّبِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِيَّاسُ بْنُ الْبَكَّارِ، بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ، حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ، حَلِيفُ لِقُرَيْشٍ، أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ، حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، قُتَيْلُ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَّاقَةَ، كَانَ فِي النَّظَارَةِ، حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ، حُنَيْسُ بْنُ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ، زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ

### شُرَكَائِ بَدْرٍ كَيْ

#### أَسْمَاءُ كَرَامِي

جن کو امام بخاری نے بطریق صحیح ترتیب دیا ہے:

(۱) النبی محمد مصطفیٰ بن عبد اللہ ہاشمی سلمیٰ علیہ السلام (۲) ایاس بن بکر (۳) بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر قرشی (۴) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابوبلتعہ حلیف قریش (۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے دن شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا حال دیکھنے گئے تھے (۸) حنیب بن عدی انصاری (۹) حنیس بن حذافہ بن سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبد المنذر ابولبانہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری (۱۴) ابو زید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی (مظہر) (۲۱)

عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہمدانی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہمدانی (۲۴) عبدالرحمن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انہیں نبی کریم ﷺ اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مال غنیمت سے انہیں حقہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۲) عامر بن ربیعہ عزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری (۳۴) غویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۹) معوذ بن عفرا (۴۰) معوذ کے بھائی عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابواسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیعہ انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ (۴۶) ہلال بن ابوامیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

### بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول اللہ ﷺ کا دو آدمیوں کی دیت کے معاملے میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ ﷺ سے دھوکا بازی کرنا۔

زہری نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوہ احد سے پہلے کا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ

الْأَنْصَارِيُّ، طَهِيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِيُّ الْقُرَشِيُّ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدِيُّ، عُثْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عَبَادَةُ بْنُ صَامِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ الْقُرَشِيُّ، خَلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلَى ابْنِ طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ، حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَزْزِيِّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ الثُّعْبَانَ الْأَنْصَارِيِّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، مُعَوَّذُ ابْنِ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أَسِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، مِسْطَحُ بْنُ أَكَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، مُقَدَّادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيِّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ»

### 14- بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ

وَمَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَاوَا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ عُرْوَةَ: «كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَبْلَ أُحُدٍ» وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

کنز الایمان: وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے (پارہ ۲۸، الحشر ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بدر معونہ اور غزوہ احد کا ذکر اس کے بعد کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے جنگ کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ جنگ کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اور اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم ﷺ سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقار جو حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہودی جلا وطن کر دیئے گئے۔

سعید المستب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو، ہشیم نے بھی ابو بکر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں نے کھجور کے بعض درخت نبی کریم ﷺ کے لیے خاص کر رکھے تھے، حتیٰ کہ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ درخت واپس لوٹا دیئے گئے۔

الکتاب من دینار ہم لا قول الحشر ما ظننتم أن يخرجوا {الحشر: 2} وجعله ابن اسحاق بعد بئر معونة، وأحد

4028- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ قَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "حَارَبَتِ النَّضِيرُ، وَقُرَيْظَةُ، فَأَجَلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقْرَى قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتِ قُرَيْظَةَ، فَكَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنِقَارٍ، وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ"

4029- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ: «قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ» تَابَعَهُ هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ

4030- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ، حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ، وَالنَّضِيرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُدْعَى عَلَيْهِمْ»

4028- صحيح مسلم: 4567، سنن ابوداؤد: 3005

4029- انظر الحديث: 4645

4030- راجع الحديث: 3630، 3128

4031 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا الْكَثِيفُ، عَنْ  
تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «حَرَّقَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي  
النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ» فَكَرَّكَتْ: {مَا  
قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى  
أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ} [الحشر: 5]

4032 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ،  
أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ " قَالَ: وَلَهَا  
يَقُولُ حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ:

[البحر الوافر]

وَهَانَ عَلَى سَرَاةٍ بَنَى لُؤَيٍّ... حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ  
مُسْتَطِيرٌ

قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

[البحر الوافر]

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ ... وَحَرَّقَ فِي  
تَوَاجِيهِهَا السَّعِيرُ،

سَتَعْلَمُ أَكَيْتَا مِنْهَا بِئْرُهُ ... وَتَعْلَمُ أَكَيْ  
أَرْضَيْنَا نَضِيرُ

4033 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أُوَيْسَ بْنِ  
الْحَدَّادِ النَّضْرِيُّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ دَعَا، إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے کچھ درخت  
جلوادیئے اور کچھ کٹوا دیئے تھے جو بویرہ میں تھے۔  
پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: جو درخت تم  
نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ  
کی اجازت سے تھا (پارہ ۲۸، الحشر: ۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت  
جلوادیئے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا  
ہے:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةٍ بَنَى لُؤَيٍّ... حَرِيقٌ  
بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

راوی کا بیان ہے کہ ابوسفیان بن حارث  
نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا:

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ... وَحَرَّقَ فِي  
تَوَاجِيهِهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَكَيْتَا مِنْهَا بِئْرُهُ... وَتَعْلَمُ أَكَيْ  
أَرْضَيْنَا نَضِيرُ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری کا بیان  
ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے طلب  
فرمایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ  
کے دربان یرفانے آکر بتایا کہ حضرت عثمان حضرت

4031- راجع الحديث: 2326، صحيح مسلم: 4527، سنن ابو داود: 2615، سنن ترمذی: 3302، 1552، سنن ابن

ماجه: 1844

4032- راجع الحديث: 2326

4033- راجع الحديث: 3094



عبدالرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر آ گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر ہی گزری تھی کہ دربان نے آکر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کے پاس بھیج دوں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: ہاں بھیج دو۔ جب وہ دونوں حضرات آپہنچے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اے امیر المؤمنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیے ہمارا تنازعہ بنی نصیر کے اس مال کے متعلق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے فتنے کے طور پر عنایت فرمایا اور آپس میں ہماری تلخ کلامی بھی ہوئی ہے جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجئے تاکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: عجلت نہ کریں! میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا۔ میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا

فِي عُمَانَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدُ يَسْتَأْذِنُونَ، فَقَالَ: نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ، فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبْتِ عَلَيْهِ وَعَبَّاسٌ، فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِخْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّيَدُوا أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً» يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ، قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَنْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرُهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ} {الحشر: 6} - {إِلَى قَوْلِهِ} {قَدِيرٌ} {الحشر: 6}، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ، وَلَا اسْتَأْذَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَبْتَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ





کو خرچ کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خرچ کیا کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، صحیح راہ پر اور حق کا پیروکار تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے حوالے کر دوں اور اسی مقصد کے تحت آپ نے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے پکے وعدے پر کر دوں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر خرچ کرتے رہے تھے اور میں نے اپنے عہد خلافت میں جس طرح خرچ کیا ورنہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے حوالے کر دیجئے۔ تو میں نے آپ کے حوالے کر دیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کی خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آگئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: مالک بن انس نے سچ کہا ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے

4034- قَالَ: فَخَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَزْوَةً بِنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ: "أُرْسِلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَانُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْهُمْ مَعَا  
أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكُنْتُ أَنَا أَرْكُحُنُ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَعْلَمِينَ اللَّهَ  
أَلَمْ تَعْلَمِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَقُولُ: «لَا نُورُثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً- يُرِيدُ بِذَلِكَ  
نَفْسَهُ- إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي هَذَا الْبَالِ» فَانْتَهَى أَرْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ، قَالَ: فَكَانَتْ هَذِهِ  
الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ  
عَلَيْهَا، ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ  
حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ  
بْنِ حَسَنِ، كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ  
بْنِ حَسَنِ، وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَقًّا

سنا کہ از واریج مطہرات، نے مال فئے سے آٹھویں حصے کا  
مطالبہ کرنے کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی  
خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجنا چاہا تو  
میں نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور ان سے کہا کہ کیا  
آپ کو اللہ کا خوف نہیں اور کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ نبی  
کریم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم  
چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اس سے آپ کی مراد اپنی  
ذات تھی اور محمد مصطفیٰ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی۔  
میرے یہ بتانے پر نبی کریم کی از واریج مطہرات اپنے  
ارادے سے رک گئیں۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یہ  
مال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں رہا اور انہوں  
نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قابض نہ ہونے دیا۔  
پھر امام حسن کے قبضے میں آیا، پھر امام حسین رضی اللہ  
عنہ کے قبضے میں آیا، پھر علی ابن حسین اور حسن بن حسن  
رضی اللہ عنہما اس کا باری باری انتظام کرتے رہے اور پھر  
زید بن حسن رضی اللہ عنہ اس کے منتظم رہے۔ یہ حقیقت  
میں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ  
عنہما کی زمین اور خیبر کے مال سے اپنی میراث کا  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی  
وارث نہیں، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔  
بے شک آل محمد اسی مال سے کھائیں گے کیونکہ خدا کی

4035- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ  
عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، وَالْعَبَّاسُ،  
أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَنْدَلٍ،  
وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ،

4036- فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا  
صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْبَالِ» وَاللَّهُ  
لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ

إِلَى أَنْ أُصِلَ مِنْ قَرَاتِي

قسم مجھے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔

### کعب بن اشرف کا قتل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی تھی۔ حضرت محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ مجھے یہ اجازت فرما دیجئے کہ حسب ضرورت مناسب یا نامناسب بات کہہ سکوں؟ فرمایا، جو چاہو کہو۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ یہ شخص تو ہم کو بہت تنگ کرتا ہے۔ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم خود تنگ دست ہیں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ ہمیں قرض ہی دلواد دیجئے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص ابھی تو تمہیں اور بھی تنگ کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے پیروکار تو بن گئے اب اچانک چھوڑ دینا مناسب نہیں لیکن موقع کی تلاش میں ہیں، دیکھتے کیا ہوتا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں ایک دو سبق کھجوریں قرض دے دیجئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے کئی دفعہ ہم سے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک دو سبق کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دو سبق کھجوروں کا ذکر ہے تو کہنے

### 15- بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

4037 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ». فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: فَأَذُنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ: «قُلْ». فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّاكَ وَإِلَيَّ قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلِكُنَّهُ، قَالَ: إِنْ أَقَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَتَى شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ نُسْلِفْنَا وَسُقَا أَوْ وَسُقَيْنِ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسُقَا أَوْ وَسُقَيْنِ أَوْ: فَقُلْتُ لَهُ: فِيهِ وَسُقَا أَوْ وَسُقَيْنِ؛ فَقَالَ: أَرَى فِيهِ وَسُقَا أَوْ وَسُقَيْنِ - فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي، قَالُوا: أَتَى شَيْءٌ يُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ، قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبِّ أَحَدُهُمْ، فَيَقَالُ: رَهْنُ يَوْسَى أَوْ وَسُقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأَمَةَ -



قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ - فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ  
فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ  
الرِّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمُ إِلَى الْحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ،  
فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟  
فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ،  
وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو، قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ  
مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ  
وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ  
بَلِيلٍ لَأَجَابَ، قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ  
مَعَهُ رَجُلَيْنِ - قِيلَ لِسُفْيَانٍ: سَمَّاهُمُ عَمْرٍو،  
قَالَ: سَمَى بَعْضُهُمْ - قَالَ عَمْرٍو: جَاءَ مَعَهُ  
بِرَجُلَيْنِ، وَقَالَ: غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبَّاسٍ بْنُ جَبْرِ،  
وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ عَمْرٍو:  
جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ  
بِشَعْرِهِ فَأَشْمُهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ  
رَأْسِهِ، فَدُونَكُمْ فَاصْرَبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ  
أَشْمُكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيحَ  
الطِّيبِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا، أُمِّي  
أَطِيبَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ: عِنْدِي أُعْطِرُ  
نِسَاءَ الْعَرَبِ وَأَكْمِلُ الْعَرَبَ، قَالَ عَمْرٍو: فَقَالَ  
أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشْمَ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ ثُمَّ  
أَشْمَ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا  
اسْتَمْكَنَ مِنْهُ، قَالَ: كُونُكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوْا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

لگے کہ میرا گمان ہے اتنی کھجوروں کا ذکر بھی ہے۔ پس  
کعب نے کہا کہ کچھ رہن رکھو۔ انہوں نے کہا، آپ کیا  
چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اپنی عورتیں گروی رکھ  
دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں  
کس طرح گروی رکھیں حالانکہ سارے عرب میں  
خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے  
بیٹے گروی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے  
بیٹے کس طرح گروی رکھیں، ایسا کرنے سے ہر کوئی گالی  
دے سکتا ہے کہ تم ایک دو وقت کھجوروں کے بدلے  
گروی رکھے گئے تھے، لہذا ایسا کرنے سے تو ہمیں شرم  
آئے گی، ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔  
سفیان نے لامۃ کا مطلب السلاح بتایا ہے۔ پس  
انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر یہ رات کے  
وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابونائلہ  
بھی تھا۔ اس نے انہیں قلعہ میں بلالیا اور ان کے پاس  
نیچے آنے لگا۔ اس کی بیوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ  
کہاں جاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ  
اور اپنے بھائی ابونائلہ سے ملنے۔ عمرو بن دینار کے سوا  
دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس  
آواز سے تو خون ٹپک رہا ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ  
گویا میرا حقیقی اور ابونائلہ رضائی بھائی ہے اور شریف  
آدمی کورات کے وقت اگر نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا  
جائے تو اسے جانا چاہیے۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو شخص  
بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار  
نے ان کے نام بتائے؟ کہا، کسی کا نام لیا تو تھا لیکن یہی  
فرمایا کہ ان کے ساتھ دو اور شخص بھی تھے۔ دوسرے  
حضرات نے ان کے نام: (۱) ابوعبس بن جبرا (۲)  
حارث بن اوس (۳) عباد بن بشران کے نام بتائے



ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے ہال پکڑ کر سو گھنوں گا۔ جب آپ دیکھیں کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا کام تمام کر دینا۔ ایک مرتبہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سنگھاؤں گا پس وہ چادر اوڑھے ہوئے نیچے اترا اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ میں نے آج تک اتنی اعلیٰ خوشبو نہیں سو گھنی۔ عمرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ کعب نے کہا: میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں اور عرب کے اندر حسن و جمال میں کامل ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: کیا میں آپ کا سر سو گھن سکتا ہوں؟ جواب دیا، ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر سو گھنا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھایا پھر کہنے لگے، کیا مجھے دوبارہ سو گھننے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کر دیا۔

ابورافع عبد اللہ بن  
ابو حقیق کا قتل

اس کو سلام بن ابوحقیق بھی کہتے ہیں۔ خیبر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔ ہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

16- بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَقِيقِ

وَيُقَالُ: سَلَامُ بْنُ أَبِي الْحَقِيقِ، كَانَ بِخَيْبَرَ، وَيُقَالُ: فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: «هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ»  
4038- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کے لیے چند افراد روانہ فرمائے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبداللہ بن عتیک بھی تھے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کے لیے انصار سے چند افراد کو روانہ فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرما دیا۔ ابورافع ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتا اور دشمنوں کی معاونت کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔ جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو لارہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ بیٹھ جائیں۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ پس یہ دروازے کے قریب جا پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سمیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو چکے تھے لہذا دربان نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں لیں، دروازہ کھولا اور ابورافع کے پاس بالا خانے پر قصہ خوانی ہو رہی تھی جب قصہ خان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا

بْنِ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ»

4039 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، فَلَمَّا دَخَلَا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسُرُجِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَابِ، لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَابُ، يَا عَبْدَ اللَّهِ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَغْلِقَ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ، ثُمَّ عَلِقَ الْأَغْلَاقَ عَلَى وَتْدِهِ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا، فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمِرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلَائِكٍ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَى مَنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنْ الْقَوْمُ نَدَبُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي

بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَسَطَ عِيَالِهِ، لَا أَكْثَرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ  
 الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟  
 فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصُّوْتِ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ  
 وَأَنَا دَهْشٌ، فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ فَخَرَجْتُ  
 مِنَ الْبَيْتِ، فَأَمَكْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ،  
 فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصُّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ، فَقَالَ: لِأَمِكَ  
 الْوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلَ بِالسَّيْفِ،  
 قَالَ: فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً أَلْخَذْتُهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ  
 وَضَعْتُ ظَبَّةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ،  
 فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا،  
 حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي، وَأَنَا  
 أَرَى أَنِّي قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ  
 مُّقْبِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ  
 انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَا  
 أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ: أَقْتَلْتُهُ، فَلَمَّا صَاحَ  
 الدِّيكُ قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا  
 رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي،  
 فَقُلْتُ: النَّجَاءُ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ  
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّشْتُهُ، فَقَالَ:  
 «ابْسُطْ رِجْلَكَ» فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا  
 لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ

اور جس دروازے کو میں کھولتا اسے اندر سے بند کر دیتا  
 تھا تاکہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا  
 معلوم بھی ہو جائے تو ان کے پہنچنے تک ابورافع کا کام  
 تمام کر دوں۔ آخر کار میں اس تک پہنچ گیا اور وہ ایک  
 اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے درمیان محو  
 خواب تھا۔ گھر کے اندر مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ  
 کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی، اے ابورافع! اس  
 نے کہا، کون ہے؟ میں نے آواز کے مطابق تلوار سے  
 وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا۔ اس وار سے کوئی فائدہ  
 حاصل نہ ہوا اور وہ چیخنے لگا تو میں کمرے سے باہر نکل  
 آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا:  
 اے ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا، تیری ماں  
 تجھے روئے، ابھی ابھی ایک شخص نے گھر میں تلوار سے  
 مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آواز سنتے ہی  
 میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ مرا نہ تھا، پس  
 میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو  
 اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ قتل  
 ہو چکا ہے۔ پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر  
 نکلتا رہا۔ حتیٰ کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں  
 نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی  
 محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آ پہنچا ہوں، پس میں اوپر  
 سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے  
 عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ پھر  
 اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس وقت تک یہاں  
 سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کی موت کا یقین  
 نہ ہو جائے جب مرغ نے اذان دی تو ایک شخص قلعے کی  
 دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا: لوگو! اہل حجاز کا تاجر ابورافع  
 مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان

سے کہا کہ اب یہاں سے نکل جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو جہنم واصل کر دیا ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب اس پر اپنا دست مبارک پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کے لیے حضرت عبد اللہ بن عتیک اور حضرت عبد اللہ بن عتبہ کو بھیجا اور چند افراد بھی ان کے ساتھ کر دیئے۔ پس یہ چل پڑے اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دربان سے بات کرنے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کسی تدبیر سے اندر داخل ہو جاؤں، تو اتفاقاً سے ان کا گدھا گم ہو گیا تو وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر پر اس طرح کپڑا ڈال لیا جیسے میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر دربان نے آواز دی کہ جو اندر آنا چاہتا ہے آجائے ورنہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں پس میں اندر داخل ہو گیا اور دروازے کے پاس گدھوں والے کمرے میں چھپ گیا۔ ان لوگوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا پھر رات گئے تک باتیں کرتے رہے، حتیٰ کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح خاموشی چھا گئی اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آرہی تھی تو میں نکلا اور دربان کو میں نے

4040- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ، حَدَّثَنَا شَرِيحُ

هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ، فِي ثَلَاثٍ مَعَهُمْ، فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ» فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ، قَالَ: فَتَلَكَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ، فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرِفَ، قَالَ: فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَجَلَسْتُ كَأَنِّي أَقْوَى حَاجَةً، ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ، مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطٍ جَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ، فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ، وَتَمَدَّدُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ، فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ، وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ، حَيْفَ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كَوْفَةٍ، فَأَخَذَتْهُ فَفَتَحَتْ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ



نَذَرَنِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى  
 أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ، فَغَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ  
 صَعَدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلْمٍ، فَإِذَا الْبَيْتُ  
 مُظْلِمٌ، قَدْ طَفِقَ سِرَاجُهُ، فَلَمْ أَكْرِ أَيْنَ الرَّجُلِ،  
 فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ  
 نَحْوَ الصُّوتِ فَأَضْرَبُهُ وَصَاحَ، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا،  
 قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا أَبَا  
 رَافِعٍ؟ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: أَلَا أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ  
 الْوَيْلِ، دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ، قَالَ:  
 فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرَبُهُ أُخْرَى، فَلَمْ تُغْنِ  
 شَيْئًا، فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ  
 وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمَغِيثِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلِي  
 عَلَى ظَهْرِهِ، فَأَضْعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفَيْ  
 عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظِيمِ ثُمَّ خَرَجْتُ  
 دَهْشًا حَتَّى أَتَيْتُ السَّلَمَ، أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطَ  
 مِنْهُ، فَأَنْخَلَعْتُ رَجُلٍ فَعَصَبْتَهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ  
 أَصْحَابِي أَجْحُلُ، فَقُلْتُ: انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ  
 النَّاعِيَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ  
 النَّاعِيَةُ، فَقَالَ: أَتَنِي أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: فَقُنْتُ  
 أُمِّشِي مَا بِي قَلْبَةً، فَأَذَرْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرُوهُ

قلعہ کی چابیاں ایک کیل سے لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا تھا،  
 پس میں نے چابیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا تاکہ ان  
 لوگوں کو اگر میرا معلوم ہو جائے تو آسانی کے ساتھ باہر  
 جاسکوں۔ پھر قلعے میں مکانات تھے میں نے باہر سے  
 ان سب کی کنڈیاں لگا دیں، پھر میں سیڑھی کے ذریعے  
 ابورافع کے گھر کی جانب گیا۔ دیکھا تو گھر میں اندھیرا  
 تھا کیونکہ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ  
 معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز  
 دی: اے ابورافع! اس نے کہا: کون ہے؟ میں آگے  
 بڑھا اور آواز پر بھرپور وار کیا۔ وہ چیخنے لگا اور فائدہ کچھ  
 بھی حاصل نہ ہوا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گیا گویا کہ  
 اس کا مددگار ہوں اور میں نے کہا: اے ابورافع! آپ کو  
 کیا ہو گیا ہے؟ اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا: اس  
 نے کہا: بڑی عجیب بات ہے، تیری ماں تجھے روئے،  
 کوئی شخص میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار  
 سے وار کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی  
 طرف بڑھا اور کاری ضرب لگائی لیکن پھر کانہ بنا۔ وہ  
 چلایا اور اس کے اہل و عیال بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز  
 بدل کر اس کا مددگار بن کر پھر گیا تو وہ چپٹ پڑا تھا۔  
 میں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے دباؤ دیا تو  
 ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پھر میں گھبرایا ہوا باہر  
 نکل آیا اور سیڑھی کے راستے اترنا چاہا لیکن گر پڑا اور  
 میرے پیر کا جوڑ نکل گیا۔ پس میں نے اسے کس کر  
 باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنے ساتھیوں کے پاس  
 آ پہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو  
 جا کر یہ خوش خبری سنا دیجئے، کیونکہ میں اس وقت تک  
 یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک اس کی موت کی خبر نہ  
 سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے



نے ابورافع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے سبب مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جلا ملا۔ اس سے پہلے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو جا کر خوش خبری سنائی۔

### غزوہ احد کا بیان

اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۲۱) اور اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آوے گا اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں اور اس لئے کہ اللہ پہچان کر اے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے اور کافروں کو مٹا دے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (پ ۴، آل عمران ۱۴۳) اور اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے

### 17- بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّؤُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} {آل عمران: 121} وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلَا يَهْنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. إِنْ يَمَسُّكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. وَلِيُمَخِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَخَقَّقَ الْكَافِرِينَ. أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُلْقَوَهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ} {آل عمران: 140} وَقَوْلِهِ: {وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّوهُمُ} {آل عمران: 152} تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا {بِأُذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَفَارَقْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ} {آل عمران: 152} وَقَوْلِهِ: {وَلَا

تَحْسِبَنَّ الدِّينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالًا) الْآيَةُ

بزدلی کی اور حکم میں جھڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا پھر تمہارا منہ اُن سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۲) اور ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن فرمایا کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے لیس ہو کر آئے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمداء احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا تو خدشہ ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے بارے میں تو مجھے دنیا داری کی محبت کا اندیشہ ہے، جس کے سبب تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

4041- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: «هَذَا جِبْرِيلُ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَذَاةُ الْحَرْبِ»

4042 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ،

أَخْبَرَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيَّوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنْ مَوَّعَدَكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَجْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَجْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا». قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فائدہ: اس جگہ چند مسائل یاد رکھو: (۱) تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ زیارت قبور سنت ہے کیونکہ اس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو کر آخرت کی طرف توجہ اور دنیا سے بے توجہی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) زیارت قبور میں زائر کو بھی فائدے ہیں اور میت کو بھی۔ زائر کو ثواب آخرت کی یاد، دنیا سے بے رغبتی حاصل ہوتی ہے اور میت کو زائر سے اُنس اور اس کے ایصالِ ثواب سے نفع میسر ہوتا ہے۔ (۳) یہ کہ زائر قبر پر پہنچ کر پہلے صاحب قبر کو سلام کرے، پھر قبر کی طرف منہ اور کعبہ کو پشت کسے کھڑا ہو اور کچھ سورتیں پڑھ کر اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچائے۔ (۴) یہ کہ ساری امت اس پر متفق ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے مدد لینا جائز ہے، غیر انبیاء کی قبروں کے متعلق بعض ظاہر بین علماء نے اختلاف کیا، مگر محققین فقہاء اور تمام صوفیاء فرماتے ہیں کہ اولیاء اور علماء کی قبر سے مدد لینا جائز ہے، قبور اولیاء سے تاقیامت دینی و دنیاوی فیوض جاری رہیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم کی قبر قبولیت دعا کے لیے مجرب تریاق ہے، امام غزالی فرماتے ہیں کہ جن بزرگوں سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے ان سے بعد وفات بھی مدد مانگی جائے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے چار شخصوں کو دیکھا جو زندگی سے زیادہ اپنی قبروں سے دنیا میں تصرف کر رہے ہیں، ان میں سے معروف کرنی اور حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی ہیں۔ سید احمد مرزوق فرماتے ہیں کہ زندے کی مدد سے مردے بزرگ کی مدد زیادہ قوی ہے، یہ تو قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ میت اپنے زائرین کو دیکھتی ہے اور ان کا کلام سنتی ہے، ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ بعد وفات روح کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اکیلی روح ایسے ایسے کام کر دیتی ہے جو لاکھوں آدمی نہ کر سکیں۔ چنانچہ ایک بار حضرت ابو بکر صدیق کی روح نے صد ہا کافروں کو ایک آن میں تہ تیغ کر دیا اور روح جنت میں رہتے ہوئے ہوئے مشرق و مغرب کو دیکھ لیتی ہے۔ (۵) قبر کے سامنے بلا آؤ نماز پڑھنا حرام، ہاں بزرگوں کی قبروں کے پاس مسجد بنانا یا وہاں نمازیں پڑھنا، برکت کے لیے دعائیں مانگنا جائز ہے۔ (۶) حق یہ ہے کہ قبر یعنی تعویذ قبر کو بوسہ نہ دے، نہ وہاں ناک یا پیشانی خاک پر رگڑے کہ یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے، ہاں آستانہ بوسی اور چیز ہے۔ (۷) جمعہ کے اول دن میں زیارت قبور بہت بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ اس دن میت کا علم و ادراک اور توجہ الی الدنیا زیادہ ہوتی ہے۔ (۸) وفات کے بعد سات روز تک برابر صدقہ و خیرات کیا جائے، اس پر تمام علماء متفق ہیں اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی وارد ہیں۔ (۹) بعض روایتوں میں ہے کہ ہر جمعہ کی شب میت کی روح اپنے گھروں میں آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میرے زندے میرے واسطے کچھ خیرات کرتے ہیں یا نہیں۔ (ازلعات و اشیاء اللغات) (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۸۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن جب ہماری مشرکین سے سامنا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے تیر اندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ بن جحیر کو امیر مقرر کر کے فرمایا: تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا خواہ۔ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے، اور

4043 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ الْمَشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ، وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاقَةِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ، وَقَالَ: «لَا تَبْرَحُوا، إِنْ

رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَلْزَمُوا، وَإِنْ  
رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا» فَلَمَّا  
لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَمْتَدِّحْنَ فِي  
الْجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنِ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلَا جِلْهُنَّ،  
فَأَخَذُوا يَقُولُونَ: الْغَنِيْمَةُ الْغَنِيْمَةُ، فَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ: عَهْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا  
تَلْزَمُوا، فَأَبَوْا، فَلَمَّا أَبَوْا ضَرَفَ وَجُوهَهُمْ،  
فَأَصِيبُ سَبْعُونَ قَتِيلًا، وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ  
فَقَالَ: أَفَى الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: «لَا تُجِيبُوهُ»  
فَقَالَ: أَفَى الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي تُفَافَةَ؟ قَالَ: «لَا  
تُجِيبُوهُ» فَقَالَ: أَفَى الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ:  
إِنَّ هَؤُلَاءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءَ لَأَجَابُوا، فَلَمْ  
يَمْلِكْ عَمْرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَبْدُ اللَّهِ، أَبْقَى  
اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَغْلُ  
هَبْلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
«أَجِيبُوهُ» قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُ  
أَغْلَى وَأَجَلُّ» قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا الْعِزَّى وَلَا  
عِزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
«أَجِيبُوهُ» قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُ  
مَوْلَانَا، وَلَا مَوْلَى لَكُمْ» قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمَ  
بَيْتِ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سَجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَهُ، لَمْ  
أَمْرُهَا وَلَمْ تَسْؤُنِي

خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آگئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ  
آنا۔ جب ہمارا کافروں سے سامنا ہوا تو وہ بھاگ  
کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا  
کہ پنڈیاں کھولے، پانچے چڑھائے پہاڑ پر دوڑ رہی  
ہیں اور ان کے پیروں کا زیور نظر آ رہا ہے۔ پس یہ دیکھ  
کر تیر انداز بھی غنیمت غنیمت کہتے ہوئے مال سمیٹنے  
آگئے جبکہ حضرت عبداللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ نے تو ہم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ  
سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی  
نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے رخ بدل گئے اور ان کے  
ستر آدمی شہید ہو گئے چنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر  
چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟  
آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا،  
کیا اس جماعت میں ابن قحافہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ  
اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا: کیا اس جماعت میں  
ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے  
مارے جا چکے ہیں اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب  
دیتے۔ حضرت عمر خود پر قابو میں نہ رکھ سکے اور بے  
اختیار جواب دیا: اے اللہ کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے  
کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔  
ابوسفیان نے کہا: ہبل اونچا ہے۔ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا  
جواب دیں؟ آپ نے فرمایا، یہ جواب دو کہ اللہ  
تعالیٰ ہی سب سے بزرگ ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ  
عزی ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عزی نہیں ہے۔ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا: اسے جواب دو۔ لوگوں نے  
عرض کی کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم یہ کہو کہ اللہ ہمارا  
مددگار ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا



آج جنگ بدر کے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور جنگ کے وقت شہید کر دیے گئے۔

حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید کیا گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب مالا مال فرمایا گیا۔ خدشتہ ہے کہ کہیں اس عطا کے ذریعے ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی نہ کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اُحد کے دن نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یہ فرمائیے کہ اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا: جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے رکھ دیں پھر کافروں سے

4044 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ: «اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قَتِلُوا شُهَدَاءَ»

4045 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ "أَنِّي بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ: إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأَرَاكَ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ثُمَّ بَسَطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسَطَ، أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عِجْلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ"

4046 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَكُنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى ثَمَرَاتٍ فِي يَدَيْهِ، ثُمَّ قَاتَلَ

4044 - راجع الحديث: 2815

4045 - راجع الحديث: 1274

4046 - صحيح مسلم: 4890 سنن نسائي: 3154



حَتَّى قُتِلَ»

4047 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، وَمِمَّا مِنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُضْعَبٌ مِنْ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَوْرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ»، أَوْ قَالَ: «الْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ» وَمِمَّا مَنْ قَدْ آيَنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا

4048 - أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ، فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْتَنِي أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيْنَ اللَّهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِي يَوْمَ أُحُدٍ، فَهَرَمَ النَّاسُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، يَغْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ» فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِي سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أَحَدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عَرَفَ حَتَّى عَرَفْتُهُ أَخْتَهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِنَائِهِ، وَبِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمِيَّةٍ بِسَهْمٍ

جا کر قتال کرنے لگے اور حتیٰ کے شہید کر دیئے گئے۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو غزوہ اُحد میں شہید کر دیئے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک کبل چھوڑا تھا، جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو جبکہ ہم میں سے کچھ وہ حضرات بھی ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم ﷺ کی ہمرای میں کبھی یہ شرف ملا تو اللہ تعالیٰ کام دکھا دے گا۔ پس یہ غزوہ اُحد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان منتشر ہو گئے تو انہوں نے کہا: میں ان حضرات کے کام میں سات دینے سے مجبور ہیں اور مشرکین کے اقدام سے اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں، پھر وہ تلوار لے کر کافروں کی طرف بڑھے۔ راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے تو ان سے فرمایا: اے سعد! کہاں جاتے ہو؟ مجھے تو اُحد کی اس جانب سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ پس یہ پڑھتے چلے گئے

اور آخر کار شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہ جاسکی بلکہ ان کی ہمشیرہ نے کسی تل یا انگلی کے باعث انہیں پہچانا کیونکہ ان کے مبارک جسم پر نیزے، تلوار اور تیر کے (۸۰) اسی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۃ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کی بارہا تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو سنایا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، یعنی: ترجمہ کنز الایمان: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) تو ہم نے اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے والوں میں سے کچھ لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسری جماعت ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (پ ۵، النساء ۸۸) اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے

4049- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: " فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُرَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ {مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ} [الأحزاب: 23] فَالْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ "

4050- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ خَرَجَ مَعَهُ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ تَقُولُ: نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةٌ تَقُولُ: لَا نُقَاتِلُهُمْ، فَذَكَرْتُ {فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةً وَاللَّهُ أَرْكَسُهُمْ يَمَّا كَسَبُوا} [النساء: 88] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيِّبَةٌ، تَنْفِي الذُّنُوبَ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ»

جیسے بھی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

## آیتِ اذہمت طائفان

### منکم کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے (پ ۴، آل عمران ۱۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے بارے میں یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۲) نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا: کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی: کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا بوڑھی عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! غزوہ احد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک نا تجربہ کار لڑکی کا اور اضافہ کر لوں، لہذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت

## 18- باب

﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ {آل عمران: 122}

4051 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِينَا: ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا﴾ {آل عمران: 122} إِنِّي سَلِمَةٌ، وَبَنِي حَارِثَةَ، وَمَا أُحِبُّ أَكْثَرَهَا لَمْ تَنْزِلْ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا} {آل عمران: 122}"

4052 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَاذَا أَبْكَرَ أَمْرٌ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: لَا بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاقِيكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَجَمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةٌ خَزَنَاءٌ مِثْلَهُنَّ، وَلَكِنْ أَمْرًا تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ»

4051 - انظر الحديث: 4558، صحيح مسلم: 6362

4052 - راجع الحديث: 443، صحيح مسلم: 3624

سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے فرمایا تم نے درست کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوہٴ احد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا اور پیچھے چھ صاحبزادیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور کو علم ہے کہ میرے والد ماجد غزوہٴ احد میں شہید ہوئے اور ان کے ذمے بہت قرض ہے، ان حالات میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر الگ الگ لگانا۔ چنانچہ میں نے اسی طرح کیا اور پھر آپ کو بلا لیا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ اور بھی ضد بازی کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت ملاحظہ فرمائی تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلالو۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کے دیتے رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا سارا قرضہ ادا کروا دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والد ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریوں کو بچا رکھا اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم ﷺ رونق افروز ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4053 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ، اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ، فَلَمَّا حَضَرَ جَزَاؤُ النَّخْلِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي قَدْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَوَّاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ: «أَذْهَبْ فَبَيِّدْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ». فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمْ أُغْرُوَابِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَغْظَمِهَا بَيْنَدًا فَلَاكَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ» فَمَّا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْنَدِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً

4054 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ



فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی جوانمردی سے کام دکھا رہے تھے۔ میں نے ان کو نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی وہ بعد میں نظر آئے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر نکال کر دیتے ہوئے فرمایا: میرے باپ تم پر قربان، تیر اندازی کرو۔

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحد میں نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کریمین کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: ”میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔“

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ»

4055 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: نَقَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ «أَزِمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»

4056 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: «جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ»

4057 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كُلَّيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» وَهُوَ يُقَاتِلُ

4058 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ»

4056 - راجع الحديث: 3725

4057 - راجع الحديث: 3725

4058 - راجع الحديث: 2905



والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو کیونکہ غزوہ اُحد کے دن میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیرا اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہو۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ جس میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس کے متعلق کسی کو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ اُحد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوہ اُحد میں نبی

4059 - حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»

4060, 4061 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ زَعَمَ أَبُو عُمَيْرٍ: «أَنَّ لَهُ يَتِيمًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِمْ، غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ» عَنْ حَدِيثِهِمَا

4062 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ،

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَالْبُقْعَدَاءَ، وَسَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ: «يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ»

4063 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَاءَ وَفِي يَدِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

4059- راجع الحديث: 2905

4060, 4061- راجع الحديث: 3722

4062- راجع الحديث: 2824

4063- راجع الحديث: 3724

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ»

4064 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَدَنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبَ عَلَيْهِ بِحَبْفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الذُّرْعِ، كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِحَبْفَةٍ مِنَ الثَّبَلِ، فَيَقُولُ: «انْزُهَا لِأَبِي طَلْحَةَ» قَالَ: وَيُسْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا بَنِي أُمَّتٍ وَأَقْبَى، لَا تُسْرِفُ، يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، تَحْرِي حُونَ تَحْرِيكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ، وَإِثْمَهُمَا لَمُسْبِرَتَانِ، أَرَى خَدَمَهُمَا سُوقِيَهُمَا تُنْقِزَانِ الْقِرْبَ عَلَى مُتَوَيْهِمَا تُفْرِغَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأَانِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَامًا مَرَّتَيْنِ وَإِمَامًا ثَلَاثًا

4065 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " لَمَّا كَانَ يَوْمَ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر منتشر گئے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈھال لے کر سرپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے تیر انداز اور زوردار کمان والے تھے اس دن ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی آدمی ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس سے فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، کہیں کافروں کا کوئی تیر نہ آگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کی گردن موجود ہے اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، جس کے سبب پنڈلیاں نظر آرہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، چاہے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں، اور حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین دفعہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ غزوہ اُحد میں جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو ابلیس لعین چٹا اے اللہ کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آگئے،

ان سے بچو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد حضرت یمان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انہوں نے آواز دی، اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد ہیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: خدا کی قسم لوگوں نے ذرا کان نہ دھرے اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام عمر اس حادثہ کا صدمہ رہا، حتیٰ کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں لفظ بصرت حقیقت میں بصیرہ سے ہے اور البصرت سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بصرت اور البصرت دونوں ہم معنی ہیں۔

### آیت: إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا

#### مِنْكُمْ كَا بَيَان

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں انہیں شیطان ہی نے لغزش دی اُن کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرمادیا بے شک اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے (پ ۳، آل عمران ۱۵۵)

عثمان بن مویہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حج بیت اللہ کی نیت سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟

أَحَدٌ هُزِمَ الْمُسْرِكُونَ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ، فَبَصُرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَذِيفَةُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ " قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ " بَصُرْتُ: عَلِمْتُ، مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ، وَأَبْصَرْتُ: مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ، وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدًا

### 19- بَابُ قَوْلِ

#### اللَّهُ تَعَالَى:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ { آل عمران: 155 }

4066- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ

عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقُعُودُ؟

قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: مَنْ الشَّيْخُ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ. فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِلَيَّ سَأُتِلُّكَ عَنْ شَيْءٍ أَتَّخِذُ بِهِ. قَالَ: أُنْشِدُكَ بِحُزْمَةٍ هَذَا الْبَيْتِ: أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغْيِيبٌ عَنْ بَدِيٍّ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَبِّرْ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَى لَأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ. أَمَّا فِرَارُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ. وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنْ بَدِيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَتْ مَرِيضَةً. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَةً» وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ. فَبَعَثَ عُثْمَانَ. وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: «هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ - فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ. فَقَالَ - هَذِهِ لِعُثْمَانَ» اخْتَبَ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ

لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ پوڑھے شخص کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا: میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں، کہ مجھے آپ حقیقت بتادیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات..... آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ اُحد سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے پر مطلع ہیں کہ وہ غزوہ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ذرا ٹھہرو، جو کچھ تم نے ان کے بارے میں پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتاؤں۔ غزوہ اُحد سے فرار ہونے کے بارے میں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوہ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں علیل تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوہ بدر میں شامل ہونے والوں کے جتنا اجر اور مال غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعت رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان تو حضرت عثمان کے مکہ معظمہ جانے کے بعد

ہوئی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں دست مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ اب یہ جواب اپنے ساتھ لے کر چلا جا۔

## 20- باب

### آیت: اذ تصعدون

### والا تلوون کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۵) تصعدون بلندی پر چڑھنا اور گھر کے اوپر چڑھنا۔

حضرت براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن حضرت عبداللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب کچھ حضرات شکست کھا کر منتشر ہو گئے تو ان کے بارے میں ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی یدعوکم والرسول فی اخراکم۔

### آیت: من بعد الغم

### أمنة کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اُتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے جاہلیت کے سے گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ  
وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا  
بَغِيًّا لَّكِنَّا لَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا  
أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ {آل عمران: 153}  
"تُصْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ، أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ  
الْبَيْتِ"

4067 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو سَهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ  
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ "جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ: إِذْ يَدْعُوهُمْ  
الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ"

## 000- باب

ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةٌ  
نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ  
أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ  
يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ



كُلُّهُ يَلَهُ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَان لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ {آل عمران: 154}

بھی اختیار ہے؟ تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے (پ ۴، آل عمران ۱۵۴)

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے دن میں ان لوگوں میں تھا جن پر نیند کا غلبہ تھا۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھا لیتا۔ وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھا لیتا تھا۔

## آیت لیس لك من الامر

### شئی کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کیسے نجات پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اس پر آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں (پ ۴، آل عمران ۱۲۸)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

4068- وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مَرَارًا يَسْقُطُ وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ فَأَخَذَهُ»

## 21- باب

{لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَأِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} {آل عمران: 128}

قَالَ حُمَيْدٌ وَقَابُثٌ، عَنْ أَنَسٍ شَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا نَبِيَّهُمْ» فَتَرَكْتُ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ} {آل عمران: 128}

4069- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ،



كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرْبَ يَوْمَ أُحُدٍ

نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ غزوہ اُحد کے دن یہ ہمارے لیے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

### حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن عمرو بن اُمیہ ضمیری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ہمراہ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر کیا شہادت حمزہ کا معاملہ دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سبائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپا لیا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا: اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شاید کی تھی جس کا نام اُمّ اُمّ قال بن ابوالعیص تھا، اس کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سن کر وہی، بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر

### 23- بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

4072- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصُّبْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْخِيَارِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ، قَالَ لِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: هَلْ لَكَ فِي وَحْشِي، نَسَأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَكَانَ وَحْشِي يَسْكُنُ حِمَصَ، فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حِمِي، قَالَ: فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بَيْسِيرٍ، فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعَبِيدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ، مَا يَرَى وَحْشِي إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرَجْلَيْهِ، فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ: يَا وَحْشِي أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَبْدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَتَالِ بْنِ أَبِي الْعَيْصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ، فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ، فَحَبَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ، فَتَوَلَّيْنَا إِيَّاهُ، فَلَمَّا لِي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْنَةَ بْنَ عَبْدِ بْنِ الْخِيَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنَّ قَتَلَ حَمْزَةَ بِعَيْي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ:

فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ  
جَبَلٍ بِحِيَالِ أَحَدِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَاِدٍ خَرَجْتُ مَعَ  
النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا أَنْ اصْطَفُوا لِلْقِتَالِ،  
خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ  
إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سَبَاعُ يَا  
ابْنَ أُمِّ أُمِّارٍ مُقْطَعَةَ الْبُظُورِ، اتَّخَذَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ  
كَأَمْسِ الدَّاهِبِ، قَالَ: وَكُنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ  
صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرِيَّتِي، فَأَضَعَهَا فِي  
ثُدِيِّهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَدَنِ وَرَكْبِهِ، قَالَ: فَكَانَ  
ذَلِكَ الْعَهْدُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ،  
فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فُتِحَ فِيهَا الْإِسْلَامُ، ثُمَّ  
خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لَا  
يَبِيعُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى  
قَالَ: «أَنْتَ وَحَشِيَّتِي» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَنْتَ  
قَتَلْتَ حَمْزَةَ» قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ،  
قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَلَيَّ»  
قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيِّلَتُهُ الْكَذَّابُ، قُلْتُ:  
لَا أَخْرَجَنِي إِلَى مُسَيِّلَتِهِ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأَكْفِي بِهِ  
حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ  
مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلَاثَةِ جُدَارٍ،  
كَأَنَّهُ يَجُلُّ أَوْ رَقِي تَأْوِزُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ  
بِحَرِيَّتِي، فَأَضَعَهَا بَدَنَ ثُدِيِّهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ  
بَدَنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَقَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ  
الرُّنَّاصِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ،

عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے، کیا آپ یہ  
بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟  
جواب دیا، ہاں۔ حضرت حمزہ نے طیمہ بن عدی بن خیار  
کو میدان بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جبر  
بن معظم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل  
کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ حنین  
کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور حنین کوہ احد کی  
پھاڑیوں میں سے ایک پھاڑی ہے اور ان کے درمیان  
ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے لیے لوگوں  
کے ساتھ نکلا۔ جب سیاح پہلوان نے میدان میں نکل  
کر مبارز طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس  
کے مقابلے پر آئے اور فرمایا: اے سباع! اُمّ انمار کے  
بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس  
کے رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ  
حضرت حمزہ نے اسے یوں ملک عدم پہنچا دیا جیسے گزری  
ہوئی کل۔ یہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت حمزہ  
کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا۔ جب وہ  
میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک کر مارا  
جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا  
بیان ہے کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ  
جنگ سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ  
میں اقامت پذیر رہا۔ جب اس سرزمین میں اسلام  
پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہل طائف  
نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ ﷺ کی جانب بھیجا  
اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔  
پس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول  
اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ  
نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار

ہوا، ہاں۔ فرمایا: کیا حمزہ کو تم نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا، یہ ایسی بات ہے جو پوری طرح آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور مسلمان کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور ہوتا رہا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا۔ جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسلمان یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے پیچھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوہ احد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور ستر ہزار معمونہ کے واقع میں اور ستر ہی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ہر معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ہوا تھا۔

اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوا جبکہ مسلمان کذاب سے ٹکر ہوئی تھی۔

رسول خدا ﷺ کا

غزوہ احد میں

زخمی ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقُضْل: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: "فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ"

24- بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

الْجَرَّاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

4073- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ



ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم سے سخت غضبناک ہے جس نے اپنے نبی دانتوں کو زخمی کیا اپنے سامنے کے دندان مبارک کی طرف ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضبناک ہے اس شخص، (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ ﷺ نے راہ خدا میں قتل کیا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ سخت غضبناک ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے راہ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ سخت غضبناک ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک لہو لہان کیا تھا۔

### باب

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول خدا تو دھورہ تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بورے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔ اور اس دن آپ کے سامنے کے

الرِّزَاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ، يُشِيرُوا إِلَى رِبَاعِيَّتِهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

4074- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

### 000- بَابُ

4075 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ، وَمَا دَوَوِي، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْبَجَنِ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ، فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ، وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَئِذٍ، وَجُرْحُ وَجْهِهِ

4074- انظر الحديث: 4076

4075- راجع الحديث: 2911, 343

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَكَبِيرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ

دندان مبارک زخمی کر دیئے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ سر مبارک کا خود توڑ دیا تھا۔  
عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر سخت غضب ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرے کو خون آلود کیا تھا۔

آیت: الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ

وَالرَّسُولِ كَابِيَان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (پ ۴، آل عمران ۱۷۲) کے بارے میں حضرت عروہ سے فرمایا: اے بھانجے! تمہارے والد محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابوبکر بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو غزوہ احد میں مشرکین کی طرف سے صدمہ پہنچا تو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ واپس لوٹ آئیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات سے کون خبردار کرے گا؟ پس مسلمانوں میں سے ستر حضرات اس مہم پر گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

شہیدان احد کا

بیان

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یحییٰ،

4076 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «اَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيُّيْ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

25- بَابُ {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ

وَالرَّسُولِ} {آل عمران: 172}

4077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ} {آل عمران: 172} لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ، قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي، كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمْ: الزُّبَيْرُ، وَأَبُو بَكْرٍ، لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ، خَافَ أَنْ يَزْجَعُوا، قَالَ: «مَنْ يَذْهَبُ فِي إِيْرِهِمْ» فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَالزُّبَيْرُ

26- بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنْ

الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ

مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَالْيَمَانُ



اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان پر نہ رُویا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھیں گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہی سامع ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد کے دن پیش آیا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح عنایت فرمائی اور ان میں اتحاد پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں اور اس کی تعبیر وہی ہے جو غزوہ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رضائے الہی کے لئے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے یہاں چکھ کر بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر، یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمل چھوڑا تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا

قَالَ: لَنَا قَتِيلٌ أَبِي جَعَلْتُكَ أَبِي، وَأَكْشَفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَبْكِيهِ- أَوْ: مَا تَبْكِيهِ- مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ"

4081- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بَرْيَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- أَرَى -عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ»

4082 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَرَمْنَا مَنْ مَضَى، أَوْ ذَهَبَ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُضْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يَثْرِكْ إِلَّا أَمْرَةٌ، كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَيْنَا بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِدْخَرَ»



سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں پر تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف لے رہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ

أحد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے

عباس بن سہل ابو حمید نے نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوہ احد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے

أَوْ قَالَ: «الْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِخِيرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا

27- بَابُ: أَحَدٌ

يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4083- حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي

أَبِي، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»

4084- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا»

4085- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْيَنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيكَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ

4083- راجع الحديث: 371، صحيح مسلم: 3359، 3360

4084- راجع الحديث: 371، 2889

4085- راجع الحديث: 1344



مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا»

خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئیں ہیں خدا کی قسم، مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ ڈرتو اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

28- بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذُكْوَانَ، وَبِئْرِ مَعُونَةَ، وَحَدِيثِ عَصَلٍ، وَالْقَارَةِ، وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ

غزوہ رَجِيع اور رِعْل، ذُكْوَانَ، بِئْرِ مَعُونَةَ کا بیان ہے نیز عَصَل، قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ: «أَتَيْهَا بَعْدَ أُحُدٍ»

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوہ اُحد سے بعد کی بات ہے۔

4086- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ» وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا بِحَيٍّ مِنْ هَذِلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لَحْيَانَ، فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ، فَأَقْتَصَوْا أَثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنَزِلًا نَزَلُوهُ، فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى ثَمَرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالُوا: هَذَا ثَمَرٌ يَثْرِبُ، فَتَبِعُوا أَثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ، فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَحِقُوا إِلَى قَدْفٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ، فَقَالُوا: لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْبَيْعُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا، أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر پہنچے۔ قبیلہ لحيان والوں کو کسی نے ان کے بارے میں بتا دیا۔ یہ ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر اندازان کی تلاش میں بھیج دیے۔ وہ ان کے قدموں کی تلاش میں تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں لگتی ہیں۔ پس وہ پیروں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ نزدیک آگئے تو یہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے

کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم ﷺ کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیرے برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے حضرت عاصم اور ان کے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے عہد کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی حضرت ضیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور جب انہوں نے خود کو ان کے حوالے کر دیا تو وہ کمائوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے۔ تیسرے ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع میں ہی وعدہ خلافی کرنے لگے تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں گا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافعوں نے ان کے ساتھ بہت زور لگایا لیکن یہ بالکل آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ حضرت ضیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے حتیٰ کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے بعد کا ہے، چنانچہ حضرت ضیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ غزوہ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت ضیب کافی روز تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے قتل کرنے کی ٹھان لی انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا۔ عورت نے استرا دیدیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت ضیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو بہت

أَنَّا لَا أَتَزَلُّ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرٌ، فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْبَيْثَاقَ، فَلَمَّا أُعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْبَيْثَاقَ تَزَلُّوا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قَسِيهِمْ، فَزَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّوهُ وَعَاجَلُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاغَوْهُمَا بِمَكَّةَ، فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نُوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَتْ عَنْدهُمْ أَسِيرًا، حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَعِجَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي، فَدَخَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَرَعْتُ فَرَعَةً عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنِّي وَفِي يَدَيْهِ الْمَوْسَى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِذْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ، فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي أَصِلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، ثُمَّ قَالَ:

(البحر الطويل)

مَا أَبَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَمْرٍ شَقِيٍّ

كَانَ يَلُو مَضْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ... يُبَارِكُ عَلَى  
 أَوْصَالِ شُلُو مُمَزَّجٍ  
 ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ  
 وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ  
 جَسَدِهِ يَغْرِفُونَهُ، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ  
 عَظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظِّلَّةِ  
 مِنَ الذَّبَرِ، فَحَمَلَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ  
 عَلَى شَيْءٍ

گھبرائی حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے خوفزدہ ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے ایک دن انہیں اگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور ویسے وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا تھا۔ جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا۔ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے یہ چھوڑ دیئے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا کی قسم، میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ کی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ میں موت سے خوفزدہ رہا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! ان ایک ایک کو تباہ کر، چُن چُن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

صدق و وفا پر مارا جاؤں تو کیا غم  
 اللہ کی راہ میں گرا دیا جاؤں تو کیا غم  
 میری جان کریم رب کے حوالے

اس کے حال کو برکتوں سے بھر دے  
 پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا۔ اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف کچھ افراد بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لیا جائے جس سے ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ انہوں نے ان کے بڑوں میں سے غزوہ بدر میں ایک کو قتل کیا

تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی  
مثل جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی  
لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی  
حصہ لیجانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

فائدہ: کرامات جمع ہے کرامت کی بمعنی تعظیم واحترام، اصطلاح شریعت میں کرامت وہ عجیب وغریب چیز ہے جو  
ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بن سکتی ہے سواء اس معجزہ کے جو دلیل  
نبوت ہو جیسے وحی اور آیات قرآنیہ۔ معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں، اہل سنت کے نزدیک کرامت حق ہے۔ آصف بن  
برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق  
کھانا، اصحاب کہف کا بے کھانا پانی صد ہا سال تک زندہ رہنا کرامات اولیاء ہیں جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث  
پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں۔ (اشعہ) حضور انور کے معجزات بے شمار، سرکار بغداد کے کرامات بے شمار، حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نبوت سب کو عام سرکار بغداد کی ولایت سب کو عام فرماتے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے آپ کی  
ولایت تا قیامت جاری ہے۔

چوں جناب مصطفیٰ در انبیاء

غوث اعظم در میان اولیاء

ولایت اور کرامات دین کی حقانیت اور اس کے منسوخ نہ ہونے کی دلیل ہیں۔ اب عیسائیوں یہودیوں میں کوئی ولی  
نہیں کیونکہ وہ نبوتیں منسوخ ہو چکیں۔ آج سواء اہل سنت کے کسی فرقے میں اولیاء نہیں دیوبندی، وہابی، شیعہ،  
مرزائی، چکڑالوی کسی دین میں ولی نہیں کیونکہ یہ فرقے باطل ہیں۔ جس شاخ کا تعلق جڑ سے قائم نہ رہے وہاں جڑ سے فیض  
آنا بند ہو جاوے اس شاخ میں پھل پھول نہیں لگتے۔ اسلام کی جڑ ہری ہے کہ اس میں اب بھی اولیاء اللہ اور کرامات پائے  
جاتے ہیں مگر ان فرقوں کا تعلق جڑ سے نہیں دوسرے دینوں کی جڑیں خشک ہو چکیں لہذا ان میں ولایت نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۱۹۰)

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے  
قاتل کا نام ابوسروعہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی  
کریم ﷺ نے ستر افراد کو ایک حاجت کے تحت  
روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا۔ چنانچہ بنو  
سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک  
کنوئیں کے پاس گھیر لیا جس کو بر معونہ کہتے تھے۔  
انہوں نے کہا بھی کہ خدا کی قسم ہم کسی سے لڑنے

4087 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: «الَّذِي  
قَتَلَ خُبَيْبًا، هُوَ أَبُو سُرْعَةَ»

4088 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ، فَعَرَضَ  
لَهُمْ حَيَّانٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، رَعْلٌ، وَذَكْوَانٌ، عِنْدَ  
بئرٍ يُقَالُ لَهَا بِئرُ مَعُونَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ مَا



إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُتِلُوا هُمْ «فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَذَلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ، وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ»

نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم ﷺ نے ایک حاجت کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔ قنوت کا آغاز یہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

4088م۔ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ أَبْعَدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاحِ مِنَ الْقِرَاءَةِ، قَالَ: «لَا بَلَّ عِنْدَ فَرَاحٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ»

عبد العزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قرات ختم کرنے کے بعد؟ انہوں نے فرمایا بلکہ قرات ختم کر لینے کے بعد ہے۔

4089 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «قَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ مِنَ الْعَرَبِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی۔

4090 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيْيَةَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ، فَأَمَدَهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ، كُنَّا نُسَيِّبُهُمُ الْقُرَاءَةَ فِي زَمَانِهِمْ، كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى كَانُوا بِبَيْتِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَّوْا بِهِمْ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَقَنْتَ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيْيَةَ، وَبَنِي لَحْيَانَ» قَالَ أَنَسٌ: «فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا، ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصبیہ اور بنی لحیان والوں نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے امداد کی عرض کی، آپ نے ستر انصار کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں جہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات برمعونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصبیہ اور قبیلہ بنی لحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان کے بارے



يَلْعَنُوا عَنَّا قَوْمًا أَكَا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا  
وَأَرْضَانَا»

میں قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد  
میں منسوخ ہوگئی یعنی ”ہماری یہ خبر قوم کو پہنچادی جائے  
کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے  
راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں قنوت  
پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان،  
قبیلہ عصبہ، قبیلہ بنی لحيان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

4090- وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَنَنْتُ  
شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ  
أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ، وَذُكْوَانَ، وَعُصَيْيَةَ، وَيَبِيَّ  
لَحْيَانَ»

خليفة کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت انس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے  
جو بزم معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ  
قرآن سے کتاباً مراد ہے۔

4090- زَادَ خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ،  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: «أَنَّ  
أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبَيْتِ  
مَعُونَةَ قُرَاكَ كِتَابًا» نَحْوُهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی  
کریم ﷺ نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ  
ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی ماتحتی میں ستر سواروں  
کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے  
بارگاہ نبوت میں تین شرائط پیش کی تھیں۔ اس نے کہا  
کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہروں پر میری حکومت  
ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل  
غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں  
گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری  
نے آلیا اور کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے  
بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے، پس بھاگنے کے لئے  
گھوڑا منگوا لیا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی  
ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو  
حضرت ام سلیم کے بھائی تھے، انہوں نے ایک لنگڑے

4091- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ:  
حَدَّثَنِي أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
«بَعَثَ خَالَهٖ أَخَاهُ لَأْمَةَ سُلَيْمٍ، فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا»  
وَكَانَ رَئِيسُ الْمُسْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الظَّفَيْلِ، خَيْرٌ  
بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ، فَقَالَ: يَكُونُ لَكَ أَهْلُ  
السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدِينِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ، أَوْ  
أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غُظَفَانَ بِالْبِئْرِ وَالْفِ، فَطَعَنَ عَامِرٌ  
فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ، فِي  
بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ، اثْنُونِي بِفَرَسِي، فَمَاتَ  
عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ  
وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ، قَالَ:  
كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ، وَإِنْ  
قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ، فَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أَبْلَغُ

رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ، وَأَوْمَتُوا إِلَى رَجُلٍ، فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ. قَالَ هَمَامٌ أَحْسِبُهُ. حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ. قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَلَجَعَ الرَّجُلُ، فَقَتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا، ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ: إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا «فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِجْلِ، وَذُكُوانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ، الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

آدمی..... کو ساتھ لیا، پھر کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے پناہ دیدیں تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں یہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک شخص کی جانب اشارہ کر دیا، جس نے پیچھے سے آکر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اسحاق بن عبد اللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ پھر وہ ان کے ساتھیوں تک بھی پہنچ گئے اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔“ پھر نبی کریم ﷺ نے تیس روز صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیہ قبائل کی ہلاکت کے لئے دعا کی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر معونہ کے دن جب حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہما میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو کامیاب ہو گیا ہوں۔

4092 - حَدَّثَنِي جَبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُتَمِّمَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "لَبَّا طِعِينَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ، وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بَيْتِ مَعُونَةَ، قَالَ: بِاللَّهِ هَكَذَا فَتَضَعُهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ"

4093- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى، فَقَالَ لَهُ: لَمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْتَنَ لَكَ؛ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ» قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظَهْرًا، فَنَادَاهُ فَقَالَ: «أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، فَقَالَ «أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّخْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الصُّخْبَةَ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي ثَاثَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أُعَذِّدُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا - وَهِيَ الْجُدْعَاءُ - فَرَكِبَا، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ - وَهُوَ بِثَوْرٍ - فَتَوَارَيَا فِيهِ، فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مَنَعَةٌ، فَكَانَ يَرْوَحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُضْبِحُ، فَيَدْبِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ، فَلَا يَفْطَنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ، فَقَتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بَيْتِ مَعُونَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی طرف سے ایذا رسائی کی حد ہو گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اسی انتظار میں رہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو پرے بھیج دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا، کیا تمہیں علم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں ساتھ رہوں گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ساتھ رہو گے۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو میں نے سفر کے لیے تیار کی ہیں پس ان میں سے جد عاتمی اونٹنی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات سوار ہو کر غار تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل بن سخر کا غلام عامر بن فہیرہ روزانہ صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس راز سے کو نہ جانتا تھا۔ جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان دونوں کو ساتھ لے لیا۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے دن شہید کر دیا گیا

تھا۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بنی معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا اور حضرت عمرو بن امیہ مہمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی طرف اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے اُن سے پوچھا کہ یہ کسی کی لاش ہے؟ عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن فہرہ ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے ان کو شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے، حتیٰ کہ میں نے ان کو زمین و آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ پس نبی کریم کو اس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور انہوں نے آخری وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس صحابہ کرام کو ان حضرات کی خبر پہنچا دی گئی۔ اس دن شہید ہونے والوں میں عروہ بن اسماء بن الصلت بھی تھے۔ اسی لیے حضرت زبیر نے اپنے بیٹے کا نام عروہ رکھا اور ان میں منذر بن عمرو بھی تھے لہذا انہوں نے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر رکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصبیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

4093-م- وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الدِّينَ بِيئَرُ مَعُونَةَ، وَأَبِي عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةِ الضُّبَيْرِيِّ، قَالَ: لَهُ عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ مَنْ هَذَا؟ فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ: هَذَا عَامِرُ بْنُ فَهْرَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ وَضِعَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَتَعَاهَمُ، فَقَالَ: "إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا، وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ، فَقَالُوا: رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ، وَرَضِيتَ عَنَّا، فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ" وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُيِّ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو، سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا

4094 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذِكْوَانٍ وَيَقُولُ عُصْبِيَةُ عُصْبِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ»

4093-م- راجع الحديث: 476

4094- راجع الحديث: 1001، 1003



4095- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَغْيَى أَصْحَابَهُ بِبِرٍّ مَعُونَةٍ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَخِيَانٍ، وَعُصَيَّةٍ عَصَبِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ أَنَسٌ: «فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِرٍّ مَعُونَةً - قُرْآنًا قَرَأَهُ حَتَّى نَسِيَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضَى عَلْنَا وَرَضِينَا عَنْهُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام ہرمعونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس دن تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصبہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر ہرمعونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے بارے میں قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ۔ ”ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔“

4096- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ؛ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ فُلَاكَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ، قَالَ: كَذَبَ «إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ، وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ، فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ»

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا، ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا، رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں آدمی نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک ماہ تک کیونکہ آپ نے چند اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی طرف روانہ فرمایا، حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان اس سے قبل عہد ہو چکا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ



ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

## غزوة خندق یا غزوة احزاب

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ ماہ شوال کے مہینے میں ۳ھ میں ہوا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوة احد کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے، لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت عنایت نہ فرمائی۔ پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت عنایت فرمادی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! عیش تو حقیقت میں آخرت کا عیش ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی

## 29- باب غزوة الخندق وهي الأحزاب

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: «كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةِ أَرْبَعٍ»

4097 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجْزِئْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَهُ»

4098 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ، وَهُمْ يَخْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ»

4099 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَخْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ،

4097- راجع الحديث: 2664، سنن ابوداؤد: 4406، 2957، سنن نسائي: 3431

4098- راجع الحديث: 3797

4099- راجع الحديث: 2834

نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہ الہی میں عرض کی۔ اے اللہ! عیش تو حقیقت میں آخرت کا عیش ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہنے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کے دستِ کرم پر یک چکے ہیں اب زندگی بھر جہاد کے لیے کمر بستہ رہیں گے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے اطراف خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم دامنِ اسلام میں آئے اب ہم اس پر قائم رہیں گے

راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم نے اپنے اصحاب کے لیے جواب عنایت فرمایا کہ اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اور برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک تھیلی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں بد مزہ چربی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اسی کو آپس میں تقسیم کر کے کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق میں پھنستا اور اس سے بو آتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے

فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ» فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

4100 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ، وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مَتُونِهِمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا... عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُجِيبُهُمْ: «اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ... فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ» قَالَ: يُؤْتُونَ بِمِلءِ كَفَى مِنَ الشَّعِيرِ، فَيُضْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ، وَهِيَ بَشْعَةٌ فِي الْحَلْقِ، وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ

4101 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أُمِّ مَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَخْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدَيْتٌ عَرَضَتْ فِي  
الْحَنْدَقِ، فَقَالَ: «أَنَا نَزِلٌ». ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ  
مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِئْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَكُونُ  
ذَوَاقًا، فَأَتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَعُولُ  
فَضْرَبَ، فَعَادَ كَيْدِيًّا أَهْيَلًا، أَوْ أَهْيَمًا، فَقُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لَا مَرَأِي:  
رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ  
فِي ذَلِكَ صَبْرًا، فَعِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ  
وَعَنَاقٌ، فَذَبَحَتِ الْعَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى  
جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ  
بَيْنَ الْأَكْفَانِ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طَعِمْتُ  
لِي، فَقُمْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ،  
قَالَ: «كَمْ هُوَ» فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: «كَثِيرٌ طَيِّبٌ»،  
قَالَ: قُلْ لَهَا: لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلَا الْخُبْزَ مِنَ  
التَّنُورِ حَتَّى آتِي، فَقَالَ: قُومُوا " فَقَامَ  
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى أَمْرَاتِهِ  
قَالَ: وَيْحَكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ  
سَأَلْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «ادْخُلُوا وَلَا  
تَضَاعَطُوا» فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ  
اللَّحْمَ، وَيَخْتَرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ،  
وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ  
الْخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ:  
«كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَهُمْ  
جَبَاعَةٌ»

فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ  
کھڑے ہوئے اور شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا  
اور ہم نے بھی تین روز سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی  
کریم ﷺ نے کدال لے کر اس پتھر پر مارا تو وہ  
ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول  
اللہ ﷺ! مجھے گھر جانے کی اجازت عطا فرمائی  
جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی  
کریم ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے  
لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس  
کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا۔ تھوڑے  
سے جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری  
کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے، حتیٰ کہ گوشت  
ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ  
کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں نے  
عرض کی کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے پس  
آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے  
چلیں۔ فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے، میں نے آپ کی  
خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا یہ تو بہت ہے اور بڑا اچھا  
ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو  
نہ اتاریں اور تنور سے روٹیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ  
آ جاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ  
کھانے کے لئے آ جاؤ۔ میں اپنی بیوی کے پاس جا کر  
کہنے لگا کہ خدا کی بندی! نبی کریم ﷺ تو سارے  
مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔  
کہنے لگیں، کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟  
میں نے جواب دیا، ہاں پس آپ نے صحابہ کرام  
سے فرمایا کہ اندر چلو اور شور و غل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ

کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابہ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ متواتر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے حتیٰ کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا، اب تم بھی کھاؤ اور جن کے لئے کھانا بھیجنا ہے ان کے لئے بھی بھیج کیونکہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے، پس میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اُس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا، کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ کچھ حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم نے باوازی بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا انتظام کیا ہے لہذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے

4102- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاء قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبَا حُفْرَ الْخَنْدَقِ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى أَمْرَأَةٍ فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جَرَّابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بِهَيْئَةٍ دَاجِرٌ فَلَذَخْتُمَا، وَطَخْنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَعْتُ إِلَى قَرَاغِي، وَقَطَعْتُهَا فِي بَرَمَتِهَا، ثُمَّ وَلَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمَنْ مَعَهُ، فُجِئْتُهُ فَسَارَزْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَخَعْنَا بِهَيْئَةٍ لَنَا وَطَخْنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَتَفَرَّ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَمَتَى هَلَا يَهْلِكُكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُزِلُّنَّ بِرَمَتِكُمْ، وَلَا تَخْفِزْنَ عَجِيئَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ». فُجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي،  
فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ،  
فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ  
إِلَى بُزْمَتَيْنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ خَايَزَةً  
فَلْتَعْبِزْ مَعِي، وَأَقْدَحِي مِنْ بُزْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوَهَا»  
وَهُمُ أَلْفٌ، فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ  
وَأَحْزَفُوا، وَإِنْ بُزْمَتَنَا لَتَغِطَّ كَمَا هِيَ، وَإِنْ عَجِينَنَا  
لَيُخْبِزُ كَمَا هُوَ

تک ہانڈی نہ اُتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا ڈر تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لوتا کہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اُتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم، سب نے کھانا کھا لیا حتیٰ کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جبکہ ٹھنک کر رہ گئیں نگاہیں اور دل گلوں کے پاس آگئے (پ ۲۱، الاحزاب ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم ﷺ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے، حتیٰ کہ

4103- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَجْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِذْ جَاءُوكُم مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ. وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ. وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

4104- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ



آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپالیا تھا یا حکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے:

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا  
تو پھر کیونکر تیرے مطیع بن سکتے تھے  
ہم پر اپنی رحمت اور سکینہ نازل فرما  
جب دشمن ہمارے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم

فرما

ان سے ہمیں باخبر فرما  
تا کہ ان کے مکرو فریب سے ہم ہوشیار رہیں  
اور لفظ ایسا ادا کرتے قوت آپ آواز کو بلند فرما  
لیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری پروا ہو یا بادئیم  
کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو گرم ہوا  
کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب  
یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو میں نے  
دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ  
میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد غبار آلود  
ہو گئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ پس  
میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن  
رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا

التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَعْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ اغْبَرَّ  
بَطْنَهُ، يَقُولُ: «وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا  
تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا،  
وَوَثَّيْتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، إِنْ الْأَكْلَى قَدْ بَغَوْا  
عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَتَهُ أَبَيْنَا» وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ:  
«أَبَيْنَا أَبَيْنَا»

4105 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نُصِرْتُ  
بِالضَّبَا، وَأَهْلِكْتُ عَادَ بِالدَّبُورِ»

4106 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ

بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ،  
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ  
الْأَحْزَابِ، وَخَنَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنَ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى  
وَارَى عَلَى الْغُبَارِ جِلْدَةً بَطْنِهِ، وَكَانَ كَثِيرَ  
الشَّعْرِ، فَسَبَّغَتْهُ يَدُ نَجْمٍ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَهُوَ  
يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ:

4105- راجع الحديث: 1035

4106- راجع الحديث: 2836

تو پھر کیونکر تیرے مطیع بن سکتے تھے  
ہم پر اپنی رحمت اور سکینہ نازل فرما  
جب دشمن ہمارے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم  
فرما

ان سے ہمیں باخبر فرما  
تاکہ ان کے مکرو فریب سے ہم ہوشیار رہیں  
راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر  
پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلا  
غزوہ جس میں میں نے شرکت کی وہ غزوہ خندق ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں  
حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں  
حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا  
تھا۔ میں نے عرض کی کہ لوگوں نے خلافت کے متعلق جو  
کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگرچہ مجھے بذات خود  
خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا، تم لوگوں سے  
جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے خدشہ  
ہے کہ تمہارے نہ جانے کے سبب ان میں نا اتفاقی نہ  
ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا  
جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے  
ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے  
سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ  
سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ  
آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن  
عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرا یہ کہنے  
کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ حقدار ہے جو

البحر الرجز  
اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا... وَلَا  
تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا.  
فَأَكْرِزْ سَكِينَةً عَلَيْنَا... وَكَلِّبِ الْأَقْدَامَ  
إِنْ لَأَقَيْنَا.  
إِنَّ الْأَلَى قَدْ بَغَّوْا عَلَيْنَا... وَإِنْ أَرَادُوا فِثْنَةً  
أَبَيْنَا"

قَالَ: ثُمَّ يَمْدُ صَوْتَهُ بِأَخْرِهَا  
4107- حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: «أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ»  
4108- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامٌ عَنْ مَعْبَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ  
بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " دَخَلْتُ عَلَى  
حَفْصَةَ وَنِسْوَاتِهَا تَنْظُفُ قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ  
النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ  
فَقَالَتْ: الْحَقُّ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ  
يَكُونَ فِي اخْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدْعُهُ  
حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَى النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةَ  
قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ  
فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْبَةً فَلَنَعْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ  
قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَا أَجَبْتُهُ؟ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ: فَخَلَلْتُ حُبُونِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهَذَا  
الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ  
فَنَحِشِيكَ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَنَاحِ  
وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْتَمَلُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ

اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اُس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کیا ہوا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خوزیزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں نسوا تھا کی جگہ نوسا تھا ہے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہ کر سکیں گے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے اور ہم ان کی طرف چل کر جایا کریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنہوں نے سورج غروب ہو جانے تک ہمیں نماز عصر نہ پڑھنے دی۔

مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظَتْ وَعَصِصَتْ " قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوَسَاتِهَا

4109 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «نَغْزُوهُمْ، وَلَا يَغْزُونَنَا»

4110 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: حِينَ أَجَلِيَ الْأَحْزَابَ عَنْهُ: «الآن نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ»

4111 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ»

4109 - انظر الحديث: 4110

4110 - راجع الحديث: 4109

4111 - راجع الحديث: 2931

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں سورج غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ وادی بٹحا میں آئے تو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر نے عرض کی، میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں۔ پھر ارشاد ہوا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے۔ میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

4112- حَدَّثَنَا الْمُتَّقِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كِدْتُ أَنْ أَصِلَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا» فَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُحَّانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأَ نَالَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

4113- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ»

4114- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَعَزُّ جُنْدُهُ، وَتَصَرَّ عَبْدُهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ»

4112- راجع الحديث: 596، سنن ترمذی: 596

4113- راجع الحديث: 2846

4114- صحیح مسلم: 6848

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین دفعہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دے دی ہے۔

غزوہ خندق سے

فراغت اور بنی

قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ خندق سے فارغ ہو کر کاشانہ اقدس کی طرف واپس لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے

4115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْ لَهُمُ»

4116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَتَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَيُّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ»

30- بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَفَخْرَجَهُ

إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

4117 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ



آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا۔ ادھر کا اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کی طرف تشریف لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبریل کے گھوڑے کی گرد کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گئی تھی جبکہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم منزل پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے ممانعت نہیں فرمائی گئی۔ اس بات کا جب نبی کریم ﷺ کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم ﷺ کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا تو میرے گھردالوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ

السَّلَاحَ وَاعْتَسَلَ، أَتَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: "قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ؛ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ: فَإِلَى أَيْنَ، قَالَ: هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ"

4118 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي رُقَاقِ بَنِي غَنَمٍ، مَوْكِبَ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ»

4119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَهْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَهْمَاءَ، عَنْ تَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ» فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصَرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى تَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنْ ذَلِكَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنْفَ وَاحِدًا مِنْهُمْ

4120 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4118 - راجع الحديث: 3214

4119 - راجع الحديث: 946

4120 - راجع الحديث: 3128

النَّعْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ، وَإِنْ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْأَلَهُ الَّذِي كَانُوا أُعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطَاهُ أَمْ أَيْمَنَ، فَجَاءَتْ أَمْ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثُّوبَ فِي عُنُقِي، تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُهُمْ وَقَدْ أُعْطِيَتْهَا، أَوْ كَمَا قَالَتْ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَيْكَ كَذَا» وَتَقُولُ: كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أُعْطَاهَا - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - عَشْرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ

کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرمادیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو عطا فرمادیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دوں گی جو مجھے حضور نے عطا فرمائے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اتنے ہی درخت دوسرے لے لو، لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا۔ پس وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہونے کے لیے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجد نبوی کے نزدیک آگئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعہ سے اتر آئے ہیں اب ان کا فیصلہ کر دو۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنالیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حکم الہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ابھی آپ یہ فرماتے کہ حکم فرشتہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

4121 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ خَيْرِكُمْ». فَقَالَ: «هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ». فَقَالَ: تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذُرَارِيَهُمْ، قَالَ: «قَضَيْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ» وَرُبَّمَا قَالَ: «بِحُكْمِ الْمَلِكِ»

4122- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، يُقَالُ لَهُ جَبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ وَهُوَ جَبَّانُ بْنُ قَيْسٍ، مِنْ بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: "قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتَهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ " فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ: أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ، وَأَنْ تُسَبَى النِّسَاءُ وَالذَّرِيَّةُ، وَأَنْ تُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو قریش کے ایک شخص حبان بن عرفدہ کا تیر لگ گیا تھا، جو ان کی رگ میں لگا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروادیا تھا تاکہ ان کی تیمارداری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ خندق سے فارغ ہو کر کاشانہ اقدس کی جانب واپس لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے اس وقت حضرت جبریل حاضر خدمت ہوئے اور آپ کا سر مبارک سے گرد جھاڑ رہے تھے۔ عرض کی کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے لیکن خدا کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے۔ ان کی طرف تشریف لے چلے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کن کی طرف؟ تو بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر قلعے میں اتر آئے کیونکہ فریقین نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم تسلیم کر لیا تھا انہوں نے فرمایا کہ ان کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے محبوب کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا رہوں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفار قریش کے

4122م- قَالَ هِشَامٌ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: "أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَجَاهِدَهُمْ فِيكَ، مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ

قُرَيْشٌ شَيْءٌ فَأَبْقَى لَهُ حَتَّى أَجَاهِدَهُمْ فِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَأَلْجَزَهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا، فَأَنْفَجَرْتُ مِنْ لَبْتِهِ فَلَمْ يَزَعْهُمْ، وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي عِفَارٍ، إِلَّا الدُّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْلُو جُرْحَهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

درمیان جنگ ختم کردی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرماتا کہ میں تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرمادی ہے تو میرے اسی زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت عطا فرمادے۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا جو مسجد میں ان کے خیمے سے بنی عفار کی طرف بہہ کر جانے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے خیمے والو! یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آرہی ہے؟ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے سبب اپنے شائقِ حقیقی سے جا ملے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی جھوکیوں کو کیونکہ جبریل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی جھوکیوں کو کیونکہ حضرت جبریل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

### غزوة ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ عطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ نے نخلستان میں قدم رنجہ فرمایا اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔

4123- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: «أَهْجُهُمْ - أَوْ هَاجَهُمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ»

4124- وَزَادَ إِبرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اِخْتِئِ الْبُشْرَ كَيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ»

### 31- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ خَصْفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ عَطْفَانَ، فَتَزَلَّ نَخْلًا، وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ، لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ



4125- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِغَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرْدٍ

4126- وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ دَافِعٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ جَابِرًا أَخْبَاهُمْ: «صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ، وَتُعَلْبَةِ»

4127- وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، سَمِعْتُ جَابِرًا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ تَحُلٍ، فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ، فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا، وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ " وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ سَلَمَةَ، غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ

4128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيدٌ نَعْتَقِبُهُ، فَتَقَبَّضْتُ أَقْدَامُنَا، وَتَقَبَّضْتُ قَدَمَائِي، وَسَقَطْتُ أَظْفَارِي،

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی جانب گئے، وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے پر رعب ہی ڈالتے رہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ قرد میں شرکت کی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ ہم چھ افراد تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا، لہذا ہم باری باری سواری ہوتے تھے جس کے سبب ہمارے پیر پھٹ گئے تھے اور میرے دونوں پیر بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور

4125- صحیح مسلم: 5911, 1947, 1946

4127- راجع الحدیث: 4125

4128- صحیح مسلم: 4676



وَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخَرَقَ، فَسَبَّيْتُ غَزْوَةً  
ذَاتَ الرِّقَاعِ، لَمَّا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخَرَقِ عَلَى  
أَرْجُلِنَا». وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ.  
قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بَأَن أَدْكُرُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ  
يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ

ہم نے اپنے پیروں پر چھتھرے لپیٹ لیے تھے، اس لیے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چھتھرے باندھے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے یہ واقعہ بیان تو کر دیا لیکن بعد میں انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے یہ ذکر کرنا اچھا نہیں لگتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

4129- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ، عَمَّنْ شَهِدَ "رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ، فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ"

صالح بن خوات نے کسی ایسے صحابی سے جو موقع پر موجود تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات الرقاع کے دن نماز خوف پڑھائی کہ ایک جماعت آپ کے پیچھے صف بستہ رہی اور دوسری جماعت دشمن سے مقابلہ کرتی رہی، جب پہلی جماعت نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور خاموش کھڑے رہے اور یہ جماعت اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صف آرا ہو گئی۔ پھر دوسری جماعت نے آکر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی باقی رہی تھی پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں۔ پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا گیا۔

4130- وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُلُ، فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، قَالَ مَالِكٌ: «وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ»

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نخلستان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر انہوں نے نماز خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے متعلق جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے احسن ہے۔

4129- صحیح مسلم: 1944، 1945، سنن ابوداؤد: 1237، 1238، 1239، سنن ترمذی: 565، سنن نسائی: 1552، 1536، 1535، سنن ابن ماجہ: 1259

4130- انظر الحديث: 4125

4131 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، قَالَ: «يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ، وَجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ، فَيُصَلِّي بِالنِّسْبِ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَزْكَوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيَاكَ، فَيَزْكَوْنَ بِهِنَّ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَزْكَوْنَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ»

حضرت سہل بن ابو حشمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے لیے امام قبلہ رو کھڑا ہو جائے مسلمانوں میں سے ایک جماعت اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلے پر رہی اور ان کے منہ دشمن کی جانب رہیں، پس جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھیں۔ رکوع کریں اور دونوں سجدے بجالائیں اور اپنی جگہ پر نماز پوری کر کے چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کر لیں۔

4131 م- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَهُ.

مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو حشمہ نے نبی کریم ﷺ سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

4131 م- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ الْقَاسِمَ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خُوَاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ خُوَاتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَوْلُهُ: تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أُمَيَّةَ.

محمد بن عبید اللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد، صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابو حشمہ سے روایت کی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز خوف غزوہ بنی النمرار میں پڑھی۔

4132 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ تَجْدٍ، فَأَزَيْنَا الْعَدُوَّ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھا، جو نجد کی طرف کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے مقابل ہوئے تو ان کے لیے صف بندی کر لی۔

4131- راجع الحديث: 1129

4132- راجع الحديث: 942، صحيح مسلم: 1939، سنن ابو داود: 2243، سنن ترمذی: 564، سنن نسائی: 1537

فَصَافَفْنَا لَهُمْ»

4133 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةٌ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامٍ أَصْحَابِهِمْ أُولَئِكَ، فَجَاءَ أُولَئِكَ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ»

4134 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ: أَنَّهُ «غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ»

4135 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَيْحَى، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَذَرَ كَتَمُهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاةِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَاةِ، يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، قَالَ جَابِرٌ: فَبَيْنَمَا نَوْمَةٌ، ثُمَّ إِذَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک کے ساتھ نماز خوف ادا کی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل ڈٹی رہی۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ جماعت آگئی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ جماعت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ جماعت کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف ایک غزوہ میں شامل ہوئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا، جو آپ نے نجد کی طرف فرمایا تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما ہوئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ ایک کیکر کے نیچے قیام فرما ہوئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی

4133- راجع الحديث: 4132

4134- راجع الحديث: 2910

4135- راجع الحديث: 2910

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا لِحُجَّتِنَا، فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَبِيلِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَاتًا، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَهَذَا هُوَ ذَا جَالِسٍ" ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4136 - وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللَّهُ» فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ، وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، اسْمُ الرَّجُلِ غُورَثُ بْنُ الْحَارِثِ، وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصْفَةَ.

4137 - وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ، فَصَلَّى الْخَوْفَ،

کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے مجھ پر تلوار تان لی تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ، پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لیے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا۔ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آپ نے ایک جماعت کے ساتھ دور کعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسری جماعت کے ساتھ دور کعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم ﷺ کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو، دور کعتیں۔ مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔

ابوالزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ہمراہ تھے تو ہم نے نماز



وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ» وَأَمَّا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ

### 32- بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ

مِنْ خُرَاعَةَ وَهِي

غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ الثَّعْبَانِيُّ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ

4138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَدَّرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَمَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبِي الْعَرَبِ فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعَزَلَ وَقُلْنَا نَعَزِلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ»

خوف ادا کی۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ساتھ غزوہ نجد میں نماز خوف پڑھی اور حضرت ابو ہریرہ غزوہ خیبر کے دنوں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

غزوہ بنی مصطلق کا بیان، بنی مصطلق بھی

خزائمہ کی شاخ ہیں اور اسے

غزوہ مرسیع کہتے ہیں

ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ ۶ھ میں ہوا۔ موسیٰ بن عقبہ ۴ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ اس غزوہ مرسیع میں ہوا تھا۔

ابن محرز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آ گئیں۔ ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ خواہش ہم پر غالب آئی ہوئی تھی، لہذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لیے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی موجودگی پیش نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا حرج کیا ہے؟ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔



حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ مجد کیا اور جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر بکھر گئے کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے قریب آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی پس میں بیدار ہو گیا اور میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلواتان کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

### غزوہ انمار کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ سواری پر مشرق کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

### بہتان تراشی کا واقعہ

اک لک گویا جس کے قائم مقام ہے اسی لیے بہتان کو لک کہتے ہیں اس کو ہمزہ کے فتح، کسرہ، اور ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا۔ اور جو ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ایمان

4139- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بُجْدٍ، فَلَمَّا أُذِرَ كَثَّةُ الْقَائِلَةِ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاةِ، فَزَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَيْنَا، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخْطَرْتُ سَيْفِي، فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فُخِّرْتُ صَلَاتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هَذَا" قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### 33- بَابُ غَزْوَةِ أُمِّ مَارٍ

4140- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أُمِّ مَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا»

### 34- بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ

وَالْإِفْكِ، بِمَنْزِلَةِ النَّجَسِ وَالنَّجَسِ، يُقَالُ: إِفْكُهُمْ، وَأَفْكُهُمْ، وَأَفْكُهُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَفْكُهُمْ، يَقُولُ: صَرَفَهُمْ عَنِ الْإِيمَانِ وَكَذَّبَهُمْ، كَمَا

قَالَ: {يُؤْفِكُ عَنْهُ مَنْ أُوْفِكَ} الذاریات: ۱۹  
يُضَرَفُ عَنْهُ مَنْ ضَرَفَ"

4141 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا: أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَرْوَاجِهِ، فَأَتَيْنَهُنَّ خَرَجَ سَهْبُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْبِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَيَسِّرُ نَارًا حَتَّى إِذَا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلْ دَتُونًا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ، أَذْنُ لَيْلَةٍ بِالرَّحِيلِ، فَكُنْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ، فَتَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْحَيْشَ، فَلَبْنَا قَضِيَّتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحِيلِ

سے پھر جانا ترجمہ کنز الایمان اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جاتا ہو۔ (پ ۲۶ الذاریات: ۹) وہ پھیرا جلدیگا جسے پھیرا گیا۔  
عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود یہ چاروں حضرات حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ سے اس واقعہ کے راوی ہیں جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی میں شامل کر لیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ہمراہ جاتی۔ چنانچہ ایک غزوہ میں روانہ ہونے سے قبل آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکل، اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ پس میں پردے کے ساتھ ہودے میں سوار کروائی گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا، حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو اس منزل سے رسول اللہ ﷺ نے

فَلَمَّسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدَلِي مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ قَدِ  
انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَلَتَمَّسْتُ عِقْدِي فَنَبَسَنِي  
الْبَغَاؤُوهُ قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الدِّينَ كَانُوا  
يُزِيلُونِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعْدِي  
الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ،  
وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْلُنَّ، وَلَمْ  
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ،  
فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ  
وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا  
الْجَيْشَ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ  
وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنَزِلَ الَّذِي كُنْتُ بِهِ،  
وَوَظَنْنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا  
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي، غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَبِئْتُ، وَكَانَ  
صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلْمِيُّ ثُمَّ الدُّكْوَانِيُّ مِنْ  
وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ  
إِنْسَانٍ تَائِبٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَى، وَكَانَ رَأَى قَبْلَ  
الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي،  
فَنَحَرْتُ وَجْهِي بِحِلْبَانِي، وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ،  
وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوَى  
حَتَّى أَتَاخَ رَاحِلَتُهُ، فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقُمْتُ إِلَيْهَا  
فَرَكِبْتُهَا، فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا  
الْجَيْشَ مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نَزُولُ،  
قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبَرُ  
الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْبُنِّ سَلُولَ، قَالَ عُرْوَةُ:  
أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاغُ وَيَتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ،  
فَيُفَرِّقُهُ وَيَسْتَبِيعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ، وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا:  
لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَانُ بْنُ

رات کے وقت چلنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا  
حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت کے لیے لشکر  
سے دور چلی گئی۔ جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس  
آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خنزف  
یعنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو  
ڈھونڈنے کے لیے واپس لوٹی اور مجھے اس کی تلاش میں  
کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے سوار کروانے کا  
کام جن لوگوں کے سپرد تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں  
نے میرے ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس  
پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر  
ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں  
کیونکہ ان کی غذا اساد اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان لوگوں  
کے ہودے کے اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے یوں  
بھی اس کا ہلکا پن محسوس نہ ہوا کہ میں نوعمر لڑکی تھی۔ پس  
لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیے۔ ہار مجھے اس  
وقت ملا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ ان  
کے ساتھ اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب  
دینے والا۔ پس میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ گمان  
کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں  
ادھر آئیں گے۔ اسی دوران کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی،  
میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ  
حضرت صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر  
کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت  
میرے قریب آئے انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سویا  
پڑا ہے۔ پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ  
پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے  
مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے ”انا لله وانا  
الیہ راجعون۔“ کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں

ثَابِتٌ، وَمِسْطَحُ بْنُ أَنَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ بَحْشٍ، فِي ثَلَاثِينَ آخِرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ عَصَبَةٌ، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى، وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ سُلُوكٌ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَذْكُرُهُ أَنَّ يُسَبِّحُ عِنْدَهَا حَسَّانٌ، وَتَقُولُ: إِنَّهُ الَّذِي قَالَ:

(البحر الوافر)

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِزُّي لِعِزِّضٍ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَهُوَ يَرِيْبُنِي فِي وَجْعِي أَلِي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتُكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمُ، ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تَيْكُمُ؟»، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَلِكَ يَرِيْبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَهِتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرِّكًا، وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُفَّ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: وَأَمْرًا أَمَرَ الْعَرَبَ الْأَوَّلَ فِي الْبَرِّيَّةِ قَبْلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُفِّ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُحَيْمٍ بِنِ الْمُظْلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَهَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أَنَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُظْلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ بَنِي حِمْيَرَ فَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَزَزْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِزْطَحِهَا

نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی بات کی اور نہ میں نے کلماتِ انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے اس کے پیر باندھے۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے حتیٰ کہ ہم سخت گرمی کے وقت دو پہر دن چڑھے لشکر میں جا پہنچے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے ہیں مجھے علم ہوا کہ جب اس بد بخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا۔ اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور اسے بڑے غور سے سنتا اور بھی بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمزہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت عبد اللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا ہے۔

میرے ماں باپ محمد مصطفیٰ ﷺ پر فدا ہوں

میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت وفا کی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور

لوگوں میں بہتان کے بارے میں چرچا ہوتا رہا اگرچہ



فَقَالَتْ: تَحْسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتَ، أَلَسْتَ بَيْنَ رَجُلَا شَهَدَ بَدْءًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هُنَاكَ وَلَمْ تَسْعَى مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تَيْكُمُ؟» فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أَتِيَ أَبُوتِي؟ قَالَتْ: وَأَرِيدُ أَنْ أُسْتَيِّقَنَّ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَخَلَّطُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، هُوَ بِي عَلَيْكَ، فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، لَهَا صَرَائِرٌ، إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْلَقَدْ تَخَلَّطَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتُ الْوُحْيَ، يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَافِرٌ، وَسَلِ الْحَارِيَّةَ تَصُدِّقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «أَيُّ بَرِيرَةٍ، هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكَ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْتُ

مجھے اس کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہوا لیکن یہ شک میری اذیت میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا لطف کرم بیماری سے پہلے والا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے دوران رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اس طوفان کا مجھے کوئی علم ہی نہ تھا۔ حتیٰ کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لیے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب بیت الخلاء ہمارے گھروں کے نزدیک نہیں بنے تھے اور اہل عرب کی شروع سے دستور یہی ہے کہ اس مقصد کے لیے جنگل میں جاتے تھے کیونکہ گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانا ہمارے لیے اذیت کا سبب ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابورہم بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے۔ جب میں والدہ مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی طرف واپس لوٹی تو ام مسطح کا پیر چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا مسطح کا برا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا خدا کی بندی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو



عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَخْصَصُهُ غَيْرَ أَكْثَرِ جَارِيَةٍ حَدِيثُهُ  
السَّنَنِ تَبَاؤُمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْلَهَا، فَتَأْتِي الدَّاحِجُ  
فَتَأْكُلُهُ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْنَدَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
وَهُوَ عَلَى الْمَيْتَةِ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ،  
مَنْ يَعْلِدُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا  
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلَى  
أَهْلِي إِلَّا مَعِي». قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو  
بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَقَالَ أَكَايَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْذِرُكَ،  
فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عَنْقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنَ  
إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزَرَجِ أَمَرْتُنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ،  
قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ  
حَسَّانَ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ نُجْدٍ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ،  
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا  
صَالِحًا، وَلَكِنْ اخْتَلَتْهُ الْحَبِيَّةُ، فَقَالَ لِسَعْدٍ:  
كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ،  
وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُقْتَلَ، فَقَامَ  
أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ، فَقَالَ لِسَعْدٍ  
بْنِ عَبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ لَنَقْتُلَنَّكَ، فَإِنَّكَ  
مُتَأَفِّقٌ مُجَادِلٌ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، قَالَتْ: فَتَارَ  
الْحَيَّانِ الْأَوْسُ، وَالْخَزَرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا،  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى  
الْمَيْتَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ،  
قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ كُلَّهُ لَا يَزِقْ أَلِي دَمْعٌ  
وَلَا أَكْتَجِلُ يَوْمًا، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي،  
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لَا يَزِقْ أَلِي دَمْعٌ وَلَا

بیماری بہت ہی بڑھ گئی جب میں گھر پہنچی تو رسول  
اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر  
کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا  
آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت عنایت  
فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین  
سے اس خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمادی۔ پس  
میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا۔ امی جان! لوگ کیا  
باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم  
نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم، یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی  
عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو  
سو کہیں عموماً ایسا فریب کر گزرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ  
میں نے تعجب سے سجان اللہ کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات  
منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں ساری  
رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو ٹپکے اور نہ صبح تک مجھے  
نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب  
اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ وحی  
آئی نہ تھی تاکہ ان دونوں سے اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑ  
دینے کے متعلق پوچھیں اور مشورہ کریں۔ وہ فرماتی ہیں  
کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی  
خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت  
سے پوری طرح واقف تھے اور ازواج مطہرات کی  
پاک دامنی کا خود علم رکھتے تھے کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ  
محترمہ کے بارے میں بھلائی کے سوا اور ہم کچھ بھی نہیں  
جانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول  
اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان  
کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔ باقی آپ اس

أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى إِذَا لَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَإِلْقِ  
 كَبِدِي، فَبَيْنَمَا أَبُو آيٍ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أُمِّي،  
 فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأُذِنَتْ لَهَا،  
 فَجَلَسَتْ تَبْكَ مَعِيَ، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ  
 دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا  
 فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي  
 مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا الْيَوْمَ حَتَّى  
 إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ:  
 «أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ، إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا،  
 فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكَ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ  
 أَلَمْتِ بِذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ  
 الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ»،  
 قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ  
 قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَحِبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ: فَقَالَ أُمِّي: وَاللَّهِ مَا  
 أُدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَحِبِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: وَاللَّهِ مَا أُدْرِي  
 مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
 فَقُلْتُ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ: لَا أَقْرَأُ مِنَ  
 الْقُرْآنِ كَيْدًا: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُمْ  
 هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ  
 بِهِ، فَلَمَّا قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونِي،  
 وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَلِي مِنْهُ  
 بَرِيئَةٌ، لَتُصَدِّقَنِي، فَوَاللَّهِ لَا أَجْدِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا  
 أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: {فَصَبِّرْ بِجَمِيلٍ وَاللَّهُ

سے دریافت فرمائیں، یہ آپ کو سچ بتائے گی۔ حضرت  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ  
 نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ کوئی بات دیکھی  
 ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس  
 نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو  
 شک و شبہ والی ہرگز کوئی بات نہیں دیکھی۔ سوائے اس  
 کے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں حتیٰ کہ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہے اور  
 بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول  
 اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے پھر عبد اللہ بن ابی کی شکایت  
 فرمائی چنانچہ منبر پر رونق افروز ہو کر آپ نے فرمایا۔  
 اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ  
 لے جس نے میری بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں  
 دیکھتا۔ نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی  
 بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل  
 ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی  
 عبد الاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ نے کھڑے  
 ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا۔ اگر  
 وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا  
 اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے  
 تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی  
 جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں میں سے  
 ایک آدمی کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس  
 کے چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی۔ وہ خزرج کے سردار  
 حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے یہ فرماتی ہیں کہ  
 پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا، لیکن اس موقع پر پرانی حمیت  
 نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ  
 سے کہا۔ خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے  
 قتل کریں گے اور نہ آپ اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ

الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) (یوسف: 18) ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَلِّي حَبْنَمِلَ بَرِيْقَةً، وَأَنَّ اللَّهَ مُكْرِمِي بَيْرَاعِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُثَلِّ، لِيَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرَّ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْمَرٍ، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَيِّنُنِي اللَّهُ بِهَا، فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَّخِذُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَفِيِّ مِثْلَ الْجَبَانِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَابٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَسَرَّيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّأكَ». قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، فَإِنِّي لَا أَحْتَدِلُّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} الْعَشْرَ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَنَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللَّهِ لَا أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلَا يَأْتِلْ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ} - إِلَى قَوْلِهِ - {غُفُورٌ رَحِيمٌ} (البقرة: 173)، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ الثَّقَفَةِ الَّذِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ

آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کا دفاع کر رہے ہیں۔ اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہو گئے اور خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں آپس میں دست و گریبان نہ ہو جائیں اور رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز تھے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ متواتر ان سب کو خاموش ہونے کے لیے فرماتے رہے جتنی سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں اس دن بھی سارا دن آنسو بہاتی رہی۔ نہ میرے آنسو رکستے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے پریشان تھے۔ مجھے مسلسل روتے ہوئے دورا تیں اور ایک دن گزرا، نہ مرے آنسو رکھے اور نہ مجھے نیند آئی۔ حتیٰ کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی دوران کہ میرے والدین کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے۔ میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، اسے اجازت دی گئی تو وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے بارے میں کوئی حکم فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ لَزَيْنَبُ: «مَاذَا عَلِمْتَ، أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصِيرِي، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الْبَيَّ كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَبَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ، قَالَتْ: وَطَفِئَتْ أُحْمُهَا حَمْنَةً تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ، فَيَسُنُّ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: «فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هَوْلَاءِ الرَّهْطِ» ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: «وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أَنْفِي قَطُّ، قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو جلد اللہ رب العزت تمہیں بری فرمادے گا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہو گئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کولو، کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما چکے تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو کوئی جواب دیں۔ والد ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے گزارش کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا جواب دیں۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میرے ذہن میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں نے خود عرض کی کہ حالانکہ میں نو عمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم، میرے علم میں بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اسے حقیقت سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی، پس خدا کی قسم، میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے، جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور



اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) پھر میں نے منہ دوسری طرف کر لیا اور خاموش ہو کر بستر پر لیٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرمادے گا۔ لیکن خدا کی قسم، یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوائے جائیں گے، کیونکہ میری وقعت اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور تھی کہ اللہ جل مجدہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس خدا کی قسم، اسی اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان رونق افروز تھے اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی ثقالت کے سبب سردی کے دنوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسرور اور متبسم نظر آ رہے چنانچہ سب سے پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرمادیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر رسول خدا کا شکریہ ادا کرو۔ پس میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم میں اُن کا شکریہ کیوں ادا کروں، میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں ان کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے (پ ۱۸، النور ۱۱) دس آیتیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے اس بہتان سے پاک



قرار دیا ہے۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں قرابت داری کے سبب مسطح بن اثاثہ کے ساتھ مالی سلوک کیا کرتا تھا، کیونکہ وہ غریب تھے۔ پس میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ خدا کی قسم، اب مسطح کے ساتھ کبھی بھی کوئی مالی سلوک نہیں کروں گا کیونکہ وہ بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ ہو گئے تھے۔ پس ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابو بکر کہنے لگے، کیوں نہیں، خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمادے۔ پس آپ حضرت مسطح کی اسی طرح مالی امداد فرماتے رہے جس طرح پہلے فرماتے تھے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب میں اسے کبھی بند نہیں کروں گا رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے یا اسے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو برائی سے بچانا چاہتی ہوں، میرے علم میں تو ان کی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب ہی میری ہم عمر تھیں تو اللہ نے انہیں ان کی پرہیزگاری کے سبب گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ان کی بہن حمہ اس کے متعلق جھگڑتی رہتی اور تہمت لگانے

والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاکت میں پڑ گئی ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے مذکورہ چاروں حضرات سے پہنچی ہے۔ علاوہ بریں عروہ کا بیان ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بیشک جس شخص کے متعلق یہ بات بنائی گئی وہ ان باتوں کو سنکر تعجب سے کہتے سبحان اللہ! کیونکہ خدا کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے تو کسی عورت کا سر بھی آج تک نہیں کھولا۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

زہری کا بیان ہے کہ ولید بن عبد الملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تمہیں علم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی؟ میں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوا، ہاں آپ کی قوم کے دو شخص یعنی ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے متعلق خاموش رہے تھے۔ پس یہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے پھر یہی بتایا اور کہا کہ خاموش ہی رہے تھے، اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے اور پرانے اصل نسخے میں مسلمان ہی کا لفظ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کہ اسی دوران ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا حضرت ام رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا

4142 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أُمِّي عَلَى هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَتَا مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ فِيْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ، أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا: "كَانَ عَلِيٌّ مُسْلِمًا فِي شَأْنِهَا فَرَاَجَعُوهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ: مُسْلِمًا، بِلَا شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ، كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذَلِكَ"

4143 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ، إِذْ وَجِئْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: ابْنِي فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا.

قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًا عَلَيْهَا، فَمَا أَقَاتُ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَى بَنَافِيزٍ، فَطَرَحَتْ عَلَيْهَا زِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ هَذِهِ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَى بَنَافِيزٍ، قَالَ: «فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ»، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَعَدْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تُعَذِّبُونِي، مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيْعَقُوبَ وَبَنِيهِ: {وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} {يوسف: 18} قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذَابَهَا، قَالَتْ: يَحْمَدُ اللَّهُ لَا يَحْمَدُ أَحَدٌ وَلَا يَحْمَدُكَ

واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزہ کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے اوپر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اسے لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے فرمایا شاید اس تہمت کے سبب سے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر قبول نہیں کرو گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت کے متعلق آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ پر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں، حتیٰ کہ آپ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اذ تلقونہ بالسنتکم کو پڑھیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ الولی سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، ترجمہ کنز الایمان: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے (پ ۱۸، النور ۱۵)

4144- حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "كَانَتْ تَقْرَأُ: إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالسِّنِّتِكُمْ، وَتَقُولُ: الْوَلِيُّ الْكَذِبُ" قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: «وَكَانَ أَكْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا»

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ معلوم تھا کیونکہ یہ ان کے بارے میں ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کدھر لے جاؤ گے؟ عرض کی کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں کے ساتھ ہوتے (رضی اللہ عنہم وارضانا عنہم)

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنارہے تھے چنانچہ انہوں نے کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا:

حَصَانُ رَزَانٍ مَا تَزُنُ بِرَبِیَّةٍ  
وَتُصْبِحُ غَزْوً مِّنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان

4145- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أُسَبِّحُ حَسَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَا تُسَبِّحْ فَإِنَّهُ كَانَ يُتَافَحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ «كَيْفَ يَنْسَبِي؟» قَالَ: لَأُسَلِّتَكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ

4145م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ فَرْقِدٍ، سَمِعْتُ هِشَامًا، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَبَبْتُ حَسَانَ وَكَانَ مَعَهُ كَثْرٌ عَلَيْهَا

4146- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الصُّخِّي، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ: وَقَالَ: حَصَانُ رَزَانٌ مَا تَزُنُ بِرَبِیَّةٍ وَتُصْبِحُ غَزْوً مِّنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَيْكَ لَسْتُ كَذَلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِیْنِ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ

سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے) (سورۃ النور، آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہو جانے سے اور کون سا عذاب سخت ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کا مقابلہ کرتے (شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی جو کہا کرتے تھے)۔

### غزوہ حدیبیہ (اور بیعت رضوان)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے) (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶) سفر پر نکلے۔ تو دورانِ سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں نماز پڑھادی تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے برسانے اور اللہ کے فضل سے بارش برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَالَّذِي تَوَلَّى كِبَؤُهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ) {النور: 11} فَقَالَتْ: " وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى؟ قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِخُ أَوْ يَهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

### 35- بَابُ غَزْوَةِ الْحَدِيبِيَّةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ} {الفتح: 18}

4147 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ بَيْتِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيبِيَّةِ، فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» . قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكُوفِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَجْمٍ كَذَا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكُوفِ كَافِرٌ بِي "



وجہ سے بارش ہوئی تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار ہی عمرے فرمائے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کئے سوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں۔ دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ، جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم ﷺ کی معیت چلتے رہے۔ دیگر اصحاب رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا۔ (رضی اللہ عنہم)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو انا فتحنالك فتحاً سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن حدیبیہ کے دن جو بیعت رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اس کو شمار کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی معیت میں ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر

4148 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ قَالَ: "اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمَرَةً مِنَ الْحَدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةً مِنَ الْجَعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ"

4149 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْبِجِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدَيْبِيَّةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ

4150 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمْ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرَةٍ مِائَةً، وَالْحَدَيْبِيَّةَ بَيْتًا، فَتَرَحُّنَا فَلَمْ نَتْرِكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ «دَعَا يَأْكُلُ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهَ فِيهَا، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ

4148- راجع الحديث: 1779

4149- راجع الحديث: 1821, 1826

4150- راجع الحديث: 3577

بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرْتَنَا مَا يَشْتُنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا»

آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو کیا، کلی فرمائی اور برگاہ خداوندی میں دعا کی، اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے، بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت مبارک سے

4151- حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَغْوَيْنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: أَتَيْنَا الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَتَيْنَاهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ الْفَاءِ وَأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَتَزَلُّوا عَلَى بَيْتٍ فَتَزَحَّوْهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى الْبَيْتَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِثْنُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا»، فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ قَدْعًا، ثُمَّ قَالَ: «دَعُوهَا سَاعَةً». فَأَرَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا

4152- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكُوعٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسَ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ، إِلَّا مَا فِي رَكُوتِكَ، قَالَ: «فَوَضَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ»

چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ اس دن آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لیے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

قائدہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے دن ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

ہم سے قرۃ بن خالد نے بیان کیا، ان سے قائدہ نے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔

عبید اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مزہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اویی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ . قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّأْنَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

4153 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: بَلَّغْنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ: «كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً»، فَقَالَ لِي سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: «كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ»

4153م- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةٌ، عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

4154 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرُو، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ: «أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ» وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ، سَمِعَ سَالِمًا، سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ.

4155 - وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

4153- صحیح مسلم: 4792، 4793

4153م- راجع الحدیث: 3576

4154- راجع الحدیث: 3576، صحیح مسلم: 4788

4155- راجع الحدیث: 4153

اللَّهُ بْنُ أَبِي أُوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ أَصْحَابُ  
الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ، ثُمَّ  
الْمُهَاجِرِينَ"

سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے  
تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور  
قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی  
طرح محمد بن بشار، ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی  
ہے۔

4156- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ  
مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ، يَقُولُ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
الشَّجَرَةِ: «يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ،  
وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كُفَالَةُ الثَّمَرِ وَالشَّعِيرِ، لَا يَغْبَأُ اللَّهُ  
بِهِمْ شَيْئًا»

قیس بن ابوحازم نے حضرت مرداس بن مالک  
اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، یہ ان حضرات  
میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت  
رضوان کی تھی، کہ قیامت کے قریب نیک افراد یکے بعد  
دیگر اٹھائے جائیں گے اور ان کے بعد صرف  
ناکارہ لوگ رہ جائیں گے، جیسے کھجوروں میں گلی سڑی  
کھجور یا جو کا چھلکا اور بارگاہ الہی میں ان کی کوئی  
قدر نہیں ہوگی۔

4157, 4158- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ  
مَرْوَانَ، وَالْبُسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَا: «خَرَجَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ فِي بَضْعِ  
عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِبَيْدَى الْحَلِيفَةِ  
قَلَدَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا» لَا أُحْصِي كُمْ  
سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ، حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا أُحْفَظُ  
مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالثَّقَلِيدَ، فَلَا أَكْثَرُ، يَعْنِي  
مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالثَّقَلِيدِ، أَوِ الْحَدِيثِ كُلُّهُ

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت سعد بن  
مخزمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ  
حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ ہزار سے زیادہ صحابہ  
کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو  
آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر خون  
بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبد اللہ  
فرماتے ہیں کہ جتنی مرتبہ میں نے سفیان سے یہ حدیث  
سنی اسے شمار نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ میں نے انہیں فرماتے سنا  
کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد  
نہیں رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور ثقلید کا مقام بھول  
گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

4159- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ، قَالَ:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

4156- انظر الحديث: 6434

4157, 4158- راجع الحديث: 1695

4159- راجع الحديث: 1814



رسول اللہ ﷺ نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جو میں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں نے عرض کی۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ رو کے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمادی اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی، امیر المؤمنین! میرا خاوند کا انتقال ہو گیا ہے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی انتظام نہیں کہ میں انہیں کھلاؤں۔ نہ ان کی کوئی زرعی زمین ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور۔ پس مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ بھوکے نہ مرجائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایما غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا، مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی جانب گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا۔ فی الحال یہ لے جاؤ اور اس

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرَقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَيُّ ذِيكَ هَؤُلَاءِ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُقَ، وَهُوَ بِالْحَدَيْبِيَّةِ، لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَخْلُقُونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَحٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»

4160, 4161 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الشُّوْقِ، فَلَحِقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً شَابَةً فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صَبِيَّةً صِغَارًا، وَاللَّهِ مَا يَنْضَجُونَ كِرَاعًا، وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ، وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحَدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَوَقَّفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْنُصْ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا، وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا، ثُمَّ نَاولَهَا بِخِطَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ، فَلَنْ يَفْئِي حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَكُنْتُ لَهَا؟ قَالَ عُمَرُ: لِكُلِّكَ أُمَّكَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا، قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا



فَأَفْتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِي سُهُمَا تَهْنَأُ فِيهِ

کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک شخص کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے، خدا کی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ عرصہ دراز انہوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کیے رکھا، پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح کے وقت ان دونوں کا حصہ بھی ہم وصول کر رہے تھے۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت کو دیکھا ہے جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری مرتبہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

طارق بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لیے گیا تو میرا گزرا یہ لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی تھی، جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن سے رسول اللہ ﷺ نے درخت کے نیچے بیعت لی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب تو اس درخت کو بھول

4162 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرِو الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدَ فَلَمْ أَعْرِفْهَا»

4163 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًّا، فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا هَذَا الْمَسْجِدُ؟ قَالُوا: هَذِهِ الشَّجَرَةُ، بَيْتُ بَايَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي أَبِي "أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا"، فَقَالَ سَعِيدٌ: «إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلَيْتُهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ»

گئے لیکن آپ حضرات کو علم ہے؟ حالانکہ آپ تو آپ ہیں اور ان سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی جانب گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی، تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعت رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگِ حرہ میں لوگ عبد اللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبد اللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول

4164 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا طَارِقٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، «أَنَّهُ كَانَ مِنْ بَايَعِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَبِيتْ عَلَيْنَا»

4165 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَارِقٍ، قَالَ: ذُكِرْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةَ فَضَحِكَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: «وَكَانَ شَهِدَهَا»

4166 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى»

4167 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بَخْتِ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ، وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسُ؟ قِيلَ لَهُ: عَلَى الْمَوْتِ،

4164- راجع الحديث: 4162

4165- راجع الحديث: 4162

4166- راجع الحديث: 1497

4167- راجع الحديث: 2959

قَالَ: «لَا أَتَابِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحَدِيثُ»

4168 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُخَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: «كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ، وَلَيْسَ لِلْجَيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ»

4169 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: "عَلَى أَبِي شَيْءٍ بَاتِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدِيثِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ"

4170 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: "طَوَّبَ لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاتِعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أُمِّي، إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْنَا بَعْدَهُ"

4171 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّعَالِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ «بَاتَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ»

اللہ ﷺ کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیث میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم نفع پاتے۔

یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حدیث کے دن آپ حضرات نے رسول اللہ ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

علاء بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ کتنے پاکیزہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بیٹے! تم کیا جانو کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔

4168 - صحیح مسلم: 1990، 1989، سنن ابوداؤد: 1085، سنن نسائی: 1390، سنن ابن ماجہ: 1100

4169 - راجع الحدیث: 2960

4171 - راجع الحدیث: 1363، صحیح مسلم: 300، 299، سنن ابوداؤد: 3257

4172 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا {الفتح: 1}. قَالَ: الْحَدِيثُ قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِيئًا مَرِيئًا، فَمَا لَنَا؟ فَأَنزَلَ اللَّهُ: لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ {الفتح: 5} قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ، فَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلَّهُ عَنْ قَتَادَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا: إِذَا فَتَحْنَا لَكَ {الفتح: 1}. فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا، فَعَنْ عِكْرَمَةَ

4173 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ حِزَّاءَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ عَنْ شَهْدِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: إِنِّي لَأَوْقِدُ تَحْتَ الْقَنْدِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ، إِذْ تَأْدَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ»

4174 - وَعَنْ حِزَّاءَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أَهْبَانُ بْنُ أَوْيسَ: «وَكَانَ اسْتَكْبَرْتُ رُكْبَتَهُ، وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وَسَادَةً»

4175 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنالك فتعاً مبيناً کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب نے عرض کی کہ یہ مبارک خوشخبری تو آپ کے لیے ہے لیکن ہمارے لیے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں (پ ۲۶، الفتح ۵) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو فرمایا کہ انا فتحنالك کی یہ تفسیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ہنیئاً مریئاً کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

مجزاة بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے راوی ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لیے میں نے ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اے لوگو! رسول اللہ ﷺ آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں۔

مجزاة سے مروی ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضر اہبان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سید بن نعمان رضی اللہ

عنه سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ستوپلی کرگزراوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابوحزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائد بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شریک تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑنا پھر پڑھنا صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو تو آخری حصے میں نہ پڑھو۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کی معیت میں چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری دفعہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ تیسری دفعہ عرض کی تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے، تو نے تین بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارش پیش کی لیکن ہر بار تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ کچھ ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ خوفزدہ ہوا کہ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ الثُّعْمَانِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَتُوا بِسُؤَيْبٍ فَلَاكُوهُ» تَابِعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ

4176 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزِيجٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَحْزَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِدَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، هَلْ يُنْقَضُ الْوِثْرُ؟ قَالَ: «إِذَا أُوتِرَتْ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوتِرُ مِنْ آخِرِهِ»

4177 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فِكَلْتُكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ، تَزُرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلٌ فِي قُرْآنٍ، وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةٌ، لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»



ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ [الفتح: 1]

شاید میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہوگئی۔ خیر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ ۲۶، الفتح ۱)

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخزوم اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص کو قریش کی خبر لانے کے لیے روانہ فرمایا۔ حتیٰ کہ جب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لیے اکٹھے ہو رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے لیے بہت سے لشکر جمع کر لیے ہیں۔ وہ آپ سے لڑنے، بیت اللہ سے روکنے اور سدرہ بنی کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال

4178, 4179 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، حِينَ حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ، حَفِظْتُ بَعْضَهُ، وَتَبَتَّنِي مَعْمَرٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْيَسَّورِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحَلِيفَةِ، قَلَدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمَرَةَ، وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُرَاعَةٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ، قَالَ: إِنْ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا، وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ، وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَمَا يَعْوُكَ، فَقَالَ: «أَشِيدُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَخَدَارِئِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلَئِنْ تَرَكْنَاهُمْ مَخْرُوبِينَ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا الْبَيْتِ، لَا تُرِيدُ قَتْلَ

أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتِلَنَا. قَالَ: «امْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

میں کیا مجھے کافروں کے اہل و عیال پر حملہ کر دینا چاہیے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے تو خدائے عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ایسا چھوڑیں گے جیسے جنگ سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا ارادہ کر کے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے جنگ کے لیے نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی طرف قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے جنگ کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے عمرہ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے متعلق جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معینہ مدت کے لیے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوائی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آجائے، خواہ وہ آپ کا دین ہی قبول کر لے، تب بھی آپ اسے ہماری جانب واپس لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ و مصالحت کرنے پر تیار ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس کا یہ طرز عمل مسلمانوں پر شاق گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے۔

4180, 4181 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا

يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ: يُخْبِرَانِ خَبْرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحَدَيْبِيَّةِ، فَكَانَ فِيهَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ، وَكَانَ فِيهَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبَى سُهَيْلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مَعْنَى خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ عَاتِقِي، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُزْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ»

چنانچہ اس پر کافی بات چیت ہوتی رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کرنے پر راضی نہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بھی لکھوادی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو ان کے والد سہیل بن عمرو کی طرف اسی دن لوٹا دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جو شخص بھی آتا اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔ اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں، جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کی جانب ہجرت کر کے آئیں اور وہ بالغ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اسے ہماری طرف انہیں لوٹا دیا جائے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل فرمائی۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو رسول اللہ ﷺ ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس ارشاد خداوندی کے تحت۔ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) ابن شہاب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی طرف وہ خرچہ لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ۔ پھر ان کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

4182- قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَأُخْبِرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ «يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ»: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ» {الممتحنة: 12} وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: «بَلَّغْنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَدَّ إِلَى الْمُسْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَرْوَاجِهِمْ، وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ: فَذَكَرَهُ بِطَوِيلِهِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے دور میں عمرہ کے قصد سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم وہی کچھ کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔ پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۱)

عبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض صاحبزادوں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ اس سال عمرے کے لیے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے تھے تو کفار قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچے دیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر

4183- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ، فَقَالَ: إِنْ صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهْلَ بَعْرَةَ، مِنْ أَجْلِ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَعْرَةَ عَامَ الْحَدَيْبِيَّةِ»

4184- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلًا وَقَالَ: "إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ خَالَتُ كُفَّارَ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ" وَتَلَا: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]

4185- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّكُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ: "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَتَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَايَا، وَخَلَقَ وَقَطَرَ أَصْحَابَهُ، وَقَالَ: أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةَ، فَإِنْ خُلِيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ

4183- راجع الحديث: 1806, 1639

4184- صحيح مسلم: 2980

4185- راجع الحديث: 1807, 1639

منڈائے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کروں گا اور اگر وہ حائل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ کچھ دیر تو آپ چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کر لیے ہیں۔ پس انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی، حتیٰ کہ دونوں کا احرام کھول دیا۔

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری عورت سے گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تاکہ حاجت کے وقت اس پر سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت جنگ کے لیے مسلح ہو رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تو درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چل دیے اور

حَيْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ، صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حُجَّةً مَعَ عُمَرَى، فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَسَعَى وَاحِدًا، حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا"

4186 - حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ، سَمِعَ النَّظَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَرٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، وَعُمَرُ لَا يَنْدِي بِذَلِكَ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ»، قَالَ: فَانْطَلَقَ، فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ

4187 - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، "أَنَّ



النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَإِذَا  
النَّاسُ مُخْذِلُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.  
فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ  
أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛  
فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ، فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ  
فَخَرَجَ فَبَايَعَ."

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے اور دونوں  
نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے  
حقیقت جس کا کچھ بات بنائی کہ حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے  
پہلے مسلمان ہوتے ہوئے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ نبی  
کریم ﷺ کی معیت میں تھے لیکن درختوں کے  
سائے میں ادھر ادھر منتشر تھے جب لوگ نبی  
کریم ﷺ کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا،  
کہ اے عبداللہ! جا کر دیکھو کہ لوگ نبی کریم ﷺ  
کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ  
بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کر لی۔ جب میں  
اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر  
بیعت کر لی۔

اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن  
ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی  
کریم ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم آپ کے ہمراہ تھے۔  
پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب  
آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ  
نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی  
کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ  
کوئی شخص آپ کو ضرر نہ پہنچا سکے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن  
حنیف رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم  
ان کی واپسی کا سبب اور حالات معلوم کرنے کے

4188 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي  
أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ اعْتَمَرَ «فَطَافَ فُطُفْنَا  
مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ، فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ  
أَحَدٌ بِشَيْءٍ»

4189 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ:  
سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: لَمَّا قَدِمَ

سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ مِنْ صَافِيٍّ أَتَيْنَاهُ نَسْتَعِيزُكَ فَقَالَ: «اعْلَمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا لَرَدَدْتُهِ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْطِنُنَا إِلَّا أَسْهَلُنَا بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ، مَا نُسَدُّ مِنْهَا خُصْبًا إِلَّا أَنْفَجَرْنَا عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَنْدِرِي كَيْفَ تَأْتِي لَهُ»

لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابو جندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی دشوار کام کے لیے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ سہل ہو گیا اور اس کا وہی نتیجہ نکلتا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے، لیکن اب ہم ایک کونے سے فساد کو دباتے ہیں تو دوسرے کونے سے سراٹھالیتا ہے جس کے سبب سمجھ نہیں آتا کہ ہم اس الجھے ہوئے معاملے کو کس طرح سلجھائیں۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دور میں نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گزر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈالو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کون سی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا

4190 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنُ الْحَذِيْبِيَّةِ، وَالْقَنْلُ يَتَنَاقَرُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَيُّوْذِيكَ هُوَ أَمْرٌ رَأْسُكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاخْلُقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ، أَوْ انْصُكْ نَسِيكَ» قَالَ أَيُّوبُ: «لَا أُخْرِى بِأَيِّ هَذَا أَبَدًا»

4191 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْحَدِيثِ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ وَقَدْ حَضَرْنَا  
الْمَشْرُكُونَ قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَفَرَّةٌ فَهَعَلَتْ  
الْهَوَامُّ تَسَاقُطَ عَلَى وَجْهِهِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَيُّ ذِيكَ هَوَامٌّ رَأَيْتَ؟»  
قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: {فَمَنْ كَانَ  
مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ  
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} (البقرة: 196)

### 36- بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

4192- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ  
وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ: إِنَّا  
كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ  
وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاجٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ  
يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا  
فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا تَاجِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا وَابْعَدُوا  
إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفَقُوا الذُّودَ «فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الظَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ  
بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَثَرَكُوا  
فِي تَاجِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ» قَالَ  
قَتَادَةُ: بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَدَ  
ذَلِكَ كَانَ يُحْتَفَى عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُفْلَةِ  
وَقَالَ شُعْبَةُ: وَأَبَانٌ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ

تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال  
تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں۔ پس نبی  
کریم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ  
نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دیتی  
ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی کے متعلق تو  
یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم  
میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے  
دے روزے یا خیرات یا قربانی (پ ۲، البقرة: ۱۹۶)

### عُكْلٍ اور عُرَيْنَةَ قبائل کا واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکْل  
اور قبیلہ عُرینہ کے چند افراد مدینہ منورہ میں آئے اور نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے  
اسلام قبول کر لیا پھر عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ  
دینے والے جانور رکھتے ہیں کاشتکاری کرتے ہیں اور  
مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔  
رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے چند دودھ دینے والی  
اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو  
حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں  
ان اونٹیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے  
رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرہ کے  
قریب پہنچے تو اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے اور نبی  
کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹیوں کو لے کر  
بھاگ گئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی اس حرکت  
کی خبر ہوئی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لیے کچھ آدمی  
روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی  
آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں۔ ان  
کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے قریب ہی

عَزِيْزَةً، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ: وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَدِيْمٌ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ

انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دینے لگے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، ایوب، ابو قلابہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، ایوب، ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے چند افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حجاج صواف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی جو ابو قلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ملک شام میں ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ حق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے بارے میں حضرت انس کی حدیث کا کیا ہوگا؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

4193 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ، وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقِسَامَةِ؟ فَقَالُوا: «حَقُّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ» قَالَ: وَأَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سَرِيرَهُ، فَقَالَ عَنبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَتَى حَدِيثُ أَنَسٍ فِي الْعَرِيْثِيْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ، إِنِّي سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، مِنْ عَزِيْزَةٍ، وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ

## 37- بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ

وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَخَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ بِلَاحٍ

## غزوة ذات القرد

یہ غزوہ ان لوگوں سے ہوا جو غزوہ خیبر سے تین  
دن پہلے رسول خدا کے کچھ اونٹوں کو بھگا کر لے گئے  
تھے۔

4194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ  
سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى  
بِالْأُولَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرْدٍ، قَالَ: فَلَقَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: أَخَذْتُ لِقَاحَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟  
قَالَ: غَطْفَانُ، قَالَ: فَصَرَحْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا  
صَبَاحَا، قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ،  
ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَكْرَمْتُهُمْ، وَقَدْ  
أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ أُرْمِيهِمْ  
بِنَبْلٍ، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَأَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ... وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْغِ

وَأُرْتَجُزُ، حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ،  
وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا  
نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ حَمَيْتَ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ،  
فَاتَّبَعْتُ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ،  
مَلَكَتَ فَأَسْبِغْ» قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُزِدُنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى  
دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں صبح کی اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا  
اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر  
چرا کرتی تھیں۔ اسی دوران مجھے حضرت عبدالرحمن بن  
عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ  
رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔  
میں نے پوچھا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس  
نے جواب دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے  
ہیں کہ میں نے یا صَبَاحَا کہہ کر تین بار خوب بلند  
آواز لگائی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گوشے میں بسنے  
والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی طرف  
لپکا، حتیٰ کہ انہیں جالیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے  
تھے۔ پس میں نے تیر اندازی شروع کر دیے اور ٹیر  
چلاتے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوا۔ آج  
ہلاکت کا دن ہے، میں یہ رجز پڑھتا رہا حتیٰ کہ  
میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تین  
چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم  
بھی تشریف لے آئے اور کتنے ہی حضرات آپ  
کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ! میں  
نے انہیں پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔  
پس ان کے تعاقب میں کچھ حضرات کو روانہ فرمایا۔  
آپ نے فرمایا اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں بھگا



دیا تو اب اس بات کو چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا تھا اور اسی طرح ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

### غزوہ خیبر

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سید بن نعمان نے انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خیبر کے لیے نبی کریم کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم صہبا کے نزدیک پہنچے جو خیبر کے بالکل قریب ہے تو نماز عصر پڑھی۔ پھر آپ نے بچا ہوا زادِ راہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس سٹووں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے سٹو گھول لیے گئے۔ پس آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کلی فرمائی لہذا ہم نے بھی کلی کر لی اور نماز پڑھی لیکن دوبارہ وضو نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص نے حضرت عامر سے کہا۔ اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے۔

اے اللہ اگر تو ہدایت نہ فرماتا۔۔۔۔۔ تم ہم کس طرح تیرے طاعت گزار بندے بن سکتے تھے ہم زندگی بھر دین پر قربان ہوتے رہیں

### 38- بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

4195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الثُّعْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ، وَهِيَ مِنْ أُنْثَى خَيْبَرَ، «صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَاجِ فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِالسَّوْبِقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَتُرِي، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْبَغْرِ، فَمَضَضَ وَمَضَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

4196 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ أَلَا تُسَبِّحُنَا مِنْ هُنَاهُنَا، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَقَالَ يَخْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

البحر الرجز

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّنَا

4195 - راجع الحديث: 209

4196 - راجع الحديث: 3477, 2945

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فَاغْفِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا أَتَيْنَا ... وَتَبَتِ  
الْأَقْدَامُ إِنَّ لَاقِينَا  
وَالَّذِينَ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... إِنْكَ إِذَا صَبَحَ بِنَا  
أَبَيْنَا

وَبِالصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟»  
قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «يَزْحُمُهُ اللَّهُ» قَالَ  
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلَا  
أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأَتَيْنَا خَبِيرَ فَحَاصِرَ تَاهُمُ حَتَّى  
أَصَابَتْنَا مَكْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
فَتَحَّهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ  
الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا يَدَارًا كَثِيرَةً  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ  
الْيَدَارُ عَلَى أَمْرِ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى الْحِمِّ،  
قَالَ: «عَلَى أَمْرِ الْحِمِّ؟» قَالُوا: الْحِمُّ حُمُرُ الْإِنْسِيَّةِ،  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَهْرِيقُوهَا  
وَأَكْسِرُوهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ  
نَهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ». فَلَمَّا  
تَصَافَى الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ  
بِهِ سَيْاقَ يَهُودِيٍّ لِيَطْرِبَهُ، وَيَزْجِعَ ذُبَابَ سَيْفِهِ،  
فَأَصَابَ عَلَيْهِمْ رُكْبَةً عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا  
قَالُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ لَهُ:  
فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ،  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَبَ مَنْ  
قَالَ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِمْبَاعِيهِ - إِنَّهُ  
لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قُلْ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ»، حَدَّثَنَا  
قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: «نَشَأُ بِهَا»

گئے۔۔۔۔۔ ہمیں دشمنوں کے مقابل صبر و قرار عطا فرما  
اے رب ہم پر سکینہ نازل فرما۔۔۔۔۔ ہم  
کافروں کے دین باطل سے خلاف ڈٹے رہیں  
ظالم بار بار ہم پر چڑھائی کرتے ہیں

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حدی خوانی  
کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ عامر بن  
اکوع ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ہم  
میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ ان کے لیے شہادت  
واجب ہوگئی یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں ان  
سے اور نفع حاصل کر لینے دیتے۔ بہر حال ہم خیر پہنچ  
گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران  
زاہرہ کی کمی کے سبب بھوک نے ہمیں پریشان کیا۔ پھر  
اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح مرحمت فرمائی جس دن ہمیں  
فتح ہوئی اس دن شام کو ہم نے بڑی آگ جلائی تو نبی  
کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے؟ اس پر تم  
کیا پکار رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا، گوشت  
دریافت فرمایا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کی کہ  
پالتو گدھوں کا۔ نبی کریم نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو  
اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول  
اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ فرمایا۔  
چلو اس طرح کرلو۔ جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو  
چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی، لہذا جنگ کے  
دوران انہوں نے تلوار ماری تو ایک یہودی کی پنڈلی پر  
تھی لیکن اچٹ کر اس کی دھار ان کے اپنے گھٹنے کی چینی  
پر آگئی جس کے باعث یہ شہید ہو گئے حضرت سلمہ کا  
بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے رنجیدہ دیکھ کر  
رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ تمہیں کیا  
ہوا؟ میں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر

قربان، کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اُس نے غلط کہا ہے اس کے لیے تو دو گنا اجر ہے۔ پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا۔ وہ راہ خدا میں جدوجہد کرنے والا مرد تھا۔ چلنے پھرنے والے عربی لوگوں میں ایسے جو امر دکم ہیں۔ قتیہ نے حاتم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسا کوئی عربی پیدا نہیں ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے، جب صبح کے وقت یہودی اپنی کلہاڑی اور زنجیلیں وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، خدا کی قسم! محمد اور ان کا لشکر۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر ہمیں صبح ہوئی تو وہاں کے رہنے والے اپنی کلہاڑیاں وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد۔ خدا کی قسم! محمد اور ان کا لشکر نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر تباہ ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت میسر آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والے

4197- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بَلِيلَ لَمْ يُغْزِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ، وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ} {الصَّافَات: 177}"

4198- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَبَحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً، فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ} {الصَّافَات: 177}" فَأَصْبَحْنَا مِنْ نُحُومِ الْحُمْرِ.

4197- راجع الحديث: 2991,371

4198- راجع الحديث: 2881,371

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس بار بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری بار حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھائی کر ختم بھی کر دیا گیا۔ پس آپ نے ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئی اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پکایا جا رہا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیر کے قریب صبح کی نماز نبی کریم (ﷺ) نے اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا۔ اللہ اکبر، خیر تباہ ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یہ سنکر اہل خیر گلیوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم (ﷺ) نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں جو بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی ہی ان کا مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا کہ ابو محمد! آپ نے

فَنَادَى مُنَادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ، فَإِنَّهَا رَجَسٌ»

4199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَكَلْتَ الْحُمْرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ فَقَالَ: أَكَلْتَ الْحُمْرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ: أَفْنَيْتَ الْحُمْرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ». فَأُكْفِيتِ الْقُدُورُ وَانْهَالَتْ فَفُورٌ بِاللَّحْمِ

4200 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرٍ بَغْلَسٍ، ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ {فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ} [الصافات: 177] " فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السَّككِ، فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ، وَسَبَى الدَّرِيَّةَ، وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ، فَصَارَتْ إِلَى دَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ عَشَقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِبُعَايْبَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا، فَحَرَّكَ



ثَابِتُ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ

حضرت انس سے ان کے مہر کے متعلق پوچھا کیا تھا؟  
انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا  
سر ہلایا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم  
نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو قید کیا تھا۔ پھر آزاد کر  
کے ان سے نکاح کر لیا۔ پس ثابت نے حضرت انس  
رضی اللہ عنہ سے ان کے مہر کے متعلق پوچھا کیا تو انہوں  
نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہیں کیونکہ  
انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور یہودی مشرکوں  
کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جب رسول  
اللہ ﷺ اپنے لشکر میں اور دوسرے اپنی فوج  
میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک آدمی  
ایسا بھی تھا جو ایک دو کافروں کو دیکھتا تو آنا  
فانا انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی  
کارگزاری دیکھ کر کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے آج  
جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے دوسرا کوئی نہیں دکھا سکا۔  
اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لیکن ہے وہ جہنمی۔  
پس ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے ساتھ  
رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ اس کے ساتھ نکلے  
جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا تو یہ  
بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ  
اس آدمی کو ایک گہرا زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی  
کی، یعنی اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے

4201- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا»  
فَقَالَ ثَابِتٌ لَأَنْسٍ مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: «أَصْدَقَهَا  
نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا»

4202- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ

أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
التَّقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ  
وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ  
لَهُمْ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَطْرِبُهَا بِسَيْفِهِ،  
فَقِيلَ: مَا أَجْزَأَ مِمَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا إِنَّهُ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا  
صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّنَا وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ،  
وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ جُرْحًا  
شَدِيدًا، فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ، فَوَضَعَ سَيْفَهُ  
بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَنَيْنِهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى  
سَيْفِهِ فَهَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

4201- راجع الحديث: 371

4202- راجع الحديث: 2887 صحیح مسلم: 6683, 302



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ، وَذُبَابُهُ بَيْنَ تَلْدِيئِهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

سینے کے درمیان میں رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس نگرانی کرنے والے شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں کو اسی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ جہنم ہے، تو یہ بات لوگوں پر بہت شاق گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پس میں اسی جستجو میں رہا۔ پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص بظاہر دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے متعلق فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ جب میدان جنگ گرم ہوا تو اس شخص نے خوب قتال کیا آخر کار سخت زخمی ہو گیا۔ پس چند حضرات کو آپ کے فرمان پر شبہ لگا لیکن جب اس شخص کو زخموں کی تکلیف نے مضطرب کیا تو اس نے اپنے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اسے اپنے گلے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے بارگاہ اقدس کی طرف دوڑے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے گلے میں تیر گھونپ کر خودکشی کر لی ہے آپ نے فرمایا اے فلاں! کھڑے ہو کر

4203 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعَى الْإِسْلَامَ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ، حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحَةُ، فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجَرَاحَةِ، فَأَهْوَى يَدِيهِ إِلَى كِتَابَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَصْهَبًا فَتَخَرَّ بِهَا نَفْسَهُ، فَاسْتَدَّ رِجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، انْتَحَرَ فَلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: «ثُمَّ يَا فَلَانُ، فَأَيْنَ أَنَّهُ لَا

لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ایمان والا، بیشک اللہ تعالیٰ فاجر شخص کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا ہے اسی طرح معمر، زہری نے متابعت کی ہے۔

شہیب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ساتھ موجود تھے۔

ابن مبارک، یونس، زہری، سعید بن مسیب نے نبی کریم سے مرسل روایت کی ہے۔ اسی طرح صالح، زہری نے متابعت کی ہے۔

زبیدی، زہری، عبدالرحمن بن کعب، عبید اللہ بن کعب نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شامل تھے۔

زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ سعید بن مسیب نے نبی کریم ﷺ سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر حملہ فرمایا یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر اونچی آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر آسانی کرو، تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جب سننے والی اور قریب ہے اور وہ تمہارے

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْدِّينَ بِالزَّجْلِ الْفَاجِرِ «تَابِعَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

4204- وَقَالَ شَيْبَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ»

4204م- وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَابِعَهُ صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

4204م- وَقَالَ: الزُّبَيْدِيُّ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: «أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ»

4204م- قَالَ لُزْهَرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4205- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْبَعُوا عَلَى

ساتھ ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا، پھر آپ نے مجھے لاحول والا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا، تو مجھ سے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن قیس! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

یزید بن ابی عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پندلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو پوچھا کہ اے ابو سلمہ! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا، یہ مجھے غزوہ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس پر تین دفعہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ اور مشرکین کی آپس میں جنگ ہوئی تو ہر فریق اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹ گیا پس مسلمانوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی ایک مشرک کو بھی زندہ نہ چھوڑتا بلکہ اس کا تعاقب کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں

أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصْنَمَكُمْ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ ». وَأَنَا خَلَفَ دَابَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ». قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «أَلَا أَذْكَكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَذَكَ أَبِي وَأُمِّي. قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

4206- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَكْثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِي سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الطَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أَصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَنَفَقَتْ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اسْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ»

4207- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ، قَالَ: التَّقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ، فَاقْتَتَلُوا، فَمَاتَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَجْزَأَ أَحَدًا مَا

أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَقَالُوا: أَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لَا تَتَّبِعْتُهُ، فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ، حَتَّى جُرِّحَ، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ، فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ». فَأُخْبِرُهُ فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْنُو لِلنَّاسِ، وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْنُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو دوزخی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ دوزخی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ میں حقیقت حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ یہ تیز چلے یا آہستہ۔ حتیٰ کہ وہ آدمی زخمی ہو گیا، پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس جائزہ لینے والے شخص نے نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ دوزخی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر وہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کی جانب دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیر کے یہودیوں کی طرح لگتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کے سبب نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے دوسرے دن فتح پائی تھی تو

4208 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَمْرَانَ، قَالَ: نَظَرْتُ أَنَسَ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَأَيْتُ طَيَالِسَةً، فَقَالَ: «كَأَنَّهُمُ السَّاعَةُ يَهُودُ خَيْبَرَ»

4209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَحِقَ بِهِ، فَلَمَّا بَدَأْنَا اللَّيْلَةَ



الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يُفْتَحُ عَلَيْهِ» فَنَحْنُ نَرْجُوهَا، فَقِيلَ: هَذَا عَلَى فَأَعْطَاهُ ففُتِحَ عَلَيْهِ

آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا، لیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ پس آپ نے جھنڈا انہیں عطا فرما دیا اور خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

4210 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَبَيَاتِ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَتِيَهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: «فَارْسُلُوا إِلَيْهِ» فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَانُوا لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: «انْقُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے قراری کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے، جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی آرزو لے کر آئے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفا یاب ہوئے گویا انہیں سرے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ قتال کروں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم چپکے سے ان کے میدان میں جا اترو اور پھر



انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کی وجہ سے ان پر کیا واجب ہے۔ پس خدا کی قسم اگر ایک شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے سبب سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیر کو فتح کر دیا تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حبی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا اور جو ابھی تک عروسی لباس میں تھیں، تو نبی کریم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمالیا۔ پس انہیں لے کر چل دیئے حتیٰ کہ ہم سب صہبا کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لیے حلال ہو گئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حسیار رکھ دیا گیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ اپنے ارد گرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلاؤ۔ پس یہی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ کے لیے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے نزدیک بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے مبارک زانو پر قدم رکھ کر سوار ہو گئیں۔

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس

4211 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ،

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ، دُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبِ بْنِ أَخْطَبٍ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصُّهْبَاءِ حَلَّتْ، فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: «أَذِنَ مَنْ حَوْلَكَ». فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بَعَائِدَةً، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ

4212 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ خیر کے راستے میں حضرت صفیہ بنت حبیبہ کے پاس تین روز ٹھہرے رہے حتیٰ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ ان عورتوں میں آگئیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے خیر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی، جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہوگا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لیے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم ﷺ موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر

أُخْبِرَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا، وَكَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ»

4213- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ»، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبَسَطْتُ، فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا الثَّمَرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّنَنُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ تَحَبَّهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْبُبْهَا فَهِيَ مِثْلُ مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَبَّأَ ارْتَحَلْ وَطَأَ لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الْحِجَابَ

4214- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِهَرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَزَوْتُ لِأَخِيذَهُ، فَالْتَفَتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاسْتَحْيَيْتُ»

شرم آئی۔

4215- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ» نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ «هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَهُ، «وَلُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ» عَنْ سَالِمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ لہسن کے متعلق ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے ممانعت سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

4216 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَى عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ»

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبد اللہ اور حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی تھی۔ (رضی اللہ عنہم)

4217 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ»

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمادی تھی۔

4218 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ»

نافع نے سالم بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

4215- راجع الحديث: 853، صحيح مسلم: 4984

4216- انظر الحديث: 5115، 5523، 6961، صحيح مسلم: 3420، 3417، سنن ترمذی: 1121، 1794، سنن

نسائی: 3367، 4345، 4346، سنن ابن ماجہ: 1961

4217- راجع الحديث: 853

4218- راجع الحديث: 4215، 853

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بھوک ہم پر غالب آئی ہوئی تھی اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پکن کرتی ہو گئی تھیں کہ نبی کریم ﷺ کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے تاحال خمس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کو کے کھانے سے مطلقاً منع فرمایا گیا ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو انہیں کھانے کے لیے گدھوں کا گوشت میسر آیا تو اسے پکنے کے لیے چڑھا دیا مگر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم دونوں

4219 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَرَخِصَ فِي الْخَيْلِ»

4220 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي، قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ، فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا، وَأَهْرِ قُوهَا». قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: " فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعِدَّةَ "

4221, 4222 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا، فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْفِتُوا الْقُدُورَ»

4223, 4224 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ،

4219 - انظر الحديث: 5524, 5520، صحيح مسلم: 4997، سنن ابو داود: 3808, 3788، سنن ترمذی: 1793، سنن

نسائی: 4338

4221, 4222 - انظر الحديث: 5526, 5525, 4226, 4224, 4225, 4223، صحيح مسلم: 4988

4223, 4224 - راجع الحديث: 3155, 3153، 4221

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے دن جبکہ پکنے کے لیے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أُوَيْ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ تَصَبُّوا الْقُدُورَ: «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ»

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

4225- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

4226- حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ «أَنْ نُلْقِيَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ بَيْئَةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے صحیح طور پر یہ علم نہیں رسول اللہ ﷺ نے اس لیے ممانعت فرمائی ہو کہ یہ لوگوں کے بار برداری کے کام آتا ہے۔ پس بار برداری کے کام آنے کے سبب سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے دن آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

4227- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «لَا أُدْرِي أَنْتَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حِمْلَةَ النَّاسِ فِكْرَةً أَنْ تَذْهَبَ حِمْلَتُهُمْ، أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن مال غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبید اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی تشریح یوں

4228- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِغٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

4225- راجع الحديث: 4221، 4225

4226- راجع الحديث: 4221، صحيح مسلم: 4991، مسنن نسائي: 4349، مسنن ابن ماجه: 3194

4227- صحيح مسلم: 4992

4228- راجع الحديث: 2863



فرمائی ہے کہ جس شخص کے پاس گھوڑا تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

حضرت جبیر بن معتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں ہی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ نے خیر کے شمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ آپ کی نسر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ عطا نہیں فرمایا تھا۔

حضرت ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی طرف ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو زہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر بتائی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم کے تھے پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم ﷺ کی

خَيْرَ الْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلْأَجْلِ سَهْمًا» قَالَ: فَسَرَّةٌ تَالِغٌ فَقَالَ: «إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ» 4229 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: أُعْطِيتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ» قَالَ جُبَيْرٌ: «وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَبَنِي تَوْفَلٍ شَيْئًا»

4230 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَّغْنَا جَعْفَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانِي إِلَى أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ، إِنَّمَا قَالَ: بِضْعٌ، وَإِنَّمَا قَالَ: فِي ثَلَاثَةِ وَخُمُسِينَ، أَوْ اثْنَيْنِ وَخُمُسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقْرَبْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أَكْأَسُ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا، يَغْنَى لِأَهْلِ السَّفِينَةِ:

سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ، وَدَخَلْتَ أَسْمَاءُ بِنْتُ  
عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ  
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ  
عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى  
أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ،  
قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ  
أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ، فَتَخُنْ  
أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ،  
فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعْطِ  
جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِي دَارٍ - أَوْ فِي أَرْضٍ - الْبُعْدَاءِ  
الْبُغْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ، وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِيمُ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا  
أَشْرَبُ شَرَابًا، حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَخُنْ كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ،  
وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَسْأَلُهُ، وَاللَّهُ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَرِيعُ، وَلَا أَرِيدُ عَلَيْهِ،

خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں  
میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں  
ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی اثناء میں  
حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، جو ہمارے ساتھ  
کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور  
انہوں نے نجاشی کی طرف بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس  
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ آئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس وقت  
وہاں موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت  
اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون  
ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ  
حضرت اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا حبشہ کی طرف سمندری سفر کرنے والی یہی  
ہیں؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، ہاں  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ  
لوگوں سے سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول  
اللہ ﷺ سے دوسروں کی نسبت زیادہ نزدیک ہیں۔  
اس پر حضرت اسماء نے ناراض ہو کر کہا، ہرگز نہیں، خدا  
کی قسم، آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ  
تھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور غافلوں کو  
نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا  
دور دراز جگہ حبشہ میں تھے اور یہ ساری اذیتیں اللہ اور  
اس کے رسول کی رضا کے لیے اٹھائی جا رہی تھیں۔ خدا  
کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھاؤنگی اور نہ پیوں گی  
جب تک جو آپ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول  
اللہ ﷺ سے نہ کرونگی یہ کہہ کر ہمیں تکلیف پہنچائی  
جاتی اور ڈرایا جاتا ہے اور جلد میں اس بات کا نبی

کریم ﷺ سے ذکر کر کے آپ سے حقیقت معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ اس پر کوئی زیادتی کروں گی۔

پس جب نبی کریم ﷺ خود تشریف لے آئے تو انہوں نے عرض کی، یا نبی اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں اور پوری بات بیان کر دی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ پس انہوں نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ اور کوئی میرے نزدیک نہیں۔ ان کی اور دوسرے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں کو دیکھا کہ گروہ درگروہ میرے پاس آئے اور ہر کوئی مجھ سے یہ حدیث پوچھتا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بڑھ کر ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔

ابو بردہ کا قول ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مجھ سے بار بار سنتے تھے ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اشعری دوستوں کو ان کی آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے آتے ہیں اور ان کی آواز سے ان کے گھروں کو پہچان لیتا ہوں، جب وہ رات کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں بھی ان کا گھر نہیں دیکھا ہوتا اور ان میں دانشمند حضرات بھی

4231 - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَمَا قُلْتَ لَهُ؟» قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ - أَهْلُ السَّفِينَةِ - هِجْرَتَانِ»، قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

4232 - قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ تَزَلُّوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ، إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ: الْعَدُوَّ، قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ"

ہیں اور جب ان کا کسی جماعت یا دشمن سے سامنا ہوتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تھوڑی دیر ہمارا انتظار کرو۔

ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مال غنیمت سے حصے عطا فرمائے حالانکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیر کو فتح کر لیا تو مال غنیمت میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، مال و متاع اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے اور القری نامی وادی میں آئے تو آپ کے ہمراہ ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدغم تھا جو آپ کی خدمت میں بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اور وہ اس غلام کو آکر لگا۔ پس لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بلکہ جو چادر اس نے خیر کے دن مال غنیمت سے تقسیم کے بغیر لے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد سن کر ایک شخص

4233- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا بَرْيَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: «قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا، وَلَمْ يَقْسَمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدْ الْفَتْحَ غَيْرَنَا»

4234- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ، وَلَمْ نَعْنَمْ كَهَبًا وَلَا فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِظَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى، وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْغَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضَّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحْطُ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ، حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشُّنَّةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَايِمِ، لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا» فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ

4233- راجع الحديث: 3136 سنن ابو داؤد: 2725 سنن ترمذی: 1559

4234- انظر الحديث: 6707 صحيح مسلم: 306 سنن ابو داؤد: 2711



ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک دو تسمے بھی آگ بن جاتے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ: هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شِرَاكٌ - أَوْ شِرَاكَانِ - مِنْ نَارٍ»

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کی غربت کا خدشہ نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مال غنیمت اسی طرح مجاہدین میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کا مال غنیمت بانٹ دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

4235- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: «أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرَكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ، مَا فَتَحْتُ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا»

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مال غنیمت میں مجاہدین میں اسی طرح بانٹ دیتا جس طرح نبی کریم ﷺ نے خیبر کا مال بانٹ دیا تھا۔

4236- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ عَلَيْهِمْ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ»

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مال غنیمت سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بے پر تعجب ہے جو کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

4237- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ فَقَالَ: «وَأَعْجَبَاهُ لَوْ بَرَّ، تَدُلُّ مِنْ قُدُومِ الضَّانِ»

4238- وَيُذَكَّرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

4235- راجع الحديث: 2334

4236- راجع الحديث: 2334

4237- راجع الحديث: 2827

4238- راجع الحديث: 2827



کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اچھا یہ آپ ہیں۔ بلے ارے بلا کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصہ مرحمت نہیں فرمائے گئے۔

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوئل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ پر تعجب ہے کہ بلا کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ تَحْدِثِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا، وَإِنَّ حُزْمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ، قَالَ أَبَانُ: وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَبَرُ، تَحْدِثُ مِنْ رَأْسِ ضَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَانُ اجْلِسْ» فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ

4239- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ، وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: «وَاعْجَبَا لَكَ، وَبَرُ تَدَا دَا مِنْ قُدُومِ ضَانٍ يَنْعَى عَلَى أَمْرٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدِي، وَمَنْعَهُ أَنْ يَهِينَنِي بِيَدِهِ»

4240, 4241 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي

بَكَرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاقَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْبَيْتِ، وَفَدَاكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ ثَمَنِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُورَثُ، مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي هَذَا الْمَالِ»، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُؤْقِفِيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُؤْقِفِيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُؤْقِفِيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وَجُودَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَاحَبَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنْ ابْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ، كَرَاهِيَةً لِمَخْضَرِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحَدَّكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَيْتُهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي، وَاللَّهِ لَا يَتِيَهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا، حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي

کو بطور فنی عطا فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تھا اور بارغ فدک اور خیبر کے ختم کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک زمانہ میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی حصہ دینے سے منع فرمادیا۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا اور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد یہ چھ ماہ اس دنیا میں حیات رہیں۔ جب انہوں نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت دفن لیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی اُن کی طرف وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مصالحت کرنے اور بیعت کر لینے کی عرض کی کیونکہ مذکورہ چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام بھیجا کہ

بِیْهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَاتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ، فَلَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْحَدِيثِ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفَعَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُنْدَهُ بِالَّذِي اعْتَنَدَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَحَدَّثَ: أَنَّهُ لَمْ يَجْهَلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلَا انْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسَرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: أَصَبَتْ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا، حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی کو یہ ان دنوں پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے نہیں، خدا کی قسم، آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا چاہیے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے اس لیے خدا کی قسم، میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اور رسول کی شہادت دی اور کہا۔ بیشک جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے اچھی طرح پہچان گئے اور اس بھلائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس کے متعلق آپ نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے سبب ہمارا بھی اس میں حصہ ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر جب بات چیت شروع ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے میرے اور آپ حضرات کے درمیان جو اموال کے متعلق اختلاف ہے تو میں نے اس معاملے میں بھلائی کو ترک نہیں کیا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ کو انہیں خرچ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس اصول کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ سے دوپہر کے وقت بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابو بکر نماز ظہر ادا کر چکے تو منبر پر رونق افروز ہوئے، اس کے بعد تشہد

پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان فرمائے اور ان کے بیعت نہ کرنے کے عذر بیان کیے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور تشہد پڑھا اور اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان کا حق بیان فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جواب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی اس کا یہ سبب نہیں تھا کہ مجھے ان سے حسد تھا یا اللہ نے انہیں جس فضیلت اور بزرگی سے نوازا ہے مجھے اس کا انکار تھا، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ امور خلافت میں ہمیں بھی کچھ حق حاصل ہے اور یہ ہمیں نظر انداز کر کے خود مختار بن بیٹھے ہیں۔ پس اس سے ہمارے دلوں میں خیال گزرا۔ اس صاف گوئی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کہنے لگے کہ آپ نے اچھا کیا اور جب یہ اس بات کے قائل ہو گئے جو سب کے نزدیک صحیح تھی اور مسلمان بھی حسب سابق حضرت علی کے قریب ہو گئے۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ اب پیٹ بھر کر کھجوریں کھایا کریں گے۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی

4242 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا حَزْمِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ الشَّعْرِ»

4243 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ»

39- بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ

4244, 4245 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ:



حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِثَمَرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكُلْ ثَمَرِ خَيْبَرَ هَكَذَا»، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ، بَعْ الْجَمْعَ بِاللِّدَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَغِ بِاللِّدَاهِمِ جَنِيْبًا»

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی اعلیٰ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع اعلیٰ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوروں کو درہموں سے خرید لیا کرو۔

4246 - وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ، فَأَمَرَهُ عَلَيْهَا، 4247 - وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّنَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عدی کے انصاری بھائیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

#### 40- بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

#### نبی کریم ﷺ کا اہل خیبر سے معاملہ

4248 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ: أَنْ يَغْتَلَوْهَا وَيُزْرِعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کاشتکاری کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے عوض پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

4246 - راجع الحديث: 2201

4247 - راجع الحديث: 2201



## 41- بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سَمَتْ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4249- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ»

## 42- بَابُ غَزْوَةِ زَيْدِ

بْنِ حَارِثَةَ

4250- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ: «إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَإِنَّهُ لَوَ لَقَدْ كَانَ خَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ»

## 43- بَابُ غَمْرَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4251- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ

خیبر میں نبی کریم کو

زہر آلودہ گوشت

کھلایا گیا

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

غزوہ زید

بن حارثہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ اس پر بعض حضرات کو اعتراض ہوا تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اسامہ کے امیر بننے پر اعتراض کر رہے ہو جبکہ اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد کے امیر بنانے پر بھی اعتراض کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے محبوب تھے اور ان کے بعد مجھے یہ سب لوگوں سے محبوب ہیں۔

غمرۃ القضاء کا ذکر

اس کی نبی کریم ﷺ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا قصد فرمایا تو اہل مکہ آپ کے داخلے کے راستے میں حائل ہو گئے۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین روز یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں تحریر کر دیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ ہوا۔ اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو آپ کے راستے میں ذرا بھی حائل نہ ہوتے، بلکہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی نے عرض کی کہ نہیں، خدا کی قسم، میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ لے لیا، حالانکہ آپ خوب نہ لکھتے تھے لیکن آپ نے تحریر فرما دیا کہ یہ محمد بن عبد اللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے۔ ماسوائے تلواریں جو نیام میں ہوگی اور اگر یہاں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جائیں گے اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے جب اگلے سال آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور تین دن کی مدت پوری ہو گئی تو قریش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب نبی کریم وہاں سے چل دیے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چچا جان، چچا جان کہتی ہوئی آ رہی تھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے پاس بلالیا، پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ یہ آپ

إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: لَا نُقَرُّ لَكَ بِهَذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ»، ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «امْضُ رَسُولُ اللَّهِ»، قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللَّهِ لَا أَفْخُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا، إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلَ أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ، تُنَادِي يَا عَمُّ يَا عَمُّ، فَتَنَاولَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: كُونِ ابْنَةَ عَمِّكَ حَمَلَتَهَا، فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا، وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْيَى، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا، وَقَالَ: «الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» وَقَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ لِحَمْزَةَ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي

وَخُلِقِي. « وَقَالَ لَزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَاْنَا»  
وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتُ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «لِأَنَّهَا  
ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ»

کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے متعلق حضرت علیؓ، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان نزاع ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا: وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش جا مل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوا دیا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جاسکتا ہے اور ہتھیار پہن کر کوئی نہ آئے سوائے تلوار کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ

4252- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدْيِيبِيَّةِ، وَقَضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا

نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین روز گزر گئے تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ تشریف لے آئے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنی بار عمرہ کیا تھا؟ فرمایا، چار مرتبہ۔

پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مساوک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے عرض کی: اے ام المؤمنین! کیا آپ نے سن کیا جو ابو عبد الرحمن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہر گز عمرہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا تا کہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ ﷺ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

عَلَيْهِمْ إِلَّا سُبُوحًا، وَلَا يُقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالِحُهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا، أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ»

4253- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَكَا وَعُرْوَةَ بَنَ الرَّبِيعِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: «كُمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» قَالَ: أَرْبَعًا.

4254- ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانًا عَائِشَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، فَقَالَتْ: «مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ. وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ»

4255- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ «لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاكَ مِنْ غُلَامَانِ الْمَشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ، أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

4256- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

4253- راجع الحديث: 1775

4254- راجع الحديث: 1775, 1776

4255- راجع الحديث: 1600

4256- راجع الحديث: 1602

جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کا مکہ مکرمہ میں تشریف آوری ہوئی تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں میں اکڑ کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے کے سبب نہیں دیا تھا۔

حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تا کہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہِ قعقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی خاطر سعی فرمائی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ سے حالتِ احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں۔

ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء،

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَفْقَهُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ حَتَّى يَلُوبَ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الزُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ، أَنْ يَزْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ»

4256- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ، قَالَ: ازْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ، وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قَبْلِ قُعَيْقَعَانَ

4257 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِثْمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ»

4258- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَ بِسَرَفٍ،

4259- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ،

4257- راجع الحديث: 1649

4258- راجع الحديث: 1837، سنن ابوداؤد: 1844، 1845، سنن ترمذی: 843

4259- راجع الحديث: 1837



مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عمرۃ القضا میں نکاح کیا تھا۔

### سرزمینِ شام میں غزوۂ موتہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شریک تھا، تو ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب کو تلاش کیا، پس میں نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کے بارے میں لوگوں کو خبر دے دی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمَرَةِ الْقَضَاءِ»

### 44- بَابُ غَزْوَةِ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

4260- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ

عَمْرِو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ قَتِيلٌ، فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ، بَلَنَ طَعْنَةً وَصَرْبَةً، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي ذُبُرِهِ» يَغْنَى فِي ظَهْرِهِ

4261- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا

مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلِ، وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بَضْعًا وَتِسْعِينَ، مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ

4262- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيَ زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةُ زَيْدٌ

فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرُ فَأَصِيبُ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبُ «وَعَيْنَاهُ تَلَدِرَانِ:» حَتَّى أَخَذَ الزَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ»

ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اٹک بار تھیں حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عنایت فرما دی۔

4263 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أَطْلُعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ، تَغْنِي مِنْ شَقِ الْبَابِ، فَأَتَاكَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَهَاوُنَ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّ لَهُ يَطْعَنَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ أَيْضًا، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنَّا، فَزَعَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَاحْصِي فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْحَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ پر رنج و صدمہ کے آثار ظاہر تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی پس ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھران کی عورتیں رورہی ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ شخص گیا اور واپس آکر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آکر کہنے لگا کہ خدا کی قسم، انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تم نہ تو انہیں اس کام سے روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: ”اے دو پروں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔“

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی باقی رہ سکی تھی۔

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھوں ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی میرے ہاتھ میں صحیح سالم رہ سکی تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ یہ کہہ کر رونے لگیں: ہائے پہاڑ جیسا بھائی ہائے ایسا بھائی، یعنی ان کے اوصاف بیان کر کے۔ جب انہیں افادہ ہوا تو کہنے لگے کہ جب تم میرے بارے میں کچھ کہتیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کر

4264 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ»

4265 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، يَقُولُ: «لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَتَابَعَنِي فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةً يَمَانِيَّةً»

4266 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، يَقُولُ: «لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، وَصَبَرْتُ فِي يَدِي صَفِيحَةً يَمَانِيَّةً»

4267 - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلْتُ أُحْتَهُ عَمْرَةً تَبْكِي وَاجْتَلَاةً، وَكَذَا وَكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتَ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: أَنْتَ كَذَلِكَ

4268 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ أَغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ يَهْدَا فَلَمَّا

4264- راجع الحديث: 3709

4265- انظر الحديث: 4266

4266- راجع الحديث: 4265

4268- راجع الحديث: 4267

کے قربان ہوئے تو یہ ان پر نہ  
رویں۔

مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ

حرقات قوم کے لیے اسامہ بن  
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
تغین، یہ لوگ قبیلہ جہینہ  
والے تھے

45- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ  
زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ  
مِنْ جُهَيْنَةَ

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ  
بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں  
رسول اللہ ﷺ نے حرقہ کی مہم پر روانہ فرمایا۔ پس ہم  
نے صبح سویرے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دی۔  
اسی اثناء میں اور ایک انصاری آدمی ایک کافر کا پیچھا  
کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا کر گھیرا تو وہ کہنے  
لگا: لا الہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا  
لیکن میں نے نیزے کا وار کر کے اسے موت کے  
گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی  
کریم ﷺ تک پہنچی، تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ!  
تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں  
نے عرض کی کہ وہ جان بچانے کے لیے کہہ رہا ہوگا، لیکن  
آپ مسلسل وہی فرماتے رہے۔ پس میں یہ تمنا کرنے  
لگا کہ کاش! میں اب تک مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی  
اکرم ﷺ کے ساتھ مجھے سات غزوات میں شامل  
ہونے کی سعادت ملی ہے اور آپ نے جو لشکر کسی مہم  
کے لیے روانہ فرمائے ایسی نوجنگوں میں شرکت کی ہے۔

4269 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ:  
سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ:  
بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
الْحُرَقَةِ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَحَقَّقْتُ أَنَا  
وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ،  
قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارُ بِي فَطَعَنَتْهُ  
بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلَتْهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا  
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ  
يُكْرِرُهَا، حَتَّى تَمْتَلِكْتُ أُنَى لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ  
ذَلِكَ الْيَوْمِ

4270 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ  
سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: «غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ  
فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا

چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابو بکر کو ہمارا امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔

دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر مہمات کے لیے جو آپ نے لشکر روانہ فرمائے ایسے نو غزوات میں شامل ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

یزید بن ابوعبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں سات غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس غزوہ میں بھی شامل تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر بنایا گیا تھا۔

یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے سات غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے کی ساعادت حاصل ہوئی ہے۔ جن میں سے خیبر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابوعبید نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

### فتح مکہ کا بیان

رسول اللہ ﷺ کی آمد کی حاطب بن ابوبلتعہ نے کفار مکہ مکرمہ کو خبر پہنچائی تھی۔

أَبُو بَكْرٍ، وَمَرْثَةُ عَلَيْنَا أَسَامَةُ»

4271- وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيهَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، عَلَيْنَا مَرْثَةُ أَبُو بَكْرٍ، وَمَرْثَةُ أَسَامَةُ

4272- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّخَّالُ بْنُ فُحْلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا»

4273- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ، قَالَ " غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، فَذَكَرَ: خَيْبَرَ، وَالْحُدَيْبِيَّةَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ، وَيَوْمَ الْقَرْدِ " قَالَ يَزِيدُ: «وَلَيْسَتْ بِفَيْتَتِهِمْ»

### 46- بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ

وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4271- راجع الحديث: 4270

4272- راجع الحديث: 4270

4273- راجع الحديث: 4270



4274 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
 الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ،  
 يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ،  
 وَالْمِقْدَادُ، فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ  
 حَاجٍ فَإِنَّ بِهَا ظِلْعَيْنَةَ مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوا مِنْهَا»  
 قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا حَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا  
 الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظِّلْعَيْنَةِ، قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي  
 الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَقُلْنَا:  
 لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الشَّيْءَ، قَالَ:  
 فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ  
 أَبِي بَلْتَعَةَ، إِلَى تَائِسِ بَمَكَّةَ مِنَ الْمُسْرِكِينَ،  
 يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 «يَا حَاطِبُ، مَا هَذَا؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا  
 تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ،  
 يَقُولُ: كُنْتُ حَلِيفًا، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا،  
 وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ  
 يَحْمُونَ أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي  
 ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا  
 يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنِ دِينِي، وَلَا  
 رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ»،  
 فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا  
 الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: " إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدَلًا، وَمَا

عبید اللہ بن ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول  
 اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو روانہ فرمایا کہ روضہ خاخ جاؤ،  
 وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط  
 ہے، پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم  
 روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے تیز دوڑ رہے تھے، حتیٰ  
 کہ ہم روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاوہ  
 نشین عورت کو دیکھا۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو  
 ورنہ ہم تمہارے کپڑوں کی تلاشی لینے پر مجبور ہو گئے۔  
 حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں  
 سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر  
 رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ  
 حضرت حاطب ابن ابولتعه رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض  
 مشرکین مکہ کی طرف لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول  
 اللہ ﷺ کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا  
 کیا؟ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے معاملے  
 میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش میں رہنے کے سبب  
 ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ جبکہ مہاجرین  
 میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ  
 میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے جان مال کی  
 حفاظت کرتا ہے چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس  
 لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں  
 جس کے سبب میرے قرابت داران کے شر سے محفوظ  
 ہو جائیں۔ لہذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد ارتداد  
 یا کفر سے راضی ہونے کے سبب ایسا نہیں کیا۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور تمہیں کیا علم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوہ بدر میں شامل ہونے والوں سے فرما دیا کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ سیدھی راہ سے بہکا (پ ۲۸، المستخرجا)

غزوہ فتح مکہ جو

ماہ رمضان میں ہوا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ ماہ رمضان میں کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہ ہی سنا ہے۔

عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

يُنْذِرُكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَعُ عَلَىٰ مَنْ شَهِدَ بَدْراً فَقَالَ: اَعْمَلُوا مَا يَشَاءُكُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. فَأَكْرَزَ اللَّهُ السُّورَةَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ {المستخرجة: 1} - إِلَى قَوْلِهِ - {فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ} {البقرة: 108}

47- بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ

فِي رَمَضَانَ

4275- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ»، قَالَ: وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ، 4275م- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسغان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (مکہ) ماہ رمضان میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور آپ کے صحابہ بھی مسلسل روزے رکھتے رہے، حتیٰ کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسغان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو لے کر اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان المبارک میں حنین کی طرف تشریف لے گئے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی کچھ حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ کچھ نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی طرف دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ - الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ - أَفْطَرَ، فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ»

4276- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: «صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ - الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ - أَفْطَرَ، فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ»

4277- حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرُونَ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِثْمٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ، أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوَامِ: أَفْطَرُوا "

عبدالرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے۔

4278 - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان المبارک میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ یہ دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے تک روزے نہ رکھے۔

4279 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ»

طاووس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں، تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ سکے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ سکے۔

4279م۔ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ»

فتح مکہ کے موقع پر

نبی کریم ﷺ نے

جھنڈا کہاں نصب فرمایا؟

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے لیے جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو قریش کو بھی آپ کی تشریف آوری کا علم ہو گیا۔ پس ابوسفیان بن، حرب حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ باہر نکلے کہ رسول

48- بَابُ: أَيُّنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ

يَوْمَ الْفَتْحِ؟

4280 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَبَّاسًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا، خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ، يَلْتَمِسُونَ

4278- راجع الحديث: 1944

4279م۔ راجع الحديث: 1948



الْحَبَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظُّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِبَيْدَرَانَ كَانَتْهَا بَيْدَرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ لَكَانَتْهَا بَيْدَرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: بَيْدَرَانُ بَنِي عَمْرِو، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرُو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ، فَرَأَاهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ، فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: «أَخْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَظْمِ الْحَيْلِ، حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ». فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ، فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ، قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَغِفَارُ، ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ، قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمَرَّتْ سُلَيْمُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ، الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكُعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ حَبِّدَا يَوْمَ الذِّمَارِ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ، وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ، فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: «مَا قَالَ؟» قَالَ: كَذَا

اللہ ﷺ کے متعلق میں صورت حال معلوم کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مزار الظہران کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جا رہی ہے جیسے عرفہ کے دن جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ آگ بنی عمرو نے جلا رکھی ہوگی۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد تو اس سے بہت کم ہے اسی اثناء میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے محافظ دستے نے دیکھ کر گرفتار کر لیا، پھر انہیں پکڑنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ جب لشکر روانہ ہونے لگا تو آپ ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی بالکل تنگ گزرگاہ پر لے جا کر کھڑا رکھو تاکہ وہ مسلمانوں کی قوت کا نظارہ کر سکے۔ پس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی بات ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی بات ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ حتیٰ کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا نہ تھا، تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔



وَكَذَا، فَقَالَ: «كَذَبَ سَعْدٌ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظَّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةُ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ» قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اے ابوسفیان! آج کا دن یہ قتال کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے، اے عباس! تباہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے مختصر تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں بنفس نفیس رونق افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے اور ان میں نبی کریم ﷺ کا پرچم حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے عرض کی کہ کیا یہ آپ کو علم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجوں کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔

عروہ، نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟

عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے بالائی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم ﷺ خود بھی مکہ معظمہ میں کداء کی طرف داخل ہوئے تھے۔ اس دن حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر

4280م- قَالَ عُرْوَةُ، وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ الرَّايَةُ.

4280م- قَالَ: "وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَدَاءٍ، فَقَتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ: حَبِيشُ بْنُ الْأَشْعَرِ، وَكُرُزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ

اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرۃ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے ارد گرد لوگوں کے اکٹھا ہو جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھنے لگوں جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟

اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابو طالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کے موقع کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں نہ حج کا ذکر ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح

4281- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ، يَقُولُ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرْجِعُ». وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ

4282- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنَازِلٍ»

4283- ثُمَّ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ» قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ؟ قَالَ: «وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ»، قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟» وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ: «حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ»

4284- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

4281- راجع الحديث: 7540, 5047, 5034, 4835، صحيح مسلم: 1850، سنن ابو داود: 1467

4282- راجع الحديث: 1588

4283- راجع الحديث: 1588

4284- راجع الحديث: 1589

سے نوازا تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

ابوسلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا قصد فرمایا تو فرمایا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود رکھا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کی کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دن احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے اطراف تین سو ساٹھ بت موجود تھے۔ آپ انہیں چھڑی مارتے جو دست مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب نئے سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْزِلُنَا - إِنْ شَاءَ اللَّهُ، إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ»

4285- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ»

4286 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلْهُ»، قَالَ مَالِكٌ: «وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَرَى وَاللَّهِ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمًا»

4287- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ نَصَبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدَيْهِ، وَيَقُولُ: «جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ»

4285- راجع الحديث: 3882,1589

4286- راجع الحديث: 1846

4287- راجع الحديث: 2478

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رُکے رہے کیونکہ اس میں جو جھوٹے معبود رکھے ہوئے تھے آپ نے ان کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پانے کے تیر دے رکھے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو ہلاک کرے، حالانکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ ان بزرگوں نے ہر گز پانے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

وہیب، ایوب، عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے مسلسل روایت کی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا  
مکہ میں بالائی طرف سے  
داخلہ

لیف، یونس، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے دن رسول اللہ ﷺ بالائی طرف سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، حتیٰ کہ آپ مسجد حرام

4288- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، أَبِي أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَاتِلَهُمُ اللَّهُ، لَقَدْ عَلِمُوا: مَا اسْتَفْسَسَهَا بِهَا قَطُّ"، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَثَرَ فِي تَوَاجِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابِعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ،

4288م- وَقَالَ: وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
49- بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

4289- وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُرْدِفًا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَابَةِ، حَتَّى أَتَا فِي الْمَسْجِدِ،

4288- راجع الحديث: 3364

4289- راجع الحديث: 397

فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَتَكَفَّ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ «فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَتَسَيَّتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمَا صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

میں داخل ہو گئے پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لانے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر قیام فرما رہے، جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی ادھر لپکے اور سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول ہی گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے جو مکہ مکرمہ کا بلندی والا حصہ ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کی طرف سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال مکہ مکرمہ کے بلندی والے حصہ کدار کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

فتح کے دن  
نبی کریم ﷺ کی

4290- حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ الْيَمَنِ بِأَعْلَى مَكَّةَ «تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَوَهَيْبٌ، فِي كَدَاءِ

4291- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ، «دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ»

50- بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



## يَوْمَ الْفَتْحِ

4292 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الطُّسْبِي غَيْرَ أَمْرٍ هَانٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرْتُ: «أَنَّ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ» . قَالَتْ: «لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَحْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ»

## 51- بَابُ

## قیام گاہ

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمیں کسی نے ایسا کوئی آدمی نہیں بتایا جس نے نبی کریم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکوع اور سجدے تو پوری طرح ادا فرمائے تھے۔

## فتح مکہ نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر بھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے: اے اللہ، ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدری حضرات کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ یہ تو ہماری اولاد کے برابر ہے؟ فرمایا، یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ علماء شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے انہیں اور ان کے ساتھ مجھے بھی بلایا۔ میری تو یہی

4293 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الطُّسْبِي، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»

4294 - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخَ بَدْرٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلِهِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ يَكُنْ قَدْ عَلِمْتُمْ» قَالَ: فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ: وَمَا رِثِيَّتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِثِّي، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

4292- راجع الحديث: 1103

4293- راجع الحديث: 794

4294- راجع الحديث: 3627 سنن ترمذی: 3362

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَالْفَتْحُ. وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَمَرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَ لَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَدْرِي، أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَكْذَابُكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتُخَمَّ مَكَّةَ، فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ: فَسَيَخُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرَ لَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. قَالَ عُمَرُ: «مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ»

سمجھ میں آیا کہ مجھے اُس دن انہیں دکھانے کے لیے بلایا گیا تھا پس آپ نے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے (پ ۳۰، النصر ۳) آخر اس سورت کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے کچھ نے کہا کہ ہمیں اللہ کی حمد بیان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ اس نے ہماری مدد فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ کچھ حضرات نے کہا کہ ہمیں کچھ علم نہیں جبکہ کچھ بزرگوں نے اپنی خاموشی نہ توڑی۔ پس آپ نے مجھ سے فرمایا، اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ (جب اللہ کی مدد آئی اور فتح) یعنی فتح مکہ۔ آپ کے وصال کی نشانی ہے، لہذا یا کی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کچھ تمہیں علم ہے مجھے بھی اس سے زیادہ علم نہیں۔

حضرت ابو شریح عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید نے کہا جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کر رہا تھا کہ امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سناؤں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا اور کلام فرماتے وقت

4295- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرْحَبِيلٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْتَنِي لِي أُخْبِرَكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَمِعْتُهُ أَذْكَاتِي وَوَعَاةَ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ

عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمُ بِهِ، إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَأَثَمِي عَلَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ: "إِنْ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا  
النَّاسُ، لَا يَحِلُّ لِأَمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدٌ  
تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذُنْ  
لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ  
عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلِيُبَلِّغَ  
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ  
لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ: قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا  
شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا، وَلَا قَارًا بِدَمٍ،  
وَلَا قَارًا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْخَرْبَةُ: الْبَلِيَّةُ

میں نبی کریم کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا پس  
آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔  
بیشک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور اس کو  
کسی شخص نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت  
پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر  
خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی آدمی  
رسول اللہ ﷺ کے قتال کو حجت بنائے تو اس سے کہو  
کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت عطا  
فرمائی تھی جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور اپنے رسول کو  
بھی کچھ دیر کے لیے اجازت دی تھی، پھر اس کی حرمت  
حسب سابق لوٹ آئی تھی جو آج تک قائم ہے۔ پس  
حاضرین کو چاہیے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچادیں جو  
یہاں حاضر نہیں ہیں۔ پس حضرت ابوشریح سے پوچھا  
گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا،  
اس نے کہا تھا کہ اے ابوشریح! اس بات کا مجھے تم سے  
زیادہ علم ہے۔ حرم نے کسی گنہگار، خون کر کے بھاگتے  
والے اور مصیبت سے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیا امام  
بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الخربة سے یہاں  
مصیبت مراد ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان  
ہے کہ فتح مکہ کے سال میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ  
بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و  
فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

4296- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ  
الْفَتْحِ: وَهُوَ بِمَكَّةَ «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ  
الْخَمْرِ»

فتح مکہ کے وقت

52- بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

زَمَنَ الْفَتْحِ

4297- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْضُ الصَّلَاةَ»

4298- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»

4299- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو

شَهَابٍ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْضُ الصَّلَاةَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «وَنَحْنُ نَقْضُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَقَمْنَا»

53- بَابُ:

4300- وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ

ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَعْمَرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ

عَامَ الْفَتْحِ

4301- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

نبی کریم ﷺ کی

قیام گاہ

یحییٰ بن ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دس دن تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے۔

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں انیس دن قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور اس میں انیس دن تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں میں تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

فتح مکہ کے اثرات

اس کی لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت عبداللہ بن صغیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا ﷺ نے دست کرم پھیرا تھا۔

زہری نے حضرت سنین ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4297- راجع الحديث: 1081

4298- انظر الحديث: 1080

4299- راجع الحديث: 1080

4300- انظر الحديث: 6356

هَشَامٌ، عَنْ مَعْبَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي  
جَمِيلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَأَخْبَنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ،  
قَالَ: «وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَخَذَكَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ»

4302- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو  
بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ: أَلَا تَلْقَاهُ  
فَتَسْأَلُهُ؟ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءِ  
مَمَرِ النَّاسِ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكَبَانُ فَتَسْأَلُهُمْ:  
مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟  
فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْ:  
أَوْحَى اللَّهُ بِكُنَا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ،  
وَكَأَنَّمَا يَقْرَأُ فِي صَدْرِي، وَكَانَتْ الْعَرَبُ تَلُومُ  
بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ، فَيَقُولُونَ: اثْرُكُوهُ وَقَوْمُهُ،  
فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ  
وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ،  
وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ:  
جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ  
كَذَا، وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا  
خَضَعَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤَمِّمْكُمْ  
أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا». فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَكْثَرَ  
قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَّقِي مِنَ الرُّكَبَانِ،  
فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ  
سِنِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ  
تَقَلَّصْتُ عَلَيَّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُعْطُوا  
عَنَّا اسْتِ قَارِيَكُمْ؟ فَاسْتَرَوْا فَقَطَّعُوا لِي قَمِيصًا،

سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب  
کے پاس تھے، تو حضرت ابو جلیلہ نے فرمایا کہ میں  
نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے  
وقت میں بھی آپ کی معیت میں نکلا تھا۔

ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سلمہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے اسلام قبول  
کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم  
ایک ایسے چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں  
کی گزرگاہ تھی جب ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تو  
ہم ان سے لوگوں کے حالات معلوم کرتے اور پوچھتے  
کہ اس شخص کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ  
ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر  
وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے..... تو میں اس کلام  
کو زبانی یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام لانے کے متعلق  
نمایاں فتح کے انتظار میں تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ  
مسلمانوں اور ان کی قوم کو آپس میں نمٹ لینے دو۔ اگر  
وہ اپنی قوم پر غالب آگیا تو سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا  
واقعہ ہو چکا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا  
چاہتی تھی۔ چنانچہ میرے والد محترم بھی چاہتے تھے کہ  
ہماری قوم جلد از جلد مسلمان ہو جائے۔ پس جب وہ  
مسلمان ہو کر پلے تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم، میں سچے  
نبی کے پاس سے آیا ہوں، پھر بتایا کہ وہ اس طرح نماز  
پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔  
چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک آدمی اذان کہے  
اور پھر ایک شخص نماز میں امامت کا فریضہ ادا کرے جس  
کو دوسروں سے قرآن کریم زیادہ یاد ہو۔ ہماری قوم  
نے جب یہ چیز دیکھی تو ان میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی



فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرِحْتُ بِذَلِكَ الْقَبِيصِ

کو یاد نہ تھا کیونکہ میں قافلے والوں میں سے سیکھ لیا کرتا تھا پس انہوں نے امامت کے لیے مجھے آگے کر دیا جبکہ میری عمر چھ یا سات سال تھی، چونکہ میرے جسم پر صرف ایک چادر ہوتی تھی، لہذا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر اوپر کو چڑھ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے سرین کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیص تیار کروا دی۔ مجھے اس قمیص کی جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور چیز کی نہیں ہوئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔

4303 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے بوقت وفات اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ میرے بعد زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں رونق افروز تھے، پس جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان

4303م- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ، أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: هَذَا ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةٍ زَمْعَةَ، فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ لَكَ هُوَ  
أَخُوكَ يَا عَبْدُ بَنِ رَمْعَةَ» مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى  
فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
«أَحْتَجِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبهِ عَثْبَةَ  
بَنِ أَبِي وَقَاصٍ

کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن رمعہ نے عرض کی کہ یا رسول  
اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ رمعہ کا بیٹا ہے اور ان کے  
بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے  
رمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے وہ  
عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔  
پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن رمعہ!  
اسے تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ رمعہ کے  
بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ  
بن ابی وقاص کے مشابہہ دیکھا تھا۔

4303م۔ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْوَلَدُ  
لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ:  
وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذَلِكَ

ابن شہاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا، لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی  
کے لئے پتھر ہیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بلند آواز سے  
بیان فرمایا کرتے تھے۔

4304 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ،  
فَفَزَعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ،  
قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا، تَلَوْنَ وَجْهَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:  
«أَتَكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ»، قَالَ أُسَامَةُ:  
اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ خَطِيبًا، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ،

حضرت عروہ بن بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں فتح مکہ کے وقت ایک  
عورت نے چوری کی، تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن  
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سفارش کے لیے ٹوٹ  
پڑی۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق کچھ عرض کیا تو رسول  
اللہ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا فرمایا، کیا تم  
مجھ سے اللہ کی حدوں کے متعلق بات کرتے ہو؟  
حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول  
اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے۔ شام کے وقت رسول

ثُمَّ قَالَ: «أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا» ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحُسِّنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے شایان ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کر لی اور اس نے نکاح کر کے اپنی ضروریات پوری کر لی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس گاہے بگاہے آتی رہتی تھی اور اگر اس کی کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں نے اپنے بھائی کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لوٹ لیا میں نے عرض کی، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ اس کے بعد میں ان دونوں کے بڑے بھائی حضرت ابو معبد سے ملا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ مجاہد نے درست کہا ہے۔

4305, 4306 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جُنْتُكَ بِأَخِي لِتَبَايَعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ. قَالَ: «ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ بِمَا فِيهَا». فَقُلْتُ: «عَلَى أُمِّي كُنِي تَبَايَعَهُ؟ قَالَ: «أَتَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَالْإِيمَانِ، وَالْجِهَادِ» فَلَقِيْتُكَ مَعْبَدًا بَعْدَهُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «صَدَقَ مُجَاشِعٌ»

ابو عثمان مندی حضرت مجاشع بن مسعود سے راوی کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہوگئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میں ابو معبد سے ملا اور اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع سنے سچ کہا ہے۔ خالدہ ابو عثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضر خدمت ہوئے تھے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہوگئی، اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں حوصلہ پاؤ تو اسے کر لیتا ورنہ خاموش ہو بیٹھنا۔

شعبہ، ابولبشر مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی تو انہوں نے فرمایا، کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

اسحاق بن زید، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو واوزاعی، عبیدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد (دارالاسلام کی حدود وسیع ہوگئی ہیں لہذا) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

4307, 4308 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، التَّهَدِي، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبَايَعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ: «مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ» فَلَقِيْتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «صَدَقَ مُجَاشِعٌ» وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ مُجَاشِعٍ، أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ

4309 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ، فَاَنْطَلِقْ فَأَعْرِضْ نَفْسَكَ، فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ»

4310 - وَقَالَ النَّظَرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَقَالَ: «لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» مِثْلُهُ

4311 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْمَكِّي، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ»

4307, 4308 - راجع الحديث: 4305, 2962

4309 - راجع الحديث: 3899

4310 - انظر الحديث: 4309, 3899

4311 - انظر الحديث: 3899

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ قبل ازیں مسلمان اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اللہ اور رسول کی جانب بھاگتے تھے خوف تھا کہ کہیں اُن کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا ہے لہذا مومنین جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور نیت موجود ہے۔

مجاہدین جبر نے مرسلہ روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت ہی مکہ مکرمہ کو حرام فرما دیا تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حرام فرمانے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہے نہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا تھا۔ پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے، نہ اس کا کائٹا توڑا جائے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے، سوائے اطلاع دینے کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کی، یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ اس کی تو لوہاروں کو اور گھروں کے لیے بڑی ضرورت ہے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا، ہاں اذخر کے سوا، کیونکہ یہ حلال ہے۔ ابن جریج، عبدالکریم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور یہی کچھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

4312 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ بْنُ حُمَزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: رَزَتْ عَائِشَةُ مَعَ عَبِيدِ بْنِ عَمْرِ، فَسَأَلَهَا عَنِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَتْ: «لَا هَجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُ يُفِرُّ أَحَدَهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَافَهُ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَزِيَّةٌ»

4313 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ،

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِي قَطُّ إِلَّا سَاعَةٌ مِنَ الدَّهْرِ، لَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا، وَلَا يُحْتَلَى خِلَافُهَا، وَلَا تَحِلُّ لِقَطْعِهَا إِلَّا لِمَنْشِدٍ». فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَتَنِ وَالْبُيُوتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ» وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا، رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

### غزوہ حنین کا بیان

ترجمہ کنز الایمان: اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۰، التوبہ ۲۷)

اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوہ حنین میں آیا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ بھی غزوہ حنین میں شامل تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شریک ہونے لگا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ اے ابوعمارہ! کیا آپ غزوہ حنین میں پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، قطعاً نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس دن نبی کریم ﷺ نے ہرگز پیٹھ نہیں پھیری تھی، ہاں قوم کے کچھ افراد نے عجلت سے کام لیا تو ہوازن والوں نے ان پر تیر اندازی شروع کر دی تھی، چنانچہ حضرت ابوسفیان بن حارث نے حضور کے سفیر خچر کا سر تھام رکھا تھا اور آپ یہی فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ غزوہ حنین

### 54- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ. ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ {التوبة: 26} - إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ رَحِيمٌ} {البقرة: 173}

4314 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، رَأَيْتُ بَيْدَ بْنَ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ: «ضَرَبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ» قُلْتُ: شَهِدْتُ حُنَيْنًا، قَالَ: قَبْلَ ذَلِكَ

4315 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُؤَلَّ وَلَكِنْ عَجَلَ سَرْعَانِ الْقَوْمِ، فَرَشَقَهُمْ هَوَازِنُ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرَأْسِ بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»

4316 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قِيلَ لِلْبَرَاءِ: وَأَنَا أَسْمَعُ أَوْلَيْتُمْ

میں کیا آپ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ فرمایا لیکن نبی کریم ﷺ نے تو پیٹھ نہیں پھیری وہ لوگ تیر انداز تھے، لیکن نبی کریم ﷺ یہی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبیلہ قیس کے کسی شخص نے دریافت کیا کہ غزوہ حنین میں کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو پیٹھ نہیں دکھائی۔ اہل ہورزن تیر انداز تھے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ فرار ہو گئے پس ہم مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے تو ہمارے سامنے سے تیر آئے اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار ہیں اور حضرت ابوسفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؛ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَاوُوا رُمَاةً، فَقَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»

4317 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَزْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؛ فَقَالَ: لَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلْنَا بِالسَّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرِمَامِهَا، وَهُوَ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ» قَالَ إِسْرَائِيلُ، وَزُهَيْرٌ: «نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ»

4318, 4319 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ، وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ

هَؤَالِیَن مُسْلِمِیْنَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ یُرَدَّ إِلَیْهِمْ  
أَمْوَالُهُمْ وَسَبْیُهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: " مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ  
الْحَدِیْثِ إِلَیَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى  
الطَّائِفَتَیْنِ: إِمَّا السَّبْیَ، وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ  
اسْتَأْنِیْتُ بِكُمْ ". وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً حِیْنَ  
قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍّ إِلَیْهِمْ إِلَّا إِحْدَى  
الطَّائِفَتَیْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا، فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِیْنَ،  
فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ،  
فَإِنِّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوا تَائِبِیْنَ، وَإِنِّ قَدْ رَأَيْتُ،  
أَنْ أُرَدَّ إِلَیْهِمْ سَبْیُهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ  
یُطِیَّبَ ذَلِكْ فَلْیَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ  
یَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِیْهِ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا یُعْطِ  
اللَّهُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ » فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَیَّبْنَا  
ذَلِكْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا لَا نَدْرِی مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي  
ذَلِكْ یَعْنِ لَمْ یَأْذِنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى یَرْفَعَ إِلَیْنَا  
عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرُكُمْ » فَارْجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ  
عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَیَّبُوا وَأَذِنُوا  
هَذَا الَّذِی بَلَغَنِی عَنْ سَبْیِ هَؤَالِیَن

تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند  
ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو۔ قیدی لینے چاہتے  
ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی  
کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا دس دن سے  
زیادہ انتظار فرمایا تھا حتیٰ کہ آپ طائف سے بھی واپس  
لوٹ آئے تھے جب ان پر خوب واضح ہو گیا کہ رسول  
اللہ ﷺ دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس  
لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس  
دے دیجئے۔ پس رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے  
درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی جو  
اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے  
بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں میری رائے یہ  
ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس تم  
میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ  
دے اور جو تم میں سے اپنے حصے کی قیمت لینا چاہے تو  
اللہ تعالیٰ نئے کے مال سے جو ہمیں سب سے پہلے عطا  
فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا۔ سب  
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم بخوشی چھوڑنے  
کے لیے تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ  
ہمیں علم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس نے دل  
سے نہیں کہا۔ تم جاؤ اور بات کر کے اپنے سرداروں کو  
ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس گئے اور اپنے  
سرداروں سے بات کی۔ پھر سرداروں نے حاضر  
خدمت ہو کر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت  
دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے (ابن شہاب کو)  
ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں معلوم ہوا۔

ابونعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! (دوسری

4320 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا

(سند) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے اعتکاف کی نذر کے متعلق پوچھا جو انہوں نے دور جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد از ایوب از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ بخود یہ حدیث پیش کی، دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کر دیں۔ جملہ چار سندیں ہو گئیں)۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے لیے ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہمارا سامنا ہوا تو مسلمان منتشر ہونے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب ہے لہذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کاٹ ڈال۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبوچا کہ گویا موت کے منہ میں پہنچا دیا، لیکن مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا، یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم ﷺ مال غنیمت تقسیم کرنے تشریف فرما ہوئے تو فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے

رَسُولُ اللَّهِ. ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ، سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اعْتِكَافٍ: «فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ» وَقَالَ: بَعْضُهُمْ، حَمَادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، 4320م- وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4321- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَّقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّعَ، وَأَقْبَلَ عَلَى فَضْمَتِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلِحَقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُنِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ:

4320م- راجع الحديث: 3144, 2032

4321- راجع الحديث: 2100



ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُبْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُنِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُبْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأُخْبِرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبَهُ عِنْدِي، فَأَرْضِيهِ مِنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَاهَا اللَّهُ إِذَا، لَا يَغِيدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ، فَأَعْطَاهُ». فَأَعْطَاهُ، فَابْتِغَتْ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلُّهُ فِي الْإِسْلَامِ.

گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میرے گواہی کون دے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیسری دفعہ بھی یہی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورت حال عرض کر دی ایک آدمی نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حصہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے، حضور ﷺ اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑے اور اس کا حصہ تمہیں دے دیا جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، لہذا ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے زمانہ اسلام میں حاصل ہوا۔

دوسری سند کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک آپس میں لڑنے میں مصروف ہیں، دوسرا مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے میں اس کی طرف لپکا جو گھات لگائے ہوئے تھا اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ

4322 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُثَنَّى، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: لَبَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَآخِرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُجْتَلَةُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الدِّيِّ يُجْتَلَةُ، فَرَفَعَ يَدَهُ لِيُظَرِّيَنِي وَأَضْرِبَ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا، ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي صَمًّا شَدِيدًا، حَتَّى



تَخَوُّفُهُ، ثُمَّ تَرَكَ، فَتَحَلَّلَ، وَدَفَعَهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ،  
وَإِنْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذَا بِغَيْرِ  
بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ  
النَّاسِ؟ قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ، ثُمَّ تَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَامَ بَيْنَهُ عَلَى  
قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُنْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيْنَهُ  
عَلَى قَتِيلِي، فَلَمْ أَرِ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ  
بَدَأَ لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هَذَا  
الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَصْنِيعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعَ  
أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا،  
فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأْتَلُّتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

لیا اور اس زور سے ربو چاکہ موت نظر آنے لگی پھر اس  
نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور کمزور ہونے لگا تو میں نے اسے  
قتل کر دیا۔ اس کے بعد مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے  
اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں  
سے مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو  
میں نے کہا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم  
ہے۔ پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس  
لوٹے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی  
کافر کو قتل کرنے کا گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا  
لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لیے میں بیٹھ گیا، پھر  
میرے دماغ میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا واقعہ  
رسول اللہ ﷺ کے حضور عرض کر دیا۔ آپ کے پاس  
بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس  
مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان تو میرے پاس  
ہے اور آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں۔  
حضرت ابو بکر کہنے لگے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حصہ تو  
قریش کی ایک چڑیا کو دے دیا جائے اور اللہ  
کے شیروں میں سے جو شیر اللہ اور اس کے رسول  
کے لیے لڑا ہو اسے محروم رکھا جائے راوی کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا  
حصہ مجھے دلوا دیا اسے بیچ کر کے میں نے ایک باغ  
خریدا پس یہ میرا سب سے پہلا مال ہے جو مجھے اسلام  
کے زمانہ میں حاصل ہوا تھا۔

### غزوة أوطاس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جب نبی کریم غزوة حنین سے فارغ ہوئے تو

### 55- بَابُ غَزْوَةِ أُوطَاسٍ

4323- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ

أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَتِّهِ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ، فَلَقِيَ كُرَيْدَ بْنَ الصَّبَّةِ، فَقَتَلَ كُرَيْدًا وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ، فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَيْبٌ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمْرٍو مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلُ الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَأَى وَلِيَّ، فَأَثْبَتَهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي، أَلَا تَتُبْتُ، فَكَفَّ، فَاحْتَلَفْنَا صَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَكُزَعْتُهُ فَتَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أُخِي أَقْرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، وَقُلْتُ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكَتَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُزْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِنَا وَخَبَرَ أَبِي عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ». وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَوْبِرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ». فَقُلْتُ: وَلِي فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا» قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى

آپ نے حضرت ابو عامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی طرف روانہ فرمایا جب ان کے سردار کُرید بن الصبہ سے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تھا پس جنگ کے دوران حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں ایک تیر آکر لگا جو کسی جشی نے پھینکا تھا اور وہ تیر ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا کیا کہ چچا جان! یہ تیر آپ کو کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے میں اس کی طرف دوڑا اور قریب جا پہنچا۔ جب اس نے مجھے دیکھا کہ تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور تلواروں سے حملہ کر دیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا اور حضرت ابو عامر کو آکر خوشخبری سنائی کہ آپ کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکال دو۔ چنانچہ میں نے تیر نکال دیا اور اس جگہ سے پانی (خون) بنے لگا۔ پھر فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ سے میرا سلام کہنا اور میری طرف سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پھر حضرت ابو عامر نے مجھے اپنا جانشین مقرر فرما دیا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر شہید ہو گئے۔ میں واپس لوٹا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے اپنے کاشانہ اقدس میں ایسی چار پائی پر آرام فرماتے تھے جس کے بان موٹے تھے اور اوپر بڑے نام کپڑا بچھایا ہوا تھا جس کے سبب بانوں کے نشانات آپ کی پشت مبارک اور پہلوئے انور میں نظر آرہے تھے میں نے فتح کی

بشارت اور حضرت ابوہامر کی شہادت کا ذکر کر کے کہا کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میری دعائے مغفرت کے لیے حضور سے عرض کر دینا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی: ”اے اللہ اپنے بندے ابوہامر کی مغفرت فرما۔“ اس وقت میں آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا اس کے بعد پھر یوں دعا کی: اے اللہ! بروز قیامت اسے کتنے ہی لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا پھر میں عرض گزار ہوا کہ میری بخشش کے لیے بھی دعا کیجئے چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ عبداللہ بن قیس کی مغفرت فرما اور قیامت کے روز اسے عزت کی جگہ میں داخل کرنا۔ ابوہریرہ کا قول ہے کہ پہلی دعا حضرت عامر کے لیے اور دوسری حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تھی۔

### غزوہ طائف کا بیان

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ یہ غزوہ شوال ۸ھ میں ہوا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس ایک محنت بیٹھا ہوا تھا پس انہوں نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کل تمہیں طائف والوں پر فتح عطا فرما دے تو بہت غیلان کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ اس کے تو چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے آٹھ۔ نبی اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں۔ ابن عیینہ اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس محنت کا نام ہیبت تھا۔

### 56- بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

فِي شَوَّالِ سَنَةِ ثَمَانٍ، قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

4324 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، سَمِعَ سُفْيَانَ،

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي مُحَنَّتٌ، فَسَبَّغْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ، وَتُذِيرُ بِثَمَانٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: الْمُحَنَّتُ: هَيْبَتٌ،

4324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ: يَهَذَا، وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ

4325- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الرَّغْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَبَّيْنا بِحَاصِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفِ، فَلَمْ يَنْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ، وَقَالَ مَرْثَةٌ: «تَقْفُلُ». فَقَالَ: «اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ». فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جَرَّاحٌ فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ». فَأَعْجَبَهُمْ، فَضَجَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرْثَةٌ: فَتَبَسَّسَ، قَالَ: قَالَ الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرُ كُلُّهُ

محمود، ابواسامہ، ہشام نے بھی اسی طرح روایت کی ہے ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس دن وہ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کیسے چلے جائیں گے، کبھی کہتے ہم ناکام لوٹ جائیں گے۔ کہنے لگے کہ کل ہم پھر لڑیں گے۔ پس انہوں نے جہاد کیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے۔ اب ساتھیوں کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوئی تو نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے تبسم فرمایا۔ امام بخاری سے حمیدی نے ان سے سفیان نے یہ ساری حدیث بیان کی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پر کتنے ہی افراد کو لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ کل ہم دونوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

4326- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَبَا بَكْرَةَ، وَكَانَ تَسْوَرُ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أَنْاسٍ فُجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَا: سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ»

4327- وَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَوْ أَبِي عُلَمَانَ التَّهَدِيّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَاصِمٌ قُلْتُ: "لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا، قَالَ: أَجَلُ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ مِنَ الظَّائِفِ"

ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد پاک سنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لیے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیسویں ہیں جو قلعہ طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

4328- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنَجِّرُنِي مَا وَعَدْتَنِي، فَقَالَ لَهُ: «أَبَشِيرُ» فَقَالَ: قَدْ أَكْثُرْتُ عَلَى مِنْ أَبَشِيرُ، فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضَبَانِ، فَقَالَ: «رَدَّ الْبُشْرَى، فَأَقْبَلَا أَنْتُمَا» قَالَا: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَجَّحَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبَشِرَا».. فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا، فَتَادَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہ اقدس میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا: کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا، خوشخبری قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر صرف یہی فرمادیتے ہیں پس آپ جلال کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو خوشخبری قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں خوشخبری حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل



کی۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آواز دی کہ اس میں سے اپنی ماں کے لیے بھی چھوڑنا پس ان حضرات نے ان کی خدمت میں بھی حصہ پیش کر دیا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ کو ایسے وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کا سائبان تھا جس کے اندر آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا جس نے خوشبو میں بسا ہوا جبہ پہن رکھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کے احرام میں ایسا جبہ پہن رکھا ہو جو وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے سائبان کے اندر سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور سرخ تھا اور سانس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی اس کے بعد آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے متعلق ابھی ایک سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر کے لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے جسم پر خوشبو لگا رکھی ہے۔ اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور اس جیسے کو اتار دو۔ پھر عمرے میں بھی وہی کام کرو جو حج میں کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ

4329 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيَتَنَّبِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ، مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَبِّعٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ عُمْرَةً فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَبِّعُ بِالطِّيبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِبِيَدِهِ: أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، يَغْطِي كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سَرَى عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيُّنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ أَنْفًا؟» فَالْتَمِسَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ، فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَأَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَأَلْبِسْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ»

4330 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَحْتِی، عَنْ عَبَادِ بْنِ  
ثَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: لَمَّا  
أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
حُنَيْنٍ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمَوْلَفَةِ قُلُوبُهُمْ، وَلَمْ  
يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ  
يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: «يَا  
مَنْشَرِ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَذَا كُمْ  
اللَّهُ فِي، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلْفَكُمُ اللَّهُ فِي، وَعَالَةً  
فَأَعْتَاكُمْ اللَّهُ فِي» كُلُّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَمَنٌ، قَالَ: «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ». قَالَ: كُلُّمَا  
قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنٌ، قَالَ: «لَوْ  
شِئْتُمْ قُلْتُمْ: جِئْنَا كَذًا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ  
يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّامَةِ وَالْبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَحَالِكُمْ، لَوْلَا الْهَجْرَةُ  
لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ  
وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا،  
الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ  
بُعْدَى أُنْزَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ»

عنه فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حنین  
کے دن مالِ غنیمت عطا فرمایا تو آپ تقسیم کرنے لگے اور  
ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان کا  
جمانا ضروری تھا۔ لہذا آپ نے انصار کو ذرا مال نہ دیا۔  
مال کا نہ ملنا بعض حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں  
کو ملا تھا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہ انصار!  
کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے  
میرے ذریعے تمہارے درمیان محبت پیدا فرمائی۔ تم  
تنگ دست تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں  
غنی فرمادیا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے  
کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے فرمایا، اگر تم  
چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت  
میں آئے تھے کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکری  
اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے  
نبی کو لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک  
فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں  
انصار کے میدان اور اُن کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار  
استر ہیں اور دوسرے لوگ ابراہیں۔ میرے بعد تم  
(انصار) دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے  
گی، تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ  
سے ملاقات کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن قبیلے کا  
مال عطا فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے بعض اصحاب کو سو  
سو اونٹ تک عطا فرمائے۔ اس پر انصار سے کچھ  
حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف  
فرمائے کہ انہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا اور ہمیں

4331 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي  
أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نَاسٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رَجُلًا الْبَائِتَةَ

مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسَيُؤْفِقُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْخُ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ»، فَقَالَ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤُسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسَيُؤْفِقُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّي أُعْطِي رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرِ أَتَأْلَفُهُمْ، أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَوَاللَّهِ لَمَّا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِنَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَتَجِدُونَ أَثَرَهُ شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ» قَالَ أَنَسٌ: «فَلَمْ يَصْبِرُوا»

نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کی اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری طرف سے یہ کیسی خلاف امید بات پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھ دار حضرات نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے ہاں بعض نوجوانوں نے ایسی بات کہہ دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے جنہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا زمانہ کفر بہت قریب ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم، جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی نا انصافی دیکھو گے تو اس پر صبر کرنا حتیٰ کہ اللہ اور اس کے رسول سے جالو۔ کیونکہ میں حوض کوثر پر ملوں گا لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح

4332 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ، فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالذَّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكَتُ وَادِيًا الْأَنْصَارُ أَوْ شِعْبَهُمْ»

4333 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، التَّقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ آلَافٍ، وَالْطَّلَقَاءُ، فَأَذْبَرُوا، قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ». قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ». فَأَنْهَزَهُ الْمُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطَّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالُوا، فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَأَخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ»

4334 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ

مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت قریش کے درمیان تقسیم فرما دیا تو انصار کو اس پر کچھ اعتراض ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے عرض کی، کیوں نہیں، فرمایا اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے تو یہ پیٹھ دکھا گئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! ہم مستعد، حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ سواری سے اتر گئے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس کافروں کو شکست ہوگئی۔ پس آپ نے نو مسلموں اور مہاجرین کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا۔ آپ نے انہیں بلایا تو وہ ایک قبے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکری اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع



کر کے فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے کچھ ہی عرصہ ہوا ہے اس لیے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں اور انہیں اسلام سے ملتفت کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ، انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھائی سے تو میں انصار کے میدان یا انصار کی گھائی میں چلوں گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمادیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو شامل نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتادی۔ آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے کچھ حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سواونٹ عنایت فرمائے اور اتنے ہی حضرت عیینہ کو عطا کیے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی عطا فرمائے گئے۔ اس پر ایک شخص کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو شامل نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو اس کی ضرور خبر دوں گا۔ آپ

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شُعْبًا، لَسَلَكَتْ وَادِي الْأَنْصَارِ، أَوْ شُعْبَ الْأَنْصَارِ»

4335 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ، قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

4336 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا، أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيدُ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: لَا تُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ



وَمِنْ هَذَا أَقْصَرُ»

نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور بال بچوں سمیت مقابلہ میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپؐ تنہا رہ گئے تو اس دن آپؐ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپؐ نے داہنی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپؐ خوش ہو جائیں کہ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپؐ نے بائیں طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپؐ خوش ہو جائیں کہ ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپؐ اپنے سفید خچر پر سوار تھے پھر نیچے تشریف لے آئے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہو گئی تو اس دن بہت سامان غنیمت ہاتھ آیا۔ پس آپؐ نے مہاجرین اور نو مسلموں میں مال تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب شدت کا وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور مال غنیمت دوسروں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپؐ تک پہنچی تو آپؐ نے انہیں ایک قبۃ میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ وہی کچھ لے کر جائیں جس کے بارے میں تمہاری جانب سے مجھے یک بات پہنچی

4337- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ

بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَغُطَفَانَ وَغَيْرَهُمْ يَنْعِبُهُمْ وَخَذَارِيَهُمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آلَافٍ، وَمِنْ الظُّلُقَاءِ، فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ، فَنَادَى يَوْمَئِذٍ يَدَاءِئِينَ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا، التَّفَقُّتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرُ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ التَّفَقُّتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرُ نَحْنُ مَعَكَ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ». فَأَنْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالظُّلُقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةً فَتَنَحْنُ نُدْعَى، وَيُعْطَى الْغَنِيمَةُ غَيْرَنَا، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، مَا حَدِيثُ بَلْغَنِي عَنْكُمْ» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ» قَالُوا: بَلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شُعْبًا، لَأَخَذْتُ شُعْبَ

الْأَنْصَارِ «وَقَالَ هِشَامُ: قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ: «وَأَتَيْنَ أُغَيْبٌ عَنْهُ»

ہے، وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کے اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کی، کیوں نہیں پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار کسی گھائی میں، تو میں انصار کے ساتھ گھائی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ ابو حمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا تھا۔

### مجد کی طرف سریہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں فی کس بارہ اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹا۔

بنی جذیمہ کا

خالد بن ولید کو

بھیجنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی جذیمہ کی طرف حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ کہنا اچھا نہ سمجھا کہ ہم مسلمان ہونگے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے اور قیدی

### 57- بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي قَبْلَ نَجْدٍ

4338- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ،

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا، فَبَلَغْتُ سَهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُقِلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ بَعِيرًا»

### 58- بَابُ بَعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ

الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

4339- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمُودٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمْ يُجَسِّنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا

يَقُولُونَ: صَبَأْنَا صَبَأًا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أُسِيرَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ أَمْرِ خَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أُسِيرَةً فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أُسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أُسِيرَةً، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ»

بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے قبضے میں ایک قیدی کر دیا۔ ایک دن حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دوبار فرمایا کہ: اے اللہ! میں اس فعل سے بری ہوں، جو خالد نے کیا ہے۔

59- بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزِ الْمُدَلِّجِيِّ وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ

سریہ عبداللہ بن حذافہ،  
حضرت علقمہ بھی اس میں  
شامل تھے اور اسے  
سریہ انصار بھی کہتے ہیں

4340- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ، فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاجْتَمِعُوا لِي حَظْبًا، فَجَمَعُوا، فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقِدُوهَا، فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَبُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا، وَيَقُولُونَ: فَرَزْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ، فَمَارَ أَلُوا حَتَّى

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا: امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن پھر ایک دوسرے کو روکنے لگے، اور کہنے لگے کہ ہم آگ سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم ﷺ

تَحَدَّثَ النَّارُ، فَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ»

60- بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى،

وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ  
قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

4341, 4342 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مُخْلَافٍ، قَالَ: وَالْيَمَنُ مُخْلَافَانِ، ثُمَّ قَالَ: «يَتَبَرَّأَوْنَ وَلَا تَعْتَبِرَا، وَبَيِّتِرَا وَلَا تُنْفِرَا»، فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحَدٌ بِهِ عَهْدًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى، فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاةُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، بَنُ قَيْسٍ أَيْمٌ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِيَذَلَكَ فَأَنْزِلُ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فُقُتِلَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَكَاهُمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي،

کی طرف دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

ابو موسیٰ اور معاذ کو

حجۃ الوداع سے پہلے  
يمن کی طرف بھیجنا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کریمین کا حاکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے علیحدہ علیحدہ بتا دیے کیونکہ یمن کے دو صوبے تھے آپ نے دونوں حضرات کو تنبیہ فرمائی کہ نرمی سے کام لینا اور لوگوں پر شدت نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں چلے گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی ملحقہ حدود کے نزدیکی علاقے میں دورہ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور دعا سلام کرتے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاذ نے حضرت موسیٰ کے نزدیکی علاقے میں دورہ کیا اور یہ اپنے خچر پر سوار تھے تو یہ ان کے پاس جا پہنچے۔ اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ دیکھا تو ان کے پاس ایک ایسا شخص تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ اے عبد اللہ بن قیس! اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا ہے فرمایا میں اس وقت تک سواری سے

فَأَحْتَسِبُ نَوْمِي كَمَا أُحْتَسِبُ قَوْمِي

نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل کر دینے کا حکم صادر نہیں فرمادیا جائیگا کہا اسے قتل کرنے کے لیے ہی تو لایا گیا ہے پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ سواری سے اتر آئے اور دریافت کیا اسے عبداللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ لیکن اے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور نیند لے کر اٹھ بیٹھتا ہوں تو جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اتنا قرآن کریم پڑھتا ہوں چنانچہ اس کے سبب میں اپنی نیند کو ثواب میں شمار کرتا ہوں جیسا کہ جاگنے کو ثواب سمجھتا ہوں۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس میں نے آپ سے ان شرابوں کا حکم معلوم کیا جو وہاں بنائی جاتی تھیں آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بیج اور دوسری مزر۔ سعید بن ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ بیج کون سی شراب ہوتی ہے؟ فرمایا وہ شہد کا شیرہ ہوتا ہے اور مزر جو کا شیرہ ہوتی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

اس کو جریر، عبدالواحد، شیبانی نے بھی حضرت ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

سعید بن ابو بردہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے جد امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

4343- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا، فَقَالَ: «وَمَا هِيَ؟» قَالَ: الْبَيْتُخُ وَالْمِزْرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا الْبَيْتُخُ؟ قَالَ: نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»

4343م- رَوَاهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

4344, 4345- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى

4343- سنن نسائی: 4343

4343م- راجع الحديث: 2261



وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «يَبْرَأ وَلَا تُعْتَبِرَا، وَيَبْرَأ وَلَا تُنْفِرَا وَتَطَاوَعَا». فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّجِيرِ الْبِزْرِ، وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِشْعِ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». فَأَنْطَلَقَا، فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي، وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ، فَأُحْتَسِبُ نَوَسَتِي كَمَا أُحْتَسِبُ قَوْمَتِي، وَضَرَبَ فُسْطَاطًا، فَجَعَلَ يَتَزَاوَرَانِ، فَنَازَ مُعَاذُ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوْتَقٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَا ضَرَرَ بَنَ عُنُقَهُ

یمن کے حاکم بنا کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور ناراض کرنا نیز دونوں اتفاق سے رہنا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہماری اس زمین میں مزرعہ نامی جو کی شراب ہوتی ہے اور بیج نامی شہد کی شراب آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات چلے گئے۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو یوں کرتا ہوں کہ پہلے سو جاتا ہوں اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح ثواب کا سبب سمجھتا ہوں۔ سرحد پر ایک خیمہ کھڑا کیا گیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے آئے تو ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو ضرور اس کی گردن اڑا دیتا۔

اسی طرح عقدی، وہب، شعبہ سے روایت ہے۔ وکیع، نصر اور ابوداؤد، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، نیز جریر بن عبد الحمید، شیبانی نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

4345م۔ تَابَعَهُ الْعَقْدِيُّ، وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ وَكَيْعٌ، وَالنَّضَرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا۔ جب میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ طح کے مقام پر قیام فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہاں دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لبیک کہا اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کی کہ قربانی تو نہیں لایا۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانا اور پھر احرام کھول دینا، حتیٰ کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کردی اور ہم حضرت عمر کے زمانہ خلافت تک ایسا ہی کرتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حکم بنا کر روانہ فرمایا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا

4346 - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ هُوَ

الْزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِلٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي، فُجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْبِغٌ بِالْأَبْطَحِ، فَقَالَ: «أَحْجَجْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «كَيْفَ قُلْتُ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلًا لَا كَاهِلًا لَكَ، قَالَ: «فَهَلْ سَقَيْتَ مَعَكَ هَدْيًا» قُلْتُ: لَمْ أَسُقِ، قَالَ: «فَطَفَّ بِالْبَيْتِ، وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ جَلَّ» فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطْتُ لِي امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ، وَمَكُنْتُ بِذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ

4347 - حَدَّثَنِي حَبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَاءِهِمْ،

سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوعت، طاعت ہم معنی ہیں، جیسے طعت و طعت و اطعت۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم بن کر یمن روانہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (پ ۵، النساء ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک شخص کہنے لگا کہ والدہ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔

معاذ، شعبہ، جیب، سعید، عمرو بن میمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (پ ۵، النساء ۱۲۵) تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ والدہ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

حضرت علی اور حضرت خالد

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

حجۃ الوداع سے پہلے

یمن کی طرف روانہ کرنا

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید

فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَآتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ « قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّعَتْ طَاعَتْ، وَأَطَاعَتْ لُغَةً، طِعْتُ وَطَعْتُ وَأَطَعْتُ 4348- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ، صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ: «وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا» {النساء: 125} فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لَقَدْ قَرَأْتَ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ

4348م- رَأَى مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النَّسَاءِ، فَلَمَّا قَالَ: «وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا» {النساء: 125} قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَأْتَ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ

61- بَابُ بَعْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ

السَّلَامُ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ

حَجَّةِ الْوَدَاعِ

4349- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شَرِيحُ

بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گئے اور مجھے غنیمت میں کئی اوقیہ ملے۔

حضرت بريدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خمس کا مال لینے کے لیے روانہ کیا اور میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا میں نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی جانب نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بريدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں اُن کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ یعنی عینیہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور

إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: «مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ» فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

4350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ مَنْجُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ، وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدْ اغْتَسَلْتُ، فَقُلْتُ لِحَالِي: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ»

4351- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِي أُدِيمٍ مَقْرُوظٍ، لَمْ تُحْصَلْ مِنْ



تُرَابَهَا، قَالَ: فَفَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعِ: إِمَّا عَلْقَمَةَ وَإِمَّا عَامِرَ بْنَ الظَّفِيلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً»، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِئُ الْجَبْهَةِ، كَثُ اللَّحْيَةِ، مَخْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، قَالَ: «وَيْلَكَ، أَوْلَسْتُ أَحَقُّ أَهْلُ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ؟ قَالَ: «لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي» فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ أَنْ أَذُقَبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقُّ بُطُونَهُمْ» قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: «إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ ضَنْضِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، وَأَظْلَنَهُ قَالَ: «لَئِنْ أَذَرَ كُفَّهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ مُوَدَّ»

چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں اس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک شخص کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندر کودھنسی ہوئی تھیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سرمنڈا ہوا اور اونچا تہ بند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہل زمین سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا ایسا نہ کرو۔ شاید یہ نمازی ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ایسے نمازی بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی طرف توجہ فرمائی اور وہ پشت پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو اللہ کی کتاب کو عمدگی سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم شمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔



حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔

محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محاصل لے کر حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے عرض کی کہ جس طرح نبی کریم ﷺ باندھتے ہیں۔ فرمایا، تم قربانی بھیج دو اور احرام کی حالت میں رہو، جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے لیے بھی قربانی بھیجی تھی۔

بکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرے، اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا پس ہمارے پاس یکن سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ پہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کون سا احرام باندھا ہے کیونکہ تمہارے اہل و عیال ہمارے ساتھ ہیں

4352- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ إِسْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ: «أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ».

4352- قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ، فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِسَعَايَتِهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَأَهْلِهِ وَأَمْكُفَ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ»، قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلَى هَدْيًا

4353, 4354- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلَنَا بِهِ مَعَهُ، فَلَبَّيَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» فَإِنْ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَأَمْسِكْ فَإِنْ مَعَنَا هَدْيًا»

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے باندھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی حال میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

### غزوہ ذی الخلصہ کا بیان

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ عہد جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا اور اسے گرا دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم ﷺ کو یہ خبر آسانی اور آپ نے ہمارے لیے اور احس والوں کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو مسمار کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ قبیلہ خثعم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں سکتا تھا۔ پس آپ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور یہ دعائیں اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی طرف گئے۔ چنانچہ اسے مسکرا کر اس کو نذر آتش کر دیا، پھر رسول

### 62- بَابُ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ

4355 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَالِدٌ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ، وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» فَتَفَرُّتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَانَا وَلَا أَحْمَسَ

4356 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ، يُسَمَّى الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لَا أَتْبُكُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَنْدِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَنْدِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا»، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ

حَتَّى تَرَ كُنُهَا كَأَنَّهَا بَحْلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أُمِّسَ وَرَجَالِهَا أُمِّسَ مَرَاتٍ

اللہ ﷺ کی خدمت میں قاصد پہنچا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش والے اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ اُحس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ دفعہ دعائے برکت کی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے برباد کر کے نہیں دلاؤ گے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں، میں قبیلہ اُحس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل دیا۔ وہ سارے گھڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ کے دستِ انور کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھڑ تھا جو یمن کے قبیلہ خُثَعم میں بحلیہ کا مکان تھا جس میں بت پرستی ہوتی تھی اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے سمار کر کے آگ لگا دی۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن میں پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں سے فال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے

4357- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ» فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَنْطَلَقْتُ فِي تَحْمِسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أُمِّسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لَا أَتْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا» قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ، قَالَ: وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِحُثَعَمَ، وَبِحِمْلَةٍ، فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ، يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا، قَالَ: وَلَبَّا قَدِمَ جَرِيرُ الْيَمَنِ، كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلامِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا هُنَا، فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عَنْقَكَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ: أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَوْ لَا ضَرَبَنَّ عَنْقَكَ، قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أُمِّسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّنُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا  
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكُمُهَا  
 كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَرَكْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلٍ أَمْحَسَ وَرِجَالِهَا تَحْمَسُ  
 مَرَّاتٍ

تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان  
 ہے کہ ایک دن فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اس  
 کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ  
 دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت  
 کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔  
 راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیے اور مسلمان  
 ہو گیا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ احس  
 کے ایک فرد کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا  
 جس کی کنیت ابوارطاة تھی تاکہ آپ کو اس کا رگزاری کی  
 خوشخبری سنائے۔ جب قاصد نبی کریم ﷺ کی  
 خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی، یا رسول اللہ! قسم  
 ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ مبعوث  
 فرمایا ہے، جب میں وہاں سے چلا تو اسے اس حال میں  
 چھوڑا تھا جس طرح خارش والا اونٹ ہوتا ہے راوی کا  
 بیان ہے کہ پھر تو نبی کریم ﷺ نے قبیلہ احس کے  
 سواروں اور پیدلوں کی برکت کے لیے پانچ مرتبہ دعا  
 کی۔

### غزوة ذات السلاسل

#### کا بیان

اسماعیل بن ابوالخالد کا بیان ہے کہ یہ نعم وجدام کے  
 قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابن اسحاق نے یزید سے  
 انہوں نے حضرت عروہ سے روایت کی کہ یہ بنی، عذرة  
 اور بنو القین کے شہر تھے۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 رسول اللہ ﷺ نے غزوة ذات السلاسل کے لیے  
 حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر مقرر

### 63- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ

#### السَّلاَسِلِ

وَهِيَ غَزْوَةٌ لِحِمٍ وَجَدَامَ، قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
 أَبِي خَالِدٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ غَزْوَةِ  
 هِيَ بِلَادُ بَنِي وَعُلْدَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ

4358 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ

فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، حضور آپ کو انسانوں میں سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا۔ عائشہ میں نے عرض کی ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا اُن کے والد محترم میں نے عرض کی۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا۔ عمر اس کے بعد چند حضرات کے نام آپ نے اور لیے لیکن میں اس خیال میں خاموش ہو گیا کہ میرا نام کہیں آخر میں نہ آئے۔

الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ» قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُو هَا» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ» فَعَدَّ رَجَالًا، فَسَكَتُ خَافَةً أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ

## 64- بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ

إِلَى الْيَمَنِ

4359 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ، فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، ذَا كَلَامٍ، وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أَخَذُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: ذُو عَمْرٍو: لِمَنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ، وَأَقْبَلَ مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، رَفَعَ لَنَا رُكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ، فَقَالُوا: "قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالَا: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَكَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ: أَفَلَا جِئْتُمْ بِهِمْ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ إِنْ بِكَ عَلَى كَرَامَةٍ، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبْرًا: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرُ

## حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

یمن کی جانب روانگی

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمندری سفر میں تھا تو مجھے یمن کے دو شخص ملے، جن میں سے ایک کا نام ذوکلام اور دوسرے کا ذوعمر تھا۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سناتا رہا تو ذوعمر نے مجھ سے کہا: اپنے جس بزرگ کا آپ ہم سے ذکر فرما رہے ہیں اُن کے وصال کو تین دن ہو چکے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ جب ہم ابھی راستے میں ہی تھے تو ہمیں مدینہ منورہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے، تو ہم نے اس کے متعلق ان سے معلوم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چن لیا ہے، وہ دونوں نیک آدمی کہنے لگے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے بارے میں بتا دینا، اگرچہ اب ہم جا رہے ہیں اور شاید جلد ہم حاضر خدمت ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی طرف لوٹ گئے میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ



آئے؟ اس کے بعد ذومر نے کہا، اے جریر! آپ ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک خیر و خوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کر لیا کریں گے۔ کیونکہ جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہی اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی بادشاہی۔

غزوہ سیف البحر کا بیان،  
یہ قافلہ قریش کی تاک میں  
تھا اور اس کے امیر لشکر  
ابوعبیدہ تھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا ہم چل پڑے اور ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہمارا زور راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زور راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں سے دو تھیلے بھرے۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑی تھوڑی کھجوریں تقسیم فرمایا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب ختم ہونے کے قریب آ گئیں تو ہمیں فی کس ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایک کھجور میں کیا کام بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی پاس نہ رہا، حتیٰ کہ ہم

تَأْمُرُكُمْ فِي آخِرٍ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا،  
يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ

65- بَابُ غَزْوَةِ سَيْفِ الْبَحْرِ، وَهُمْ  
يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا الْقُرَيْشِ، وَأَمِيرُهُمْ أَبُو  
عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

4360 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، وَأَمَرَ  
عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ» وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ،  
فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَبَيْنَ الزَّادِ فَأَمَرَ أَبُو  
عُبَيْدَةَ بِالرَّوَادِ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدِي تَمْرًا،  
فَكَانَ يَقُولُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَبَيْنَ فَلَمْ  
يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي  
عَنْكُمْ تَمْرَةٌ، فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ  
فَبَيْنَتْ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ  
الظَّرِبِ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ  
أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَضَبَا، ثُمَّ  
أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرَجَلْتُ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ

نُصِبَ لَهَا

ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑی جیسی مچھلی پڑی ہے تو ہم سارے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے گزر گیا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو راتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو سوار روانہ فرمائے اور ہمارا امیر حضرت ابو عبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلہ قریش کی گھات میں روانہ فرمایا گیا تھا ہم نصف مہینے تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں شدید بھوک کا سامنا ہوا، حتیٰ کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے، اسی لئے ہمارے لشکر کا نام پٹوں والا لشکر پڑ گیا۔

پس سمندر نے ہمارے لیے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ دن تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے۔ حتیٰ کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آگئے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے ساتھی کو کھڑا کیا۔ ایک مرتبہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک مرتبہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک شخص کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزرا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ ذبح کیے پھر حضرت ابو عبیدہ نے اسے منع کر دیا۔

قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ

4361- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو بْنِ دِيْنَارٍ. قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: «بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةٍ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرُصِدُ عِبْرَ قُرَيْشٍ». فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ، فَسُيِّئَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشُ الْخَبْطِ، فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ، فَتَنَصَّبَهُ فَعَمَدًا إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: «مَرَّةً ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَتَنَصَّبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ» قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاةً

4361م- وَكَانَ عَمْرٍو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو



ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حج کے لیے نبی کریم ﷺ نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجہ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قربانی کے دن لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورہ براءۃ ہے اور آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورہ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی یَسْأَلُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ (سورہ نساء، آیت ۱۷۶)

### بنی تمیم کے وفد کا بیان

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے افراد کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! خوشخبری کو قبول کرو کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں خوشخبری تو دیدی کچھ مال بھی عطا فرمائیے۔ اس جواب کا اثر چہرہ انور پر ظاہر تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی آپ نے فرمایا، تم خوشخبری قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

### بنو عنبر پر شب حملے کا بیان

ابن اسحق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول اللہ نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے روانہ فرمایا۔ انہوں نے حملہ کر کے مرد قتل کر دیئے اور عورتوں کو قید کر لیا۔

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدُّنَ فِي النَّاسِ «لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا»

4364 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةٌ سُورَةُ النِّسَاءِ {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ} (النساء: 176)

### 67- بَابُ وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

4365 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي صَفْوَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ الْمَارِئِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَشَّرْنَا فَأَعْطِنَا، فَرَأَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ» قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

### 68- بَابُ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: غَزَوْهُ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حَذِيفَةَ بْنِ بَدْرِ بْنِ الْعَنْبَرِيِّ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا، وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً





## 69- بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

4368 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ  
 الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةٌ، عَنْ أَبِي جَحْزَةَ، قُلْتُ لِابْنِ  
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي  
 نَبِيذٌ، فَأَشْرَبُهُ حُلُوًا فِي جَرٍّ، إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ،  
 فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطْلُكُ الْجُلُوسَ، خَشِيتُ أَنْ  
 أَفْتَضِخَ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:  
 «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا التَّدَاخِي» ،  
 فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ  
 الْمُسْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي  
 أَشْهُرِ الْحَرَمِ، حَدَّثَنَا بِجَمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ: إِنْ عَمِلْنَا  
 بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ:  
 «أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ،  
 هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ  
 رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَايِمِ الْخُمْسَ،  
 وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، مَا انْتَبَذَ فِي الدُّبَاءِ، وَالتَّقْيِيرِ،  
 وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُرْقَتِ»

## عبد القیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھا کر کے اور ایک آنچورے میں لے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو مجھے رسوائی کا خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ ہے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضَرَ کے کفار حائل ہیں۔ لہذا ہم آپ کی خدمت بابرکت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے، ہمیں کچھ ایسی باتیں بتادی جائیں کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں، فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں، اولاً تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات تراویح رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مال غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کی تونبی، گریدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن اور دغنی برتن ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

4369 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَحْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَدِمَ وَفَدُ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا هَذَا الْحَقُّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ حَرَامٍ، فَمَرَرْنَا بِأَشْيَاءٍ نَأْخُذُ بِهَا، وَنَدْعُو إِلَيْهَا مِنْ وَرَاءِنَا، قَالَ: «أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَعَقْدُ وَاحِدَةٍ - وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تَوَدُّوا لِلَّهِ خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَا، وَالتَّقْيِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمَزَقَةِ»

ہیں، کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ پس ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہذا ہمیں چند ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مال غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔ اور میں تمہیں کدو کی تونبی، کرمی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لکھی کے برتن اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں۔

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام گریب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق ان سے معلوم کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایسا کرنے والے کو مارا کرتا تھا۔ گریب کا بیان ہے کہ میں ان کی

4370- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو، وَقَالَ: بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ، وَالْبِسْوَ بْنَ مَخْرَمَةَ أُرْسِلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلِّهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْهَا، وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عَمْرِو النَّاسَ عَنْهَا»، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أُرْسِلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَأَخْبِرْهُمْ فَرَكُونِي إِلَى

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أُرْسِلُونِي إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ  
 أُمِّ سَلَمَةَ: "سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَنْهَى عَنْهُمَا، وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى  
 وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَزَازٍ مِنَ الْأَنْصَارِ،  
 فَصَلَّاهُمَا، فَأُرْسِلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ، فَقُلْتُ: قَوْمِي  
 إِلَى جَنْبِهِ، فَقُولِي: تَقُولُ أُمِّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ؟ فَأَرَاكَ  
 تُصَلِّيَهُمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي، فَفَعَلْتُ  
 الْحَارِيَّةَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا  
 انْصَرَفَ قَالَ: «يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ  
 الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أَنَاسٌ مِنْ عِبْدِ  
 الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَشَغَلُونِي عَنِ  
 الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ»

خدمت میں حاضر ہوا اور جو پیغام دے کر مجھے بھیجا گیا  
 تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام  
 سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کرو۔ میں نے یہ بات  
 ان حضرات کو جانتائی تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں وہی پیغام دے کر  
 بھیجا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دیا تھا  
 پس حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی  
 کریم ﷺ نے ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے  
 ایک مرتبہ آپ نے نماز عصر پڑھی، پھر میرے پاس  
 تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس بنی حزام کی  
 انصار سے چند عورتیں تھیں پس آپ نے یہ پڑھیں۔  
 میں نے آپ کی طرف خادمہ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ پہلو  
 میں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان دو رکعتوں  
 سے آپ کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پڑھ  
 رہے ہیں؟ اگر حضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو  
 پیچھے ہٹ جانا، پس لونڈی نے اسی طرح کیا اور آپ  
 نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ  
 تشریف لے جانے لگے تو فرمایا، اے ابو اُمیہ کی بیٹی!  
 تم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے  
 میں پوچھا ہے تو معاملہ یہ ہے کہ میرے پاس عبد القیس  
 کے چند لوگ اپنی قوم سے مسلمان ہونے کی غرض سے  
 آئے تھے ان کے سبب میں یہ ظہر کی دو رکعتیں پڑھ  
 نہیں سکا تھا۔

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جو  
 نماز جمعہ ہوتی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے

4371 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ،

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پہلے نماز جمعہ قائم کی گئی وہ جوئی میں عبدالقیس کی مسجد ہے۔ جوئی، بحرین کا ایک گاؤں ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ، بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَّالِي، يَغْنَى قَرْيَةً مِنَ الْبَحْرَيْنِ"

بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال کا ذکر

70- بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ

ثُمَامَةَ بْنِ أَثَالٍ

4372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَبَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ، فَرَبَطُوا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلَنِي تَقْتُلَ ذَا دِمٍ، وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْهَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَكَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ، إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ، فَتَرَكَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: «أُظْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَأَنْطَلَقَ إِلَى نَجْلِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے مسجد کی طرف چند سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟ جواب دیا، اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی شخص کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں طلب فرما سکتے ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا، میں نے عرض کی تھی کہ اگر احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر تشریف لے گئے اور دوسرے دن پھر فرمایا۔ اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے نزدیک ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آکر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اے محمد!



مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنَ دِينِكَ، وَأَلَهُ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيْنَا مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنَ بَلَدِنَا، وَإِنْ خِيلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ، حَتَّى يَأْتِيَنَّ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا، لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب ہیں۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج یہ مجھے آپ کا دین سب سے محبوب ہے خدا کی قسم، مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں سے محبوب ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کی غرض سے جا رہا تھا اب اس کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے خوشخبری دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے ایک سے کہا، کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم تمہارے پاس نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میلہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کتنے ہی لوگوں کو لے کر آیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا اور اس کی طرف تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ حتیٰ کہ آپ میلہ کے پاس اپنے صحابہ میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا، اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو تجھے نہیں دوں گا تیرے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے

4373 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا تَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشِيرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُو أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَنْ أُدْبِرْتَ لِيَعْفِرَ لَكَ اللَّهُ، وَإِلَيَّ



میری طرف سے رخ پھیرا تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر دے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔ آگے میری طرف سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: ”میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔“ کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے سامنے سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے پریشانی ہوئی تو خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں کنگنوں سے دو کذاب مراد لیے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک غسی ہے اور دوسرا مُسَیْلَمَہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے، تو مجھے کنگن برے لگے۔ پس میری جانب وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعمیر دو کذابوں سے لی، میں جن کے بیچ میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعاء والا (اسود غسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ) ہے۔

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

لَأَرَاكَ الَّذِي أَرَيْتُ فِيهِ، مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

4374- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أَرَيْتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ»، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا، فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنْ انْفُخْهُمَا، فَتَنَفَّخْهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي» أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلَمَةُ

4375- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْبَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْنَنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبَّرَا عَلَيَّ، فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ انْفُخْهُمَا، فَتَنَفَّخْهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا، صَاحِبُ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ»

4376- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

ابورجاء عطار دی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب پہلے سے بہتر کوئی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے اگر پتھر نہ ملے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اسی پر بکری دوہتے، پھر اس کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔

میں نے ابورجاء کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظہور ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسلمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

### اسود عنسی کا

#### قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسلمہ کذاب ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی وہ بیٹی جو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے

سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ: "كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ، فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَحَبُّ مِنَّا أَلْقَيْنَاهُ، وَأَخَذْنَا الْآخَرَ، فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُفُوءًا مِنْ تَرَابٍ، ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ طَفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنْظِلُ الْأَسِنَّةِ، فَلَا نَدْعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ، وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ، إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ".

4377- وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ: «كُنْتُ

يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْغَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِ، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ»

### 71- بَابُ قِصَّةِ

#### الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

4378 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ،

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبِيدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةٍ، قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ، وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ، وَهُوَ الَّذِي

ہو کر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسلمانوں نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں حائل نہ ہوں اور مجھے اپنے بعد جانشین نامزد فرمادیں نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اس ذکر کردہ خواب کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو سونے کے کنگن رکھے گئے ہیں۔ مجھے صدمہ ہوا اور وہ مجھے بُرے لگے۔ پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذاب نکلیں گے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسلمان کذاب ہے۔

### اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مہالہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان

يُقَالُ لَهُ: خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: «إِنْ شِئْتَ خَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبُ مَا أُعْطِيْتُكَهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيكَ فِيهِ مَا أُرِيكَ، وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي». فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

4379- قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَيْنَا أَنَا ثَابِتٌ أُرِيكَ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُطِعَتْهُمَا وَكَرِهَتْهُمَا، فَأَذِنَ لِي فَنَفَعَتْهُمَا فَطَارَا، فَأَوْلَعْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ» فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيُرْوَى بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ

### 72- بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

4380- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ حَذِيفَةَ، قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، صَاحِبَا نَجْرَانَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مبارک نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پاسکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے ساتھ کوئی امین شخص بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجے جو امین نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس شرفیاب ہونے والے شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں اہل نجران نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرف ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اس شرفیاب ہونے والے کو دیکھنے کے لیے انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر امت میں ایک امین ہوا ہی اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

عمان اور بحرین کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللَّهِ لَوْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ، وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا. فَقَالَ «لَا بُعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ» ، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «فَمَنْ يَا أَبَا عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ» فَلَمَّا قَامَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ»

4381- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ: «لَا بُعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ» فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ»

4382- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ» وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ»

73- بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ





فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا ان سکوں کو گنو، میں نے گنے تو پانچ سو تھے آپ نے فرمایا کہ اتنے اتنے دودفعہ اور لے لیجئے۔

بِأَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا، فَعَدَّهَا، فَوَجَدَهَا خَمْسَ مِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِنْهَا مَرَّتَيْنِ

## 74- بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ

وَأَهْلُ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ»

## اشعریوں اور اہل یمن کی حاضری

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے تو رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تھی مگر ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ محترمہ کو اہل بیت نبوی میں شمار کرتے رہے، کیونکہ کاشانہ اقدس میں ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

زہد کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اکرام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لیے کہا تو ایک آدمی کہنے لگا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے فرمایا۔ آجاؤ کوئی حرج نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس

4384- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِسْحَاقُ

بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَّنْتُنَا حِينًا، مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ، إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ»

4385 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

السَّلَامِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زُهْدٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الْحَقُّ مِنْ جَرْمٍ، وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ، وَهُوَ يَتَغَدَّى دَجَاجًا، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ، فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي خَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أَخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ، إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاكَ، فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاكَ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبِثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَى بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذُودٍ، فَلَبَّيْنَا قَبْضَنَاهَا قُلْنَا: تَغْفُلْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْنَةٍ، لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ خَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا، قَالَ: «أَجَلٌ، وَلَكِنْ لَا أُخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا»

کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ آجاء، میں تمہیں قسم کے متعلق بھی بتا دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم اشعریوں کی جماعت نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سوار یوں کا سوال کیا۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد پھر سواریاں دے دیں۔ حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ یعنی آپ کے پاس مالِ غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دے دینے کا حکم فرما دیا۔ جو ہم نے لے لیے اور آپس میں کہنے لگے کہ شاید نبی کریم اپنی قسم بھول گئے۔ اس طرح تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم کھا لوں اور دیکھوں اور اس کے خلاف میں اچھائی نظر آئے تو جس میں اچھائی ہو میں اسے اختیار کر لیتا ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بنی تمیم کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم! خوشخبری قبول کرو! کہنے لگے کہ آپ خوشخبری تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمائیے اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر بنی تمیم کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری قبول کرو، جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

4386 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَرَّرٍ الْمَارِزِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ» قَالُوا: أَمَّا إِذَا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلَهَا بَنُو تَمِيمٍ» قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
نبی کریم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے یمن کی  
طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز  
بے وفائی اور سنگدلی کسانوں میں ہے، جو اونٹوں کی  
ڈمروں کے پاس کھڑے ہو کر چلاتے ہیں، جہاں سے  
کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں۔ اور وہ قبیلہ  
ربیعہ اور قبیلہ مضر ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایل  
یمن آئے ہیں۔ جودل کی نرمی اور رقت قلبی رکھتے ہیں۔  
ایمان اور حکمت یمن میں ہے۔ فخر و غرور اونٹ  
والوں میں، اطمینان اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس  
کو غنڈر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ  
سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور  
فتنہ و فساد ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا  
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایل

4387 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ،  
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ،  
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
قَالَ: «الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ،  
وَالْجَفَاءُ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَا دِينَ عِنْدَ أَصُولِ  
أَذْنَابِ الْإِبِلِ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ  
رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ»

4388 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذُكْوَانَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرْقَى  
أَفِيدَةً وَالَّذِينَ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ  
يَمَانِيَّةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَضْغَابِ الْإِبِلِ  
وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». وَقَالَ:  
غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذُكْوَانَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4389 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
قَالَ: «الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِتْنَةُ هَاهُنَا، هَاهُنَا  
يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ»

4390 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
مَعَدَّنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

3302- جامع الحديث

4388- راجع الحديث: 3301- صحيح مسلم: 190

4389- راجع الحديث: 3301

4390- راجع الحديث: 3301



یمن آئے ہیں جو کمزور دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیا، ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید سے کچھ سنائے؟ جواب دیا، ہاں انہوں نے فرمایا۔ اے علقمہ! قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حذیر کے بھائی زیاد بن حذیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لیے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے عمدہ قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد آپ کو بتا دوں۔ پھر میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا، بہت عمدہ پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا اس کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے۔ اور وہ پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

دوس اور طفیل بن عمرو

دوسی کا قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، أَضْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرْقَى أَفْعِدَّةً، الْفِقْهُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ»

4391- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: "كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَيْسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ؛ قَالَ: أَجَلٌ، قَالَ: اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حَذِيرٍ، أَخُو زِيَادِ بْنِ حَذِيرٍ: أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَبِنَا؟ قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ: فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: قَدْ أَحْسَنَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهَذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى؟ قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى بَعْدِ الْيَوْمِ، فَالْقَاهُ" رَوَاهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

75- بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ، وَالْطَّفِيلِ

بْنِ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ

4392- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہذا آپ اُن کی ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں اس پر قائم فرما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں یہ شعر پڑھتا تھا:

گو کہ رات دشوار اور طویل ہے  
مگر شکر ہے کہ کفر کے گھر سے نجات ملی

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی، تو اسی اثناء میں جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا، پس وہ غلام بھی آپہنچا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں نے عرض کی کہ اسے میں اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرتا ہوں۔

قبیلہ طے اور عدی بن

حاتم کا بیان

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک شخص کو اس کا نام لے کر بلانے لگے، میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ فرمایا کیوں نہیں،

عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِوٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتُ وَأَبَتْ فَأَدْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبْتَ بِهِمْ»

4393- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

(البحر الطويل)

يَا لَيْلَةً مِنْ طَوْلِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَثَمِهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ  
وَأَبَقِيَ غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ، فَبَيَّنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ» فَقُلْتُ: هُوَ يَوْجُوهُ اللَّهِ، فَأَعْتَقْتُهُ

76- بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيْمٍ وَحَدِيثُ

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

4394- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ، فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَبِّحُهُمْ، فَقُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلَى



تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے۔ تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ تم نے مانا جب دوسروں نے انکار کیا اس پر حضرت عدی نے کہا: اب مجھے کیا فکر ہے۔

### حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اسی لیے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بات عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو، عمرہ کو رہنے دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان

«أُسْلِمْتُ إِذْ كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتُ إِذْ أَدْبَرُوا، وَوَقَيْتُ إِذْ غَدَرُوا، وَعَرَفْتُ إِذْ أَنْكَرُوا». فَقَالَ عَدِي: فَلَا أَبَالِي إِذَا

### 77- بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

4395 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطْفِئِ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «انْقِضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ» فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: «هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكَ». قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاثْمًا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منی سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے ایک ہی دفعہ طواف کیا تھا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے پس میں نے معلوم کیا کہ حضرت ابن عباس نے یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھریک (پ ۱۷، ج ۳۳) اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں حالتوں میں کھولا جاسکتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقام بطحاء پر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا، کیسے باندھا؟ میں نے عرض کی کہ لبیک کہا اور پھر اسی طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ ﷺ باندھتے ہیں۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلو، پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

4396- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقُلْتُ: مَنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {ثُمَّ مَحَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ} [الحج: 33] وَمِنْ «أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحْلُوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ». قُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرِّفِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «يَرَاهُ قَبْلَ وَبَعْدُ»

4397- حَدَّثَنِي بَيَّانٌ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: «أَحْجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «كَيْفَ أَهَلَّتْ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا هَلَالٍ كَاهِلَالٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «ظَفَّ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا، وَبِالرَّوَّةِ، ثُمَّ جَلَّ» فَظَفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَبِالرَّوَّةِ، وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ، فَقُلْتُ رَأْسِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، اس لیے میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی نہ کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے اس وقت مسئلہ معلوم کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ ان حالات میں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا، ہاں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم ﷺ آگے بڑھے تو اپنی سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ جب آپ بیت اللہ

4398- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ تَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: «لَبَدْتُ رَأْسِي» وَقَلَدْتُ هَذِي، فَلَسْتُ أَجِلُ حَتَّى أَتَحَرَّ هَذِي»

4399- حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَكْرَهْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أُحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

4400- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّيْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، وَهُوَ مُزْدِفٌ أَسَامَةَ عَلَى الْقُصَوَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، حَتَّى

4398- راجع الحديث: 1556

4399- راجع الحديث: 1513

4400- راجع الحديث: 397

کے قریب پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لیے فرمایا۔ پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم ﷺ اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کافی دیر اندر ٹھہرے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لیے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان سامنے والے دونوں ستونوں سے اگلے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان دنوں کعبہ کے چھ ستون تھے، گویا دو حصے چنانچہ پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی طرف پشت مبارک رکھی اور اس دیوار کی طرف استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ معلوم کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت جی زوجہ نبی کریم ﷺ حجة الوداع کے موقع پر حائضہ ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں ٹھہرائے گی؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو

أَتَاخُ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: «اِئْتِنَا بِالْبِفْتَاكِ». فَجَاءَهُ بِالْبِفْتَاكِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ. فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ. فَكَثَّ نَهَارًا طَوِيلًا. ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَعَ النَّاسُ الدُّخُولَ. فَسَبَقُوهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ: أَتَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ. صَلَّى بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ. وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ. وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلْجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ. قَالَ: «وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرَّةً حَمْرَاءُ»

4401- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحَابِسْتُنَا هِيَ» فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا



ہمارے ساتھ چلنا چاہیے۔

رَسُولَ اللَّهِ وَظَافَتْ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلْتَنْفِرْ»

4402 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحُجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَلَا نَدْرِي مَا حُجَّةُ الْوَدَاعِ، فَحَيَّدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَاطْتَبَعَ فِي ذِكْرِهِ، وَقَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ، فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ: أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا، إِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ.

4403 - أَلَا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ " قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ - ثَلَاثًا - وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ، انْظُرُوا، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

4404 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور نبی کریم ﷺ ہمارے پیچھے کھڑے تھے اور ہم حجۃ الوداع کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم میں ضرور آئے گا۔ تم پر اس کی نشانیاں مخفی نہیں ہیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا کہ تمہارا رب کا نام نہیں ہے جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کاٹا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو، اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں کہا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ پھر فرمایا، ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن اتارنے لگ جائے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت

4402 - راجع الحديث: 3057، صحيح مسلم: 222, 221، سنن ابو داود: 4687، سنن نسائي: 4136، سنن ابن

ماجه: 3943

4403 - راجع الحديث: 4402, 1742

4404 - راجع الحديث: 3949

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (ﷺ) نے کوئی حج نہ کیا۔ ابواسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لیے کہو۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح بعض بعض کی گردن اڑانے لگے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی حالت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا کہ سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جیسے مضر قبیلے کا مہینہ کہتے ہیں جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا خیال یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے، فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں، پھر دریافت فرمایا کہ یہ کون سا شہرت ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا، کیا یہ وہی شہر نہیں

أَرَأَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «غَزَا نِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحْجَّ بَعْدَهَا حَجَّةً الْوَدَاعَ»، قَالَ أَبُو اسْحَاقَ: «وَيَمَكَّةَ أُخْرَى»

4405 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَجَرِيرٍ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

4406 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَثْنَى شَهْرٍ هَذَا"، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَثْنَى بَلَدٍ هَذَا». قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَثْنَى يَوْمٍ هَذَا». قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ». قُلْنَا: بَلَى،

قَالَ: " فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ. - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَخْبَسَهُ قَالَ - وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ. كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَتَسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ، فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَنِ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنِ سَمِعَهُ. " فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَغْتُ» مَرَّتَيْنِ

ہے۔ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں۔ پھر فرمایا، آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے گمان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس شہر کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور جلد ایک دن تم نے اپنے پروردگار کے حضور جانا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا۔ کیا تم میرے بعد گمراہی کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو گے؟ سن لو! جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرما رہے تھے تو کہنے لگے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا۔ یہ دوبار فرمایا تھا۔

حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دند کو ضرور عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے

4407 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسًا، مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا: لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَا نَتَّخِذُ ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: أَكَيْفَ آيَةٍ؟ فَقَالُوا: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3]. فَقَالَ عُمَرُ:

«إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيْ مَكَانٍ أُزِلْتُ أُزِلْتُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ»

لئے اسلام کو دین پسند کیا (پ ۶، المائدہ ۳) کے بارے میں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ کس جگہ نازل ہوئی۔ جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ عرفات میں تشریف فرما تھے۔

4408 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِعُمَرَةَ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجَّةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجٍّ وَعُمَرَةَ، «وَأَهْلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ»، فَأَمَّا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمَرَةَ، فَلَمْ يَحْلُوا حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَقَالَ: مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،

عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے قریب پہنچا دیا تھا، میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! تکلیف کے سبب میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو

4409 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِيئِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي؟ قَالَ:

«لَا» قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِسَطْرَةٍ؟ قَالَ: «لَا» .  
 قُلْتُ: فَالْقُلُوبُ؟ قَالَ: «وَالْقُلُوبُ كَوَيْدُكَ، إِنَّكَ أَنْ  
 تَلَدَّ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَلَدَّهُمْ عَالَةً  
 يَتَكَلَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا  
 وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللَّفْمَةُ تُجْعَلَهَا فِي فِي  
 أَمْرَاتِكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَأَخْلَفَ بَعْدَ  
 أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ، فَتَعْمَلْ عَمَلًا  
 تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا أَرَدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرَفْعَةً،  
 وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ  
 آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا  
 تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنِ  
 خَوْلَةَ» رَأَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ

تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا۔ نہیں میں نے کہا،  
 کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی کہ  
 تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے  
 وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم  
 انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ  
 پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الہی کے لیے خرچ  
 کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا، حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی  
 بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں نے عرض  
 کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے ساتھی مجھے یہاں  
 چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤ گے،  
 بلکہ تم ایسا عمل کرو گے جس سے رضائے الہی مقصود ہوگی  
 اور جس کے سبب تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا  
 اور شاید تم کتنے ہی لوگوں کے بعد دنیا میں زندہ رہو، حتیٰ  
 کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو فائدہ پہنچے اور بعض کو  
 نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما  
 دے اور یہ پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت سعد  
 بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی  
 جس کا رسول اللہ ﷺ کو صدمہ رہا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ  
 الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوا دیئے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم نے حجۃ الوداع  
 کے موقع پر سر کے بال اتروائے اور آپ کے صحابہ میں

4410 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،  
 حَدَّثَنَا أَبُو ظَهْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ  
 نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُمْ: «أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي  
 حَجَّةِ الْوَدَاعِ»

4411 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
 مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ  
 عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروائے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آرہے تھے اور حجة الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجة الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے سواری کس رفتار سے چلائی؟ انہوں نے فرمایا کہ میانہ رفتار سے لیکن جب کشادہ جگہ مل جاتی تو رفتار تیز بھی فرما لیتے تھے۔

عبد اللہ بن یزید خطمی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے حجة الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں۔

غزوة تبوک یا

غزوة عسرت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَكَاثُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَطَّرَ بَعْضُهُمْ»

4412 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ «أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِيَمْنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ»

4413 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ، فَقَالَ: «الْعَنَقُ فَإِذَا وَجَدَ فُجُوةً نَصَّ»

4414 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ بَنِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطْبِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ: «أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بَجَمِيعًا»

78- بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ

وَهِيَ غَزْوَةُ الْحُسَيْرَةِ

4415 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو

4412- راجع الحديث: 76

4413- راجع الحديث: 1666

4414- راجع الحديث: 1674

4240- راجع الحديث: 4240



أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُرْسِلَنِي  
أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسْأَلُهُ الْخُلَاقَ لَهُمْ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ  
الْعُسْطَرَةِ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّ  
أَصْحَابِي أُرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْبِلَهُمْ، فَقَالَ «وَاللَّهِ لَا  
أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَأَفْقُتُهُ، وَهُوَ غَضَبَانُ وَلَا  
أَشْعُرُ» وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ خَفَافَةٍ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى  
أَصْحَابِي فَأُخْبِرُونِي الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً، إِذْ سَمِعْتُ  
بِلَا لَا يُنَادِي: أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ، فَأَجَبْتُهُ  
فَقَالَ: أَجِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: " خُذْ هَذَيْنِ  
الْقَرِينَيْنِ، وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ - لِسِتَّةِ أَبْعَرَةٍ  
ابْتِاعَهُنَّ جِينِيذٌ مِنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَ إِلَى  
أَصْحَابِكَ، فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ، أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ  
فَارْكَبُوهُنَّ "، فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِنَّ بِهِنَ، فَقُلْتُ: إِنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ،  
وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ  
إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا بَلَى: وَاللَّهِ  
إِنَّكَ عِنْدَنَا لَبُصْطٌ، وَلَنْفَعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ،  
فَانْطَلِقْ أَبُو مُوسَى يَنْفِرُ مِنْهُمْ، حَتَّى أَتُوا الَّذِينَ  
سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ  
میں بھیجا تا کہ ان کے لیے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ  
جیش عشرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے جارہے تھے۔  
پس میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب  
نے مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ ان  
کے لیے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا، خدا  
کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاقاً اس  
وقت آپ حالت غضب میں تھے اور میں اس حالت کو  
سمجھ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے انکار  
فرمانے کے سبب رنج و غم کی حالت میں واپس لوٹ آیا  
اور مجھے یہ غم لاحق تھا کہ کہیں نبی کریم ﷺ مجھ سے  
ناراض نہ ہو جائیں، میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا  
اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔  
ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی  
آواز سنی کہ اے عبد اللہ بن قیس! پس میں نے جواب  
دیا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا  
رہے ہیں، جب میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر  
ہوا تو فرمایا۔ یہ فلاں فلاں جوڑے یعنی چھ اونٹ لے  
جاؤ۔ آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ  
رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے پس انہیں لے کر اپنے  
ساتھیوں کی جانب جاؤ اور ان سے کہہ دینا کہ بیشک اللہ  
نے یا رسول اللہ ﷺ نے یہ تمہیں سوار ہونے  
کے لیے عطا فرمائے ہیں لہذا ان پر سوار ہو جاؤ، پس  
میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ یہ نبی  
کریم ﷺ نے تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے  
ہیں۔ لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس  
لے چلا ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا  
جواب سنا تھا، شاید آپ یہ گمان کریں کہ میں نے وہ

مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِعْطَاهُمْ بَعْدَ تَحَدُّثِهِمْ بِمِثْلِ  
مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى

بات اپنی طرف سے کہہ دی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے، پس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند اشخاص کو لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرمادے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی کو پیچھے اپنا نائب مقرر فرمادیا۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ رہے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی، ماسوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابو داؤد، شعبہ، حکم، معصب نے روایت کی۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ سے راوی ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شرکت میرے نزدیک سب سے قابل یقین عمل ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بتایا کہ پھر حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ

4416 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: «أَتُخَلِّفُنِي فِي الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.» وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعْتُ مُضْعَبًا

4417 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقِي أَعْمَالِي عِنْدِي، قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخَرِ، قَالَ عَطَاءٌ:

4416 - راجع الحديث: 3706، صحيح مسلم: 6168

4417 - راجع الحديث: 2265، 1848

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ: أَيُّهُمَا عَضَّ الْأَخَرُ  
فَنَسِيتُهُ، قَالَ: فَأَنْتَزَعَ الْمَعْضُوضَ يَدَهُ مِنْ فِي  
الْعَاضِ، فَأَنْتَزَعَ أَحَدِي ثَنِيَّتَيْهِ، فَأَتَيْتَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءُ:  
وَحَسْبُكَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: «أَفِيدَ عَ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْضُهَا، كَأَنَّهُمَا فِي  
فِي فَعْلٍ يَقْضُهَا»

کھایا۔ عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے  
بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد  
نہیں رہا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے  
کے ہاتھ کا گوشت جدا کر دیا اور دوسرے نے اُس کے  
سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ جب وہ دونوں نبی  
کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے  
دانت کا قصاص نہیں دلایا۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت  
صفوان نے شاید مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم  
اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

### حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ

عبد اللہ بن کعب بن مالک کے بیٹوں میں سے  
تھے اور ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت  
انجام دیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت کعب  
بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوہ  
تبوک میں شرکت نہ کر سکا اور رسول اللہ ﷺ نے  
جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب  
میں شرکت کی سعادت حاصل کی سوائے غزوہ تبوک اور  
غزوہ بدر کے مگر غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے  
والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا  
کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کے قصد  
سے نکلے تھے، حتیٰ تک کہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو ایک  
جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے ان کا ٹکراؤ کروادیا  
حالانکہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی

### 79- بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا} [التوبة: 118]

4418 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ  
بَنِيهِ، حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ،  
يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبُ:  
لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ  
تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَايَنِ أَحَدًا تَخَلَّفَ  
عَنْهَا، إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُرِيدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى يَجْمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَيَبَيِّنَ  
عَدُوَّهُمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ،

خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا بیعت عقبہ کی شرکت کی جتنی مجھے غزوہ بدر کی شرکت بھی پیاری نہیں، حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ یہی غزوہ تبوک سے بچھڑنے کی بات تو اس سے پہلے میں اتنا طاقت ور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر تشریف جاتے وقت منزل کی واضح نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت شدید گرمی، طویل سفر راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے، اس لیے حضور ﷺ نے واضح ارشاد فرمادیا تا کہ وہ سامانِ حرب وغیرہ اچھی طرح لے لیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی دفتر وغیرہ میں ان کے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شامل نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خدشہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ ﷺ نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے محبوب تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تیاری کر لی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روز یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا۔ وقت گزرتا رہا اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچنے سوچنے میں دن گزرتے رہے اور لوگوں نے بھرپور کوشش کر کے اپنا اپنا سامان تیار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو روانہ

حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحْبَبُّ أَنْ يَبْهَأَ مَشْهُدٌ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ، أَدَّكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَيْرِي: أَلَيْ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ، فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاغِلَتَانِ قَطُّ، حَتَّى يَجْعُوهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزَاةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزَاةُ، غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزَاةً، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، يُرِيدُ الدِّيَّانَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزَاةَ حِينَ طَابَتِ الْيَمَامُ وَالْظَّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، فَطَفِئَتْ أَغْدُوْلُكِي أَنْ تَجْهَزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَهْمُادِي بِي حَتَّى اسْتَدَّ بِالنَّاسِ الْحَدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ أَنْتَجْهَزُ بَعْدَهُ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَخْلَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُّوا لَا تَجْهَزُ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى اسْتَرْعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزَاةُ، وَهَمَنْتُ أَنْ



أُرْجِلَ فَأَدْرَكَهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ، أَحْزَنَنِي أَلَّا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْبُوضًا عَلَيْهِ الْبِفَاقِ، أَوْ رَجُلًا يَمُنُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الضُّعْفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ: «هُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَّبِعُونَكَ: مَا فَعَلَ كَعْبٌ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاةٌ، وَنَظَرُهُ فِي عِظْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَيْمَى، وَطَفِيقُ أَتَدَّ كُرَّ الْكَذِبِ، وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا، وَاسْتَعْنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِحُكِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاخَ عَيْيِ الْبَاطِلِ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْعَلُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَزْكُوعُ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلْفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَلِدُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضِعَّةٍ وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَايَعَهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَّلَ سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَمُتُّهُ فَلَمَّا سَلِمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: «تَعَالَ» فَمُتُّ أُمُوشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ

ہو گئے اور اہل اسلام آپ کے ساتھ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو دن میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا۔ ارادہ تھا کہ ان کے جانے کے دوسرے دن تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا۔ پھر اس سے دوسرے دن بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا متواتر یہی حال رہا۔ حتیٰ کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جا ملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا۔ لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے صدمہ ہوتا کہ وہ لوگ ملتے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور افراد ملتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا۔ جب تبوک پہنچ کر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے حرمٹ میں رونق افروز تھے، تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انہیں حسن و جمال کے ناز نے روک لیا ہے، حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم تو اسے نیک شخص شمار کرتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے دکھ میں اضافہ ہونے لگا۔ غلط خیالات دل میں آنے لگے کہ نہ نکلنے کا یہ عذر بیان کروں گا جس کے سبب کل آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس کے متعلق اپنے گھر کے سمجھ دار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ علم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے ہیں تو



جھوٹے بہانے سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے خوب جان لیا کہ غلط بیانی سے ہرگز آپ کا غصہ دور نہیں ہوگا تو میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ کا معمول تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر تشریف فرما ہو جاتے، جب آپ وہاں رونق افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور اس پر قسمیں کھاتے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے عذر قبول فرما لیے اور ان کی بیعت قبول فرمائی اور ان کے لیے بخشش مانگی اور ان کے عذر کو اللہ کے سپرد کیا۔ پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا، جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ تھی۔ پھر فرمایا، ادھر آؤ۔ پس میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا۔ تم کیوں پیچھے رہے، کیا تم نے سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں نے عرض کی، کیوں نہیں۔ خدا کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ قدرت نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی تھی۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ آج اگر جھوٹ بول کر انہیں راضی کر بھی لوں تو اللہ تعالیٰ کل آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں سچ سچ عرض کر دوں تو خواہ آج آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ حالانکہ خدا کی قسم، میرے پاس کوئی معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم، جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو قوت اور دولت میں

يَدِيهِ فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ، أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ». فَقُلْتُ: بَلَى، إِلَهِي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ سَخَطِهِ بِعُنْدٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَلَيَّ، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ، تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِلَهِي لَا رَجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ، لَا وَاللَّهِ، مَا كَانَ لِي مِنْ عُنْدٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى، وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ». فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَذِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلَانِ، قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمَرِيُّ، وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَدْ كَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدَلًا، فِيهِمَا أَسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أُيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ إِلَّا

أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا  
صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ،  
وَأَمَّا أَنَا، فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ  
أَخْرُجُ فَأُشْهِدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي  
الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكْظُمُونِي أَحَدٌ، وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ  
الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَزَنَكَ شَفَتِيهِ بِرَدِّ  
السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أَصَلَى قَرِيبًا مِنْهُ،  
فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ  
إِلَيَّ، وَإِذَا التَفْتُ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ  
عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتَّى  
تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي  
وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَبْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ  
عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَنْشُدَكَ بِاللَّهِ  
هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ  
لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ:  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ  
حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي  
بِسُوقِ الْمَدِينَةِ، إِذَا نَبْطِشٌ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ  
الشَّامِ، مَعْنَى قَدِيمٍ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ،  
يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ  
النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا  
مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ  
بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ  
بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضِيعَةٍ، فَالْحَنَى بِنَا نَوَاسِكَ،  
فَقُلْتُ لَهَا قَرَأْتَهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ،  
فَتَيَسَّمْتُ بِهَا التَّنَوُّرَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتَّى إِذَا  
مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ، إِذَا رَسُولُ

دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے چونکہ سچ بات کہہ دی لہذا کھڑے ہو جاؤ اور اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں اٹھ کر چلا گیا بنی سلمہ کے شخص بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا بیشک آپ عاجز رہے، کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے حضور عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کیے تھے اور اس صورت میں رسول اللہ ﷺ کی دعائے مغفرت تمہارے اس گناہ کے لیے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم، وہ مسلسل مجھے یہی سمجھاتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا، وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دواہیے نیک حضرات کے نام لیے جو دونوں غزوہ بدر میں شرکت فرما چکے تھے۔ مجھے ان کی پیروی اچھی لگی، جب ان دونوں کا ذکر کیا گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے کٹنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں جانتے ہی نہیں گویا دنیا ہی بدل گئی۔ ہم پچاس دن تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان تھا لہذا اہمیت سے کام لیتا رہا، چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ أَمْرَ أَتَاكَ، فَقُلْتُ: أَطْلِقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ اعْتَوِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا، وَأَرْسَلْ إِلَى صَاحِبَتِي مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي: الْحَقُّ بِأَهْلِكَ، فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتْ أَمْرًا هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ». قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ، مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ أَيْتِكَ كَمَا أَذِنَ لَأَمْرًا هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُدْرِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَبَّيْنَا صَلَاتَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَجَبْتُ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلَجٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں رونق افروز ہوتے۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر چہرہ مبارک کا نظارہ بھی کرتا۔ جب میں نماز میں مصروف ہوتا تو آپ میری طرف دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو اعراض فرما لیتے۔ اسی حالت میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں کے سلوک سے تنگ آ گیا، میں جا کر اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی۔ جب میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم، انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ پس میں نے کہا۔ اے ابو قتادہ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے، میں نے پھر بھی یہی بات دہرائی اور قسم دلائی تب بھی خاموش رہے، تیسری دفعہ جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار سے اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک کا بیان ہے کہ ایک دن میں مدینہ منورہ کے لیے اتانج لایا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے گا؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا حتیٰ کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے ایک خط دیا جو شاہِ غسان کا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ مجھے یہ علم ہوا ہے کہ آپ کے قادم نے

وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ، وَكَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْفَى عَلَى الْحَبْلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَشْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الْيَدَى سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَةً، فَكَسَوْتُهُ إِثَابَهَا، بِبَشْرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ تَوْبَتِي فَلَيْسَتْهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ قَوْجًا قَوْجًا، يُهْتَوِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِعَهْدِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، قَالَ كَعْبٌ: حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَاللَّهُ يَهْرُولُ حَتَّى صَاحَتِي وَهَتَانِي، وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لَطَلْعَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَبْزُقُ وَجْهَهُ مِنَ الشُّرُورِ: «أَبَشِّرْ بِخَيْرٍ يَوْمَ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمَّكَ»، قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ»، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَتَخَلَّعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْبِي الَّذِي يُخَيِّرُ،

آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے فحش ہیں۔ اگر ہمارے پاس آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے، جب میں نے اسے پڑھ لیا تو یہ میرے لیے دوسری مصیبت کھڑی ہو گئی۔ میں نے اس خط کو لے کر تور میں ڈال دیا۔ اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا بذریعہ قاصد حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ حکم ہے؟ جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ علیحدگی رہے اور قریب نہ جائیے اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی یہی پیغام بھیجا گیا۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے ان حالات میں اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی ناراضگی کا سبب تو نہ ہوگا؟ فرمایا، لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئیں۔ انہوں نے عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، اس بات کی تو انہیں خواہش ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے رات دن روتے ہوئے ہی گزر رہے ہیں، میرے کچھ گھر والوں نے مجھے سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت عطا



فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا پتہ کہ جب میں اجازت مانگوں تو رسول اللہ ﷺ کیا ارشاد فرمائیں جبکہ ویسے بھی میں جوان آدمی ہوں، پس اس کے بعد اور دس دن میں اسی حالت میں رہا، حتیٰ کہ پورے پچاس دن گزر گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کا منع فرمایا تھا، جب پچاسویں دن صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھ لی اور اپنے ایک گھر کی چھت پر اسی صدمہ کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو ذکر ہوئی تو اس وقت میرا زندہ رہنا ڈوبھر ہو رہا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آ گیا ہے اور نماز فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ہماری توبہ کے بارے میں سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے، پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی خوشخبری دینے لگے۔ ایک سوار گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور بنی اسلم کا ایک آدمی دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی کہ مجھے بشارت سنا رہا تھا تو میں نے بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے۔ خدا کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس دن اور کپڑے نہ تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا۔ پس

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ إِذَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، مَا بَقِيَتْ، فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَهْلَاةَ اللَّهِ فِي صِدْقِي الْحَدِيثِ مُنْذُ ذُكِرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحْسَنَ مِنَّا أَهْلًا، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذُكِرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَتْ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ} {التوبة: 117} إِلَى قَوْلِهِ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} {التوبة: 119} فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبُةً، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا - حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ - شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {سَيُخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ} {التوبة: 95} إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ} {التوبة: 96}، قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أُيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبَذَلَكَ قَالَ اللَّهُ: {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا} {التوبة: 118} . وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنَّا خُلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِتَانًا، وَإِزْجَاؤُهُ أَمْرًا، عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَّ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ



راستے میں مجھے کثیر لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ قبول ہونے کا آپ کو انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں رونق افروز تھے اور صحابہ کرام گردا گرد حاضر تھے، پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر میری طرف لپکے، حتیٰ کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے کوئی شخص ان کے سوا مجھ سے ملنے کے لیے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور خوشی کے سبب کا مبارک چہرہ مبارک چمک رہا تھا، آج کا دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی طرف سے ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکنے لگتا تھا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کر لیا کرتے تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں توبہ کی قبولیت کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور رسول خدا کے لیے صدقہ کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض کی کہ میں اپنا خیر والا

حصہ روک لیتا ہوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی وجہ سے بچا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ علامت ہے کہ باقی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا۔ پس خدا کی قسم میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے سبب ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت سے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچی بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱، التوبة ۷۵-۱۱)۔ پس خدا کی قسم مجھے اسلام کی طرف ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں وحی کے ذریعے فرمایا، شاید اتنا برا کسی کو نہ کہا ہو، چنانچہ فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا (پ ۱۱، التوبة ۹۵-۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس حکم سے الگ رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حضور قسمیں کھائیں، آپ نے ان کی

بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے میں فیصلہ فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوہ تبوک سے قصداً کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا، برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر پیش کیے اور ان کے عذر قبول بھی فرما لیے گئے تھے۔

رسول خدا ﷺ کا مقام حجر میں  
قیام فرما ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے روتے ہوئے گزرتا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ حجروالوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا، مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرتا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔

80- بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ

4419- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجَرِ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، ثُمَّ قَنَعَ رَأْسُهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَاَزَ الْوَادِيَّ»

4420- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحَجَرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ»

## 81-بَابُ

## بَابُ

4421- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ،

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ غَزْوَةَ بْنِ  
الْمُعِيزَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُعِيزَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:  
«ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ  
حَاجَتِهِ، فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، - لَا أَغْلِبُهُ  
إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَعَسَلَ وَجْهَهُ، وَذَهَبَ  
يَغْسِلُ فِرَاعِيهِ، فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُ الْجُبَّةِ،  
فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَعَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ  
عَلَى خَفْيَيْهِ»

4422 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ  
بْنِ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ،  
حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ،  
وَهَذَا أَحَدُ جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»

4423- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ،  
فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا،  
وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ»، قَالُوا: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ  
بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْعُدُ»

عروہ بن مغیرہ اپنے والد محترم حضرت مغیرہ بن  
شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی  
کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس  
آئے تو میں وضو کرنے کے لیے پانی ڈالنے لگا کہتے  
ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والد محترم نے بتایا کہ یہ غزوہ  
تبوک کی بات ہے پس چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں  
بازوؤں کو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس  
لیے دونوں ہاتھ باہر نکال لیے تھے اور انہیں دھویا۔ پھر  
اپنے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی  
کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے  
قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ أحد پہاڑ  
ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے  
ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس  
تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے تو  
آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں  
کہ جب تم طویل سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کر رہے  
تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگوں نے  
عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، پس  
آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں رہے لیکن

4421- راجع الحديث: 182

4422- راجع الحديث: 1481

4423- راجع الحديث: 2838

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انہیں عذر نے روکے رکھا۔

نبی کریم ﷺ کے قیصر

اور کسریٰ کے نام مکتوب

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اپنا مکتوب کسریٰ کے لیے روانہ فرمایا یعنی انہیں حکم دیا کہ بحرین کے حاکم تک پہنچا دیں اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے مکتوب پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک کلمہ نے جنگ جمل میں بڑا نفع پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا، حالانکہ میں جمل والوں میں شامل ہو کر فریق ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دے۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے غنیۃ

82 بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

4424 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ " فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَرَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: «فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْزُقُوا كُلَّ مُزْرَقِي»

4425 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا

عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ، بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنْ أَتَى بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأَقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَكَوا عَلَيْهِمْ بَنَاتُ كِسْرَى، قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ»

4426 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ: أَذْكَرُ آلِي «خَرَجْتُ مَعَ الْغُلَمَانِ إِلَى



ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، نَتَلَكَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً» مَعَ الصَّبْيَانِ»  
4427 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الشَّائِبِ، أَدْرَكَ أَيْ  
«خَرَجْتُ مَعَ الصَّبْيَانِ نَتَلَكَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ  
تَبُوكَ»

## 83- بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ  
مَيِّتُونَ. ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ  
تَخْتَصِمُونَ﴾ [الزمر: 31]

4428 - وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ  
غَزْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ  
فِيهِ: «يَا عَائِشَةُ مَا أَرَأَى أَجْدَأَ لَكَ الطَّعَامِ الَّذِي  
أَكَلْتُ بِخَيْبَرٍ، فَهَذَا أَوَانٌ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَجْهَرِي  
مِنْ ذَلِكَ الشَّمِّ»

4429 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
الَلَيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ:  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْرَأُ فِي  
الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا

الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے  
ایک مرتبہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔  
زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت  
کی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم ﷺ  
کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ  
الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوہ تبوک سے  
واپس تشریف لا رہے تھے۔

## نبی کریم ﷺ کی

علامت اور وصال

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: بیشک  
تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم  
قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھکڑو گے (پ  
۱۱، الزمر: ۳۰-۳۱)

یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے  
راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے مرض وصال میں فرماتے،  
اے عائشہ! ہمیں میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا  
رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں لگتا ہے  
کہ اس زہر نے میری رگ جان کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس حضرت ام الفضل بنت  
حارث رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ میں نے نبی  
کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ المرسلات پڑھتے  
ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد آپ (ﷺ) نے وصال  
تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

بَعْدَهَا حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ»

4430 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ، ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر: 1)، فَقَالَ: «أَجَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ» فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان جیسے ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک ان کے علم کے سبب کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اذا جاء نصر الله والفتح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں بھی اتنا ہی علم رکھتا ہوں جتنا تم رکھتے ہو۔

4431 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمَ الْحَمَيْسِ، وَمَا يَوْمُ الْحَمَيْسِ؟ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ: «اِثْنُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ، أَهَجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ؟ فَذَهَبُوا يَدْعُونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «دَعُونِي، فَإِلَذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ» وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِتَحْوِ مَا كُنْتُ أَجِيزُهُمْ، وَوَسَّكَتُ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَتَنَسِيْتُهَا»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہائے جمعرات! اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ اس دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تا کہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ کچھ لوگوں میں تنازعہ ہوا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں تنازعہ مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے سبب ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جا کر معلوم کیا تو فرمایا اس بات کو جانے دو، میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلا رہے ہو اور آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ سفیروں کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک

کرنا جیسے میں کرتا تھا، تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو کاشانہ اقدس میں کافی لوگ جمع تھے، اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ شدت مرض کے سبب ایسا فرما رہے ہیں، جبکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہل بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور تنازعہ ہوا، بعض حضرات کہنے لگے کہ قریب جا کر تحریر لکھوالی جائے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور ائے پیش کی، جب یہ اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت آپڑی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور بے فائدہ بات کر کے رسول اللہ ﷺ اور جس تحریر کو لکھنے کے لیے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں نزدیک بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس کے متعلق ان سے معلوم

4432- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رَجَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُّوْا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ»، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا، كِتَابُ اللَّهِ فَاحْتَكَفِ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاحْتَصِسُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: «إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ، مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ، لَا اخْتِلَافَ فِيهِمْ وَلَعَطِيهِمْ»

4433, 4434- حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ،

فَسَارَاهَا بِسَيِّئَةٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَاهَا بِسَيِّئَةٍ  
فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: «سَارَانِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبِضُ فِي وَجْهِهِ  
الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَبَكَيتُ، ثُمَّ سَارَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ  
أَوَّلَ أَهْلِهِ يَتَّبِعُهُ فَضَحِكْتُ»

کیا تو بتایا پہلی دفعہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ  
سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال  
ہو جائے گا۔ اس پر میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ  
نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر دی کہ میرے اہل بیت  
سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر  
میں ہنس پڑی۔

4435 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ  
عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ: "أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ  
حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ  
فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بَحَّةٌ، يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ} [النساء: 69] الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت  
تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت  
میں سے کسی ایک کو اختیار کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے۔  
پس میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے مرض وصال  
میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو  
اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ  
ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور  
شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں (پ  
۵، النساء ۶۹) اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار  
دیا گیا۔

4436 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ  
سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَرَضَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ  
فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے یعنی تو فرمایا کرتے  
کہ اعلیٰ کی رفاقت میں۔

4437 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ  
عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا۔ کسی  
نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک

4435- انظر الحديث: 4436, 4437, 4463, 4586, 6348, 6509 'صحیح مسلم: 6245, 6246' سنن ابن

ماجه: 1620

4436- انظر الحديث: 4435 'راجع الحديث: 4435

4437- انظر الحديث: 4435

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَسَلَّمَ، وَهُوَ صَوِيحٌ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ لِي قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُحْيَا أَوْ يُخَيَّرُ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْدٍ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخْصَ بَصَرَهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» فَقُلْتُ: إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَوِيحٌ

جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے۔ پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے، جب آپ علیل اور وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آگئی جب افاقہ ہوا تو اپنی مبارک نگاہیں گھر کی چھت کی طرف فرمائیں اور کہا۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

4438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَفَانٌ، عَنْ

صُهَيْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدُهُ إِلَى صَدْرِي، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكَ رَطَبٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَأَبْدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَيْتُهُ، وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ اصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ حضرت عبدالرحمن کے پاس گیلی لکڑی کی مسواک تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور پھر صاف کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ جب اس سے فراغت پائی تو کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں۔ تین دفعہ یہی کہا اور پھر وصال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری منہلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

4439 - حَدَّثَنِي جَبَّانٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ علیل ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اور اوپر دم کرتے اور اپنے



جسم مبارک پر اپنا دست اقدس پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک پر آپ کا دست اقدس پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی طرف بغور سنا جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اس مرض میں فرمایا، جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر انور کھول دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طبیعت مبارک میں گرانی ہوئی اور علالت میں شدت آنے لگی تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے دوران علالت میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو مہینوں کے سہارے وہاں سے تشریف لائے اور آپ کے قدم مبارک زمین

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ، طَفِقَتْ أَنْفُسُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحَ بِيَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ»

4440- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ»

4441- حَدَّثَنَا الضَّلْبِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلَالِ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: «لَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشْيَ أَنْ يَتَّخَذَ مَسْجِدًا»

4442 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَرْوَاحُهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأُذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ

4440- انظر الحديث: 5674، صحيح مسلم: 6243، 6244، سنن ترمذی: 3496

4441- راجع الحديث: 1330

4442- راجع الحديث: 198

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخَطَّى رَجُلَاةً فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ  
عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، قَالَ  
عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ  
عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: «هَلْ  
تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ نُسَمِّ  
عَائِشَةُ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «هُوَ  
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ» وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ  
قَالَ: «هَرِّقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ، لَمْ تُحَلَّلْ،  
أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَغْهَدُ إِلَى النَّاسِ» فَأَجْلَسْنَا فِي  
مُخَضَّبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقَرَبِ، حَتَّى  
طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ، «أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ» قَالَتْ:  
ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ

سے گھسٹتے ہوئے آرہے تھے۔ دونوں میں سے ایک  
حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے اور دوسرے کوئی  
اور۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ نے بتایا کہ جس  
کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا تھا، تو  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا  
کہ کیا تمہیں اس دوسرے شخص کا علم ہے جس کا حضرت  
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان  
ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت  
عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ جب میرے گھر میں رونق افروز  
ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی شدت ہو گئی۔ فرمایا  
کہ سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ، جن کے منہ  
نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت  
کر سکوں۔ پس ہم نے آپ کو حضرت حفصہ زوجہ نبی  
کریم ﷺ کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے  
سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا حتیٰ کہ آپ نے ہاتھ  
کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا حضرت صدیقہ رضی  
اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف  
لے گئے، پس انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبد اللہ  
بن عباس دونوں نے فرمایا کہ علالت کے ایام میں رسول  
اللہ ﷺ چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے  
تھے جب دل گھبراتا تو چہرہ انور کو کھول لیتے۔ اور آپ  
یہی فرماتے: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت  
جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی

4443, 4444- وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى  
وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ  
كَذَلِكَ يَقُولُ: «لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى  
اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» يُحَدِّثُ مَا

صَنَعُوا

4445 - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي: أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا، قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا، وَلَا كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يُعَدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ" رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو مُوسَى، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حرکت سے آپ بچنے کے لیے فرماتے۔  
مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ ﷺ کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض کی میرے دل میں بالکل یہ گمان نہیں تھا کہ لوگ بعد میں آپ کے جانشین سے محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو بے برکت جانیں گے، پس میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ انہیں امامت کے لیے کھڑا نہ کریں۔ اس کو حضرت ابن عمر، حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4446 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهَ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا، بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب وصال فرمایا تو آپ کا سر مبارک میری ہنسی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم ﷺ کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لیے موت کی سختی مجھے بری نہ لگی۔

4447 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین اشخاص میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں عیادت کر کے باہر نکلے تو لوگوں نے کہا۔ اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے اچھی ہے۔ پھر

4445- راجع الحديث: 198، صحيح مسلم: 938

4446- راجع الحديث: 890، سنن نسائي: 1829

4447- انظر الحديث: 6266

وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوتِي فِيهِ. فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، "كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" فَقَالَ: أَصْبَحَ بِمَحْمَدٍ اللَّهُ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرَةِ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، أَهْبِ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلَهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ، فَأَوْصِ بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهُ لَنُحِبَّ سَأَلَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَتَاهَا لَا يُعْطِيَتَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَأَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عباس بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ اللہ کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے، بخدا مجھے نظر آرہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور خلافت کا ہمارے لیے سوال کرو۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہوگا تو ہمیں علم ہو جائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہوگا تو ہمیں اس کا بھی معلوم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ ﷺ سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لیے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ بھی ہمیں خلافت نہ دیں گے اور اسی لیے بخدا میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں معلوم نہیں کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیر کے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک بنے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے لگے تاکہ پہلی صف میں جا لیں۔ ان کا گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ شاید نماز کے لیے آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول

4448 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حَجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَيْهِ لِيُصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ.



فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِحُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَرَحَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ أَتَمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحَجْرَةَ وَأَرْحَى السِّتْرَ»

4449 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَوَانَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنْ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّى فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَخْرِي وَتَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَالِكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَالِكَ، فَقُلْتُ: أَخُذْهُ لَكَ؛ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أَلَيْسَ لَكَ؛ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: «أَنْ نَعَمْ» فَلَيْتَنِي، فَأَمَرَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكُوعًا أَوْ غَلَبَةً - يَشْكُ عَمْرٌ - فِيهَا مَاءٌ، فَيَجْعَلُ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَنْسُخُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ» ثُمَّ لَصَبَ يَدَهُ، فَيَجْعَلُ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدُهُ

اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں مکمل کر لو، پھر آپ حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ ڈال دیا۔

ابو عمر اور ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے روز میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کے وصال سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ ﷺ کو ٹیک دیئے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی جانب دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کیا اسے میں آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا پھر میں نے عرض کیا کہ کیا اسے میں آپ کے لیے نرم کر دوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا۔ پس میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا اور آپ کے سناٹے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے ج اور فرماتے۔ نہیں معبود مگر اللہ، بیشک موت تکالیف سے بھری ہوئی ہوتی ہے، پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہنے لگے۔ اعلیٰ کی



رفاقت میں، حتیٰ کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آگیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے۔ کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار فرماتے تھے، پس آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس دن آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری ہی باری کا روز تھا۔ تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی جانب دیکھنے لگے تو میں نے کہا، اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دیدی، پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیدار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر

4450 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا، أَيْنَ أَنَا غَدًا» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَرَاهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَى فِيهِ، فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَخْرِي وَنَخْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنْ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَضَيْتُهُ، ثُمَّ مَضَعْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْ بِهِ، وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى صَدْرِي

4451 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَوَجَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ نَخْرِي وَنَخْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَاكَ تُعَوِّذُكَ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ،

فَذَهَبَتْ أَعْوَدُكَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: «فِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى، فِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى»، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا، فَمَضَعْتُ رَأْسَهَا، وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَقْنَهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَقْنًا، ثُمَّ تَأَوَّلْنِيهَا، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، أَوْ: سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ، فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ

اٹھا کر کہا: اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمن بن ابوبکر آگئے اور ان کے ہاتھ میں ایک سبز لکڑی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ کو اس کی حاجت محسوس ہو رہی ہے۔ پس میں نے وہ ان سے لے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور خوب تسلی سے مسواک کی اور پھر آپ اسے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس دن میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا روز تھا۔

4452, 4453 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِنِهِ بِالسُّنْحِ، حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمُ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشَّى بِثَوْبٍ حَبْرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ، فَقَدْ مَتَّهَا»

ابوسلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی رہائش گاہ سے سواری پر آئے۔ جب وہ آکر اترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے بات نہ کی حتیٰ کہ سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ حضور کو ایک یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرہ انور کھولا، پھر جھکے، حضور ﷺ کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لیے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔

4454 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ،

زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ مَوْتِهِ»

4458 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَادَةَ، قَالَ عَائِشَةُ: لَدَخْنَا فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «أَنْ لَا تَلْدُونِي» فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَتُكِّمُكُمْ أَنْ تَلْدُونِي»، قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ علالت کے دوران ہم نے نبی کریم ﷺ کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرماتے لگے، کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ماسوائے عباس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔

اس حدیث کی سند یہ ہے ابوالزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ۔

4458م- رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: مَنْ قَالَ؟ «لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّاسِثِ، فَأَتَيْتُ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟»

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لیے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی معلوم نہ ہوا اور آپ کا وصال ہو گیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لیے وصیت کب فرمادی؟

طلحہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ

4460 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

4458م- انظر الحديث: 5712، 6886، 6897، صحيح مسلم: 5725

4459- راجع الحديث: 2741

4460- راجع الحديث: 2740

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مَعُولٍ عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي  
أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى  
الثَّانِيسِ الْوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: «أَوْصَى  
بِكِتَابِ اللَّهِ»

4461 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو  
الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ،  
قَالَ: «مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا أَمَةً، إِلَّا بَغَلَتْهُ  
الْبَيْضَاءُ الَّتِي كَانَ يَرْكُبُهَا، وَسِلَاحُهُ، وَأَرْضًا  
جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً»

4462 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَبِثْنَا ثَقُلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ  
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَآ كَرَبَ أَبَاهُ، فَقَالَ لَهَا:  
«لَيْتَسَ عَلَى أَبِيكَ كَرَبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ»، فَلَمَّا مَاتَ  
قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَا، يَا أَبَتَاهُ، مَنْ جَنَّتُهُ  
الْفِرْدَوْسِ، مَا وَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِيلَ نَنَعَاهُ، فَلَمَّا  
دُفِنَ، قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَا أَنَسُ  
أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْشُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

84- بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4463 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے وصیت  
فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، میں نے  
پوچھا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس  
نے انہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا: وصیت کرنا اللہ کی  
کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ  
لوٹڈی غلام، سوائے ایک سفید نخر کے جس پر آپ سوار  
ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو  
آپ نے مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی  
کریم ﷺ کا مرض شدید ہوا اور آپ پر غشی طاری  
ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے  
میرے بابا جان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا۔  
تمہارے بابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی جب حضور  
کا وصال ہو گیا تو انہوں نے کہا۔ اے بابا جان! رب کریم  
نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ بابا جان! آپ تو جنت  
الفردوس میں تشریف فرما ہیں۔ بابا جان! میں اس غم کی خبر  
حضرت جبریل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو  
حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں  
نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کر لیا۔

نبی کریم ﷺ کا

آخری کلام

سعید بن مسیب نے کتنے ہی اہل علم کی موجودگی



میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صحت یابی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ علیل ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے مبارک نگاہیں گھر کی چھت سے لگالیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیقِ اعلیٰ۔ میں نے عرض کی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ۔

### نبی کریم ﷺ کا وصال

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب (رضی

اللہ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقَبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَذَّرُ» فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ، وَرَأْسُهُ عَلَى فُجَيْذٍ عُشِيِّ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْفَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى» فَقُلْتُ: إِذَا لَا يُخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى»

### 85- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4464, 4465 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا»

4466 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ»

4466م - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ

بْنِ الْمُسْتَبِ مِثْلَهُ

## 86- باب

اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔  
وصال کے وقت نبی کریم ﷺ کی  
زرہ رہن رکھی ہوئی تھی

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا  
وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس  
دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی  
تھی۔

نبی کریم ﷺ کا مرض وصال  
میں اسامہ بن زید کو  
امیر لشکر بنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
جب نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ کو مسلمانوں کا  
امیر لشکر بنایا تو کچھ لوگ باتیں کرنے لگے۔ اس پر نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے  
متعلق بات کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے  
زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا  
سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر  
فرمایا۔ ان کی امارت پر کچھ حضرات نے اعتراض کیا تو  
رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔  
اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو اس سے پہلے  
تم اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی تو اعتراض کر چکے

4467 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «تُوِّفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ  
يَسْلَا ثَلَاثِينَ»

87- باب بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا، فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوِّفِيَ فِيهِ

4468 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَبٍ،

عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ،  
عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ، فَقَالُوا فِيهِ: فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي  
أَسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»

4469 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَ بَعْثًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ  
النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ  
كُنْتُمْ تَطَعُونَنِي فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَإِمْ

4467- راجع الحديث: 2068

4468- راجع الحديث: 3730

4469- راجع الحديث: 3730 سنن ترمذی: 3816

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے محبوب تھے اور ان کے بعد یہ مجھے سب لوگوں سے محبوب ہے۔

### وصال کے بعد ایک واقعہ

ابوالخیر نے مناجی سے معلوم کیا کہ آپ نے کب ہجرت کی انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جب حنفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا، جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ دن ہو گئے جب ہم نے نبی کریم ﷺ کو زمین کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالخیر نے پوچھا۔ کیا آپ شب قدر کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔

### نبی کریم ﷺ کے

### غزوات کے تعداد

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

ابو اسحاق بن رجا نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

اللَّهُ إِنْ كَانَ خَلِيقًا لِلْمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَيْنَ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَيْنَ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ»

### 88-بَابُ

4470 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَارِثِ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصَّنَائِجِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتَى هَاجَرْتُ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ، فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ، فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ، فَقُلْتُ لَهُ: الْخَيْرُ؟ فَقَالَ: «دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ ثَمَاسٍ». قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَدِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ»

### 89-بَابُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ

### صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

4471 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: " كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ "

4472 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَاسَ عَشْرَةَ»

ابن بریدہ اپنے والد ماجد حضرت بریدہ بن  
حصیب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شامل ہونے کا  
شرف حاصل کیا ہے۔

4473 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثْمِيسَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،  
قَالَ: «غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً»



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 65- کِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

{الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} {الفاتحة: 1}: «اسْتَمَانِ  
مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ  
كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ»

## 1- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَيْهَا فِي  
الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتَيْهَا فِي الصَّلَاةِ وَالِدِّينِ:  
الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تَدَانُ " وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ: " {بِالدِّينِ} {الانفطار: 9}: بِالْحِسَابِ  
{مَدِينِينَ} {الواقعة: 86}: مُحَاسِبِينَ "

4474 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،  
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى،  
قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي، فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ  
اللَّهُ: {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا  
يُحْيِيكُمْ} {الأنفال: 24} . ثُمَّ قَالَ لِي:  
«لَا عَلِمْتُكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ،  
قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ» . ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي،  
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: «أَلَمْ تَقُلْ  
لَا عَلِمْتُكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ» ،  
قَالَ: {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} {الفاتحة: 2}  
«هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## قرآن کریم کی تفسیر کا بیان

رحمن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام  
رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں  
جیسے علیم اور عالم ہیں۔

## سورۃ فاتحہ کی تفسیر

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس  
سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کا  
آغاز بھی اسی کی قرأت سے ہوتا ہے۔ الدین سے  
بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ جیسی  
کرنی ویسی بھرنی، مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب  
مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول  
اللہ ﷺ نے طلب فرمایا لیکن میں آپ کے  
بلانے پر حاضر نہ ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ!  
میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ  
ارشاد نہیں ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ  
اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جو رسول  
تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے گی  
(پ ۹، انفال ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں  
ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی  
سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ  
نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد سے تشریف  
لے جانے لگے تو میں نے عرض کی۔ کیا آپ نے یہ  
نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو



أَوْثِيثُهُ»

قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔ وہ  
الحمد شریف ہے۔ یہی سبع ثانی اور قرآن عظیم ہے جو  
مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

## غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امام غیر  
المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین  
کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین  
کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہ بخش  
دیئے جاتے ہیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ البقرہ

## وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے  
ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز  
قیامت اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے  
پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس  
یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں  
گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے  
آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، آپ کے  
لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں  
کے نام سکھائے، لہذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں

## 2- بَابُ {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]

4475- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: {غَيْرِ  
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]  
فَقُولُوا آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "

بسم الله الرحمن الرحيم

## 2- سُورَةُ الْبَقَرَةِ

## 1- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: {وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا} [البقرة: 31]

4476- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَقَالَ لِي  
خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا،  
فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ  
اللَّهُ بِبَيْدِهِ، وَأَشْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ

4475- راجع الحديث: 782

4476- راجع الحديث: 44، صحيح مسلم: 475، سنن ابن ماجه: 4312

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ  
مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ  
ذَنْبَهُ فَيَسْتَجِي، ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ  
بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ:  
لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ  
عِلْمٌ فَيَسْتَجِي، فَيَقُولُ: ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ،  
فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُوسَى،  
عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ، فَيَأْتُونَهُ  
فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ  
بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَيَسْتَجِي مِنْ رَبِّهِ، فَيَقُولُ: ائْتُوا  
عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ،  
فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَنْظِلُنِي حَتَّى أَسْتَأْذِنَ  
عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذِنُنِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ  
سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَقَالُ: ازْفَعْ  
رَأْسَكَ وَاسْلُ تَعْظُهُ، وَقُلْ يُسْمِعْ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ،  
فَأَرْفَعْ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ  
أَشْفَعُ فَيَحْدِلُنِي حَدًّا، فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ  
إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدِلُنِي  
حَدًّا، فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَقُولُ  
مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، وَوَجِبَ  
عَلَيْهِ الْخُلُودُ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ  
الْقُرْآنُ، يَغْنِي قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {خَالِدِينَ فِيهَا}  
(البقرة: 162)

ہماری شفاعت فرمائیں، تاکہ ہمیں راحت ملے اور اس  
مصیبت سے نجات پائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ  
کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ مجھے اپنی خطا یاد ہے جس  
کے سبب میں نادم ہوں۔ تم حضرت نوح کی خدمت  
میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جنہیں زمین  
والوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ پس یہ  
ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں  
گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ پھر اپنے اس  
سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا  
انہیں علم نہ تھا۔ پس اس پر نادم ہو کر فرمائیں گے کہ تم  
اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ، یہ ان کی خدمت  
میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام  
مجھ سے پورا نہیں ہوگا۔ تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں  
جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں  
ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔ پس  
یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں  
گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے پورا نہیں ہو سکے گا اور انہوں  
نے بغیر کسی سبب کے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد  
کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے  
شرمائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی  
خدمت میں چلے جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس  
کے رسول، اللہ کا ایک کلمہ اور اُس کی طرف کی روح  
ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے پورا نہیں  
ہوگا۔ تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ ایسے  
خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں  
کے اور ان کے پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ پس  
میں سب کو لے کر بارگاہ خداوندی کی طرف چل پڑوں  
گا، حتیٰ کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں

گا تو مجھے اجازت دیدی جائیگی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا، پھر سجدے میں رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، کہو عِنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن کی مجھے تعلیم فرمائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا، جس کی میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں ایک جماعت کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسب سابق کروں گا۔ حکم ہوگا کہ شفاعت کرو اور میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں دوسری جماعت کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح واپس آؤں گا۔ پھر چوتھی دفعہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اس کے بعد میں کہوں گا اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے اور جس پر ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے روکنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: ہمیشہ رہیں گے اس میں (پ ۲، البقرة ۱۶۲)۔

### سورة البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم

مجاہد کا قول ہے کہ شیاطینہم سے مراد اس کے ساتھی جو منافق اور مشرک ہیں۔ محیط بالكفرین یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرنے والا ہے۔ علی الخاشعین یعنی حقیقی اہل ایمان پر۔ بقوۃ براط کے مطابق عمل کرنا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ مرض سے

### 2- بَابُ

قَالَ مُجَاهِدٌ: {إِلَى شَيْاطِينِهِمْ} الْبَقَرَةُ: [14] «أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ» {مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ} الْبَقَرَةُ: [19] : «اللَّهُ جَامِعُهُمْ» {عَلَى الْخَاشِعِينَ} الْبَقَرَةُ: [45]: «عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا» قَالَ مُجَاهِدٌ: {بِقُوَّةٍ} الْبَقَرَةُ:

شک مراد ہے۔ صبغۃ دین، وما خلفها باقی لوگوں کے لیے عبرت۔ لاشیتہ فیہا سفیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یسومونکم تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ الولایۃ اگر یہ مفتوح ہو تو اس کا مصدر ولا ہے جس کا مطلب ہے ربوبیت اور اگر مکسور ہو تو اس سے امارت مراد ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو کھایا جاتا ہے اسے نوم کہتے ہیں۔ فاحدائتم یعنی تم نے اختلاف کیا۔ قتادہ کا قول ہے کہ فباعوا اسے مراد ہے لوٹ گئے۔ یستفتحون مدد مانگتے تھے۔ ثروا انہوں نے خریدا۔ راعنا رعوت سے ہے۔ جب کسی شخص کو بیوقوف بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لا تجزی کچھ کام نہ آئے گی۔ اتلی آزمائش۔ خطوات یہ الخطو سے بنا ہے جس سے مراد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

[63]: «يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ» وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: {مَرَضٌ} {البقرة: 10}: «شَكٌّ» {وَمَا خَلْفَهَا} {البقرة: 66}: «عِزَّةٌ لِمَنْ بَقِيَ» {لَا شَيْءَ} {البقرة: 71}: «لَا بَيَاضٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسُومُونَكَمُ} {البقرة: 49}: «يُولُونَكُمْ الْوَلَايَةَ» - مَفْتُوحَةٌ - مَصْدَرُ الْوَلَاءِ، وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ، إِذَا كَسَرَتْ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ، وَقَالَ بَعْضُهُمُ: الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فَوْمٌ " وَقَالَ قَتَادَةُ: {فَبَاعُوا}: «فَانْقَلَبُوا» وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسْتَفْتِحُونَ} {البقرة: 89}: «يَسْتَنْصِرُونَ» {شَرَوْا} {البقرة: 102}: «بَاعُوا» {رَاعِنَا} {البقرة: 104}: «مِنَ الرُّعُونَةِ» إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحِبُّوا إِنْسَانًا، قَالُوا: رَاعِنَا، {لَا يَجْزِي} {القمان: 33}: «لَا يُغْنِي» {خُطَوَاتِ} {البقرة: 168}: «مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنَى: أَثَارُهُ {الْبَتْلَى} {البقرة: 124}: اخْتَبَرَ»

3-بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ

أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ}

[البقرة: 22]

4477- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَى الذَّنْبُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟" قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ يَدًا وَهُوَ خَلَقَكَ». قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَمَى؟ قَالَ: «وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَمَى؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ»

فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ

أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ

تَعْلَمُونَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے، میں نے عرض کی کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض

کی کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

### وَوَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من اور سلوئی اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے (پ، البقرة: ۵۷)

مجاہد کا قول ہے کہ من ایک درخت کا گوند اور سلوئی ایک پرندے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کبھی یا ترنجبین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

### وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا۔۔۔ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں (پ، البقرة: ۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا

### 4-بَابُ: وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَوَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰ وَالسَّلْوٰی كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ} [البقرة: 57]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الْمَنَّ: صَمْغَةٌ، وَالسَّلْوٰی: الطَّيْرُ "

4478- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْكَمَاةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ»

### 5-بَابُ

{وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ} [البقرة: 58]

4479- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْبَرٍ، عَنْ

4478- انظر الحديث: 5708, 4639 'صحیح مسلم: 5316, 5315, 5314, 5313, 5312, 5311, 5310

سنن ترمذی: 2067 'سنن ابن ماجہ: 3454

4479- راجع الحديث: 3403



کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوتا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ شہر میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی انہوں نے حطۃ کی جگہ لفظ حبة کہا تھا۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

لِجِبْرِيلَ کی تفسیر

عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل سے مراد اللہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس سرزمین میں تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی علامت کون سی ہے؟ (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ (۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں۔ پوچھا کہ جبریل نے؟ فرمایا، ہاں۔ کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں پس آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم فرمادو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا (پ ۱، البقرة: ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائے گی (۲) اہل جنت

هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ} (البقرة: 58). فَدَخَلُوا يُزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاْمِهِمْ، فَبَدَّلُوا، وَقَالُوا: حِطَّةٌ، حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ"

6-بَابُ {مَنْ كَانَ عَدُوًّا

لِجِبْرِيلَ} (البقرة: 97)

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: جَبْرٌ وَمِيكَ وَسَرَفٌ: عَبْدٌ،

إِيلُ: اللَّهُ

4480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنَبِّهٍ، سَمِعَ عَبْدَ

اللَّهِ بْنَ بَكْرِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، يَقْدُومُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ أَيْفًا» قَالَ: جِبْرِيلُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: ذَلِكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: {مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ} (البقرة: 97). «أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةٌ كَبِدِ حُوبٍ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ الْوَلَدُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ» قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ

رَسُولُ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ يَهْتُمُونَ  
وَأَتَاهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ  
يَبْهَتُونِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَى رَجُلٌ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ».   
قَالُوا: خَيْرُ نَا وَابْنُ خَيْرِ نَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا،  
قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ».   
فَقَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ، فَقَالُوا: شَرُّ نَا وَابْنُ شَرِّ نَا، وَانْتَقَصُوهُ، قَالَ:  
فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کا سب سے پہلا کھانا پھلی کی کلمی کا کنارہ ہوگا۔  
(۳) اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب  
آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت  
کا پانی غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا  
ہے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا  
کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ  
واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ پھر عرض کی۔  
یا رسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے، آپ  
کے میرے بارے میں دریافت فرمالینے سے پہلے اگر  
انہیں میرے اسلام لے آنے کا علم ہو گیا تو مجھ پر الزام  
تراشی کریں گے، جب یہودی آپ کی خدمت میں  
حاضر ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عبد اللہ  
تمہارے اندر کیسا شخص ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا  
شخص ہے اور اچھے شخص کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور  
ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ عبد اللہ بن  
سلام مسلمان ہو گیا ہے تو؟ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا  
کرنے سے محفوظ رکھے، پس حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
باہر نکل آئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ  
کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اللہ  
تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا شخص  
ہے اور برے شخص کا بیٹا ہے اور توہین کرنے لگے۔  
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ!  
میں نے اسی خوف سے یہ عرض کی تھی۔

مَا نُنْسخُ مِنْ آيَةٍ

أَوْ نُنْسخُهَا۔۔۔۔۔ کی تفسیر

سعید بن جبیر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

7- بَابُ قَوْلِهِ: {مَا نُنْسخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ

نُنْسخُهَا نَاتٍ بِخَيْرٍ مِنْهَا} [البقرة: 106]

4481- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "أَقْرَبُ مَا أُبَيُّ وَأَقْضَاكَ عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَلِكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لَا أَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا نُنَسِخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا} [البقرة: 106]

عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (پ ۱، البقرة: ۱۰۶)

### وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ

### وَلَدًا سُبْحَانَهُ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلادیا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے برا کہتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلاتا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا برا کہنا یہ ہے کہ وہ میرے لیے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

### وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ

### مُصَلًّى کی تفسیر

مَشَابَهُ سے یَثُوبُونَ ہے یعنی لوہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب

### 8- بَابُ {وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

### سُبْحَانَهُ} [البقرة: 116]

4482 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ: «كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَّنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَرَعَمَ أَيْ لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتْنُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدًا فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا»

### 9- بَابُ {وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ

### مُصَلًّى} [البقرة: 125]

{مَشَابَهُ} [البقرة: 125]: يَثُوبُونَ يَزْجَعُونَ 4483 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "وَأَفْقُتُ

اللَّهُ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَافَقْنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلٍّ، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَّغْنِي مُعَاتِبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ، قُلْتُ: إِنْ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لِيَبْدِلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكَ، حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ، قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ، حَتَّى تَعْظُهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ مِمَّنْ تُسَلِّمَاتٍ) الْآيَةَ " وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَبَّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عُمَرَ

## 10- بَابُ

{وَأَذِيزُفَعُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، وَإِسْمَاعِيلَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} [البقرة: 127]

4484 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی: (۱) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھتا۔ (۲) ایک مرتبہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس بھلے برے سب آتے ہیں، پس آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرمادی (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے آپ سے بہتر خدمت کرنے والی عورتیں بدل دے گا۔ اس پر حضور ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ فرمانے لگیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ سمجھانے لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے (پ ۲۸، التحریم ۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

## وَأَذِيزُفَعُ إِبْرَاهِيمَ----- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنا جانتا (پ ۱۲۷، البقرة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروادیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کرتا دیتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے قریب والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

## قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا كِتَابُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبانوں میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ترجمہ کنز الایمان: ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پ ۱، البقرة ۱۳۶)۔

## سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ

### مِنَ النَّاسِ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: اب تمہیں گے یہ قوف لوگ

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ، وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلَا جِدَّتَانِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: «لَوْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِغْلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ»

## 11- بَابُ {قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ

### إِلَيْنَا} [البقرة: 136]

4485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوهُمْ، وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة: 136] الْآيَةَ

## 12- بَابُ قَوْلِهِ

### تَعَالَى:

{سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَا هُمْ



سَرَّ قَبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ  
وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
[البقرة: 142]

4486 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ  
الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا،  
وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ  
صَلَّى، أَوْ صَلَّاهَا، صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ»  
فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ  
الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ، قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، لَقَدْ  
صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ  
مَكَّةَ، فَذَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَ الَّذِي  
مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُتَحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ  
رِجَالٌ قَاتِلُوا، لَمْ تَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:  
{وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ  
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ}

کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس  
پر تھے تم فرمادو کہ پورب پچھتم سب اللہ ہی کا ہے جسے  
چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (پ ۲، البقرة ۱۴۲)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی جانب رخ کر  
کے سولہ یا سترہ ماہ نماز پڑھی تھی۔ لیکن بیت اللہ ہی  
امت محمدیہ کا قبلہ ہو یہ خیال دل میں آتا رہتا تھا۔ ایک  
مرتبہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور  
آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز  
پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی مسجد قبا کی طرف گیا  
اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ  
میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی  
کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے نماز  
پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت  
اللہ کی طرف رخ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات  
کی نمازوں کے بارے میں تشویش ہوئی جو تحویل قبلہ کا  
حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جام شہادت نوش فرما  
گئے تھے کہ ان کی نمازوں کا کیا؟ اس پر یہ آیت نازل  
ہوئی ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا  
ایمان اکارت کرے (پ ۲، البقرة ۱۴۳)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ  
أُمَّةً وَسَطًا كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم  
نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو  
اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ (پ ۲، البقرة ۱۴۳)  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ

13- بَابُ قَوْلِهِ

تَعَالَى:

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا  
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ  
شَهِيدًا} [البقرة: 143]

4487 - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لَجَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ،  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو  
صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ،  
فَيَقُولُ: هَلْ بَلَغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقَالَ  
لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَاكَ مِنْ نَذِيرٍ،  
فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ،  
فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ: {وَيَكُونُ الرَّسُولُ  
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ  
ذِكْرُهُ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا  
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ  
شَهِيدًا} [البقرة: 143] "وَالْوَسْطُ: الْعَدْلُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت کے روز  
اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ  
عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیرے لیے تیری  
بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا، کیا تم نے میرے  
احکام پہنچا دیے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں، پھر ان  
کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تم تک  
احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی  
نبی نہیں آیا تھا۔ پس کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟  
وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفیٰ اور ان کی  
امت ہے۔ پس وہ گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے  
احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس  
یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی بارے میں ہے: ترجمہ کنز  
الایمان: ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم  
لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ  
(پ ۲ البقرة ۱۴۳)۔ الْوَسْطُ درمیانی، افضل۔

## وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا كِتَابًا

## 14- بَابُ قَوْلِهِ:

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ  
پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون  
رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا  
ہے اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے  
ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت  
کرے بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے  
(پ ۲ البقرة ۱۴۳)

{وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا  
لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى  
عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى  
اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ  
لَرَّءُوفٌ رَحِيمٌ}

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب  
لوگ مسجد قباء میں نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اس اثناء میں

4488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ  
سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَمَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي  
مَسْجِدِ قُبَاءٍ، إِذْ جَاءَ فَجَأٌ فَقَالَ: " أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا: أَنْ يَسْتَقْبِلَ  
الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ "

ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر کعبہ کی طرف نماز میں رخ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی طرف منہ کرلو۔ پس لوگوں نے کعبہ معظمہ کی طرف اپنے رخ کر لے۔

15- بَابُ قَوْلِهِ:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ  
فِي السَّمَاءِ كِي تَفْصِرَ

﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ  
فَلْنُؤَلِّيكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة: 144] إِلَى: (عَمَّا  
تَعْمَلُونَ)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف  
منہ کرنا (چہرہ اٹھانا) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس  
قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔۔۔۔۔  
تا۔۔۔ کو تکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

4489 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمْ يَبْقَ مَنَ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو ان میں سے میرے سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

## 16-باب

وَلَمَّا أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ  
آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ {البقرة: 145} إِلَى قَوْلِهِ:  
{إِنَّكَ إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ} {البقرة: 145}

مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ كى تفسیر  
ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس  
ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے  
----- تا ----- تو اس وقت تو ضرور ستم گار ہوگا  
(پ ۱۲ البقرة ۱۴۵)

4490 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءَ،  
جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَأُمِرَ  
أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، أَلَّا فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَ  
وَجْهُهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد  
قبا میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک شخص آیا  
اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر کچھ  
قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے  
کہ نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کیا جائے لہذا آپ اس  
کی طرف اپنا رُخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا  
رُخ شام کی جانب تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی



إِلَى الْكَعْبَةِ»

## 17- بَابُ

{الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ} [البقرة: 146]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُنْتَرِينَ} [البقرة: 147]

4491 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ يَقْبَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ»

## 18- بَابُ

{وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

4492 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَلَيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ

طرف کر لیے۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ تو خبردار تو شک نہ کرنا (پ ۱۲ البقرة ۱۴۶-۱۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو اس وقت ان کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم ﷺ پر اس رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کیا کریں لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

لِكُلٍّ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بیشک اللہ جو چاہے کرے (پ ۱۲ البقرة ۱۴۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی جانب منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی طرف پھر گئے۔

## 19- باب

{وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ  
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ} [البقرة: 149] "شَطْرُهُ:  
تِلْقَاؤُهُ"

4493- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: «أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، فَأَمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ»

## 20- باب

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ  
شَطْرَهُ إِلَى قَوْلِهِ {وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ} (البقرة: 150)

4494 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ  
مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:  
بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ، إِذْ جَاءَهُمْ  
آيَةٌ فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**4493- راجع الحديث: 403**

**4494- راجع الحديث: 403**

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَيْ تَقْبَلَ

ترجمہ کنز الایمان: اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (پ ۱۲ البقرہ ۱۴۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبہ کی جانب منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی طرف منہ کر لیں اور اس کی جانب پھر جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبہ کی جانب کر لیے جبکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ  
فَوَلِّ وَجْهَكَ كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان : اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ  
اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور --- تا --- اور کسی  
طرح تم ہدایت پاؤ (پ ۲ البقرہ ۱۴۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو اس دوران ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے



کہ نمازوں میں کعبے کی جانب منہ کیا کریں، لہذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا منہ شام کی جانب تھا لیکن وہ قبلہ کی طرف پھر گئے۔

## إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

### مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (پ ۱۲ البقرة ۱۵۸) شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعيرة۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ اُگے۔ اس کا واحد صفوانتہ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفاجع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے ان دنوں معلوم کیا جبکہ میں کم عمر تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۱۲ البقرة ۱۵۸) میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم سمجھے تو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ دراصل یہ آیت انصار

قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ، وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةُ، فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ»

## 21- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ {البقرة: 158} "شَعَائِرُ: عَلَامَاتٌ، وَاجِدُهَا شَعِيرَةٌ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "الصَّفْوَانُ: الْحَجَرُ، وَيُقَالُ: الْحَجَارَةُ الْمُلْسُنُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا، وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ، يَمْتَعَى الصَّفَا، وَالصَّفَا لِلْجَمْعِ"

4495- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا {البقرة: 158}. فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، كَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا يَهْلُونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةَ حَذْوِ قَدِيدٍ، وَكَانُوا يَتَخَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِهِنِ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158]

"[158]

کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ وہ دور جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے قریب رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا پسند کیا کرتے تھے۔ جب زمانہ اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق معلوم کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرة ۱۵۸)۔

عاصم بن سلیمان بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم اسے زمانہ جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب زمانہ اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پ ۲ البقرة ۱۵۸)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ  
يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
أَنْدَادًا كِتَابِ

اضداداً یہ بت کی جمع ہے، اس کے معنی ہے: مد مقابل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی اور

4496 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ: «كُنَّا نَرَى أَتْنَهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} [البقرة: 158] اللَّهُ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

22- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ} [البقرة: 165]

يَعْنِي أَضْدَادًا، وَاحِدُهَا نِدٌّ

4497 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: النَّبِيُّ

4496- راجع الحديث: 1790, 1648

4497- راجع الحديث: 1238، صحيح مسلم: 264

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دوسری میں نے کہی، نبی کریم ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل ٹھہراتا تھا تو دوزخ میں داخل ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

### کِتَابُ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۲ البقرة ۱۷۸)۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تو تھا لیکن دیت کا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ (پ ۲ البقرة ۱۷۸) تو مقتول کے وارثوں کو چاہیے کہ دانستہ قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ ترجمہ کنز الایمان: (اور قاتل کو چاہیے اچھی طرح ادا کرے)۔ (پ ۲ البقرة ۱۷۸)، یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے ترجمہ کنز الایمان: یہ تمہارے رب کی طرف سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ كُؤُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ أُنَا: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

### 23- بَابُ

بَابُ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبِ بِالْحَرْبِ {البقرة: 178} إِلَى قَوْلِهِ {عَذَابٌ أَلِيمٌ} {البقرة: 10} {عَفَى} {البقرة: 178} تَرِكَ

4498 - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ، وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ». فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: {كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبِ بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ، وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى، فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ} {البقرة: 178} «فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةُ فِي الْعَمْدِ» {فَاتَّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ} {البقرة: 178} «يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ» {ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ} {البقرة: 178} «مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ» {فَمَنْ اعْتَدَى بِعَدَدِ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ

أَلَيْمٌ [البقرة: 178] «قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ»

تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت (پ ۲ البقرة: ۱۷۸) جبکہ پہلے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا ترجمہ کنز الایمان: تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۲ البقرة: ۱۷۸)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

4499 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ»

4500 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ السَّهْمِيَّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الرَّبِيعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ فَنِيَّةً جَارِيَةً، فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَعَرَّضُوا الْأَرْضَ فَأَبَوْا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا، إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّظَرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسِرُ فَنِيَّةَ الرَّبِيعِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ فَنِيَّتَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ» .

فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ ادھر سے رشتہ داروں نے اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی اثناء میں وہ لوگ معاف کر دینے پر راضی ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

## 24- بَابُ

## کِتَابُ عَلَیْکُمُ الصَّیَامُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (پ ۲ البقرة: ۱۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے قبل عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے دن کھانا کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے قبل روزہ رکھا کرتے تھے، جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ قریب آئے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ {البقرة: 183}

4501 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ»

4502 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ»

4503 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ: الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ: «كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرِكَ فَافْنُ كُلِّ»

4504 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ

4501- راجع الحديث: 1892، صحيح مسلم: 2638، سنن ابوداؤد: 2443

4502- راجع الحديث: 1592، صحيح مسلم: 2634

4503- صحيح مسلم: 2646

4504- راجع الحديث: 2002، 1592



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانَ الْفَرِيضَةَ، وَلَزِمْتَ عَاشُورَاءَ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ»

تھے اور نبی کریم ﷺ بھی روزہ رکھا کرتے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے، جب رمضان المبارک کے روزوں کی فریضت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ اب جو چاہے یہ روزے رکھے اور جو چاہے تو یہ روزے نہ رکھے۔

## آيَا مَا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ كَانِ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو (پ ۱۲ البقرة ۱۸۴) عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہر بیماری میں روزہ ترک کیا جاسکتا ہے، امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت بھی ترک کر سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو تو بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بڑھا آدی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب زیادہ بڑھے ہو گئے تو ایک سال یا دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ ہر روز ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے اس آیت میں اکثر بلکہ ہر ایک نے لفظ يُطِيقُونَهُ ہی پڑھا ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ

## 25- بَابُ قَوْلِهِ:

{آيَا مَا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ، فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [البقرة: 184] وَقَالَ عَطَاءٌ: «يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى» وَقَالَ الْحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: «فِي الْمَرْضِعِ أَوْ الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ، وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِيقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنْسَ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًّا أَوْ عَامِلِينَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا، خُبْرًا وَلَحْنًا، وَأَفْطَرَ» قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ: {يُطِيقُونَهُ} [البقرة: 184]: وَهُوَ أَكْثَرُ

4505- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ

بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرة ۱۸۳)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کے متعلق ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

### فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ترجمہ کنز الایمان: بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرة ۱۸۳) پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (پ ۲ البقرة ۱۸۳) تو جو چاہتا روزہ ترک کر دیتا اور اس کا فدیہ ادا کر دیتا، حتیٰ کہ اس کے بعد آیت نازل ہو گئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبد اللہ کا یزید سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

### أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہو اور تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو

يُطَوَّقُونَهُ فَلَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «لَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا»

### 26- بَابُ {مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ

فَلْيَصُمْهُ} [البقرة: 185]

4506- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَرَأَ: (فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِينٍ) قَالَ: «هِيَ مَنْسُوحَةٌ»

4507- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُطَرٍّ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: "لَنَا نَزَلَتْ: {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةُ طَعَامِ مِسْكِينٍ} [البقرة: 184]. «كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «مَاتَ بُكَيْرٌ، قَبْلَ زَيْدٍ»

### 27- بَابُ

{أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْفُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ} [البقرة: 187]

اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو  
(پ ۱۲ البقرة: ۱۸۷)

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہو گیا تو رمضان کے پورے ماہ لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کر لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا  
(پ ۱۲ البقرة: ۱۸۷)

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ كِتَابُكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (پ ۱۲ البقرة: ۱۸۷) اَلْعَاكِفُ رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لیے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنے سرہانے نیچے رکھ لیے تھے۔ آپ نے بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو دن کی

4508 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمَزَّاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَزَّاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرُبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ {عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ} [البقرة: 187]

28- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ} [البقرة: 187] "إِلَى قَوْلِهِ: {يَتَّقُونَ} [البقرة: 187]، {الْعَاكِفُ} [الحج: 25]: الْمُقِيمُ"

4509 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: أَخَذَ عَدِيٌّ عَقَّالًا أَبْيَضَ وَعَقَّالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبَيِّنَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: جَعَلْتُ تَحْتَ وَسَادِي عَقَّالَيْنِ، قَالَ: «إِنْ وَسَادَكَ إِذَا لَعَرِيضُ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وَسَادَتِكَ»

سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آگئے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دودھا گے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے، ہو دودھا گوں کو دیکھتے رہتے ہو۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پوچھ کر) (پ ۱۲ البقرة ۱۸۷) اور من الفجر کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ متواتر کھاتے رہتے جب تک ان کا فرق نظر نہ آنے لگتا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اس سے مراد رات سے دن ہے۔

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا --- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (پ ۱۲ البقرة ۱۸۹)

4510 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ، مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهْمَا الْخَيْطَانِ، قَالَ: «إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا، إِنْ أَبْصُرْتَ الْخَيْطَيْنِ». ثُمَّ قَالَ: «لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ»

4511 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: وَأَنْزَلَتْ: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ} [البقرة: 187] وَلَمْ يُنْزَلْ: {وَمِنَ الْفَجْرِ} [البقرة: 187] "وَكَانَ رَجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤُوسُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ: {وَمِنَ الْفَجْرِ} [البقرة: 187] فَفَعَلُوا أَمَّا يَغْنَى اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ»

## 29- بَابُ قَوْلِهِ

{وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [البقرة: 189]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی جانب سے آتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر

کہ فلاح پاؤ (پ ۲ البقرة ۱۸۹)

قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ-- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (پ ۲ البقرة ۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش کے دور میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھئے لوگ کیسی بات بنا رہے ہیں، حالانکہ آپ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور نبی کریم ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں، لہذا باہر نکل کر حالات کی درستی کرنے سے آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز روکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا حرام فرمایا ہے دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرة ۱۹۳) فرمایا۔ ہم نے قتال کیا حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہا تھا اور ایک خدا کی عبادت ہونے لگی تھی، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں قتال کریں، حتیٰ

4512 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْهَرَاءِ، قَالَ: «كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوْا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ» فَأَنزَلَ اللَّهُ: {وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا} [البقرة: 189]

30- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ} [البقرة: 193]

4513 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّكَ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ «يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أُنْجَى» فَقَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39]، فَقَالَ: «قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ».



کہ فتنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی عبادت بھی ہونے لگے۔

نافع کی دوسری روایت میں یہ زائد ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابو عبد الرحمن! اس کا کیا سبب ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے؟ حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا درجہ رکھا ہے۔ فرمایا، اے بھتیجے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۴) زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس نے کہا، اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے (پ ۲۶ الحجرات ۹) نیز فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ ۲ البقرة ۱۹۳) آپ نے جواب دیا کہ یہ کام ہم رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان اقلیت میں تھے، لہذا کفار ان کے دین میں فتنہ ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو سخت اذیتیں پہنچاتے تھے، حتیٰ کہ مسلمانوں کی اکثریت ہو گئی اور فتنہ کا خاتمہ ہو گیا۔

اُس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان

4514- وَزَادَ عُمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِوٍ الْمَعَاوِرِيِّ أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحْجَّ عَامًا وَتَعْتَبِرَ عَامًا وَتَتْرَكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَبَ اللَّهُ فِيهِ. قَالَ: «يَا ابْنَ أُبَيٍّ إِنِّي الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ: إِيْمَانٍ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ» قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ} [الحجرات: 9] {قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39] قَالَ: "فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُونَهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ".

4515 - قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُمَانِ؟

قَالَ: «أَمَّا عِلْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَبَرْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتَنُهُ» وَأَشَارَ بِبِيَدِهِ فَقَالَ: «هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ»

کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا اور رہے حضرت علی، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور نسبی فرزند ہیں۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُن کا گھر ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (پ ۲ البقرة: ۱۹۵) التَّهْلُكَةُ اور الْهَلَاكُ ہم معنی ہیں یعنی بربادی اور ہلاکت کے معنوں میں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو (پ ۲ البقرة: ۱۹۵) یہ خرچ کرنے کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی اذیت میں ہو۔ کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب

### 31- بَابُ قَوْلِهِ

{وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} [البقرة: 195] «التَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ»

4516 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} [البقرة: 195] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي التَّفَقُّةِ»

32- بَابُ قَوْلِهِ {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ} [البقرة: 196]

4517 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صِيَامٍ، فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً». قُلْتُ: لَا، قَالَ: «مُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»

دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوالو۔ پس مذکورہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

### فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، حتیٰ کہ آپ وصال فرما گئے۔ اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

### لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالجناز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے ایام میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (پ ۱۲ البقرة ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

### ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ

### 33- بَابُ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

4518 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ  
عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ  
حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَذِلْتُ آيَةَ  
الْمُتَّعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهَا،  
وَلَمْ يَنْتَهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ، قَالَ: رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا  
شَاءَ"

### 34- بَابُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

4519 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ  
عَبِيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَتْ عَكَاظٌ، وَجَنَّةٌ، وَذُو النِّجَارِ  
أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَأَمَّمُوا أَنْ يَتَجَرَّؤُوا فِي  
الْمَوَاسِمِ، فَكَذَلْتُ: {لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ أَنْ  
تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ} (البقرة: 198). فِي  
مَوَاسِمِ الْحَجِّ"

### 35- بَابُ {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ

## حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

[البقرة: 199]

4520 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسْتَوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ، ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا» فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199]

## حَيْثُ أَفَاضَ

النَّاسُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے خمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب زمانہ اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (پ ۲ البقرة: ۱۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے قبل تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر جا کر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے پھر جب لوگ عرفات سے واپس لوٹیں تو یہ بھی واپس لوٹ آئے اور سب کے ساتھ میں رات گزارے اور کثرت سے ذکر الہی کرے اور صبح تک تکبیر و تہلیل کرتا رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر بات یہ ہے

4521 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يَهْلَ بِالْحَجِّ، فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ، مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ، أَمْسَ ذَلِكَ شَاءَ، غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرَ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ، ثُمَّ لِيَتَدَفَّعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يُتَبَرَّرُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا، وَأَكْثَرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ

کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلو جہاں سے لوگ ملتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲ البقرة: ۱۹۹)

### رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا كِتَابَ

ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (پ ۲ البقرة: ۲۰۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

### وَهُوَ الدُّنْيَا خَصَامِ

کی تفسیر

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

سفیان، ابن جریر، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

تُصْبِحُوا، ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَالْوَا يُفِيضُونَ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 199] حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ

### 36- بَابُ

{وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} [البقرة: 201]

4522 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»

### 37- بَابُ {وَهُوَ الدُّنْيَا خَصَامِ}

[البقرة: 204]

وَقَالَ عَطَاءُ: النَّسْلُ: الْحَيَوَانُ

4523 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، تَرْفَعُهُ قَالَ: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَكْدُ الْخَصِمُ»

4523م - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



## 38- باب

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ كَلُوا  
مِنْ قَبْلِكُمْ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی پہنچی انہیں سختی اور شدت۔ (پ ۲ البقرة: ۲۱۳)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے اُن سے غلط کہا تھا (پ ۱۲ یوسف: ۲۰۱) پڑھی اور پھر اس آیت: (حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ) کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔

تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے سبب انہیں تشویش ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں۔

## نِسَاءُكُمْ حَزَّتْ لَكُمْ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو

{أَمَرَ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمْ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَاءُ} [البقرة: 214] إِلَى {قَرِيبٌ} [البقرة: 186]

4524- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا} {يُوسُف: 110} خَفِيفَةً، ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ، وَتَلَا: {حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرُ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ} [البقرة: 214]. فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، 4525- فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: «مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَعَهُمْ يُكْذِبُونَهُمْ» فَكَانَتْ تَقْرُؤُهَا: {وَقَدْ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا} مُثْقَلَةً

## 39- باب

{نِسَاؤُكُمْ حَزَّتْ لَكُمْ فَأْتُوا حُرُوكُمْ أَلَىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ} [البقرة: 223] الْآيَةِ

ایمان والوں کو۔ (پ ۲ البقرة ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فراغت پانے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے، جب ایک دن میں اُن کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے حتیٰ کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے بارے میں ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے۔

عبدالصمد، ان کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو (پ ۲ البقرة ۲۲۳) اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن الکندر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی طرف سے عورت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو (پ ۲ البقرة ۲۲۳)

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح

4526 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّظَرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ، فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ، قَالَ: تَدْرِي فِيْمَ أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ مَضَى

4527 - وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ {فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَلَى شِئْتُمْ} (البقرة: 223). قَالَ: يَأْتِيهَا فِي

4527م- رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

4528 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: {نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَلَى شِئْتُمْ} (البقرة: 223) "

## 40- بَابُ

4526- انظر الحديث: 4527

4527م- راجع الحديث: 4526

4528- صحيح مسلم: 3523، سنن ابروداد: 2163

ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (پ ۲ البقرة ۲۳۲)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ حتیٰ کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (پ ۲ البقرة ۲۳۲)

### وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مرے اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔۔۔ تا۔۔۔ تمہارے کاموں کی خبر ہے (پ ۲ البقرة ۲۳۴) معاف کر دیں۔ چھوڑ دیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان، اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب

{وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُغْنِ أَجَلُهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ} [البقرة: 232]

4529- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتُ تُخْطَبُ إِلَيَّ،

4529م- وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، «أَنَّ أُخْتِي مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فُخْطِبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ» فَتَرَكَتُ: {فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ} [البقرة: 232]

### 41- بَابُ

{وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [البقرة: 234] {يَتَوَفَّوْنَ} [البقرة: 237]: «يَهْلِكْنَ»

4530- حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

4529م- سنن ابوداؤد: 2087، سنن ترمذی: 2981

4530- انظر الحديث: 4536

آیت وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَنْدُونَ أَرْوَاجًا۔ دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں لکھ رہے ہیں یا اسے ترک کیوں نہیں کیا؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔

مجاہد کا قول ہے کہ عہد جاہلیت میں جو لوگ فوت ہو جاتے اور پیچھے اپنی بیویاں چھوڑتے تو ان پر خاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جو تم میں مریں اور بیہیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (پ ۲ البقرة: ۲۴۰) ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لیے اگلے سات ماہ اور بیس دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں (پ ۲ البقرة: ۲۴۰) عدت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے، پس وہ جہاں چاہے عدت کے دن پورے کر سکتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے تو خاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہے اور اگر چاہے تو ارشاد باری

قَالَ: ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ: لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ {وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَنْدُونَ أَرْوَاجًا} {البقرة: 234} قَالَ: قَدْ نَسَخْتُهَا الْآيَةُ الْآخَرَى، فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ أَوْ تَدْعُهَا؟ قَالَ: «يَا ابْنُ أُبَي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ»

4531 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شَيْبَلٌ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: {وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَنْدُونَ أَرْوَاجًا} {البقرة: 234} قَالَ: كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ، تَعْتَدُ عِنْدَ أَهْلِ رَوْجِهَا وَاجِبٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَنْدُونَ أَرْوَاجًا} وَصِيَّةٌ لِأَرْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ: جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةٌ، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ} {البقرة: 240} فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " نَسَخْتُ هَذِهِ الْآيَةَ عِدَّتِهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} {البقرة: 240} قَالَ عَطَاءٌ: " إِنْ شَاءَتْ اِغْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ} {البقرة: 234} " قَالَ عَطَاءٌ: " ثُمَّ جَاءَ الْبَيْرَاقُ، فَنَسَخَ السُّكْنَى، فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ، وَلَا سُكْنَى لَهَا " وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ

مُجَاهِدٌ يَهْدَا،

تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (پ ۲ البقرة ۲۳۴) کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ تو عدت کے ایام میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہوگئی، لہذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہوگئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کر سکتی ہے، اور ارشاد باری تعالیٰ: غَيْرِ اخْرَاجِ کا یہی مطلب ہے۔

امام محمد بن سیرین بیان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عتبہ کی وہ روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے متعلق ہے اس پر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کے چچا تو اس بات کے قائل نہیں۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت ابن مسعود کی اس متوفی کے متعلق کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم

4531 م- وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، لِقَوْلِ اللَّهِ {غَيْرِ اخْرَاجِ} [البقرة: 240] "نَحْوَهُ

4532 - حَدَّثَنَا جَبَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: "جَلَسْتُ إِلَى مُجَلِّسٍ فِيهِ عَظَمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَلَكِنْ عَمَّ كَانَ لَا يَقُولُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَّبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ، وَرَفَعَ صَوْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ، أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ حَامِلٌ؟ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ، وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُضْرَى بَعْدَ الطُّوْلِ، وَقَالَ



حاملہ عورت پر شدت کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مد نظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم چھوٹی سورۃ نساء (سورۃ الطلاق) میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

## حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى کی تفسیر

عبداللہ ابن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

عبدالرحمن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا بیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ یحییٰ راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بُیُوتُہُمْ فرمایا تھا یا أَجْوَافُہُمْ (آیت ۲۳۸)

## قَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ کی تفسیر قَانِتِينَ مطیع

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم دوران نماز بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو حاجت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان

أَيُّوبُ: عَنْ مُحَمَّدٍ، لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ

## 42- بَابُ {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى} [البقرة: 238]

4533 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ح

4533م- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ «حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ، أَوْ أَجْوَافَهُمْ- شَكَّ يَحْيَى- نَارًا»

## 43- بَابُ {وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرة: 238] «أَمَى مُطِيعِينَ»

4534 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ:

«كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ» حَتَّى تَزِلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} (البقرة: 238) «فَأَمَرْنَا بِالشُّكُوتِ»

#### 44- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ} (البقرة: 239) وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {كُرْسِيَّتُهُ} (البقرة: 255): «عِلْبُهُ». يُقَالُ {بَسْطَةُ} (البقرة: 247): «زِيَادَةٌ وَفَضْلًا». {أَفْرَغُ} (البقرة: 250): «أَنْزِلُ». {وَلَا يَتُودُهُ}: «لَا يُعْقِلُهُ أَكْنَى أَثْقَلَنِي، وَالْأَدُ وَالْأَيْدُ الْقُوَّةُ» السَّنَةُ: «نُعَاسٌ» {يَتَسَنَّهُ} (البقرة: 259): «يَتَغَيَّرُ». {فَبِهَتْ} (البقرة: 258): «ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ». {خَاوِيَةٌ} (البقرة: 259): «لَا أَيْسَ فِيهَا». {عُرُوشُهَا} (البقرة: 259): «أَبْنِيَّتُهَا» {نُشِيرُهَا}: «نُخْرِجُهَا». {إِعْصَارٌ} (البقرة: 266): «رِيحٌ عَاصِفٌ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَبُودٍ فِيهِ تَارٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {صَلْدًا} (البقرة: 264): «لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ» وَقَالَ عِكْرَمَةُ: {وَابِلٌ} (البقرة: 264): «مَطَرٌ شَدِيدٌ، الظَّلُّ: التَّنْدِي، وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ» {يَتَسَنَّهُ} (البقرة: 259): «يَتَغَيَّرُ»

4535- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ تَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: «يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُصَلِّي

کر دیا کرتا تھا حتی کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: نگہبانی کر دسب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (پ ۲ البقرة ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

#### نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (پ ۲ البقرة ۲۳۹) ابن جبر کا قول ہے کہ کُرْسِيَّتُهُ سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بَسْطَةُ سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْرَغُ۔ اُتَار۔ وَلَا يَتُودُهُ اس پر بار نہیں ہے اسی سے اَكْنَى ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا۔ اَلْأَدُ اور اَلْأَيْدُ سے قوت مراد ہے اَلْسَنَةُ نیند یَتَسَنَّهُ بگڑنا۔ فَبِهَتْ اس کی دلیل ختم ہو گئی خَاوِيَةٌ جس میں کوئی ہمدرد نہ ہو عُرُوشُهَا اس کی عمارتیں۔ السَّنَةُ نیند نُشِيرُهَا ہم نکالتے ہیں۔ اِعْصَارٌ تند و تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی جانب عمود کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عِکْرَمَةُ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے اَلظَّلُّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہل ایمان کے عمل کی طرح ہے یَتَسَنَّهُ بگڑنا، بدلنا، متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے بعض لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں

بِهِمُ الْإِمَامُ رُكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ  
رُكْعَةً، اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا  
يُسَلِّمُونَ، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ  
مَعَهُ رُكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى  
رُكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ  
فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رُكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ  
الْإِمَامُ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ  
صَلَّى رُكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ،  
صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا،  
مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا « قَالَ  
مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ  
ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور دوسرا گروہ جس نے تا حال نماز نہیں پڑھی، وہ ان  
کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات  
جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر  
چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ  
پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے  
ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے  
اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود  
پوری کر لیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد،  
یوں دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں  
ہو جائیں گی۔ اگر خوف بہت ہی سخت ہو تو نماز پیدل  
ہونے کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا سواری پر  
اور کعبہ کی جانب رخ کر کے پڑھیں یا جدھر رخ کر کے  
میسر آئے۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا:  
میرے گمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً  
روایت کیا ہے۔

## وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذُرُونَ أَزْوَاجًا کی تفسیر

ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر  
نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سورہ  
البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ  
وَيَذُرُونَ أَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی  
دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے، تو  
آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا:  
اے بیٹے! اس بات کو جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی  
جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حمید راوی کا بیان ہے کہ آپ

## 45- بَابُ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذُرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234]

4536 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ،  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، قَالَا:  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،  
قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُمَانَ: هَذِهِ الْآيَةُ  
الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذُرُونَ  
أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] إِلَى قَوْلِهِ {غَيْرِ إِخْرَاجٍ}  
[البقرة: 240] قَدْ نَسَخْتُهَا الْأُخْرَى، فَلِمَ  
تَكْتُبُهَا؟ قَالَ: «تَدْعُهَا يَا ابْنَ أَخِي، لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا

مِنْهُ مِنْ مَّكَانِهِ» قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ نَحْوَ هَذَا

46- بَابُ {وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي

كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى} [البقرة: 260]

4537- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ، وَسَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ» إِذْ قَالَ: {رَبِّ

ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى

وَلَكِنْ لِيُظَاهِرَ قَلْبِي} [البقرة: 260]

47- بَابُ قَوْلِهِ: {أَيُّدُ أَحَدُكُمْ أَنْ

تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ}

[البقرة: 266] إِلَى قَوْلِهِ: {لَعَلَّكُمْ

تَتَفَكَّرُونَ} [البقرة: 219]

4538- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ،

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ،

يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا

بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ،

قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَوْمًا لِأَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيهِمْ تَرَوْنَ هَذِهِ

الْآيَةَ تَرَلْتُ: {أَيُّدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ}

[البقرة: 266] قَالُوا: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ

فَقَالَ: «قُولُوا تَعْلَمُ أَوْ لَا تَعْلَمُ»، فَقَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،

قَالَ عُمَرُ: «يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تُخَفِّرْ نَفْسَكَ».

نے معنائیاً ہی فرمایا تھا۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي

كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ

السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے

جب کہ انہوں نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اے رب

میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلانے کا فرمایا کیا

تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں

کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۱۳ البقرة: ۲۶۰)

أَيُّدُ أَحَدُكُمْ

أَنْ تَكُونَ

لَهُ جَنَّةٌ

كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى

عبد اللہ بن ابی ملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں

نے اپنے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے بھی سنا ہے۔ وہ

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے

معلوم کیا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم میں کوئی

اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو (پ ۳

البقرة: ۲۶۶) کے متعلق آپ کیا علم رکھتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس

پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طُيْرٌ بَثَّ مَثَلًا لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ:  
«أَيْ عَمَلٍ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ:  
«لِرَجُلٍ غِيْبِي يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَعْصِي  
اللَّهَ لَهُ الشَّيْطَانُ، فَعَمِلَ بِالتَّعَاصِي حَتَّى أُغْرِقَ  
أَعْمَالُهُ»

کہ یوں کہیے کہ ہمیں معلوم ہے یا ہمیں معلوم نہیں۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی کہ اے امیر المؤمنین! اس کے بارے میں میرے دل میں کچھ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بھتیجے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر نہ جانو۔ ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ صرف عمل کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ مالدار شخص کی مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام الہی کی تعمیل کرتا ہو پھر اُس پر شیطان غالب آجائے، اور وہ بُرے عمل کرنے لگے، حتیٰ کہ اُس کے نیک اعمال بھی ضائع ہو جائیں۔

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ  
إِخْفَافًا كِي تَفْسِير

کہتے ہیں کہ اَلْحَفَّ عَلٰی اور اَلْحُ عَلٰی یعنی وہ سوال کرتے ہوئے مجھ سے لپٹ گیا لہذا اِلْحَافًا لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔

عطاء بن یسار اور عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لیے دربدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ غریب ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا یڑے (پ ۱۳ البقرة ۲۷۳)

48- بَابُ {لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

الْحَافَاً {البقرة: 273}

يَقَالُ: اَلْحَفَّ عَلَى وَ اَلْحَحَّ عَلَى وَ اَحْفَانِي  
بِالْمَسْأَلَةِ {فَيُحَقِّقُكُمْ} {محمد: 37}: يُجْهِدُكُمْ

4539- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي مُرٍّ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَاهُ زَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْيَسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الثَّمَرَةُ وَالثَّمَرَتَانِ، وَلَا اللَّفْمَةُ وَلَا اللَّفْمَتَانِ، إِنَّمَا الْيَسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ، وَاقْرَأُوا إِنَّ يَشْتُمُّ» يَعْنِي قَوْلَهُ: (لَا



يَسْأَلُونَ النَّاسَ {الْحَافَا} [البقرة: 273]

49- بَابُ {وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

الرِّبَا} [البقرة: 275]

النَّسْ: الْجُنُونُ

4540- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ  
مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «لَمَّا  
نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا،  
قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَبْرِ»

50- بَابُ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا «يُذْهِبُهُ»

4541- حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ،  
سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ  
عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْآخِرُ  
مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ  
فِي الْخَبْرِ»

51- بَابُ {فَإِذْنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ

وَرَسُولِهِ} [البقرة: 279]: فَاعْلَمُوا

4542- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي  
الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «لَمَّا  
أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، قَرَأَهُنَّ

أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

الرِّبَا كِ تَفْسِير

المس جنون۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے متعلق سورہ البقرہ  
کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ  
نے وہ لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائیں (آیت ۲۷۵ تا ۲۸۱)  
پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرمادی  
گئی۔

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا كِ تَفْسِير، يَمْحَقُ مَثَانَا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیات  
نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، پھر  
مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی  
تجارت بھی حرام فرمادی گئی۔

فَإِذْنُوا بِحَرْبٍ كِ تَفْسِير،

فَإِذْنُوا س سے مراد آگاہ ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیات نازل فرمائی  
گئیں تو نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں ان کی  
تلاوت فرمائی اور اس کے بعد شراب کی تجارت بھی حرام

4540- راجع الحديث: 459

4541- راجع الحديث: 459

4542- راجع الحديث: 459

فرمادی گئی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ فِي الْمَسْجِدِ  
وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْحَنْبَرِ»

## 52- بَابُ

## وَإِنْ كَانَ دُوعُسْرَةً كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو (پ ۳ البقرة: ۲۸۰)

وَإِنْ كَانَ دُوعُسْرَةً فَنَظَرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ، وَأَنْ  
تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ {البقرة: 280}

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیات نازل فرمادی گئیں تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے، پھر ان کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد شراب کی تجارت حرام فرما دی گئی۔

4543 - وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: عَنْ  
سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضَّحَى،  
عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «لَمَّا أُنْزِلَتْ  
الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ  
التِّجَارَةَ فِي الْحَنْبَرِ»وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ  
إِلَى اللَّهِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود کے بارے میں آیت ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۸۱)

53- بَابُ {وَآتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ  
إِلَى اللَّهِ} {البقرة: 281}4544 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ «آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا»

## 54- بَابُ

## وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (پ ۳ البقرة: ۲۸۳)

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ  
يَحْسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ  
يَشَاءُ، وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ {البقرة: 284}

مروان اصفر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

4545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا الثَّوْقِيُّ،  
حَدَّثَنَا مَسْكِينٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ،

کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ (پ ۳ البقرة ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے منسوخ فرمادی گئی ہے۔

### اَمِنْ الرَّسُولِ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اصْرًا سے عہد، وعدہ مراد ہے کہتے ہیں کہ غُفْرَانُكَ مَغْفِرَتُكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

مردان اصغر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص۔ انہوں نے کہا کہ میرے گمان میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ (پ ۳ البقرة ۲۸۴) یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة آل عمران

تُقَاتٌ اور تَقِيَّةٌ دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِرٌّ ٹھنڈک شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ تَبَوُّیُّ لوگوں کو جہاد پر ابھارنا۔ الْمُسْوَمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ رَبِّیُّونَ رَبِّیُّ کی جمع ہے تَحْشُونَهُمْ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، نل کرنا۔ غَزَا اس کا واحد غَارٌ ہے سَنَكْتُبُ ہمیں یاد رہے گا۔ نَزَّلَا ثَوَابٌ بدلہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا معنی اللہ کی طرف سے اتارا ہوا ہو جیسے کہتے ہیں

عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ: "أَلْهَا قَدْ نُسَخَتْ: {وَأَنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُا} (البقرة: 284) "الآية

### 55- بَابُ {أَمِنْ الرَّسُولِ بِمَا أُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ} (البقرة: 285)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {اصْرًا} (البقرة: 286): "عَهْدًا، وَيُقَالُ: {غُفْرَانُكَ} (البقرة: 285): مَغْفِرَتُكَ"، {فَاغْفِرْ لَنَا} (آل عمران: 16)

4546- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ: {وَأَنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُا} (البقرة: 284) قَالَ: «نَسَخَهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا»

بسم الله الرحمن الرحيم

### 3- سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

تُقَاتٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، {صِرٌّ} (آل عمران: 117): بَرْدٌ، {شَفَا حُفْرَةٍ} (آل عمران: 103): مِثْلُ شَفَا الرِّكِيَّةِ، وَهُوَ حَرْفُهَا، {تَبَوُّؤُ} (آل عمران: 121): تَتَّخِذُ مَعْسَكَرًا، الْمُسْوَمُ: الَّذِي لَهُ سِمَاءٌ بِعَلَامَةٍ، أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ {رَبِّیُّونَ} (آل عمران: 146): الْجَمِيعُ، وَالْوَاحِدُ رَبِّیُّ، {تَحْشُونَهُمْ} (آل عمران: 152): تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا، {غَزَا}: وَاحِدُهَا غَارٌ،

اَنْزَلْنَاهُ فِي سَنَةِ ۱۸۱: سَنَحْفَظُ، {نُزْلًا} {آل عمران: 181} اَلْاٰیَاتِ الْاَلْفِیَّةِ الْمُسَوَّمَةِ: تَوَاتَرًا وَتَجَوُّزًا وَمُمْلَأًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ: اَنْزَلْنَاهُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَالْحَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ} {آل عمران: 14} : «الْمُطَهَّرَةُ الْحَسَنُ» قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبِيدٍ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبْرِی: «الرَّاعِيَةُ الْمُسَوَّمَةُ» وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {وَحُصُورًا} {آل عمران: 39}: «لَا يَأْتِي النِّسَاءَ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {مِنْ فَوْرِهِمْ} {آل عمران: 125}: «مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " يُخْرِجُ الْحَقَّ مِنَ الْمَيِّتِ: مِنَ النُّطْفَةِ تَخْرُجُ مَيِّتَةً، وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَقَّ، الْاِبْكَارُ: اَوَّلُ الْفَجْرِ، {وَالْعَشِيُّ} {الانعام: 52}: مَيْلُ الشَّمْسِ اِرَافَةً اِلَى اَنْ تَغْرُبَ "

## مِنْهُ اٰیَاتٌ مُحْكَمَاتٌ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ حلال و حرام کی آیتیں محکمات ہیں اور دوسری متشابہات، جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۱) ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے علم ہیں (پ البقرة ۲۶) (۲) ترجمہ کنز الایمان: اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جنہیں عقل نہیں (پ یونس ۱۰۰) (۳) ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی (پ محمد ۱۷) (۴) زینع سے مراد شک ہے اِبْتِغَاءُ الْفِتْنَةِ متشابہات کے پیچھے پڑنا، ان کی پیروی کرنا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب

## 1- بَابُ {مِنْهُ اٰیَاتٌ مُحْكَمَاتٌ}

{آل عمران: 7}

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، {وَاٰخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ} {آل عمران: 7} : يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا يُضِلُّ بِهِ اِلَّا الْفَاسِقِينَ} {البقرة: 26}، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ} {يونس: 100} وَكَقَوْلِهِ: {وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآثَامًا تَقْوَاهُمْ} {محمد: 17} {زَيْغٌ} {آل عمران: 7} : شَكٌّ، {اِبْتِغَاءُ الْفِتْنَةِ} {آل عمران: 7} : الْمُسْتَشَبِهَاتِ، {وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ} {آل عمران: 7} : يَعْلَمُونَ {يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ} {آل عمران: 7} : كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ "

ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (پ ۳ آل عمران ۷)۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں مگر ابھی چاہئے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (پ ۳ آل عمران ۷)۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے، لہذا ان سے دور بھاگنا۔

## وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذَرِیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے سبب چیخا چلاتا ہے، سوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے

4547- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ ابْنِ إِسْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ: {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ}، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ، وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاخَذُواهُمْ»

## 2- بَابُ {وَإِنِّي أُعِیْذُهَا بِكَ وَذَرِیَّتَهَا

مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ} آل عمران: 36

4548- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمْسُهُ حِينَ يُولَدُ،



فَيَسْتَعِزُّ صَارِحًا مِنْ مَتِّسِ الشَّيْطَانِ إِتَاكَ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَافْتَرَوْا إِنْ شِئْتُمْ: (وَإِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَكَذَرْتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) {آل عمران: 36}

## 3- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ} {آل عمران: 77}: لَا حَيْرَ {الْبَقَرَةُ: 10}: «مَوْلَاهُ مُوجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ، وَهُوَ فِي مَوْضِعٍ مُفْعِلٍ»

4549, 4550 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِثْنِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرَأٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِي أَنْزَلْتَ كَأَنْتَ لِي بِمُزِيٍّ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيِّنْتُكَ أَوْ يَمِينُهُ» فَقُلْتُ: إِذَا يُحْلِفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِثْنِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرَأٍ مُسْلِمٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ»

کے۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں اسے ترجمہ کنز الایمان: اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے (پ ۳ آل عمران ۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) لَا خَلَاقَ لَهُمْ ان کے لیے بھلائی نہیں اَلِیْمُ اس کا ہم معنی مَوْلِیْمُ ہے یعنی دکھ درد سے بھرپور مَوْلِیْمُ کی جگہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسے اپنے اوپر ناراض پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ابو عبدالرحمن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ یہ کچھ حدیثیں فرمایا ہے۔ فرمایا، یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ میرا کنواں میرے چچا زاد بھائی کی بیعت میں تھا نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ گواہ بنو! وہ یا اس کی قسم ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ

تو قسم کھا جائے گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن ابی اؤلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کوئی چیز فروخت کرنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملتے ہیں، حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں لگائی تھی یہ صرف اس لیے کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو لے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷)۔

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتیں کسی گھریا حجرے میں بیٹھ کر موزے سی رہی تھیں ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں آر چھبوا دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر دعوے کے مطابق دلایا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور مال جاتے رہیں لہذا یہ کرو کہ اسے کو خدا کی خوف سے ڈراؤ اور اس کے سامنے آیت پڑھو۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پ ۳ آل عمران ۷۷) چنانچہ جب اسے خوف خدا یاد دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ حضرت ابن عباس رضی

4551- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْمًا، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ، فَخَلَفَ فِيهَا، لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ»، فَذَكَرْتُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} آل عمران: 77 إلى آخر الآية

4552- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَمْرًا تَيْنَ، كَانَتَا تَخْرُجَانِ فِي بَيْتِ أَوْفَى الْحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُفْتُدَ بِأَشْفَى فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى، فَرَفَعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ»، ذَكَرُوهَا بِاللَّهِ وَاقْرَأُوا عَلَيْهَا: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} آل عمران: 77 فَذَكَرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْيَسِيرِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ»

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدعا علیہ پر قسم ہے۔

### يَا أَهْلَ الْكِتَابِ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کتابیوں ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں (پ ۳ آل عمران ۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے اپنی زبانی بتایا کہ ان دنوں جبکہ ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح تھی تو میں ملک شام گیا اور اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت وحیہ کلبی نے حاکم بصرہ تک پہنچایا اور حاکم بصرہ نے ہرقل تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا: کیا جس شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قرشی لوگوں لوگوں کے ساتھ بلایا گیا اور ہم ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا کہ دعویٰ نبوت کرنے والے کا تم میں سب کے لحاظ سے سب سے قریبی کون ہے؟ پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مدعی نبوت کے متعلق اس (حضرت ابوسفیان) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ

### 4- بَابُ

قُلْ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ { سَوَاءٍ: قَصْدٌ }

4553 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ، وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، مَنْ فِيهِ إِلَى فِي، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ، إِذْ جَاءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بُضْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بُضْرَى إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَذَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيَتْ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذَّبُوهُ، قَالَ أَبُو  
سُفْيَانَ: وَابْتَغِ اللَّهُ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَى الْكَذِبِ  
لَكَذَّبْتُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُزْجَمَانِي، سَلَهُ كَيْفَ حَسَبُهُ  
فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ:  
فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ:  
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا  
قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ  
ضَعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ، قَالَ:  
يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُونَ،  
قَالَ: هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ  
يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ  
قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ  
قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَهُ سَجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ:  
فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ  
الْمُدَّةِ لَا نُدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، قَالَ: وَاللَّهِ مَا  
أُمَكَّنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ،  
قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا،  
ثُمَّ قَالَ لِيُزْجَمَانِي: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ  
حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ،  
وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا،  
وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا،  
فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ  
يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ  
أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ، فَقُلْتُ: بَلْ  
ضَعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرَّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ  
كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ،  
فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعَ

غلط بیانی کرے تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت  
ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اپنے اوپر  
جھوٹ کا داغ لگنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ  
بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس  
نبی کا حسب پوچھو۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی  
نسب ہے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ  
ہوا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا نہیں۔ پھر پوچھا کہ  
اس دعویٰ سے پہلے کیا تم لوگوں نے اسے جھوٹ  
بولتے دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، پوچھا کہ  
اس کی اتباع کرنے والے قوم کے امیر لوگ ہیں یا  
غریب؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ غریب لوگ ہیں  
اس نے پوچھا، ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہا  
ہے؟ میں نے جواب دیا، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں پوچھا  
کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس  
کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔  
اس نے کہا، کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟  
میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ  
کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟ میں نے جواب دیا کہ جنگ  
ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی ہے کبھی ان کا پلہ  
بھاری اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا، کیا اس نے کبھی وعدہ  
خلائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ بلکہ ان دنوں  
تو ہماری اور ان کی صلح ہے، ہمیں علم نہیں کہ وہ اس مرتبہ  
کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہی  
خلاف حقیقت ایک کلمہ تھا جو میں اپنے جوابات میں  
شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں  
سے کسی نے پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب  
دیا، نہیں۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ  
اسے بتادو کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم



الْكَذِبِ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ، فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَبْعًا لَا يَبَالُ مِنْكُمْ وَتَتَأَلَوْنَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلِ قَبِيلٍ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ: "فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هَرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلِمًا، وَأَسْلِمْ يَوْمَكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ، وَ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ {إِلَى

نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ سچ ہے کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے جواب دیا نہیں۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بڑوں کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی اتباع کرنے والے قوم کے غریب لوگ ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے سمجھ گیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں کے بارے میں تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھر ابھی ہے اس کی شدت کے سبب یا کسی اور وجہ سے تو تم نے جواب دیا نہیں۔ واقعی جب ایمان دل میں بس جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھتے ہیں یا کم ہو رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ مکمل ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ جنگ کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم تمہاری جنگ ہوتی ہے، اور تمہارے اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے، کبھی تم غالب رہے اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس



قَوْلِهِ: {اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ} [آل عمران: 64] "فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَأَمَرَ بِنَا فَأَخْرَجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَمَازِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرْقُلَ عَظْمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشْدِ آخِرَ الْأَبَدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ، قَالَ: فَخَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِقَتْ، فَقَالَ: عَلَى بَعْضِهِمْ، فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمْ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجِدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

نے کبھی وعدہ خلائی کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلائی نہیں کرتے۔ یہ سچ ہے کہ وعدہ خلائی کرنا رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ اس نے کیا ہے کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہو تو وہ ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی پیروی کر رہا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے ہر قل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر وہ سچ ہے تو اس کی نبوت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ بات میرے گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اگر مجھے یہ علم ہوتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا کیونکہ میں اُن کی زیارت کا شائق ہوں۔ کاش! میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھو کر غسلہ پیا کرتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف سے ہر قل شاہ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو سلامتی میں رہو گے۔ تمہارے مسلمان ہو جانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو دگنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو

تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے کتابیوں ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (پ ۳ آل عمران ۶۴) جب ہر قل اس گرامی نامے کو پڑھ کر فارغ ہوا تو دربار میں اس کے پاس شور مچ گیا اور عجیب کہرام برپا ہو گیا لہذا ہمیں حکم دیا گیا تو ہم باہر چلے آئے۔ باہر نکل کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کیشہ (رسول خدا) کے مقصد کو تو بڑی تقویت ملتی جا رہی ہے کہ بنی اصف کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ اسی وقت سے مجھے یہ یقین ہونے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کا دین عنقریب غالب ہو جائیگا حتیٰ کہ میں خود اسلام میں داخل ہو گیا زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہر قل نے روم کے سرداروں کو اپنے گھر بلایا اور کہا: اے رومیو! اگر تمہیں کامیابی و ہدایت کی تمنا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے تمہارا مقدر بن جائے اور تمہارا ملک بھی ہمیشہ باقی رہے تو ہدایت قبول کر لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگنے لگے لیکن دروازے بند پائے۔ بادشاہ نے کہا: مجھ سے مت بھاگو بلکہ میرے نزدیک آ جاؤ۔ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم اپنے دن میں کتنے مضبوط ہو پس میں دین پر تمہاری مضبوطی دیکھ کر بہت خوش ہوں اس پر سب نے اسے سجدہ کیا اور راضی ہو گئے۔

## 5- بَابُ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے

{لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ}

[آل عمران: 92] اِلٰی {بِهِ عَلِيمٌ} [البقرة: 215]

4554 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نُحْلًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْزُحَاءٌ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ: {لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] وَإِنِّي أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْزُحَاءٌ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُخْ ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفَعَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: «ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ».

جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے (پ ۴ آل عمران ۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور سارے اپنے باغات میں انہیں بیر حاباغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ بھی اس میں وقتاً فوقتاً تشریف لے جاتے اور اس کا خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴ آل عمران ۹۲) تو حضرت ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴ آل عمران ۹۲) اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں بیر حاباغ سب سے محبوب ہے یہ میں راہ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی کو حاصل کر لوں اور یہ اللہ کے پاس میرا ذخیرہ آخرت بن جائے۔ لہذا یا رسول اللہ! آپ رضائے الہی کے مطابق جس طرح چاہیں اسے خرچ فرمائیں راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت خوب یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو حضرت ابوطحہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس حکم کی تعمیل کروں گا۔ پس حضرت ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا، عبد اللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کی

روایت میں ہے کہ یہ مال نفع بخش ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے امام مالک کے سامنے یوں پڑھا کہ یہ فائدہ دینے والا مال ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حقتہ دیا مگر میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا لیکن مجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیا۔

قُلْ فَاتُوا بِالْثَوْرَاتِهِ  
کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر بارگاہ رسالت میں سزا دلوانے کے لیے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں زد و کوب کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، ذرا توریت تو لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت

4554- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ «مَالٌ رَاحٍ».

4555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَمَعَلَهَا حَسَانٌ وَأَبِي وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا

6- بَابُ {قُلْ}: فَاتُوا بِالْثَوْرَاتِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ {آل عمران: 93}

4556 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا، فَقَالَ لَهُمْ: «كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ؟» قَالُوا: نَحْبِسُهَا وَنَضْرِبُهَا، فَقَالَ: «لَا تَجِدُونَ فِي الثَّوْرَةِ الرَّجْمَ؟» قَالُوا: لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ فَاتُوا بِالْثَوْرَاتِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَوَضَعَ مِنْدَاسُهَا الَّذِي يُنَدِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا حُونَ يَدَيْهِ، وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَتَنَزَّعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرَجَمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْحَتَايزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ،

4554- راجع الحديث: 1461

4555- راجع الحديث: 1461

4556- راجع الحديث: 1325

فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِي عَلَيْهَا يَقْدِمُهَا الْحِجَارَةَ

ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لیے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں (پ ۴ آل عمران ۱۱۰) کے مطابق لوگوں کے لیے بہترین لوگ وہ ہیں جو کافروں کو ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا

کی تفسیر

عمر و بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۲) یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ: اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لیے خوشی کا سبب نہیں کیونکہ اس میں یہ بھی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے (پ ۴ آل عمران ۱۲۲)۔

7- بَابُ { كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ

لِلنَّاسِ } [آل عمران: 110]

4557 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، قَالَ: «خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ»

8- بَابُ { إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ

أَنْ تَفْشَلَا } [آل عمران: 122]

4558 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: "فِينَا تَزَلَّتْ: { إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا، وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا } [آل عمران: 122] قَالَ: نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ، وَبَنُو سَلَمَةَ وَمَا نَحِبُّ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً - وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللَّهِ: { وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا } [آل عمران: 122]"



9- بَابُ {لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

شَئِي ۛ} آل عمران: 128

4559 - حَدَّثَنَا جِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي  
الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الصُّلُوحِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ الْعَن  
فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا، بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ لَكَ  
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ} {آل عمران: 128} إِلَى قَوْلِهِ  
{فَايْتَهُمْ ظَالِمُونَ} {آل عمران: 128} رَوَاهُ إِسْحَاقُ  
بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

4560- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ  
أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ، قَنَتَ بَعْدَ الرَّكُوعِ، فَرُبَّمَا قَالَ: "  
إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ  
الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أُنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ  
هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ  
وِطْأَتَكَ عَلَى مُصَرٍّ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كِسْفِي  
يُوسُفَ " يَجْهَرُ بِذَلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ  
صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: «اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَاكَ  
وَفُلَاكَ، لِأَخْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ» حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ:  
[لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ] {آل عمران: 128}

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

## شعاع کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَكَ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔۔۔ تا۔۔۔ وہ ظالم ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لیے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولی بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مُضر والوں کو سختی سے پکڑ اور ان پر ایسی خشک سالی مسلط فرما جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں فرمائی تھی اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر لعنت فرما، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ترجمہ کنز الایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (پ ۴ آل عمران ۱۲۸)

الْأَيَّةُ

10- بَابُ قَوْلِهِ: {وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ

فِي أُخْرَاكُمْ} [آل عمران: 153]

وَهُوَ تَأْيِيدُ أُخْرِكُمْ « وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
«إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ فَتَحَا أَوْ شَهَادَةً»وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ  
فِي أُخْرَاكُمْ کی تفسیراُخْرُكُمْ مؤنث ہے اُخْرُكُمْ سے۔ ابن عباس  
کا قول ہے کہ إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ سے مراد فتح یا  
شہادت ہے۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے  
کچھ پیدل افراد حضرت عبداللہ بن جُبیر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر پیٹھ  
پھیر گئے اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان:  
دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے  
(پ ۴ آل عمران ۱۵۳) اور نبی کریم ﷺ کے پاس  
اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

أَمَنَةً نُّعَاسًا

کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد  
کے دن جب کہ ہم میدان جنگ میں تھے تو ہم پر نیند  
طاری ہو گئی، چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی  
تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا --- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر  
حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے

4561 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ  
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَقْبَلُوا مُنْهَرِمِينَ فَذَكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ  
الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا»

11- بَابُ قَوْلِهِ: {أَمَنَةً نُّعَاسًا}

[آل عمران: 154]

4562 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ،  
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ أَبَا  
طَلْحَةَ، قَالَ: «غَشَيْنَا النُّعَاسَ وَنَحْنُ فِي مَصَافِنَا  
يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي  
وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ وَأَخَذَهُ»

12- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا  
أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا}

کلوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے  
(پ ۴ آل عمران ۱۷۲)۔ الْقَرْحُ زخمِ اسْتَجَابُوا  
اسی طرح آجابهوا سے بنا ہے جیسے یُجِيبُ سے  
یَسْتَجِيبُ بنا ہے۔

### إِنَّ النَّاسَ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا  
گیا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور  
اچھا کارساز ہے اور محمد ﷺ نے یہ الفاظ اس وقت  
کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے: ترجمہ کنز الایمان:  
لوگوں نے تمہارے لئے جتنا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان  
کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا  
اچھا کارساز (پ ۴ آل عمران ۱۷۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ  
میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لیے اللہ  
کافی ہے اور وہ ہی اچھا کارساز ہے۔

### باب

ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز  
میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے  
لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب  
وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا  
طوق ہوگا اور اللہ ہی وراثت ہے آسمانوں اور زمین کا اور  
اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (پ ۴ آل

أَجْرٌ عَظِيمٌ} آل عمران: 172 {الْقَرْحُ} آل  
عمران: 172: «الْحَرَّاحُ»، {اسْتَجَابُوا} آل  
عمران: 172: «أَجَابُوا»، {يَسْتَجِيبُ}  
الأنعام: 36: «يُجِيبُ»

### 13- بَابُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

فَاخْشَوْهُمْ} آل عمران: 173 {الآيَةُ

4563- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَرَاهُ قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى،  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ،  
«قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي  
النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» حِينَ  
قَالُوا: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ  
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ} آل عمران: 173

4564- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ  
أُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

### 14- بَابُ

{وَلَا يَحْشِسَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ  
مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ، بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ،  
سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَبَلَّوْهُ  
مِيزَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
خَبِيرٌ} {سَيُطَوَّقُونَ} آل عمران: 180: «  
كَقَوْلِكَ طَوْقُتُهُ بِطَوْقٍ»

4563- انظر الحديث: 4564

4564- راجع الحديث: 4563 انظر الحديث: 6456

عمران ۱۸۰) سَيُطَوَّقُونَ جیسے تم کہتے ہو کہ میں نے اُسے طوق پہنایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجدے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور بروز قیامت وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باجھیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وراثت ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۰)

### باب

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے (پ ۴ آل عمران ۱۸۶)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر ندک کی بچی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھالیا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے

4565 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعِيذٍ، سَمِعَ أَبَا النَّظَرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ مُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - يَقُولُ: أَنَا مَالِكَ أَنَا كَزُكَّ " ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

### 15- بَابُ

{وَلْتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} آل عمران: 186

4566 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَذَكِيئَةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ



میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوہ بدر سے قبل ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول موجود تھا اور اس وقت تک عبد اللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوط تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، جب جانور کے چلنے کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبد اللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپالی اور پھر کہا کہ ہم پر خاک نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو ٹھیک ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ آپ گھر جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنائیے پس حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے نفع پہنچایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں، پس مسلمانوں، مشرکوں، اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو گئی، حتیٰ کہ دست و گریبان تک نوبت آنے لگی تھی، نبی کریم ﷺ نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر تیار کیا۔ پھر نبی کریم جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ: حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَهْلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ حَاجَةُ الدَّائِبَةِ، نَحَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ، إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فاقْصُصْ عَلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ، فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَانُوا يَتَنَافَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي - قَالَ: كَذًا وَكَذًا"، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اغْفُ عَنَّهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ، لَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوَجَّوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعَصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أُعْطَاكَ اللَّهُ شَرِّ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا



رَأَيْتَ، فَقَعَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَغْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ، وَأَهْلِ الْكِتَابِ، كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ، وَيَضْرِبُونَ عَلَى الْأَذَى، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} [آل عمران: 186] الْآيَةَ، وَقَالَ اللَّهُ: {وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ} [البقرة: 109] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ، حَتَّى أَذِنَ اللَّهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ: سَلُولٌ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةَ الْأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايَعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا

نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے دراصل اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر صحابہ گزری جس کے باعث ایسی ناروا حرکتیں کرتا ہے جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے (پ ۴ آل عمران ۱۸۶) نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (پ ۱۲ البقرة ۱۰۹) نبی کریم ﷺ متواتر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، حتیٰ کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت عطا فرمادی۔ پس جب غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہذا

وہ رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

## 16- بَابُ (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا) كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں منافقین کا طریقہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی طرف جہاد پر جاتے تو یہ پیچھے بیٹھے رہتے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لاتے تو یہ طرح طرح کے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے۔ اور وہ بغیر کچھ کیے اپنی تعریف چاہتے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو (پ ۴ آل عمران ۱۸۸)

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مردان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا، اے رافع! جاؤ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کرو کہ اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کیے اس کی تعریف بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا تعلق؟ وہ دعا تو اس کے متعلق ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ

## 16- بَابُ (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا)

4567- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرَحُوا بِمَقْعِدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَنَدُوا إِلَيْهِ، وَحَلَفُوا وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحَمَّدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا»، فَكَذَلْتُ: (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحَمَّدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) الْآيَةُ

4568- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ: ادْخُبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ أَمْرٍ فَرَحَ بِمَا أُوتِيَ، وَأَحَبَّ أَنْ يُحَمَّدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ «إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِتْيَاهُ، وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدْ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ، بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ، وَفَرَحُوا بِمَا

أَوْتُوا مِنْ كِتَابِهِمْ» ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَأَذِ  
أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ} آل  
عمران: 187 كَذَلِكَ حَتَّىٰ قَوْلِهِ: {يَفْزَحُونَ بِمَا  
أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا} آل  
عمران: 188 تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ  
ح

اصل بات کو چھپا گئے اور اس کی جگہ کچھ اور بتا دیا۔ اس  
کارگزاری پر انہوں نے تمنا کی کہ ان کی تعریف ہو اور  
اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے۔ پھر  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت  
پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد  
لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں  
سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ  
کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل  
کئے تو کتنی بری خریداری ہے (پ ۴ آل عمران ۱۸۷)  
اسی طرح یہ ارشاد کہ ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نہ سمجھنا  
انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ  
بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے  
دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے  
(پ ۴ آل عمران ۱۸۸) اسی طرح عبدالرزاق نے  
ابن جریج سے روایت کی ہے۔

نیز حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن  
عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ مردان نے یہی کہا  
تھا۔

## إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كِتَابٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کے پاس ایک شب گزاری۔ تو رسول

4568 م - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا  
الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ،  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ:  
أَنَّ مَرْوَانَ: بِهَذَا

17- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
لَايَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ}

4569 م - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ



لیا، وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس میں نے بھی اُسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر میرے کان پکڑ کر مسلے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے۔

### رَبَّنَا إِنِّمْكَ --- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (پ ۴ آل عمران ۱۹۲)

گریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک شب اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گدے کی چوڑائی کی طرف لیٹ رہا اور لمبائی کی طرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب آدھی رات گزر گئی یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ نے چہرہ انور کو ملاتا کہ نیند کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں نے

فَتَوَضَّأُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ»

### 19- بَابُ

{رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ} [آل عمران: 192]

4571 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَأَصْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَأَصْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسُحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ «قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنْ مَعْلَقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ الِیْمَنَى عَلَى رَأْسِهِ  
وَأَخَذَ بِأُذُنِ بَيْدِهِ الِیْمَنَى يَفْتُلُهَا، فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ،  
ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ  
رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى  
جَاءَهُ الْمَوْتُ، فَقَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ  
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ»

بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر  
آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے  
اپنا داہنا دست اقدس میرے سر پر رکھا، پھر داہنے  
دست اقدس سے میرے کان کو پکڑ کر ملا پھر آپ نے دو  
رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو  
رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے،  
اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے حتیٰ مؤذن نے اذان  
پڑھی۔ پس آپ نے ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں)  
پڑھیں پھر آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے  
ہم نے ایک مناوی کو سنا کہ ایمان کے  
لئے نوافر ماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان  
لاؤ (پ ۴ آل عمران ۱۹۳)؛ کی تفسیر

کریم مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک  
شب میں نے اپنی خالہ، حضرت میمونہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ وہ  
فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک بستر  
پر عرض کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ  
کی اہلیہ محترمہ لبائی کی طرف، چنانچہ رسول اللہ ﷺ  
سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی یعنی آدھی رات  
سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے  
تو چہرہ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو زائل  
کیا۔ پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں  
پڑھیں۔ اس کے بعد لٹکے ہوئے ایک مشکیزے  
کے پاس آپ تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس

20- بَابُ {رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا  
مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ {  
[آل عمران: 193]

الآیة

4572 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ  
مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى  
ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَخْبَرَهُ: أَنَّ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ:  
فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا، فَنَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا  
انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ -  
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَلَسَ يَمْسُحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ "قَرَأَ"  
الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ  
قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ

سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایا دست اقدس میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور بلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھا لی۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ النساء

ابن عباس کا قول ہے کہ یَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں۔ قَوَامًا معاشی سہارا، لَهْفٌ سَبِيلًا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درے لگانا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثَلِي وَثُلْتُ دو دو، تین تین اور چار چار اہل عرب چار سے زیادہ کے لیے پون نہیں بولتے۔

وَأِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا  
فِي الْيَثَمِ كِتَابِ تَفْسِيرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا کیونکہ لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا ورنہ اصل میں اسے

وَصُوءُهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُبْتُ  
فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ - ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُبْتُ إِلَى  
جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا،  
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ،  
ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْهُوْذِيُّ، فَقَامَ فَصَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ."

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

4- سُورَةُ النَّسَاءِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "يَسْتَنْكِفُ: يَسْتَكْبِرُ،  
قَوَامًا: قِيَامُكُمْ مِنْ مَعَاشِكُمْ {الْهَنْ سَبِيلًا}  
[النساء: 15]: يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ، وَالْجُلْدَ لِلْبَكْرِ  
" وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَثْنَى وَثُلَاثَ} [النساء: 3]:  
«يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثُلَاثًا وَأَرْبَعًا، وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ  
رُبَاعًا»

## 1- بَابُ {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا

تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ

4573 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
هَيْشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هَيْشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أَنَّ  
رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَتَكَحَّهَا، وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ،

وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ  
شَيْءٌ فَذَلَّتْ فِيهِ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي  
الْيَتَامَى} أَحْسِبُهُ قَالَ: كَأَنْتَ هَرِيكْتَهُ فِي ذَلِكَ  
الْعَذَى وَفِي مَالِهِ "

لڑکی سے کوئی محبت نہ تھی۔ چنانچہ اس کے بارے میں  
یہ آیت نازل ہوئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں  
اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (پ ۳ النساء)  
ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال  
میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی اس شخص کے اس باغ  
اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

4574 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ،  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ،  
أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِنْ  
خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَى} فَقَالَتْ: يَا ابْنَ  
أُخْتِي، هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي تَحْرٍ وَلَيْتَهَا، تَشْرِكُهُ  
فِي مَالِهِ، وَيُخْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلَيْتَهَا أَنْ  
يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا  
مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ، فَهُمْ عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ  
إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُلْتِهِنَّ  
فِي الصَّدَاقِ، فَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ  
مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:  
وَإِنَّ النَّاسَ " اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:  
{وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} (النساء: 127) ،  
قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةِ أُخْرَى:  
{وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} (النساء: 127) :  
رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً  
الْمَالِ وَالْجَمَالِ، قَالَتْ: فَهُمْ عَنْ أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ  
مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا  
بِالْقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشاد باری تعالیٰ کے  
متعلق پوچھا: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو  
کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (پ ۳ النساء)  
انہوں نے فرمایا، اے بھتیجی! یہ ایک یتیم لڑکی کے  
متعلق ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس شخص کی  
جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور  
جمال کا لالچ ہو۔ تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ  
کر لے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو، جتنا کہ  
اسے دوسرا شخص دے سکتا ہے۔ تو ایسی لڑکیوں کے  
ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت کر دی گئی جب تک  
انہیں دوسرے لڑکیوں کی مثل پورا مہر انصاف کے ساتھ  
نہ دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری  
عورتوں سے نکاح کر لیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں  
پسند بھی ہوں عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے اس  
آیت کے بعد عورتوں کے بارے میں معلوم کیا کرتے  
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز  
الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے  
ہیں (پ ۳ النساء ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی  
ہیں کہ دوسری آیت (بلکہ اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان

قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

یتیم لڑکیوں کے متعلق فرمایا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پ ۴ النساء ۱۲۷) جن سے مال یا جمال کی کمی کے سبب نکاح کرنے کی رغبت نہ ہو، آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے ممانعت فرمادی گئی ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے سبب اعراض کیا گیا۔

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ  
بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴ النساء ۶) بدآرا جلدی کرنا۔ اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ اَلْعَتَاد سے باب افعال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (پ ۴ النساء ۶) فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے متعلق ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو ضرورت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (پ ۴ النساء ۸) کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

2- بَابُ

وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللهِ حَسِيبًا {النساء: 6} {وَبَدَأَ} {النساء: 6} «مُبَادَرَةً»، {أَعْتَدْنَا} {النساء: 18}: «أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ»

4575- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَغْفِرْ} وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ {النساء: 6} أَتَى «تَوَلَّتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا، أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ»

3- بَابُ {وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ

أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَا

وَالْمَسَاكِينِ} الْآيَةِ

4576- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (پ ۴ النساء ۸) یہ محکم آیت ہے اور (کسی آیت سے) منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ  
کي تفسیر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے ہوئے میرے عیادت کے لیے تشریف لائے، نبی کریم ﷺ نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوا یا، پھر وضو فرمایا اور میرے اوپر چھینے مارے تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے متعلق کیا کروں؟ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (پ ۴ النساء ۱۱)

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ  
أَزْوَاجُكُمْ کي تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو بات چاہی منسوخ فرمادی اور یہ اصول مقرر فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے (پ ۴ النساء ۱۱) میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا اور

اللَّهُ الْأَشْجَعُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (وَإِذَا خَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ) ، قَالَ: «هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ» تَابَعَهُ سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

4- بَابُ قَوْلِهِ: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ} [النساء: 11]

4577- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بَنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِبِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلَمَةَ مَا شِئْنِي، فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ شَيْئًا، فَدَعَا بِنَاءً، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفْقُتُ» ، فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَتَوَلَّيْتُ: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ} [النساء: 11]

5- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ} [النساء: 12]

4578- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ: لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الشُّدُسُ،



وَالثَّلَاثَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالرُّبْعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبْعَ

## 6- بَابُ

{لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا، وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ} [النساء: 19] الْآيَةُ وَيُذَكَّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: {لَا تَعْضُلُوهُنَّ} [النساء: 19]: «لَا تَقْهَرُوهُنَّ»، {حُبًّا} [النساء: 2]: «إِثْمًا»، {تَعُولُوا} [النساء: 3]: «تَمِيلُوا»، {نَحْلَةً} [النساء: 4]: «النَّحْلَةَ الْمَهْرُ»

تیسرا حصہ مقرر فرمایا۔ یعنی عورت کے لیے آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کے لیے آدھا یا چوتھا حصہ۔

## لَا يَحِلُّ لَكُمْ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (پ ۴ النساء ۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ لَا تَعْضُلُوهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُبًّا گناہ۔ تَقْزُبُوا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ نَحْلَةً سے مراد ہے مہر یعنی النَحْلَةُ۔

عکرمہ اور ابوالحسن سوالی دونوں حضرات نے علیحدہ علیحدہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (پ ۴ النساء ۱۹) کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ مستحق اس کے وارث ہی شمار کیے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے مستحق شمار کیے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت

4579 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السَّوَّائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ، إِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا، وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ} [النساء: 19] قَالَ: «كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ»

اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

## لِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ----- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادئیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے (پ ۵ النساء ۳۳)

مَوَالِی سے اولیاء اور وارث مراد ہیں۔ عَاقَدَتْ جس کو قسم کھا کر مولیٰ بنایا ہو، اَلْحَلِیْفُ اور اَلْمَوْلٰی کے اور بھی کئی معنی آئے ہیں جیسے چچا کا بیٹا، غلام یا لونڈی کا ملک جو بطور احسان اس کو آزاد کر دے، وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: (اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنادئیے۔) یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ: (اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا۔) وہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تھے تو مہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان (مہاجرین و انصار) کے درمیان مواخات (بھائی چارا) قائم فرمادیا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادئیے ہیں (پ ۵ النساء ۳۳) تو پہلا دستور منسوخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا (پ ۵ النساء ۳۳) یعنی مدد، خیر خواہی اور دوستی کا۔ چنانچہ اُن کا وارث ہونا تو ختم ہو گیا لیکن وصیت اُن کے لیے باقی رہ گئی اسے ابو اسامہ نے ادریس سے اور انہوں نے حضرت طلحہ بن مصرف سے سنا ہے۔

## 7- بَابُ قَوْلِهِ:

(وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ، وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيحَتُهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا) وَقَالَ مَعْمَرٌ: "أَوْلِيَاءُ مَوَالِيَ، وَأَوْلِيَاءُ وَرَثَةٍ، (عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ) : هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ، وَهُوَ الْحَلِیْفُ وَالْمَوْلٰی أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ، وَالْمَوْلٰی الْمُنْعَمُ الْمُعْتَقُ، وَالْمَوْلٰی الْمُعْتَقُ، وَالْمَوْلٰی الْمَلِیْكَ، وَالْمَوْلٰی مَوْلٰی فِي الدِّیْنِ"

4580- حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرِفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} {النساء: 33}، قَالَ: وَرَثَةٍ. (وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ) : «كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَنَا قَدِيمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ، كُونَ ذَوِي رَحْمَةٍ لِلْأَخُوَّةِ الَّتِي أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ»، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} {النساء: 33} نُسَخَتْ، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ) مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ الْبَيْرَاتُ وَيُوصِي لَهُ، سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ، إِدْرِيسَ، وَسَمِعَ إِدْرِيسُ، طَلْحَةَ

## 8- بَابُ قَوْلِهِ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ {النساء: 40}

يَغْيِي زَنَةَ ذَرَّةٍ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ذَرَّةٍ سے مراد جس میں ذرے کے برابر وزن

ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم بروز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ جب دوپہر کے وقت دھوپ نکلی ہوگی اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، نہیں فرمایا، کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا، نہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور بروز قیامت تم اللہ عزوجل، کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ بروز قیامت ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا تھان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بدجن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ

4581 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءَ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «وَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءَ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذَنٌ مُؤَدِّنٌ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ، إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرًّا أَوْ فَاجِرًا، وَغُفْرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عَزْرِيَّ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا، فَيَسَارُ إِلَّا تَرِدُونَ فَيُخْشَرُونَ إِلَى النَّارِ

كَأَنَّهُا سَرَابٌ يُخْطَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقُطُونَ  
 فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ  
 كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ  
 اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ  
 صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟  
 فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ  
 يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ، أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي  
 أَذَى صُورَةٍ مِنَ الْبَرِّ رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا  
 تَنْتَظِرُونَ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا:  
 فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرٍ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ  
 وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا  
 نَعْبُدُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: لَا نُشْرِكُ  
 بِاللَّهِ شَيْئًا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیز علیہ السلام کی  
 عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے  
 جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے، اور نہ کوئی  
 بیٹا ہے بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ  
 ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے تو اے ہمارے رب! ہمیں  
 پانی پلا دے۔ پھر ریت کے ایک میدان  
 کے بارے میں کہا جائیگا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے  
 چنانچہ وہ سب اس آگ میں جمع کر لیے جائیں گے یعنی  
 وہ سراب ہوگی جس کے بعض شعلے دوسروں کو کھا رہے  
 ہونگے، پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں  
 گے پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا  
 جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ  
 ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا  
 کرتے تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ  
 تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا  
 جائیگا کہ یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ ان کے ساتھ بھی  
 وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ  
 ہوا۔ حتیٰ کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا  
 کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ پھر  
 اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت میں جلوہ فرمائے  
 گا جس میں اسے دیکھا جاسکے پھر ان سے پوچھا جائیگا  
 کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ حالانکہ آج ہر ایک اس  
 کے ساتھ ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا وہ عرض  
 کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا  
 جبکہ ان کی بڑی حاجت تھی۔ اور ہم تو اپنے رب کا  
 انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا کہ میں تمہارا  
 رب ہوں وہ دو یا تین دفعہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ  
 کسی کو شریک نہیں کرتے۔

## 9- بَابُ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ  
وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا {النساء: 41}  
الْمُخْتَالُ وَالْمُخْتَالُ وَاحِدٌ {نَظْمِيسٌ وَجُوهًا}  
{النساء: 47}: نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ  
طَمَسَ الْكِتَابُ: مَحَاةُ جَهَنَّمَ {سَعِيدًا} {النساء:  
10}: وَقُودًا"

## فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت  
سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر  
گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵ النساء ۴۱)  
الْمُخْتَالُ اور الْمُخْتَالُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور۔  
نَظْمِيس ہم ان کے منہ گدھے کی طرح برابر کر دیں گے  
طَمَسَ الْكِتَابُ اسی سے بنا ہے یعنی لکھا ہوا مٹا دینا  
سَعِيدًا ایندھن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے جبکہ یحییٰ کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک  
حصہ عمرو بن مَرْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجھے  
قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور!  
میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے؟ فرمایا  
مجھے دوسروں کی زبانی سننا بہت پسند ہے۔ پس میں  
نے آپ کے حضور سورہ النساء پڑھی جب میں اس  
آیت پر پہنچا کہ ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم  
ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان  
سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں (پ ۵ النساء ۴۱)  
تو آپ نے فرمایا کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی  
چشمات مبارک سے اشک رواں تھے۔

## إِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ... کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم  
میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا (پ ۵ النساء ۴۳)  
(۴۳) صَعِيدًا زمین کی سطح۔ الطَّوَاغِيْتُ وہ

## 10- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ  
مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ} {النساء: 43} {صَعِيدًا}  
{النساء: 43}: «وَجَّةُ الْأَرْضِ» وَقَالَ جَابِرُ:



«كَانَتِ الطَّوَاعِیْتُ الَّتِی یَتَحَاكَمُونَ إِلَیْهَا، فِی جُھَنَّةٍ وَاحِدَةٍ وَفِی أَسْلَمٍ وَاحِدَةٍ وَفِی كُلِّ حَتٍّ وَاحِدَةٍ كُفَّانٌ یُنْزِلُ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ» وَقَالَ عُمَرُ: «الْجَبْتُ: الشَّعْرُ، وَالطَّاغُوتُ: الشَّیْطَانُ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «الْجَبْتُ: بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَیْطَانٌ وَالطَّاغُوتُ: الْكَاهِنُ»

ہیں جن کی جانب کافرا اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیل جہینہ کا اپنا تھا۔ بنی اسلم کا اپنا اور ہر ایک قبیلے کا اپنا اپنا اور کافروں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ الْجَبْتُ سے جادو اور الطَّاغُوتُ سے شیطان مراد ہے عکرمہ کا قول ہے کہ الْجَبْتُ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیطان اور الطَّاغُوتُ سے کاهن مراد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا ہارم ہو گیا جب میں نے عاریہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند افراد روانہ فرمائے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لیے انہیں پانی مل بھی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم اِنْ كُنتُمْ مَرَضَىٰ اَوْ كُنَّ آیت نازل فرمائی۔

## أَوَّلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (پ ۵ النساء ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے متعلق نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے

4583- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: هَلَكْتُ قِلَادَةً لِأَسْمَاءَ، «فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظَلَمِهَا رَجُلًا، فَخَضَرَتِ الصَّلَاةَ، وَلَيْسُوا عَلَى وُضوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَصَلُّوا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضوءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ»، يَعْنِي آيَةَ التَّيْمُمِ

## 11- بَابُ قَوْلِهِ: {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَوَّلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]

قَوِي الْأَمْرِ

4584- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَوَّلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِرِّيَّةٍ»

12- بَابُ {فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ

بَيْنَهُمْ} [النساء: 65]

4585 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيحٍ مِنَ الْحَرَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أُرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ»، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ، فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَنْدِ، ثُمَّ أُرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ»، وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ، كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهَا فِيهِ سَعَةٌ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَمَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا تَزَلَّتْ فِي ذَلِكَ: {فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ} [النساء: 65]

انہیں ایک سر یہ کامیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

حَتَّى يُحَكِّمُوكَ

کی تفسیر

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک انصاری کا کھیت کے پانی پر تنازعہ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر ہمسائے کے کھیت کی طرف چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اس لیے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور جب پانی کھیت کی منڈیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دینا اور نبی کریم ﷺ نے اس مرتبہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلادیا جبکہ آپ نے واضح حکم فرمادیا ورنہ پہلے حکم میں انصاری کے لیے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی طرف اشارہ فرمادیا تھا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں ترجمہ کنز الایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں (پ ۵ النساء ۶۵) اسی کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ

ترجمہ کنز الایمان: تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء (پ ۵ النساء ۶۹)

13- بَابُ

{فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ

النَّبِيِّينَ} [النساء: 69]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار ہو جاتے تو انہیں اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا چاہتے ہیں یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ترجمہ کنز الایمان: جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ (پ ۵ النساء ۶۹) پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرمالیا ہے۔

### وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ كِتَابِ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس ہستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں (پ ۵ النساء ۷۵)

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا اور میری والدہ ماجدہ کا شمار ضعفاء میں تھا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے (پ ۵ النساء ۹۸) تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت

4586 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خِيَرُ بَيْنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»، وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، أَخَذَتْهُ بِحُجَّةٍ شَدِيدَةٍ، فَسَبَّحَتْهُ يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ} (النساء: 69) فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خِيَرُ

### 14- بَابُ

{وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ} (النساء: 75) الْآيَةُ

4587 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: «كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ»

4588 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، تَلَا {إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ} (النساء: 98)، قَالَ: «كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ عِنْدِ اللَّهِ» وَيُذَكَّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ {حَصِرَتْ} (النساء: 90) : ضَاقَتْ، {تَلَوْا}

4586- راجع الحديث: 4435

4587- راجع الحديث: 1357

4588- راجع الحديث: 1357

النساء: 135: أَلَسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: " الْمُرَاغَمَةُ: الْمُهَاجَرَةُ، رَاغَمْتُ: هَاجَرْتُ قَوْمِي. {مَوْقُوفًا} النساء: 103: مَوْقُوفًا وَقَتَهُ عَلَيْهِمْ "

سے ننگ ہونا مراد ہے۔ تَلَوُوا أَلَسِنَتَكُمْ زبان پھیر کر گواہی دینا اُن کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ الْمُرَاغَمَةُ سے مراد جائے ہجرت ہے۔ رَاغَمْتُ میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوفًا ایک مقررہ وقت پر۔

### 15- بَابُ {فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ

فَيَعْتَدِينَ وَاللَّهُ أَرْكَسُهُمْ

بِمَا كَسَبُوا}

[النساء: 88]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "بَدَّدَهُمْ: فَعَّاهُ: جَمَاعَةً"

ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ

منافقوں کے بارے میں دو فریق

ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر

دیا (پ ۵ النساء ۸۸) کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ان کی طاقت کو توڑ دیا فیضۃ سے مراد جماعت ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پ ۵ النساء ۸۸) یہ اُس وقت نازل ہوئی جبکہ غزوہ احد کے لیے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے لیکن واپس لوٹ گئے تھے چنانچہ اُن کے متعلق لوگوں کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا کہ اُن کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل کر دینے سے انکار کرتا تھا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پ ۵ النساء ۸۸) نبی کریم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ تو طیبہ بھی ہے یہ میل کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے چاندی کے میل کو آگ نکال دیتی۔

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور جب اُن کے پاس کوئی

000- بَابُ

{وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ

بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (پ ۵ النساء ۸۳) یعنی اسے خوب ہوا دیتے ہیں یَسْتَنْبِطُونَهُ چاہیے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسِبْنَا کَافٍ۔ اِلَّا اِنَّا کَافٍ بے جان چیزیں جیسے پتھر مٹی وغیرہ، مَرِيدًا شرارتی فَلْيَبْتَئِكُنَّ یہ بَتَّگے سے بنا ہے یعنی اسے کاٹ دیا قِيلًا اور قَوْلًا ہم معنی ہیں طَبَعَ کا معنی ہے ٹھہر لگا دی۔

### وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ كِ تَفْسِير

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ان سے معلوم کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (پ ۵ النساء ۹۳) یہ قتل کے بارے میں سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (پ ۵ النساء ۹۳) کی تفسیر السَّلَامُ اور السَّلَامُ ہم معنی ہیں۔

عطاء کا بیان ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں

أَذَاعُوا بِهِ {النساء: 3} : أُنَى أَفْشَوْهُ {يَسْتَنْبِطُونَهُ} {النساء: 83} : «يَسْتَنْبِطُونَهُ» {حَسِبْنَا} {النساء: 6} : «كَافِيًا» ، {إِلَّا اِنَّا} {النساء: 117} : «يَغْنِي السَّمَوَاتِ حَجَرًا أَوْ مَدَدًا، وَمَا أَشَبَّهُهُ» ، {مَرِيدًا} {النساء: 117} : «مُتَمَرِّدًا» ، {فَلْيَبْتَئِكُنَّ} {النساء: 119} : «بَتَّكُهُ قَطْعَهُ» ، {قِيلًا} {النساء: 122} : «وَقَوْلًا وَاحِدًا» ، {طَبَعَ} {النساء: 155} : «خَتَمَ»

### 16- بَابُ {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ} {النساء: 93}

4590 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: آيَةُ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ، فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ: " تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ} {النساء: 93} هِيَ آخِرُ مَا تَزَلَّ، وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ "

### 17- بَابُ {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} {النساء: 94}

السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ

4591 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ



(پ ۵ النساء ۹۴) کے متعلق۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے، اس نے اُن سے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرْضَ الْحَیْوَةِ الدُّنْیَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قرأت میں اس آیت کے اندر لفظ السَّلَامُ ہے۔

### لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النساء ۹۵)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النساء ۹۵) لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ میری ران

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا: {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَیْکُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} [النساء: 94] قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنِيمَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي ذَٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ: {تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا} [النساء: 94] بَلَّكَ الْغَنِيمَةُ" قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ

### 18- بَابُ

{لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ} [النساء: 95] {وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ} [النساء: 95]

4592- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَ عَلَيْهِ: {لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ} [النساء: 95] {وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ} [النساء: 95]، فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِئُهَا عَلَیْهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ أَعْمَى، «فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِ عَلَى فِیْهِ، فَتَقَلَّتْ عَلَیْهِ حَتَّى خَفَّتْ أَنْ تَرُضَ فِیْهِ، ثُمَّ سَرَى عَنْهُ»، فَأَنْزَلَ

اللَّهُ: (غَيْرَ أُولَى الظَّرَرِ)

پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خدشہ ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم ان کے بارے میں ہے جنہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النساء ۹۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ پس انہوں نے یہ لکھ دی۔ پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النساء ۹۵) نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ لکھو: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النساء ۹۵) اس وقت حضرت ابن ام مکتوم بھی نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے

4593 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ: {لَا يَسْتَوِي} (النساء: 95) الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا، فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَاهُ رَأْيَهُ " فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (غَيْرَ أُولَى الظَّرَرِ)

4594 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} (النساء: 95) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «ادْعُوا فُلَانًا» فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللُّوْحُ، أَوْ الْكِتَفُ، فَقَالَ: "اُكْتُبْ: {لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} (النساء: 95) {وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} (النساء: 95)" وَخَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ، فَتَزَلَّتْ مَكَانَهَا {لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} غَيْرَ أُولَى الظَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں تو معذور ہوں۔ تو اسی جگہ یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵ النساء ۹۵)

مقسم مولیٰ عبد اللہ بن حارث کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بناء عذر جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوہ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ بزرگ ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) (جمعین)

4595- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ، ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: {لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] : «عَنْ بَدْرٍ وَالْحَارِثُونَ إِلَى بَدْرٍ»

### 19- بَابُ

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ، قَالُوا: فِيْمَ كُنْتُمْ؟ قَالُوا: كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ، قَالُوا: أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا} الْآيَةُ

### إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمْ -- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کا ہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (پ ۵ النساء ۹۷)

حضرت محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور اس میں میراث نام بھی لکھ لیا گیا، اس کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس میں شامل ہونے سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں میں کچھ وہ تھے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مشرکوں کے ساتھ تھے

4596- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّمُ، حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ، وَغَيْرُهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ، فَأَكْتَبْتُهُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرَمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَنَاهَانِي عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ التَّنْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَلِّمُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوادیکھتے تو ان میں سے کسی کو آگتا اور وہ مرجاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (پ ۵ النساء ۹۷) لیف بن سعد نے بھی ابو الاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

## إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ۔۔۔۔ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں (پ ۵ النساء ۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ (سورۃ النساء، آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن ضعفاء کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

## عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُوا عَنْهُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (پ ۵ النساء ۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نمازِ عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سمیع اللہ لَمِنَ حَمْدِهِ کہہ چکے تو سجدہ کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات

وَسَلَّمَ. يَأْتِي السَّهْمُ فَيُزَمَّى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ، فَيَقْتُلُهُ. أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ. - فَأَنْزَلَ اللَّهُ: إِنْ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمْ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ {النساء: 97} الْآيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ

## 20- بَابُ

{إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا} {النساء: 98}

4597- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَكَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ} {النساء: 98} قَالَ: «كَانَتْ أُمِّي مَعْنَى عِنْدَ اللَّهِ»

## 21- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُوا عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا} {النساء: 99}

4598- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: اللَّهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي

دے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ!  
ضعیف مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر  
والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام  
کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما دے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ---- کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں  
مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیا رکھول رکھو  
(پ ۵ النساء ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں میں سے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو (پ ۵ النساء ۱۰۲) یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمن بن عوف زخمی تھے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۚ كِي تَفْهَمَ

ترجمہ کنز الایمان: اور تم بے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں (پ ۵ النساء ۱۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پ ۵ النساء ۱۲) یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال

رَبِّعَةَ اللَّهُمَّ نَحْ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ نَحْ  
الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ نَحْ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنْ  
الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ،  
اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِينِينَ كَسَنِي يُوسُفَ "

## 22- بَابُ قَوْلِهِ:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ  
مَطَرٍ، أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ  
(النساء: 102)

4599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا حَاجُّ بْنُ جَرِيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {إِنْ كَانَ بِكُمْ أَدَى مِنْ مَطَرٍ، أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى} [النساء: 102] قَالَ: «عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ كَانَ جَرِيْجًا»

23- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ، وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَأَمَّى النِّسَاءِ} [النساء: 127]

4600- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي  
أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {يَسْتَفْثُونَكَ فِي  
النِّسَاءِ، قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ} [النساء: 127]  
إِلَى قَوْلِهِ {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء:  
127] قَالَتْ عَائِشَةُ: «هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ  
الْبَتْسِمَةُ هُوَ وَلَيْسَ بِهَا وَوَارِثُهَا، فَأَشْرَكَتُهُ فِي مَالِهِ



میں شریک ہو حتیٰ کہ بھجور کے درخت میں بھی حصّہ دار ہو۔ پس وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے شخص سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہو جائے گا اس لیے اسے دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت

اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا

اندیشہ کرے (پ ۵ النساء ۱۲۸) کی تفسیر

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شِقَاقُ سے توڑ پھوڑ اور فساد مراد ہے اُخْضِرَتِ الْأَنْفُسَ الشُّحَّ میں شُحّی سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے کَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو نہ شوہر والی نظر آئے۔ نُسُوزًا۔ عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (پ ۵ النساء ۱۲۸) یہ ایسے شخص کے متعلق ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر الگ کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ  
الْأَسْفَلِ كِ تفسیر

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصّے میں۔ نَفَقًا زَمِينَ دوزخ راستہ۔

حَتَّىٰ فِي الْعَلَقِ، فَيَزَوَّجُهَا أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا رَجُلًا، فَيَشْرِكُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرَكْتُهُ فَيَعْضُلُهَا، فَتَزَلُّ هَذِهِ الْآيَةُ»

24- بَابُ {وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ

مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ

إِعْرَاضًا} [النساء: 128]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {شِقَاقُ} [البقرة: 137] : «تَفَاسُدُ» ، {وَأُخْضِرَتِ الْأَنْفُسَ الشُّحَّ} [النساء: 128]: «هَوَاةٌ فِي الشَّيْءِ يَحْرُصُ عَلَيْهِ» ،

{كَالْمُعَلَّقَةِ} [النساء: 129]: «لَا هِيَ أَيْمٌ، وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ» . {نُسُوزًا} [النساء: 128]: «بُغْضًا»

4601 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128] قَالَتْ:

"الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْمِلٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلْكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَتَزَلُّ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ"

25- بَابُ {إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ

الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ}

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "أَسْفَلَ النَّارِ، {نَفَقًا}

[الأنعام: 35]: سَرَبًا"

ابراہیم اسود سے روایت راوی ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے، حتیٰ کہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے پھر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے قلوب میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے حیران ہو کر کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں (پ ۵ النساء ۱۳۵) پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حضرت حذیفہ مسجد کے الگ گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھی بھی ادھر ادھر چلے گئے حضرت حذیفہ نے میری طرف کنکری پھینکی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان کے ہنسنے سے حیران ہوا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان لوگوں میں بھی داخل ہو گیا تھا جو آپ حضرات کی نسبت بہتر تھے لیکن انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی (پ ۶، النساء ۱۶۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں

4602- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حَذِيفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَ التِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٌ مِنْكُمْ»، قَالَ الْأَسْوَدُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنْ اللَّهَ يَقُولُ: (إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الذَّلِيلِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ)، فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ، وَجَلَسَ حَذِيفَةُ فِي تَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ، فَرَمَانِي بِالْحَصَا، فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ حَذِيفَةُ: «عَجِبْتُ مِنْ ضِيقِكَ، وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ، لَقَدْ أُنْزِلَ التِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا، فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ»

26- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ} (النساء: 163) إِلَى قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ} (النساء: 163)

4603- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»

4604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ"

## 27- باب

## يَسْتَفْتُونَكَ قُلُوبُ اللَّهِ كَيْ تَفْسِرَ

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلامہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو (پ ۶ النساء ۱۷۶)

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ برأت (سورہ توبہ) ہے اور آخر میں نازل ہونیوالی آیت ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلامہ میں فتویٰ دیتا ہے (پ ۶ النساء ۱۷۶) یہ آیت ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المائدہ

حُرْمٌ کا واحد

حَرَامٌ ہے

{يَسْتَفْتُونَكَ قُلُوبُ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ} إِنْ أَمْرُو هَٰذَا لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ {النساء: 176} "وَالْكَلَالَةُ: مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوْ ابْنٌ وَهُوَ مَصْنَعٌ مِنْ تَكْلَلِهِ النَّسَبُ"

4605 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "أَخْرَجُ سُورَةَ تَزَلَّتْ بَرَاءَةٌ وَآخِرُ آيَةٍ تَزَلَّتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلُوبُ اللَّهِ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ} {النساء: 176}"

بسم الله الرحمن الرحيم

## 5- سُورَةُ الْمَائِدَةِ

1- باب {حُرْمٌ} {البقرة: 173}:

وَاجِدُهَا حَرَامٌ

{فِيمَا نَقَضَهُمُ} {النساء: 155} :

4604 - راجع الحديث: 3415

4605 - راجع الحديث: 4364، صحيح مسلم: 4129، سنن ابوداؤد: 2888

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

«بِنَقْضِهِمْ». {الْبَائِدَةُ: 21} : «الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ»  
 «جَعَلَ اللَّهُ». {تَبَوُّؤُ} {الْبَائِدَةُ: 29} : «تَحْمِيلُ». {الْبَائِدَةُ: 52} : «كَوْلَةٌ» وَقَالَ عَزِيدُ:  
 «الْإِغْرَاءُ: التَّسْلِيْطُ. {أَجْوَرَهُنَّ} {اللسام: 24} :  
 مُهَوَّرَهُنَّ " قَالَ سُفْيَانُ: " مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ  
 أَشَدُّ عَلَى مَنْ: {لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا  
 التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ} {الْبَائِدَةُ: 68} " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مُخْتَصَّةٌ}  
 {الْبَائِدَةُ: 3} : «مَجَاعَةٌ» {مَنْ أَحْيَاهَا}  
 {الْبَائِدَةُ: 32} : «يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ  
 حَيِّ النَّاسِ مِنْهُ جَمِيعًا». {شُرْعَةٌ وَمِنْهَا جَاءَ}  
 {الْبَائِدَةُ: 48} : «سَبِيلًا وَسُنَّةً» {الْمُهَيِّئِينَ:  
 «الْأَمِينُ، الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ»

2- بَابُ قَوْلِهِ: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

دِينَكُمْ} {الْبَائِدَةُ: 3}

وقال ابن عباس (مختصة) مجاعة

فَمَا نَقَضِهِمْ عَهْدَ تَوْرَتِهِ كَيْفَ كَتَبَ  
 اللَّهُ أَوْ جَعَلَ اللَّهُ هَمْ حَتَّى هِيَ تَبَوُّؤُ تَوَاتُهَا ذَائِرَةٌ  
 مُرَدِّشَ زَمَانٍ - دُورِ عَصْرَاتِ كَقَوْلِهِ الْإِغْرَاءُ  
 لَكَ دِينًا - أَجْوَرَهُنَّ ان كَيْفَ الْمُهَيِّئِينَ مُرَادُ الْقُرْآنِ  
 كَرِيمٍ هِيَ جَوَاهِلُ تَمَامِ كِتَابِي كَيْفَ الْعِلْمُ كَالْمِنْ هِيَ سَفِيَانِ  
 ثَوْرِي كَقَوْلِهِ هِيَ كَيْفَ مَجْهُدِ الْقُرْآنِ كَرِيمِ كَيْفَ سَبْ سَخْتِ  
 آيَةٍ يَهْ هِيَ: " تَمَّ كَيْفَ بَاتٍ بِرَبِّهِ جَبْ تَوْرَتِ،  
 انْجِيلِ اَوْرَجُو تَمَّ بَارِي طَرْفِ نَازِلِ فَرَمَا يَاسِيَا، ان سَبْ بِرِ  
 عَمَلِ نَهْ كَرُو - " مُخْتَصَّةٌ بِهَوَك - مَنْ أَحْيَاهَا جَسْ  
 نَ قَتْلِ كَرْنِ كَوْرَامِ جَانَا مَسَوَا عَقِ كَيْفَ، كَوِيَا سَارِ  
 اَفْرَادِ اس كِي وَجْهٍ سَ زَنْدِه رَهْ - شُرْعَةٌ وَمِنْهَا جَاءَ  
 رَاسَةً اَوْرَطَرِيقَه -

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

دِينَكُمْ كَيْفَ تَفْسِيرُ

ابن عباس کا قول ہے کہ مُخْتَصَّةٌ سے مراد بھوک

ہے۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت  
 پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید  
 منایا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے خوب علم ہے  
 کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب  
 یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ  
 کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی  
 قسم وہ عرفہ کا روز تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب

4606 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ  
 بْنِ شِهَابٍ، قَالَتْ الْيَهُودُ لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ  
 آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَا تَخْلُدَا هَا عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: "إِنِّي  
 لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ:  
 يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ - قَالَ سُفْيَانُ:  
 وَأَشْكُ - كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْرٌ لَا " {الْيَوْمَ  
 أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ} {الْبَائِدَةُ: 3}

آیت: ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا (پ ۶ المائدہ ۳) نازل ہوئی تو مجھے شبہ ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔

### 3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا} [النساء: 3 4] "تَيَمَّمُوا: تَعَمَّدُوا، {أَمْدِنَ} [البائدة: 2]: عَامِدِينَ، أَكْمَتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاجِدًا" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَمْ تَسْتُمْ} وَ {تَمَشَّوْهُنَّ} [البقرة: 236] وَ {اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ} [النساء: 23]، "وَالْإِفْضَاءُ: التَّكَاحُ"

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا کی تفسیر ترجمہ کنز الایمان: پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو (پ ۶ المائدہ ۶) تَتَمَّمُوا تم ارادہ کرو۔ اُمْدِنَ قصد کرنے والے چنانچہ اَكْمَتُ اور تَيَمَّمْتُ ہم معنی ہیں ابن عباس کا قول ہے کہ {لَمْ تَسْتُمْ} وَ {تَمَشَّوْهُنَّ} وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ الْإِفْضَاءُ۔ ان چاروں سے جماع مراد ہے۔

4607 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَبِشِ، انْقَطَعَ عَقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَاسِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيَسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ، وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيَسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؛ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ رَأْسَهُ عَلَى فُخْدِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيَسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجبش کے مقام پر تھے تو میرا ہارگم ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اُس کی تلاش کے سبب ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رہے۔ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا۔ جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں



نے میری کوکھ میں ضرب بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ صبح بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ اس پر حضرت اسید بن خفیر نے کہا کہ آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہمارا اس کے نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی جانب واپس آرہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی بٹھادی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے مٹکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تُو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (پ ۶ المائدہ ۶) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن خفیر نے کہا: اے دل ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ کی تفسیر

يَمْتَنِعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فُجْدِي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَا «فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ النَّبِيِّمْ فَتَيَمَّمُوا» فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَتَعَفَّيْنَا الْبَعِيدَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعَقْدُ تَحْتَهُ

4608 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سَقَطَتْ قِلَادَتِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ، فَأَتَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلَ فَعَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا، أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكَزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسَتْ النَّاسُ فِي قِلَادَةٍ فِيهِ الْمَوْتُ، لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقِظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتَمِسَ الْمَاءَ فَلَمْ يَوْجَدْ «فَنَزَلَتْ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ (المائدة: 6) الْآيَةُ»، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ

4- بَابُ قَوْلِهِ: {فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ

فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ} 4609- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ،



أَوْ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟ - قُلْتُ: مَا عَلِمْتُ  
نَفْسًا حَلَّ قَتْلَهَا فِي الْإِسْلَامِ، إِلَّا رَجُلٌ زَلَّيَ بَعْدَ  
إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ حَارَبَ اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَنِّي سَةَ:  
حَدَّثَنَا أَنَسٌ، بِكَذَا وَكَذَا، قُلْتُ: إِنِّي حَدَّثَ  
أَنَسٌ، قَالَ: قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا: قَدْ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ  
الْأَرْضَ فَقَالَ: «هَذِهِ نَعَمْ لَنَا تَخْرُجُ فَأَخْرَجُوا  
فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنَ الْبَائِيَةِ وَأَبْوَالِهَا»، فَخَرَجُوا  
فِيهَا فَشَرَبُوا مِنَ الْبَائِيَةِ وَالْبَائِيَةِ، وَاسْتَصَحَّوْا  
وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّعُوا النَّعَمَ، فَمَا  
يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ، وَحَارَبُوا اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ، وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: تَغْمِيئِي، قَالَ:  
حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ، قَالَ: وَقَالَ: «يَا أَهْلَ كَذَا،  
إِنَّكُمْ لَنْ تَرَالُوا بِغَيْرِ مَا أُبْقِي هَذَا فِيكُمْ أَوْ مِثْلُ  
هَذَا»

اور کہا کہ اے عبد اللہ بن زید! آپ اس کے متعلق کیا  
کہتے ہیں یا اے ابو قلابہ! آپ کی اس کے متعلق کیا  
راے ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو کسی جان کے قتل کو  
اسلام میں حلال نہیں جانتا سوائے تین مواقع کے۔ (۱)  
اگر کوئی آدمی شادی شدہ ہو کر زنا کرے (۲) کسی جان  
کو بغیر جان کے قتل کرے (۳) اللہ اور اس کے رسول  
سے جنگ کرے اس پر حضرت عتبہ بن سعید کہنے  
لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یوں  
حدیث بیان کی ہے میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت  
انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ  
لوگ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باتیں  
کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ کی آب و ہوا موافق  
نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ اونٹ جنگل  
میں چرنے کے لیے جارہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ  
چلے جانا اور ان کا دودھ، پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ  
ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب  
پیتے رہے جس کے سبب تندرست ہو گئے ایک دن وہ  
چرواہے پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا اور اونٹوں کو  
لے کر بھاگ گئے کیا ایسے لوگوں کے قتل کر دینے میں  
کوئی تردد ہو سکتا ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اللہ  
اور اس کے رسول سے لڑے اور رسول اللہ ﷺ کو  
خوفزدہ کرنے کی کوشش کی حضرت عتبہ نے حیران  
سے سجان اللہ کہا میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم  
کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث  
حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی لیکن اے اہل  
شام! تم ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک یہ  
تمہارے اندر موجود ہیں یا ایسے لوگ تمہارے اندر

موجود رہیں گے۔

books click on link

## 6- بَابُ قَوْلِهِ: {وَالْجُرُوحُ

قِصَاصٌ} [المائدة: 45]

4611 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا

الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الرَّبِيعُ وَهِيَ عَمَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثِيْبَةً جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّظَرِ عَمُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ سِتْنَاهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ» فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ»

## وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ

کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دو دانت توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے پس نبی کریم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ربیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس عرصہ میں اس انصاری عورت کے اقربا بیت لینے پر راضی ہو گئے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

## يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

رَبِّكَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی جانب نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا: ترجمہ کنز الایمان: اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترتا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا

## 7- بَابُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

[المائدة: 67]

4612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَدْ كَذَبَ»، وَاللَّهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

وَمِنْ رَبِّكَ} [البائدة: 67] الْآيَةُ

کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری تمہائی کرے گا لوگوں سے بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا (پ ۶ المائدہ)

(۶۷)

لَا يُوَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (پ ۷ المائدہ ۸۹) ایسے شخص کے متعلق نازل ہوئی ہے جو قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قسم کھا کر اُس کے خلاف کبھی نہیں کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھتا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا جس میں بھلائی ہو۔

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ اللَّهِ لَكُمْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کے لیے نبی کریم ﷺ

8- بَابُ قَوْلِهِ: {لَا يُوَاخِذُكُمُ اللَّهُ

بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225]

4613- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ

بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " أَتَوَلَّكَ هَذِهِ الْآيَةُ: {لَا

يُوَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225]

فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ

4614- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

النَّظَرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْتَفِ فِي يَمِينٍ

حَتَّى أَتَوَّلَ اللَّهُ كَفَّارَةً الْيَمِينِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «لَا

أَرَى يَمِينًا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا قَبِلْتُ

رُحْصَةَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ»

9- بَابُ قَوْلِهِ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ

اللَّهُ لَكُمْ} [البائدة: 87]

4615- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

4613- انظر الحديث: 6663

4614- انظر الحديث: 6621

4615- انظر الحديث: 5075, 5071، صحيح مسلم: 3396

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خفی نہ کر لیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت عطا فرمائی کہ کچھ عرصہ کے لیے کسی عورت سے نکاح کر لیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں (پ ۷ المائدہ ۸۷)

### إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: شراب اور نجوا اور بت اور پانے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام (پ ۷ المائدہ ۹۰)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ الْآزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے الْأَنْصَابُ اور نُصْبُ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب کا قول کہ لِلزَّلْمُ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع الْآزْلَامُ ہے الْأَسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور یوں تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قَسَمْتُ اسی سے بنا ہی اور اس کا مصدر الْقُسُومُ ہے۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انکو کی شراب نہیں ہوتی تھی۔ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس بن مالک رضی

عَنْهُ قَالَ: "كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِي؟ فَتَنَاهَا عَنْ ذَلِكَ، فَرَخَصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالْقُبُورِ" ثُمَّ قَرَأَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنْمُوا ظِلِّيبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ) (المائدة: 87)

### 10- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْآزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (المائدة: 90)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "الْآزْلَامُ: الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ، وَالنُّصْبُ: الْأَنْصَابُ يَنْدَحُونَ عَلَيْهَا" وَقَالَ غَيْرُهُ: "الزَّلْمُ: الْقِدَاحُ لَا رِيْسَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْآزْلَامِ وَالْأَسْتِقْسَامُ: أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحُ فَإِنْ نَهَشَهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرْتُهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ بِهِ، يُجِيلُ: يُدِيرُ، وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَغْلَامًا، بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا، وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ، وَالْقُسُومُ: الْمَضْدَرُّ"

4616- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَرَّ لِي تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَإِنِّي فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ مَا فِيهَا شَرَابٌ الْعَيْبُ»

4617 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَرَّ لِي تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَإِنِّي فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ مَا فِيهَا شَرَابٌ الْعَيْبُ»



(پ ۷ المائدہ ۹۳)

ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ جو شراب پھینکی گئی وہ فصیح تھی اور محمد نے ابو نعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس دن حضرت ابو طلحہ کے در دولت پر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل ہو گئی پھر ایک ندا کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ یہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس دن شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فصیح نامی شراب زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں کے جو لوگ قتل کیے گئے ہیں ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (پ ۷ المائدہ ۹۳)

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ  
إِنْ تُبَدِّلَكُمْ  
تَسْؤُكُمْ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو یقیناً تم بہت کم ہنتے اور

4620 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِي أُهْرِيقَتْ الْفَضِيخُ، وَزَادَنِي مُحَمَّدُ الْبَيْكَنْدِيُّ، عَنْ أَبِي الثُّعْمَانِ، قَالَ: كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَإِنَّا نَنْظُرُ مَا هَذَا الضُّوْثُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي: «أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ»، فَقَالَ لِي: اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا، قَالَ: فَجَرَّتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِبُوا} [البائدة: 93]

12- بَابُ قَوْلِهِ: {لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ} [البائدة: 101]

4621 - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

4620- راجع الحديث: 2464

4621- راجع الحديث: 93، صحيح مسلم: 6072

بہت زیادہ روتے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز آنے لگی پھر ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (پ ۷ المائدہ ۱۰۱) نصر اور روح بن عبادہ نے بھی اس کی شعبہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے بطور تمسخر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، بتائیے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (پ ۷ المائدہ ۱۰۱)

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، قَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُعْلِمْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» ، قَالَ: فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ خَبِيرٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَنِي؟ قَالَ: فَلَانٌ، فَذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةُ: {لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ} [المائدة: 101] رَوَاهُ النَّصْرُ، وَرَوَى عَنْ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ

4622 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْفَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَيْرِيَّةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: مَنْ أَنِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ: أَيْنَ نَاقَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ} [المائدة: 101] حَتَّى فَرَّغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا

### 13- بَابُ

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چراہوا اور نہ بجا اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (پ ۷ المائدہ ۱۰۳) وَإِذْ قَالَ اللَّهُ مِمَّنْ لَفِظَ قَالَ يَقُولُ کے معنی میں ہے اور إِذْ بطور صلہ ہے۔ الْمَائِدَةُ اصل میں مفعول ہے جیسے، كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ اور تَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ اور اس کا مطلب ہے کہ جو قلع یا بھلائی اس کے ذریعے کسی نے حاصل کی، جیسے کہتے ہیں مَا دَنِي يُمِيدُنِي۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مُتَوَفِّيكَ سے مراد ہے تجھے وفات دوں گا۔

{مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ، وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ} [المائدة: 103] {وَإِذْ قَالَ اللَّهُ} [المائدة: 116]: "يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ، وَإِذْ هَاهُنَا صِلَةٌ. الْمَائِدَةُ: أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ، كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ، وَتَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ، وَالْمَعْنَى: مِيدَانُهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ، يُقَالُ: مَا كُنِي يُمِيدُنِي" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مُتَوَفِّيكَ} [آل عمران: 55]: «مُيَيْتُكَ»

4623- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: "   
الْبَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ ذُرَّهَا لِلظَّوْغِيَةِ، فَلَا يَحْلُبُهَا  
أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ: كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا  
لِإِلَهِيهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ " قَالَ: وَقَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
«رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي  
النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ »  
وَالْوَصِيلَةُ: النَّاقَةُ الْبَكْرُ، تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ  
الْإِبِلِ، ثُمَّ تُثَلِّي بَعْدَ بَأْتِئِ، وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا  
لِظَّوْغِيَتِهِمْ، إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى  
لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكْرٌ، وَالْحَامِ: فَخْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ  
الضَّرَابَ الْمَعْدُودَ، فَإِذَا قَضَى ضَرَابَهُ وَدَعُوهُ  
لِلظَّوْغِيَةِ، وَأَعْفُوهُ مِنَ الْحَمْلِ، فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ  
شَيْءٌ وَسَمُوهُ الْحَامِي " وَقَالَ لِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدًا، قَالَ:  
يُجْبَرَةُ بِهَذَا، قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُحْوَةٌ، وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ، عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب  
نے بیان فرمایا کہ بحیرہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جس  
کا دودھ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور کوئی اس کا  
دودھ نہ دوے۔ سائبہ وہ جانور جس کو کافر اپنے (باطل)  
خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی سامان نہیں  
لا دتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن  
عامر خزاعی کو دوزخ میں دیکھا وہ اپنی آنتوں کو گھسیٹ  
رہا تھا۔ یہی وہ پہلا آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی  
رسم سب سے پہلے شروع کی تھی۔ وصیلہ اُس بن بیاہی  
اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی مرتبہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ  
بھی، پس ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر  
چھوڑ دیتے تھے جبکہ مسلسل دوبارہ بچے جنتی اور درمیان  
میں کوئی نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جس  
کے بارے میں مالک ایک تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے  
اتنے بچے مطلوب ہیں، جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی  
تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے  
سامان ڈھانے کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی بھی چیز نہیں  
لا دتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب،  
زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسا  
ہی سنا ہے۔ ابن الہادی، ابن شہاب، سعید، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی  
کریم ﷺ سے سنا۔

محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کریانی، حسان بن  
ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی

4624 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ الْكُرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،



اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ آدمی ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم رائج کی تھی۔

### وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا كِي تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم روزِ حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۷ الانبیاء ۱۰۴) پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں دوزخ کی طرف ہانکیں گے۔ میں کہوں گا، اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد یہ کیسے گل کھلاتے رہے، پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا

حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجْرُ قُصْبُهُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيِّبَ السَّوَابِ»

### 14- بَابُ

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ {المائدة: 117}

4625 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مُحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»، ثُمَّ قَالَ: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ} {الأنبياء: 104} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّتَاءِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصِیحَانِي، فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذُوا بِعَدَّتِكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} {المائدة: 117} فَيَقَالُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ"

تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۷ المائدہ ۱۱۷) پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مُرْتَد ہو گئے تھے۔

إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روز حشر اللہ کی بارگاہ میں جمع کر لیے جاؤ گے، اس وقت کچھ لوگوں کو دوزخ کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے بندے نے کہا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ غالب حکمت والا (پ ۷ المائدہ ۱۱۷)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة الانعام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ فِتْنَتُهُمْ سے مراد ان کا عذر بیان کرنا ہے۔ مَعْرُوشَات وہ بلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا بنتی ہیں۔ حُمُولَةٌ جن پر بوجھ لا دیا جاتا ہے۔ وَلَلْبَسْنَا اور ہم ضرور شبہ ڈال دیں گے۔ يَتَأَوْنَ دور رہتے ہیں۔ تُبْسَلُ ذیل و خوار کرنا۔ اُبْسَلُوا ذیل کیے گئے، ہلاک کیے گئے۔ تَبَاسَطُوا اَيَّدِيَهُمْ اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔ تُبْسَلُ مراد مارنا ہے اسْتَكْثَرْتُمْ تم نے گمراہ کیا کتنے ہی انسانوں کو۔

### 15- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ {المائدة: 118}

4626 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النَّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يَأْخُذُ بِهِمْ دَاتِ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ} {المائدة: 117} إِلَى قَوْلِهِ {الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} {البقرة: 129}"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### 6- سُورَةُ الْأَنْعَامِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ} {الأنعام: 23}: «مَعَذَّتُهُمْ» {مَعْرُوشَات} {الأنعام: 141}: «مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكُزْمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ». {حُمُولَةٌ} {الأنعام: 142}: «مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا» {وَلَلْبَسْنَا} {الأنعام: 9}: «لَشَبَّهْنَا». {الْأُنْدَكُ كُمْ بِهِ} {الأنعام: 19}: «أَهْلَ مَكَّةَ» {يَتَأَوْنَ} {الأنعام: 26}: «يَتَبَاعَدُونَ». {تُبْسَلُ} {الأنعام: 70}: «تُفْضَحُ». {اُبْسَلُوا} {الأنعام: 70}: «أُفْضِحُوا». {تَبَاسَطُوا أَيْدِيَهُمْ}:

ذَرَأْتِ مِنَ الْخَزْزِ انہوں نے اپنی کہیتی میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ اَکِثَّةً پردہ اس کا مفرد کِتَان ہے۔ اَمَّا اِشْتَمَلْتُ یعنی کیا یہ نر اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں؟ پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں ٹھہراتے ہو؟ مَسْفُوحًا بہتا ہوا۔ صَدَفَ اُس سے منہ پھیرا۔ اَبْسَلُوا ہلاک کیے گئے۔ ذلیل کیے گئے۔ سَرْمَدًا ہمیشہ رہنے والا۔ اِسْتَهْوَتْهُ اس کو گمراہ کر دیا، اس کو پھینک دیا۔ يَمْتَرُونَ تم شک کرتے ہو۔ وَقَرَّ ذَاتٌ ٹیٹ وَقَرَّ وہ بوجھ جو جانور پر لاداجاتا ہے۔ اَسَاطِيرُ فضول قصے کہانیاں۔ اس کا واحد اُسْتَوْرَةٌ اور اِسْطَارَةٌ ہے۔ اَلْبَاسَاءُ سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔ یہ اَلْبُومِيس سے نکلا ہے۔ جَهْرَةً علانیہ، کھلم کھلا۔ اَلصُّوْرُ یہ صُورَةٌ کی جمع ہے جیسے صُورَةٌ کی جمع سُورٌ ہے۔ مَلَكُوتٌ بادشاہی جیسے رَهْبُوتٌ رَجْمُوتٌ سے بہتر ہے اور تُرْهَبٌ تُرْحَمٌ سے بہتر ہے۔ جَنَّ اندھیرا چھایا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا حُسْبَانُ یعنی حساب۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ حُسْبَانُ سے شیطان پر پھینکنے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ والد کی پیٹھ میں۔ مُسْتَوْدَعٌ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنُوءُ گچھا، خوشہ۔ قِنَوَانٌ اس کی جمع ہے۔ قِنَوَانٌ اسی طرح ہے جیسے صِنُو کی جمع صِنَوَانٌ ہے۔

«الْبَسِطُ الطَّرِبُ» ، وَقَوْلُهُ: {اَسْتَكْتَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ} {الأنعام: 128}: «اَضَلَلْتُمْ كَثِيرًا» ، {مَكَذَرْتُمْ مِنَ الْخَزْزِ} {الأنعام: 136}: «جَعَلُوا يَلَهُ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا، وَلِلْشَّيْطَانِ وَالْاَوْتَانِ نَصِيبًا» ، {اَكِثَّةً} {الأنعام: 25}: «وَاجِدُهَا كِتَانٌ» ، {اَمَّا اِشْتَمَلْتُ} {الأنعام: 143}: «يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلَى ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى، فَلَمْ تَحْزِرْ مُونَ بَعْضًا وَتَحْلُونَ بَعْضًا» {مَسْفُوحًا} {الأنعام: 145}: «مُهْرَاقًا، {صَدَفَ} {الأنعام: 157}: «اَعْرَضَ، اَبْسَلُوا: اَوَيْسُوا» ، {اَبْسَلُوا} {الأنعام: 70}: «اَسْلَمُوا» ، {سَرْمَدًا} {القصص: 71}: «ذَائِمًا» ، {اِسْتَهْوَتْهُ} {الأنعام: 71}: «اَضَلَّتْهُ» ، {يَمْتَرُونَ} {الأنعام: 2}: «تَشْكُونَ» ، {وَقَرَّ} {افصلت: 5}: «صَمَمَ، وَاَمَّا الْوَقَرُ: فَإِنَّهُ الْحِنْلُ» ، {اَسَاطِيرُ} {الأنعام: 25}: «وَاجِدُهَا اُسْطُورَةٌ وَاِسْطَارَةٌ، وَهِيَ التُّرْهَاتُ» ، {الْبَاسَاءُ} {البقرة: 177}: «مِنَ الْبَاسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ» ، {جَهْرَةً} {البقرة: 55}: «مُعَايَنَةً» ، {الصُّوْرُ} {الأنعام: 73}: «جَمَاعَةٌ صُورَةٌ، كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُورٌ» {مَلَكُوتٌ} {الأنعام: 75}: «مُلْكٌ، مِثْلُ: رَهْبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحْمُوتٍ، وَيَقُولُ: تُرْهَبٌ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ» ، {وَأَنْ تَعْدِلَ} {الأنعام: 70}: «تُقْسِطَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ» ، {جَنَّ} {الأنعام: 76}: «أَظْلَمَ» ، {تَعَالَى} {النحل: 3}: «عَلَا، يُقَالُ: عَلَى اللَّهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ» ، وَيُقَالُ: {حُسْبَانًا} {الأنعام: 96}: «مَرَامِي» ، وَ{رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ} {الملك: 5}، {مُسْتَقَرٌّ} {البقرة: 36}

: «فِي الصُّلْبِ»، {وَمُسْتَوْدَعٌ} [الأنعام: 98]:  
 «فِي الرَّجْمِ الْقِنُوءُ الْعَذُّ، وَالْإِثْنَانِ قِنُوءَانِ،  
 وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنُوءَانٌ مِثْلُ صِنُوءٍ» وَ {صِنُوءَانِ}  
 [الرعد: 4]

## 1- بَابُ {وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ}

لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ} [الأنعام: 59]

4627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
 حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ  
 سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " {مَفَاتِحُ الْغَيْبِ}  
 [الأنعام: 59] خَمْسٌ: (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ  
 السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ  
 وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي  
 نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) "

## 2- بَابُ قَوْلِهِ:

{قُلْ: هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ  
 عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ}  
 [الأنعام: 65] الْآيَةُ {يَلْبِسُكُمْ} [الأنعام: 65]:  
 «يَخْلِطُكُمْ مِنَ الْإِلْتِبَاسِ» ، {يَلْبِسُوا}  
 [الأنعام: 82]: «يَخْلِطُوا» ، {شَيْعًا} [الأنعام:  
 65]: «فِرْقًا»

4628 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
 بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {قُلْ هُوَ الْقَادِرُ  
 عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ}

## وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ  
 ہیں ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت  
 کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے  
 پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی  
 اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک  
 اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱ لقمان ۳۴)

## قُلْ هُوَ الْقَادِرُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر  
 عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (پ ۷ الانعام ۶۵)  
 يَلْبِسُكُمْ تمہیں ملا دے، خلط ملط کر دے۔  
 يَلْبِسُوا ملا دے۔ یہ دونوں اِلْتِبَاس سے نکلے۔  
 شَيْعًا فرقے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ  
 جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم  
 پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (پ ۷ الانعام ۶۵)  
 نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: یا تمہارے پاؤں کے تلے سے (پ ۷ الانعام ۶۵) تو دعا فرمائی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ حصہ نازل ہوا: ترجمہ کنز الایمان: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے (پ ۷ الانعام ۶۵) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ سہل ہے۔

### وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷ الانعام ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے صحابہ کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو کوئی ناحق بات یا ظلم کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲ لقمان ۱۳) ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (پ ۷ الانعام ۸۶) کی تفسیر

ابوالعالیہ، حضور ﷺ کے چچا زاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ کسی کسی کو نہیں پہنچتا کہ میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

{الأنعام: 65}، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ». قَالَ: {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ} {الأنعام: 65}، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ» {أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَيُلْدِقُ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} {الأنعام: 65} قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا أَهْوَنُ - أَوْ هَذَا أَيْسَرُ -»

### 3- بَابُ {وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ

{بِظُلْمٍ} {الأنعام: 82}

4629- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ: {وَلَمْ يَلْبِسُوا} {الأنعام: 82} إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ: وَآيِنَا لَمْ يَظْلِمُوا؛ فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الدِّينَ} {لقمان: 13} لَظْلَمٌ عَظِيمٌ

### 4- بَابُ قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ، وَلُوطًا

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ}

{الأنعام: 86}

4630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرِو بْنِ نَبِيٍّ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ



ترجمہ کنز الایمان: اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا

ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (پ ۸ الانعام ۱۴۶) ابن عباس کا قول ہے کہ ذبی ظفر سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ اَلْحَوَائِیَا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ اُن سے دوسرے کا قول ہے کہ هَاكُوْ سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ هٰذَا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ هٰذَا توبہ کرنے والے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی تجارت کرتے اور کھاتے رہتے۔

نیز اس کی ابو عاصم، عبد الحمید، یزید، عطاء بن ابی ریح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

## وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطْنُ كِتَابِ تَفْسِيرِ

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لیے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے اسی لیے اس نے اپنی مدح خود فرمائی ہے۔ میں نے حضرت ابو داؤد

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمَ مَا عَلَيْهِمْ شُحُومُهُمَا {الأنعام: 146} الْآيَةُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كُلُّ ذِي ظُفْرِ: الْبَعِيزُ وَالنَّعَامَةُ. {الْحَوَائِیَا} الْإِنْعَامُ: 146: «الْمُبْعَرُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: "هَآكُو: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: {هٰذَا} {الْأَعْرَافُ: 156}: ثَبْنًا، هَآئِدٌ: ثَائِبٌ"

4633 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، قَالَ عَطَاءُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمْلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا»

4633 م - وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ، سَمِعْتُ جَابِرًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ 7- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطْنُ} {الأنعام: 151}

4634 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطْنُ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ» قُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ.

قُلْتُ: وَرَفَعَهُ، قَالَ: نَعَمْ

سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، میں نے پوچھا، کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا، ہاں!

وَ كَيْلٌ يٰهَا حَفِيْظٌ اَوْ مُحِيْظٌ

کے معنی میں ہے

قُبْلًا سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قَبِيلٌ ہے۔ زُخْرَفٌ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرْثٌ جِجْرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی جِجْرٌ کہتے ہیں۔ اَلْجِجْرُ قومِ ثمود کی بستی کا نام بھی ہے جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی جِجْرٌ ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی جِجْرٌ کہا جاتا ہے گویا وہ محظوم سے شتق ہے جیسے قَتِيلٌ مَقْتُولٌ سے، اور جِجْرٌ اَلْجِمَامَةُ ایک مکان کا نام ہے۔

هَلَمَّ شُهَدَاءُكُمْ

کی تفسیر

هَلَمَّ اہلِ حجاز کی زبان واحد ثنئیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

اِيْمَانُهَا کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

8- بَابُ {وَكَيْلٌ} {الْأَنْعَامُ: 102}:

حَفِيْظٌ وَ مُحِيْظٌ بِهِ

{قُبْلًا} {الْأَنْعَامُ: 111}: "بَجَنُ قَبِيلٍ وَالْمَعْنَى: أَنَّهُ ضَرْبٌ لِلْعَذَابِ، كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ". {زُخْرَفُ الْقَوْلِ} {الْأَنْعَامُ: 112}: "كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَتُهُ وَوَشْيَتُهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرَفٌ". {وَحَرْثٌ جِجْرٌ} {الْأَنْعَامُ: 138}: "حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ جِجْرٌ فَجُجْرٌ، وَالْجِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَّتُهُ وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ: جِجْرٌ، وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ: جِجْرٌ وَجَجَى، وَأَمَّا الْجِجْرُ فَمَوْضِعٌ ثَمُودَ وَمَا حُجِّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ جِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ جِجْرًا، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْظُومٍ، مِثْلُ: قَتِيلٌ مِنْ مَقْتُولٍ، وَأَمَّا جِجْرٌ الْجِمَامَةُ فَهُوَ مَنْزِلٌ"

9- بَابُ قَوْلِهِ: {هَلَمَّ شُهَدَاءُكُمْ}

{الْأَنْعَامُ: 150}

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ: هَلَمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْأُنْثَى وَالْجَمْعِ"

10- بَابُ {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا}

{الْأَنْعَامُ: 158}

4635- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر تمام ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ مند نہ ہوگا، ترجمہ کنز الایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی (پ ۸ الانعام ۱۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت جب تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو جائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ کنز الایمان: کا ہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی تم فرماؤ رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں (پ ۸ الانعام ۱۵۸))۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة الاعراف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ رِيْشًا سے مال مراد ہے۔ اَلْمُعْتَدِلَيْنِ دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عَفْوًا ان کے مال کی کثرت ہو جانا۔ اَلْفَتْحُ فيلہ کرنے والا۔ اِفْتَحْ بَيْنَنَا ہمارے درمیان فيلہ کر۔ نَتَقْنَا ہم

عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَلِكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ {الأنعام: 158}"

4636- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، وَذَلِكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا" ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ

بسم الله الرحمن الرحيم

### 7- سُورَةُ الْأَعْرَافِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (وَرِيْشًا): «الْمَالُ»، (إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلَيْنِ) {الأعراف: 55}: «فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ»، {عَفْوًا} {النساء: 43}: «كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ»، {الْفَتْحُ} {سبأ: 26}: «الْقَاضِي»، {اِفْتَحْ بَيْنَنَا} {الأعراف: 89}

: «أَقْضِ بَيْنَنَا»، {الْأَعْرَافُ: 171} :  
 «الْجَبَلُ رَفَعَنَا»، {الْأَعْرَافُ: 139} : «أَنْفَجَرْتُ»،  
 {الْأَعْرَافُ: 93} : «أَحْزَنُ»، {تَأْسُ} : «الْبَائِدَةُ»:  
 26 : «تَحْزَنُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَا مَنَعَكَ إِلَّا  
 تَسْجُدَ} {الْأَعْرَافُ: 12} : «يَقُولُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ  
 تَسْجُدَ»، {يُخَصِّفَانِ} {الْأَعْرَافُ: 22} : «أَخَذَا  
 الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ،  
 يَخْدَعَانِ الْوَرَقَ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ»، {سَوَاءَهُمَا}  
 طه: 121 : «كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا»، {وَمَتَاعٌ إِلَى  
 جِدْنِ} {البقرة: 36} : «هُوَ مَا هُنَا إِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ، وَالْجِدْنِ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا  
 يُحْصَى عَدَدُهُ، الرِّيشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا  
 ظَهَرَ مِنَ اللَّبَاسِ»، {قَبِيلُهُ} {الْأَعْرَافُ: 27} :  
 «جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ»، {إِذَا رَكُوعًا} {الْأَعْرَافُ:  
 38} : «اجْتَمَعُوا، وَمَشَاقِ الْإِنْسَانِ وَالذَّابَّةِ كُلَّهَا  
 يُسَمَّى سُمُومًا، وَاحِدُهَا سُمٌّ، وَهِيَ: عَيْنَاهُ وَمَنْجَرَاهُ  
 وَقَمُّهُ وَأُذُنَاهُ وَذُبُرُهُ وَإِخْلِيلُهُ»، {غَوَاشٍ}  
 {الْأَعْرَافُ: 41} : «مَا غُشُوا بِهِ» {نُشْرًا} :  
 «مُتَفَرِّقَةً»، {نَكِدًا} {الْأَعْرَافُ: 58} : «قَلِيلًا»،  
 {يَغْنَوُا} {الْأَعْرَافُ: 92} : «يَعِيشُوا»، {حَقِيقُ}  
 {الْأَعْرَافُ: 105} : «حَقٌّ»، {اسْتَرْهَبُوهُمْ}  
 {الْأَعْرَافُ: 116} : «مِنَ الرَّهْبَةِ»، {تَلَقَّفُ}  
 «تَلَقَّمُ»، {طَائِرُهُمْ} {الْأَعْرَافُ: 131} :  
 «حَظُّهُمْ، طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ، وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ  
 الْكَمِيرِ الطُّوفَانُ»، {الْقَتْلُ} {الْأَعْرَافُ: 133} :  
 «الْحُمْنَانِ يُشَبِّهُ صِغَارَ الْحَلَمِ، عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ  
 بِنَاءٌ»، {سُقِطَ} {الْأَعْرَافُ: 149} : «كُلُّ مَنْ نِيدَمَ

نے اٹھایا، بلند کیا۔ اِنْبَجَسْتُ آہستہ آہستہ پھوٹ  
 نکلنا۔ مُتَبَرِّجُ نقصان، آسلی افسوس کروں۔ تَأْسُ تو  
 نے غم کھایا، افسوس کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ  
 تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ يُخَصِّفَانِ پتوں کو  
 آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوَاءَهُمَا  
 یہ دونوں بزرگوں کی شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ  
 اِلٰی جِدْنِ یہاں قیامت تک مراد ہے۔ الرِّيشُ ہم  
 معنی ہیں یعنی ظاہری لباس قَبِيلُهُ اس کے ساتھی  
 شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ إِذَا رَكُوعًا سب جمع  
 ہو جائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مساموں کو  
 سُمُومًا کہتے ہیں اور اس کا واحد سُمٌّ ہے یعنی آنکھیں،  
 نتھنے، منہ کانوں اور پیچھے آگے کی شرمگاہوں کا ان  
 میں ہی شمار ہے۔ غَوَاشٍ غلاف۔ نُشْرًا بکھرے  
 ہوئے۔ نَكِدًا تھوڑے۔ يَغْلُوْا زندگی گزاری۔  
 حَقِيقُ حق ہونا۔ اسْتَرْهَبُوهُمْ ڈر کی وجہ سے۔  
 تَلَقَّفُ لقمہ بنالے گا۔ طَائِرُهُمْ ان کا حصہ، اُن کا  
 نصیب۔ طُوفَانُ سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی  
 کہتے ہیں۔ الْقَتْلُ چمچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔  
 عُرُوشٌ اور عَرِيشٌ عمارت۔ سَقِطَ جب کوئی نادم  
 ہو تو کہتے ہیں فَقَدْ سَقِطَ فِي يَدِهِ... الْأَسْبَاطُ بنی  
 اسرائیل کے قبیلے يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ حد سے تجاوز  
 کرتے تھے۔ مَرَّعًا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔  
 بَيْسٌ سخت۔ أَخْلَدَ بیٹھا، پیچھے ہٹ گیا  
 سَتَسْتَدِرُّهُمْ۔ ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں  
 گے جو جائے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے  
 فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا جَنَّةُ  
 جنوں سے ہے۔ فَمَرَّتْ بِهِ۔ اس نے اپنے حمل کی  
 مدت پوری کی۔ يَنْزِعُكَ تھے بہکائے۔ طَيْفٌ اور



طَائِفٌ شَيْطَانِي دُوسرے۔ يَمْتَدُّونَهُمْ۔ وہ خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں۔ خَيْفَةً اور خُفْيَةً دونوں الإخفاء سے ہیں بمعنی خوف۔ الْأَصَالُ کا واحد اَصِيلُ ہے جو عمر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔

فَقَدْ سُوِّطَ فِي يَدَيْهِ. الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ. {يَعْلَمُونَ فِي السَّبْعِ} {الأعراف: 163}: «يَتَعَدُّونَ لَهُ، يُجَاوِزُونَ تَجَاوُزَ بَعْدَ تَجَاوُزٍ» {تَعَدُّ} {الكهف: 28}: «تَجَاوُزُ» {شُرْعًا} {الأعراف: 163}: «شَوَارِعُ» {بَيْمِيسَ} {الأعراف: 165}: «شَدِيدٍ» {أَخْلَدَ} {الأعراف: 176}: «إِلَى الْأَرْضِ قَعْدًا وَتَقَاعَسِي» {سَنَسْتَدِرُّهُمْ} {الأعراف: 182}: «أَمَّا نَأْتِيهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ» {كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَآتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا} {الحشر: 2}: {وَمِنْ جَنَّةٍ} {الأعراف: 184}: «مِنْ جُنُونَ آيَاتٍ مَرْسَاهَا مَتَى خُرُوجُهَا» {فَمَرَّتْ بِهِ} {الأعراف: 189}: «اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمَلُ فَأَتَمَّتْهُ» {يَنْزِعُ عَنْكَ} {الأعراف: 200}: «يَسْتَحْقِقُكَ» {طَيْفٌ}: «مِلْمٌ بِهِ لَمَمٌ» {وَيُقَالُ: {طَائِفٌ} {الأعراف: 201}: «وَهُوَ وَاحِدٌ» {يَمْتَدُّونَهُمْ} {الأعراف: 202}: «يُزَيِّنُونَ» {وَخَيْفَةً} {الأعراف: 205}: «خَوْفًا، وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ» {وَالْأَصَالُ} {الأعراف: 205}: «وَاجِدَهَا أَصِيلٌ، وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ» {كَقَوْلِهِ: {بُكْرَةً وَأَصِيلًا} {الفرقان: 5}}

### 1- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} {الأعراف: 33}

4637 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا

### قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میرے رب نے تو

بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (پ ۸ الاعراف ۳۳)

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابووائل سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں

نے اثبات میں جواب دیا، اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے تو اس نے ظاہر اور پوشیدہ ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدح سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں اسی لیے تو اپنی مدح خود فرمائی ہے۔

## وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو غمگین تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (پ ۹ الاعراف ۱۴۳) ابن عباس کا قول ہے کہ ارنی سے مراد ہے مجھے اپنا عنایت عطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا گیا تھا وہ کہنے لگا اے محمد! مجھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری مجھے تھپڑ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا، اسے بلا لاؤ۔ پس وہ اسے بلا لایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ ان انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں میں سے چن لیا ہے۔“

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ قَالَ: نَعَمْ - وَرَفَعَهُ، قَالَ: «لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، فَلِذَلِكَ حَزَمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ، فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ»

## 2- بَابُ

{وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ، قَالَ: رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ، قَالَ: لَنْ تَرَانِي وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي، فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَبَعًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: سُبحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ} [الأعراف: 143] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "أَرِنِي: أَعْطِنِي"

4638 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: «ادْعُوهُ» فَدَعَوْهُ، قَالَ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ، فَسَبَّحْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى النَّبِيِّ، فَقُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَخَذْتَنِي غَضَبَةً فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لَا

میں نے دل میں کہا کہ یہ تو محمد مصطفیٰ پر بھی فضیلت دے رہا ہے، لہذا مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو تھپڑ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ بروز قیامت جب تمام انسان بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا لیکن دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہونگے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور کی بیہوشی کے بدلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

### الْمَنِّ وَالسَّلْوٰی کی تفسیر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کھنبی مَنَّ کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

### إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں چلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (پ ۱۹ الاعراف ۱۵۸)

ابو اور یس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ

تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أُخْرِى أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُرِّى بِصَعْقَةِ الطُّورِ»

### 000- بَابُ {الْمَنِّ وَالسَّلْوٰی}

[البقرة: 57]

4639- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْكُنَاةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ»

### 3- بَابُ

{قُلْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ، وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ}

4640- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان شکر رنجی۔ حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو خفا کر دیا۔ حضرت عمر غصے میں اُن کے پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابو بکر بھی اُن کے پیچھے جا پہنچے اور معافی چاہی۔ انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کو دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابو بکر وہاں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی خدمت میں حاضر تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے یہ دوست تو کسی سے جھگڑ کر آئے ہیں راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر اپنے اس فعل پر نادم ہوئے اور وہ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حضور تمام واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جلال آ گیا اور حضرت ابو بکر یہی عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابو بکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غامر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

### وَقُولُوا حِطَّةٌ كِ تَفْسِيرِ

ہام بن منہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ رسول

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوَلَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ، فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَأَنْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا، فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ، فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ» قَالَ: وَنِدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَضَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرَ، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي، هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي، إِنِّي قُلْتُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا، فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "غَامَرَ: سَبَقَ بِالْخَيْرِ"

### 4- بَابُ {وَقُولُوا حِطَّةٌ} (البقرة: 58)

4641- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

اللہ ﷻ نے فرمایا۔ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے (پ ۱۱ البقرة: ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سرین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے داخل ہوئے کہ بالی میں دانے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور جاہلوں سے

منہ پھیر لو (پ ۹ الاعراف: ۱۹۹)

کی تفسیر

الْعُرْفُ سے مراد ہے اچھا کام۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے بن قیس کے پاس آکر قیام کیا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقربین میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے ہیں خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المؤمنین تک پہنچ ہے چنانچہ میرے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ جلد میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب بنو نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت مانگی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی، جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم، نہ تو آپ ہم پر مال لٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور نہیں پیٹنے کا۔ قصد تک کیا،

هَرِيرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا، وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ} (البقرة: 58)، فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْطَاهِمُ، وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ"

5- بَابُ {خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ}

[الأعراف: 199]

الْعُرْفُ: الْمَعْرُوفُ"

4642 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَتَزَلَّ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ الثَّقَفِ الَّذِينَ يُنْدِبُهُمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ فَجَالِسٍ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شَبَابًا»، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ، قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «فَأَسْتَأْذِنُ الْحَرَّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ»، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْحَرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ}



لیکن حضرت نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (پ ۱۹ الاعراف ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حکم سے نہ بڑھے اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب اللہ کے سامنے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو (پ ۱۹ الاعراف ۱۹۹) یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لیے نازل فرمائی ہے۔

دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو (پ ۱۹ الاعراف ۱۹۹) یہ لوگوں کو حسن اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ (اَوْ كَمَا قَالَ)۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ الانفال

#### يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ كَيْ تَفْسِرَ

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو (پ ۱۹ الانفال ۱) ابن عباس کا قول ہے کہ الْأَنْفَال سے غنیمتیں مراد ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ رِيحُكُمْ لِرَائِي کہا

[الأعراف: 199]، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، «وَاللَّهُ مَا جَاوَزَهَا عَمْرٌ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ»

4643 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

هشام، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، {خِذِ الْعَفْوَ} [الأعراف: 199] وَأُمِرٌ بِالْعُرْفِ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ النَّاسِ».

4644 - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: «أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ، أَوْ كَمَا قَالَ»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### 8- سُورَةُ الْأَنْفَالِ

#### 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ، قُلْ: الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرُّسُولِ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ} [الأنفال: 1] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " الْأَنْفَالُ: الْمَغَانِمُ " قَالَ قَتَادَةُ: {رِيحُكُمْ} [الأنفال: 46]: «الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ»

4643- انظر الحديث: 4644، سنن ابوداؤد: 4787

4644- راجع الحديث: 4643

گیا ہے کہ کَافِلَةٌ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ الانفال کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اَلشُّوْكَہ سے دھار مراد ہے۔ مُرْدَفِیْن فَوْجِ در فوج۔ رَدَفْنِی میرے بعد آیا۔ ذُوْقُوْ عَذَابِ چکھو، تجربہ کر کے دیکھو۔ یہ منہ سے چکھنے کے بارے میں نہیں ہے۔ فِیْزُ کُنْہِ اس کو جمع کرے۔ شَرِّدْ عَلَیْہِہ کر۔ جَنَحُوا طَلَب کیا۔ یُفْخِنُ غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُکَاۓ کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کر کے سیٹی کی آواز نکالنے کو لِيُثْبِتُوْكَ تاکہ مجھے قید کر لیں۔ تاکہ تجھ محبوس کر لیں۔

### اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (پ ۹ الانفال ۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں (پ ۹ الانفال ۲۲) بنی عبدالدار کے کچھ غلط کار لوگوں کے بارے میں ہے۔

4645 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ،

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الْأَنْفَالِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَدْرِ» {الشُّوْكَه} {الْأَنْفَالِ: 7} : «الْحَدُّ» {مُرْدَفَيْنِ}: «فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدَفْنِي وَأَرَدَفْنِي: جَاءَ بَعْدِي» {ذُوْقُوا: «بَاشِرُوا وَاجْتَرَبُوا، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَيْمِ»} {فِیْزُ كُنْہِ} {الْأَنْفَالِ: 37}: «يَجْمَعُهُ شَرِّدٌ: فَرَّقِي»، {وَأَنْ جَنَحُوا} {الْأَنْفَالِ: 61}: «طَلَبُوا، السِّلْمُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ»، {يُفْخِنُ} {الْأَنْفَالِ: 67}: «يَغْلِبُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مُكَاۓ} {الْأَنْفَالِ: 35}: «إِذْ خَالَ أَصَابِعُهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ» {وَتَضْيِئَةٌ} {الْأَنْفَالِ: 35}: «الصَّفِيرُ» {لِيُثْبِتُوْكَ} {الْأَنْفَالِ: 30}: «لِيُخْبِتُوْكَ»

### 000- بَابُ

{اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الضَّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ} {الْأَنْفَالِ: 22}

4646 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

وَرَقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الضَّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ} {الْأَنْفَالِ: 22} قَالَ: «هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ»

## 2- بَابُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ {الأنفال: 24} " اسْتَجِيبُوا: أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُضْلِحُكُمْ

اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ کی تفسیر  
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے (پ ۹ الانفال ۲۴) اسْتَجِيبُوا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا يُحْيِيكُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا مگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں میرے پاس آنے سے کیا چیز مانع ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں (پ ۹ الانفال ۲۴) پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں، اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ ﷺ جانے کے لیے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کر دیا۔

معاذ، شعبہ، ضعیف، حفص بن عاصم نے حضرت ابوسعید بن معلی سے یہی سنا، جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے حضور نے اُن سے فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبج مٹانی بھی کہتے ہیں۔

4647- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي، فَلَمْ أَتِهِ حَتَّى صَلَّى ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: " مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِي؟ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ {الأنفال: 24} " ثُمَّ قَالَ: «لَا عَلَيْكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ»، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ فَاذْكُرْتُ لَهُ،

4647- وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ حَفْصًا، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ: " هِيَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي "

## 3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذْ قَالُوا: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا جَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} {الأنفال: 32} قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «مَا سَكَمَ اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَيِّئُهُ الْعَرَبُ الْغَيْثَ» ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا}

## فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا جَارَةً كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان: اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا (پ ۹ الانفال ۳۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہل عرب بارش کو غَیْثُ کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے نامید ہونے پر (پ ۲۵ الشوریٰ ۲۸)

عبد الحمید بن کرید صاحب الزیادی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”اے اللہ! اگر یہ قرآن تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر نازل فرما۔“ اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (پ ۹ الانفال ۳۳-۳۴)

## وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں (پ ۹ الانفال ۳۳)

عبد الحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن

## 4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ} {الأنفال: 33}

4649 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّظَرِ، حَدَّثَنَا

مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے عنا کہ ابو جہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسایا ہم پر اور کوئی درد ناک عذاب نازل فرما۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (پ ۳۳-۳۴ الانفال)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ  
وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ  
کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اُن کے پاس ایک شخص آیا۔ پھر کہنے لگا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کرو اور عدل کرو بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں (پ ۱۲۶ الحجرات: ۹) پس آپ کو کون سی چیز ان کے ساتھ لڑنے سے مانع ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ اے سیدتی! مجھے اس

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، صَاحِبِ الزِّيَادَةِ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ، أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، "فَنَزَلَتْ: {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ، وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ} الْآيَةُ

5- بَابُ {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ  
فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ}  
[الأنفال: 39]

4650 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا، جَاءَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا} [الحجرات: 9] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ؟ فَقَالَ: "يَا ابْنَ أَبِي أُغْتَرْتُ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَلَا أَقَاتِلُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْتَرَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا} [النساء: 93] إِلَى آخِرِهَا"، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39]، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «قَدْ فَعَلْنَا عَلَى



عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ  
الْإِسْلَامَ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا  
يَقْتُلُونَهُ وَإِمَّا يُؤْتِقُونَهُ، حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامَ فَلَمْ  
تَكُنْ فِتْنَةً. فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُؤَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ  
قَالَ: «فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ؟» قَالَ ابْنُ عُمَرَ:  
"مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ؟ أَمَّا عُثْمَانُ: فَكَانَ اللَّهُ قَدْ  
عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ: فَأَبْنُ  
عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ -  
وَأَشَارَ بِيَدِهِ - وَهَذِهِ ابْنَتُهُ - أَوْ بِنْتُهُ - حَيْثُ  
تَرَوْنَ"

آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ  
محبوب ہے نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس  
صاف حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ ترجمہ کنز  
الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو  
اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے  
اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار  
رکھا بڑا عذاب (پ ۱۹ الانفال ۳۳-۳۴) وہ آدمی  
کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان:  
اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (پ  
۱۲ البقرة ۱۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ ﷺ کے عہد  
مبارک میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی  
تعداد کم تھی لہذا کافران کے دین میں فتنہ ڈالتے کہ کسی کو  
قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے حتیٰ کہ مسلمان  
اکثریت میں آگئے لہذا فتنہ مٹ گیا۔ جب اس آدمی  
نے دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرما رہے جیسا کہ وہ  
چاہتا ہے تو اس نے کہا: علی اور عثمان کے متعلق آپ کیا  
کہتے ہیں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی  
اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے متعلق کیا کہہ سکتا  
ہوں جب کہ حضرت عثمان کی خطا اللہ تعالیٰ نے معاف  
فرمادی لیکن تمہیں وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت  
علی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے نسا چچا زاد بھائی اور داماد  
ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر  
جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی  
اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان  
سے کہا کہ یہ جو قتال اور فتنہ برپا ہے اس کے متعلق آپ

4651 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا بَيَّانٌ، أَنَّ وَبَرََةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا - أَوْ إِلَيْنَا -

کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو! محمد ﷺ نے مشرکین سے قتال کیا کیونکہ کفار کے قریب جانا فتنہ کا شکار ہونا تھا۔ لہذا وہ قتال تخت و سلطنت کے لیے نہ تھا۔

ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ؟ «كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمَلِكِ»

## 6- بَابُ

## حَرْضُ الْمُؤْمِنِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (پ ۱۱۰ الانفال ۶۵)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ

4652 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، "لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ}، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ" - فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ - "ثُمَّ نَزَلَتْ: {الآن خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ} [الأنفال: 66] الْآيَةِ، فَكُتِبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ" وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً: نَزَلَتْ: {حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ} [الأنفال: 65]، قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: «وَأَرَى الْأَمْرَ بِالنَّعْرِوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ترجمہ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (پ ۱۱۰ الانفال ۶۵) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی مرتبہ یہ بھی کہا بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی (پ ۱۱۰ الانفال ۶۶) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک مرتبہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں

مگے (پ ۱۰ الانفال ۶۶) سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

اَللّٰنْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ كِى تَفْسِرَ

ترجمہ کنز الایمان : اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔ اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے (پ ۱۰ الانفال ۶۶)

میکئی بن عبد اللہ سلمی، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے (پ ۱۱۰ الانفال ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں دشواری محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد کمی کر دی آگئی اور فرمایا گیا: ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے (پ ۱۱۰ الانفال ۶۶) راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کمی فرما دی تو جس قدر کمی فرمائی گئی اسی حساب سے مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہو گئی۔

سورة التوبة

ولیعہ وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشَّقَّةُ سفر۔ الحَبَالُ موت۔ وَلَا تَفْتِنْنِي مجھے مت جھڑکو۔ کُڑھا اور کُڑھا ہم معنی ہیں۔ مُدْخَلًا داخل ہونے کی جگہ۔ يَجْمَعُونَ دوڑتے

## 7- باب

(الآن خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ  
ضَعْفًا) الْآيَةُ إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ)  
البقرة: 249

4653 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَيْمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خَرِيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ} شَقِيَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ، فَجَاءَ التَّخْفِيفُ"، فَقَالَ: (الآن خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا، فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ) قَالَ: «فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ»

9- سُورَةُ بَرَاءَةِ

{وَلِيَجْءَ} (التوبة: 16): «كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتُهُ فِي شَيْءٍ»، {الشُّقَّةُ} (التوبة: 42): "السَّفَرُ، الْحَبَالُ: الْفَسَادُ، وَالْحَبَالُ: الْمَوْتُ"، {وَلَا تَقْتَتِي} (التوبة: 49): «لَا تُؤَخِّرِي»، {كَرَهَا}

ہائیں، وَالْمُؤْتَفِكِیۡتِ وہ ہستیاں جو اٹ دی گئیں۔  
 اُھوی اسے گڑھے میں دھکیل دیا گیا۔ عَنِیۡمٌ ہمیشہ  
 رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں عَذْتُکَ بِاَرْضِیۡنِ  
 میں اس زمین میں رہ گیا۔ مَعِیۡنٌ اسی سے نکلا ہے۔  
 اور مَعِیۡنِ صِدِّیۡقِ سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا  
 ہونے کی جگہ ہے۔ اَلْخَوَالِفُ یہ اَلْخَالِیۡفُ کی جمع ہے  
 یعنی وہ جو مجھے چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہے۔ یَخْلُقُہُ فِی  
 الْغَیۡبِ اِیۡنِ اسی سے ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ مؤنث  
 کے لیے ہو، یوں اس کا واحد اَلْخَالِیۡفَۃُ ہوگا اور اگر یہ  
 مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں یہاں دو حرف  
 پائے جانے چاہئیں جیسے فَارِیۡسُ سے قَوَارِیۡسُ اور  
 هَالِکُ سے هَوَٰلِکُ۔ اَلْخِیۡرَاتُ اس کا واحد خَیۡرَۃٌ  
 ہے یعنی بھلائی۔ مُرَجَّوۡنٌ مؤخر کیے گئے۔ الشِّفَا  
 کنارہ۔ اَلْجُرُوفُ نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ  
 سے بن جاتی ہیں۔ هَارِیۡرٌ گرنے والی۔ جیسے کہا جاتا ہے  
 تَهَوَّرَتِ الْبِیۡرُ کنواں گر گیا اور اسی طرح نہریں۔  
 لَا وَاۡہَ خدا سے ڈرنے والا، آہ وزاری کرنے والا:

النِّسَاءُ: 19 وَ{كُرْهًا} {النِّسَاءُ: 19}: «وَاجِدٌ»  
 {مُدَّخِلًا} {النِّسَاءُ: 31}: «يُدْخِلُونَ فِيهِ»  
 {يَجْمَعُونَ} {التَّوْبَةُ: 57}: «يُسْرِعُونَ»  
 {وَالْمُؤْتَفِكَاتِ} {التَّوْبَةُ: 70}: «الْتَفِكُفُ»  
 اِنْقَلَبْتُ بِهَا اِلَیۡ اَرْضٍ {اُھوی} {النجم: 53}:  
 «اَلْقَاهُ فِیۡ هُوۡةٍ» {عَنِیۡمٌ} {التَّوْبَةُ: 72}: «خَلِیۡ  
 عَذْتُکَ بِاَرْضِیۡنِ: اُنِّیۡ اَقَمْتُ، وَمِنْہُ: مَعِیۡنٌ، وَيُقَالُ:  
 فِیۡ مَعِیۡنِ صِدِّیۡقِ، فِیۡ مَنْبَتِ صِدِّیۡقِ» {اَلْخَوَالِفُ}  
 {التَّوْبَةُ: 87}: «اَلْخَالِیۡفُ الَّذِیۡ خَلَفَنِیۡ، فَقَعَدَ  
 بَعْدِیۡ، وَمِنْہُ یَخْلُقُہُ فِیۡ الْغَیۡبِ اِیۡنِ، وَیَجُوزُ اَنْ یَّکُوۡنَ  
 النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِیۡفَةِ، وَاِنْ کَانَ یَجْعَ الذَّکُوۡرَ، فَاِنَّہُ  
 لَمْ یُوجَدْ عَلٰی تَقْدِیۡرِ یَجْعُوۡہُ اِلَّا حَرَفَانِ فَارِیۡسُ  
 وَفَوَارِیۡسُ وَهَالِکُ وَهَوَالِکُ» {اَلْخِیۡرَاتُ}  
 {البقرة: 148}: «وَاجِدَهَا خَیۡرَۃٌ وَہِیۡ الْفَوَاضِلُ»  
 {مُرَجَّوۡنٌ}: «مُؤَخَّرُوۡنَ الشِّفَا: شَفِیۡرٌ، وَہُوَ  
 حَدُّہُ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّیُولِ وَالْاَوْدِیۡۃِ  
 » {هَارِیۡرٌ} {التَّوْبَةُ: 109}: «هَارِیۡرٌ، یُقَالُ: تَهَوَّرَتِ  
 الْبِیۡرُ اِذَا اِنْهَدَمَتْ، وَاِنْهَارٌ مِثْلُہُ» {لَا وَاۡہَ}  
 {التَّوْبَةُ: 114}: «شَفَقًا، وَفَرَقًا، وَقَالَ الشَّاعِرُ:

البحر الوافر

اِذَا قُمْتُ اَرَحَلَهَا بِلِیۡلٍ ... تَأْوۡہَ اَہَۃَ الرَّجُلِ  
 الْحَزِیۡنِ

اِذَا قُمْتُ اَرَحَلَهَا بِلِیۡلٍ تَأْوۡہَ اَہَۃَ الرَّجُلِ  
 الْحَزِیۡنِ

### بِرَاءۃٌ مِنَ اللّٰہِ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور  
 اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا  
 معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے (پ ۱۰ التوبہ ۱) ابن  
 عباس کا قول ہے کہ اُنْہِیۡنِ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی

### 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{بِرَاءۃٌ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُولِہِ اِلَیۡ الدِّیۡنِ عَاہِدَتُہُمُ  
 مِنَ الْمُشْرِکِیۡنِ} {التَّوْبَةُ: 1} {اَذَانٌ} {التَّوْبَةُ: 3}:  
 «اِعْلَامٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {اَذُنٌ} {التَّوْبَةُ:  
 61}: {يُصَدِّقُ} {تَطَهَّرُوۡہُمْ وَتَزَكِّیۡہُمْ بِہَا} {التَّوْبَةُ:

103: " وَنَحْوَهَا كَثِيرٌ، وَالزَّكَاةُ: الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ، " {لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ} [فصلت: 7]:  
 «لَا يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (يُضَاهُونَ) يُشْهَدُونَ»

بات سن کر یقین کرے۔ تَطَهَّرُہُمْ وَتَزَكِّيہُمْ دونوں ہم معنی ہیں اور ایسے ہم معنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزَّكَاةُ اور الطَّاعَةُ اور الْإِخْلَاصُ۔ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ یعنی وہ خدائے واحد کی گواہی نہیں دیتے۔ يُضَاهُونَ اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

4654- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: "أَخِرُ آيَةٍ تَزَلَّتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ: اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ} [النساء: 176] وَأَخِرُ سُورَةٍ تَزَلَّتْ بَرَاءَةٌ"

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلامہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (پ ۶ النساء ۱۷۶) اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

## فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے (پ ۱۰ التوبہ ۱) سِيحُوا سیر کرو، چلو پھرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر صدیق نے اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ

## 2- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ} [التوبة: 2] "سِيحُوا: سِيرُوا"

4655- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا



اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزارى کا اعلان کر دینا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزارى کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

### وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور منادی پکار دیتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ درناک عذاب کی (پ ۱۰ التوبہ: ۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کو روانہ فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزارى کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزارى کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر

هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَدِّينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَدُّونَ بِمَنَى، أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ «أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ بِبَرَاءَةِ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مَنَى بِبَرَاءَةٍ. «وَأَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

### 3- بَابُ قَوْلِهِ:

وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ، فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ، وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ {التوبة: 3} أَذْنَهُمْ: أَعْلَمَهُمْ

4656- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَدِّينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَدُّونَ بِمَنَى، أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ مُحَمَّدٌ: ثُمَّ «أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ بِبَرَاءَةٍ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةٍ. «وَأَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ»

خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔

#### 4- بَابُ {إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ} [التوبة: 4]

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے قبل حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا تو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ فرمایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی آدمی برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد حج اکبر کا دن ہے۔

#### 5- بَابُ {فَقَاتِلُوا أَلَمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ} [التوبة: 12]

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھی ہیں، لہذا آپ کو معلوم ہوگا، ذرا ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں اور ایک تو ان میں سے اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پئے تو اس کی ٹھنڈک

4657- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَدُّونَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ» فَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

4658- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ، فَقَالَ: «مَا بَلَغَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ، وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُخْبِرُونَا فَلَا تَدْرِي، فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْفَرُونَ بِيُوتُنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا، قَالَ: «أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ، أَجَلٌ لَهُمْ يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَّا وَجَدَ بَرْدَهُ»

محسوس نہیں کر سکتا۔

## وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ ۱۰ التوبہ: ۳۴) عبدالرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہو مال ہو گا وہ بروز قیامت گنجا سانپ بن جائے گا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ زبدہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے پوچھا کہ ایسی کس چیز نے آپ کو اس جگہ لا کر ٹھہرایا؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (پ ۱۰ التوبہ: ۳۴) اس پر حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے متعلق ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے بارے میں ہے۔

## يَوْمَ يُخْنَىٰ عَلَيْهَا كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں

## 6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} {التوبة: 34}

4659 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِيعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُحَاغًا أَقْرَعَ»

4660 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ: مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ: {وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ} {التوبة: 34} قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا هَذِهِ فِينَا، مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، قَالَ: قُلْتُ: «إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ»

## 7- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَوْمَ يُخْنَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ، هَذَا مَا كَنْزْتُمْ

اور کروٹیں اور پٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چھوڑ اس جوڑنے کا (پ ۱۰ التوبہ: ۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

### إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں (پ ۱۰ التوبہ: ۳۶) الْقَيْمُ سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ پھیرا کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الآخریٰ و شعبان کے درمیان ہے۔

### ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے ساتھی سے فرماتے تھے: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ السَّيْكِيَّةُ یہ فَعِيلَةٌ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

لَا تُفْسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ {التوبة: 35}

4661- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: «هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أَنْزَلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ ظَهْرًا لِلْأَمْوَالِ»

### 8- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ {الْقَيْمُ} «هُوَ الْقَائِمُ»

4662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا جَزَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتٍ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ الْمُضَرِّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ"

### 9- بَابُ قَوْلِهِ:

{ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا} {التوبة: 40} «أَيُّ نَاصِرُنَا، السَّيْكِيَّةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ»



4663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ أَقَارِ الْمُسْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَأَا، قَالَ: «مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَ لِنِ اللَّهِ تَالِغُهُمَا»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے تو عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا: اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

4664 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ: «أَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةٌ»، فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِسْنَادُهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا، فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ، وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ

ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے مابین کلام ہوا تو میں نے کہا کہ ان کے والد محترم حضرت زبیر، ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء، ان کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ان کے نانا جان حضرت ابوبکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں، میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی، پھر ایک شخص نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

4665 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَتُجِلَّ حَرَمُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «مَعَاذَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمِّيَّةَ مُحِلِّينَ، وَإِلَى وَاللَّهِ لَا أَجِلُهُ أَبَدًا»، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: بَايَعَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ: "وَأَيْنَ بِهَذَا

ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے راوی ہیں کہ جب دونوں حضرات میں اختلاف رائے ہوا تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے جنت اور کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرائیں اور خدا کی قسم، میں تو اسے بھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان

4663 - انظر الحديث: 3922, 3653

4664 - انظر الحديث: 4666, 4665

4665 - راجع الحديث: 4664



الْأَمْرَ عَنْهُ، أَمَّا أَبُوهُ: فَخَوَارِجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ الزُّبَيْرَ - وَأَمَّا جَدُّهُ: فَصَاحِبُ الْغَارِ - يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ - وَأُمُّهُ: فَذَاتُ النَّطَاقِ - يُرِيدُ أَسْمَاءَ - وَأَمَّا خَالَتُهُ: فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَأَمَّا عَمَّتُهُ: فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ خَدِيجَةَ - وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَجَدَّتُهُ - يُرِيدُ صَفِيَّةَ - ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ، قَارِءٌ لِلْقُرْآنِ، وَاللَّهُ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ، وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْثَاءُ كِرَامٍ، فَاتَرُ التَّوَيْنَاتِ وَالْأَسَامَاتِ وَالْحَمِيدَاتِ يُرِيدُ أَبْطَنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أَسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ، إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ بِمَشْيِ الْقُدَمِيَّةِ - يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ - وَإِنَّهُ لَوَي ذَنْبَهُ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ -"

ہے کہ لوگوں نے محبت سے کہا کہ آپ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ امر ان سے دور نہیں کیونکہ ان کے والد محترم تو نبی کریم ﷺ کے خواری ہیں، یعنی حضرت زبیر۔ ان کے نانا حضور کے یا غار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا۔ ان کی خالہ ام المؤمنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ پھر وہ خود پاک باز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں، خدا کی قسم اگر وہ ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے قرابت دار ہیں۔ لہذا اگر یہ ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں لیکن یہ کیا بات ہے کہ انہوں نے بنی اسد، بنی تویت اور بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر مقدم کیا۔ کیا یہ سوچنے کی بات نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبد الملک بن مروان پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبد اللہ بن زبیر اس کی چال کا کوئی جواب نہیں دے رہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر حیران نہیں کہ عبد اللہ بن زبیر خلافت کے لیے کھڑے ہیں میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لیے ایسی کوشش کروں گا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے لیے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے ہر طرح بہتر تھے۔ میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی کے

4666 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: «أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا»، فَقُلْتُ: «لَأَحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ، وَلَا لِعُمَرَ، وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ»، وَقُلْتُ: «ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ،

وَابْنُ أُخْتِ خَدِيجَةَ، وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ، فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَلِيًّا، وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: «مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي، فَيَدْعُهُ وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا، وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَأَنْ يَرْتَبِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرْتَبِي غَيْرُهُمْ»

صاحبزادے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لخت جگر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ لہذا وہ خود کو اتنی بلندی پر اٹھالے گئے اور مجھے قریب رکھنا نہیں چاہتے مجھے گمان بھی نہ تھا کہ وہ مجھ سے اس طرح اعراض کریں گے، لیکن میں بھلائی نہیں چھوڑوں گا اور اپنے چچا کی اولاد کا حاکم ہونا تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ دوسروں کی بیعت کرنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔

### 10- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ} [التوبة: 60] قَالَ مُجَاهِدٌ: «يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ»

4667 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ، وَقَالَ: أَتَأَلَّفُهُمْ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا عَدَلْتُ، فَقَالَ: «يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَمْزُقُونَ مِنَ الدِّينِ»

### 11- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ} [التوبة: 79] {يَلْمِزُونَ} [التوبة: 79]: «يَعِيبُونَ»، وَ{جَهْدَهُمْ} [التوبة: 79]: «وَجَهْدَهُمْ: طَأَقَتَهُمْ»

4668 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ،

### وَالْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ کی تفسیر

تالیفِ قلوب، مجاہد کا قول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کچھ مال آیا تو آپ نے دو چار افراد کے مابین تقسیم فرما دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تالیف کی ہے اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

### الَّذِينَ يَلْمِزُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں (پ ۱۰ التوبہ: ۷۹) يَلْمِزُونَ عیب لگانا جَهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر ریا کاری ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) بہت سامال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پروا ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لیے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے بدستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (پ ۱۰ التوبہ ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خیرات کرنے کے لیے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی کوشش سے ایک مد چیز لے کر آسکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

## اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ كِى تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے (پ ۱۰ التوبہ ۸۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب

اَلْحَبَرَاتُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: "لَنَا اَمْرًا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَعَامَلُ، فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرٍ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: اِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا، وَمَا فَعَلَ هَذَا الْاَخَرُ اِلَّا رِثَاءً، فَتَوَلَّى: {الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ اِلَّا جُهْدَهُمْ} (التوبة: 79) "الآية

4669- حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدْتُكُمْ زَائِدَةً، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمَدِّ، وَإِنْ لَأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةُ أَلْفٍ، كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ»

## 12- بَابُ قَوْلِهِ:

{اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} (التوبة: 80)

4670- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي

عبداللہ بن ابی مرگیا عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لیے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرمادی پھر اس نے نماز جنازہ پڑھانے کے لیے عرض کی، تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ میرے رب نے تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لیے معافی چاہو یا اس کے لیے معافی نہ چاہو۔ اگر تم ستر مرتبہ بھی معافی چاہو گے۔ چنانچہ میں اس کے لیے ستر مرتبہ سے بھی زائد معافی طلب کر لوں گا۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو منافق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (پ ۱۰ التوبہ: ۸۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرگیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ چلنے کے لیے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کا دامن تھام کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں دن یہ اور فلاں دن وہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

أَسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَبِيصَهُ يُكْفِنُ فِيهِ أَهْلَهُ فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً} [التوبة: 80]، وَسَأَرِيذُهُ عَلَى السَّبْعِينَ" قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84]

4671 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْإِنْسِلِ، دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ،

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «أُخْرِجْ عَلِيَّ يَا عُمَرُ» فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: «إِلَيَّ خُذْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهِ» قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمُكِّثْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةِ: {وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا} [التوبة: 84] إِلَى قَوْلِهِ {وَهُمْ فَاسِقُونَ} [التوبة: 84] قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدَ مَنْ جُرِّئِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کر دیں تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اے عمر! مجھے نہ روکو! جب میں زیادہ مصر ہوا تو فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے یہ پہلو اختیار کر لیا ہے، لہذا اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زائد مغفرت مانگنے پر اس کی بخشش ہو جائیگی تو میں زیادہ دفعہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب واپس تشریف لائے تو کچھ دور ہی آئے تھے کہ سورہ برات کی یہ دونوں آیات نازل ہو گئیں۔ ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے (پ ۱۰ التوبہ ۸۵) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کو روکنے کی جرأت کی تھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔

### وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (پ ۱۰ التوبہ ۸۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی ریکس منافقین کی موت واقع ہوئی تو عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز

### 13- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84]

4672 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَبِيضَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْفِنَهُ فِيهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَاخْتَذَ



عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ، فَقَالَ: تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَأَفِّقٌ، وَقَدْ تَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَ: "إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ - أَوْ أَخْبَرَنِي اللَّهُ - فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ، أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} (التوبة: 80) فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ" قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ: {وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ} (التوبة: 84)

جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (پ ۱۰ التوبہ: ۸۰) پھر آپ نے فرمایا کہ میں اس کے لیے ستر سے زیادہ مرتبہ معافی طلب کر لوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی (اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے۔) (آیت ۸۴)

#### 14- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِيُغَرِّضُوا عَنْهُمْ، فَأُغْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ} (التوبة: 95)

سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ كِتَابُ تَفْسِيرِ  
ترجمہ کنز الایمان: اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑ دو وہ تو زے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کھاتے تھے (پ ۱۱ التوبہ: ۹۵)

عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دینے کے بعد تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت مجھ پر یہ فرمائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

4673 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، حِينَ تَخْلَفُ عَنْ تَبُوكَ: "وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لَا

أَكُونُ كَذِبُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا  
حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيُ: {سَيَخْلِفُونَ بِأَلْفِهِ لَكُمْ إِذَا  
أَنْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ} [التوبة: 5] إِلَى قَوْلِهِ  
{الْفَاسِقِينَ} [البقرة: 26]"

سچ عرض کر دیا اور جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا جیسے جھوٹ  
بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ یہ وحی  
نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: تم سے بہانے بنائیں  
گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (پ ۱۱ التوبة  
(۹۵)

## 15- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَأَخْرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا  
صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ  
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 102]

## وَأَخْرُونَ اعْتَرَفُوا كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ اور ہیں جو اپنے  
گناہوں کے مقرر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا  
براقریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ  
بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۰ التوبة ۳۶)

4674 - حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ،  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ،  
حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَنَا: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَتَانِي،  
فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبْنٍ ذَهَبٍ، وَلَبْنِ  
فِضَّةٍ، فَتَلَقَانَا رَجَالٌ شَطْرُ مَنْ خَلَقَهُمْ كَأَحْسَنِ  
مَا أَنْتَ رَأَى، وَشَطْرُ مَا أَنْتَ رَأَى، قَالَا  
لَهُمْ: ادْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَعُوا فِيهِ،  
ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا، قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ،  
فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَا لِي: هَذِهِ جَنَّةُ  
عَدْنٍ، وَهَذَاكَ مَنَزِلُكَ، قَالَا: أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ  
كَانُوا شَطْرُ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرُ مِنْهُمْ قَبِيحٌ،  
فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ  
عَنْهُمْ "

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات  
میرے پاس دو فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر  
کی جانب لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں  
سے بنا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے لوگ بھی ملے جن کا  
نصف جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور نصف  
جسم بہت ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں  
نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔  
چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے، جب وہ باہر آئے تو ان  
کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر  
ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے  
مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی  
رہائش گاہ ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا  
نصف جسم خوبصورت اور نصف بدصورت تھا، یہ وہ لوگ  
تھے جنہوں نے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے عمل کیے  
تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔

## 16- بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا  
لِلْمُشْرِكِينَ} (التوبة: 113)

4675- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَبَّأَ حَضَرْتُ  
أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ،  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَى عَمَّ،  
قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحَاجُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ"، فَقَالَ  
أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ  
أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَتِهِ  
عَنكَ»، فَتَوَلَّى: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى،  
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ}

(التوبة: 113)

## أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں (پ ۱۱۳ التوبة)

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور اُس وقت ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے بارے میں بارگاہ الہی میں کچھ عرض کر سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے راستے سے منہ پھیر گئے؟ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے روک نہ دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہو گئی۔ ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱۰ التوبة)

## لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے (پ ۱۱۸ التوبة)

## 17- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ  
وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ  
بَعْدِ مَا كَادَ تَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ  
عَلَيْهِمْ إِنَّهُمْ لَخُفُوفٌ رَحِيمٌ}

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے ناپینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ بتانے کی خدمت پر مامور تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا کہ میں نے عرض کی کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

### وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ كَانُوا فِي تَبَاكُفٍ

ترجمہ کنز الایمان: اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (پ ۱۱ التوبہ ۱۱۳)

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والد ماجد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ اُن تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے علاوہ اور کسی غزوہ میں شامل ہونے سے محروم نہیں رہے تھے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچ بات

4676- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ قَالَ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فِي حَدِيثِهِ: {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا} [التوبة: 118] قَالَ: فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ»

### 18- بَابُ

{وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا، إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ} [التوبة: 118]

4677- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَدْنَانَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّ عَلَيْهِمْ، أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ، غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزَوَةَ الْعُسْرَةِ، وَغَزْوَةَ بَدْرٍ -



قَالَ: فَأَجْتَعْتُ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى، وَكَانَ قَلَمًا يَفْتَدُهُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا حَقِّي، وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، وَتَهَيَّئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي، وَكَلَامِ صَاحِبِي، وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِهِ أَحَدٌ مِنَ الْمُتَعَلِّفِينَ غَيْرِنَا، فَأَجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا، فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَى الْأَمْرِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ، وَلَا يُصَلِّي وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَةً فِي أَمْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أُمُّ سَلَمَةَ تَيْبَ عَلَى كَعْبٍ» قَالَتْ: أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأَتُبِّرَهُ؟ قَالَ: «إِذَا يَحْطَبُكُمْ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمْ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلِ» حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا، وَكَانَ إِذَا اسْتَبَشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَانَتْهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ، وَكُنَّا أَهْلَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَدُوا، حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ، فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَعَلِّفِينَ وَاعْتَدُوا بِالْبَاطِلِ، ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: {يَعْتَلِدُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ،

عرض کر دینے کا مہم ارادہ کر لیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لے آئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور اقامت کا آغاز مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو ممانعت فرمادی اور ہم تینوں کے علاوہ کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت نہیں فرمائی۔ چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے بچنے لگے۔ جب مجھے اس کی حالت میں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تو مجھے یہ صدمہ ستانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھائیں گے اور اللہ نہ کرے رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی رویہ رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رونق افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ بھلائی اور تعاون کو معمول بنائے رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی۔ انہوں نے عرض کی۔ کیا میں انہیں خوشخبری دینے کے لیے کسی کو بھیج دوں؟ فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو تمہیں باقی رات آرام میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کر لی تو ہماری توبہ قبول ہو جانے کا اعلان کروایا اور



قُلْ: لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ تُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَأْنَا اللَّهُ مِنْ  
أَخْبَارِكُمْ، وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ  
(التوبة: 94) الآية

جب آپ کو خوشی پہنچی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکنے  
لگتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ پیچھے رہ جانے والوں  
میں سے ہم تینوں ہیں جن کی توبہ سب سے آخر میں  
قبول ہوئی اور نہ پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں  
نے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جھوٹ بولتے  
ہوئے اپنے عذر پیش کر دیئے تھے لیکن وحی کے  
ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا  
کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہوگا۔ چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے  
فرمایا ترجمہ کنز الایمان: تم سے بہانے بنائیں گے جب  
تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرماتا بہانے نہ بناؤ  
ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری  
خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے کام  
دیکھیں گے (پ ۱۱ التوبہ ۹۴)

## وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں  
کے ساتھ ہو جاؤ۔ (پ ۱۱، التوبہ ۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان  
ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت پر مامور  
تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو  
فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ  
جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں کسی  
ایسے شخص کو نہیں جانتا جو سچ بولنے پر اس قدر نوازا گیا ہو  
جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا تھا۔ چنانچہ جب میں نے  
رسول اللہ ﷺ کے حضور صحیح بات عرض کی اس وقت  
سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے ذہن  
میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس  
کے متعلق یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک

## 19- بَابُ

بَيَا أَهْلِهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ  
الصَّادِقِينَ {التوبة: 119}

4678 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ بْنِ  
مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ  
حِينَ تَخْلَفُ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ "فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ  
أَحَدًا أَهْلَاةَ اللَّهِ فِي صِنْدِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنِّي  
أَهْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ كَرِثْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَلْبًا، وَأَنْزَلَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
[لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ

اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱۹-۱۱۷ التوبہ)

## لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ كِ تَفْسِير

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (پ ۱۱۷ التوبہ ۱۲۸) رَعُوفٌ یہ الرَّافِقَةُ سے ہے یعنی مہربان۔

ابن سابق حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان معرکہ آرائی کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہذا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ کر دیئے جائیں۔ اگر اللہ نہ کرے ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع

وَالْأَنْصَارِ {التوبة: 117} إِلَى قَوْلِهِ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} {التوبة: 119} "

## 20- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ، حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} «مِنَ الرَّافِقَةِ»

4679- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاحِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ - قَالَ: أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ، فَيُلْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرَّانِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ، وَإِنِّي لَأَرَى أَنْ يَجْمَعَ الْقُرْآنُ. قَالَ أَبُو

بَكْرٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ: «كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِدَلِيلِكَ صَدْرِي، وَرَأَيْتُكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ، وَلَا نَعْمُكَ، «كُنْتَ تُكْتَبُ الْوَحْيُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، فَتَتَبَعَ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ، فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: «كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَلَمْ أَزَلْ أَرَا جُعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقُمْتُ فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرَّقَاعِ وَالْأَكْتَاكِ وَالْعُسْبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُرْمَةِ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ} [التوبة: 128] إِلَى آخِرِهَا، وَكَانَتْ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابِعَهُ عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ، وَاللَيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَقَالَ مُوسَى: عَنْ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، مَعَ أَبِي خُرْمَةَ، وَتَابِعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا

ہو جائے گا۔ لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کروالیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس پر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے ساتھ متفق کرنے پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میرا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اتفاق رائے ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نوجوان اور ذہین شخص ہو نیز ہم تم پر اعتماد بھی بہت کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر جو وحی ہوتی تو اُسے بھی تم لکھا کرتے تھے، لہذا قرآن کریم کو جمع کرنے کی خدمت تم انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے کی جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے وہ کام میرے لیے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کی کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس میں انہیں اپنے ساتھ متفق کرنے پر اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس کام کے لیے ہمت پکڑی اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی، پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ کے پٹھے اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ حتیٰ کہ

إِبْرَاهِيمَ. وَقَالَ: مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ

مجھے سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ملیں اور اُن کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، (یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخری سورت تک) (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآن کریم کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، حتیٰ کہ انہوں نے وصال فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، حتیٰ کہ انہوں نے بھی وصال فرمایا۔ پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رہا۔ (۲) عثمان بن عمرو، لیث، یونس، ابن شہاب (۳) لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خزیمہ انصاری (۴) موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت ابو خزیمہ (۵) یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد (۶) ابوثابت، ابراہیم، حضرت خزیمہ یا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہم۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ یونس

#### باب

ابن عباس کا قول ہے کہ فَاحْتَطَلَطَ سے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبزہ پانی کی وجہ سے اُگتا ہے۔ سَبَّحْنَهُ۔ بے نیاز ہے، پاک ہے۔ زید بن اسلم کا قول ہے کہ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مراد بھلائی ہے کہتے ہیں کہ تِلْكَ آيَاتُ سے مراد یہ قرآنی نشانیاں ہیں اور ان کے مانند۔ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرْتُمْ بِهِمْ ..... سے مراد بکرم ہے۔ دَعَوْهُمْ سے ان کی دعا کی مراد ہیں۔ أُحْصِطَ بِهِمْ ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ اَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ ..... گناہوں نے اس کو گھیر لیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### 10- سُورَةُ يُونُسَ

#### 1- بَابُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَاحْتَطَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ} {یونس: 24}: «فَتَنَبَّتْ بِالنَّاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ» وَ{قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا} سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ {یونس: 68} وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: {أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ} {یونس: 2}: «مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «خَيْرٌ»، يُقَالُ: {تِلْكَ آيَاتُ} {البقرة: 252}: «يَعْنِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ»، وَمِثْلُهُ: {حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرْتُمْ بِهِمْ} {یونس: 22}: «الْمَعْلَى بِكُمْ»، يُقَالُ: {دَعَوْهُمْ} {الأعراف: 5} «دَعَاوُهُمْ»، {أُحْصِطَ بِهِمْ} {یونس: 22}: «دَنُوا مِنَ الْهَلَكَةِ».

فَاتَّبَعَهُمْ اور آتَّبَعَهُمْ ہم معنی ہیں عَدُوا یہ  
عَدُوَان سے بنا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُعَجِّلُ اللّٰهُ  
لِلنَّاسِ الشَّرَّ ..... اسْتَعْجَلَهُمْ بِالْخَيْرِ ایسے  
الفاظ انسان اُس وقت منہ سے نکالتا ہے جب اپنی  
اولاد یا مال سے ناراض ہو کر کوستا ہے کہ اس میں برکت  
نہ ہو، اس پر لعنت ہو۔ لَقِصِی الْیَوْمَ أَجَلُهُمْ اس  
کی مدت پوری ہوگئی، جس کو کوستا تھا وہ مر گیا۔ لِلَّذِینَ  
أَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ سے مراد بخشش ہے۔  
دوسرے حضرات نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھنا  
مراد لیا ہے۔ الْکِبْرِیَاءُ بادشاہی، حکومت۔

{أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ} [البقرة: 81]، فَاتَّبَعَهُمْ:  
«وَاتَّبَعَهُمْ وَاحِدٌ»، {عَدُوا} [البقرة: 97]: «مِنَ  
الْعَدُوَانِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ  
الشَّرَّ اسْتَعْجَلَهُمْ بِالْخَيْرِ} {یونس: 11}: "قَوْلُ  
الْإِنْسَانِ لَوَلِيَّهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ: اللَّهُمَّ لَا  
تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنَّةُ"، {لَقِصِی الْیَوْمَ أَجَلُهُمْ}  
{یونس: 11}: «لَأَهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَا مَاتَهُ»،  
{لِلَّذِینَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰی} {یونس: 26}: «مِثْلَهَا  
حُسْنٰی». {وَزِیَادَةٌ} {یونس: 26}: «مَغْفِرَةٌ  
وَرِضْوَانٌ» وَقَالَ غَزَّوَةٌ: «النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ  
الْكِبْرِيَاءِ الْمَلِكُ»

## 2- بَابُ

## وَجَاوَزْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار  
لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا  
سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آ  
لیا بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے  
جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں  
(پ ۱۱ التوبہ ۹۰) تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں  
گے تاکہ تو سامان عبرت ہو جائے۔

{وَجَاوَزْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ، فَاتَّبَعَهُمْ  
فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا، حَتَّى إِذَا أَذْرَكَهُ  
الْغَرَقُ قَالَ: آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ  
بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ} {یونس: 90}  
{نَنْجِيكَ} {یونس: 92}: "نَلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ  
الْأَرْضِ، وَهُوَ النَّشْرُ: الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ  
منورہ میں رونق افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ  
رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام  
نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے  
اپنے صحابہ سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خوشی  
منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ مستحق ہو، لہذا تم روزہ

4680 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ،  
فَقَالُوا: هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ،  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ:  
«أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا»



رکھا کرو۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ ہود

ابویرہ کا قول ہے کہ آلاؤاۃ حبشہ کی زبان میں  
رَحِيمٌ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہادی  
الرأی جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الجودیۃ یہ  
جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ الحسن کا قول ہے إِنَّكَ  
لَأَنْتَ الْحَلِيمُ ..... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے۔ ابن  
عباس کا قول ہے أَقْلَعِي ٹھہر جا۔ روک لے۔ عَصِيبٌ  
شدید، سخت۔ لَا جَرَمَ کیوں نہیں۔ فَأَرِ الثَّنُورُ پانی  
جوش مارنے لگا۔ عِکْرَمَةُ کا قول ہے کہ تور سے سطح زمین  
مراد ہے۔

## باب

ترجمہ کنز الایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے  
کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں سنو جس وقت وہ  
اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت  
بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بیشک وہ  
دلوں کی بات جاننے والا ہے (پ ۱۱ ہود ۵)۔  
دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَاقِ اُتْرَا۔ یَحِیْقُ  
اُتْرَا ہے۔ یَتُوشُ فَعُولُ ..... کے وزن پر ناامید  
ہوتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَثِسُ غم کھا۔ یَتْنُونُ  
صُدُورَهُمْ سینوں کو دوہرا کرنا ستر چھپانے کی غرض  
سے لَیْسَتْخَفُوا مِنْهُ یعنی اللہ سے چھپائیں بساط  
بہر۔

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے

بسم الله الرحمن الرحيم

## 11- سُورَةُ هُودٍ

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: "الْأَوَاةُ: الرَّحِيمُ  
بِالْحَبَشِيَّةِ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (بَادِ الرَّأْيِ):  
«مَا ظَهَرَ لَنَا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الْجُودِيَّةُ} {هُودُ}:  
44: «جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ» وَقَالَ الْحَسَنُ: {إِنَّكَ  
لَأَنْتَ الْحَلِيمُ} {هُودُ: 87}: «يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ»  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَقْلَعِي} {هُودُ: 44}:  
«أَمْسِكِي»، {عَصِيبٌ} {هُودُ: 77}: «شَدِيدٌ». {لَا  
جَرَمَ} {هُودُ: 22}: «بَلَى». {وَأَرِ الثَّنُورُ} {هُودُ:  
40}: «تَبَعَ الْمَاءُ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «وَجْهُ  
الْأَرْضِ»

## 1- باب

{أَلَا إِنَّهُمْ يَتْنُونُ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخَفُوا  
مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا  
يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ}  
{هُودُ: 5} وَقَالَ غَيْرُهُ: {وَحَاقَ} {هُودُ: 8}: «نَزَلَ»  
. {يَحِیْقُ} {فَاطِرُ: 43}: «يَنْزِلُ». {يَتُوشُ}:  
«فَعُولٌ مِنْ يَتَسْتُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَبْتَثِسُ}  
{هُودُ: 36}: «تَحْزَنُ». {يَتْنُونُ صُدُورَهُمْ} {هُودُ:  
5}: «شَكَّ وَأَمْتَرَاءُ فِي الْحَقِّ». {لَیْسَتْخَفُوا مِنْهُ}  
{هُودُ: 5}: «مَنْ أَلْكَرَانِ اسْتَظَاعُوا»

4681- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو آلا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنِي صُدُوْرُهُمْ ..... پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تمہاری میں بھی کھلے آسمان کے نیچے قضائے حاجت اور اپنی بیویوں سے جماعت کرتے ہوئے حیا کرتے تھے، جس کے سبب آسمان کی جانب سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آلا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنِي صُدُوْرُهُمْ ..... کی تلاوت کی تو میں نے پوچھا کہ اے ابو عباس! یہ سینوں کو ڈوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے جماعت کرتے وقت اور حوائج ضروریہ کے وقت حیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت اتری: ترجمہ کنز الایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (پ ۱۱ ہود ۵)

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں تلاوت فرمایا یَثْنُوْنَ صُدُوْرُهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ۔ حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ یَسْتَغْشُوْنَ اپنے سروں کو جھکا لیتے ہیں۔ بیئہ بہم ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے وِضَاقِیْہُمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقَطْعِ مِنَ اللَّیْلِ رات کی تاریکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِنْذِبْ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

وَكَانَ عَرَشُهُ عَلَى

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: «أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُوْنِي صُدُوْرُهُمْ» قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ: «أَنَاسٌ كَانُوا يَسْتَخْفُوْنَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيَقْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيَقْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ»

4682- حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَرِيْمٍ عَنْ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ: «أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُوْنِي صُدُوْرُهُمْ قُلْتُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنُوْنِي صُدُوْرُهُمْ؟ قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَجِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَجِي» فَتَنَزَّلَتْ: «أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنُوْنِي صُدُوْرُهُمْ

4683- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرُهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ» {هود: 5} وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - {يَسْتَغْشُوْنَ} {هود: 5}: «يُغْطَوْنَ رُءُوسَهُمْ» {بِئْسَ بِهِمْ} {هود: 77}: «سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ»، {وِضَاقِیْہُمْ} {هود: 77}: «بِأَضْيَافِهِ». {بِقَطْعِ مِنَ اللَّیْلِ} {هود: 81}: «بَسَوَادٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِلَيْهِ أُنِيبُ} {هود: 88}: «أَرْجِعُ»

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَكَانَ عَرَشُهُ

## الماء کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے، جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اٹھائے۔ اِعْتَرَاكَ تَجْهَ پر مار پڑی۔ عَرُوتہ میں نے اسے پایا یَعْرُوہ اور اِعْتَرَانِی اسی سے ماخوذ ہیں۔ اِخْذُ بِنَا صِیْتِہَا..... اسی کی بادشاہی اور قبضے میں ہے۔ عَنِیْدُ اور عَنُوْدُ اور عَانِدُ ہم معنی ہیں یعنی زیادہ سرکشی۔ اِسْتَعْمَرَکُمْ تمہیں آباد کیا، جیسے کہتے ہیں۔ اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَہِیَ عُمَرٰی..... یعنی یہ گھر تازیت اسے رہنے کے لیے دیدیا۔ نَکَرُہُمْ ، اَنکَرُہُمْ اور اِسْتَنکَرُہُمْ ہم معنی ہیں۔ حَمِیْدُ اور حَمِیْدُ یہ فَعِیْلُ کے وزن پر مآجِد سے ہے اور مَحْمُوْدُ جس کی حمد کی گئی۔ سِجِّیْلُ سخت اور بڑی چیز۔ سِجِّیْنُ کا مطلب بھی یہی ہے کیونکہ لام اور میم دونوں بہنیں ہیں۔ چنانچہ تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

وَرَجَلٌ یَطْرُبُونَ الْبَیْضَ ضَاحِیَةً  
ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّیْنَا

## عَلَى الْمَاءِ {ہود: 7}

4684- حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفَقُ أَنْفَقِي عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا تَغِيظُهَا نَفَقَةً سَخَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ " {اعْتَزَاكَ} {ہود: 54} : «افْتَعَلَكَ مِنْ عَرُوتِهِ أَمَى أَصْبَتْهُ، وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي» {اِخْذُ بِنَا صِیْتِہَا} {ہود: 56} : «أَمَى فِي مَلِكِهِ وَسُلْطَانِهِ» {عَنِیْدُ} {ہود: 59} : «وَعَنُوْدُ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَأْكِيْدُ التَّجَرُّ» {اِسْتَعْمَرَکُمْ} {ہود: 61} : «جَعَلَکُمْ عُمَارًا، اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَہِیَ عُمَرٰی جَعَلْتُهَا لَهُ» {نَکَرُہُمْ} {ہود: 70} : «وَأَنکَرُہُمْ وَاسْتَنکَرُہُمْ وَاحِدٌ» {حَمِیْدُ فَحِیْدُ} {ہود: 73} : «كَأَنَّهُ فَعِیْلٌ مِنْ مَآجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِنْ حَمْدٍ» {سِجِّیْلُ} {ہود: 82} : " الشَّيْدُ الْكَبِيرُ، سِجِّیْلٌ وَسِجِّیْنٌ، وَاللَّامُ وَالنُّونُ اخْتَانِ، وَقَالَ تَمِيمٌ بْنُ مُقْبِلٍ:

{البحر البسيط}

وَرَجَلٌ یَطْرُبُونَ الْبَیْضَ ضَاحِیَةً ... ضَرْبًا  
تَوَاصَى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّیْنَا

## 3- باب

## باب

{وَالْيَ مَدِينَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا} {الأعراف: 85} : «أَتَى إِلَى أَهْلِ مَدِينَةٍ، لِأَنَّ مَدِينَةَ بَلَدٍ»، وَمِثْلُهُ {وَأَسْأَلَ الْقَرْيَةَ} {يوسف: 82} : «وَأَسْأَلَ الْعِيرَ، يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَصْحَابَ الْعِيرِ»، {وَرَأَى كُمْ ظَهْرِيًّا} {هود: 92} : «يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، وَيُقَالُ: إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ، ظَهَرَتْ بِحَاجَتِهِ، وَجَعَلْتَنِي ظَهْرِيًّا، وَالظَّهْرِيُّ هَا هُنَا: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ ذَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ»، {أَرَادِلْنَا} {هود: 27} : «سُقَاظُنَا إِجْرَاهِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ»، {الْفُلْكَ} {الأعراف: 64} : «وَالْفُلْكَ وَاحِدٌ، وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ» {مُجْرَاهَا} «مَدْفَعُهَا، وَهُوَ مَصْدَرٌ أَجْرَيْتُ، وَأَرْسَيْتُ: حَبَسْتُ»، وَيُقْرَأُ: {مَرَسَاهَا} : «مَنْ رَسَتْ هِيَ» {وَمُجْرَاهَا} : «مَنْ جَرَتْ هِيَ»، وَ {مُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا} : «مَنْ فَعَلَ بِهَا»، {رَاسِيَاتٍ} {سبأ: 13} : «ثَابِتَاتٌ»

## 4- بابُ قَوْلِهِ:

{وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ} {هود: 18} «وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ وَاحِدَةً، شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ»

4685 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَهَشَامٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: بَيْنَمَا ابْنُ عُمَرَ

وَالْيَ مَدِينَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی یہ ارشاد ہے وَأَسْأَلَ الْقَرْيَةَ وَأَسْأَلَ الْعِيرَ..... یعنی گاؤں والوں اور قافلے والوں سے پوچھو۔ وَرَأَى كُمْ ظَهْرِيًّا..... ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی کی جانب توجہ نہ دے یا کسی کی ضرورت پوری نہ کرے یعنی تو نے میری ضرورت سے پیٹھ پھیر لی یا مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ الظَّهْرِيُّ اس جانور یا برتن کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ رکھا جائے اور کام میں اس سے مدد لی جائے۔ أَرَادِلْنَا ہمارے کمین و ذلیل آدمی۔ إِجْرَاهِي یہ أَجْرَمْتُ یا بقول بعض جَرَمْتُ کا مصدر ہے الْفُلْكَ اور الْفُلْكَ ہم معنی ہیں یعنی کشتیاں سفینے۔ مُجْرَاهَا یہ أَجْرَيْتُ کا مصدر ہے اور أَرْسَيْتُ میں نے روکایوں بھی پڑھتے ہیں مَرَسَاهَا اس صورت میں یہ رَسَتْ سے ہے اور مُجْرَاهَا جَرَتْ سے ہے اور مُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا سے مراد ہے جو نگر انداز اور ٹھہری ہوئی ہو۔

## وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ ۱۲ ہود ۱۸) الْأَشْهَادُ اسی طرح شہید کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ سے أَصْحَابٌ ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک شخص نے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اے ابن عمر! کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے



يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
- أَوْ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ - سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يُدْنِي الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ -  
وَقَالَ هِشَامٌ: يُدْنُو الْمُؤْمِنُ - حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ  
كَفَّهُ فَيَقْرُرُهُ بِذُنُوبِهِ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ يَقُولُ:  
أَعْرِفُ يَقُولُ: رَبِّ أَعْرِفْ مَرَّتَيْنِ، فَيَقُولُ:  
سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا، وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ  
تُطَوَّى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْآخِرُونَ - أَوْ  
الْكُفَّارُ - فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ: {هَؤُلَاءِ  
الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى  
الظَّالِمِينَ} [هود: 18] " وَقَالَ شَيْبَانُ: عَنْ  
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

سرگوشی کے انداز میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا  
کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ  
اے ایمان کو ان کے رب سے بہت قریب کر دیا جائے  
گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب  
سے اتنے قریب ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر  
اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار  
کر لیں گے وہ پوچھیں گے کہ تو فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟  
آدمی دو دفعہ کہے گا کہ میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس  
فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اُن کی پردہ پوشی کی اور  
آج انہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی  
کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر  
ہیں اُن سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ: ترجمہ کنز  
الایمان: یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا  
ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پ ۱۲ التوبہ ۱۸)  
شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

### وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ

ترجمہ کنز الایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے  
رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس  
کی پکڑ دردناک کڑی ہے (پ ۱۲ التوبہ ۱۰۲) الرَّفْدُ  
الرَّفْدُ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ رَفْدَتْهُ .....  
میں نے اس کی مدد کی۔ تَرَكْنُوْا مَالٌ ہو جاؤ۔ فَلَوْ  
لَا كَانَ تَمَ کیوں نہ ہوئے اُتْرِفُوا ہلاک کر دیئے  
گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِيْدٌ کرخٹ آواز اور  
شَهِيْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو  
ذلیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر چھوڑتا

### 5- بَابُ قَوْلِهِ:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ  
ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ [هود: 102]  
{الرَّفْدُ الرَّفْدُ} [هود: 99]: " الْعَوْنُ الْمَعِينُ،  
رَفْدَتْهُ: أَعْنَتْهُ "، {تَرَكْنُوْا} [هود: 113]:  
«تَمِيلُوا»، {فَلَوْلَا كَانَ} [هود: 116]: «فَهَلَّا  
كَانَ»، {أُتْرِفُوا} [هود: 116]: «أُهْلِكُوا» وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ: «زَفِيْدٌ وَشَهِيْقٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتُ  
ضَعِيْفٌ»

4686 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا بَرِيْدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي  
بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ



نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بیشک اس کی پکڑ دردناک کڑی ہے (پ ۱۲ التوبہ ۱۰۲)

### وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ كِتَابِ تَفْسِيرِ

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ زُلْفَا گھڑیاں، ساعتیں اور مُزْدَلِفَتُہ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزُّلْفُ سے ایک منزل کے بعد دوسری اور زُلْفٰی مصدر ہے جیسے الْقُرْبٰی اور اَزْدَلْفُوا سے مراد ہے جمع کیے اَزْلَفْنَا ہم نے جمع کیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک اجنبی عورت کو بوسہ دیا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا۔ پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو (پ ۱۲ التوبہ ۱۰۲) وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لیے ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ یوسف

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مَثْكَا سے مراد لیمون ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ لیموں کو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِكُ لِلظَّالِمِ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَ لَمْ يُفْلِتْهُ» قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: {وَكَذَٰلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ} (هود: 102)

### 6- بَابُ قَوْلِهِ

{وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلَّذِينَ كَرِهُوا} (هود: 114) وَزُلْفَا: سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ، وَمِنْهُ سُمِّيَتْ الْمَزْدَلِفَةُ، الزُّلْفُ مَنَزِلَةٌ بَعْدَ مَنَزِلَةٍ، وَأَمَّا {زُلْفَى} [سبأ: 37]: فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبَى، اَزْدَلْفُوا: اجْتَمَعُوا، {أَزْلَفْنَا} [الشعراء: 64]: جَمَعْنَا

4687- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَٰلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ: {وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلَّذِينَ كَرِهُوا} (هود: 114) قَالَ الرَّجُلُ: أَلَيْ هَذِهِ؟ قَالَ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي»

بسم الله الرحمن الرحيم

### 12- سُورَةُ يُوسُفَ

وَقَالَ فَضِيلٌ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: {مَثْكَا} [يوسف: 31]: «الْأُتْرُجُ»، قَالَ فَضِيلٌ:

"الْأُتْرُجُ بِالْحَبَشِيَّةِ: مُشْكًا" وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ:  
عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ: "مُشْكًا. قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ  
قُطِعَ بِالسَّكِينِ" وَقَالَ قَتَادَةُ: {لَذُو عِلْمٍ لَنَا  
عَلَمُنَا} {يوسف: 68}: «عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ» وَقَالَ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: {صَوَاعٌ} {يوسف: 72}:  
«الْمَلِكُ مَكُوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرْفَاهُ  
كَأَنَّهُ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
{تُفْتِنُونُ} {يوسف: 94}: «تُجْهَلُونَ» وَقَالَ  
غَيْرُهُ: {غِيَابَةٌ} {يوسف: 10}: «كُلُّ شَيْءٍ غَيْبٌ  
عَنكَ شَيْئًا فَهُوَ غِيَابَةٌ. وَالْجُبُّ الرِّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ  
تُظَوِّ». {يَمُومِينَ لَنَا} {يوسف: 17}: «بِمُصِيبَتِي».  
{أَشْدُّهُ} {الأنعام: 152}: "قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي  
التَّقْصَانِ يُقَالُ: بَلَغَ أَشْدُّهُ وَبَلَغُوا أَشْدَّهُمْ.  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاحِدُهَا شَدٌّ. وَالْمُشْكُ: مَا  
اتَّكَتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحْدِيثٍ أَوْ لِبَطْعَامٍ.  
وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ: الْأُتْرُجُ وَلَيْسَ فِي كَلَامِهِ  
الْعَرَبِ الْأُتْرُجُ فَلَمَّا احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُشْكُ  
مِنْ تَمَارِقٍ، فَرُّوا إِلَى شَرِّ مِنْهُ، فَقَالُوا: إِنَّمَا هُوَ  
الْمُشْكُ، سَاكِتَةُ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْمُشْكُ طَرْفُ الْبَطْرِ،  
وَمِنْ ذَلِكَ قِيلَ لَهَا: مُشْكَاءُ وَابْنُ الْمُشْكَاءِ، فَإِنْ  
كَانَ ثُمَّ أُتْرُجَ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُشْكَا، {شَغَفَهَا}  
{يوسف: 30}: "يُقَالُ: بَلَغَ شَغَافَهَا، وَهُوَ غِلَافُ  
قَلْبِهَا، وَأَمَّا شَغَفَهَا فَمِنْ الْمَشْعُوفِ"، {أَصْبُ}  
{يوسف: 33}: «أَمِيلُ صَبَا مَالٍ». {أَضْغَاثُ  
أَحْلَامٍ} {يوسف: 44}: "مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ،  
وَالضُّغْتُ: مِلَّةٌ الْيَدِ مِنْ حَشِيصٍ وَمَا أَشْبَهَهُ،  
وَمِنْهُ " {وَحُذِّ بِبَيْدِكَ ضِغْثًا} "لَا مِنْ قَوْلِهِ  
أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ، وَاحِدُهَا ضِغْثٌ"، {فَمِيزُ}

حبشہ کی زبان میں مُشْکَاً کہتے ہیں۔ ابوعیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُشْکَاً ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُو عِلْمٍ عالم باعمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صَوَاعٌ کوفاری میں ملوک کہتے ہیں جس سے عجمی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں، ابن عباس کا قول ہے کہ تُفْتِنُونُ سے جاہل بتانا مراد ہے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ غِيَابَةٌ سے وہ چیز مراد ہے جو تم سے کسی چیز کو غائب کر دے۔ الْجُبُّ کچا کنواں۔ يَمُومِينَ لَنَا ہمارا یقین کرنے والے۔ أَشْدُّہُ جوانی کی عمر، جیسا کہ کہتے ہیں۔ بَلَغَ أَشْدُّہُ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا۔ بَلَغُوا أَشْدَّهُمْ ..... وہ جوانی کی عمر کو پہنچے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کا واحد شَدٌّ ہے۔ الْمُشْكَاءُ وہ مسند یا تکیہ جس کا سہارا لے کر کھاتے پیتے یا بات کرتے ہیں اور اس شخص کا رد کیا ہے جس نے اس کا مطلب ترجیح بتایا ہے کیونکہ کلام عرب میں اس کا معنی ترجیح نہیں ہے اور جب اس سے کہا گیا کہ اس کا معنی تکیہ یا مسند تو ہے لیکن ترجیح کا ثبوت کیا ہے؟ اس پر اس نے پہلے سے بھی غلط بات کہی کہ یہ لفظ الْمُشْكُ ہے یعنی تاء کے سکون سے اور یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اسی لیے ایسے لوگ عورت کو مُشْکَا اور مرد کو ابنُ مُشْکَا کہتے ہیں۔ اگر یہ مراد ہے کہ زلیجہ نے عورتوں کو ترجیح دیئے تھے تو وہ بھی مسند کے بعد ہوئے۔ شَغَفَهَا ڈھانپ لینا، دل پر پردہ ڈال دینا اور شَغَفَهَا مَشْعُوفٍ سے ہے۔ أَصْبُ میں مائل ہو جاؤں گا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ پراگندہ خیالات جن کی کوئی تاویل نہ ہو۔ الضُّغْتُ تنکون وغیرہ کا مٹھا اور اسی سے یہ ہے خُذِّ بِبَيْدِكَ

ضِعْفًا... اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے۔ أَضْعَافُ  
أَحْلَامٍ میں أَضْعَافُ کا واحد ضِعْفٌ ہے۔ تَمِيزُهُ  
الْبَيْرُ... سے ہے۔ تَرْدَادُ كَيْلٍ بَعْدُ اتنا وزن  
جسے ایک اونٹ اٹھا کر لے جا سکے۔ السَّقَايَةُ اناج  
نانے کا پیانہ۔ اسْتَأْيَسُوا مایوس ہو گئے۔ اللہ  
تعالیٰ کی رحمت سے نہیں بلکہ رہائی کی امید نہ رہی۔  
خَلَصُوا نَجِيًّا... انہوں نے علیحدہ ہو کر مشورہ کیا۔ اس  
کی جمع اَنْجِيَّةٌ ہے۔ يَتَنَاجَوْنَ کا واحد نَجِيٌّ ہے جو  
تثنیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور نَجِيٌّ کی جمع اَنْجِيَّةٌ  
ہے حَرَضَارُجُ غم سے کھل گیا۔ تَحَسُّوْا تَلاش کرو،  
خبردار مُزَجَّاةٌ تھوڑی، قلیل غَاشِيَةٌ قُصْرٌ عَذَابٍ  
اللہ، اللہ کے عذاب میں گھیرے ہوئے یا اللہ  
کے عذاب نے سب کو ڈھانپ رکھا ہے۔

### وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور تجھ پر اپنی نعمت پوری  
کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح  
تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر  
پوری کی (پ ۱۲ یوسف ۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کریم بن کریم بن کریم  
بن کریم تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن  
حضرت ابراہیم (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ  
والتسلیمات) ہیں۔

یوسف: 65: «مِنَ الْبَيْرَةِ»، «وَتَرْدَادُ كَيْلٍ  
بَعْدُ» {یوسف: 65: «مَا يُحْمِلُ بَعْدُ»، «أَوْ  
إِلَيْهِ: «ضَمُّ إِلَيْهِ»، {السَّقَايَةُ} یوسف: 70:  
«مَكِّيَالٌ»، {تَفْتَأُ} یوسف: 85: «لَا تَزَالُ»،  
{حَرَضًا} یوسف: 85: «مُحَرَضًا، يُذِيْبُكَ  
الْهَمُّ»، {تَحَسُّوْا}: «تَحَضَّرُوا»، {مُزَجَّاةٌ}  
یوسف: 88: «قَلِيلَةٌ»، {غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ  
اللَّهِ} یوسف: 107: «عَامَّةٌ مُجَلَّلَةٌ»،  
{اسْتَأْيَسُوا} یوسف: 80: «يَيْئَسُوا»، {لَا  
تَيَاسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ} یوسف: 87: «مَعْنَاهُ  
الرَّجَاءُ»، {خَلَصُوا نَجِيًّا} یوسف: 80:  
«اعْتَزَلُوا نَجِيًّا، وَالْجَمِيعُ اَنْجِيَّةٌ يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ  
نَجِيٌّ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيعُ نَجِيٌّ وَالْاَنْجِيَّةُ»

### 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا  
أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ}

4688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
«الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ  
الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ»

## 2- بَابُ قَوْلِهِ:

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ

لِلنَّاسِ لَئِنْ أَرَادَ اللَّهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا لَفِي يُوسُفَ (يوسف: 7)

## لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ كِتَابِهِ تَفْسِيرٌ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (پ ۱۲ یوسف ۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں۔ جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے، فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو؟ کہنے لگے ہاں، فرمایا تو جو جاہلیت میں بہتر تھے زمانہ اسلام میں بھی وہی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

## بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے (پ ۱۲ یوسف ۱۸) سَوَّلَتْ بنالی سنواری۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص، اور عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے سنا جبکہ ان پر

4689 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَنِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَقَهُوا» تَابَعَهُ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

## 3- بَابُ قَوْلِهِ:

قَالَ: بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْراً

فَصَبَّرْ جَمِيلٌ (يوسف: 18) "سَوَّلَتْ: زَيَّنَتْ"

4690 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الثَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ



الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَسْمَعُ عُرْوَةَ بْنَ  
الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ  
وَقَاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ  
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ، كُلُّ  
حَدَّثِي طَائِفَةٍ مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً فَسَيَبْرُوكُ اللَّهُ،  
وَإِنْ كُنْتُ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهُ وَتُوبِي  
إِلَيْهِ». قُلْتُ: إِيَّيْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا، إِلَّا أَبَا يُوسُفَ  
{فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ}  
[يوسف: 18]، وَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا  
بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} الْعَشْرُ الْآيَاتِ

بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا پاک دامن ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس گناہ سے بری ہو تو جلد اللہ تعالیٰ تمہاری بریت ظاہر فرمادے گا اور اگر تم سے گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو حضرت صدیقہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم میں کوئی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد کی کہترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲ یوسف ۱۸) چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل فرمائیں۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ



ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنا جانتا ہے۔ (پ ۱۸ یوسف ۱۱-۲۱)

مسروق بن اجدع حضرت ام رومان رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ ہمارے گھر میں تھیں اور انہیں بخارا آتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بات کہی جا رہی ہے شاید یہ اسی کے سبب سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ اٹھ بیٹھیں اور عرض کی کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہذا اللہ ہی سے کی طلبگار ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔

وَرَأَوْنَهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے لہایا کہ اپنا آپا نہ رو کے اور دروازے

4691 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَا أَكَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَلَّ فِي حَدِيثِ تَحَدَّثَ» قَالَتْ: نَعَمْ، وَقَعَدْتُ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَقْبَلٍ وَمَمْلُكُمُ كَيْعَقُوبَ وَبَيْدِهِ، هَبْلٍ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أُمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ، وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ {يوسف: 18}

#### 4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَأَوْنَهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَقَتِ الْأَبْوَابَ، وَقَالَتْ: هَيْتَ لَكَ} {يوسف: 18}

23 وَقَالَ عِكرِمَةُ: "هَيْتَ لَكَ بِالْحَوَارِیَّةِ: هَلُمَّ" وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ: «تَعَالَهُ».

سب بند کر دیئے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں (پ ۱۲ یوسف ۲۳) عکرمہ کا قول ہے کہ ہیت لک حورانی زبان ہے یعنی ادھر آؤ۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ آگے آؤ۔

ابو دائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا ہیت لک اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ مَشْوَاةُ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ٹھکانا اَلْفِیَا پایا، ملا اَلْفَوَابِءُہُمْ اور اَلْفِیْنَا اسی سے ہیں حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں بَلْ عَجِبْتَ اور یَسْخَرُونَ۔ (سورہ الصافات) ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی بات نہ مانی اور اسلام قبول نہ کیا تو آپ نے اُن کے حق میں یوں دعا کی: اے اللہ! انہیں ایسے طویل قحط میں مبتلا فرما جیسا حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا۔ چنانچہ قریش کو ایسے قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک کے سبب ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵ الدخان ۱۰) اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵ الدخان ۱۵)۔ ورنہ قیامت میں تو اُن سے عذاب

4692- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: {هَيْتَ لَكَ} {يُوسُفُ: 23}. قَالَ: «وَأَمَّا نَقَرُوهَا كَمَا عَلَّمَنَاهَا» {مَثْوَاةُ} {يُوسُفُ: 21}: «مُقَامُهُ». {وَالْفِیَا} {يُوسُفُ: 25}: «وَجَدَا». {اَلْفَوَابِءُہُمْ} {الصافات: 69}: «اَلْفِیْنَا» وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: {بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ}

4693- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قَرِيشًا لَمَّا أَبْطَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعِ يُوسُفَ» فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللَّهُ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} {الدخان: 10}. قَالَ اللَّهُ: {إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} {الدخان: 15}. أَفِيكُشَفَ عَنْهُمْ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَتْ الْبَطْشَةُ

ہٹایا نہیں جائے گا اور دُخان و بطلہ کے واقعات بھی گزرے ہیں۔

### فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: تو جب اس کے پاس اپنی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا دل بھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے (پ ۱۲ یوسف ۵۰) حاش اور حارِ شعی یہ تزیہ اور استثناء کے لیے آتے ہیں۔ حَضَصَّ واضح ہو گیا۔ ظاہر ہو گیا۔

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سخت زبردست پناہ پکڑی تھی اور اگر اتنے دنوں میں قید میں رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا..... اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم یہ اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (پ ۱۳ البقرة: ۲۶۰)

### حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ابن شہاب بن زبیر سے راوی ہیں کہ حضرت

### 5- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ} قَالَ مَا خَطْبُكُمْ إِذْ رَأَوُذُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ {يوسف: 51} وَحَاشَ وَحَاشَى: تَلْزِيهٌ وَاسْتِغْنَاءٌ، {حَضَصَّ} {يوسف: 51} وَضَحَّ

4694- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَزْحُمُ اللَّهُ لَوْطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَا جَبْتُ الدَّاعِيَ، وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ: {أَوَلَمْ نَكُنْ مِنْ قَبْلِكَ نَفْسًا مِّنْ قُلُوبٍ} {البقرة: 260}"

### 6- بَابُ قَوْلِهِ: {حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ

الرُّسُلُ} {يوسف: 110}

4695- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

4694- راجع الحديث: 3372

4695- راجع الحديث: 3389

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ} (يوسف: 110) قَالَ: قُلْتُ: أَكُذِّبُوا أَمْ كُذِّبُوا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: «كُذِّبُوا» قُلْتُ: فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ؟ قَالَتْ: «أَجَلْ: لَعَنِي لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ» فَقُلْتُ لَهَا: وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا، قَالَتْ: «مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ بِرَبِّهَا» قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الْآيَةُ؟ قَالَتْ: «هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ، وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ، وَاسْتَأَخَرَهُمْ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِنْ كَذِبِهِمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ»

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: (حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ) کے متعلق پوچھا کہ اس میں لفظ آکذَّبُوا ہے یا آکذَّبُوا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کُذِّبُوا (تشدید کے ساتھ) ہے، میں نے عرض کی کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظن کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے میری عمر کی قسم، پیغمبروں کو واقعی اس بات کا یقین تھا۔ میں نے عرض کی کہ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب پر ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟ فرمایا یہ رسولوں کے پیروکاروں کے بارے میں ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی، جب وہ طویل عرصہ تک آزمائش میں مبتلا رہے اور مدد آنے میں تاخیر ہوتی تو جہاں اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے رسول مایوس ہوتے تھے وہاں انہیں یہ گمان بھی گزرنے لگتا تھا کہ کہیں یہ پیروکار بھی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی تھی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ (اس آیت ۱۱۰) میں شاید لفظ کُذِّبُوا بغیر تشدید کے ہے؟ انہوں نے فرمایا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ الرعد

ابن عباس کا قول ہے کہ کَبَّاسِطٌ كَفِّيهِ مشرک کی مثال جو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت

4696- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِّبُوا مُخَفَّفَةً، قَالَتْ: «مَعَاذَ اللَّهِ» نَحْوَهُ

بسم الله الرحمن الرحيم

### 13- سُورَةُ الرَّعْدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَبَّاسِطٌ كَفِّيهِ} (الرعد: 14): «مَعْلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبْدَ مَعَ اللَّهِ»

إِلَّهَا آخَرَ غَيْرُهُ، كَمَثَلِ الْعُطَشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى  
ظِلِّ خَيْالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ  
يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ «وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَخَّرَ} التَّوْبَةُ:  
79: «ذَلِكَ»، {مُتَجَاوِرَاتٍ} {الرعد: 4:  
«مُتَدَانِيَّاتٍ»، {وَقَالَ غَيْرُهُ: {الْمُثَلَّاتُ}  
{الرعد: 6: «وَاجِدَهَا مَثَلَةً، وَهِيَ الْأَشْبَاهُ  
وَالْأَمْثَالُ»، وَقَالَ: {لَا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا}  
{يونس: 102} {بِمُقْدَارٍ} {الرعد: 8: «يَقْدِرُ»،  
يُقَالُ: {مُعَقَّبَاتٍ} {الرعد: 11: «مَلَائِكَةُ  
حَفَظَةٍ، تُعَقِّبُ الْأُولَى مِنْهَا الْآخَرَى، وَمِنْهُ قِيلَ  
الْعَقِيبُ، أَيْ عَقَّبْتُ فِي إِثَرِهِ»، {الْبَحَالُ}  
{الرعد: 13: «الْعُقُوبَةُ»، {كَبَّاسِطٍ كَفَّيْهِ إِلَى  
الْمَاءِ} {الرعد: 14: «لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ»،  
{رَابِيًا} {الرعد: 17: «مَنْ رَبَّأَ يَرْبُو»، {أَوْ مَتَاعٍ  
زَبَدٌ مِثْلُهُ} {الرعد: 17: «الْمَتَاعُ مَا تَمْتَنَعْتَ  
بِهِ»، {جُفَاءً} {الرعد: 17: «يُقَالُ أَجْفَأْتُ  
الْقِدْرَ، إِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ، ثُمَّ تَسْكُنُ  
فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنَفَعَةٍ، فَكَذَلِكَ يُمِيزُ الْحَقُّ  
مِنَ الْبَاطِلِ»، {الْبِهَادُ} {البقرة: 206:  
«الْفِرَاشُ»، {يَنْدَرُونَ}: «يَنْدَعُونَ، كَرَأْتَهُ عَنِّي:  
دَفَعْتُهُ»، {سَلَامٌ عَلَيْكُمْ} {الأنعام: 54: «أَيُّ  
يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ»، {وَالْيَهُ مَتَابُ}  
{الرعد: 30: «تَوَيْتِي»، {أَفَلَمْ يَيْتَسُسْ}: «أَفَلَمْ  
يَتَبَيَّنْ»، {قَارِعَةً} {الرعد: 31: «ذَاهِيَةً»،  
{فَأُمْلَيْتُ} {الرعد: 32: «أَطْلُتُ مِنَ الْمَلِيحِ  
وَالْيَلَاوَةِ، وَمِنْهُ» {مَلِيًّا} {مريم: 46: «وَيُقَالُ  
لِلْوَاسِجِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مَلًى مِنَ الْأَرْضِ»،  
{أَشَقُّ} {الرعد: 34: «أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ»،

کرے اس پیاسے جیسی ہے جسے اپنے خیالات کی دنیا  
میں کافی دور پانی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا  
چاہے لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے  
کرے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تابع  
کیا۔ مُتَجَاوِرَاتٍ ایک دوسرے کے قریب ہونا۔  
الْمُثَلَّاتُ اس کا واحد مَثَلَّتْ ہے بمعنی بمثل و نظیر۔  
بِمُقْدَارٍ اندازے کے مطابق۔ مُعَقَّبَاتُ نگران  
فرشتے جو باری باری آتے ہیں، جیسا کہ کہتے ہیں  
عَقَّبْتُ فِي إِثَرِهِ میں اسی کے پیچھے آیا۔ الْبَحَالُ  
عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھانا۔  
رَابِيًا یہ رَبَّأَ يَرْبُو سے بنا ہی یعنی بڑھنے والا۔  
الْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً  
جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر اوپر آجاتے ہیں  
اور ٹھنڈے ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ یہ بیکار چیز  
ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی جاتی ہے۔  
الْبِهَادُ بچھونا۔ بستر۔ يَنْدَعُونَ وہ ہٹائیں یہ  
كَرَأْتَهُ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ  
عَلَيْكُمْ یعنی فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ الْيَهُ  
مَتَابُ میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ أَفَلَمْ  
يَيْتَسُسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے، کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔  
قَارِعَةً دل ہلا دینے والی۔ قَامْلَيْتُ میں نے مہلت  
دی۔ یہ الْمَلِيحُ اور الْمَلَاوَةِ سے بنا ہے اور مَلِيًّا بھی  
اسی سے ہے، چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًى مِنَ  
الْأَرْضِ کہتے ہیں۔ أَشَقُّ سخت۔ مَشَقَّةُ مُعَقَّبُ  
بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجَاوِرَاتٍ قابل  
کاشت زمین اور بنجر زمین صِنَوَانِ ملے ہوئے  
درخت۔ غَيْرُ صِنَوَانِ وہ درخت جو دور، دور ہوں،  
چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے پلتے ہیں، اسی



طرح سارے نیک اور بد انسانوں کا باپ ایک ہے۔  
السَّحَابِ الثَّقَالُ ..... پانی سے بھرے ہوئے  
بادل کَبَاسِطٌ کَفِّیْہِ زَبَانٌ سے پانی مانگنا اور لینے  
کے لیے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پانا۔ سَأَلَتْ  
أَوْدِيَّةً بِقَدْرِهَا ..... نالوں میں اندازے سے پانی  
بہتا ہے زَبَدًا زَابِيًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ  
السَّيْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

{مُعَقَّبٌ} {الرعد: 41}: «مُعَيَّرٌ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ:  
{مُتَجَاوِرَاتٌ} {الرعد: 4}: «طَيِّبُهَا وَخَبِيبُهَا»  
السَّبَاحُ، {صِنَوَانٌ} {الرعد: 4}: «التَّغْلَتَانِ أَوْ  
أَكْثَرُ فِي أَصْلِ وَاحِدٍ»، {وَعَيَّرُ صِنَوَانٍ} {الرعد: 4}:  
«وَحَدَّهَا»، {بِمَاءٍ وَاحِدٍ} {الرعد: 4}: «كَصَالِحِ  
بَنِي آدَمَ وَخَبِيبِهِمْ، أَبُوهُمْ وَاحِدٌ»، {السَّحَابُ  
الثَّقَالُ} {الرعد: 12}: «الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ»،  
{كَبَاسِطٌ كَفِّیْہِ} {الرعد: 14}: «إِلَى الْمَاءِ يَدْعُو  
الْمَاءَ يَلْسَانِهِ، وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا»  
{فَسَأَلَتْ أَوْدِيَّةً بِقَدْرِهَا} {الرعد: 17}: «تَمَلَّأُ  
بَطْنُ كُلِّ وَادٍ» {زَبَدًا زَابِيًا} {الرعد: 17}:  
«الزَّبَدُ زَبَدُ السَّيْلِ». {زَبَدٌ مِثْلُهُ} {الرعد: 17}:  
«خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحَلِيَّةِ»

## اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ  
کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ گھٹے بڑھتے ہیں (پ  
۱۳/الرعد ۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں  
جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) اللہ کے سوا  
کسی کو علم نہیں کل کیا ہوگا (۲) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں  
کہ رحموں میں کیا ہے (۳) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ  
بارش کب آئے گی (۴) اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ  
فلاں شخص کس جگہ مرے گا (۵) اللہ کے سوا کسی کو علم  
نہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

## 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ  
الْأَرْحَامُ} {الرعد: 8} {غِيضٌ} {هود: 44}:  
«نُقِصَ»

4697 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،  
حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَفْلَحُ  
الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لَا يَعْلَمُ مَا فِي  
غَدٍّ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ،  
وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا تَدْرِي  
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ  
السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 14- سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَٰذَا} {الرعد: 7} :  
 «دَاعٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَدِيدٌ} {ابراهيم: 16}:  
 «قَتِيحٌ وَدَقَمٌ» وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {ادْكُرُوا نِعْمَةَ  
 اللَّهِ عَلَيْكُمْ} {المائدة: 20}: «أَيَادِي اللَّهِ عِنْدَكُمْ  
 وَأَيَّامُهُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ}  
 {ابراهيم: 34} «رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ» {يَبْتَغُونَهَا  
 عَوَجًا} {الأعراف: 45}: «يَلْتَمِسُونَ لَهَا عَوَجًا»  
 {وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ} {ابراهيم: 7}: «أَعْلَمَكُمْ  
 أَذْنَكُمْ» {رَكُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ}: «هَٰذَا  
 مَقَلٌ كَفُّوا عَمَّا أَمَرُوا بِهِ» {مَقَامِي} {يونس:  
 71}: «حَيْثُ يَقْبِضُهُ اللَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ» {مَنْ وَرَّاهُ}  
 {ابراهيم: 16}: «قَدَّامَهُ جَهَنَّمُ» {لَكُمْ تَبَعًا}  
 {ابراهيم: 21}: «وَاجِدَهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيْبٍ  
 وَغَائِبٍ» {بِمُضَرِّ خُكُمٍ} {ابراهيم: 22}:  
 «اسْتَضَرَّ خَنِي اسْتَغَاثَنِي» {يَسْتَضَرُّهُ}  
 {القصص: 18}: «مِنَ الضَّرَاحِ» {وَلَا خِلَالَ}:  
 «مَضِدُّ خَالَتُهُ خِلَالًا، وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ  
 وَخِلَالٍ» {اجْتُنَّتْ} {ابراهيم: 26}:  
 «اسْتَوْصِلَتْ»

## 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي  
 السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَرَهَا ثَمَرًا}

4698- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## سورة ابراهيم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ  
 هَٰذَا ہدایت کی طرف بلانے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ  
 صَدِيدٌ کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عیینہ کا قول  
 ہے کہ اذْکُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ جو نعمتیں  
 تمہارے پاس ہیں انہیں اور ان کے دنوں کو یاد کرو۔  
 مجاہد کا قول ہے کہ مَنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ جن  
 چیزوں کی طرف تم میلان رکھتے ہو۔ يَبْتَغُونَهَا  
 عَوَجًا اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ إِذْ تَأَذَّنَ  
 رَبُّكُمْ تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔  
 رَكُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ نافرمانی کرنے  
 والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مَنْ وَرَّاهُ  
 سامنے سے۔ تَبَعًا اس کا واحد تَابِعٌ ہے جیسے غیب  
 سے غَائِبٌ۔ بِمُضَرِّ خُكُمٍ اس سے اسْتَضَرَّ خَنِي  
 اس نے میری فریاد سنی، يَسْتَضَرُّهُ یہ الضَّرَاح  
 سے ہے وَلَا خِلَالَ یہ مصدر ہے خَلَلَتْهُ کا نیز  
 خِلَالًا بھی ہو سکتا ہے اس کی جمع خُلَّتْہ اور خِلَالَ  
 ہے۔ اجْتُنَّتْ جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

## کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا

ترجمہ کنز الایمان: جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ  
 قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے  
 (پ ۱۱۳ ابراہیم ۲۲-۲۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم

أَسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ: كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا، وَلَا وَلَا لَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَإِذَا بَكَرَ، وَعَمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ: يَا أَبَتَاهُ، وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَكُمُ تَكَلِّمُونَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ عُمَرُ: لِأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند نہ آیا جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، ابا جان! خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بولتے ہوئے نہ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا، لہذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ارتم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

## يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (پ ۱۳ ابراہیم ۲۷)

سعد بن عبیدہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ

## 2- بَابُ

{يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ}

[ابراہیم: 27]

4699- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ

ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (پ ۱۳ ابراہیم ۲۷)

### أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پ ۱۳ ابراہیم ۲۸) اِس اَلَمْ تَرَ کا وہی مطلب ہے جو اَلَمْ تَعْلَمُ - اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ - اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا ..... میں ہے۔ اَلْبَوَارُ کا مطلب ہلاکت ہے، یہ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا سے ہے۔ قَوْمًا بَوْرًا ہلاک ہونے والے لوگ۔

عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (پ ۱۳ ابراہیم ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ الحجر

مجاہد کا قول ہے کہ صِرَاطٌ عَلَى مُسْتَقِيمٍ ..... سے وہ برحق راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی جانب جاتا ہے۔ لَبِئْسَ مَا مِمَّنْ رَاٰتِ پر۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَنُوكَ تَمَّارِیْ عَمْرُکِی قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ انہیں اجنبی جانا حضرت لوط نے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ کِتَابٌ مُّغْلُومٌ مقررہ وقت۔ لَوَّمَاتَا تَبِئْنَا ..... ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شِیْعُ اُمْتِیْنِ اور کبھی اس سے دوست مراد لیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُہْرَعُونَ جلدی کرنے والے۔ لِمَتَوْیْمِیْنِ دیکھنے والوں کے لیے۔ سَکِرَتْ

أَمِنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي  
الْآخِرَةِ {ابراہیم: 27}

### 3- بَابُ

{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا {ابراہیم: 28} اَلَمْ تَرَ: اَلَمْ تَعْلَمُ: كَقَوْلِهِ: {أَلَمْ تَرَ كَيْفَ {ابراہیم: 24}، {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا {البقرة: 243}، {الْبَوَارُ {ابراہیم: 28} : الْهَلَاكُ، بَارَ يَبُورُ، قَوْمًا بَوْرًا {الفرقان: 18} هَالِكِينَ}

4700 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ،  
{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا {ابراہیم: 28} قَالَ: «هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### 15- سُورَةُ الْحَجَرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صِرَاطٌ عَلَى مُسْتَقِيمٍ {الحجر: 41}: «الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ»  
{لَبِئْسَ مَا مِمَّنْ رَاٰتِ {الحجر: 79}: «عَلَى الطَّرِيقِ»  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَنُوكَ} {الحجر: 72}:  
«لَعَيْشُكَ»، {قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ} {الحجر: 62}:  
«أَنكَرَهُمْ لُوطٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {كِتَابٌ مُّغْلُومٌ {الحجر: 4}: «أَجَلٌ»، {لَوَّمَاتَا تَبِئْنَا} {الحجر: 7}:  
«هَلَّا تَأْتِينَا»، {شِیْعُ} {الحجر: 10}: «أُمَّةٌ،  
وَلِلَّوَلِيَّاءِ أَيْضًا شِیْعُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
{يُہْرَعُونَ} {هود: 78}: «مُسْرِعِينَ»

ڈھانپ دی گئیں۔ بُرُوْجًا سورج اور چاند کی منزلیں۔  
لَوَاحٍ اور مَلَاہِج سے مراد ہے لمحہ کی جگہ۔ حَمَآءُ یہ  
حَمَآءُ کی جمع ہے یعنی کچڑ مَسْنُونُ سیاہ رنگ۔  
تَوَجَّلْ ڈر۔ ذَابِرُ آخری۔ لِبَاسًا اَمِ ..... ہر وہ چیز جس  
کی اقتدا کی جائے اور راہ راست دکھائے۔ الصَّبِيحَةُ  
ہلاکت تباہی۔

{الْمُتَوَسِّمِينَ} {الحجر: 75}: «لِلنَّاطِرِينَ»  
{سُكَّرَتْ} {الحجر: 15}: «غُشِيَتْ» {بُرُوجًا}  
{الحجر: 16}: «مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ»  
{لَوَاحٍ} {الحجر: 22}: «مَلَاہِجٌ مُلَقَّحَةٌ» {حَمَآءُ}  
{الحجر: 26}: «بِجَاعَةِ حَمَآءٍ، وَهُوَ الظِّلُّ الْمُتَغَيِّرُ،  
وَالْمَسْنُونُ الْمَصْبُوبُ» {تَوَجَّلْ} {الحجر: 53}:  
«تَخَفَّ» {ذَابِرُ} {الأنعام: 45}: «آخِرُ»  
{لِبَاسًا مُبِينٌ} {الحجر: 79}: «الْإِمَامُ كُلُّ مَا  
اِثْمَنْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ» {الصَّبِيحَةُ} {هود: 67}:  
«الْهَلَكَةُ»

## إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانی  
فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے  
پروں کو مارنے لگتے ہیں جیسے زنجیر کو صاف پتھر پہ مارا  
جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ کے  
سوا اور راویوں نے صَفْوَانُ کہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس  
حکم کو نافذ فرما دیتا ہے۔ جب ان کی دلوں سے کچھ ڈر کم  
ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب  
نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا  
وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے پھر بات چرانے والے  
شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری  
چھپے سننے کے لیے شیطان یوں اوپر تلے رہتے ہیں۔  
چنانچہ سفیان نے اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول  
کر اور نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ بعض اوقات تو ایسا

## 1- بَابُ قَوْلِهِ: «إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ» {الحجر: 18}

4701 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،  
يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا  
قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، فَتَرَبَّتِ الْمَلَائِكَةُ  
بِأَجْبَحَتِهَا خُضْعًا نَالِ قَوْلِهِ، كَالسَّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ  
- قَالَ عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ -  
فَإِذَا فُزَّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ،  
قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقُّ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ،  
فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرَقُّو السَّمْعِ، وَمُسْتَرَقُّو السَّمْعِ  
هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ،  
وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُسْى، نَصَبَهَا بَعْضُهَا  
فَوْقَ بَعْضٍ - فَرُبَّمَا أَذْرَكَ الشَّهَابُ الْمُسْتَمِعَ  
قَبْلَ أَنْ يَزِمِي بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُخْرِقُهُ، وَرُبَّمَا لَمْ  
يُذِرْهُ حَتَّى يَزِمِي بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، إِلَى الَّذِي هُوَ



أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَزَيْمًا قَالَ  
سُفْيَانُ: حَتَّى تَنْتَهِي إِلَى الْأَرْضِ - فَتُلْقَى عَلَى فَمِ  
السَّاحِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ، فَيُصَدِّقُنِي  
فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَكُونُ كَذَا  
وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا، لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ  
السَّمَاءِ " حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ»، وَزَادَ «وَالكَاهِنَ».

ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جاگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے، اس سے پہلے کہ وہ اس بات کو اپنے ساتھ والے کو بتائے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے قریب والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آپہنچتی ہے۔ پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ سو جھوٹ اپنی جانب سے ملاتا ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کر کے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں دن ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو صحیح پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چوری چھپے سنی گئی تھی۔

4701م - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، فَقَالَ: قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ،  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ»،  
وَقَالَ: «عَلَى فَمِ السَّاحِرِ» قُلْتُ لِسُفْيَانُ: أَأَنْتَ  
سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِسُفْيَانُ: إِنَّ إِنْسَانًا  
رَوَى عَنْكَ، عَنْ عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَيَزِيدُهُ أَنَّهُ قَرَأَ: «فَرَّغَ»، قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا  
قَرَأَ عَمْرُو، فَلَا أُحْدِثُ سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا، قَالَ  
سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کابھن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ حضرت ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں۔ چنانچہ میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا اسے آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابو ہریرہ کے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فَرَّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہذا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

## 2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ

الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ} [الحجر: 80]

4702 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ»

## 3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِ وَالْقُرْآنَ

الْعَظِيمَ} [الحجر: 87]

4703 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلِيِّ، قَالَ: مَرَّ بِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصَلِّي، فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟» فَقُلْتُ: كُنْتُ أَصَلِّي، فَقَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ } [الأنفال: 24] ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ» فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَتْهُ

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ  
الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نازل نہ ہو یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس میں وہ مبتلا ہو گئے تھے۔

## وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں (پ ۱۱۳ الحجر ۸۷) حضرت ابوسعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے عرض کی کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو (پ ۱۹ ابراہیم ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں، اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ پھر نبی

فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ»

کریم ﷺ باہر نکلنے کے لیے جانے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت الحمد لله رب العالمین (یعنی سورہ الفاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام القرآن (یعنی سورہ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے۔

4704 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ»

#### 4- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ} [الحجر: 91] {الْمُقْتَسِمِينَ} [الحجر: 90]: «الَّذِينَ حَلَفُوا، وَمِنْهُ» {لَا أَقْسِمُ} [القيامة: 1]: «أَنْتَى أَقْسِمُ، وَتَقْرَأُ» {لَا أَقْسِمُ}، {وَقَاسَمَهُمَا} [الأعراف: 21]: «حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يُخْلِفَا لَهُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَقَاسَمُوا} [النمل: 49]: «تَحَالَفُوا»

#### الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ كِتَابًا

ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلام الہی کو بچے ہوئی کر لیا (پ ۱۱۴ الحجر ۹۱) الْمُقْتَسِمِينَ وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں۔ اسی سے لَا أَقْسِمُ ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یہ لَا أَقْسِمُ پڑھا جاتا ہے۔ قَاسَمَهُمَا شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی۔ ان دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَقَاسَمُوا سے مراد ہے انہوں نے حلف اٹھایا۔

ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلام الہی کو بچے ہوئی کر لیا (پ ۱۱۴ الحجر ۹۱) کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کے ٹکڑے بنا لیے ہیں کہ کچھ حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے کچھ کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی: ترجمہ کنز الایمان: جیسا ہم نے

4705 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ} [الحجر: 91] قَالَ: «هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزْءُوهُ أَجْزَاءً، فَأَمَّنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ»

4706 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ

4704 - سنن ابوداؤد: 1457، سنن ترمذی: 3124

4705 - راجع الحديث: 3945

4706 - راجع الحديث: 3945

باشنے والوں پر اتنا (پ ۱۱۳ الحجر ۹۰) کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کتاب الہی کے بعض حصے پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے وہ یہودی و نصاریٰ ہیں۔

### وَاعْبُدْ رَبَّكَ كِي تَفْسِير

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو (پ ۱۱۳ الحجر ۹۹) سالم کا قول ہے کہ الْيَقِينُ سے یہاں موت مراد ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ النحل

رُوحُ الْقُدُّوسِ اور نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ دونوں سے جبریل علیہ السلام مراد ہیں۔ فی ضَبَقَ جیسے کہ کہتے ہیں أَمْرٌ ضَبَقَ چنانچہ ضَبَقٌ اور ضَبَقٌ اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے هَدَيْنَ اور هَدَيْنَ لَدَيْنَ اور لَدَيْنَ يَامَيِّتٍ اور مَيِّتٍ ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فی تَقْلِبِهِمْ اُن کے اختلاف میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَمِيدُ جھک جانا۔ مُفَرِّطُونَ بھلائے گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ میں عبارت آگے پیچھے ہو گئی ہے کیونکہ تعوذ تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اور اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا ہے ابن عباس کا قول ہے کہ تَسِيمُونَ چراتے ہو۔ شَاكِلَتِهِ اپنے طریقے پر قَضْدُ السَّبِيلِ بیان کرنا۔ الدِّفِ وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے۔ تُرْمِجُونَ شام کو۔ تَسْرَحُونَ صبح کو بَشَقِ یعنی مشقت کے ساتھ عَلٰی تَخَوُّفٍ نقصان اٹھا کر۔ الْأَنْعَامِ لِعِبَادَةٍ یہ

الْأَكْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. {كَمَا أُنْزِلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِدِينَ} [الحجر: 90] قَالَ: «آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى»

### 5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ} [الحجر: 99] قَالَ سَالِمٌ: "الْيَقِينُ: الْمَوْتُ"

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 16- سُورَةُ النَّحْلِ

{رُوحُ الْقُدُّوسِ} [النحل: 102]: «جِبْرِيلُ» {نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ} [الشعراء: 193]، {فِي ضَبَقٍ} [النحل: 127]: "يُقَالُ: أَمْرٌ ضَبَقٌ وَضَبَقٌ، مِثْلُ هَدَيْنَ وَهَدَيْنَ وَلَدَيْنَ وَلَدَيْنَ وَمَيِّتٍ وَمَيِّتٍ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تَقْفِيًا ظِلَالُهُ): «تَنْهِيًا»، {سُبُلَ رَبِّكَ ذُلُلًا} [النحل: 69]: «لَا يَتَوَعَّرُ عَلَيْهَا مَكَانٌ سَلَكَهُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فِي تَقْلِبِهِمْ} [النحل: 46]: «اخْتِلَافِهِمْ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَمِيدُ} [النحل: 15]: «تَكْفَأُ»، {مُفَرِّطُونَ} [النحل: 62]: «مَنْسِيُونَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} [النحل: 98]: «هَذَا مُقَدَّمٌ وَمَوْخَرٌ، وَذَلِكَ أَنَّ الْإِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الْإِعْتِصَامُ بِاللَّهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تَسِيمُونَ} [النحل: 10]: «تُرْعَوْنَ شَاكِلَتِهِ تَاجِيَتِهِ»، {قَضْدُ السَّبِيلِ} [النحل: 9]:

مذکورہ مؤنث دلوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی النِّعَمُ اور اس کی جمع الأنعام ہے سَرَّابِيلُ تَمِيسُ۔ تَقْيِيكُمُ الْحَرَّ یہ تمہیں ہیں اور تَقْيِيكُمُ تَأْسَكُمُ میں زرہیں ہیں۔ دَخَلَا بَيْنَكُمُ جو چیز درست نہ ہو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حَفْدَةُ سے آدمی کی اولاد مراد ہے۔ الشُّكْرُ جو نثر لانے کی وجہ سے حرام ہے اور رزقِ حسن کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے جو صدقہ سے نقل کیا گیا کہ أَنْكَاثًا نَكَرَے نَكَرَے کرنا۔ یہ خرقاء نامی عورت تھی جو سارا دن سوت کاتی اور شام کے وقت توڑ کر پھینک دیتی۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ الْأُمَّةُ..... سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے والا۔ لُقَائِثُ سے فرمانبردار مراد ہے۔

«الْبَيَانُ الْيَفَاءُ مَا اسْتَدْفَأَتْ» ، {الرَّيْحُونَ} [النحل: 6] : «بِالْعَوِي» ، وَ {تَسْرَحُونَ} [النحل: 6] : «بِالْعَدَاةِ» ، {بِشَقِي} [النحل: 7] : «يَغْيِي الْمَشَقَّةُ» ، {عَلَى تَخَوُّفٍ} [النحل: 47] : «تَنْقُصُ» ، {الْأَنْعَامُ لِعِبْرَةٍ} [النحل: 66] : «وَهِيَ تَوْنُتٌ وَتَذَكُّرٌ، وَكَذَلِكَ: النَّعَمُ الْأَنْعَامُ بَجَمَاعَةِ النَّعَمِ» ، «أَكْنَانٌ» : «وَاحِدُهَا كَيْنٌ مِثْلُ جَمَلٍ وَأَحْمَالٍ» ، {سَرَّابِيلُ} [النحل: 81] : «قُمُصٌ» . {تَقْيِيكُمُ الْحَرَّ} [النحل: 81] : «وَأَمَّا {سَرَّابِيلُ تَقْيِيكُمُ تَأْسَكُمُ} [النحل: 81] : «فَأَتَتْهَا اللَّذْوَعُ» ، {دَخَلَا بَيْنَكُمُ} [النحل: 92] : «كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِبْ فَهُوَ دَخَلَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {حَفْدَةُ} [النحل: 72] : «مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ الشُّكْرُ مَا حَرَّمَ مِنْ مَمَرِيهَا، وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ» وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، «عَنْ صَدَقَةَ» ، {أَنْكَاثًا} [النحل: 92] : «هِيَ خَرَقَاءُ، كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزَلَهَا نَقَضَتْهُ» وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ، وَالْقَائِثُ الْمُطِيعُ»

### 1- بَابُ قَوْلِهِ: {وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى}

أَرْذَلِ الْعُمُرِ} [النحل: 70]

4707- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمُورِيُّ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو: «أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُغْلِ وَالْكَسَلِ، وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا

### وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ كِي تَفْسِيرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے انتہائی عمر سے، عذابِ قبر سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آمین۔



وَالْمَنَاتِ»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
17- سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

1- باب

4708- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالْكَهْفِ، وَمَرْيَمَ: إِنْهُمْ مِنَ الْعِتَاقِ الْأَوَّلِ، وَهُمْ مِنْ تِلَادِي {فَسَيُنْغَضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسُهُمْ} " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "يَهْزُونَ" وَقَالَ غَيْرُهُ: "نَغَضَتْ سِنُّكَ: أَيْ تَحَرَّكَتْ"

2- باب

{وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ} {الإسراء: 4}: «أَخْبَرْنَاَهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ، وَالْقَضَاءُ عَلَى وَجْهِ»، {وَقَضَى رَبُّكَ} {الإسراء: 23}: «أَمَرَ رَبُّكَ، وَمِنْهُ الْحُكْمُ». {إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ} {يونس: 93}: «وَمِنْهُ: الْخَلْقُ». {فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ}: «خَلَقَهُنَّ»، {نَفِيرًا} {الإسراء: 6}: «مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ»، {وَلِيَتَذَكَّرُوا} {الإسراء: 7}: «يَذَكَّرُوا»، {مَا عَلَوْا} {الإسراء: 7}: {حَصِيرًا} {الإسراء: 8}: «مَحْبَسًا: مَحْضَرًا»، {حَقٌّ}: «وَجَبٌّ»، {مَيْسُورًا} {الإسراء: 28}: «لَيْسًا»، {خَطَاةٌ} {النساء: 92}: «إِثْمًا، وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ، وَالْخَطَاةُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ، خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَحَرَّقُ تَقَطَّعَ»، {وَأَذَاهُمْ نَجْوَى}

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ بنی اسرائیل

باب

آدم، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل الکھف اور مریم تینوں الہی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہیں اور کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغَضُونَ جلد اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔

باب

{وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ} ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ جلد وہ فساد کریں گے اور الْقَضَاءُ کے کئی معنی آئے ہیں یعنی: وَقَضَى رَبُّكَ جیسے فَقَضَى هُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ میں۔ نَفِيرًا وہ لوگ جنگ کے لیے ساتھ نکلیں۔ وَلِيَتَذَكَّرُوا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کر دیں۔ حَصِيرًا جیل خانہ۔ فَحَقٌّ ثابت ہوا۔ واجب ہوا۔ مَيْسُورًا نرم۔ خَطَاةٌ گناہ، یہ خَطِئْتُ اور الْخَطَاةُ سے مفتوح اسم مصدر ہے بمعنی گناہ اور خَطِئْتُ بمعنی أَخْطَأْتُ ہے۔ تَحَرَّقُ تو کاٹتا ہے۔ وَأَذَاهُمْ نَجْوَى یہ تاجیث کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایندھن بنا دینا۔ وَاسْتَفْرَزَ ہلکا کر دیا بِحَبِيلِكَ اپنے سواروں

سے۔ الرَّجُلُ پیدلوں سے، اس کا واحد رَجُلٌ ہے، جیسے صُحْبٌ آندھی اور وہ ہوا جو چیزوں کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصْبٌ جَہَنَّمُ..... اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے اور یہی اس کا کوزا کرکٹ ہوں گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصْبٌ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں دھنس گیا اور یہ الحَصْبَاءُ سے بھی مشتق ہے بمعنی پتھر، سنگریزے، تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تَيَرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔ لَا أُحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دو گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ أُحْتَنِكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ..... یعنی فلاں نے فلاں کے متعلق تمام معلومات حاصل کر لیں۔ طَائِرَةٌ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہی کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ میں سُلْطَانٌ کا لفظ ہے اس سے حجت اور دلیل مراد ہے۔ وَلِيُّ مِنَ الدَّلِيلِ..... کمزوری کے سبب کسی کو دوست بنانا۔

[الإسراء: 47]: "مَصْدَرٌ مِّنْ تَأْجِيثٍ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالْمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ"، {رُفَاتًا} [الإسراء: 49]: "حُطَامًا"، {وَأَسْتَفْزِرُ} [الإسراء: 64]: "أَسْتَعِيفُ"، {بِخَيْلِكَ} [الإسراء: 64]: "الْفُرْسَانِ، وَالرَّجُلُ: وَالرَّجَالُ، الرَّجَالَةُ، وَاحِدُهَا رَجُلٌ، مِثْلُ صَاحِبٍ وَصُحْبٍ، وَتَاجِرٍ وَتَجَرٍ"، {حَاصِبًا} [الإسراء: 68]: "الرَّيْحِ الْعَاصِيفُ، وَالْحَاصِبُ أَيُّضًا: مَا تَزْمِي بِهِ الرِّيحُ"، وَمِنْهُ: {حَصْبٌ جَهَنَّمُ} [الأنبياء: 98]: "يُزْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، وَهُوَ حَصْبُهَا، وَيُقَالُ: حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ، وَالْحَصْبُ: مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحَجَارَةِ"، {تَارَةً} [الإسراء: 69]: "مَرَّةً، وَجَمَاعَتُهُ تَيَرَةٌ وَتَارَاتٌ"، {لَا أُحْتَنِكَنَّ} [الإسراء: 62]: "لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ، يُقَالُ: أُحْتَنِكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِّنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ"، {طَائِرَةٌ} [الإسراء: 13]: "حَطْلُهُ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ"، {وَلِيُّ مِنَ الدَّلِيلِ} [الإسراء: 111]: "لَمْ يُخَالِفْ أَحَدًا"

### 3- بَابُ قَوْلِهِ: {أُسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا}

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ { [الإسراء: 1]

4709 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنَبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِبَيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

واقعہ معراج

سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اُن دونوں کی طرف توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ

الْبَيْنِ قَالَ جَبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ  
لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آپ کی  
طرف فطرت رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب کا پیالہ  
اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
جب قریش نے مجھے بھٹلایا تو میں مقام جھر میں چلا گیا  
اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر فرما  
دیا، پس جو علامات وہ معلوم کرتے اس کی طرف دیکھ  
کر انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں  
اتنا زائد ہے کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے  
متعلق جھٹلایا جو مجھے بیت المقدس تک کروائی گئی تھی،  
پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ قاصفاً وہ  
آندھی جو ہر چیز کو باہ کر دیتی ہے۔

4710- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ  
أَبُو سَلَمَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ: «لَمَّا كَذَّبْتَنِي قُرَيْشٌ قَمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى  
اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ  
آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ» زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ  
كَذَّبْتَنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِئِي إِلَى بَيْتِ  
الْمَقْدِسِ «نَحْوَهُ» {قاصفاً} [الإسراء: 69]: «رَجَّحَ  
تَقْصِيفُ كُلِّ شَيْءٍ»

#### 4- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ

كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ} [الإسراء: 70]

«كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ»، {ضِعْفُ الْحَيَاةِ}  
[الإسراء: 75]: «عَذَابُ الْحَيَاةِ»، {وَضِعْفُ  
الْمَمَاتِ} [الإسراء: 75]: «عَذَابُ الْمَمَاتِ»،  
{خِلَافَكَ} [الإسراء: 76]: «وَخَلَقَكَ سَوَاءً»،  
{وَتَأْتِي} [الإسراء: 83]: «تَبَاعَدَ»، {شَاكِلِيَّتِهِ}  
[الإسراء: 84]: «كَاجِبِيَّتِهِ، وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ»،  
{صَرَفْنَا} [الإسراء: 41]: «وَجَهَّنَا»، {قَبِيلًا}  
[الإسراء: 92]: «مُعَايِنَةً وَمُقَابَلَةً، وَقِيلَ:  
الْقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا»، {خَشِيَّةُ  
الْإِنْفَاقِ} [الإسراء: 100]: «أَنْفَقَ الرَّجُلُ:

#### وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي

آدَمَ کی تفسیر

کَرَّمْنَا اور أَكْرَمْنَا ہم معنی ہیں۔ ضِعْفُ  
الْحَيَاةِ زندگی کا عذاب اور ضِعْفُ الْمَمَاتِ سے  
موت کا عذاب مراد ہے۔ خِلَافَكَ اور خُلْفَكَ ایک  
ہیں یعنی تیرے پیچھے۔ شَاكِلِيَّتِهِ اپنے طریقے پر، یہ  
شَكْلِيَّتِہ سے ہے صَرَفْنَا واضح کیا۔ قَبِيلًا سامنے،  
روبرو، کبھض حضرات نے اسے الْقَابِلَةُ سے بتایا ہے  
کیونکہ دائی سامنے ہوتی اور بچہ جنائی ہے۔ الْإِنْفَاقِ  
تنگ دست ہو جانا۔ نَفَقَ الشَّيْءُ جب کوئی چیز چل  
جائے۔ قَشْوَرًا بخیل، کنجوس۔ لِلْأَذْقَانِ ٹھوڑی،  
جہاں دونوں جبرے ملتے ہیں، اس کا واحد ذَقْنٌ

ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُوراً سے وافر مراد ہے۔  
تَبِيعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ  
لَا تُبَيِّدُ سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ  
کر۔ اَبْتِغَاءِ رَحْمَةٍ حلال روزی کی تلاش میں۔  
مَثْبُوراً لعنت کیا گیا۔ لَا تَقْفُ نہ کہہ۔ فَجَاسُوا  
ارادہ کیا۔ يُزْجِي الْفُلْكَ..... کشتی کو چلاتا ہے۔  
يَزُونُ لِلْأَذْقَانِ منہ کے بل گرنے۔ (سجدے میں)۔

أَمْلَقَ، وَنَفَقَ النَّفْيُ ذَهَبٌ، {قَتُورًا} {الإسراء: 100}: «مَقْتَرًا»، {لِلْأَذْقَانِ} {الإسراء: 107}:  
«مُجْتَنِعُ اللَّعِينِينَ وَالْوَاحِدُ ذَقْنٌ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ:  
{مَوْفُورًا} {الإسراء: 63}: «وَافِرًا»، {تَبِيعًا}  
{الإسراء: 69}: «كَائِرًا» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
«نَصِيرًا»، {خَبِثَ} {الإسراء: 97}: «ظَهِنَتْ»  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَا تُبَيِّدُ} {الإسراء: 26}: «لَا  
تُنْفِقُ فِي الْبَاطِلِ»، {أَبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ} {الإسراء: 28}:  
«رِزْقٍ»، {مَثْبُورًا} {الإسراء: 102}:  
«مَلْعُونًا»، {لَا تَقْفُ} {الإسراء: 36}: «لَا تَقُلْ»،  
{فَجَاسُوا} {الإسراء: 5}: «تَبَيَّنُوا، يُزْجِي الْفُلْكَ  
يُجْرِي الْفُلْكَ، {يَخْرُجُونَ لِلْأَذْقَانِ} {الإسراء: 107}:  
«لِلْوُجُوهِ»

## وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان:  
اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے  
خوشحالوں پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اگر میں بے حکمی  
کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے  
تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۶)  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ دور جاہلیت میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت زیادہ  
ہو جاتے تو ہم کہا کرتے۔ اَمِرٌ بَنُو فُلَانٍ... یعنی بنو  
فلاں بہت زائد ہو گئے۔ حمیدی نے سفیان بن عیینہ  
سے جو روایت کی اس میں بھی امر ہے۔

## ذُرِّيَّةً مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ

ترجمہ کنز الایمان: اے ان کی اولاد جن کو ہم نے  
نوح کے ساتھ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا (پ

## 000- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا}

{الإسراء: 16} الْآيَةِ

4711 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ، قَالَ: "كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ: أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ" حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ،  
حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ وَقَالَ: «أَمَرَ»

## 5- بَابُ

{ذُرِّيَّةً مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا  
شَكُورًا} {الإسراء: 3}

۱۵ بنی اسرائیل (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں گوشت لایا گیا، چنانچہ ایک دسی اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کی گئی کیونکہ دسی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد ہوا کہ بروز قیامت سب لوگوں کا سردار میں ہوں۔ کیا تم اس کا سبب جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے تمام انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا، جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آوازیں سنیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا نزدیک آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ برداشت سے باہر ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں جانا چاہیے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص دست قدرت سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی طرف کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا تھا، لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا

4712 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَخِمَ فَرَفَعَ إِلَيْهِ اللَّدَّاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَتَهَشُّ مِنْهَا نَهْمَةً، ثُمَّ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَذُنُّونَ وَمَا ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرَ، وَتَذُنُّو الشُّنُسَ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَتَفَخَّ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ



مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي،  
نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا  
إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا  
إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ،  
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ،  
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ  
يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي  
قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ - فَذَا كَرِهَنَّ أَبُو  
حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا  
إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ، مُوسَى  
فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَلَّكَ اللَّهُ  
بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى  
رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ  
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ  
يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ  
أُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى  
غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْتُونَ  
عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ،  
وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلِمَتُ  
النَّاسِ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا  
تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ  
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ،  
وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَدْ كُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي  
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ،  
فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ  
وَحَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى  
مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقْعُ

فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا  
لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی لہذا مجھے اپنی فکر ہے ہائے  
میری جان، ہائے میری جان، تم کسی دوسرے کے پاس  
جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت  
نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں  
گے۔ اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف  
سب سے پہلے آنے والے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ  
نے آپ کو عبداً شکوراً کا نام دیا تھا۔ آپ اپنے  
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ  
نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے  
فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزوجل نے غضب کا  
وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ بھی اس سے پہلے ایسا اظہار فرمایا  
اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک  
میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی  
تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہذا  
مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔  
تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت ابراہیم  
کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے حضرت  
ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں  
سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری  
شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو  
پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک  
میرے رب نے غضب کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ  
اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا  
اور بیشک مجھ سے تین سچی باتیں ایسی واقع ہوئیں جو  
خلاف واقعہ تھیں۔ ابوحیان نے اپنی روایت میں ان  
تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی فکر ہے،

سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ  
 قَامِيهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ  
 عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ  
 سَلِّ تَعَطُّهُ، وَاشْفَعْ تُشَفِّعْ فَأَرْفَعْ رَأْسِي، فَأَقُولُ:  
 أُمِّي يَا رَبِّ، أُمِّي يَا رَبِّ، أُمِّي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا  
 مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمِّكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ  
 الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ  
 النَّاسِ فِي مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ:  
 وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْبَصَرِ أَعْيُنٍ مِنَ  
 مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ، كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحَمِيرَ - أَوْ كَمَا  
 بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى -"

ہائے میری جان، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔ تم کسی دوسرے  
 کے پاس جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس  
 لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر  
 عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے  
 رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی  
 کے ساتھ دوسری انبیاء کرام پر فضیلت دی تھی۔ آپ  
 اپنے رب کے حضور شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ نہیں  
 دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ  
 میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ  
 اس سے پہلے ایسا فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا  
 فرمایا گا۔ بیشک میں نے ایک شخص کو جان سے مار دیا تھا  
 جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہذا  
 مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔  
 تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے  
 جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں  
 حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے حضرت عیسیٰ! آپ  
 اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے حضرت  
 مریم کی طرف القافر فرمایا نیز آپ اس کی طرف کی  
 روح ہیں اور آپ نے پتکوڑے کے اندر بچپن میں  
 لوگوں سے کلام فرمایا تھا۔ لہذا آپ ہماری شفاعت  
 فرمائیں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے  
 ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ آج میرے رب  
 نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا  
 غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی  
 کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ  
 مجھے اپنی فکر ہے، ہائے میری جان، ہائے میری جان۔  
 تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی  
 بارگاہ جاؤ چنانچہ لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں

حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے محمد مصطفیٰ ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے۔ لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ پس میں اس کام کے لیے چل پڑوں گا اور عرش عظیم کے نیچے آ کر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمد اور ثنا ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سراٹھاؤ، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبولی فرمائی جائے گی۔ پس میں اپنا سراٹھا کر عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، اے رب! میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا ہمیں حساب نہیں لینا باب الایمن سے جنت میں داخل کر دو، جو اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک جنت کے ہر دروازے کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور خمیر کے درمیان فاصلہ ہے یا مکہ معظمہ سے بصری جتنی دور ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۵) کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

6- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَأَتَيْنَا دَاوُدَ

زَبُورًا}

4713- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

4713- راجع الحديث: 3417, 3073

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر قرأت آسان فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ اپنے گھوڑے کو کسے کا حکم دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتَيْهِ لِيُسْرَجَ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ - يَعْنِي - الْقُرْآنَ»

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دو رکرنے اور نہ پھیر دینے کا (پ ۱۵) بنی اسرائیل (۵۶) کی تفسیر

7- بَابُ {قُلْ: ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا} [الإسراء: 56]

ابو عمر نے آیت: وَإِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةُ کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین پر قائم رہے۔ اشجعی، سفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ یہ واقعہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۶) کا شان نزول ہے۔

4714- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ {إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةُ} [الإسراء: 57] قَالَ: «كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ» زَادَ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ: {قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ} [الإسراء: 56]

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر

8- بَابُ قَوْلِهِ:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب

{أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] الْآيَةُ

ڈرکی چیز ہے (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۷)۔

ابومعمر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵۷) کے متعلق فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

### وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۶۰)۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۶۰) کے متعلق انہوں نے فرمایا: یہ سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہے، کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ کو شب معراج دکھایا گیا اور فجر ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

### إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸) مجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر

4715 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ حَالِدٍ، أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ، عَنْ أَبِي مَعْبُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ: {الَّذِينَ يَدْعُونَ يَهْتَفُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ} [الإسراء: 57] قَالَ: «كَانَ نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ يُعْبُدُونَ فَأَسْلَمُوا»

### 9- بَابُ

{وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً

لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]

4716 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60] قَالَ: "هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أَرَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: {وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ} [الإسراء: 60]: شَجَرَةُ الرُّقُومِ"

### 10- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء:

78] قَالَ مُجَاهِدٌ: «صَلَاةُ الْفَجْرِ»



مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نماز فجر کے وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)

### عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)۔

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔ حتیٰ کہ شفاعت کی بات نبی کریم ﷺ تک آپہنچے گی۔ پس اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا فرمائے گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اذان سن کر یوں دعا مانگے ”اے اللہ! اس نفل اعلان اور قائم

4717- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَحْبَبَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَزَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ» يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "أَفْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء: 78]"

### 11- بَابُ قَوْلِهِ:

{عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79]

4718- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: "إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُفًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَيْكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ"

4719- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

4717- راجع الحديث: 176، صحيح مسلم: 1471

4718- راجع الحديث: 1475

4719- راجع الحديث: 614

ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کرنا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔" ایسا کہنے والے کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اس کی حمزہ بن عبد اللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

### وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ كِتَابًا

ترجمہ کنز الایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹا ہی تھا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۱) یٰٰزُھَقُّ ہلاک ہو گیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ میں تشریف آوری ہوئی تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ ہر بت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور فرماتے: ترجمہ کنز الایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹا ہی تھا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۱) حق آگیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

### وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ كِتَابًا

ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۵)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَّةُ، وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### 12- بَابُ

{وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا} [الإسراء: 81] "يُزْهَقُ: يَهْلِكُ"

4720- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَنَوَّلَ الْبَيْتَ سِتُونَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ نَضْبٍ، فَجَعَلَ مِنْهَا يَبْعُدُ فِي يَدَيْهِ، وَيَقُولُ: "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا" [الإسراء: 81]، {جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ} [سبأ: 49]

### 13- بَابُ

{وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ} [الإسراء: 85]

4721- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

کھیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سی ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق معلوم کرو، بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے معلوم کرنے کی کیا حاجت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ، کہیں ایسا جواب نہ دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخر کار یہی طے ہوا کہ معلوم کرنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے، پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۵)

### وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۰)

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۱۱۰) کے متعلق روایت کی، کہ انہوں نے فرمایا، اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب آپ مکہ مکرمہ میں ہی رونق افروز تھے اور اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الہی کے متعلق بدکلامی کیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا، ان

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَزْبٍ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيبٍ، إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْكُمْ إِلَيْهِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ، قَالَ: "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، قُلْ: الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا" (الإسراء: 85)

### 14- بَابُ

{وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُهَا}

[الإسراء: 110]

4722 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُهَا} [الإسراء: 110] قَالَ: "نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَثَرَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ} [الإسراء: 110] أُنًى

سب کے متعلق بدکلامی کیا کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت بلند آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدکلامی کریں اور نہ اتنی دھیمی آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَاتِكَ دعا کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے سورۃ الکہف

مجاہد کا قول ہے کہ تَقْرُضُهُمْ کا معنی ہے ان سے کترا جانا وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ سونا اور چاندی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے پھل مراد ہیں۔ باخِج ہلاک کرنے والا۔ اَسْفًا ندامت ہے۔ الْكَهْفُ پہاڑ کی غار۔ الرَّقِيقُ لکھا ہوا، یہ رقم کرنا ہے۔ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا، جیسے کہتے ہیں اگر ہم اس کے دل میں صبر نہ ڈالتے شَطَطاً حد سے بڑھنا۔ مَرْفَقاً ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں۔ تَزَاوَرُ جھک جانا، یہ الزَّوَر سے مشتق ہے اور الزَّوَر سے مراد ہے بہت جھکنے والا۔ فَتَوَاتُ كَشَادَہ، اس کی جمع فَجَوَاتُ اور فَجَاءُ ہے جیسے رَلْوَةٌ اور رَكَاةُ الْوَصِيدُ صحن، آگن، اس کی جمع الْوَصَائِدُ ہے، بعض کہتے ہیں کہ جمع وَصْدٌ ہے اور بتاتے ہیں کہ الْوَصِيدُ دروازے کو کہتے ہیں، چنانچہ مَوْصِدٌ یعنی دروازہ بند کر دیا گیا۔ بَعَثْنَاهُمْ ہم نے انہیں زندہ کیا۔ اَزَّی زیادہ۔ بعض کہتے ہیں کہ

يَقْرَأُكَ، فَيَسْمَعُ الْمُسْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ {وَلَا تُجَافِثْ بِهَا} [الإسراء: 110] عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسِغُهُمْ، {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء: 110]"

4723 - حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### 18- سُورَةُ الْكَهْفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَقْرُضُهُمْ} [الكهف: 17]: «تَتَرُكُهُمْ» (وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ): «ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ: «جَمَاعَةُ الْقَبْرِ» {بَاخِجُ} [الكهف: 6]: «مُهْلِكٌ»، {أَسْفًا} [الأعراف: 150]: «نَدَمًا» {الْكَهْفُ} [الكهف: 9]: «الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ»، وَالرَّقِيقُ: «الْكِتَابُ»، {مَرْقُومٌ} [المطففين: 9]: «مَكْتُوبٌ، مِنَ الرَّقْمِ» {رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ} [الكهف: 14]: «أَلْهَيْنَاهُمْ صَبْرًا»، {لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهَا} [القصص: 10]: «شَطَطًا» [الكهف: 14]: «إِفْرَاطًا»، الْوَصِيدُ: «الْفِتَاءُ، جَمْعُهُ: وَصَائِدٌ وَوُصْدٌ، وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ» {مُؤَصَّدَةٌ} [البلد: 20]: «مُطَبَّقَةٌ، أَصَدَ الْبَابُ وَأَوْصَدَ»، {بَعَثْنَاهُمْ} [الكهف: 12]: «أَحْيَيْنَاهُمْ»، {أَزَّي} [البقرة: 232]: «أَكْثَرُ»، وَيُقَالُ: أَحَلَّ، وَيُقَالُ: أَكْثَرُ رَيْعًا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَكْثَرًا}، {وَلَمْ تَظْلِمُوا} [الكهف: 33]:

«لَمْ تَنْقُصْ» وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: {الرَّقِيمُ} [الكهف: 9]: «اللُّوحُ مِنْ رِصَاصٍ كَتَبَ عَلَيْهَا أَسْمَاءُهُمْ، ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ، فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَذَانِهِمْ فَنَامُوا» وَقَالَ غَيْرُهُ: «وَأَلَّتْ تَيْلٌ: تَنْجُو» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْئِلًا} [الكهف: 58]: «مَحْرُزًا»، {لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا} [الكهف: 101]: «لَا يَعْقِلُونَ»

بہت حلال روزی، بعض کہتے ہیں وہ رزق جو پکانے پر پڑھ جائے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ان کی خوراک۔ وَلَمْ تَظْلِمْ جو کم نہ ہو۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا کہ الرَّقِيمُ سیسے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحاب کھف کے نام لکھوا کر اپنے خزانے میں رکھ لیے تھے۔ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَذَانِهِمْ ..... پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو سلا دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَوْئِلًا یہ أَلَّتْ تَيْلٌ سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْئِلًا محفوظ مقام، جائے امن۔ لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا سمجھ بوجھ سے عاری۔

ترجمہ کنز الایمان: "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑا لو ہے" کی تفسیر

امام حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور ایک میرے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے نماز نہیں پڑھی ہے؟ رَجُمَا بِالْغَيْبِ بغیر دیکھے۔ فَرَطًا ندامت، شرمندگی۔ سُرَادِقُهَا ہر سے گھیرنے والی قاتوں کی طرح۔ يُحَاوِرُكَ محاورہ سے مشتق ہے۔ لَكِنْ هُوَ اللَّهُ رَبِّي ..... یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک نون کو دوسرے میں ملا دیا گیا ہے۔ زَلَقًا پھسلنے والی جگہ۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ اس کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ عَقَبًا اور عَاقِبَةً نیز عَقَبِي اور مُحَشَبَتَهُ اور قَبْلًا تینوں طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ لِيُذْ حِصْنًا تاکہ پھسلا دیں، الدَّخْصُ پھسلنا گمراہ کرنا۔

1- بَابُ {وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ

جَدَلًا} [الكهف: 54]

4724 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَتْ: «أَلَا تُصَلِّيَانِ» {رَجُمَا بِالْغَيْبِ} [الكهف: 22]: «لَمْ يَسْتَيْنِ»، {فَرَطًا} [الكهف: 28]: «يُقَالُ نَدَمًا»، {سُرَادِقُهَا} [الكهف: 29]: «مِثْلُ الشَّرَادِقِ، وَالْحَجَرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ»، {يُحَاوِرُكَ} [الكهف: 34]: «مِنَ الْمُحَاوِرَةِ»، {لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي} [الكهف: 38]: «أَيْ لَكِنَّا أَنَا، هُوَ اللَّهُ رَبِّي، ثُمَّ حَذَفَ الْأَلِفَ وَأَدْخَلَ إِحْدَى التَّوْنَيْنِ فِي الْأُخْرَى»، {وَنَجَرْنَا



جَلَالَهُمَا تَهَرَّا} [الكهف: 33]: "يَقُولُ: بَيْنَهُمَا  
 "، {زَلَقْنَا} [الكهف: 40]: «لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ»،  
 {هَذَا لِكَ الْوَلَايَةِ} [الكهف: 44]: «مَضَدُّ  
 الْوَلِيَّ»، {عُقْبًا} [الكهف: 44]: «عَاقِبَةُ وَعُقْبَى  
 وَعُقْبَةُ وَاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ»، {قَبْلًا} [الأنعام:  
 111]: «وَقَبْلًا وَقَبْلًا اسْتِثْنَاءًا»، {لِيُدْحِضُوا}  
 [الكهف: 56]: "لِيُزِيلُوا الدَّخْضَ: الزَّلْزُلُ"

## 2- بَابُ

## وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ كَيْ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے  
 اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ  
 پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرونوں چلا جاؤں  
 (پ ۱۱۵ لکھف ۶۰) مراد طویل مدت ہے، اس کی جمع  
 ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 سے کہا کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت خضر  
 سے ملاقات کرنے والے حضرت موسیٰ وہ نہیں ہیں جو  
 بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس  
 نے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔  
 مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ  
 انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:  
 بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے  
 کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا سب  
 سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ  
 میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے اُن پر عتاب فرمایا کیونکہ  
 انہوں نے علم کو اس کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ پس اللہ  
 تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ  
 ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے اور وہ تم

{وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ  
 مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا} [الكهف: 60]  
 «زَمَاثًا وَبَجَعُهُ أَحْقَابُ»

4725- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،  
 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
 جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ تَوْفَا الْبِكَالِيَّ  
 يُزْعَمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ، لَيْسَ هُوَ مُوسَى  
 صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ  
 عَدُوُّ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ مُوسَى  
 قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ  
 أَعْلَمُ، فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَزِدْ  
 الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا يَمْتَجِعُ  
 الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ  
 فَكَيْفَ لِي بِهِ، قَالَ: تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي  
 مِكْتَلٍ، فَنِيْمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ، ثُمَّ فَاتَّخَذَ حُوتًا  
 فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ

سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ پس جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لی، پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ ایک نوجوان حضرت یوشع بن نون بھی گئے تھے، حتیٰ کہ جب یہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے، اس دوران مچھلی زنبیل میں تڑپی، باہر نکلی اور پھر سمندر میں جاگری اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا تو اس کے لیے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے متعلق بتایا۔ پس وہ باقی دن کا باقی حصہ اور پوری رات چلتے رہے، حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم کو کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ پس خادم نے ان کی خدمت میں عرض کی: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی (کے ذکر) کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا۔ مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لیے حیران کن تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو

يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا، وَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فِي الْبِكْتَلِ، فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ، فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا} (الكهف: 61)، وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحَوْتُ جَرِيَةَ الْمَاءِ، فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبَهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحَوْتُ، فَانْطَلَقَا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتُهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، قَالَ مُوسَىٰ لِلْفَتَاةِ: آتِنَا غَدَاءًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا} (الكهف: 62)، قَالَ: وَلَمْ يَجِدْ مُوسَىٰ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاةٌ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا)، قَالَ: فَكَانَ لِلْحَوْتُ سَرَبًا، وَلِمُوسَىٰ وَلِفَتَاةٍ عَجَبًا، فَقَالَ مُوسَىٰ: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، قَالَ: رَجَعَا يَقْضِيَانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَبِّحٌ ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَىٰ، فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنْتَ يَا رَضِيكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُوسَىٰ، قَالَ: مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رَشَدًا، قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا)، يَا مُوسَىٰ إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ، فَقَالَ مُوسَىٰ: (سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا، وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا) (الكهف: 69)، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: (فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) (الكهف: 70)، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلٍ

الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةً فَعَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ، فَعَرَفُوا الْحَضِرَ فَحَمَلُوهُمْ بِغَيْرِ تَوَلٍّ، فَلَمَّا رَكِبْنَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَقْبَأْ إِلَّا وَالْحَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقُدُومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمُ قَدْ حَمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَتَقَرَّرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الْحَضِرُ: مَا عَلَيَّ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَضَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْحَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ، فَأَخَذَ الْحَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَأَقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: (أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا)، (قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ: وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى، قَالَ: (إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَتَوْا أَنْ يُضَيَّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ) (الكهف: 77) قَالَ: مَا بَلْ - فَقَامَ الْحَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمُ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيَّفُوا، (لَوْ شِئْتُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا) (الكهف: 77)، قَالَ: (هَذَا فِرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنِكَ)

دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس آ پہنچے تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا، کیا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی۔ میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو جن کی تمہیں تعلیم دی گئی ہے (آیت ۶۶) حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (آیت ۶۷) اے موسیٰ! خدا کے علوم میں سے میں ایک ایسا علم سکھایا گیا ہوں جس کا آپ کو علم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کا مجھے علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ جلد اللہ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۶۸) اس کے بعد دونوں ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تاکہ کشتی میں ان کو بھی بٹھالیا جائے۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے کے بٹھالیا جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جن لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر بٹھالیا، تم نے جان بوجھ کر ان کی کشتی کے تختے کو توڑ دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈوب دو۔ بیشک یہ تم نے برا کیا ہے (آیت ۷۱) کہا، میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں

الكهف: 78 إِلَى قَوْلِهِ: {ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} الكهف: 82 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا " قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا) وَكَانَ يَقْرَأُ: (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبُوهُ مُؤْمِنًا)

ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالا (آیت ۷۳) راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے کہ میرے اور آپ کے علم کی مثال اللہ کے علم کے سامنے ایسی ہے جیسے اس چڑیا نے سمندر سے اپنی چونچ بھری لیکن اس ایک بوند سے سمندر کے پانی میں کوئی کئی نہیں آئی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل آئے اور ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑا، اپنے ہاتھوں گردن مروڑی اور مار دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک ستھری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کر دیا بیشک تم نے یہ بُرا کام کیا ہے، کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۴، ۷۵) راوی کا بیان ہے کہ یہ بات بچھلی سے بھی زیادہ سخت تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنا قبول نہ کیا پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا چاہتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا (آیت ۷۶، ۷۷)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک طرف

جھکی ہوئی تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے کچھ مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ یہ ہے پھیر ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸ تا ۸۲) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ہمیں اور خبریں بھی بیان فرماتا۔ سعید بن جبیر کا بیان ہی کہ حضرت ابن عباس یوں پڑھا کرتے تھے: وَمَا كَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِهَةٍ غَضَبًا۔ اور اسے یوں پڑھتے تھے: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبْرَاهُ مُؤْمِنِينَ۔

### فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا كِتَابُ الْكَهْفِ

ترجمہ کنز الایمان: جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی (پ ۱۱۵ الکھف ۶۱) سَرَبًا رَاسَةً۔ يَسْرُبُ جَلَاءً، چلے اور سَرَبًا بِالْأَنْهَارِ اسی سے بنا ہے۔

یعنی بن مسلم اور عمرو بن دینار سعید بن جبیر سے راوی ہیں کہ اور دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے علاوہ میں نے اور حضرات سے بھی سنا کہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت کدے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ پوچھو۔ میں

### 3- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا} {الکھف: 61} «مَذْهَبًا، يَسْرُبُ يَسْلُكُ» ، وَمِنْهُ: {وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ} {الرعد: 10}

4726- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ، إِذْ قَالَ: سَلُونِي، قُلْتُ: أَيُّ أَبَا عَبَّاسٍ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ،



نے عرض کیا کہ اے حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو ہے جسے نوف کہا جاتا ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل والے نہیں ہیں عمرو بن دینار کی روایت میں ہے کہ: انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ یعلیٰ بن مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اللہ کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں کے سامنے ایسا وعظ فرمایا کہ وہ رونے لگے اور قلوب پر رقت طاری ہو گئی۔ جب یہ واپس لوٹے تو ایک شخص ان سے آکر ملا اور کہنے لگا کہ اے نبی اللہ علیہ السلام! کیا اس وقت روئے زمین پر کوئی آپ سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ چنانچہ ان پر عتاب ہوا کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی جانب نہیں لوٹایا تھا۔ چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم والا کیوں نہیں عرض گزار ہوئے اے رب! وہ کہاں ہے؟ فرمایا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ عرض کی، اے رب! مجھے ایسی نشانی بتا دے کہ میں اس مقام کو پہچان لوں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جس جگہ مچھلی تم سے جدا ہو جائے۔ یعلیٰ بن مسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مردہ مچھلی لے لو، جہاں اُس میں روح پھونک دی جائے پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور خادم سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ کام دیتا ہوں کہ جہاں یہ مچھلی ہمارا ساتھ چھوڑے تو اسی وقت مجھے بتا دینا، خادم نے عرض کی کہ یہ کام کون سا زیادہ ہے؟ چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے

بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ: نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ لِي: قَالَ: قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ، وَأَمَّا يَعْلىٰ فَقَالَ لِي: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُوسَىٰ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّىٰ إِذَا قَاضَتْ الْعُيُونُ، وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ، وَلَّىٰ فَأَذْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولُ اللَّهِ، هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ، قِيلَ: بَلَىٰ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، فَأَيْنَ؟ قَالَ: بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ۔ فَقَالَ لِي عَمْرُو۔ قَالَ: حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحَوْتُ۔ وَقَالَ لِي يَعْلىٰ۔ قَالَ: خُذْ نُوْتًا مَيِّتًا، حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَأَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، فَقَالَ لِفَتَاةٍ: لَا أَكْلِفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحَوْتُ، قَالَ: مَا كَلِّفْتُ كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاةٍ﴾ [الكهف: 60] يُوشَعَ بْنِ نُونٍ۔ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ۔ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرَيَّانٍ، إِذْ تَصَرَّبَ الْحَوْتُ وَمُوسَىٰ تَائِمٌ، فَقَالَ فَتَاةٌ: لَا أَوْقِظُهُ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيتُ أَنْ يُخْبِرَهُ، وَتَصَرَّبَ الْحَوْتُ حَتَّىٰ دَخَلَ الْبَحْرَ، فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْبَحْرِ، حَتَّىٰ كَانَتْ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ۔ قَالَ لِي عَمْرُو: هَكَذَا كَانَتْ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ، وَحَلَقَ بَيْنَ ابْنَيْهَا مَيِّتٍ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَا بَيْنَهُمَا۔ [الْقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا] [الكهف: 62]، قَالَ: قَدْ قَطَعَ اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبَ۔ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ۔ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا۔ قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي سُلَيْمَانَ - عَلَى طَنْفَسَةٍ خَضْرَاءَ، عَلَى كَيْدِ الْبَحْرِ -  
 - قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ - مُسَجَّى بِقُوْبِهِ قَدْ جَعَلَ  
 طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ، وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، فَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ: هَلْ  
 بَارِضِي مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى،  
 قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا  
 شَأْنُكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مَعَا عِلْمَتِ رَشَدًا،  
 قَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَةَ بِيَدَيْكَ، وَأَنَّ الْوَحْيَ  
 يَأْتِيكَ يَا مُوسَى، إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ  
 تَعْلَمَهُ، وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ، فَأَخَذَ  
 طَائِرٌ يَمْنَقَارُهُ مِنَ الْبَحْرِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عَلِمِي  
 وَمَا عَلِمْتُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا  
 الطَّائِرُ يَمْنَقَارُهُ مِنَ الْبَحْرِ، حَتَّى إِذَا رَكِبْنَا فِي  
 الشَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صَغَارًا، تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا  
 السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الْآخِرِ، عَرَفُوهُ  
 فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ الصَّاحِحُ - قَالَ: قُلْنَا لِسَعِيدٍ:  
 خَصِرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ - لَا تُحْمِلُهُ بِأَجْرٍ، فَعَرَفَهَا وَوَدَّ  
 فِيهَا وَتَدَا، قَالَ مُوسَى: {أَخَرَفَتْهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا،  
 لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا} [الكهف: 71] - قَالَ  
 مُجَاهِدٌ: مُنْكَرًا - {قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ  
 مَعِيَ صَبْرًا}، كَانَتْ الْأُولَى نِسِيَانًا وَالْوُسْطَى  
 شَرْطًا، وَالْعَالِثَةُ عَمْدًا، {قَالَ: لَا تَوَاحِدْنِي بِمَا  
 نَسِيتُ وَلَا تُزِيقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} [الكهف:  
 73]، لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ - قَالَ يَعْلَى: قَالَ سَعِيدٌ:  
 وَجَدَا غُلَامًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيفًا  
 فَأَضْبَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسَّكِّينِ - {قَالَ: أَقْتَلْتَ  
 نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ} [الكهف: 74] لَمْ تَعْمَلْ  
 بِالْحَنِيفِ - وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً (زَاكِيَّةً)

اپنے خادم سے کہا (پ ۱۱۵ لکھف ۶۰) سعید بن جبیر  
 نے یوشع بن نون کا نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ  
 جب وہ دونوں ثریان کے مقام پر ایک پتھر کے سائے  
 میں تھے تو اس وقت مچھلی تڑپنے لگی اور حضرت موسیٰ نیند  
 میں تھے خادم نے سوچا کہ میں انہیں بیدار نہ کروں۔  
 حتیٰ کہ جب وہ خود بیدار ہوئے تو یہ انہیں بتانا بھول  
 گئے کہ مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا پہنچی! اللہ  
 تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کا بہاؤ روک دیا اور اس  
 کے لیے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔ عمرو بن دینار  
 نے مجھے بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر میں سوراخ ہو جاتا  
 ہے اور اپنے دونوں انگوٹھوں اور ساتھ والی انگلیوں سے  
 حلقے بنا کر دکھائے۔ ہمیں اس سفر میں دشواری پہنچی  
 ہے۔ خادم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دشواری دور  
 فرما دی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں  
 ہیں۔ پھر اس نے انہیں بتایا تو دونوں واپس لوٹے تو  
 حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ  
 عثمان بن ابوسلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز زین  
 پوش بچھا کر سطح سمندر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر  
 کہتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جس کا  
 ایک سرادونوں پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا اور دوسرا ان  
 کے سر کے نیچے تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام  
 کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا: کیا  
 میرے علاقے میں بھی سلام ہے؟ آپ کون ہیں؟  
 جواب دیا، میں موسیٰ ہوں، کہا بنی اسرائیل والے  
 حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی، پوچھا، آپ کس  
 غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ میں اس لیے آیا  
 ہوں کہ جو نیک بات تمہیں سکھائی گئی ہے اس میں  
 سے مجھے بھی کچھ سکھا دو۔ کہا اے موسیٰ! کیا یہ آپ

مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا - فَأَنْطَلَقَا فَوَجَدَا  
جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ، فَأَقَامَهُ - قَالَ سَعِيدٌ  
بِيَدِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَهُ فَأَسْتَقَامَ، قَالَ يَعْلَى:  
حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ  
فَأَسْتَقَامَ - {لَوْ يَشَاءُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا}  
{الكهف: 77} - قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ - {وَكَانَ  
وَرَاءَهُمَا} {الكهف: 79} وَكَانَ أَمَامَهُمَا - قَرَأَهَا  
ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمَا مَلِكٌ، يُزْعَمُونَ عَنْ غَيْرِ  
سَعِيدٍ أَنَّهُ هَذَا بَنُ بَدَدٍ، وَالْغُلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ  
يُزْعَمُونَ جَيْسُورٌ - {مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ  
غَضَبًا} {الكهف: 79}، فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ  
أَنْ يَدْعَهَا لِعَيْبِهَا، فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا  
فَانْتَفَعُوا بِهَا - وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: سَدَّوْهَا  
بِقَارُورَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ - {كَانَ أَبَوَاهُ  
مُؤْمِنَيْنِ} وَكَانَ كَافِرًا {فَخَشِينَا أَنْ يُزْهِقَهُمَا  
طُغْيَانًا، وَكُفْرًا} {الكهف: 80} أَنْ يَحْبِلَهُمَا حَبْلُهُ  
عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ، {فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا  
رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً} لِقَوْلِهِ: {أَقْتُلْتُ نَفْسًا  
زَكِيَّةً} {الكهف: 74} {وَأَقْرَبُ رُحْمًا} {الكهف:  
81} هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ، الَّذِي قَتَلَ خَصْرًا -  
وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ: أَنََّّهُمَا أَبْدَلَا جَارِيَةً، وَأَمَّا  
دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: إِنََّّهُمَا  
جَارِيَةٌ -

کے لیے کافی نہیں کہ آپ کے پاس توریت مقدس ہے  
اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے؟ بیشک میرے پاس  
ایک ایسا علم ہے جس کا پوری طرح سیکھنا آپ کی  
استطاعت میں نہیں اور بیشک آپ کے پاس ایک ایسا  
علم ہے جس کا سیکھ لینا میری استطاعت میں نہیں ہے  
پھر ایک پرندے نے سمندر سے اپنی چونچ بھری تو  
حضرت خضر نے کہا کہ خدا کی قسم، میرا اور آپ کا علم اللہ  
کے علم کے سامنے ایسے ہیں جیسے اس پرندے نے  
سمندر سے چونچ میں پانی لیا ہے، یہاں تک کہ جب وہ  
کشتی میں سوار ہو گئے۔ یعنی انہوں نے ایک چھوٹی  
سی کشتی پائی جو لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے  
کنارے کی جانب لے جاتی تھی۔ پس انہوں  
نے پہچان کر کہا کہ یہ تو اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ہم  
نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ کیا یہ انہوں نے حضرت  
خضر کے بارے میں کہا تھا؟ جواب دیا۔ ہاں۔  
کہنے لگے کہ ہم ان سے کراہی نہیں لیں گے، پھر حضرت  
خضر نے کشتی کا ایک تختہ توڑ کر اس میں سوراخ کر دیا۔  
حضرت موسیٰ نے کہا، کیا یہ تم نے اس لیے چیرا ہے کہ  
سارے سواروں کو ڈوب دو۔ یہ تم نے بڑا کام کیا (آیت  
۷۱) حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ  
میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) پہلی بات  
بھول کر ہوئی۔ دوسری بطور شرط اور تیسری دانستہ کر کی  
تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ پر میری بھول  
کے سبب گرفت نہ کریں اور مجھ پر میرے کام  
میں دشواری میں نہ ڈال (آیت ۷۳) ایک لڑکا ملا تو  
اس بندے نے اسے قتل کر دیا (آیت ۷۴) یعلیٰ بن  
مسلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے کھیتے  
ہوئے پائے تو ان میں سے ایک کافر اور ہونہار لڑکے کو

پکڑ کر لٹایا اور چھری سے ذبح کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے ایک ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا، ابھی تو یہ گنہگار بھی نہ تھا۔ ابن عباس کی قرأت میں زَكِيَّةٌ اور زَاكِيَّةٌ دونوں طرح ہے جیسے غُلَامًا زَكِيًّا پھر دونوں چل دیئے، حتیٰ کہ ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو وہ سیدھی کر دی (آیت ۷۷) سعید بن جبیر نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اسے اس طرح سیدھا کیا تھا، یعلیٰ بن مسلم کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید بن جبیر نے کہا تھا کہ حضرت خضر نے ہاتھ پھیر کر وہ سیدھی کھڑی کر دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدور لے لیتے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ اتنی مزدوری جس سے کھانا کھا لیتے اور کَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ کی جگہ حضرت ابن عباس کی قرأت میں کَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ ہے۔ سعید بن جبیر کے سوار دوسرے حضرات کے گمان میں بادشاہ کا نام ہزد بن ہزد ہے اور مقتول لڑکے کا نام جیسور۔ بہر حال وہ بادشاہ ہر صحیح سالم کشتی کو جبراً چھین لیا کرتا تھا۔ جب یہ کشتی اس کے پاس سے گزرے گی تو اس کے عیب دار ہونے کے سبب اسے چھوڑ جائے گا۔ چنانچہ جب وہ گزر جائے گا تو یہ لوگ اسے ٹھیک کر لیں گے اور اس کے ساتھ نفع کماتے رہیں گے بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے سوراخ کو سیسے سے بند کر دیا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ لاکھ سے بند کیا گیا۔ اس لڑکے کے والدین مومن تھے اور وہ خود کافر تھا تو ہمیں ڈر ہوا کہ مبادا وہ اُن کو سرکشی اور کفر پر چڑھا دے (آیت ۸۰) کہ وہ اس کی محبت سے مجبور ہو کر دین میں اس کی پیروی نہ کرنے لگیں۔ پس ہم نے چاہا کہ اُن دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا



کیونکہ قرآن کریم میں اس کے لیے اُقتُلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً..... فرمایا گیا ہے اور مہربانی میں زیادہ قریب عطا کر دے۔ (آیت ۸۱) یعنی ان دونوں کے لیے اس پہلے لڑکے سے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا آنے والا رحم میں زیادہ نزدیک ہو۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس کی جگہ لڑکی پیدا ہوئی لیکن اُن کی اگلی اولاد کے متعلق داؤد بن ابو عاصم نے کئی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

#### 4۔ باب

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ {الكهف: 63} إِلَى قَوْلِهِ {عَجَبًا} [يونس: 2] ، {صُنْعًا} {الكهف: 104}: «عَمَلًا» ، {جَوْلًا} {الكهف: 108}: «تَحَوَّلًا» {قَالَ: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا} {الكهف: 64} ، {إِمْرًا} {الكهف: 71} وَ {نُكْرًا} {الكهف: 74}: «دَاهِيَةً» ، {يَنْقُضُ} {الكهف: 77}: «يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ» ، {لَتَخَذْتُ}: «وَاتَّخَذْتُ وَاحِدٌ» ، {رُحْمًا} {الكهف: 81}: «مِنَ الرُّحْمِ، وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالِغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ، وَنَظْنُ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ، وَتُدْعَى مَكَّةُ أَمْرُحِمُ أَيُّ الرَّحْمَةِ تَنْزِلُ بِهَا»

4727 - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ  
تَوْفَا الْبَكَّالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ  
لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ.

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ كَيْ تَفْسِرُ

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب وہاں سے گزر گئے  
 موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں  
 اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔۔۔ تا  
 ۔۔۔ اپنی راہ لی اچنا ہے۔ (پ ۱۱۵ لکھف ۶۲)  
 صُنْعًا عَمَل۔ حَوَّلًا پھر جانا۔ ترجمہ کنز الایمان: موسیٰ  
 نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں  
 کے نشان دیکھتے (پ ۱۱۵ لکھف ۶۳) اِمْرًا برا  
 کام۔ يَنْقُضُ گرنے والی جیسے دانت گرنے والا ہوتا  
 ہے۔ لَتَخَذْتَ اور وَاتَّخَذْتَ ہم معنی ہیں رُحْمًا یہ  
 الرُّحِيم سے ہے یعنی رحمت کا بہت ہی مبالغہ اور  
 ہمارے خیال میں یہ الرُّحِيم سے ہے۔ جیسے مکہ  
 مکرمہ کو اُمُّ رَحِم کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت  
 نازل ہوتی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ موسیٰ جدا ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ



بولتا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے کہا، میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی جانب نہ کی تھی اور ان کی طرف وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اُس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی حتیٰ کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے قریب ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمہ حیات کہتے ہیں۔ جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا تھا راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی پھر اچھل کر زنبیل سے باہر نکل گئی اور سمندر میں داخل ہو گئی جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ (آیت ۶۳) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا، ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی۔ بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کروں (آیت

حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، وَأَوْحَى إِلَيْهِ: بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي يَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: أَيُّ رَبِّ، كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَحِينَئِذٍ فَتَقْدَتِ الْحُوتُ فَاتَّبِعْهُ. قَالَ: فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاةٌ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَتَزَلَّا عِنْدَهَا. قَالَ: فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ عَمْرٍو، قَالَ: وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا: الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ، فَأَصَابَ الْحُوتُ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ. قَالَ: فَتَحَرَكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ، فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاةٍ: {إِنَّا غَدَاءَنَا} [الكهف: 62] الْآيَةَ، قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ، قَالَ لَهُ فَتَاةٌ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ: {أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ} [الكهف: 63] الْآيَةَ، قَالَ: فَرَجَعَا يَقْضَانِ فِي آثَارِهِمَا، فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرِ الْحُوتِ، فَكَانَ لِفَتَاةٍ عَجَبًا، وَلِلْحُوتِ سَرَبًا، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجَّيٍّ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، قَالَ: وَأَيُّ بَارِئِكَ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، قَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ أَتْبَعَكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رَشْدًا؟ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى، إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكُمُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا

تَعْلَمُهُ قَالَ: بَلَىٰ أَلْبَعَثْتُكَ قَالَ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا. فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِينَةٌ فَعَرَفَ الْخَضِرُ فَعَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ تَوَلٍّ - يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرِ - فَرَكِبَا السَّفِينَةَ. قَالَ: وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَعَمَسَ مِنْقَارُهُ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى: مَا عَلَيْكَ وَعَلَيْسَ وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا بِمِقْدَارٍ مَا عَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارُهُ قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى قَدُومِهِ فَخَرَّقَ السَّفِينَةَ. فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا {لَقَدْ جِئْتَ {الكهف: 71} الْآيَةَ. فَأَنْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ. فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَّعَهُ. قَالَ لَهُ مُوسَى: {أَقْتَلْتَ نَفْسًا رَّكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ. لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا} {الكهف: 75} إِلَى قَوْلِهِ {فَأَبَوَا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ} {الكهف: 77} - فَقَالَ بَيِّدُهُ هَكَذَا - فَأَقَامَهُ. فَقَالَ لَهُ مُوسَى: إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا. {لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ. سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا} {الكهف: 77}. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُضَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا " قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: «وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبًا. وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا»

(۶۳) - راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح سمندر میں مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ خادم کے لیے حیران کن تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اسی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شخص کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ اُس نے کہا، آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی، موسیٰ نے کہا، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں سکھائی گئی ہے؟ حضرت خضر نے کہا، اے موسیٰ! بیشک آپ ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور مجھے اس کا علم نہیں اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ کو اس کا علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے متعلق نہ پوچھنا، حتیٰ کہ میں خود اُس کے بارے میں آپ سے ذکر کروں؟ پس وہ دونوں چل دیئے، ساحل کے ساتھ ساتھ جارہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے بلا معاوضہ انہیں بٹھالیا۔ پس یہ معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا، حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا، آپ کا اور ساری مخلوق کا علم مل کر اللہ کے علم کے حضور ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ

میں پانی کی بوند۔ حضرت موسیٰ کو کچھ دیر ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خضر نے بسولہ لے کر کشتی میں سوراخ کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوراخ کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو، یہ تو برا کیا ہے (آیت ۷۱) پھر وہ دونوں چل دیے، حتیٰ کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور تن سے سر جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ کیا تم نے سقری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟ بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۷۲) حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے..... گاؤں والوں نے دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہذا اگر تم چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۷۳) حضرت خضر نے کہا: یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا راز بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۴) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تاکہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے لیے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان واقعہ میں حضرت ابن عباس و کان امامہم ملک یأخذ کل سکنۃ صالحۃ

غَضَبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَاظِمًا بِرُحْمَاكَرْتِ  
تھے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ  
أَعْمَالًا کی تفسیر

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (پ ۱۱۵ الکھف ۱۰۳) کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ خوارج کے متعلق ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد ﷺ کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، رہے حرور والے خوارج، تو یہ ان لوگوں میں ہیں: وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورہ البقرہ، آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان کا نام فاسق رکھا تھا۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائل ہوں گے (پ ۱۱۵ الکھف ۱۰۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت ایک بہت ہی موٹے شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا، تو اتنا بھاری بھرے ہوئے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک چمھر کے پڑ کے برابر بھی نہیں ہوگا اور

5- بَابُ {قُلْ: هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} {الکھف: 103}

4728- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي: {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} {الکھف: 103}: هُمُ الْخُرُورِيُّ؟ قَالَ: "لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا: لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ، وَالْخُرُورِيُّ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ"، وَكَانَ سَعْدٌ يُسَيِّرُهُمُ الْفَاسِقِينَ

6- بَابُ

{أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ} {الکھف: 105} الْآيَةُ

4729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزَّكَاةِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ



فرمایا کہ یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے (پ ۱۱۵ لکھف ۱۰۵) اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبد الرحمن نے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ مریم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار اپنی ظاہری گمراہی کے سبب نہ خدا کی باتوں کو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ پس ارشاد باری تعالیٰ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ کفار کے بارے میں ہے کہ قیامت میں خدا کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے لَا رُجُوتَ لَكَ میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کر دوں گا۔ رِئِیًّا دیکھنے میں، ابوداؤد کا قول ہے کہ حضرت مریم کو بخوبی علم تھا کہ متقی غیرت والا ہوتا ہے اسی لیے انہوں نے کہا تھا: أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنَّ كُنْتَ تَقِيًّا ابن عیینہ کا قول ہے کہ تَوَزَّوْهُمْ أَرَاكَ مطلب ہے کہ شیطان ان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ إِذَا سے مراد ہیں پیاسے۔ أَثَاثًا مالی لحاظ سے۔ إِذَا بڑی بات۔ رِکْزًا پست آواز۔ غِیًّا نقصان میں۔ بُکِیًّا یہ بالک کی جمع ہے مراد ہے رونے والے۔ صِلِیًّا جلنا، یہ صَلِّی یَصْلٰی سے ہے۔ نَدِیًّا اور الثَّادِی دونوں سے مجلس مراد ہے۔

الْعَظِيمُ السَّهْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ، وَقَالَ: اقْرَءُوا، {فَلَا نَقِیمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرِثًا} {الكهف: 105} "وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الرَّثَادِ مِثْلَهُ

بسم الله الرحمن الرحيم

### 19- سُورَةُ مَرْيَمَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ} {مریم: 38} «اللَّهُ يَقُولُهُ، وَهُمْ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ»، {فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ} {الأنعام: 74}: "يَعْنِي قَوْلُهُ: {أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ} {مریم: 38}: الْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمِعْ شَيْءًا وَأَبْصُرُهُ"، {لَا رُجُوتَ لَكَ} {مریم: 46}: «لَأَشْتِمَنَّكَ»، {وَرِثِيًّا} {مریم: 74}: «مَنْظَرًا» وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: «عَلِمْتُ مَرْيَمَ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ»، حَتَّى قَالَتْ: {إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنَّ كُنْتَ تَقِيًّا} {مریم: 18} وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {تَوَزَّوْهُمْ أَرَا} {مریم: 83}: «تَرَعَّوْهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَاجًا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِذَا} {مریم: 89} «عَوَجًا» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَرِثًا} {مریم: 86}: «عَظَاشًا»، {أَثَاثًا} {النحل: 80}: «مَالًا»، {إِذَا} {مریم: 89}: «قَوْلًا عَظِيمًا»، {رِکْزًا} {مریم: 98}: «صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَلْيَمْنُدْ} {مریم: 75}: «فَلْيَدْعُهُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {بُکِیًّا} {مریم: 58}: «جَمَاعَةُ بَالٍ» {صِلِیًّا} {مریم: 70}: «صَلِّ يَصْلٰی»، {نَدِیًّا} {مریم: 73}: «وَالثَّادِی وَاحِدٌ مُجْلِسًا»



## 1- بَابُ قَوْلِهِ: {وَأُنْذِرُهُمْ يَوْمَ

الْحَسْرَةِ} {مریم: 39}

4730- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِالنُّفُوسِ كَهَيْئَةِ كَنْبِشٍ أَمْلَحَ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَسْأَلُهُمْ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ، فَيَسْأَلُهُمْ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ، فَيُنَادِي ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، ثُمَّ قَرَأَ: {وَأُنْذِرُهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ} {مریم: 39}، وَهُوَ لَا فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا {وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ} {مریم: 39}."

## ترجمہ کنز الایمان: "اور انہیں ڈر سناؤ

پچھتاوے کے دن کا" کی تفسیر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کو ایک چنگبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت! پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا، اے اہل جہنم! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے ذبح کر کے کہا جائے گا۔ اے اہل جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے (پ ۱۶ مریم ۳۹) یعنی دنیا کے مشتاق اور ایمان نہیں لاتے۔

## 2- بَابُ

{وَمَا نَنْتَزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} {مریم: 64}

4731- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ

## وَمَا نَنْتَزِلُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے (پ ۱۶ مریم ۶۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام

سے فرمایا کہ جتنی مرتبہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (پ ۱۶ مریم ۶۳)

### أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پ ۱۶ مریم ۷۷)۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی اجرت لینے عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اس وقت تک تمہیں اجرت نہیں دوں گا جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا، اگر تم مر کر دوبارہ بھی زندہ ہو جاؤ تو یہ کام میں پھر بھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، کیا میں مر کر زندہ ہو سکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہوگی لہذا وہیں تمہارا حساب چکا دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پ ۱۶ مریم ۷۷)۔ ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور کعب نے بھی اعش سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبْرِيلَ: «مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا». فَنَزَلَتْ: «وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا» [مریم: 64]

### 3- بَابُ قَوْلِهِ:

{أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مریم: 77]

4732 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّعَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَبَابًا، قَالَ: جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلَ السَّهْمِيِّ اتِّقَاضًا حَقًّا لِي عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: «لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ»، قَالَ: وَإِنِّي لَمَبْتُ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؛ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} [مریم: 77] رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، وَحَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ

## 4- بَابُ قَوْلِهِ:

{أَظْلَعَ الْغَيْبِ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا}  
قَالَ: «مَوْثِقًا»

4733 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّعَى، عَنْ  
مَسْرُوقٍ، عَنْ خُبَابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ،  
فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْبِيِّ سَيْفًا فُجِّئْتُ  
اتِّقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ  
قُلْتُ: «لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ يُحْيِيكَ». قَالَ: إِذَا أَمَاتَنِي  
اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِي مَالٍ وَوَلَدٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:  
{أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتِيَنَّ مَالًا  
وَوَلَدًا، أَظْلَعَ الْغَيْبِ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا}  
"قَالَ: «مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ:  
سَيْفًا وَلَا مَوْثِقًا»

## أَظْلَعَ الْغَيْبِ أَمْ اتَّخَذَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا  
رحمن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پ ۱۶ مریم ۷۸)۔  
عہداً سے پکا وعدہ مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا  
کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر لوہار کا کام کرتا تھا تو میں نے  
عاص بن وائل سہمی کے لیے ایک تلوار بنا کر دی تھی جب  
میں مزدوری لینے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا۔ میں  
تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا۔ جب تک تم محمد  
مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ  
ﷺ کا انکار تو میں اس وقت بھی نہیں کروں گا کہ اللہ  
تعالیٰ موت دے اور دوبارہ زندہ کر دے۔ اس نے کہا  
جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کرے گا  
تو اس وقت بھی میرے پاس مال و اولاد ہونگے اس پر  
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان:  
کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور  
کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو  
جھانک آیا ہے یا رحمن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پ  
۱۶ مریم ۷۸-۷۹) اس روایت میں مَوْثِقًا کا لفظ  
ہے لیکن اشجعی نے جو سفیان سے روایت کی اُس میں نہ  
سَيْفًا کا لفظ ہے اور نہ مَوْثِقًا کا۔

## كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں  
گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے  
(پ ۱۶ مریم ۷۹)۔

مسروق حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت

## 5- بَابُ

{كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ  
الْعَذَابِ مَدَدًا} (مریم: 79)

4734 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

بُنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا  
الضُّحَى، يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:  
كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي ذَنْبٌ عَلَى  
الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا  
أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمَيِّتَكَ اللَّهُ ثُمَّ  
يَبْعَثَكَ»، قَالَ: فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ،  
فَسَوَّفُ أُوتِي مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَتَزَلَّتْ هَذِهِ  
الآيَةُ: {أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ:  
لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا} (مريم: 77)

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ دویر جاہلیت میں، میں  
لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرا عاص بن وائل پر قرض تھا،  
جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا  
کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد  
رسول ﷺ کا انکار نہ کر دو۔ پس میں نے کہا کہ اگر  
تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دوبارہ زندہ کر دے، میں پھر بھی  
ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، تو میرا پیچھا چھوڑ  
دو، جب میں مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا، پھر مجھے مال  
واولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب چکا  
دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان:  
کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور  
کہتا ہے مجھے ضرور مال واولاد ملیں گے (پ ۱۶ مريم)  
(۷۷)

### وَنَرْتُهُ مَا يَقُولُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ان  
کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے  
گا (پ ۱۶ مريم ۷۹)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ  
الْجِبَالُ هَذَا سے پہاڑ کا شمار ہونا مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا۔ میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر  
میرا قرضہ تھا۔ میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس  
نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم  
محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ مر کر  
دوبارہ زندہ ہو جاؤ تب بھی میں ان کا انکار نہیں کروں گا  
اس نے کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں  
گا لہذا جلد ہی تمہارا قرضہ ادا کر دوں گا جبکہ مال واولاد  
بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔ اس پر یہ وحی

### 6- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَرْتُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا} (مريم: 80)  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الْجِبَالُ هَذَا} (مريم: 90):  
«هَذَا»

4735 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ  
خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا، وَكَانَ لِي عَلَى  
الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ ذَنْبٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ  
لِي: لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ:  
«لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ، ثُمَّ تُبْعَثَ»، قَالَ: وَإِنِّي  
لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ، فَسَوَّفَ أَقْضِيكَ إِذَا  
رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ، قَالَ: فَتَزَلَّتْ: {أَفَرَأَيْتَ  
الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا}

أَمْلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا، كَلَّا  
سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَنًّا  
وَنَزِدُّهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا

نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو  
ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و  
اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمن کے پاس  
کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ  
کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو  
چیزیں کہہ رہا ہے ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور  
ہمارے پاس اکیلا آئے گا (پ ۱۶ مریم ۷۷-۸۰)  
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## سورہ طہ

بسم الله الرحمن الرحيم

## 20- سُورَةُ طه

قَالَ عِكْرِمَةُ وَالضَّحَّاكُ: "بِالتَّحْطِيطَةِ أُنِ  
{طه: 1}: يَا زُحَلْ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطَلِقْ  
يَحْرَفِ أَوْ فِيهِ تَمَثُّةٌ أَوْ فَافَاةٌ فِيهِ عُقْدَةٌ" وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ: {الْقَى} {النساء: 94}: «صَنَعَ أَزْرَى  
ظَهَرِي» {فَيَسْحَتُكُمْ}: «يَهْلِكُكُمْ» {الْمُثَلَّى}  
{طه: 63}: «تَأْنِيثُ الْأُمَثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ،  
يُقَالُ: خُذِ الْمُثَلَّى خُذِ الْأُمَثَلَ» {ثُمَّ انْتُوا  
صَفًّا} {طه: 64}: «يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ  
الْيَوْمَ، يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ»  
{فَأَوْجَسَ} {طه: 67}: «فِي نَفْسِهِ خَوْفًا، فَذَهَبَتْ  
الْوَاوُ مِنْ {خَيْفَةٍ} {هود: 70} لِكَثْرَةِ الْخَاءِ» {فِي  
جُنُوعٍ} {طه: 71}: «أُنِ عَلَى جُنُوعِ النَّخْلِ»  
{خَطْبُكَ} {طه: 95}: «بِأَلْكَ»، {مَسَاسٌ} {طه:  
97}: «مَصْدَرُ مَاسَةٍ مَسَاسًا»، {لَنَنْسِفَنَّهُ}  
{طه: 97}: «لَنَنْدَرِيئَهُ»، {قَاعًا} {طه: 106}:  
«يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ  
الْأَرْضِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوْزَارًا} {طه: 87}:  
«أَثْقَالًا» {مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ} {طه: 87}: «وَمِنْ

ابن جبیر اور ضحاک کا قول ہے کہ جثہ کی زبان  
میں طہ اور مردائے فلاں کو کہتے ہیں۔ عُقْدَةُ اس کو  
کہتے ہیں کہ آدمی سے حروف کی صحیح ادائیگی نہ ہو سکے یا  
ایک ایک کر بات کرے۔ أَزْرَى میری پیٹھ۔  
فَيُسْحَتُكُمْ تمہیں ہلاک کرے۔ الْمُثَلَّى یہ  
الْمَثَل مونث ہے یعنی تمہارا دین، جیسا کہ کہتے ہیں  
خُذِ الْمُثَلَّى يَا خُذِ الْأُمَثَلَ ثُمَّ انْتُوا صَفًّا کہتے  
ہیں کہ آج وہ صف میں شامل ہوا یعنی اس نے نماز کی  
جگہ پر آ کر نماز پڑھی۔ فَأَوْجَسَ دل میں ڈر محسوس  
کیا، یہاں خاء کے کسرہ کی وجہ سے واؤ حذف ہو گئی۔  
جُنُوع شاخیں۔ خَطْبُكَ تیرا حال مَسَاس مصدر  
ہے۔ مَاسَةٌ مَسَاسًا سے لَنَنْسِفَنَّہُ ہموار زمین۔  
مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ قوم کے  
زیورات جو فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔  
فَقَدْ فَتَّهَا پس میں نے ان کو ڈال دیا۔ أَلْفَى ڈالا۔  
کیا فَتَّسَی مُؤَنَسَی وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے نفل  
کی۔ لَا يَزِجُ النِّبَمَ قَوْلًا..... یعنی پھڑان کی بات  
کا جواب نہیں دیتا۔ هَمْسًا بیروں کی چاپ۔



حَشْرَتُنِیْ اَعْمٰی یہ میری حجت تھی کہ قَدْ کُنْتُ  
بَصِيْرًا دُنْيَا میں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بِقَبَسِ  
جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی تو کہا کہ میں  
جاتا ہوں شاید کوئی راستہ بتانے والا مل جائے یا تاپنے  
کے لیے تھوڑی سی آگ لے آؤں گا۔ ابن عیینہ کا قول  
ہے کہ اَمَثَلُهُمْ اِنْ کا عقلمند آدمی۔ ابن عباس کا قول  
ہے کہ هَضْبًا اس پر ظلم نہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں ضائع  
کردی جائیں۔ عَوْجًا نالہ۔ اَمَثًا ٹیلہ۔ سِيْرَتَهَا  
الْأُولَى ..... پہلی حالت پر۔ الثَّهْلَى پرہیزگاری۔  
ضَنْكًا بدبختی۔ هَوَىٰ بدبخت ہوا۔ الْمُقَدَّسِ برکت  
والی۔ طَوَّىٰ ایک وادی کا نام ہے۔ يَمْلِكُنَا  
ہمارے علم سے۔ مَكَائًا سَوَّىٰ ہمارے اور تمہارے  
درمیان۔ يَبْسًا خشک۔ عَلَى قَدْرِ اندازے پر  
برطابق وعدہ لَا تَنْبِيَا كَزُورِي نہ دکھانا۔

الْحُلِيِّ اَلْبِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَهِيَ  
الْأَثْقَالُ « فَقَدَفْتَهَا » فَأَلْقَيْتَهَا « . {الْقُلُوبُ  
النِّسَاء: 94: } « صَنَعَ » . {فَنَسِي} {طه: 88: }  
«مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبُّ » . لَا يَزْجِعُ  
إِلَيْهِمْ قَوْلًا: « الْعَجَلُ » . {هَمْسًا} {طه: 108: }  
«جِسُّ الْأَقْدَامِ » . {حَشْرَتُنِیْ اَعْمٰی} {طه: 125: }  
«عَنْ حُجَّتِي » . {وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا} {طه: 125: }  
«فِي الدُّنْيَا» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِقَبَسِ} {طه:  
10: } " ضَلُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَاكِرِينَ فَقَالَ: إِنْ  
لَمْ أَجِدْ عَلَيَّهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ آتَيْتُكُمْ بِنَارٍ  
تُوقِدُونَ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَمَثَلُهُمْ} {طه:  
104: } «أَعْدَلُهُمْ طَرِيقَةً» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
{هَضْبًا} {طه: 112: } «لَا يُظْلَمُ فِيهِمْ ضَمٌّ مِنْ  
حَسَنَاتِهِ» . {عَوْجًا} {آلِ عِمْرَانَ: 99: } «وَإِدْيَا» .  
{وَلَا أَمَثًا} {طه: 107: } «رَابِيَةً» . {سِيْرَتَهَا}  
{طه: 21: } «حَالَتَهَا» . وَ {الثَّهْلَى} {طه: 54: }  
«الثَّقَى» . {ضَنْكًا} {طه: 124: } «الشَّقَاءُ» .  
{هَوَى} {طه: 81: } «شَقِي» . {بِالْوَادِي الْمُقَدَّسِ}  
: «الْمُبَارَكِ» {طَوَّى} {طه: 12: } «اسْمُ الْوَادِي  
{يَمْلِكُنَا} : «بِأَمْرِنَا» {مَكَائًا سَوَّى} : «مَنْصَفُ  
بَيْنَهُمْ» {يَبْسًا} {طه: 77: } «يَابِسًا» {عَلَى قَدْرِ}  
{طه: 40: } «مَوْعِدٍ» . {يَفْرُطُ} {طه: 45: } «عُقُوبَةً»  
{لَا تَنْبِيَا} {طه: 42: } «تَضَعُفًا»

## 1- بَابُ {وَأَصْطَنَعْتُكَ

لِنَفْسِي} {طه: 41}

4736 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے تجھے  
خاص اپنے لئے بنایا (پ ۶ طہ ۴۱) کی تفسیر  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو دشواری میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے اُن سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی۔ کہا ہاں وہی ہوں، کہا تو آپ نے اس پر یہ بات میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوگی۔ جواب دیا۔ ہاں، تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر رحمت قائم کر دی۔ اَلَيْمٌ سے سمندر مراد ہے۔

### وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے تجھے ڈرنہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ خطرہ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی (پ ۶ اٹھ ۷۷-۷۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے، تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب اُن سے اس متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ نزدیک ہیں، لہذا تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

مَهْدِي بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْدِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "التَّقَىٰ آدَمُ وَمُوسَىٰ، فَقَالَ مُوسَىٰ لِآدَمَ: أَنْتَ الَّذِي أَشَقَّيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَىٰ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، وَأَصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَةَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَجَدَهَا كُتِبَ عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَنِي، قَالَ: نَعَمْ، فَخَرَجَ آدَمُ مُوسَىٰ"

### 2- بَابُ

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاصْرَبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ، فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ {اطه: 78} «الْيَمِّ الْبَحْرُ»

4737 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَبَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَىٰ عَلَىٰ فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ أَوْلَىٰ بِمُوسَىٰ مِنْهُمْ فَصُومُوهُ»

## 3- بَابُ قَوْلِهِ:

﴿فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾ اطه:

[117]

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے (پ ۱۱۷)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے سبب تمام انسانوں کو جنت سے نکلوا یا اور دشواری میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرمائی تھی؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لا جواب کر دیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## سورۃ الانبیاء

## باب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طہ اور الانبیاء میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے بہت فصاحت والی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذَاذَا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فی فَلَکِ تارے اس طرح آسمان

4738 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَاجَّ مُوسَى آدَمَ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشَقَيْتَهُمْ، قَالَ: قَالَ آدَمُ: يَا مُوسَى، أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي - أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي -" قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى»

بسم الله الرحمن الرحيم

## 21- سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

## 1- بَابُ

4739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالْكَهْفُ، وَمَرْيَمُ، وَطه، وَالْأَنْبِيَاءُ: هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُولَى، وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي، وَقَالَ قَتَادَةُ: {جُذَاذَا} {الْأَنْبِيَاءُ: 58}:

4738- راجع الحديث: 3409 'صحیح مسلم: 6688

4739- راجع الحديث: 4708

میں گھومتے ہیں، جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نَفَسَتْ جہ گئیں۔ یُضْعَبُونَ روکے جائیں گے۔ اُمْتُكُمْ اُمَّةٌ وَاحِدَةٌ تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصْبٌ جشہ کی زبان میں حَطَبٌ یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ أَحَسُوا اس سے توقع رکھی یہ أَحَسَسْتُ سے ہے۔ خَامِدِينَ بجھے ہوئے۔ حَصِيدٌ جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا، یہ واحد تشبیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَا يَسْتَحْسِرُونَ وہ اُکتاتے نہیں اور حَسِيرٌ اسی سے نکلا ہے، جیسے حَسَرْتُ بَعِيرِي میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِيقٌ دور دراز۔ نَكِسُوا اٹھائے گئے۔ صَنَعَتَهُ لَبُوسٌ زر ہیں۔ تَقَطَّعُوا أَمْرُهُمْ اختلاف کیا۔ الْحَسِيسُ حَس۔ الْجَرَسُ اور الْهَنَسُ ہم معنی ہیں یعنی ہلکی آواز۔ اَذْذَاكَ تجھ کو آگاہ کیا۔ اَذْذُكُمُ میں نے تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ..... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضَى راضی ہوا۔ التَّمَائِيلُ بت، اصنام۔ السَّجَلُ صحیفہ، کتابچہ۔

«قَطَّعُهُنَّ» وَقَالَ الْحَسَنُ: {فِي فَلَكٍ} ايس: 40: «مِثْلُ فَلَكَةِ الْبَغْوَلِ»، {يَسْبَحُونَ} ايس: 40: «يَدُورُونَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {نَفَسَتْ} {الْأَنْبِيَاءُ: 78}: «رَعَتْ لَيْلًا»، {يُضْعَبُونَ} {الْأَنْبِيَاءُ: 43}: «يُمْنَعُونَ»، {أُمْتُكُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ} {الْأَنْبِيَاءُ: 92}: «قَالَ: دِينُكُمْ دِينٌ وَاحِدٌ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {حَصْبٌ} {الْأَنْبِيَاءُ: 98}: «حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَحَسُوا} {الْأَنْبِيَاءُ: 12}: «تَوَقَّعُوا مِنْ أَحَسَسْتُ»، {خَامِدِينَ} {الْأَنْبِيَاءُ: 15}: «هَامِدِينَ»، {وَالْحَصِيدُ}: «مُسْتَأْصَلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ»، {لَا يَسْتَحْسِرُونَ} {الْأَنْبِيَاءُ: 19}: «لَا يُعْيُونَ، وَمِنْهُ {حَسِيرٌ} {الْمَلِكُ: 4}: وَحَسَرْتُ بَعِيرِي»، {عَمِيقٌ} {الْحَج: 27}: «بَعِيدٌ»، {نَكِسُوا} {الْأَنْبِيَاءُ: 65}: «رُتُّوا»، {صَنَعَتَهُ لَبُوسٌ} {الْأَنْبِيَاءُ: 80}: «الدُّرُوعُ»، {تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ} {الْأَنْبِيَاءُ: 93}: «اِخْتَلَفُوا، الْحَسِيسُ وَالْحَسُّ، وَالْجَرَسُ وَالْهَنَسُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ»، {أَذْذَاكَ} {افصلت: 47}: «أَعْلَمْنَاكَ»، {أَذْذُكُمُ} {الْأَنْبِيَاءُ: 109}: «إِذَا أَعْلَمْتَهُ، فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ} {الْأَنْبِيَاءُ: 13}: «تُفْهَمُونَ»، {اِرْتَضَى} {الْأَنْبِيَاءُ: 28}: «رَضِيَ»، {التَّمَائِيلُ} {الْأَنْبِيَاءُ: 52}: «الرُّضَا»، {السَّجَلُ} {الْأَنْبِيَاءُ: 104}: «الصَّحِيفَةُ»

2- بَابُ {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ}

ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا

تھا (پ ۱۱۷ الانبیاء ۱۱۷) کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بروز قیامت جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب اکٹھا کیا جائے گا تو تم برہنہ پاؤں، برہنہ بدن اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا (پ ۱۱۷ الانبیاء ۱۱۷) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ جان لو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے چلیں گے، میں عرض کروں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا چاند چڑھایا تھا؟ پس میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (پ ۱۱۷، المائدہ ۱۱۷) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے تو یہ مرتد ہو کر اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ الحج

ابن عیینہ کا قول ہے کہ الْمُطْمِئِنِّينَ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ابن عباس کا قول ہے کہ فی

وَعَدًا عَلَيْنَا {الأنبياء: 104}

4740 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، شَلِّحٌ مِنَ النَّعَجِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّكُمْ مُحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حِفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا، {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعَدًا عَلَيْنَا إِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ} {الأنبياء: 104}، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَّا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: لَا تَنْدِرُنِي مَا أَحَدُتُكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، مَا دُمْتُ فِيهِمْ} {البائدة: 117} إِلَى قَوْلِهِ {شَهِيدًا} {البائدة: 117} فَيُقَالُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ"

بسم الله الرحمن الرحيم

22- سُورَةُ الْحَجِّ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {الْمُخْبِتِينَ} {الحج: 34} : «الْمُطْمِئِنِّينَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "فِي إِذَا تَمَلَّى



أُمْنِيَّتُهُ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا، بعض کے نزدیک یہ اُمْنِيَّتُهُ ہے یعنی اس کا پڑھنا۔ إِلَّا أَمَانِيٌّ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے نہیں، مجاہد کا قول ہے کہ مَشِيدٌ چونے کے ساتھ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ يَسْطُونَ زیادتی کرتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ کرتے ہیں۔ وَهْدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ دل میں بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بِسَبَبٍ سے مراد ہے کہ رسی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَزْهَلُ سے مشغول ہونا۔ غافل ہو جانا مراد ہے۔

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ، إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ، فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ، وَيُقَالُ: أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ، «إِلَّا أَمَانِيٌّ» {البقرة: 78} : «يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَشِيدٌ} {الحج: 45} : «بِالْقَصَّةِ جُصٌّ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَسْطُونَ} {الحج: 72} : «يَفْرُطُونَ، مِنَ السَّطْوَةِ»، وَيُقَالُ: {يَسْطُونَ} {الحج: 72} : «يَبْطِشُونَ»، وَهْدُوا إِلَى الطَّيِّبِ {الحج: 24} : «أَلْهِمُوا» وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ: إِلَى الْقُرْآنِ وَهْدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ {الحج: 24} : «الْإِسْلَامِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِسَبَبٍ} {الحج: 15} : «يَجْبُلُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ»، {ثَانِي عَظْفِهِ} {الحج: 9} : «مُسْتَكْبِرٌ»، {تَذْهَلُ} {الحج: 2} : «تُشْغَلُ»

## 1- بَابُ

{وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى} {الحج: 2}

## وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں (پ ۱۷، ا ج ۲)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو الگ کر دو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی جانب کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے ترجمہ کنز الایمان: اور تو

4741- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا آدَمُ، يَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَنَادِي بِصَوْتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ - أَرَاهُ قَالَ - تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، فَيَبْنِي تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا، وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ

لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے (پ ۱۷، ا ۱، ج ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا غم ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نوسو نواوے یا جوج و ما جوج سے ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ میں پُر امید ہوں کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی، پھر آپ نے فرمایا۔ اہل جنت کا تہائی حصہ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کا نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کئی۔ ابواسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے (پ ۱۷، ا ۱، ج ۲) اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانویں۔ جریر اور عیسٰ بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ: نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

## وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آ کر پڑی منہ کے بل پلٹ گئے دنیا اور آخرت دونوں کا گھانا بھی ہے صریح نقصان اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے یہی ہے دور کی گمراہی (پ ۱۷، ا ۱، ج ۱۱-۱۲) عَلٰی حَرْفِ شَک کے ساتھ۔ اَثَرُفْنَاهُمْ ..... ہم نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَمِنَ

عَذَابِ اللَّهِ شَدِيدٌ " فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ، ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ - أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ - وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ » فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ » فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ » فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، {تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى} (الحج: 2)، وَقَالَ: «مَنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ» وَقَالَ جَرِيرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: (سَكَرَى وَمَا هُمْ بِسَكَرَى)

## 2- بَابُ

{وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ} (الحج: 11): شَكٌّ، {فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ} (الحج: 11) إِلَى قَوْلِهِ: {ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ} (إبراهيم: 18)، {أَثَرُفْنَاهُمْ} (المؤمنون: 33): «وَسَعْنَاهُمْ»

4742 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ،

النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ مِنْ تَعْلُقِ فَرَمَا  
ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں ایسا بھی آکر رہا کہ اس  
کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے تو کہتا کہ یہ  
دین بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس  
کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین تو برا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ  
اپنے رب میں جھگڑے  
(پ ۱۷، ا ج ۱۹) کی تفسیر

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے  
روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ترجمہ  
کنز الایمان: یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے  
(پ ۱۷، ا ج ۱۹) یہ حضرت حمزہ اور ان کے دونوں  
ساتھیوں اور عقبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے متعلق  
نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے۔  
سفیان نے ابوہاشم سے اس کی روایت کی ہے، عثمان،  
جریر، منصور، ابوہاشم نے ابوہاشم سے ان کا قول روایت  
کیا ہے۔

قیس بن عباد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ  
عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بروز قیامت  
رحمن کے حضور سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے  
کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی  
کے متعلق نازل ہوئی ہے هَذَانِ خَصْمَانِ  
اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ  
أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ  
اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ} {الحج: 11} قَالَ: "كَانَ الرَّجُلُ  
يَقْدُمُ الْمَدِينَةَ، فَإِنْ وَلَدَتْ امْرَأَتُهُ غُلَامًا،  
وَوُتِّجَتْ حَيْلُهُ، قَالَ: هَذَا دِينٌ صَالِحٌ، وَإِنْ لَمْ تَلِدْ  
امْرَأَتَهُ وَلَمْ تُنْتَجِ حَيْلُهُ، قَالَ: هَذَا دِينٌ سُوءٌ"

3- بَابُ هَذَانِ خَصْمَانِ

اِخْتَصَمُوا فِي

رَبِّهِمْ {الحج: 19}

4743 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ  
بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ  
يُقْسِمُ قَسْمًا "إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ: {هَذَانِ خَصْمَانِ  
اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} {الحج: 19} نَزَلَتْ فِي حَمْزَةٍ  
وَصَاحِبِيٍّ وَعُثْبَةٍ وَصَاحِبِيٍّ، يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ  
بَدْرٍ" رَوَاهُ سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، وَقَالَ عُثْمَانُ:  
عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ  
قَوْلَهُ

4744 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا  
أَبُو مَجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو  
بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ  
قَيْسٌ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: {هَذَانِ خَصْمَانِ

بدر میں ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے۔ یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری طرف سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة المومنون

ابن عیینہ کا قول ہے کہ سَبْعَ طَرَائِقِ سے مراد ہیں سات آسمان۔ لَهَا سَابِقُونَ سعادت ان کا بدر ہے۔ قُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ ڈرے ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے هِيَ هَاتِئَاتٌ هَاتِئَاتٌ دُور، دُور۔ فَاسْتَلِ الْعَادِيْنَ فرشتوں سے۔ لَنَا كِبُؤُنٌ سِدِّهِ رَاثِ سے ہٹ جانے والے۔ كَالْحُوتِ بِشَكْلِ سُلَالَةٍ لِّكَ يَانظِفُ۔ الْحِجَّةُ اور الْجَنُّونُ ہم معنی ہیں، دیوانگی۔ الْغُثَاءُ جھاگ جو پانی کی سطح پر آتا ہے اور جس سے نفع نہ ہو۔ يَجَارُونَ گائے کی طرح آواز نکالنا۔ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ واپس لوٹ جانا۔ سَامِرًا يَه السَّمَرِ سے ہے اور اس کی جمع السَّمَار ہے اور یہاں السَّامِرُ جمع کی جگہ ہے۔ تَسْحَرُونَ جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة النور

مِنْ خِلَالِهِ دلوں کے پردوں سے۔ سَنَا

اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ {الحج: 19} قَالَ: هُمْ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ "

بسم الله الرحمن الرحيم

### 23- سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {سَبْعَ طَرَائِقِ} {المؤمنون: 17}: «سَبْعَ سَمَوَاتٍ» {لَهَا سَابِقُونَ} {المؤمنون: 61}: «سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ»، {قُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ} {المؤمنون: 60}: «خَائِفِينَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هِيَ هَاتِئَاتٌ هَاتِئَاتٌ} {المؤمنون: 36}: «بَعِيدٌ بَعِيدٌ»، {فَاسْتَلِ الْعَادِيْنَ} {المؤمنون: 113}: «السَّلَاسِكَةُ»، {لَنَا كِبُؤُنٌ} {المؤمنون: 74}: «لَعَادِلُونَ»، {كَالْحُوتِ} {المؤمنون: 104}: «عَابِسُونَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مِنْ سُلَالَةٍ} {المؤمنون: 12}: «الْوَلَدُ، وَالتَّنْظِفَةُ السُّلَالَةُ، وَالْحِجَّةُ وَالْجَنُّونُ وَاجِدٌ، وَالْغُثَاءُ الرَّبْدُ، وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ، وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ»، {يَجَارُونَ} {المؤمنون: 64}: «يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجَارُ الْبَقَرَةُ»، {عَلَى اَعْقَابِكُمْ} {آل عمران: 144}: «رَجَعَ عَلَى عَقْبَيْهِ»، {سَامِرًا} {المؤمنون: 67}: «مِنْ السَّمَرِ، وَالْجَمِيعُ السَّمَرُ، وَالسَّامِرُ هَا هُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ»، {تَسْحَرُونَ} {المؤمنون: 89}: «تَعْمُونَ مِنَ السِّحْرِ»

بسم الله الرحمن الرحيم

### 24- سُورَةُ النُّورِ

{مِنْ خِلَالِهِ} {النور: 43}: «مِنْ بَيْنِ



بَرْقِہ اس کی بجلی کی روشنی۔ مُذْعِنِین عاجزی کرنے والے، یہ مُذْعِن کی جمع ہے۔ اَشْتَاتًا، شَتَّى، شَتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سُوْرَةُ اَنْزَلْنَاهَا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے الگ ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے الْمَشْكُوَّة طاق، یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ: اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ اِیک حصے سے دوسرے حصے کو جوڑنا۔ فَاِذَا قُرْآنُهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ یعنی جب قرآن کریم کو ایک جگہ جوڑ کر جمع کروادیں تو جیسے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہنا اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کوئی شاعری نہیں بلکہ حقانیت کا مجموعہ ہے۔ اسے اَلْفُرْقَانُ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ حق اور باطن میں فرق کر دیتا ہے۔ عورت کے لیے کہتے ہیں مَا قَرَأْتَ بِسَلَا قُط ..... کہ اس نے پیٹ میں بھی بچہ نہیں رکھا۔ یہ جو فرمایا فَرَضْنَاهَا تو مراد ہے کہ ہم نے اس میں مختلف فرائض نازل فرمائے اور جس نے اسے فَرَضْنَاهَا پڑھا ہے تو مراد ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر اور بعد میں آنے والوں پر فرض کر دیا کہ ان احکام پر عمل کریں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَوِ الْطِفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا ..... جو کم سنی کے سبب مرد و عورت کے معاملے کو نہیں جانتے۔ شعبہ کا قول ہے کہ اَوِی الْاِزْبَةِ سے مراد ہے جو عورت کے قابل نہ ہو اور طاوُس کا قول ہے کہ اس سے مراد ایسا احمق ہے جس کو عورت کی حاجت ہی نہ ہو۔ مجاہد کا قول

اَصْحَافِ السَّحَابِ ، {سَنَا بَرْقِهِ} {النور: 43} :  
 «وَهُوَ الضِّيَاءُ» ، {مُذْعِنِينَ} {النور: 49} :  
 «يُقَالُ لِلْمُسْتَحْذِي مُذْعِنٌ» ، {أَشْتَاتًا} {النور: 61} :  
 «وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : {سُوْرَةُ اَنْزَلْنَاهَا} {النور: 1} :  
 «بَيِّنَاتُهَا» وَقَالَ غَيْرُهُ : «سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِحَبَاةِ السُّوْرِ، وَسُمِّيَتْ السُّوْرَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الْاُخْرَى، فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا» وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثَّمَالِيُّ : «الْمَشْكَاةُ: الْكُوَّةُ بِلسَانِ الْحَبَشَةِ» وَقَوْلُهُ تَعَالَى : اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ {القيامة: 17} : «تَأْلِيفُ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ» ، فَاِذَا قَرَأْتَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ {القيامة: 18} : «فَاِذَا جَمَعْنَاهُ وَالْفَنَاءُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ، فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتِهِ عَمَّا نَهَاكَ اللَّهُ، وَيُقَالُ: لَيْسَ لِشَعْرَةٍ قُرْآنٌ، أَيْ تَأْلِيفٌ، وَسُمِّيَ الْفُرْقَانُ لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ: مَا قَرَأْتَ بِسَلَا قُط، أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا» ، وَيُقَالُ فِي (فَرَضْنَاهَا) : «اَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُحْتَلِفَةً» ، وَمَنْ قَرَأَ : {فَرَضْنَاهَا} {النور: 1} : «يَقُولُ: فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ : {أَوِ الْطِفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا} {النور: 31} : «لَمْ يَنْدُرُوا، لِمَا بِهِمْ مِنَ الصَّغَرِ» وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : {أَوِی الْاِزْبَةِ} {النور: 31} : «مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرْبٌ» وَقَالَ طَاوُسٌ : «هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ : «لَا يَهْتَمُّ إِلَّا بِطَنِهِ، وَلَا يَتَخَفُ عَلَى النِّسَاءِ»



ہے کہ اس سے مراد وہ شخص جس کا تعلق صرف کھانے پینے یعنی پیٹ سے ہو اور عورتوں سے ہاتھ لگانے کی تہمت کا انہیں خوف ہی نہ ہو۔

## وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (پ ۱۸، النور ۶)۔

زہری حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عویمیر بنی عجلان کے سردار حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جو کسی شخص کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا دیکھ لے۔ اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا اسے بدلے آپ اسے قتل کر دیں گے؟ آخر وہ کیا کرے؟ اس کے متعلق میں مجھے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کر کے بتائیے۔ پس حضرت عاصم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پوچھنے کو ناپسند فرمایا۔ جب حضرت عویمیر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور برا جانا۔ حضرت عویمیر نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم نہ پوچھ لوں۔ چنانچہ حضرت عویمیر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا، اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں

## 1- بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ، فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَيَبْغِىَ الضَّالِقَيْنِ} [النور: 6]

4745 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرًا، اَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلَى لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَى عَاصِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكِّرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ، فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتَّى اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ»، فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَلَاعَةِ بِمَا سَمَى اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَتَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ حَبَسْتُهَا

فَقَدْ ظَلَمَهَا فطَلَقَهَا. فَكَانَتْ سُنَّةَ لِمَنْ كَانَ  
بَعْدَهَا فِي الْمِتْلَةِ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَنْصَحُ،  
أَدْعِ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْكَيْتَيْنِ خَدَجِ  
الشَّاقَتَيْنِ فَلَا أُحْسِبُ عَوْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ  
عَلَيْهَا. وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَرُ كَأَنَّهُ وَحَرَّةٌ فَلَا  
أُحْسِبُ عَوْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ  
عَلَى التَّعَبِ الَّذِي نَعَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَضْيِيقِ عَوْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ  
يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ

کے؟ ورنہ وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور  
تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے، چنانچہ رسول  
اللہ ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم ملاعت  
دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا  
ہے۔ پس انہوں نے عورت سے لعان لیا، پھر عرض کی  
کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں  
تو یہ اس پر ظلم ہوگا، لہذا میں نے اس کو طلاق دے دی  
ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر  
ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنا  
اگر بچہ سانولا رنگ کا، کالی آنکھوں، بھاری سرین اور  
موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو یہ سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی  
عورت کے متعلق سچ کہا ہے اور اگر بچہ ان کی طرح  
گورے رنگ کا پیدا ہوا تو میں سمجھ لوں گا کہ عویمر نے  
اپنی عورت کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ  
اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو رسول اللہ ﷺ  
نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس سے حضرت عویمر کی  
تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی والدہ کی  
طرف ہی منسوب ہوتا رہا۔

## وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت  
ہو اس پر اگر جھوٹا ہو (پ ۱۸، النور ۷)۔

زہری حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی  
ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، تو  
اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص دوسرے شخص  
کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر  
اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کرنے کا حکم

## 2- بَابُ

{وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ

الكَافِرِينَ}

4746- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الزُّبَيْرِ،

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:  
أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ  
امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتُلُهُ، فَتَقَتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ

دیں گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے بارے میں لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرمادیا گیا ہے، پس دونوں نے لعان کیا اور اس وقت میں بھی وہاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ پس اس شخص نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرمادیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خاوند نے اپنا حمل ہونے سے انکار کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی طرف ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہونگے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

### وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور عورت سے یوں سزا مل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (پ ۱۸، النور ۸)۔

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحاء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اُس نے بدکاری کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے آدمی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو اس وقت کے گواہ کہاں سے تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم ﷺ متواتر یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قذف

يَفْعَلُ؛ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ قُطِعَ فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ»، قَالَ: فَتَلَاَعَنَّا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا، ثُمَّ جَرَّتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا

### 3- بَابُ

{وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ} [النور: ۱۸]

4747- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْبَيْتَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْبَيْتَةُ وَالْأُحَدُّ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلْيُزَلِّ لَكَ اللَّهُ مَا

قائم کی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ہلال نے عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے متعلق کوئی حکم نازل فرما کر مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔ پس حضرت جبریل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا مل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (پ ۱۸، النور ۶-۹) پھر نبی کریم ﷺ نے ادھر توجہ فرمائی اور مدعی کو بلانے کے لیے آدمی روانہ کیا تو حضرت ہلال حاضر خدمت ہو گئے اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جو عورت کھڑی ہوئی تو اس نے لعان کے چاروں کلمے ادا کر دیئے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا کرنے لگی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہچکچائی اور گردن جھکالی، حتیٰ کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کر گئی، پھر اس عورت نے کہا کہ کیا میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا کر دوں، پس وہ بھی کہہ گزری۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو دیکھتے رہنا، اگر یہ سیاہ آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کی کتاب

يُبَيِّرُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَتَزَلْ جَبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَزْمُونَ آذَ وَاجَهُمْ} النور: 6 فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} النور: 9 فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاتٌ وَنَكَصَتْ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، سَابِغِ الْأَلْيَتَيْنِ، خَدَجِ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكَ ابْنِ سَحْمَاءَ»، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْ لِي وَلَهَا شَأْنٌ»

میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

#### وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو (پ ۱۸، النور ۹)۔

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے بارے میں بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلایا گیا اور دونوں کے درمیان جدائی کروا دی گئی۔

#### إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (پ ۱۸، النور ۱۱) أَفَأَلَّا كِتَابُ تَفْسِيرِ بہت جھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول ہے۔

#### لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے

#### 4- بَابُ قَوْلِهِ:

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ

الصَّادِقِينَ {النور: 9}

4748 - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَا عَنَّا، كَمَا قَالَ اللَّهُ، ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمَتَلَا عَيْنَيْنِ»

#### 5- بَابُ

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ {أَفَأَلَّا} {الشعراء: 222} «كَذَّابٌ»

4749 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ مَعْبَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ» {النور: 11} قَالَتْ: «عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْنِ سُلُولٍ»

#### 6- بَابُ

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ



وَالْمُؤْمِنَاتُ، بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا {النور: 12} إِلَى  
قَوْلِهِ: {الكَافِرُونَ} {النحل: 105}

سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ ٹھلا بہتان ہے (پ ۱۸، النور ۱۲) ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے (پ ۱۸، النور ۱۶) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (پ ۱۸، النور ۱۳)

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا واقعہ بیان کیا جبکہ الزام لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری قرار دیا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ ان میں بعض کا حافظہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو اپنی ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے کہ اپنے ساتھ کس کو لے جانا ہے۔ چنانچہ غزوہ بنی مصطلق کے وقت قرعہ ان کے نام نکلا اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے پس مجھے میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آپہنچے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم فرمادیا اور میں اس وقت قضاے حاجت

4750 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ بِمَا قَالُوا، وَكُلُّ حَدَّثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ الَّذِينَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ: عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي، وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَمِيزْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلْ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ، أَذْنُ لَيْلَةٍ بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ

حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ  
الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحِيلٍ،  
فَإِذَا عَقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ،  
فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ  
الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَزْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا  
هُوَ دَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ،  
وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ  
خِيفًا، لَمْ يُقْلِعْنَ اللَّحْمَ، إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلُقَةَ مِنَ  
الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهُودَجِ  
حِينَ رَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ  
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا  
اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فُجْتُكَ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاغٌ،  
وَلَا فُجِيْبٌ فَأَمَمْتُ مَنَزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ،  
وَوَضَعْتُ أَهْلَهُمْ سَيْفُفِقْدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا  
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ  
صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَظَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ مِنْ  
وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأُذِجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي، فَرَأَى  
سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَانِي،  
وَكَانَ رَأَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ  
بِاسْتِزْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَزْتُ وَجْهِي بِحِلْبَانِي،  
وَوَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ  
اسْتِزْجَاعِهِ، حَتَّى أَتَاخَ رَا حِلَّتُهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا  
فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُنِي الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا  
الْجَيْشَ بَعْدَمَا تَزَلُّوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ،  
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ أَبِي الْإِنِّ سَلُولٌ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ،  
فَاسْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ  
يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ

کے لیے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تھا۔  
جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس  
آنے لگی تو دیکھا کہ ظفار کے گینوں والا میرا ہار ٹوٹ کر  
گر گیا تھا۔ پس میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس تلاش  
نے مجھے دیر کروادی اور جو حضرات مجھے سوار کروانے پر  
مقرر تھے انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اندر  
میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا تھا  
جس پر میں سوار ہوا کرتی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودج  
میں بیٹھی ہوئی ہوں اور عورتیں ان دنوں گوشت اور  
وزن کی ہلکی بھلکی ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔  
پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھاتے وقت اس کے کم  
وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں تھی بھی  
کم عمر لڑکی۔ پس انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل  
دیئے۔ مجھے لشکر کے چلے جانے کے بعد ہار ملا۔ پس  
میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر آگئی لیکن وہاں کوئی  
پکارنے اور جواب دینے والا بھی نہ تھا، لہذا میں جا کر  
اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور سوچا کہ جب مجھے لشکر میں نہ  
پائیں گے تو میری جانب واپس لوٹیں گے۔ اسی اثناء  
میں جبکہ میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو مجھ پر نیر غالب  
ہوئی میں سو گئی اور حضرت صفوان ابن معطل سلمیٰ کو ان  
جو لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ پھرتے پھرتے صبح کے  
میری جگہ کے نزدیک آئے اور سوئے ہوئے انسان  
جسم دیکھ کر میرے قریب آئے۔ پس انہوں نے مجھے  
پہچان لیا کیونکہ حکم حجاب سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں  
نے مجھے پہچان کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور  
میں جاگ گئی۔ پس میں نے اپنا چہرہ اپنے دوپٹے سے  
چھپا لیا۔ خدا کی قسم، نہ میں نے ان سے ایک لفظ کہا اور  
نہ ایک لفظ سنا سوائے اِنَّا لِلّٰہِ کے لفظوں کے۔ حتیٰ کہ

مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيْبِي فِي وَجَعِي، أَلَيْ لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تَيْكُمُ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَلِكَ الَّذِي يَرِيْبِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَفَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِيحِ وَهُوَ مُتَبَرِّزُنَا، وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنْفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّبَرُّزِ قَبْلَ الْغَائِطِ، فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنْفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أَثَالَةَ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي، وَقَدْ فَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطَهِهَا، فَقَالَتْ: تَعَسَ مِسْطَحُ، فَقُلْتُ لَهَا: بئْسَ مَا قُلْتَ، أَتُسَيِّدِينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ قَالَتْ: أَيْ هُنْتَاهُ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ فَأُخْبِرْتَنِي يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي، وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تَيْكُمُ؟» فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أُسْتَيِّقَنَّ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لَأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هُوَ نِي عَلَيْكَ، فَوَاللَّهِ لَقَلْبًا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَضِيعَةً

اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور اس کے اگلے پیر کو اپنے پیر سے دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے میرے ساتھ پیدل چل دیئے، حتیٰ کہ ہم لشکر میں آپہنچے جبکہ دوپہر کے سبب گرمی شدید تھی۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آگئے تو میں بیمار پڑ گئی۔ چنانچہ ایک ماہ تک بیماری اور لوگ بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے جبکہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا لیکن دورانِ علالت یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو نگاہ لطف و کرم مجھ پر تھی وہ اب نظر نہ آتی تھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر دریافت فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر تو مجھے شبہ میں مبتلا کرتا تھا ورنہ مجھے اور کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ نقاہت کے بعد جب میں کچھ تندرست ہوئی تو امِ مسطح کے ساتھ مناصع کی جانب رفع حاجت کے لیے گئی کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے ادھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے صرف رات میں جاتی تھیں۔ ان دنوں ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور اہل عرب کا یہی رواج تھا کہ بدبو کے سبب وہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم اذیت محسوس کرتے تھے۔ پس میں گئی اور میرے ساتھ امِ مسطح تھیں جو ابو زہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابو بکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور امِ مسطح جب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو واپس آ رہی تھیں تو امِ مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا جس کے سبب وہ

عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، وَلَهَا صَرَائِرٌ إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا،  
قَالَتْ: فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوْلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ  
بِهَذَا، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ  
لَا يَرِقَ أَلِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى أَصْبَحْتُ  
أَبِي، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
حِينَ اسْتَلَبْتَ الْوُحْيُ، يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ،  
قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ  
أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ،  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا،  
وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ  
يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ  
تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُغُكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «أُمِّي بَرِيرَةُ،  
هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكَ؟» قَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا  
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا  
أَغْمَضُهُ عَلَيْهَا، أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ  
السَّنَنِ، تَنَامُ عَنْ عَجَبِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاحِنُ  
فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَاسْتَعْدَدَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْإِبْرَاهِيمِ سَلُولَ،  
قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ عَلَى الْبَيْتِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ  
يَعِدُّنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي،  
فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا  
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ  
عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ  
الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَغْدُوكَ مِنْهُ،

گرنے لگیں، تو انہوں نے کہا کہ مسطح کا براہو، میں نے  
ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے، کیا آپ  
ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شامل  
ہوا تھا؟ وہ کہنے لگیں، تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں علم  
نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے ان  
سے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے  
مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتادی۔ پس میری  
بیماری میں روز بروز زیادتی ہونے لگی۔ وہ فرماتی ہیں  
کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ ﷺ بھی  
تشریف لے آئے، دُور سے سلام کیا اور پوچھا کہ  
تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آپ مجھے  
اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت عطا فرماتے  
ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ اُن سے اس خبر کی تصدیق  
کروں اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے  
اجازت عطا فرمادی۔ میں اپنے والدین کے پاس آگئی  
تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا: امی جان! لوگ کیا  
باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا، میری بیٹی! تُو غم نہ کھا، خدا کی  
قسم، ایسا ہوتا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسینہ ہو اور  
اُس کا خاوند بھی اسے چاہے تو اس کی سونکیں عموماً ایسا کیا  
ہی کرتی ہیں اُن کا بیان ہے کہ میں نے کہا سبحان اللہ!  
لوگ اتنی بڑی باتیں کرنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس  
رات میں صبح تک روتی رہی، نہ میرے آنسو رکتے تھے  
اور نہ مجھے نیند آتی تھی حتیٰ کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔  
پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب اور  
حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک عرصہ سے وحی  
نہیں آرہی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے  
متعلق مشورہ کیا جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید  
نے رائے دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو یہ اشارہ کیا



إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عَنْقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنَ الْخَزَرَجِ أَمَرْتُنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ. قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَكِنْ احْتَمَلْتُهُ الْحِمِيَّةَ، فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَنُوكَ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَنُوكَ اللَّهُ لَنَقْتُلَنَّكَ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَتَشَاوَرَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزَرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّ يَزُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، وَسَكَتْ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ لَا يَزِقْ أَلِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: فَأَصْبَحَ أَبُو أَيْ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَلَا يَزِقْ أَلِي دَمْعٌ، يَطْنَانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي، وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ «لَيْتَ» شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتَ بِرَيْئَةٍ فَسَيُبْرِّئُكَ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا

کہ وہ اہل بیت کی برأت کا خوب علم رکھتے ہیں اور محبت کے سبب وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ میں ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ علی بن ابوطالب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر دشواری نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ رہی حقیقت تو وہ اس لونڈی سے پوچھیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بریرہ (لونڈی) کو بلا کر فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے ان میں کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کے سبب ان پر کوئی لفظ کہوں، ہاں یہ بات ہے کہ وہ کم سن لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا لیتی ہے، پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اس دن آپ نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: اے مسلمانو! اس شخص کے مقابلے پر کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے متعلق مجھے تکلیف پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی زوجہ مطہرہ میں بھلائی کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔



اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ»  
 قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَحِبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أُخْرِى مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَحِبِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: مَا أُخْرِى مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السِّينَ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ، حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَمَّا قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَمَّا اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقَنِي، وَاللَّهُ مَا أَجْدَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ، قَالَ: {فَصَبِّرْ بِجَمِيلٍ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} {يوسف: 18}، قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاصْطَبَجْتُ عَلَى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا جِينِدٌ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بَبْرَائِي، وَلَكِنَّ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُثَلِّي، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرَّ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرِ يُثَلِّي، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزَلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَخَلَّدُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَبَانِ مِنَ الْعَرَقِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَابٍ، مِنْ ثِقَلِ

حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ نیک شخص تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس بات پر جوش دلایا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اُسے قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں، خدا کی قسم، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، لگتا ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرفداری پر ہیں۔ اس پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر بیٹھے ہوئے مسلسل انہیں خاموش ہو جانے کے لیے فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس دن بھی میری یہی حالت رہی کہ نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح سے میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر چکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ آنسو رکتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ پس میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے

الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «يَا عَائِشَةُ، أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَأَكَ» فَقَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أُحْدِثُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَثَّاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللَّهُ لَا أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلَا يَأْتِلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلِيَعْفُوا وَلِيَصْفَحُوا، أَلَا تَحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهُ إِيَّيْ أَجِبْتُ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ التَّفَقُّةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهُ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: «يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْجِي سَمْعِي وَبَصَرِي، مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَبَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَلِفَتْ أُخْتَهَا حَمْنَةً تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ

لے کر آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ پر میرے بارے میں کسی قسم کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے وقت اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی، اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو جلد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی چاہو اور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرے، پھر اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو رگ گئے حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے خود عرض کی، حالانکہ میں کم عمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک خدا کی قسم، مجھے معلوم ہے کہ لوگوں سے یہ بات سن کر آپ کے دلوں میں یہ بات سا گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ سمجھ لیا ہوگا۔ ان حالات میں اگر میں آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا اقرار کر لوں اور خدا جانتا ہے

کہ میں اسے سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کریں گے، خدا کی قسم، مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی ہے جبکہ انہوں نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) پھر میں وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی وہ فرماتی ہیں کہ میں خوب جانتی ہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے متعلق اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے، ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے خدا کی قسم، ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی ابھر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی شروع ہو گئی، حسب معمول آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے بدن اطہر سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی شدت کے باعث تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ اس پر میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی: وکر ان کا شکر یہ ادا

کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ، خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل فرمائیں: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے (پ

۱۸، النور ۱۱-۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان نازل فرمادیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے سبب مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی ایک روپیہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے بارے میں ناروا بات کہی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تمہاری فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اسے نہیں روکوں گا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرماتے تھے کہ اے زینب! تم اسے کیسا جانتی ہو یا تم نے اسے کیسا دیکھا ہے، وہ عرض کرتیں، یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں، میری نظر میں تو اُن کے اندر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا تقریباً برابر تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کے گناہ سے بچا لیا لیکن ان کی بہن حمزہ اس بات پر لڑتی رہتی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک



ہوئی۔

## وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (پ ۱۸، النور ۱۳) مجاہد کا قول ہے تَلَقُّونَهُ ایک دوسرے سے کہتے پھرتے۔ تَفِيضُونَ تم کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو بیہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

## إِذْ تَلَقُّونَهُ بِالسِّنِّتِ

ترجمہ کنز الایمان: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (پ ۱۸، النور ۱۵)۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

## وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

ترجمہ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہو جب تم نے سنا تھا، کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں۔ الہی! پاکی ہے تجھے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

## 7- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ} وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَلَقُّونَهُ} {النور: 15}: «يَرَوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ» {تَفِيضُونَ} {يونس: 61}: «تَقُولُونَ»

4751 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُليْمَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «لَبَّأَ رُمَيْتُ عَائِشَةَ خَرَّتْ مَغْشِيًا عَلَيْهَا»

## 8- بَابُ

{إِذْ تَلَقُّونَهُ بِالسِّنِّتِ} وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ} {النور: 15}

4752 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، "تَقْرَأُ: إِذْ تَلَقُّونَهُ بِالسِّنِّتِ"

## 000- بَابُ

{وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ} {النور: 16}

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ وفات سے قبل وہ حالت نزع میں تھی۔ انہوں نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا، اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی طہارت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے اور وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گناہم ہوتی۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نسیاً مَنسیاً ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

## يَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا كِي تَفْسِير

ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا (پ ۱۸، النور ۱۷)۔

سروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

4753 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ: أَحْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وَجْهِهِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ، قَالَ: «فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْكِحْ بِكَرٍّ غَيْرِكَ، وَنَزَلَ عُنْدَكَ مِنَ السَّمَاءِ» وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ، فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا مَنَسِيًّا

4754 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسِيًّا مَنَسِيًّا

## 9- بَابُ

{يَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا}

[النور: 17]

4755 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

4753- راجع الحديث: 3771

4754- راجع الحديث: 3771

4755- راجع الحديث: 4146

راوی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا، کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب پہنچا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت حسان نے کہا جس کا مفہوم: سیدہ پاک دامن سنجیدہ صالحہ کی زبان کبھی غیبت سے آلودہ نہیں ہو سکتی۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

### وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے (پ ۱۸، النور ۱۸)۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا جس کا مفہوم: پاک دامن سنجیدہ و باوقار سیدہ اپنی زبان غیبت سے پاک رکھتی ہیں۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ایسے شخص کو بھی اپنے پاس آنے کی اجازت فرمادیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا (پ ۱۸، النور ۱۱) انہوں نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے اور کون سا عذاب بڑا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے۔

### إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ كِتَابِ

ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قُلْتُ: أَتَأْذِينَ لِهَذَا؟ قَالَتْ: «أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ» - قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ - فَقَالَ: حَصَانُ رَزَّانٌ مَا تُزْنُ بِرَبِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْفِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ قَالَتْ: «لَكِنْ أَنْتَ»

### 10- بَابُ

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

حَكِيمٌ {النور: 18}

4756- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، أَنبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّهَ، وَقَالَ: حَصَانُ رَزَّانٌ مَا تُزْنُ بِرَبِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْفِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ قَالَتْ: «لَسْتُ كَذَاكَ» ، قُلْتُ: تَدْعِينِ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكَ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ} [النور: 11] فَقَالَتْ: «وَأَمَّا عَذَابٌ أَشَدُّ مِنَ الْعَنَى» وَقَالَتْ: «وَقَدْ كَانَ يَزِدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

### 11- بَابُ

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي

الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ، وَلَوْلَا  
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ زَعُوفٌ  
رَحِيمٌ {تَشِيخُ} {النور: 19}: «تُظْهَرُ»، وَقَوْلُهُ:  
{وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا  
أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ، وَلِيَعْفُوا وَلِيَصْفَحُوا أَلَّا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ  
لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ}

مسلمانوں میں براہ چا پھیلے ان کے لئے دردناک  
عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم  
نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ  
ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس  
کا مزہ چکھتے (پ ۱۸، النور ۱۹-۲۰)۔ ترجمہ  
کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت  
والے اور گنجائش والے ہیں قربت والوں اور مسکینوں  
اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور  
چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے  
دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرنے اور اللہ  
بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲)

4757- وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا  
ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ،  
فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ  
قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْتَابِ أَبْنَاءِ أَهْلِي،  
وَأَيْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ، وَأَبْنُوهُمْ  
يَمْنَنُ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلَا  
يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَا غَيْبٌ فِي سَفَرٍ  
إِلَّا غَابَ مَعِيَ»، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ:  
اأُذِّنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ،  
وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ  
بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ  
أَمَّا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ  
تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ  
الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَا عَلِمْتُ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے  
اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے متعلق میں رسول  
اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ  
نے اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی  
حمد و ثناء بیان کرنے کی بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے  
متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر بہتان لگایا  
ہے اور خدا کی قسم، مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں  
آتی اور جس شخص پر وہ الزام لگا رہے ہیں مجھے اس میں  
بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ کہ میرے گھر میں  
داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی میں اور جب میں سفر پر  
گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ پس حضرت سعد  
بن معاذ نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے  
اجازت دیجئے کہ اُن سارے آدمیوں کی گردن اڑا  
دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور حسان  
بن ثابت کی والدہ اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے



کہا آپ غلط کہتے ہیں اگر وہ اس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں جھگڑا ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کچھ معلوم نہ تھا جب اس دن شام کا وقت ہو گیا تو میں قضائے حاجت کے لیے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیرا الجھا تو کہنے لگیں۔ مسطح کا برا ہو، میں نے کہا، آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیرا الجھا تو کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری دفعہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ پس میں نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو آپ کی وجہ سے کوستی ہوں۔ میں نے پوچھا کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ اُن کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے بہتان طرازی کا پورا قصہ سنا دیا۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو واپس لوٹی لیکن میں کہاں سے گئی تھی اور کہاں سے آئی مجھے اس کا بھی کچھ ہوش نہ رہا اور میں بیمار ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے میرے والد محترم کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں اُن کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والد محترم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدہ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹی! کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا ماجرا اُن کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ کو اس کا اتنا غم نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ خدا کی قسم، ایسا تو ہوتا ہی آیا

فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرْتُ، وَقَالَتْ: تَعَسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: أَيْ أُمُّ كَسْبَيْنِ ابْنِكَ؟ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَتْ: تَعَسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ أُمُّ كَسْبَيْنِ ابْنِكَ؟ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَتْ: تَعَسَ مِسْطَحٌ، فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أُسْبُهُ إِلَّا فِيكَ، فَقُلْتُ فِي أَيْ شَأْنِي؟ قَالَتْ: فَتَقَرَّرْتُ لِي الْحَدِيثُ، فَقُلْتُ: وَقَدْ كَانَ هَذَا، قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي كَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا، وَوَعَدْتُ، فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي، فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ، فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ، وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّي: مَا جَاءَ بِكَ يَا بُنَيَّةُ؟ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، خَفِيفِي عَلَيْكَ الشَّانُ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلْبًا كَانَتْ امْرَأَةٌ حَسَنَاءَ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدَنَهَا، وَقِيلَ فِيهَا: وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، قُلْتُ: وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: نَعَمْ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَزْتُ وَبَكَيْتُ، فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي، وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِي ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا، فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ، وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ



ہے۔ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سونکس اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو بات تم تک پہنچی ہے ایسی باتیں پھیلا یا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا ابا جان کو اس بات کا معلوم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں میں نے کہا اور رسول اللہ ﷺ کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں رونے لگی تو حضرت ابو بکر نے میری آواز سن لی وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس وہ نیچے اترے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس بات کا شور ہو رہا ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر ان کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ فرمایا اے بیٹی! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔ پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے تو میری خادمہ سے میرے بارے میں دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، نہیں خدا کی قسم، میں تو ان میں کوئی عیب نہیں پاتی، ہاں یہ تو ہے کہ یہ آٹا گوندھ کر بھول جاتی اور سو جاتی ہیں، حتیٰ کہ بکری آکر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ کے صحابہ میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتا دے بلکہ اس پر اسے سخت سست بھی کہا۔ پس اس نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم، میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس آدمی تک پہنچی جس کے بارے میں بیہتان گھڑا گیا تھا، تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ! خدا کی قسم، جب سے میری بیوی فوت ہوئی ہے میں نے تو کسی عورت کے کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفوان جہادنی سبیل اللہ میں شہید ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح

عَلَى خَادِمَتِي، فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرُقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّامُ، فَتَأْكُلُ نَجِيرَهَا - أَوْ عَجِيْنَهَا - وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اضْطَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَخْمَرِ، وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ كَنْفَ أَنْثَى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي، فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتُ قَارَفْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ» قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتْ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْتَنْجِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ، أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا، فَوَعِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتْتُ إِلَى أَبِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَجِبْهُ، قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتْتُ إِلَى أُمِّي، فَقُلْتُ: أَجِيبْهِ، فَقَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاةُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ، بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ، مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِهِ وَأَشْرَبْتُ قُلُوبَكُمْ، وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولَنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجْدِي وَلَكُمْ مَثَلًا،

وَالْقَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا  
يُوسُفَ حِينَ قَالَ: {فَصَبَّرْ بِجَمِيلٍ وَاللَّهُ  
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} اِيُوسُفَ: 18،  
وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
سَاعَتِهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ، وَإِنِّي لَا تَكْبِيَنَّ الشُّرُورَ  
فِي وَجْهِهِ، وَهُوَ يَمْسُحُ جَبِينَهُ، وَيَقُولُ: «أَبْشِرِي يَا  
عَائِشَةُ، فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ»، قَالَتْ: وَكُنْتُ  
أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا، فَقَالَ لِي أَبُو آيٍ: قُومِي إِلَيْهِ،  
فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا  
أَحْمَدُ كُنَا، وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ  
سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ، وَكَانَتْ  
عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَّهَا  
اللَّهُ بِدِينِهَا، فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ  
فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ  
مُسَطَّحٌ وَحَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوِشِيهِ وَيَجْمَعُهُ، وَهُوَ الَّذِي  
تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ، هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ: فَخَلَفَ أَبُو  
بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعُ مُسَطَّحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَا يَأْتِلْ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ} إِلَى آخِرِ  
الآيَةِ - يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - {وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى  
الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ} [النور: 22]: يَعْنِي مُسَطَّحًا  
إِلَى قَوْلِهِ: {أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 22] حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى  
وَاللَّهُ يَا رَبَّنَا، إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا، وَعَادَلَهُ بِمَا  
كَانَ يَصْنَعُ

کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ موجود  
تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ نماز  
عصر پڑھ لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین  
نے دائیں بائیں سے میرے کندھے پکڑے ہوئے  
تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا  
بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے عائشہ! اگر تم سے برائی  
ہوگئی اور تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ  
میں توبہ کرلو، بیشک وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا  
ہے۔ اُس وقت ایک انصاری عورت آئی ہوئی تھی جو  
دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کی کہ آپ ذکر  
کرتے وقت اس عورت کا خیال فرما لیتے اس کے بعد  
پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں اپنے  
والد ماجد کی جانب متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو  
جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟  
پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ  
آپ حضور کو جواب دیں، انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا  
عرض کروں؟ جب اُن دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو  
میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی  
حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد عرض کی کہ خدا کی قسم، اگر  
آپ کے حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے ہرگز  
نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں سچی ہوں لیکن  
آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی  
کیونکہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ آپ کے دلوں  
میں گھر کر چکی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ کام  
کیا ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو  
آپ ضرور کہیں گے اس نے خود اقرار کر لیا۔ پس میں  
اپنی اور آپ کی مثال تلاش کرتی ہوں تو مجھے حضرت  
یعقوب کا نام نظر آتا ہے۔ پس میں اس کے سوا کیا

کروں کہ حضرت یوسف کے والد محترم کی طرح کہوں جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا: ترجمہ کنز الایمان: تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (پ ۱۲، یوسف ۱۸) چنانچہ اسی ساعت میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی شروع ہو گئی، تو ہم سب خاموش ہو گئے جب وحی نازل ہو چکی تو چہرہ انور خوشی سے دمک رہا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری برأت نازل فرمادی ہے اس وقت چونکہ میں غصے میں تھی کہ میرا اعتبار نہیں کیا گیا تھا، لہذا جب میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا کرو، تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کرتی اور اس بارے میں نہ ان کا تعریف کرتی ہوں اور نہ آپ دونوں کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتی ہوں جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے۔ آپ حضرات نے جو بات سن لی تھی نہ تو اُس کا انکار کیا اور نہ اسے مٹایا۔ اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی پرہیزگاری کے سبب اس گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا، چنانچہ انہوں نے بھلائی کے علاوہ میرے بارے میں کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن ان کی بہن خمنہ دوسرے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوئی اور اس کا چرچا کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبد اللہ بن ابی تھے۔ یہ شخص جھوٹ گھڑتا اور لوگوں کو جمع کر کے سنا تا تھا اور یہ تہمت لگانے والوں کی سربراہی کر رہا تھا جبکہ ابتدا اس نے اور خمنہ نے کی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر نے قسم کھالی تھی کہ اب مسطح کی کبھی مالی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۃ النور کی آیت ۲۲

نازل ہوگئی، اس میں فضیلت اور گنجائش والے سے حضرت ابوبکر مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے سطح، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۸، النور ۲۲) اس پر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! اے ہمارے رب! ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہماری بخشش کر دے۔ چنانچہ جو مالی امداد یہ کیا کرتے تھے وہ دوبارہ جاری کر دی۔

ترجمہ کنز الایمان: ”اور دوپٹے

اپنے گریبانوں پر

ڈالے رہیں“

ابن شیبہ، اُن کے والد، یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنز الایمان: اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (پ ۱۸، النور ۳۱) تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (پ ۱۸، النور ۳۱) تو اس وقت کی مسلمان عورتوں نے اپنے تہبند ایک طرف سے پھاڑ کر، اس پٹے کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

12- بَابُ {وَلْيَضْرِبْنَ

بُخْمَرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ}

[النور: 31]

4758- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "يُزَحِّمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى، لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بُخْمَرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31] شَقَقْنَ مِرْوَظَهُنَّ فَاحْتَمَرْنَ بِهَا"

4759- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَافِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَلْيَضْرِبْنَ بُخْمَرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ} [النور: 31] «أَخَذْنَ أَرْزَهُنَّ فَشَقَقْنَهَا مِنْ قَبْلِ الْحَوَاشِي فَاحْتَمَرْنَ بِهَا»

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 25- سُورَةُ الْفُرْقَانِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَبَاءٌ مَنُثَوْرًا} {الفرقان: 23}: «مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ»، {مَدَّ الظِّلُّ} {الفرقان: 45}: «مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ»، {سَاكِئًا} {الفرقان: 45}: «دَائِمًا»، {عَلَيْهِ دَلِيلًا} {الفرقان: 45}: «طُلُوعِ الشَّمْسِ»، {خَلْفَةً} {الفرقان: 62}: «مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَذْرَكَهُ بِالنَّهَارِ، أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَذْرَكَهُ بِاللَّيْلِ» وَقَالَ الْحَسَنُ: {هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ} {الفرقان: 74}: «فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا شِئْنَا أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ثُبُورًا} {الفرقان: 13}: «وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ: السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ، وَالتَّسْعُرُ وَالْإِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ، {ثُمَّ لِي عَلَيْهِ} {الفرقان: 5}: «تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلِيَّتِي وَأَمْلَلْتُ، {الرَّسُ} {الفرقان: 38}: {الْمَعْدِنُ، جَمْعُهُ رِسَاسٌ} {مَا يَعْبَأُ} {الفرقان: 77}: «يُقَالُ: مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ»، {غَرَامًا} {الفرقان: 65}: «هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَعَتَّوْا} {الأعراف: 77}: طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {عَاتِيَّةٌ} {الحاقة: 6}: «عَتَتْ عَنِ الْحُزَنِ»

## سورة الفرقان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ {هَبَاءٌ مَنُثَوْرًا} جو غبار ہوا کے ساتھ اڑ کر آتا ہے۔ {مَدَّ الظِّلُّ} صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ {سَاكِئًا} ہمیشہ۔ {عَلَيْهِ دَلِيلًا} سورج کا طلوع ہونا۔ {خَلْفَتُهُ} جو کام رات کو رہ جائے اور دن میں کیا جائے اور دن میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ {هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاجِنَا} جو اللہ کی اطاعت اور ایسے کاموں میں مشغول رہیں کہ اپنے پیاروں کو ان میں مبتلا دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے {ثُبُورًا} خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ {السَّعِيرُ} مذکر ہے اور {تَسْعُرُ} سے مشتق ہے۔ {الْإِضْطِرَامُ} آگ کا خوب بھڑکنا۔ {ثُمَّ لِي عَلَيْهِ ان} پر پڑھا جاتا ہے یہ {أَمْلِيَّتِي} یا {أَمْلَلْتُ} سے ہے {الرَّاسُ} کان، اس کی جمع۔ {رِسَاسٌ} ہے۔ {مَا يَعْبَأُ} کوئی پروا نہ کرنا۔ چنانچہ کہتے ہیں {مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا} میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ {غَرَامًا} ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ {عَتَّوْا} سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ {عَاتِيَّةٌ} حد سے گزرنا جیسے لہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

## الَّذِينَ يُحْشَرُونَ کی تفسیر

ترجمہ گزرا ایمان: وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ (پ ۱۹، الفرقان ۳۴)۔

## 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَالًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا} {الفرقان: 34}



4760 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ  
قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أُمِّشَاهُ عَلَى  
الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّيهُ عَلَى  
وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا

## 2- بَابُ قَوْلِهِ

{وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا  
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا  
يُزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} (الفرقان: 68)  
«العُقُوبَةُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! کیا  
کافر کو بروز قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟  
فرمایا: جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس  
پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے؟ حضرت  
قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی  
عزت کی قسم، کیوں نہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور وہ  
جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس  
جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور  
بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے  
(پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو  
سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے پوچھا یا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا  
کہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا  
ہے؟ فرمایا، یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے  
حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے، میں نے پوچھا کہ پھر  
کون سا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل  
کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔  
پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا  
یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات کی  
تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور  
وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور

4761 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ  
سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي  
وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، ح قَالَ:  
وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْ سِئِلَ - رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ؟  
قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ  
أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ  
يَظْعَمَ مَعَكَ» قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ  
بِحَلِيلَةِ جَارِكَ» قَالَ: وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَضَدِّيقًا  
لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
{وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ  
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ}

(الفرقان: 68)

اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے  
اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے  
(پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

قاسم بن ابویزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
سعید بن جبیر (تابعی) سے معلوم کیا کہ جو کسی مومن کو  
جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟  
پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ وَلَا  
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ تو  
سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ  
نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ  
آیت مکی ہے اور اُس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو  
سورۃ النساء کے میں موجود ہے۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن  
جبیر نے فرمایا: قتل مومن کے متعلق اہل کوفہ کا اختلاف  
ہے، اس لیے یہ سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس  
بارے میں یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے  
والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ..... کے متعلق  
معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ توبہ قبول نہیں ہے۔ اور  
جب ارشاد باری تعالیٰ: لَا يَدْعُونَ مَعَ إِيَّاهَا آخَرَ  
..... کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ جب ہے جبکہ  
حالت کفر میں ایسا کیا ہو۔

4762- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ:  
أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ  
جُبَيْرٍ: هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَبِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟  
فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: {وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ  
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ} (الفرقان: 68) فَقَالَ سَعِيدٌ:  
قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتُهَا عَلَى، فَقَالَ:  
«هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَهَا آيَةُ مَدَنِيَّةٍ الَّتِي فِي سُورَةِ  
النِّسَاءِ»

4763- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الثُّعْمَانِ،  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ  
فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ، فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،  
فَقَالَ: «نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا  
شَيْءٌ»

4764- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَجَزَاؤُهُ  
جَهَنَّمُ} (النساء: 93) قَالَ: «لَا تَوْبَةَ لَهُ»، وَعَنْ  
قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ}  
(الفرقان: 68)، قَالَ: «كَانَتْ هَذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ»

4762- راجع الحديث: 3855، صحيح مسلم: 7461، سنن نسائي: 4880، 4012

4763- راجع الحديث: 4590

4764- راجع الحديث: 3855

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## 3- بَابُ

## يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ كِي تَفْسِيرِ

{يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُحْلَدُ فِيهِ مُهَانًا} {الفرقان: 69}

ترجمہ گنزالایمان: بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔  
(پ ۱۹، الفرقان ۶۹)

سعید بن جبیر ابن ابزی سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: ”ترجمہ گنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (پ ۵، النساء ۹۳) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ گنزالایمان: اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یہاں تک کہ ترجمہ گنزالایمان: مگر جو توبہ کرے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰) پڑھ کر ان کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے، جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ گنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰)

## الْأَمِنْ تَابُ كِي تَفْسِيرِ

ترجمہ گنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۷۰)

## 4- بَابُ

{إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا، فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} {الفرقان: 70}

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمن بن ابزی نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے متعلق معلوم کروں، پہلے ”جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔“ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری ”کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

### فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا كِي تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو اب ہوگا وہ عذاب کہ ٹپٹ رہے گا (پ ۱۹، الفرقان ۷۷) یعنی حلاکت۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ قیامت کی پانچ علامتیں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) شق القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ (۵) بربادی میں اسی کا ذکر ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ الشعراء

مجاہد کا قول ہے کہ تَعْبَثُونَ تم بناتے ہو۔ هَٰضِمٌ جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے مُسَحَّرِينَ جن پر جادو کر دیا گیا ہو۔ لَيْكُمُ اور الْأَيْكُمُ دونوں اَيْكُمُ کی جمع ہیں بمعنی جنگل۔ يَوْمَ الظَّلَّةِ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُونٌ معلوم۔ كَالطَّوْدِ پہاڑ کی طرح۔ الشِّرْذِمَةُ چھوٹی

4766 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِيزَى، أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعِدًّا} [النساء: 93] فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ»، وَعَنْ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ»

### 5- بَابُ

{فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا} [الفرقان: 77] أُنِى هَلَكَةً

4767 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: "خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: الدُّخَانُ، وَالْقَمَرُ، وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ": {فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا} [الفرقان: 77]

بسم الله الرحمن الرحيم

### 26- سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَعْبَثُونَ} [الشعراء: 128]: «تَبْنُونَ»، {هَٰضِمٌ} [الشعراء: 148]: «يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ، مُسَحَّرِينَ: الْمَسْحُورِينَ (لَيْكُمُ) وَالْأَيْكُمُ جَمْعُ أَيْكُمُ، وَهِيَ جَمْعُ الشَّجَرِ» {يَوْمَ الظَّلَّةِ} [الشعراء: 189]: «إِضْلَالٌ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ»، {مَوْزُونٍ} [الحجر: 19]:

جماعت۔ فی السَّاجِدِينَ نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ أَرْيَاغُ ہم معنی ہیں۔ مَصَانِعُ ہر ایک عمارت۔ یہ مَصْنَعَةُ کی جمع ہے۔ فَرِهَيْنِ اتراتے ہوئے۔ یہ فَارِهَيْنِ کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فَارِهَيْنِ ماہرین کو کہتے ہیں۔ تَعَثَّوْا سخت فساد۔ عَاثَ يَعِثُ عَيْثًا۔ الْجِبَلَةُ پیدائش۔ جُبَلٌ پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جُبَلًا اور جُبَلًا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

«مَعْلُومٌ» ، {كَالْقُلُودِ} {الشعراء: 63} :  
«كَالْجَبَلِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {الشَّرْذِمَةُ} {الشعراء: 54} : «الشَّرْذِمَةُ: طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ» {فی السَّاجِدِينَ} {الشعراء: 219} : «المُصَلِّينَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ} {الشعراء: 129} : «كَأَنَّكُمْ الرِّيحُ: الْأَيْفَاغُ مِنَ الْأَرْضِ، وَجَمْعُهُ رِيْعَةٌ وَأَرْيَاغٌ، وَاحِدُهُ رِيْعَةٌ» ، {مَصَانِعُ} {الشعراء: 129} : «كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ» {فَرِهَيْنِ} : «مَرِحَيْنِ» ، {فَارِهَيْنِ} {الشعراء: 149} : «بِمَعْنَاهُ، وَيُقَالُ {فَارِهَيْنِ} {الشعراء: 149} : حَادِقَيْنِ» ، {تَعَثَّوْا} {البقرة: 60} : «هُوَ أَشَدُّ الْفَسَادِ، عَاثَ يَعِثُ عَيْثًا» {الْجِبَلَةُ} {الشعراء: 184} : «الْخَلْقُ، جُبَلٌ: خُلِقَ، وَمِنْهُ جُبَلًا وَجِبَلًا، وَجُبَلًا: يَغْنَى الْخَلْقُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ»

## 1- بَابُ

{وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ} {الشعراء: 87}

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (پ ۱۹، الشعراء ۸۷)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز قیامت اپنے والد (چچا) کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ الْغَبْرَةُ اور الْقَتَرَةُ دونوں ہم معنی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد (چچا آزر) کو دیکھ کر عرض کریں گے، اے

4768- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَرَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَيْهِ الْغَبْرَةُ وَالْقَتَرَةُ» الْغَبْرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ

4769- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَخِي، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشراء ۸۷) وَأَخْفِضْ جَنَّاكَ كَمَا مَطْلَبُ هِيَ كَمَا مَطْلَبُ بَارِزِ مَرْدُو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشراء ۸۷) کی تفسیر نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ کو یہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر، اے بنی عدی، قریش کی شاخو! حتیٰ کہ تمام لوگ اکٹھا ہو گئے اور چونہ جاسکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تا کہ آکر بتائے کہ بات کیا ہے۔ ابولہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ وادی کے اس جانب ایک لشکر جرار ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتا ہی سنا ہے۔ فرمایا تو میں تم لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابولہب نے کہا: ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جو روکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رستا (پ ۱۹، اللہب)

قَالَ: "يَلْقَىٰ إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: إِلَىٰ حَرَمَتِكَ الْجَنَّةُ عَلَى الْكَافِرِينَ"

قوله: {وَأُنْذِرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَخَفِضْ جَنَّاكَ} {الشراء: 215} أَلَيْنَ جَانِبَكَ

4770 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَنَا نَزَلَتْ: {وَأُنْذِرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} {الشراء: 214}، صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ: - لِبَطْوِينَ قُرَيْشٍ - حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَزَيْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، إِلَهَذَا جَمَعْتُنَا؟ فَتَنَزَّلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ} {المسد: 2}

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (پ ۱۹، الشعراء ۸۷) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! (اگر تم ایمان نہ لائے تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ، رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہ آؤں گا۔ اصغ، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة النمل

الْحَبْ چھپی ہوئی چیز لَا قِبَلَ طاقت نہیں۔ الصَّخْرُ حُلّ۔ شیشہ ملایا ہوا گار یا مسالہ اور اس کی جمع صُرُوح ہے ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَهَا عَرْشٌ بادشاہی تخت۔ كَرِيمٌ کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت مُسْلِمِينَ اطاعت گزار ہو کر۔ رَدِفٌ قریب آیا۔ جَامِدَةٌ قائم۔ اَوْزَعْنِي مجھے مقرر کر دے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نَكِرُوا اسے مراد ہے شکل بدل دو۔ وَأَوْتَيْنَا الْعِلْمَ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا (لیکن کچھ کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ الصَّخْرُ پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں

4771- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ اللَّهُ: {وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} {الشعراء: 214} قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً تَحْوَاهَا - اسْتَرَوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا» تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنْ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

بسم الله الرحمن الرحيم

### 27- سورة النمل

وَالْحَبْ: «مَا خَبَأَتْ»، {الْأَقْبَلُ} {النمل: 37}: «لَا طَاقَةَ»، {الصَّخْرُ} {النمل: 44}: «كُلُّ مِلَاطٍ اتَّخَذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ، وَالصَّخْرُ: الْقَضْرُ، وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَلَهَا عَرْشٌ} {النمل: 23}: «سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ، وَغَلَاءُ الثَّمَنِ»، «يَأْتُونِي {مُسْلِمِينَ} {البقرة: 128}: طَائِعِينَ»، {رَدِفٌ} {النمل: 72}: «اِقْتَرَبَ»، {جَامِدَةٌ} {النمل: 88}: «قَائِمَةٌ»، {أَوْزَعْنِي} {النمل: 19}: «اجْعَلْنِي» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {نَكِرُوا} {النمل: 41}: «غَيَّرُوا»

سے چھپایا ہوا تھا۔

{وَأَوْتَيْنَا الْعِلْمَ} (النمل: 42): «يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ  
الطَّرْحُ بِرُكَّةٍ مَاءٍ، ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ،  
الْبَسَهَا إِثَاةً»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ القصص

بسم الله الرحمن الرحيم

28- سُورَةُ الْقَصَصِ

{كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} (القصص: 88):  
"إِلَّا مُلْكُهُ، وَيُقَالُ: إِلَّا مَا أُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ"  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "فَعَبِيتُ عَلَيْهِمْ {الْأَنْبَاءُ}  
[القصص: 66]: الْحُجَجُ"

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} (القصص: 56)

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ یعنی سوائے اس  
کی بادشاہی کے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ  
سوائے اللہ کی ذات کے، مجاہد کا قول ہے کہ الْأَنْبَاءُ  
سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ کی تفسیر  
ترجمہ کنز الایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی  
طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے  
جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶)

سعید بن مسیب اپنے والدہ ماجد حضرت مسیب  
رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا  
وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس  
تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن  
ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ چچا  
جان! لا الہ الا اللہ کہہ دو تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور  
میں تمہارے بارے میں کچھ عرض کر سکوں۔ پس  
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ کیا آپ  
عبد المطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول  
اللہ ﷺ مسلسل ان پر یہی دعوت پیش کرتے  
رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار دہراتے رہے، حتیٰ  
کہ ابوطالب نے آخری کلام یہی کیا کہ عبد المطلب کی  
ملت پر اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کا

4772 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ،  
عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ،  
جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ  
عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ،  
فَقَالَ: "أَبَى عَمَّ قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُ  
لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ" فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي أُمَيَّةَ: أَتُرْعِبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ  
يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُضُهَا  
عَلَيْهِ وَيُعِيدُ إِلَيْهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو  
طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،  
وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ لَا سَتُغْفِرَنَّ

بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں متواتر آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں (پ ۱۱، التوبہ ۱۱۳) اور ابوطالب کے بارے میں حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، القصص ۵۶) ابن عباس کا قول ہے کہ اُولَى الْقُوَّةِ مراد یہ ہے کہ اس کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں سے نہیں اٹھائی جاتی تھیں۔ لَتَتَوَّءُ بھاری ہوتی تھیں فَاَرِغَا صرف حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ الْفَرِحِينَ خوشی سے اتراتے ہوئے۔ قُصِيَّةٌ اس کے پیچھے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَقَضَ عَلَيْكَ ہم یہ قصہ تم سے بیان کرتے ہیں۔ عَنِ جُنُبٍ دور سے اور عَنِ اجْتِنَابٍ کا معنی بھی یہی ہے، يَبْطِشُ کو يَبْطِشُ بھی پڑھتے ہیں۔ يَأْتَمُرُونَ مشورہ کر رہے ہیں الْعُدْوَانُ، الْعَدَاءُ اور التَّعَدِّي ہم معنی ہیں۔ اَنَسَ دیکھا۔ جَذْوَةً لکڑی کا وہ موٹا سراجس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الشَّهَابُ لپٹ والی آگ۔ الْحَيَاتُ سانپ ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جیسے الْجَانُ پتلا سانپ، الْأَفْيَئُ کالا اور زہریلا سانپ، الْأَسَاوِدُ کالا اور بڑا سانپ، رِدْءَانٌ مددگار سانپ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ يُصَدِّقُنِي ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے سَنَشُدُّ عَنْقَرِيبَ ہم تیری مدد کریں گے، اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے تو کہتے فَقَدْ جَعَلْتَ

لَكَ مَا لَمْ أَتُكِّ عَنْكَ «فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ} التوبة: 113 وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} القصص: 56 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أُولَى الْقُوَّةِ} القصص: 76: «لَا يَزِفُّهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرَّجَالِ»، {لَتَتَوَّءُ} القصص: 76: «لَتَثْقُلُ»، {فَارِغًا} القصص: 10: «إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى»، {الْفَرِحِينَ} القصص: 76: «الْمَرَحِينَ»، {قُصِيَّةٌ} القصص: 11: «اتَّبَعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَفْضُ الْكَلَامَ»، {نَحْنُ نَقْضُ عَلَيْكَ} يوسف: 3، {عَنِ جُنُبٍ} القصص: 11: «عَنِ بُعْدٍ عَنِ جَنَابَةٍ وَاحِدٍ، وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا»، {يَبْطِشُ} القصص: 19: «وَيَبْطِشُ» يَأْتَمُرُونَ} القصص: 20: «يَتَشَاوِرُونَ الْعُدْوَانَ وَالْعَدَاءَ وَالتَّعَدِي وَاحِدٌ»، {أَنَسَ} القصص: 29: «أَبْصَرَ. الْجَذْوَةُ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ، وَالشَّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ، وَالْحَيَاتُ أَجْنَأَسُ الْجَانُ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ»، {رِدْءَانٌ} القصص: 34: «مُعِينًا»، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «يُصَدِّقُنِي» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَنَشُدُّ} القصص: 35: «سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَزْتَ شَيْئًا، فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضْدًا مَقْبُوحِينَ: مُهْلَكِينَ»، {وَضَلْنَا} القصص: 51: «بَيَّنَّا» وَأَتَمَمْنَاهُ»، {يُجِبْنِي} القصص: 57: «يُجَلِّبُ»، {بَطِرْتُ} القصص: 58: «أَشْرْتُ»، {فِي أُمِّهَا رَسُولًا} القصص: 59: «أُمُّ الْفَرَى: مَكَّةُ وَمَا



حَوْلَهَا " {تُكِنُّ} {القصص: 69} : " تُخْفِي  
أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ وَكَنْتُهُ: أَخْفَيْتُهُ  
وَأُظْهِرْتُهُ " {وَيُكَنَّ اللَّهُ} {القصص: 82} : "  
مِثْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ  
وَيَقْدِرُ: يَوْسَعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ "

عَضْدًا واقعی تو نے اس کی مدد کی۔ مَقْبُوحِينَ ہلاک  
کے گئے۔ وَصَلْنَا ہم نے اُسے بیان کیا اور پورا کیا۔  
بُجِبِي کھینچے چلے آتے ہیں۔ بَطَرْتُ سرکشی کی۔ اُمُّ  
الْقُرْمِ مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات۔ تُكِنُّ چھپاتی  
ہے، جیسے کہتے ہیں اَكْنَنْتُ الشَّيْءَ چیز میں نے  
چھپائی اور كَنْتُهُ میں نے اُسے چھپالیا۔ وَيُكَنَّ  
اللہ کا وہی معنی ہے جو اَلَمْ تَرَ کہ ہے يَبْسُطُ الرِّزْقَ  
لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ یعنی جس پر چاہے رزق وسیع  
کردے اور جس پر چاہے تنگی کرے۔

ترجمہ کنز الایمان: "بیشک جس نے تم پر  
قرآن فرض کیا" کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان:  
وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو (پ  
۲۰، القصص ۸۵) میں یہ اشارہ مکہ مکرمہ کی طرف  
ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ العنکبوت

مجاہد کا قول ہے کہ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ یعنی  
گمراہی کو فَلَیَعْلَمَنَّ اللہ پس اللہ تعالیٰ ضرور بتا دیگا،  
یہاں یہ تمیز کروانے کی جگہ ہے جیسے فرمایا ہے۔ لَيَمِيزُ  
اللہ الْحَبِیْثَ اللہ ناپاک کی تمیز کروادے گا۔ اَثْقَالًا  
مَعَ اَثْقَالِهِمْ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا  
بوجھ بھی۔

## 2- بَابُ {إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ

الْقُرْآنُ} {القصص: 85} الْآيَةِ

4773 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا  
يَعْلَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفَرِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {لَرَأَدُكَ إِلَى مَعَادٍ} {القصص:  
85} قَالَ: «إِلَى مَكَّةَ»

بسم الله الرحمن الرحيم

## 29- سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

قَالَ مُجَاهِدٌ: {وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ}  
{العنکبوت: 38} : «ضَلَلَةٌ» وَقَالَ غَيْرُهُ:  
{الْحَيَوَانُ} {العنکبوت: 64} : «وَالْحَيُّ وَاحِدٌ»  
{فَلَیَعْلَمَنَّ اللہ} {العنکبوت: 3} : «عَلِمَ اللہُ  
ذَلِكَ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلَيَمِيزُ اللہُ » ، كَقَوْلِهِ:  
{لَيَمِيزُ اللہُ الْحَبِیْثَ مِنَ الطَّيِّبِ} {الأنفال: 37}،  
{اَثْقَالًا مَعَ اَثْقَالِهِمْ} {العنکبوت: 13} :  
«أَوْزَارًا مَعَ أَوْزَارِهِمْ»



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة الروم

فَلَا يَزِيدُ جَوْفَكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ  
لِئَلَّا يَكْبَرُ جَوْفُكَ كَمَانًا لِّعَلَّكَ تَكْبَرُ

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ بروز قیامت ایک ایسا دھواں آئے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائیگا اور اہل ایمان کو اس سے صرف اتنی اذیت پہنچے گی جیسے زکام ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر ہم خوفزدہ ہو گئے چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات کا علم رکھتا ہو تو کہے اور جو نہ رکھتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کا علم نہ ہو تو کہہ دے کہ مجھے علم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں

بسم الله الرحمن الرحيم

### 30- بَابُ سُورَةِ الرُّومِ

{فَلَا يَزِيدُ عِنْدَ اللَّهِ} [الرُّوم: 39]: «مَنْ أَعْطَى عَطِيَّةً يَبْتَغِ أَفْضَلَ مِنْهُ فَلَا أُجْرَ لَهُ فِيهَا» قَالَ مُجَاهِدٌ: {يُحْبِزُونَ} [الرُّوم: 15]: «يُنْعَمُونَ»، {يَمْتَهُدُونَ} [الرُّوم: 44]: «يُسَوِّوْنَ الْمَضَاجِعَ» {الْوَدْقُ} [النُّور: 43]: «الْمَطَرُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ}: "فِي الْآلِهَةِ، وَفِيهِ {تَخَافُونَهُمْ} [الرُّوم: 28]: أَنْ يَرِيثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا"، {يَصْدَعُونَ} [الرُّوم: 43]: «يَتَفَرَّقُونَ»، {فَاصْدَعْ} [الحجر: 94] وَقَالَ غَيْرُهُ: {ضَعْفٌ} [الأعراف: 38]: «وَضَعْفٌ لُغْتَانٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {السُّوْأَى} [الرُّوم: 10]: «الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ»

4774 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةٍ، فَقَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، يَأْخُذُ الْمُؤْمِنُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ، فَفَرَعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ، فَقَالَ: مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: لَا أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ}، وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَلُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِزِّي

عَلَيْهِمْ يَسْبُحُ كَسْبُحِ يُوسُفَ « فَأَخَذَهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصَلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ، فَقَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى قَوْلِهِ: {عَائِدُونَ} [الدخان: 15] أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى} [الدخان: 16]: يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا: يَوْمَ بَدْرٍ {الْمُغْلِبَتِ الرُّومِ} [الروم: 2] إِلَى {سَيَغْلِبُونَ} [الروم: 3]: وَالرُّومُ قَدْ مَضَى

بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) چنانچہ جب قریش نے اسلام قبول نہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے خلاف دعا مانگی۔ ”اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔“ پس انہیں قحط نے گھیر لیا حتیٰ کہ کتنے ہی اس میں ہلاک ہو گئے اور اُس دوران وہ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی شخص زمین و آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا، پس ابوسفیان آپ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا کہ، اے محمد! آپ تو ہمیں صلہ رحمی کا حکم دینے آئے تھے، دیکھیے تو سہی آپ کی قوم ہلاک ہو گئی، پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے پھر یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵، الدخان ۱۰) تو کیا ان سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے (پ ۲۵، الدخان ۱۶) یہ بدر کا دن ہے اور لِزَامًا سے بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی بنائی چیز نہ

بدلنا (پ ۲۱، الروم ۳۰) کی تفسیر

خَلَقَ اللَّهُ یعنی اللہ کا دین۔ خَلَقَ الْأَوَّلِينَ پہلوں کے دین اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

1- بَابُ {الَّتَبْدِيلِ لِحَلْقِ اللَّهِ}

[الروم: 30]

لِيَذِينَ اللَّهُ "خَلَقَ الْأَوَّلِينَ: دِينَ الْأَوَّلِينَ وَالْفِطْرَةَ الْإِسْلَامَ"

4775 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں: ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے (پ ۲۱، الروم: ۳۰)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ لقمان

## باب

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان: ۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی (پ ۷، الانعام: ۸۲) نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر بڑی دشوار گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے (پ ۲۱، لقمان: ۱۳)

ترجمہ کنز الایمان: "بیشک اللہ کے پاس

أُخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجَّسَانِهِ، كَمَا تُنتُجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ، هَلْ تَحْسُونُ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ»، ثُمَّ يَقُولُ: {فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ} {الروم: 30}

بسم الله الرحمن الرحيم

## 31- سُورَةُ لُقْمَانَ

## 1- بَاب

{لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} {لقمان: 13}

4776 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} {الأنعام: 82} شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ، أَلَا تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: {إِنَّ الشِّرْكَ} {لقمان: 13} لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"

## 2- بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

## السَّاعَةُ { لقمان: 34}

4777- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ جَبْرِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ» ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: " مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأَخْبِطُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَ الْخُفَاءُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ: (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ) ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «رُكُّوا عَلَى» فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هَذَا جَبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ»

## ہے قیامت کا علم کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان رونق افروز تھے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اُس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی حضور حاضر ہونے پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! احسا کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ ذہن رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا، ہاں میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتا دیتا ہوں، جب لونڈی اپنے آقا کو جننے لگے تو یہ قیامت کی علامت ہے، ان پانچ میں سے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے (پ ۲۱، لقمان ۳۴) پھر وہ شخص چلا گیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ لوگ اُسے بلانے کے لیے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔

وہ حضرت جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے ہے (پ ۲۱، لقمان ۳۴)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ حم سجدہ

مجاہد کا قول ہے کہ مِہَیْنِ کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضَلَلْنَا ہم تباہ ہو گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْجُرُزُ سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ تَهْدِ ہم نے ظاہر کیا۔

## فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ كِی تَفْسِیر

ترجمہ کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ ۲۱، السجدہ ۱۷)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے

4778 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} {الْقَبْآنِ} [34]"

بسم الله الرحمن الرحيم

## 32- سُورَةُ السَّجْدَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مِهَيْنٍ} {البقرة: 90}: "ضَعِيفٌ: نُطْفَةُ الرَّجُلِ"، {ضَلَلْنَا} {السجدة: 10}: "هَلَكْنَا" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الْجُرُزُ} {السجدة: 27}: "الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا"، {تَهْدِي} {الأعراف: 100}: "يُبْدِيْنَ"

## 1- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} {السجدة: 17}

4779 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزَّيَّادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:



أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ، مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " اقْرَءُوا إِن شِئْتُمْ: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} (السجدة: 17) " وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: « قَالَ اللَّهُ » مِثْلُهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: رِوَايَةٌ، قَالَ: فَأُثْبِتُ شَيْءٍ

سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خیال گزرا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے (پ ۲۱، السجدہ ۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..... آگے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ اسے حضور ﷺ سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا اور کس سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ جنت کی جن نعمتوں پر تم آگاہ ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا (پ ۲۱، السجدہ ۱۷) ابو معاویہ، اعمش ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قُرَاتِ پڑھا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ الاحزاب

مجاہد کا قول ہے کہ صَيَاصِيهِمْ سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: "یہ نبی مسلمانوں کا

4780- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: " أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ، مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ دُخْرًا بَلَّةً، مَا أُظْلِعْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} (السجدة: 17) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُرَاتٍ أَعْيُنٍ

بسم الله الرحمن الرحيم

### 33- سُورَةُ الْأَحْزَابِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَيَاصِيهِمْ} (الأحزاب:

26): «قُصُورِهِمْ»

1- بَابُ {النَّبِيِّ أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ

## أَنْفُسِهِمْ} (الأحزاب: 6)

4781 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أُولَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ} (الأحزاب: 6) فَأَيُّهَا مُؤْمِنٌ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِّثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، فَإِنْ تَرَكَ دِينًا، أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ"

## 2- بَابُ

{ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ} (الأحزاب: 5)

4782 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ»، {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ} (الأحزاب: 5)

## 3- بَابُ

{فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} (الأحزاب: 23) "نَحْبُهُ: عَهْدُهُ، {أَقْطَارِهَا} (الأحزاب: 14): جَوَائِبُهَا، {الْفِئْتَنَةُ لَا تَوَهَا} (الأحزاب: 14): لَا عَظُومَهَا"

ان کی جان سے زیادہ مالک ہے" کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اسے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۶) پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

## ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو (پ ۲۱، الاحزاب ۵)۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم زید بن محمد کہا کرتے تھے، حتیٰ کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہو گیا: ترجمہ کنز الایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۵)

## فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) نَحْبُهُ اپنا وعدہ۔ اَقْطَارِهَا فتنے کے کناروں سے لَا تَوَهَا اسے قبول کر لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳) حضرت انس بن نصر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نا: ل ہوئی ہے۔

خارجہ بن زید والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ انصاری کے علاوہ اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے اُن کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ یعنی: ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا (پ ۲۱، الاحزاب ۲۳)

### قُلْ لَا زَوَاجَكَ كِی تَفْسِیْر

ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸) الثَّبْرُجُ بناؤ سنگار دکھانا۔ سُنَّةُ اللہِ اسْتَنْتَهَا سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا

4783- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "نُرى هَذِهِ الْآيَةَ تَوَلَّتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّظَرِ: {مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} (الأحزاب: 23)"

4784- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: «لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ، كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ، إِلَّا مَعَ خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ: {مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} (الأحزاب: 23)

### 4- بَابُ قَوْلِهِ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زَوَاجَكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُمْ وَأُسْرِحْكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا (الأحزاب: 28) وَقَالَ مَعْمَرٌ: الثَّبْرُجُ: «أَنْ تُخْرِجَ فَحَاسَتَهَا»، (سُنَّةُ اللَّهِ) (الأحزاب: 38): «اسْتَنْتَهَا جَعَلَهَا»

4785- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

4783- راجع الحديث: 2805

4784- راجع الحديث: 2807

4785- انظر الحديث: 4786، صحيح مسلم: 3665، سنن ترمذی: 3204، سنن نسائی: 3439، 3201

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الرَّحْمَنُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُخَيَّرَ أَزْوَاجَهُ، فَبَدَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكَ لَكَ أَمْرًا، فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ» وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ {الْأَحْزَاب: 28} " إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيْ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ

کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ اپنی ازواجِ مطہرات کو ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار دیدو۔ چنانچہ آپ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو اور آپ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری علیحدگی پسند نہیں کریں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸-۲۹) میں نے عرض کی کہ اس کے متعلق اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں بذاتِ خود صرف اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بھلائی ہی چاہتی ہوں۔

### وَإِنْ كُنْتُمْ تُرَدُّنَ اللَّهَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۹) قتادہ کا قول ہے کہ مَا يُنْتَلَىٰ فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ {الْأَحْزَاب: 34} القرآن وَالْحِكْمَةُ السُّنَّةُ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ ازواجِ مطہرات کو ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ

### 5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِنْ كُنْتُمْ تُرَدُّنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا} {الْأَحْزَاب: 29} وَقَالَ قَتَادَةُ: {وَإِذَا كُنَّ مَا يُنْتَلَىٰ فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ} {الْأَحْزَاب: 34}: «الْقُرْآنُ وَالْحِكْمَةُ السُّنَّةُ».

4786- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں عجلت نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ کو یہ بات خوب معلوم تھی کہ میرے والدین مجھے آپ سے علیحدہ ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ”ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸-۲۹) وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اس کے متعلق اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بھلائی چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی طرح موسیٰ بن ایین، معمر، زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی۔ نیز عبدالرزاق، ابوسفیان معمری، معمر، زہری، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

### وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷)۔

وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِی، فَقَالَ: «إِنِّي ذَا كِرٌ لِّكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ» قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا {الاحزاب: 28} إِلَى {أَجْرًا عَظِيمًا} {النساء: 40}» قَالَتْ: فَقُلْتُ: فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

### 6- بَابُ

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ {الاحزاب: 37}



حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ترجمہ کنز الایمان: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷) یہ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

### تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) ابن عباس کا قول ہے کہ تُرْجِي تم پیچھے ہٹاؤ۔ اسی سے اَرْجِهْ ہے میں پیچھے ہٹاتا ہوں۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن عورتوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تھا مجھے اُن پر رشک آتا تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) اس پر میں نے عرض کی: میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

معاذ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

4787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ: {وَتُخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ} (الأحزاب: 37) نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ "

### 7- بَابُ قَوْلِهِ:

(تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تُرْجِي) : «تُؤَخِّرُ» اَرْجِهْ: «أَخِّرْهُ»

4788 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: « كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ » فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ) قُلْتُ: مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ

4789 - حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

4787 - انظر الحديث: 7420 سنن ترمذی: 3212

4788 - انظر الحديث: 5113 صحيح مسلم: 3616 سنن نسائی: 3199

4789 - صحيح مسلم: 3666، 3667 سنن ابوداؤد: 2136

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (تَرْجِيءُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ، وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَمَنِ ابْتَغَيْتْ مَتْنًا عَزَلْتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ) "فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتَ تَقُولِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ أُؤَيِّرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابِعَهُ عِبَادُ بَنِي عَبَّادٍ، سَمِعَ عَاصِمًا

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے باری والی اپنی بیوی سے اجازت لے کر دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہوگئی: ترجمہ کنز الایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (پ ۲۲، الاحزاب ۵۱) میں نے عرض کی کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کی خدمت میں یوں عرض کی تھی: "آپ مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں تو میں ہر گز نہیں چاہتی کہ رسول اللہ پر دنیا کی کسی چیز کو ترجیح دوں۔" اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عاصم سے سنا ہے۔

اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

### 8- بَابُ قَوْلِهِ:

{لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهَا وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِرُوا أَرْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا} (الأحزاب: ۵۳) "يُقَالُ: إِنَّهَا: إِذْ رَأَيْتُكَ، أَيْ يَأْتِي أَتَاةً فَهُوَ أَنْ، {لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا} (الأحزاب: ۶۳): "إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤْتِثِ قُلْتُ: قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا، وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ، نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤْتِثِ، وَكَذَلِكَ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ نگو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شر ماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) کہا گیا ہے کہ انا کہ پکنے کا انتظار مراد ہے جیسے انا یانی انا کہ میں نے خوب پکا لیا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ

لَقَطُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ، وَالْجَمِيعِ، لِلذَّكْرِ  
وَالْأُنْثَى

تَكُونُ قَرِيبًا أَوْ قَرِيبًا كَوَالسَّاعَةِ كِي صَفَتْ قَرَار  
دیں تو مؤنث کے باعث قَرِيبَةً پڑھنا ہوگا اور اسے  
ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں بدلے گی  
بلکہ مؤنث کی ہا ہا دی جائے گی اور یہ لفظ واحد ثنویہ  
اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف مذکر ہو یا  
مؤنث۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کی  
خدمت میں بھلے بُرے ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے  
ہیں لہذا آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرما  
دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت  
جحش سے نکاح فرمایا تو ولیمہ کے لیے لوگوں کو بلایا۔  
چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں  
کرتے رہے گویا وہ یہیں ٹھہرنے کا تہیہ کر کے  
آئے ہیں اور کوئی بھی کھڑا نہ ہوتا تھا۔ جب حضور نے یہ  
ملاحظہ فرمایا تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ  
دوسرے حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین افراد پھر  
بھی بیٹھے رہے۔ جب نبی کریم ﷺ دوبارہ اندر  
تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر  
جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے جا کر نبی کریم ﷺ  
کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس آپ گھر میں اندر  
تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے  
درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما  
دیا۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں

4790 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ  
مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
قُلْتُ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرُ  
وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ»

4791 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ،  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي  
يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَحْلٍ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ  
فَقَطَعُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ  
يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ، فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ،  
فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ، وَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ، فَجَاءَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ  
جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا، فَانْطَلَقَتْ فَجِئَتْ  
فَأَخْبَرَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ  
انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى  
الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ {الأحزاب: 53}  
الآيَةُ "

میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تلو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شان نزول کا مجھے زیادہ علم ہے۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ ﷺ کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوت ولیمہ کی اور لوگوں کو بلایا گیا تو لوگ آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے، پس نبی کریم ﷺ باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تلو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) پس پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ گوشت اور روٹی سے کیا۔ پس آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات آئے اور وہ کھا کر چلے گئے پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلاتا وہ حضرات آتے اور کھا کر چلے جاتے۔ حتیٰ کہ اب مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن تین آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں

4792 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ أُنْسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ: آيَةُ الْحِجَابِ "لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ، فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرٍ إِنَّمَا فِي الْأَحْزَابِ: 53 إِلَى قَوْلِهِ {مَنْ وَرَاءَ حِجَابٍ} الْأَحْزَابِ: 53 فَضَرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ"

4793 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ بِحُجْرٍ وَلَحْمٍ، فَأَرْسَلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ، قَالَ: «ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ» وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



فَانْطَلَقَ إِلَى حَجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، فَتَقَرَّرَى حَجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ، يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ مِنْ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ، فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حَجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أُخْبِرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ، حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَةِ الْبَابِ دَاخِلَةً، وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْغَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ

کر رہے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ ”اے اہل بیت! تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔“ انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔ آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ کو کیسا پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ان میں برکت عطا فرمائے پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے یہی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ تینوں اب بھی گھر میں موجود باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی حیادار تھے لہذا آپ باہر آئے اور آکر حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس ٹہلنے لگے مجھے یاد نہیں رہا کہ پھر میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ لوگ روٹی گوشت سے شکم سیر ہو گئے۔ پھر آپ اُمہات المؤمنین کے حجرے کی جانب تشریف لے گئے نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا۔ پس آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ

4794 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَوَّلَ مَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حَجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بَنَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ، وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيَدْعُونَ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ



جَزَى بِهَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَأَاهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ، فَمَا أَكْدَى أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْرَ أَخْبَرَهُ، فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْغَى السُّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ».

کاشانہ اقدس کی طرف واپس تشریف لائے تو دو افراد کو وہاں باتیں کرتے ملاحظہ فرمایا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے جب اُن دونوں آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کو دولت اقدس سے واپس لوٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے نکل گئے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ اُن دونوں کے چلے جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر تشریف لائے، حتیٰ کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

4794- وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

4795- حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْتُ سَوْدَةً بَعْدَمَا ضَرَبَ الْحِجَابَ لِحَاجَتِهَا، وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا، فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ، أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنِ عَلَيْنَا، فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ، قَالَتْ: فَإِنْ كَفَأَتْ رَاجِعَةً، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقِي، فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ، وَإِنَّ الْعَرْقِي فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجِي لِحَاجَتِكُنَّ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ کی حاجت سے باہر نکلیں اور وہ بھاری بدن والی عورت تھیں، جو انہیں جانتا تھا اُس کا انہیں پہچان لینا دشوار نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا۔ اے حضرت سودہ! خدا کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کر کے نکلتی ہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ بارگاہ اقدس کی طرف واپس لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے پاس رونق افروز ہو کر کھانا تناول فرما رہے تھے اور دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنی کسی حاجت سے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر نے مجھ سے

4794- انظر الحديث: 4791

4795- راجع الحديث: 147

یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمائی شروع کر دی۔ جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی اس وقت بھی آپ کے دست مبارک میں تھی اور آپ نے رکھی نہ تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہذا اپنی ضرورت کے تحت باہر جاسکتی ہو۔

### إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا كِتَابًا

ترجمہ کنز الایمان: اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضائقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳-۵۵)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو القعیس کے بھائی ارح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک میں نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے تو میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ ﷺ بیشک ابو القعیس کے بھائی ارح میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک حضور اجازت عطا نہ فرمائیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے چچا کو اجازت دینے

### 9- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي آبَائِهِمْ وَلَا أَبْنَائِهِمْ وَلَا إِخْوَانِهِمْ وَلَا أُمَّهَاتِهِمْ وَلَا أُمَّهَاتِهِمْ وَلَا نِسَائِهِمْ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا {الأحزاب: 55}

4796 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحَ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا أَذْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْذِنِي عَمَّكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَقَالَ: «أُذْنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكَ تَرَبَّتْ بِمَيْمَنِكَ» قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذَلِكَ

كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: «حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ»

سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ آدمی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا ابو القعبیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، پس اس نے فرمایا۔ انہیں اجازت دے دینا وہ تمہارے چچا ہیں خاک آلودہ ہاتھ والی۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعت کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

### 10- بَابُ

{إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} (الأحزاب: 56) قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: "صَلَاةُ اللَّهِ: تَنَاوُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ، وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "يُصَلُّونَ: يُبَرِّكُونَ {لَنُغْزِيَنَّكَ} (الأحزاب: 60): لَنَسْلُطَنَّكَ"

### إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (پ ۲۲، الاحزاب ۵۶) ابو العالیہ کا قول ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا کرتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ يُصَلُّونَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْزِيَنَّكَ ہم ضرور تمہیں غالب کر دیں گے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ نبوت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا میں کہو۔ اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر محمد کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

4797- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ جَحْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: "قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یا رسول اللہ! سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ! درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجی اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر۔ ابو صالح نے لیث سے یوں روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔

ابن ابو حازم اور دراوردی یزید بن حماد سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: جیسے درود بھیجا تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجا تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

## لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

ترجمہ کنز الایمان: ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا (پ ۲۲، الاحزاب ۶۹)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی حیا دار شخص تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے (پ ۲۲،

4798- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ " قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: «عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ»

4798- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَاللِّدَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدٍ، وَقَالَ: « كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ »

## 11- بَابُ قَوْلِهِ:

{ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى }

{الأحزاب: 69}

4799- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، وَخَلَّاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا}

4798- سنن نسائی: 1292، سنن ابن ماجہ: 903

4798-م- انظر الحديث: 6358

4799- راجع الحديث: 3404, 378

for more books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(الأحزاب: 69)

(الأحزاب: ۶۹)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ سبا

34- سُورَةُ سَبَا

يَقَالُ: {مُعَاجِزِينَ} {الحج: 51}: مُسَابِقِينَ،  
 {مُعَاجِزِينَ} {الأنعام: 134}: يَفَاقِئَتَيْنِ  
 مُعَاجِزَتَيْنِ: مُسَابِقَتَيْنِ، {الأنفال: 59}:  
 قَاتِلَا، {الأنفال: 59}: لَا يَفُوتُونَ،  
 {العنكبوت: 4}: يُعْجِزُونَ، وَقَوْلُهُ:  
 {مُعَاجِزِينَ} {الأنعام: 134}: يَفَاقِئَتَيْنِ، وَمَعْنَى  
 {مُعَاجِزِينَ} {الحج: 51}: مُغَالِبِينَ، يُرِيدُ كُلُّ  
 وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ، {مِعْشَارُ}  
 {سبأ: 45}: عُسْرٌ، يُقَالُ الْأَكْلُ: الثَّمَرُ، {بَاعِدُ}  
 {سبأ: 19}: وَبَعْدُ وَاحِدٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَا  
 يَعْزُبُ} {سبأ: 3}: «لَا يَغِيبُ»، {سَبِيلُ الْعَرِمِ}  
 {سبأ: 16}: " الشَّدُّ: مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي  
 الشَّدِّ، فَشَقَّهْ وَهَمَمَهُ، وَحَفَرَ الْوَادِي، فَأَرْتَفَعْنَا  
 عَنِ الْجَنْبَيْنِ، وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبَسَتْ، وَلَمْ  
 يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ الشَّدِّ، وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا  
 أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ " وَقَالَ عَمْرُو  
 بْنُ شَرْحَبِيلٍ: {الْعَرِمُ} {سبأ: 16}: «الْمُسْنَأَةُ  
 بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ " وَقَالَ غَيْرُهُ: " الْعَرِمُ:  
 الْوَادِي، السَّابِغَاتُ: الدُّوْعُ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ:  
 {مُجَازِي}: «يُعَاقِبُ»، {أَعْظَمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ} {سبأ:  
 46}: «بِطَاعَةِ اللَّهِ»، {مَفْتًى وَفَرَادَى} {سبأ: 46}:  
 «وَاحِدٌ وَاثْنَيْنِ»، {الْتِثَاوُشُ} {سبأ: 52}:  
 «الرُّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا»، {وَبَيْنَ مَا  
 يَشْتَهُونَ} {سبأ: 54}: «مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ

کہا گیا ہے کہ مُعَاجِزِينَ سے مراد آگے نکل  
 جانے والے ہیں۔ {مُعَاجِزِينَ} ہاتھوں سے نکل جانے  
 والے جیسے کہتے ہیں لَا يُعْجِزُونَ وہ ہمیں عاجز نہیں  
 کر سکتے۔ {مُعَاجِزِينَ} دوسری قرأت میں {مُعَاجِزِينَ}  
 ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے،  
 ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ {مِعْشَارُ}  
 دسواں حصہ۔ {الْأَكْلُ} پھل۔ {بَاعِدُ} اور {بَعْدُ} دونوں ہم  
 معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَا يَعْزُبُ غائب نہیں  
 ہوتے۔ {الْعَرِمُ} رکاوٹ، یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ  
 تعالیٰ نے بھیجا تو بندہ گر گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور  
 باغ کی دو اطراف اونچی ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی  
 نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں باغ  
 سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب  
 تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے  
 چاہا۔ عمرو بن شرجیل کا قول ہے کہ {الْعَرِمُ} یمن والوں  
 کی زبان میں بندہ کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول  
 ہے کہ {الْعَرِمُ} سے میدان مراد ہے۔ {السَّابِغَاتُ} زر  
 ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ {مُجَازِي} عذاب دیئے  
 جاتے ہیں۔ {أَعْظَمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ} اللہ کی اطاعت  
 کرنے کی۔ {مَفْتًى وَفَرَادَى} دو دو یا ایک ایک۔  
 {الْتِثَاوُشُ} آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔  
 {وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ} مال و اولاد اور سامان کی جو زینت  
 چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے {كَالْجَوَابِ} زمین  
 کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ {الْحَبْطُ} پیلو کا درخت۔



الْأَثْلُ جَهَادٌ كَادِرُ رَحْتِ الْعَرْمِ سَخْتٌ حِيزٌ -

زَهْرَةٌ. {بِأَشْيَاءِهِمْ} [سبأ: 54]: «بِأَمْثَالِهِمْ»  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَالْجَوَابِ} [سبأ: 13]: «  
كَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ. الْخَبْطُ: الْأَرَاكُ، وَالْأَثْلُ:  
الظَّرْفَاءُ». الْعَرْمُ: «الشَّدِيدُ»

## 1- بَابُ

حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ كِتَابُ

ترجمہ کنز الایمان: یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (پ ۲۲، سبأ ۲۳)۔

{حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ}

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی سے یوں پروں کو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار۔ یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی۔ ترجمہ کنز الایمان: وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (پ ۲۲، سبأ ۲۳) پس ان کی گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑ اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، حتیٰ کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آگتی ہے اور کبھی وہ

4800 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا يَقُولِينَ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ، فَيَقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا، فَيُصَدِّقُ بِمِلْكِ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ "

چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی اس ایک بات کے سبب اپنی تصدیق کرواتے ہیں۔

## إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ كِي تَفْسِير

ترجمہ کنز الایمان: وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈرسانے والے ایک سخت عذاب کے آگے (پ ۲۲، سب ۴۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے آواز دی: ”اے لوگو! پہنچو۔“ یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، کیوں نہیں۔ پس آپ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈرسانے والے ایک سخت عذاب کے آگے (پ ۲۲، سب ۴۶) اس پر ابولہب نے کہا: ہلاک ہونے، کیا ہمیں اس لیے جمع کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب نازل فرمادی کہ ترجمہ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جو روکنیوں کا گٹھاسر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رستا (پ ۳۰، لہب ۵)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## سورہ فاطر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ الْقَطِيبُ کھجور کی گٹھلی کا

## 2- بَابُ قَوْلِهِ:

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

شَدِيدٍ {سبأ: 46}

4801 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفا ذاتِ يَوْمٍ، فَقَالَ: «يَا صَبَا حَاةُ» فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ، أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} {المسد: 1}

بسم الله الرحمن الرحيم

## 35- سُورَةُ الْمَلَائِكَةِ

قَالَ مُجَاهِدٌ: " الْقَطِيبُ: لِقَافَةُ النَّوَاةِ

{مُثْقَلَةٌ} {فاطر: 18}: مُثْقَلَةٌ " وَقَالَ غَيْرُهُ:  
{الْحُرُورُ} {فاطر: 21}: «بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ»  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الْحُرُورُ} {فاطر: 21}:  
«بِاللَّيْلِ وَالسَّوْمُ بِالنَّهَارِ» ، {وَعَزَّابِيبُ}  
{فاطر: 27}: " أَشَدُّ سَوَادٍ الْغُرَبِيبُ: الشَّدِيدُ  
السَّوَادِ "

چھلکا۔ مُثْقَلَةٌ لدی ہوئی۔ دوسرے کا قول کا الْحُرُورُ  
دن میں سورج کی گرمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ  
الْحُرُورُ رات کی گرمی اور السَّوْمُ دن کی گرمی کو کہتے  
ہیں۔ عَزَّابِيبُ بہت ہی سیاہ الْغُرَبِيبُ سخت کالی  
چیز۔

بسم الله الرحمن الرحيم

### 36- سُورَةُ يَس

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَعَزَّزْنَا} {يس: 14}:  
«شَدَدْنَا» ، {يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ} {يس: 30}:  
«كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ اسْتَهْزَؤُهُمْ بِالرُّسُلِ» ، {أَنْ  
تُذْرِكَ الْقِمَارَ} {يس: 40}: «لَا يَسْتَرْضَوْهُ أَحَدُهُمَا  
ضَوْءُ الْآخِرِ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ» ، {سَابِقُ  
النَّهَارِ} {يس: 40}: «يَتَطَالَبَانِ حَاشِيَتَيْنِ» ،  
{نَسْلَخُ} {يس: 37}: «نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ،  
وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا» ، {مِنْ مِثْلِهِ} {البقرة:  
23}: «مِنَ الْأَنْعَامِ» {فَكِهِونَ}: «مُعْجَبُونَ»  
{جُنْدٌ مُخَضَّرُونَ} {يس: 75}: «عِنْدَ الْحِسَابِ»  
وَيُذَكَّرُ عَنْ عِكْرِمَةَ: {الْمَشْحُونِ} {الشعراء:  
119}: «الْمُوقَرُّ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {طَائِرُكُمْ}  
{النمل: 47}: «مَصَائِبُكُمْ» ، {يَنْسَلُونَ}  
{الأنبياء: 96}: «يَخْرُجُونَ» {مَرْقِدِنَا} {يس:  
52}: «مَخْرَجِنَا» ، {أَحْصَيْنَاكَ} {يس: 12}:  
«حَفِظْنَاكَ» ، {مَكَانَهُمْ} {يس: 67}: «وَمَكَانَهُمْ  
وَاحِدٌ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ یس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فَعَزَّزْنَا سے مراد ہے ہم نے  
طاقت دی یا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ان لوگوں پر افسوس  
ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں اَنْ تُذْرِكَ  
الْقِمَارَ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں  
کرے گی اور نہ یہ ان کے لائق ہے۔ سَابِقُ النَّهَارِ  
دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں نَسْلَخُ ہم  
ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں  
چلتے رہتے ہیں۔ مِنْ مِثْلِهِ چوپائے۔ فَكِهِونَ خوش  
و غرم جُنْدٌ مُخَضَّرُونَ حساب کے لیے۔ عکرمہ  
سے منقول ہے کہ الْمَشْحُونُ سے مراد ہے بھری  
ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طَائِرُكُمْ تمہاری مصیبتیں  
يَنْسَلُونَ نکل آئیں گے۔ مَرْقِدِنَا اپنے نکلنے کی جگہوں  
سے أَحْصَيْنَاكَ ہم نے اسے محفوظ کر لیا ہے  
مَكَانَهُمْ اور مَكَانَهُمْ دونوں ہم معنی ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ كِي تَفْسِير

ترجمہ کنز الایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک

### 1- بَابُ

{وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ

الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ {ایس: 38}

ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا  
(پ ۲۳، یس ۳۸)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس آپ نے فرمایا بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (پ ۲۳، یس ۳۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (پ ۲۳، یس ۳۸) کے متعلق نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹھہرنا عرش اعظم کے نیچے ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة الصافات

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْدِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ بَعِيدٍ اس میں مَكَانٍ بَعِيدٍ سے مراد ہے ہر جانب سے اور يَقْدِفُونَ سے مراد ہے وہ پھینکے جاتے ہیں وَاصِبٌ ہمیشہ لازِبٌ لازم، ضروری، ثَائِنٌ عَنِ الْيَمِينِ یعنی کافر جن جنہیں شیاطین کہا جاتا ہے غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ لَا يَنْزِفُونَ ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔ قَرِينٌ شیطان۔ يَهْرَعُونَ تیز

4802- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ»، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ} {ایس: 38} لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

4803- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} {ایس: 38} قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ»

بسم الله الرحمن الرحيم

### 37- سورة الصافات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَيَقْدِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ} {سبأ: 53}: «مِنْ كُلِّ مَكَانٍ» {وَيَقْدِفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ} {الصافات: 8}: «يُزْمُونَ»، {وَاصِبٌ} {الصافات: 9}: «ذَائِمٌ»، {لَا زَبَ} {الصافات: 11}: «لَا زَمٌ»، {ثَائِنُونَ عَنْ اليمين} {الصافات: 28}: «يَغْنِي الْحَقُّ الْكُفَّارُ تَقْوَاهُ لِلشَّيْطَانِ»، {غَوْلٌ} {الصافات: 38}

4802- راجع الحديث: 3199

4803- راجع الحديث: 3199

دوڑتے ہیں یُزْفُون تیز چلتے ہوں گے ہَذِیْن الْجَنَّةِ  
نَسَبًا کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں  
ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں  
ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةُ  
إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ یعنی عنقریب حساب کے لیے  
حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ  
الصَّافُونَ فرشتے۔ صراطِ الجحیم جہنم کے  
اندر۔ لَشَوْبًا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا  
جائے گا۔ مَذْخُورًا بھگایا ہوا۔ بَيَضٌ مَكْنُونٌ  
چمک دار موتی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ انہیں بعد  
والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ يَسْتَخِرُونَ  
نہی کرتے ہیں بَعْلًا یمن والوں کی بولی میں رب کو  
کہتے ہیں۔

47: «وَجَعَلْنَا» {الصافات: 47} :  
«لَا تَذْهَبْ عَقُولُهُمْ» {قرین: 51}  
: «شَيْطَانٌ» {يُزْعِرُونَ} {هود: 78} : «كَهَيئَةِ  
الْهَرَوَلَةِ» {يُزْفُونَ} {الصافات: 94} :  
«النَّسْلَانِ فِي الْمَشْيِ» {وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا}  
{الصافات: 158} : «قَالَ: كُفَّارُ قُرَيْشٍ  
الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ  
الْحِجْنِ» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ  
إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ} {الصافات: 158} : «سَتُحْضَرُ  
لِلْحِسَابِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَنَحْنُ  
الصَّافُونَ} {الصافات: 165} : «الْمَلَائِكَةُ»  
{صِرَاطِ الْجَحِيمِ} {الصافات: 23} ، {سَوَاءِ  
الْجَحِيمِ} {الصافات: 55} : «وَوَسَطِ الْجَحِيمِ»  
{لَشَوْبًا} {الصافات: 67} : «يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ  
وَيُسَاطُ بِالْجَحِيمِ» {مَذْخُورًا} {الأعراف: 18} :  
«مَظْرُودًا» {بَيَضٌ مَكْنُونٌ} {الصافات: 49} :  
«الْلُّوْلُؤُ الْمَكْنُونُ» {وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ}  
{الصافات: 78} : «يَذْكُرُ بِخَيْرٍ» {وَيُقَالُ  
{يَسْتَخِرُونَ} {الصافات: 14} : «يَسْتَخِرُونَ»  
{بَعْلًا} {الصافات: 125} : «رَبًّا»

### 1- بَابُ

{وَأَنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ} {الصافات: 139}

139

4804 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا

وَأَنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک یونس پیغمبروں سے  
ہے (پ ۲۳، الصافات ۱۳۹)۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ  
کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے  
بہتر ہوں۔



مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»

4805 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرُ مَنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ"

بسم الله الرحمن الرحيم

38- سُورَةُ ص

1-باب

4806 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ السَّجْدَةِ، فِي ص، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِ} [الأنعام: 90] «وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا»

4807 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِيسِيُّ، عَنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ سَجْدَةِ فِي ص، فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ؟ فَقَالَ: أَوْ مَا تَقْرَأُ: {وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ} . {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِ} [الأنعام: 90] «فَكَانَ دَاوُدُ يَقْرَأُ أَمْرَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عطاء بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو میرے بارے میں یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ ص کی تفسیر

باب

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الانعام ۹۰) لہذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

مجاہد سے سورہ ص میں سجدے کے بارے میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، کیا تم یہ نہیں پڑھتے ”اور ان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان۔ ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو (پ ۷، الانعام ۹۰) پس حضرت داؤد

4805- راجع الحديث: 3415، 4604

4806- راجع الحديث: 3412، 3421

4807- راجع الحديث: 3412، 3421

علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا گیا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عَجَابٌ عَجِبَ۔ الْقِطْ صَیْفَہ یہاں نیکوں کا نامہ اعمال یعنی کتابچہ مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فی عِزَّةٍ سرکشی کرنے والے۔ أَلِیْلَہُ! الْآخِرَۃِ قوم قریش۔ الْاِخْتِلَاقُ جھوٹ۔ الْأَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے جُنْدٌ مَا هُنَالِکَ مَهْزُومٌ یعنی قریش۔ أُولَئِکَ الْاَحْزَابُ پچھلے لوگ۔ فَوَاقٍ لُوثٌ کر آنا۔ قَطَنًا ہمارا عذاب۔ اَتَّخَذْنَاہُمْ سَخْرِیًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ اَثْرَابٌ ان کے مانند۔ ابن عباس کا قول ہے ایللۃ عبادت کی طاقت الْأَبْصَارُ حکم الہی پر نظر رکھنا۔ حُبُّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّی عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے طِفْقٌ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ الْأَصْفَادُ بیڑیاں۔

وَسَلَّمَ أَنْ يَفْتَدِي بِهِ، فَسَجَدَهَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « {عَجَابٌ} {ص: 5} : "عَجِبْتُ. الْقِطْ: الصَّحِيفَةُ هُوَ مَا هُنَا صَحِيفَةُ الْحِسَابِ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فِي عِزَّةٍ} {ص: 2} : «مُعَازِينَ»، {الْبِلَّةُ الْآخِرَةُ} {ص: 7} : "مِلَّةٌ قُرَيْشٍ، الْاِخْتِلَاقُ: الْكَذِبُ"، {الْأَسْبَابُ} {البقرة: 166} : «طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا»، قَوْلُهُ: {جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ} {ص: 11} : «يَعْنِي قُرَيْشًا»، {أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ} {ص: 13} : «الْقُرُونُ الْبَاضِيَةُ»، {فَوَاقٍ} {ص: 15} : «رُجُوعٌ»، {قَطَنًا} {ص: 16} : «عَذَابُنَا» (اَتَّخَذْنَاہُمْ سَخْرِیًّا): «أَحْطَنَّا بِهِمْ»، {أَثْرَابٌ} {ص: 52} : «أَمْثَالٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الْأَيْدُ} {ص: 17} : «الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ»، {الْأَبْصَارُ} {ص: 45} : «الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ»، {حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي} {ص: 32} : «مَنْ ذَكَرَ {طَفِقَ مَسْحًا} : «يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا»، {الْأَصْفَادُ} {ابراهيم: 49} : «الْوَتَاكُ»

## 2- باب قولہ:

{هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي} إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

## هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي كِتَابُ تَفْسِيرِ

ترجمہ کنز الایمان: اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑی دین والا (پ ۲۳، ص ۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھلی شب ایک بڑا خبیث جن آکر مجھے چھیڑنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز تڑوا دے۔ پس اللہ

4808- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتْ عَلَى

تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عطا فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے۔ پس مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ: ترجمہ کنز الایمان: اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (پ ۲۳، ص ۳۵) روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل و خوار ہو کر لوٹ گیا۔

### وَمَا أَتَانِ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

ترجمہ کنز الایمان: اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶)۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا جانتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اس کے بارے میں کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) اور لیجئے میں تمہیں دھوکے کے متعلق بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ اس پر تیار نہ ہوئے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ الہی میں عرض کی۔ اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں بھیجے تھے پس قریش کی تمام چیزیں ختم ہو گئیں، حتیٰ کہ وہ

الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَى الصَّلَاةِ فَأَمَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ، وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، قَالَ رَوْحٌ: فَزِدْهُ حَاسِنًا

### 3-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا أَتَانِ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ} (ص: ۸۶)

4809 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَتَانِ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ} (ص: ۸۶) وَسَأَحَدِيكُمْ عَنِ الدُّخَانِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قَرِيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ، فَأَبْطَأُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِزِّيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِجِ يُوسُفَ» فَأَخَذَهُمْ سَنَةٌ فَخَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِنَ الْجُوعِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ}

الدخان: 11، قَالَ: فَدَعَوْا: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ، أَلَيْ لَهُمُ الذِّكْرَى، وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ، ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ، وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ، إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا، إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} الدخان: 12، أَفِيكَشَفَ الْعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَكَشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ، فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بُدٍ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} الدخان: 16

مردار اور کھالیں تک۔ بھی کھا گئے چنانچہ جب اُن میں سے کوئی آدمی فضا میں دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ ۲۵، الدخان ۱۰-۱۱) راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے دعا کی۔ ترجمہ کنز الایمان: اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵، الدخان ۱۵-۱۱) کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائیگا؟ حالانکہ یہ عذاب ہٹایا گیا لیکن پھر وہ اپنے کفر میں اور سخت ہوتے گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں میدان بدر میں پکڑا چنانچہ اللہ رب العزت نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ ۲۵، الدخان ۱۶)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورۃ الزمر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے اَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ جُؤْمَنَهُ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیگے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَفَمَنْ تُلْفَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمَنْ يَأْتِي آمِنًا چنانچہ امن والا ہی بہتر ہے ذی عوج مشکوک رجلاً سَلَمًا لِرَجُلٍ یہ معبود ان باطل اور خدائے برحق کی

بسم الله الرحمن الرحيم

### 39- سُورَةُ الزُّمَرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {اَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ} الزمر: 24: «يُجْزَى عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ»، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {اَفَمَنْ يُلْفَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ} [فصلت: 40]، {غَيْرِ ذِي عِوَجٍ} [الزمر: 28]: «لَبِيسٍ»، {وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ} [الزمر:

مثال ہے وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ جوں سے  
 حَوَّلْنَا ہم نے عطا کیا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ  
 قرآن مجید۔ وَصَدَّقَ بِهِ سے مراد مومن ہے جو  
 قیامت کے دن اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا تو کہے گا  
 کہ تو نے مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے اس کے مطابق  
 عمل کیا۔ مُتَشَاكِسُونَ یہ الشَّكِيسُ سے مشتق ہے  
 یعنی وہ بد مزاج جو انصاف پر راضی نہ ہو۔ رَجُلًا  
 سَلَمًا صحیح سالم آدمی کو کہتے ہیں۔ إِشْمَازَتْ نَفَرَتْ  
 کرنے لگتے ہیں بِمَقَازِهِمْ یہ الْفَوَزُ سے مشتق  
 ہے حَافِينَ حلقہ باندھ کر طواف کرنا۔ مُتَشَابِهًا یہ  
 الْإِشْتِبَاهُ سے مشتق نہیں بلکہ يُشَبِّهُ سے ہے جس کا  
 ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرے۔

29: «مَثَلُ الْإِلَهِمُّمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلَهِ الْحَقِّ»  
 وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ {الزمر: 36}:  
 بِالْأَوَّلَيْنِ، حَوَّلْنَا: أَعْطَيْنَا. {وَالَّذِي جَاءَ  
 بِالصِّدْقِ} {الزمر: 33}: «الْقُرْآنُ»، {وَصَدَّقَ بِهِ}  
 {الزمر: 33}: «الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 يَقُولُ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي، عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ»  
 وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُتَشَاكِسُونَ} {الزمر: 29}:  
 الرَّجُلُ الشَّكِيسُ: الْعَصِيرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ،  
 {وَرَجُلًا سَلَمًا} {الزمر: 29}: «وَيُقَالُ: (سَالِمًا)  
 صَالِحًا»، {إِشْمَازَتْ} {الزمر: 45}: «نَفَرَتْ»،  
 {بِمَقَازِهِمْ} {الزمر: 61}: «مِنْ الْفَوَزِ»،  
 {حَافِينَ} {الزمر: 75}: «أَطَافُوا بِهِ»، مُطِيفِينَ:  
 «بِحَفَافِيهِ، بِجَوَانِبِهِ»، {مُتَشَابِهًا} {البقرة: 25}:  
 «لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ، وَلَكِنْ يُشَبِّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا  
 فِي التَّصْدِيقِ»

### 1- بَابُ قَوْلِهِ:

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا كِتَابُ تَفْسِيرِ  
 ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو  
 جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے  
 نا امید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی  
 بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳)۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کچھ افراد نے  
 بڑے قتل اور بہت ہی زنا کیے تھے پس وہ  
 مصطفیٰ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور  
 کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ باتیں تو بہت بھلی  
 ہیں لیکن ہمیں یہ تو علم ہو جائے کہ ہمارے گناہوں کا  
 کوئی کفارہ ہو سکتا ہے؟ اس پر یہ اس آیت کا نزول ہوا:

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا  
 تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
 جَمِيعًا، إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ {الزمر: 53}

4810- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا  
 هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ  
 يَعْلَى: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ كَانُوا  
 قَدْ قَتَلُوا وَأَكْتَرُوا، وَزَنُوا وَأَكْتَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ  
 وَتَدْعُو إِلَيْهِ لِحَسَنٍ، لَوْ تَخْبَرُنَا أَنَّ لَنَا عَمَلًا كَفَّارَةً



قَالَ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا يَزْنُونَ} [الفرقان: 68] وَتَزَلَّتْ قُلُوبُ عِبَادِي الَّذِينَ أُشْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ {الزمر: 53}

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے (پ ۲۲، الزمر ۵۳) اور یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ كِتَابُ قَدْرِهِ

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا (پ ۲۲، الزمر ۶۷)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! ہم پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اپنے انگلی میں رکھتا ہے زمینوں کو بھی اپنے انگلی میں درختوں کو بھی اپنے انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنے انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنے انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے، حتیٰ کہ دندان مبارک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق فرمائی تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے (پ ۲۲، الزمر ۶۷)

## 2- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

4811 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالنَّارَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إَصْبَعٍ، فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ تَوَاجِهُهُ تُصَدِّقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ}

## 3-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،  
وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

4812 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ،  
وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ،  
أَيُّنَ مُلُوكِ الْأَرْضِ "

## 4-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُيِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ، إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ  
أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ}

4813 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ  
أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنِّي  
أَوَّلُ مَنْ يَنْفُخُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْأُخْرَى، فَإِذَا أَنَا  
بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أُدْرِي أَكُنْتُ كَذَلِكَ كَانَ  
أَمْرُ بَعْدَ النَّفْخَةِ»

4814 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي

قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ،

## وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: وہ قیامت کے دن سب  
زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب  
آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور آسمانوں کو لپیٹ  
لے گا، پھر فرمائے گا: میں حقیقی بادشاہ ہوں، زمین  
کے بادشاہ کہاں ہیں؟

## وَنُفِخَ فِي الصُّورِ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

ترجمہ کنز الایمان: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش  
ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر  
جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جیسی وہ دیکھتے  
ہوئے کھڑے ہو جائیں گے (پ ۲۴، الزمر ۶۸)

عامر شعبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دوسرا  
صور پھونکنے کے بعد سب سے پہلے میں اپنا سراٹھاؤں  
گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو  
پکڑے ہوئے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی  
حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صور پھونکنے  
کے بعد ہوش میں آئے۔

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی

4812- انظر الحديث: 7413,7382,6519

4813- انظر الحديث: 2411

4814- انظر الحديث: 4935

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَ النَّفْعَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا، قَالَ: «أَبَيْتُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ دَنِيهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ»

کریم ﷺ نے فرمایا دونوں مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس روز کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا حضور نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل جائے گا اور اسی پر اس کی دوسری پیدائش مرکب فرمادی جائے گی۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورۃ المؤمن کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ لفظ لحم بطور مجاز ہے جیسے دیگر سورتوں کے آغاز میں بھی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابی اوفیٰ عبسی نے کہا ہے۔ جس کا مفہوم:

نیزے چلے اور حامیم یاد کروائی گئی، کاش اس یلغار سے پہلے ہی حامیم پڑھ لی جاتی

الطَّوْلُ احسان کرنا۔ دَاخِرِينَ ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ النَّجَاة سے مراد ایمان ہے لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ بُت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتے يُسَجَّرُونَ جہنم کا ایندھن بنیں گے تَمْرَحُونَ اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو دوزخ سے ڈرا ہے تھے ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو مایوس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے

بسم الله الرحمن الرحيم

#### 40- سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

قَالَ الْبُخَارِيُّ: "وَيُقَالُ: {حَم} {غَافِرٌ: 1}: مَجَازًا مَجَازًا أَوَائِلُ السُّورِ، وَيُقَالُ: بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ

{البحر الطويل}

يَذْكُرُنِي حَامِيمٌ وَالرُّمْحُ شَايِرٌ... فَهَلَّا تَلَا حَامِيمٌ قَبْلَ التَّقْدِيمِ

{الطَّوْلُ} {التوبة: 86} التَّفَضُّلُ {دَاخِرِينَ} {النمل: 87} خَاضِعِينَ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " {إِلَى النَّجَاةِ} {غافر: 41} الْإِيمَانُ، {لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ} {غافر: 43} يَعْنِي الْوَتَنَ، {يُسَجَّرُونَ} {غافر: 72} تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ، {تَمْرَحُونَ} {غافر: 75} تَبْطَرُونَ «، وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَذْكُرُ النَّارَ، فَقَالَ: رَجُلٌ لَمْ تُقَيِّطِ النَّاسَ، قَالَ: وَأَنَا أَقِيدُ أَنْ أُقَيِّطَ النَّاسَ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ} {مر: 53} وَيَقُولُ {وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ

نا امید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۴، الزمر ۵۳) اور یہ فرماتا ہے ترجمہ سکنز الایمان: اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں (پ ۲۴، المؤمن ۴۳) اصل آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی خوشخبری پائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اس لیے مبعوث فرمایا تھا کہ اطاعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمانی کرنے والوں کو دوزخ سے ڈرائیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے شدید سلوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو مبارک کندھوں سے پکڑ کر اپنا کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پوری قوت کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابو بکر آگے بڑھے اور اسے کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے پرے ہٹایا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے صاف نشانیاں لے کر آیا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
سورہ لَحْمِ السَّجْدَةِ کی تفسیر

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا  
إِثْنَا طَوْعًا تَمِ دُونِ خَوْشٍ سَ دَوَايُنَا طَائِعِينَ

أَصْحَابُ النَّارِ {إِغَاثُ: 43} وَلَكِنَّكُمْ تُجِبُونَ أَنْ تُبَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوٍ أَعْمَالِكُمْ، وَإِنَّمَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ

4815 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ} وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ {إِغَاثُ: 28}"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

41- سُورَةُ حَمِ السَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، {إِثْنَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا} {فَصَلَتْ: 11}: أَعْطِيَا، {قَالَتَا}



أَتَيْنَا طَائِعِينَ {افصلت: 11}: أَعْظَمْنَا وَقَالَ  
الْمِنْهَالُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ  
لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَجِدُ فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ  
عَلَيَّ، قَالَ: {فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا  
يَتَسَاءَلُونَ} {المؤمنون: 101}، {وَأَقْبَلَ  
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ} {الصافات: 27}  
{وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا} {النساء: 42}، {وَاللَّهُ  
رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} {الأنعام: 23}، فَقَدْ  
كُتِبُوا فِي هَذِهِ الْآيَةِ، وَقَالَ: {أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا}  
{النازعات: 27} إِلَى قَوْلِهِ: {دَحَاهَا}  
{النازعات: 30} فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ  
الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: {أُتِّكُمُ لَتَكْفُرُونَ بِاللَّهِ  
خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ} {افصلت: 9} إِلَى قَوْلِهِ:  
{طَائِعِينَ} {افصلت: 11} فَذَكَرَ فِي هَذِهِ خَلْقَ  
الْأَرْضِ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاءِ، وَقَالَ: {وَكَانَ اللَّهُ  
غَفُورًا رَحِيمًا} {النساء: 96}، {عَزِيزًا حَكِيمًا}  
{النساء: 56}، {سَمِيعًا بَصِيرًا} {النساء: 58}  
فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى، فَقَالَ: {فَلَا أَنْسَابَ  
بَيْنَهُمْ} {المؤمنون: 101}: "فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى،  
ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ: {فَصَبَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ} فَلَا أَنْسَابَ  
بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ، ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ  
الْآخِرَةِ، {أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ}  
{الصافات: 27} وَأَمَّا قَوْلُهُ: {مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ}  
{الأنعام: 23}، {وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا}  
{النساء: 42}، فَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الْإِخْلَاصِ  
ذُنُوبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: تَعَالَوْا نَقُولْ لَمْ  
نَكُنْ مُشْرِكِينَ، فَخَتَمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ، فَتَنطِقُ

ہم نے خوشی سے دیا منہال کا قول ہے کہ سعید بن جبیر  
نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے کہا  
کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی باتیں پاتا ہوں جو  
مجھے ایک دوسری سے مختلف نظر آتی ہیں مثلاً: (۱) ترجمہ  
کنز الایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک  
دوسرے کی بات پوچھے (پ ۲۴، المؤمنون ۴۳)  
(۲) ترجمہ کنز الایمان: تو ان میں ایک نے دوسرے  
کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے (پ ۲۳، الصافات  
۵۰) (۳) ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ  
چھپا سکیں گے (پ ۵، النساء ۴۲) (۴) ترجمہ  
کنز الایمان: ہم مشرک نہ تھے (پ ۷، الأنعام ۲۳)  
اس آیت میں انہوں نے بات چھپائی۔ (۵) اور یہ  
فرمایا ترجمہ کنز الایمان: آسمان کا اللہ نے اسے بنایا اس  
کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا اور اس کی رات  
اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی اور اس کے بعد  
زمین پھیلائی (پ ۳۰، النازعات ۲۷-۳۰) تو بتایا  
کہ زمین کو بنانے سے پہلے آسمان بنایا۔ (۶) پھر  
فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو  
جس نے دودن میں زمین بنائی۔۔۔ تا۔۔۔ پھر آسمان  
کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا تو اس سے اور  
زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے  
ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ  
حاضر ہوئے (پ ۲۴، فصلت ۹-۱۱) اس میں بتایا کہ  
آسمان کو بنانے سے پہلے زمین کو بنایا۔ (۷) اور فرمایا  
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. عَزِيزًا حَكِيمًا سَمِيعًا  
بَصِيرًا۔ گویا وہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا جو گئی گزری  
بات ہوئی۔ پس انہوں نے جواب فرمایا: فَلَا أَنْسَابَ  
بَيْنَهُمْ یہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے وقت کی بات



أَيُّدِيهِمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُكْتَمُ  
 حَدِيثًا، وَعِنْدَهُ: {يُودُّ الَّذِينَ كَفَرُوا} [البقرة:  
 105] الْآيَةُ، وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ  
 السَّمَاءَ، ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي  
 يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ وَدَخَوَهَا: أَنَّ  
 أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعَى، وَخَلَقَ الْجِبَالَ  
 وَالْجِبَالَ وَالْأَكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ،  
 فَذَلِكَ قَوْلُهُ: {دَحَاهَا} [النازعات: 30]، وَقَوْلُهُ:  
 {خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ} [فصلت: 9]، فَبُعِلَتْ  
 الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ،  
 وَخُلِقَتِ السَّمَوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ، وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا  
 رَحِيمًا {النساء: 96} سَمَّى نَفْسَهُ ذَلِكَ، وَذَلِكَ  
 قَوْلُهُ: أَمَّا لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرِدْ شَيْئًا  
 إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ، فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ  
 الْقُرْآنُ، فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ"

ہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب بیہوش  
 ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ  
 چاہے لہذا فلا النّسأب بیئہم عند ذلک ولا  
 یتسألون۔ پھر جب دوسری مرتبہ رفع صور پھونکا  
 جائے گا اقبل بعضہم علی بعض یتسألون کا  
 سماں ہوگا۔ اور رہا ان کا یہ کہنا کہ وَمَا کُنَّا مُشْرِکِیْن  
 اور وَلَا یُکْتُمُونَ اللہ حَدِیثًا کا معاملہ، تو یقیناً اللہ  
 تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ بخش دے گا تو مشرکین  
 کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم شرک نہیں کیا  
 کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر  
 مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس  
 وقت سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات پوشیدہ  
 نہیں رہ سکتی، پس اس وقت یُودُّ الَّذِينَ کَفَرُوا۔  
 آیت کی صورت ہوگی۔ وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ  
 پھر آسمان کو پیدا فرمایا، پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا  
 اور انہیں دوسرے دو دن میں برابر کیا۔ پھر زمین کو  
 پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ پانی اور چرنے کی  
 جگہیں اس سے نکالیں اور پہاڑ ٹیلے، جانور وغیرہ جو کچھ  
 ان دونوں کے درمیان ہیں دوسرے دو دن میں پیدا  
 فرمائے، اسی لیے فرمایا ہے وَحَاہَا اور یہ جو فرمایا  
 ہے کہ زمین کو دو دن میں پیدا فرمایا، پس زمین کو اور جو  
 کچھ اس میں ہے انہیں چار روز میں پیدا فرمایا گیا۔ جبکہ  
 آسمان کو دو روز میں پیدا فرمایا گیا۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا یہ اس نے اپنی  
 تعریف فرمائی ہے یہ اللہ کا ارشاد ہے اور وہ ہمیشہ اسی طرح  
 رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا قصد فرماتا ہے وہ اسی  
 طرح ہو جاتی ہے لہذا تمہیں قرآن مجید میں اختلاف نہیں  
 چاہیے کیونکہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔

اور مجاہد کا قول ہے کہ مَمْنُونٌ سے شمار کیا ہوا مراد ہے اَقْرَأْنَهَا اس کی روزی فی کُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم کار فرما ہے نَحْسَاتٍ مَنَحُوسٍ وَقَضَيْنَا لَهُمْ قَرْنَآءَ مَوْتِ کے وقت ان کے پاس فرشتے آتے ہیں اِهْتَزَّتْ سرسبز ہوئی وَرَبَّتْ اونچی ہوئی۔ دوسرے کا قول ہے مِنْ اَكْثَامِهَا اپنے غلاف سے لَيَقُولَنَّ هَذَا لِيْ مِرْعَى عَمَلٍ سے سَوَاءٌ لِّلْسَّائِلِيْنَ یعنی پوچھنے والوں کے لیے پورا اندازہ ہے تاکہ بھلائی برائی کو سمجھ سکیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اسے دونوں گھاٹیاں بتا دیں یعنی بھلائی اور برائی کی یا فرمایا ہم نے اسے راستے کی طرف ہدایت فرمائی اور ہدایت وہی ہے جو منزل پر پہنچائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فِیْہِذَا اٰھُمْ اَقْدَبَہ میں ہے یُوَزَعُونَ روکے جائیں گے اَكْثَامِهَا گانھے کے پوست کو الکُم کہتے ہیں وَلِیُّ حَمِيمٍ قریبی دوست مِنْ مَّحِیصٍ یہ حاصل سے مشتق ہے مَرْیَۃٌ اور مَرْیَۃٌ ہم معنی ہیں یعنی شک و شبہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَحْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یہ وعید ہے ابن عباس کا قول ہے کہ الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ سے غصے کے وقت صبر کرنا مراد ہے اور برائی کے وقت معاف کر دینا اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور دشمن ان کے لیے ایسے نرم ہو جائیں گے جیسے وہ گہرے دوست ہیں۔

4815م- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنِیْ یُوسُفُ بْنُ عَبْدِیَّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اَنْبَسَةَ، عَنِ الْمِثْقَالِ بِہَذَا، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُونٍ {فصلت: 8}: «مَحْسُوبٌ» {اَقْرَأْنَهَا} {فصلت: 10}: «اَرَزَّاقَهَا» {فِی کُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا} {فصلت: 12}: «یَمَّا اَمَرَ بِہِ» {نَحْسَاتٍ} {فصلت: 16}: «مَشَائِیْمٌ» {وَقَضَيْنَا لَهُمْ قَرْنَآءَ} {فصلت: 25}: «قَرْنَآھُمْ بِھُمْ» {تَنْزَلُ عَلَیْھِمْ الْمَلَآئِکَةُ} {فصلت: 30}: «عِنْدَ الْمَوْتِ» {اِهْتَزَّتْ} {الحج: 5}: «بِالنَّبَاتِ» {وَرَبَّتْ} {الحج: 5}: «ارْتَفَعَتْ» {مِنْ اَكْثَامِهَا} {فصلت: 47}: «حِیْنَ تَخْلُجُ» {لَیَقُولَنَّ هَذَا لِی} {فصلت: 50}: «أَمْنِ یَعْمَلِ اَنَا مَحْفُوقٌ بِہَذَا» وَقَالَ غَیْرُہُ: {سَوَاءٌ لِّلْسَّائِلِیْنَ} {فصلت: 10}: «قَدَّرَھَا سَوَاءٌ» {فَهَدَيْنَاھُمْ} {فصلت: 17}: «دَلَّلْنَاھُمْ عَلَی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ» كَقَوْلِہُ: {وَهَدَيْنَاھُ النَّجْدَیْنِ} {البلد: 10} وَكَقَوْلِہُ: {هَدَيْنَاھُ السَّبِیْلَ} {الانسان: 3}: وَالْھَدٰی الَّذِیْ هُوَ الْاِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ اَصْعَدْنَاھُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُہُ: {اُولَئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰی اللّٰهُ فِیْہِذَا اٰھُمْ اَقْتَدَبَہ} {الانعام: 90}, {یُوَزَعُونَ} {النمل: 17}: {یُكْفَوْنَ} {مِنْ اَكْثَامِهَا} {فصلت: 47}: {قَسَرُ الْكُفْرِیْ هِیَ الْكُمُ} وَقَالَ غَیْرُہُ: "وَيُقَالُ لِلْعَنْبِ اِذَا خَرَجَ اَيْضًا كَافُورٌ وَكُفْرٰی {وَلِیُّ حَمِیْمٍ} {فصلت: 34}: {الْقَرِیْبِ} {مِنْ مَّحِیصٍ} {ابراھیم: 21}: {حَاصٌّ عَنْہُ اَمْنٌ حَادٍ} {مَرْیَۃٌ} {ہود: 17}: {وَمَرْیَۃٌ وَاحِدٌ} اَمْنِ اَمْتَرَاءٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {اَحْمَلُوا مَا شِئْتُمْ} {فصلت: 40}:

«هِيَ وَعِيدٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ادْفَعْ بِالْيَمِينِ  
أَحْسَنُ} {الْمُؤْمِنُونَ: 96}: «الضُّبُّ عِنْدَ الْغَضَبِ  
وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَبَهُمُ اللَّهُ  
وَحَضَعَ لَهُمْ عَذُوبَهُمْ» {كَأَنَّهُ وَلِيُّ حَمِيمٍ}  
(فصلت: 34)

## 1-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ  
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ، وَلَكِنْ  
ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ}  
(فصلت: 22)

4816 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، {وَمَا  
كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا  
أَبْصَارُكُمْ} (فصلت: 22) {الآيَةُ، قَالَ: " كَانَ  
رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنَ لهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ - أَوْ  
رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنَ لهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ - فِي  
بَيْتٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ  
يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ: بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضُهُ،  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضُهُ لَقَدْ يَسْمَعُ  
كُلُّهُ، فَأَنْزِلَتْ: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ  
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ} (فصلت: 22)  
الآيَةُ

## وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر  
جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں  
اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے  
بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۴، فصلت ۲۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت: ترجمہ  
کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم  
پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور  
تمہاری کھالیں (پ ۲۴، فصلت ۲۲) کے متعلق فرمایا  
کہ قریش کے دو شخص اور ان کی سرال بنی ثقیف کا  
ایک شخص یا بنی ثقیف کے دو آدم اور ان کی سرال  
قریش کا ایک شخص یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تھے تو  
ایک نے دوسرے سے کہا: کیا آپ کے خیال میں اللہ  
تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض  
باتیں سن لیتا ہے تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا  
ہے۔ تو ساری باتیں بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت  
نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں  
چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور  
تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے  
تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا  
(پ ۲۴، فصلت ۲۲)

## 2-بَابُ

## باب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ کے پاس جمع ہوئے۔ ان کی توند چربی سے بھری ہوئی تھیں لیکن دل سمجھ بوجھ سے خالی تھے ان میں سے ایک نے کہا: کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا، جب ہم بلند آواز سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب دھیمہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا جب وہ ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو ہلکی آواز کو بھی سن لیتا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (پ ۲۳، فصلت ۲۲) سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے وقت منصور یا ابن سح یا حمید میں سے ایک یا دو سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی مرتبہ دوسروں کا ذکر نہ کیا۔

## باب

عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابو عمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کردہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

4817- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَيْشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ} [فصلت: 22] الْآيَةُ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهَذَا، فَيَقُولُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَوْ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوْ اثْنَانِ مِنْهُمْ، ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ مِرَارًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ.

## 000-بَابُ

4817م- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَحْوِهِ

